قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (القرآن)

تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ

جلد دوئم

از

ترجمانِ قرآن حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما

ترجمہ

مولانا شاہ محمد عبدالمقتدر قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمۂ قرآن

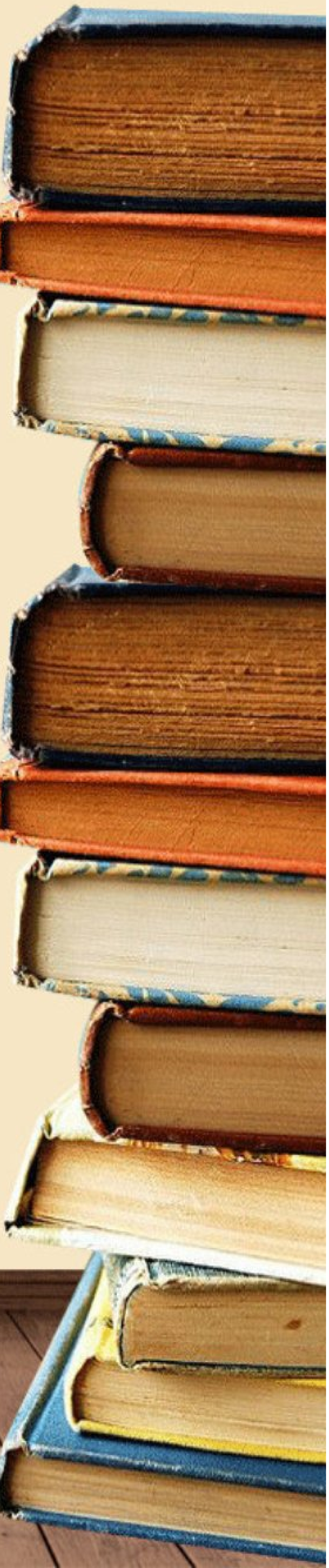
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل

مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالےٰ

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور



تصحیح (تفسیر) : محمد ابراہیم فیضی
تصحیح (متن و تفسیر): محمد فیاض احمد رضوی
مطبع : رومی پبلی کیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
الطبع الاوّل : رجب ۱۴۲۶ھ / اگست ۲۰۰۵ء
قیمت : -/۶۰۰ روپے (مکمل سیٹ)

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۳۱۲۱۷۳-۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۲۲۴۸۹۹
ای میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾

اس بندہ (خضر علیہ السلام) نے کہا: کیا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے O

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر اس کے بعد میں آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، بے شک

بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ

میری طرف سے آپ کا عذر پورا ہو چکا O پھر وہ دونوں (آگے) چلے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے

قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا

پاس آئے تو وہاں کے رہنے والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کر دیا، پھر ان دونوں کو

جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ

اس گاؤں میں ایک ایسی دیوار ملی کہ گرا ہی چاہتی تھی تو اس بندے نے اسے سیدھا کر دیا موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر کچھ

عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِیْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ

اجرت لے لیتے O اس بندہ نے کہا کہ یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے، اب میں آپ کو ان باتوں کا راز

۷۵ تا ۸۲۔ خضر نے کہا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے کیونکہ اگر تم مجھ سے کوئی عجیب بات دیکھو گے تو تم صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر میں اس کے بعد آپ سے کچھ سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں اور مجھے اپنی خدمت سے علیحدہ کرنے کا عذر درست ہوگا۔ پھر موسیٰ اور خضر علیہما السلام دونوں روانہ ہوگئے یہاں تک کہ جب ایک بستی کے پاس پہنچے جس کا نام انطا کیہ تھا تو وہاں کے رہنے والوں سے کھانا طلب کیا، انہوں نے ان دونوں کو مہمان بنانے اور کھانا کھلانے سے انکار کیا، تو پھر ان دونوں نے اس بستی میں ایک دیوار دیکھی جو جھکی ہوئی تھی گرنے کے قریب تھی تو خضر علیہ السلام نے اس دیوار کو درست کر دیا۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ چاہتے تو اس دیوار کے بنانے میں کچھ مزدوری لے لیتے کہ ہم اس سے کھانا خرید لیتے۔ خضر علیہ السلام نے کہا: یہ یعنی تیسری بار سوال کرنا میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے اپنے وعدے کے مطابق مجھ میں اور آپ میں جدائی ہوگئی، اب میں ان چیزوں کی حقیقت سے جس پر آپ صبر نہ کر سکے آپ کو مطلع کروں گا۔ وہ کشتی جس میں میں نے سوراخ کر دیا تھا اور اس کو عیب دار کر دیا تھا تو وہ چند مسکین غریبوں کی تھی جو سمندر میں کام کر کے لوگوں کو سوار کر کے اپنی روزی کماتے تھے تو میں نے چاہا کہ اس کو عیب دار کر دوں، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جس کا نام جلندی تھا، وہ اچھی کشتیوں کو لوگوں سے زبردستی چھین لیتا تھا لہٰذا میں نے کشتی کو داغدار کر دیا تا کہ وہ ظالم کے ہاتھوں سے محفوظ رہے۔ لیکن وہ لڑکا جس کو میں

بِتَأْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ

بھی بتاؤں گا کہ جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا O لیکن وہ کشتی کچھ محتاج لوگوں کی تھی جو دریا

لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ

میں مزدوری کرتے تھے' پھر میں نے چاہا کہ اسے توڑ کر عیب دار کر دوں (کیونکہ) ان کے پیچھے ایک بادشاہ

وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ

تھا جو ہر ثابت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا O اور لیکن وہ لڑکا

فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ

(جسے قتل کر دیا تھا) تو اس کے ماں باپ ایمان دار تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ لڑکا بڑا ہو کر ان دونوں کو سرکشی اور کفر

كُفْرًا ﴿۸۰﴾ ج فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ

میں مبتلا نہ کر دے O تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے میں ان کو ایسی اولاد عطا فرمائے جو اس سے بہتر ستھری اور مہربانی اور

نے قتل کر دیا تو اس کے ماں باپ سچے مسلمان تھے' اس گاؤں کے بڑے نیک لوگوں میں سے تھے تو ہم کو اس بات کا خوف
ہوا کہ یہ لڑکا اپنے ماں باپ کو ان کی حد سے زائد محبت کی وجہ سے ان کو سرکشی اور کفر کرنے پر مجبور کرے گا تو میں نے اس کو
قتل کر دیا اور ہمارا ارادہ یہ ہوا کہ ان کا رب ان دونوں کو اس لڑکے کے بدلے اس سے بہتر نیک اولاد اور بہت زیادہ اپنے
ماں باپ پر رحم کرنے والی عطا فرما دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو ایک لڑکی عطا فرمائی جس سے ایک نبی نے نکاح کیا
اور لڑکی سے ایک نبی پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے انسانوں کے ایک بڑے گروہ کو ہدایت عطا فرمائی اور
وہ لڑکا جو قتل کر دیا گیا وہ کافر تھا' چور تھا' لوگوں کو خواہ مخواہ قتل کرنے والا تھا' اس واسطے خضر نے اس کو قتل کر دیا' اس مقتول کا نام
جیسور تھا۔ لیکن وہ دیوار جس کو میں نے درست کر کے بنا دیا دو یتیم لڑکوں کی تھی' ان میں سے ایک کا نام اصرم دوسرے کا نام
صریم تھا' وہ شہر انطاکیہ میں رہتے تھے اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں کا خزانہ تھا اور سونے کی ایک تختی تھی جس میں علم اور
حکمت کی باتیں لکھی ہوئی تھیں' تختی کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی تھی' دوسرے یہ بات لکھی تھی کہ مجھے تعجب ہے
اس شخص سے جس کو موت کا یقین ہے پھر وہ دنیا میں خوش کیسے ہوسکتا ہے اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر کہ جو تقدیر پر یقین
رکھتا ہے وہ غمگین کیسے ہوتا ہے اور مجھے تعجب ہے اس پر جو دنیا کے فانی ہونے کا اور دنیا والوں کے ایک دوسرے کے مرنے
کے بعد ایک کے بعد دوسرے کے پیدا ہونے کا یقین ہے وہ کیونکر دنیا پر اطمینان رکھتا ہے' آخر میں یہ لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان دونوں یتیموں کا باپ بڑا نیک و امانت دار تھا' اس کا نام کاشح تھا تو آپ کے رب نے
چاہا کہ وہ دونوں لڑکے اپنی پوری عمر کو پہنچیں یعنی بالغ ہو جائیں اور اپنا خزانہ اس دیوار کے نیچے سے نکال لیں یعنی تختی وغیرہ۔
یہ آپ کے رب کی طرف سے ان دونوں کے لیے بڑی رحمت اور نعمت ہے اور بعض نے کہا کہ آپ کے رب کی وحی سے میں

رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ

محبت میں زیادہ قریب ہوO اور لیکن رہی وہ دیوار تو وہ اس شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ

اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ جوان ہو کر آپ کے رب کی عنایت

يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا

سے اپنا خزانہ (صحیح سالم) نکال لیں' یہ کچھ میں نے خود اپنے حکم سے نہیں کیا (بلکہ

فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ

اللہ تعالیٰ ہی کا حکم تھا) یہ ہے راز ان باتوں کا جس پر آپ سے

صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ

صبر نہ ہو سکاO اور (اے رسول ﷺ!) آپ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں' آپ فرمائیے کہ اب میں تمہیں اس کا کچھ

مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ ۭ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ

ذکر پڑھ کر سناتا ہوںO بے شک ہم نے اس کو زمین میں بڑی قوت دی تھی اور ہم نے اس کو ہر ایک قسم کا سازو سامان عطا

نے ایسا کیا اور میں نے یہ اپنی طرف سے اور اپنی خواہش سے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی سے کیا۔ اس کے حکم سے کیا۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔

٨٣تا١٠١۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سے اہل مکہ وغیرہ ذوالقرنین کے حالات دریافت کرتے ہیں تو آپ فرمائیے: میں تمہیں ان کا ذکر سناؤں گا' بے شک ہم نے ذوالقرنین کو زمین میں قوت اور طاقت بخشی اور ہم نے ان کو ہر چیز کا سبب اور راستوں اور منزلوں کی پہچان عطا فرمائی۔ تو انہوں نے ان اسباب کی پیروی کی' ایک راستہ جانے کا اختیار کیا یہاں تک کہ وہ آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ کے قریب پہنچے تو ان کو ایسا معلوم ہوا کہ آفتاب ایک سیاہ رنگ کے چشمے میں غروب ہو رہا ہے اور اس کے قریب کچھ لوگ کافر ملے' ہم نے ذوالقرنین سے کہا یعنی اس کے دل میں الہام کیا کہ اے ذوالقرنین! اگر تم چاہو تو عذاب دو یعنی کافروں کو قتل کر دو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں اور یا آپ ان میں بہتر طریقہ سمجھانے کا اختیار کریں اور ان سے درگزر کریں اور انہیں اپنے حالات پر چھوڑ دیں۔ ذوالقرنین نے کہا: لیکن جو ظلم اور کفر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرے گا تو ہم اس کو دنیا میں قتل کی سزا دیں گے پھر اس کو آخرت میں اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اس کو سخت عذاب دے گا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اس نے نیک کام کیے اس کے لیے اچھا بدلہ یعنی جنت ہے اور ہم اپنے حکم میں سے اس کے لیے آسانی فرمائیں گے۔ پھر وہ ایک طرف چل دیے یعنی مشرق کی طرف یہاں تک کہ آفتاب کے طلوع کی جگہ

سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ

فرمایا تھا O تو وہ ایک ساز و سامان تیار کر کے اس کے پیچھے چلا O یہاں تک کہ جب وہ سورج غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو

عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ

اس کو ایک گرم (یا سیاہ) چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا (یعنی اس کو ایسا ہی نظر آیا) اور وہاں اس کو ایک قوم ملی ہم نے فرمایا کہ اے ذوالقرنین (تجھے اختیار

اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ

ہے) یا تو ان کو سزا دے یا ان کے ساتھ نیک سلوک کر O ذوالقرنین نے عرض کی کہ وہ شخص جس نے ظلم کیا اس کو تو ہم سزا ہی دیں گے

ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ

پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اس کو اور بھی سخت بڑی سزا دے گا O اور جو ایمان لایا اور اس نے

عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا

نیک کام کیے تو اس کے لیے اچھا بدلہ ہے اور عنقریب ہم اس کو آسان کا ہی

يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ؕ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

حکم دیں گے O پھر وہ ایک سامان (سبب) کے پیچھے چلا O یہاں تک کہ جب وہ سورج نکلنے کی جگہ پہنچا تو اس نے سورج کو ایک ایسی

پہنچے تو اس کو پایا کہ وہ لوگوں پر طلوع ہوتا ہے ہم نے ان کے اور آفتاب کے درمیان میں کوئی پردہ پہاڑ وغیرہ کا نہیں رکھا ہے اور وہ لوگ ننگے اندھوں کی طرح تھے یعنی ان کو حق بات کی تبلیغ نہیں ہوئی تھی۔ ان قوموں کے نام تارج اور تاویل اور منسک تھے اور جو کچھ ذوالقرنین کے پاس مشرق اور مغرب کے حالات کی خبریں تھیں وہ سب ہمارے علم میں ہیں۔ پھر انہوں نے ایک راستہ اختیار کیا مشرق سے روم کی طرف یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان میں پہنچے تو ان پہاڑوں کے قریب ایسے لوگ ملے جو ذوالقرنین کی بات نہیں سمجھ سکتے تھے ان لوگوں نے بذریعہ ترجمان یا اشارے سے ذوالقرنین سے کہا کہ اے ذوالقرنین! یاجوج و ماجوج زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ہمارے باغوں کے پھل وغیرہ کچے پکے سب کھا جاتے ہیں اور ہماری اولاد کو قتل کرتے ہیں بعضوں نے کہا کہ وہ آدمیوں کو ذبح کر کے کھا جاتے ہیں۔ یاجوج بھی ایک آدمی کا نام تھا اور ماجوج بھی ایک آدمی کا نام تھا اور وہ یافث بن نوح کی اولاد میں سے تھے اور ان کی اولاد بڑی کثرت سے ہوئی۔ تو کیا ہم آپ کے لیے مال اکٹھا کر دیں اس لیے کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں؟ ذوالقرنین نے کہا کہ میرے رب نے جو کچھ مجھے عطا فرمایا ہے وہ تمہارے پیسوں سے بہتر ہے تو تم پیسوں کی بجائے اپنی قوت سے میری مدد کرو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی مدد کس طرح کریں؟ ذوالقرنین نے کہا کہ لوہاروں کے ہتھیار ہتھوڑے لاؤ تو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار قائم کر دوں گا، تم میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ یہاں تک کہ ان لوہے کے ٹکڑوں کو ان دونوں پہاڑوں کے درمیان

تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ

قوم پر طلوع ہوتے ہوئے پایا کہ جن کے لیے ہم نے سورج سے بچنے کے لیے کوئی آڑ یا اوٹ نہیں رکھی O بات یہی ہے کہ

وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ

جو کچھ اس کے پاس تھا ان سب چیزوں کو ہمارا علم گھیرے ہوئے ہے O پھر ایک سامان اور سبب کے پیچھے چلا O یہاں تک کہ جب وہ (پہاڑوں کے)

بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ

دو درّوں کے درمیان پہنچا تو ان سے پرے اس کو ایسے لوگ ملے کہ جو کوئی بات سمجھتے معلوم

قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ

نہ ہوتے تھے O ان لوگوں نے (اشارے سے یا ترجمان کے ذریعے) کہا: اے ذوالقرنین! بے شک یاجوج اور ماجوج ملک میں فساد مچاتے ہیں

فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا

(قتل و غارت کرتے ہیں) تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ مال اکٹھا کر دیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان

وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ

ایک (مضبوط) دیوار بنا دیں O ذوالقرنین نے کہا کہ جو کچھ میرے رب نے مجھے مقدور دیا ہے وہ بہتر ہے (اور کافی ہے' تمہارے مال

اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰۤى اِذَا

کی حاجت نہیں ہاں) تم اپنی طاقت سے میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط آڑ بنا دوں O میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ

میں چنا اور ان سے کہا کہ اس میں آگ بڑھکاؤ۔ یہاں تک کہ لوہے کے ٹکڑے گرم ہو کر آگ کی طرح ہو گئے اور ایک دوسرے میں چپٹ گئے' ذوالقرنین نے ان لوگوں سے کہا: میرے پاس پگھلا ہوا تانبہ یا پیتل لاؤ کہ میں گرم کیے ہوئے لوہے کے ٹکڑوں پر ڈالوں' انہوں نے ایسا ہی کیا اور لوہے کی دیوار مضبوط ہو کر بن گئی اور وہ اتنی بلند تھی کہ وہ یاجوج ماجوج اس کے اوپر نہیں چڑھ سکتے تھے اور نیچے سے اس میں سوراخ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جب وہ دیوار مکمل ہوگئی تو ذوالقرنین نے کہا کہ یہ دیوار میرے رب کی رحمت اور نعمت ہے تم سب کے اوپر اور جب کہ میرے رب کا وعدہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کا آئے گا (یعنی قیامت کے قریب) تو وہ اس دیوار کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے متعلق یقیناً سچا ہے اور ہم ان کو نکلنے کے دن یا روم سے لوٹنے کے دن آپس میں ایک دوسرے پر دھکے بازی اور حملہ آوری کرتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور قیامت کا صور پھونک دیا جائے گا تو ہم سب کو اکٹھا کر لیں گے اور جہنم اس دن ہم کافروں کے سامنے کر دیں گے (یعنی قیامت کے دن) جن کی آنکھیں دنیا میں ہمارے ذکر اور ہماری کتاب اور توحید سے اندھی

سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ

(وہ لائے اور کام شروع ہوا) یہاں تک کہ جب پہاڑوں کے دونوں کناروں کو (لوہے کی دیوار چن کر) برابر کر دیا تو کہا: اس کو دھونکو یہاں تک کہ جب

قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝٩٦ۭ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ

اس کو دھونکا کر انگارہ کر دیا تو ذوالقرنین نے کہا کہ لاؤ میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیل دو (لہٰذا ایک مضبوط اور بلند دیوار تیار ہوگئی) ○ تو یاجوج و ماجوج

وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝٩٧ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ کر سکے ○ ذوالقرنین نے کہا کہ یہ (دیوار) میرے رب کی رحمت (اور عنایت)

وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝٩٨ۭ وَتَرَكْنَا

ہے، جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو وہ اس کو ریزہ ریزہ کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ○ اور اس دن ہم

بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

ان کو اس طرح چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے گروہ پر ریلا دیتا ہوا (دھکا پیل کرتا ہوا) آئے گا اور صور پھونکا جائے گا اور ہم ان سب کو اکٹھا

جَمْعًا ۝٩٩ۙ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۝١٠٠ۙ الَّذِيْنَ

کر لیں گے ○ اور اس روز ہم جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے ○ جن کی آنکھوں

كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

پر میری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا اور (اپنی ہٹ دھرمی سے) حق بات

سَمْعًا ۝١٠١ۧ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ ع ١١/١٩/٢

نہ سن سکتے تھے ○ کیا کافر سمجھ بیٹھے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں ہی کو اپنا کارساز و حمایتی

رہیں اور ہماری کتاب سننا ہی نہیں چاہتے تھے۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کی وجہ سے ان کی زبان سے قرآن پاک سننا ہی نہیں چاہتے تھے۔

۱۰۲ تا ۱۱۰۔ کیا وہ لوگ جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے ساتھ کفر کیا یہ گمان کرتے ہیں کہ میرے بندوں کی عبادت کریں گے اور میرے سوا ان کو اپنا رب اور کارساز بنائیں گے۔ بے شک ہم نے بھی کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے فرمایئے: کیا تم کو ایسے لوگوں کی خبر دوں کہ جن کے اعمال آخرت میں بہت زیادہ نقصان والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوششیں دنیا کی زندگی میں گم ہیں وہ آخرت کو نہیں مانتے۔ جیسے یہودی عیسائی، مشرک وغیرہ

دُوْنِيْٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ

بنا لیں گے‘ بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ

ہم تم کو بتائیں کہ سب سے بڑھ کر خسارے میں پڑے ہوئے عمل کس کے ہیں O انہی لوگوں کے ہیں جن کی ساری کوششیں دنیا

الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

ہی کی زندگی میں گم ہوگئیں اور وہ اسی خیال میں ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں O یہی لوگ ہیں جنہوں نے

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ

اپنے رب کی آیتوں کا اور اس کی ملاقات کا انکار کیا تو ان کی کمائی اکارت ہوگئی تو ہم قیامت کے دن ان کے اعمال کی کوئی تول

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا

اور وزن قائم نہ کریں گے (یعنی ان کی نیکیوں کا کوئی بدلہ نہ ملے گا) O ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے

اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ

یہی جہنم ان کی سزا ہے اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور رسولوں کی ہنسی اڑائی O بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک

لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا

کام کیے ان کی مہمانی کے لیے فردوس کے باغ ہیں O وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے‘ وہ وہاں سے ٹلنا

حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

نہ چاہیں گے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: اگر میرے رب کی باتیں (کلمات) لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو یقیناً میرے رب کی

اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات یعنی محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے ساتھ اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے ساتھ کفر کیا تو ان کے اعمال بظاہر جو دنیا میں نیک معلوم ہوتے ہیں سب ضائع ہوگئے تو ہم ان کے اعمال کے لیے قیامت کے دن کوئی ترازو قائم نہ کریں گے کیونکہ ان کو آخرت پر یقین ہی نہیں۔ ان کی جزاء جہنم ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انہوں نے میری آیات اور کتاب اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مذاق اور ٹھٹھا کیا۔ بے شک جو لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اپنے رب کے احکام کی اطاعت کی ان کی مہمانی کے

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ

باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے گا اگرچہ ہم ویسا ہی اور ایک سمندر اس کی مدد کو لے آئیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ

(ظاہری صورت بشری میں تو) میں تم ہی جیسا آدمی ہوں (خدا نہیں ہوں کیونکہ خدا شکل وصورت سے پاک ہے جس کی شکل وصورت

كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ

ہو وہ خدا نہیں ہوسکتا اس کا رسول ہوں) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود اللہ تعالیٰ ہی ہے تو جس کو اپنے رب سے ملنے کا یقین وامید

بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

ہے تو اس کو نیک عمل کرنا چاہیے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا چاہیے O

اٰيَاتُهَا ٩٨ رُكُوْعَاتُهَا ٦	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	(١٩) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (٤٤)
اس میں اٹھانوے آیات' چھ رکوع ہیں	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	سورۂ مریم مکی ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى

کھیعص (اس کے معنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں) O یہ آپ کے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندہ زکریا (علیہ السلام) پر

لیے فردوس کے اعلیٰ درجے کے باغ ہیں' وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اس سے نکلنا نہیں چاہیں گے۔

اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمایئے: اگر میرے رب کے کلمات کے لیے سمندر سیاہی بنا دی جائے تو یہ سمندر ختم ہو جائیں گے مگر میرے رب کے کلمات ختم نہ ہوں گے اگرچہ اس سمندر کی مثل اور ایک سمندر کو سیاہی بنا لیا جائے۔

اے حبیب پاک! آپ فرمایئے: بے شک میں ظاہر صورت میں تمہاری طرح بشر ہوں' خدا نہیں ہوں۔ اس کا رسول ہوں' میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ بے شک تمہار معبود ایک ہی معبود ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ' نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ پھر جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اس کو یقین ہے تو اس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے خالص اپنے رب کے لیے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے' یعنی کسی دوسرے کو معبود نہ سمجھے اور کسی دوسرے کی اطاعت اس کو معبود سمجھ کر نہ کرے۔ یہ آیت جندب ابن زبیر عامری وغیرہ کے حق میں اتری۔

سورۂ مریم

١ تا ٦- ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند مذکور سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کھیعص کہ یہ حروف اللہ تعالیٰ کی تعریف میں ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی تعریف فرمائی' ک سے مراد لفظ کافی ہے' ھا سے مراد ہادی' ی سے ید اللہ ہے' عین سے مراد عالم ہے اور ص سے مراد صادق ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق کے لیے کافی ہے اور

رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ

کی O جب کہ اس نے اپنے رب کو آہستہ سے پکارا O عرض کی: اے میرے رب! میرے بدن کی ہڈیاں سست ہوگئیں اور میرے سر میں بڑھاپا

الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ

چمکنے لگا (یعنی سفید ہوگیا) اور اے میرے رب! میں تجھے پکار کر کبھی محروم (بدنصیب) نہ رہا O اور مجھے اپنے بعد اپنے رشتہ داروں کا ڈر ہے

الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ

(کہ وہ دین میں کچھ خرابی پیدا نہ کریں) اور میری بیوی بانجھ ہے تو تُو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا وارث عطا کر کہ میرا (تبلیغی) کام اٹھالے (علم دین کا

لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ

حامل ہو) اور میرا جانشین ہو O اور اولاد یعقوب (علیہ السلام) کا وارث ہو اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ (اخلاق والا) بنا

رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ

(اور اس کو نبوت عطا فرما) O (اس کے رب نے فرمایا:) اے زکریا! (علیہ السلام) ہم آپ کو ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جس کا نام یحییٰ (علیہ السلام)

مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ

ہے ہم نے اس سے پہلے اس کا کوئی ہم نام پیدا نہیں کیا O زکریا (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں

ساری مخلوق کے لیے ہادی ہے اور اللہ تعالیٰ ساری مخلوق پر قادر ہے اور سارے عالم میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا جاننے والا ہے اور اپنے قول اور وعدے میں سچا ہے۔ اور بعض مفسروں نے یہ کہا کہ ''ک'' سے مراد کریم ہے ''ھا'' سے مراد ہادی ہے اور ''ی'' سے مراد حلیم ہے (یعنی گناہوں کی اک دم سزا نہیں دیتا) ''ع'' سے مراد علیم ہے اور ''ص'' سے مراد صادق ہے یعنی اپنے کلام میں بہت سچا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حروف کے ذریعے سے قسم ذکر فرمائی ہے یعنی قسم ہے ان حروف کی کہ ہمارا کلام بہت سچا ہے۔ یہ آپ کے رب کی رحمت کا اپنے بندے زکریا کو یاد کرنا ہے جبکہ زکریا نے اپنے رب کو آہستہ سے پکارا یعنی زکریا نے مسجد میں اپنے رب سے دعا کی اور عرض کیا کہ اے میرے رب! میری ہڈیاں سست ہوگئیں یعنی بدن کمزور ہوگیا اور میرا سر بڑھاپے سے چمک اٹھا سفید ہوگیا اور میں تجھ سے دعا کرنے میں کبھی محروم نہ رہا یعنی تو نے ہمیشہ دعا منظور فرمائی اور مجھے اپنے پیچھے آنے والے وارثوں سے خوف ہے کہ وہ میرے بعد دین میں رخنہ اندازی نہ کریں اور میری بیوی یعنی حنہؒ مریم بنت عمران کی خالہ بانجھ ہے تو مجھے تو اپنے دربار سے ایک ولی وارث نیک اولاد عطا فرما۔ جو میرے بعد علوم نبوت کا وارث ہو اور یعقوب (علیہ السلام) کی اولاد کا وارث ہو کیونکہ اولاد یعقوب (علیہ السلام) کو حکومت اور نبوت تو نے عطا فرمائی تھی (اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد یحییٰ کے خالو تھے) اے میرے رب! اس لڑکے کو جو مجھے عطا فرمائے گا اس کو نیک اور پسندیدہ بنا۔

۷ تا ۱۰۔ جب زکریا نے دعا مانگی تو جبرائیل (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ اے زکریا (علیہ السلام)! ہم تم کو ایک لڑکے

امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ج

سے ہوگا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے اینٹھ گیا ہوں (سوکھ کر بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا ہوں) ○ (رب نے) فرمایا: ایسا ہی ہوگا'

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ

آپ کے رب نے فرمایا: یہ میرے نزدیک آسان بات ہے اور بے شک میں نے تو تمہیں بھی اس سے پہلے اس وقت پیدا کیا جب کہ تم

تَكُ شَیْــًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ط قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ

کچھ بھی نہ تھے ○ زکریا (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرمادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم

النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ

لوگوں سے تین رات دن اچھے بھلے ہوکر کلام نہ کرسکو گے ○ پھر زکریا (علیہ السلام) مسجد سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آئے تو ان سے اشارہ سے کہا

فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ﴿١١﴾ یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ

کہ (اے لوگو!) تم صبح وشام خدا کی تسبیح کرتے رہو (اور زبان سے نہ بول سکے) ○ (جب یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ہم نے ان سے کہا) اے یحییٰ! (علیہ السلام)

بِقُوَّةٍ ط وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ﴿١٢﴾ لا وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ط وَكَانَ

کتاب (توریت) کو مضبوط پکڑو اور ہم نے ان کو بچپن میں ہی حکمت ونبوت عطا فرمائی ○ اور اپنی طرف سے مہربانی (اور رحمدلی) اور پاکیزگی (اور ستھراپن) عطا

کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے یعنی چونکہ ان کے سبب سے ان کی والدہ کا رحم دوبارہ زندہ ہوا اس سبب سے ان کا نام یحییٰ رکھا اور ہم نے یحییٰ سے پہلے زکریا کو اور کوئی لڑکا نہ دیا تھا جس کا وہ کچھ نام رکھتے یا یہ کہ یحییٰ سے پہلے اس نام کا کوئی نہیں ہوا تھا۔ زکریا (علیہ السلام) نے جبرائیل سے کہا: اے میرے سردار! میرے لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے خشک ہوگیا ہوں' بڑھاپے کی انتہاء کو پہنچ گیا ہوں یعنی ١٢٠ سال کی عمر ہوگئی ہے' جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا: ایسا ہی ہوگا' آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ یہ یعنی بڑھاپے میں اولاد دینا اور بانجھ کو صحیح کردینا میرے نزدیک آسان بات ہے' بے شک میں نے تم کو بھی اس سے پہلے اس وقت پیدا کیا تھا جب کہ تم کچھ بھی نہ تھے۔ زکریا (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرمادے جس سے میں سمجھ جاؤں کہ میرے اولاد ہوگی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین رات دن تک اچھے بھلے ہوکر کلام نہ کرسکو گے۔ پھر زکریا (علیہ السلام) مسجد سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آئے تو ان سے اشارے سے کہا کہ اے لوگو! تم صبح وشام خدا کی تسبیح اور پاکی بیان کرتے رہو اور وہ زبان سے تین دن رات بول نہ سکے۔ جب یحییٰ (علیہ السلام) پیدا ہوئے تو ہم نے ان سے کہا: اے یحییٰ (علیہ السلام)! کتاب (توریت) کو مضبوط پکڑو (خود بھی عمل کرو اور لوگوں کو بھی تبلیغ کرو) ہم نے ان کو بچپن ہی میں حکمت علم اور نبوت عطا فرمائی اور اپنی طرف سے مہربانی کی عادت اور رحم دلی اور پاکیزگی اور ستھراپن عطا فرمایا اور وہ اپنے رب سے بہت

تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ

فرما) اور وہ (اپنے رب سے) بہت زیادہ ڈرنے والے تھے O اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والے تھے اور وہ سرکش اور نافرمان نہ تھے O اور سلامتی ہے

يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

ان پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ مریں گے اور جس دن وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے O اور اے حبیب! کتاب میں مریم

مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ

کا ذکر (پڑھ کر) سنائیے جب وہ اپنے گھر والوں سے کنارہ کر کے پورب (مشرق) کی طرف ایک مکان میں جا بیٹھی O پھر لوگوں کی طرف

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۗ قف فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

سے بیچ میں ایک پردہ ڈال لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنی برگزیدہ روح (جبرائیل علیہ السلام) کو بھیجا' وہ مریم کے سامنے ایک تندرست آدمی کی صورت

سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾

میں ظاہر ہوئے O مریم نے (انہیں دیکھ کر) کہا کہ اگر تجھے (خدا کا) ڈر ہے تو میں تجھ سے رحمان کی پناہ چاہتی ہوں O (جبرائیل علیہ السلام نے) کہا کہ

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ ق لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ

گھبراؤ نہیں میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تمہیں (رب کے حکم سے) ایک ستھرا بیٹا عطا کروں O مریم نے کہا کہ میرے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے

أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ج

کسی اجنبی آدمی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں O جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا یوں ہی ہوگا تمہارے رب نے فرمایا ہے: یہ مجھے آسان ہے اور

وقف لازم

ع ۵ / ۴

السبع

زیادہ ڈرنے والے تھے۔ اور اپنے ماں باپ سے بہت اچھا سلوک کرنے والے اور ان کی خدمت کرنے والے تھے اور وہ سرکش اور نافرمان نہ تھے اور ہماری طرف سے ان پر سلامتی اور مغفرت اور سعادت مندی دی گئی جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس وقت وہ مریں گے اور جس دن وہ دوبارہ قبر سے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔

اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کتاب یعنی قرآن مجید میں مریم کا ذکر پڑھ کر سنائیے جب وہ اپنے گھر والوں سے کنارہ کر کے پورب کی طرف اپنے مکان میں جا بیٹھیں اور پھر گھر کے لوگوں کی طرف بیچ میں ایک پردہ ڈال لیا تاکہ غسل کریں تو ہم نے ان کی طرف اپنی برگزیدہ روح یعنی جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا' وہ مریم کے سامنے ایک تندرست نوجوان آدمی کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ (ف: فرشتے اپنی مختلف شکلیں بنا سکتے ہیں) مریم نے انہیں دیکھ کر کہا کہ اگر تجھے خدا کا ڈر ہے تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے اللہ تعالیٰ رحمٰن کی پناہ چاہتی ہوں۔ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ گھبراؤ نہیں' میں تمہارے پاس تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تمہیں تمہارے رب کے حکم سے ایک پاکیزہ ستھرا بیٹا عطا کروں۔ مریم نے کہا کہ میرے

قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ

تاکہ ہم اس کو (بے باپ کے پیدا فرما کر) لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک (خاص) رحمت (بنائیں) اور یہ کام (ہمارے علم ازلی

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾

میں) ٹھہر چکا ہے (یقیناً ہو کر رہے گا) O تو (مریم قدرتِ الٰہی سے) خود بخود (اس لڑکے کی) حاملہ ہو گئیں پھر وہ حمل لیے ہوئے ایک دور جگہ (گوشہ میں) چلی گئیں O

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ

پھر مریم کو (پورے دن ہونے کے بعد) بچہ پیدا ہونے کا درد ایک کھجور کی جڑ کی طرف لے آیا اور وہ (افسوس سے) کہنے لگیں: کاش کہ میں کسی طرح

قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِيْ

اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی (یعنی ملیا میٹ ہوتی) O تو اس کے نیچے سے فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) نے مریم کو آواز

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّيْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

دی کہ (اے مریم!) غم نہ کرو بے شک تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ بہا دیا ہے O اور (اپنے سامنے کی) کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف

تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا

ہلاؤ تو تمہارے اوپر تازہ پکی کھجوریں گریں گی O تو تم انہیں کھاؤ اور (چشمہ کا) پانی پیو اور (اپنے بچہ سے)

تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْۤ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا

اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھو پھر جب تم کسی آدمی کو (اس بچہ کے متعلق سوال کرتا) دیکھو تو اشارہ سے کہہ دو کہ میں نے رحمٰن کے لیے روزے کی منت مانی ہے

لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے کسی اجنبی آدمی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا اور میں بدکار بھی نہیں ہوں۔ جبرائیل نے کہا: یوں ہی ہوگا' تمہارے رب نے یہ فرمایا ہے یعنی بے باپ کے تم کو بیٹا دینا مجھے آسان ہے اور تاکہ ہم اس کو بے باپ کے پیدا فرما کر لوگوں کے لیے اپنی قدرت کی نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک خاص رحمت بنائیں اور یہ کام ہمارے علم ازلی میں سے ہے اور وہ یقیناً ہو کر رہے گا۔ لہٰذا مریم قدرتِ الٰہی سے خود بخود بغیر خاوند کے حکمِ الٰہی سے حاملہ ہو گئیں' پھر نو ماہ پورے ہو گئے' بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ایک ہی دن میں بچہ پورا ہو گیا' پھر وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو کر بہت دور دراز مقام پر چلی گئیں۔ پھر ان کو بچہ پیدا ہونے کا درد ہوا تو وہ کھجور کی جڑ کی آڑ میں آ کر بیٹھ گئیں' اپنے دل میں کہنے لگیں: اے کاش! اس سے پہلے میں مر گئی ہوتی اور میں ملیا میٹ ہو گئی ہوتی کہ دنیا میں میرا چرچا ہی نہ ہوتا۔ تو اس کھجور کے نیچے سے جبرائیل نے ان کو پکارا کہ اے مریم! تم کچھ غم نہ کرو' اپنے رب پر بھروسہ رکھو' بے شک تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے' اس کا پانی پیتی رہو اور اس کھجور کی جڑ پکڑ کر ہلاؤ تو تمہارے لیے تر و تازہ پکی کھجوریں گریں گی تو تم انہیں کھاتی رہو اور چشمے کا پانی پیتی رہو اور اپنے بچے

فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ

تو آج میں کسی انسان سے بات نہ کروں گی○ پھر بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں، قوم کے لوگوں نے کہا:

لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ

اے مریم! بے شک تو نے بہت ہی بُری بات کی○ اے (مریم! تو پرہیز گاری میں) ہارون کی بہن! (تھی) تیرے باپ بُرے آدمی نہ تھے

سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ

اور نہ تیری ماں بدکار تھی○ تو مریم نے بچہ کی طرف اشارہ کیا (کہ اس سے پوچھو) قوم کے لوگوں نے کہا کہ ہم اس گود کے بچہ سے جو ابھی

نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِىَ

پالنے (پنگوڑے) میں ہے کس طرح بات کریں (اور وہ کیا جواب دے سکتا ہے)○ (اتنے میں وہ بچہ بول اٹھا) اس نے کہا: میں

الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِىْ

اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا نبی بنایا ہے○ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے مبارک (برکت والا) بنایا ہے

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ

اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے اس نے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے○ اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے)

جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ

اور مجھے زبردست (سرکش) اور بدبخت نہیں بنایا○ اور سلامتی (اور رحمت) ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن کہ میں مروں گا اور جس دن کہ میں

سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھو، پھر جب تم کسی آدمی کو اس بچے کے متعلق سوال کرتے ہوئے دیکھو تو اشارے سے کہہ دو کہ میں نے تو رحمٰن کے لیے روزہ کی منت مانی ہے تو آج کسی انسان سے بات نہ کروں گی۔ پھر مریم بچے کو گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں، قوم کے لوگوں نے کہا: اے مریم! بے شک تو نے یہ بہت بری بات کی ہے، اس میں قوم کی بڑی ذلت ہے۔ اے مریم! تو تو پرہیز گاری میں ہارون کی طرح مشہور تھی یہ تو نے کیا حرکت کی اور تیرے باپ بھی کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تیری ماں بدکار تھی، یہ تو نے کیا کیا۔ تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو، قوم کے لوگوں نے کہا کہ ہم اس گود کے بچے سے جو ابھی جھولے میں ہے کس طرح بات کریں اور وہ کیا جواب دے سکتا ہے؟ اتنے میں وہ بچہ بول اٹھا، اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب (توریت اور انجیل) عطا فرمائی ہے اور مجھے ماں کے پیٹ میں غیب کی خبریں بتانے والا نبی بنایا ہے اور میں جہاں کہیں بھی رہوں اس نے مجھے برکت والا اور مبارک بنایا ہے اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے اس نے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا اور خدمت کرنے والا بنایا ہے اور مجھے سرکش یعنی بلاوجہ کسی پر سختی کرنے والا اور بدبخت نافرمانی کرنے والا

أُبۡعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِىۡ

دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا O یہ ہیں عیسیٰ (علیہ السلام) مریم کے بیٹے (جنہوں نے ماں کی گود میں مذکورہ تقریر کی) یہ ہے سچی بات

فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ

کہ جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں O اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بچہ بنائے وہ ان باتوں سے پاک ہے

اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ ﴿٣٥﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ

جب وہ کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہی فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے O اور عیسیٰ (علیہ السلام) نے یہ بھی کہا کہ

رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخۡتَلَفَ

بے شک اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو اس کی پوجا کرو یہی ہے سیدھا راستہ O پھر لوگوں کی

الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡهَدِ

جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں (اور جھگڑنے لگیں) تو کافروں کے لیے ایک بڑے دن کی حاضری سے بڑی

يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿٣٧﴾ اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ ۙ يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوۡنَ

خرابی ہے O جس دن وہ ہمارے پاس حاضر ہوں گے تو وہ کتنا ہی سنتے اور کتنا ہی دیکھتے ہوں گے

الۡيَوۡمَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٣٨﴾ وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ

(اس وقت ان کا سننا اور دیکھنا کچھ فائدہ نہ دے گا) لیکن ظالم آج (دنیا میں) تو کھلی گمراہی میں پڑے ہیں O اور (اے محبوب!) ان کو پچھتاوے کے

نہیں بنایا ہے۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمت ہے جس دن میں پیدا ہوا جس دن کہ میں مروں گا اور جس دن کہ میں دوبارہ زندہ ہو کر اٹھایا جاؤں گا۔ یہ ہیں عیسیٰ (علیہ السلام) مریم کے بیٹے جنہوں نے ماں کی گود میں مذکورہ تقریر کی' یہ ہی سچی بات ہے جس میں منکر جھگڑ رہے ہیں یعنی عیسائی یہودی وغیرہ یعنی یہودی ان کو نبی نہیں مانتے اور عیسائی ان کو خدا یا خدا کا بیٹا یا تین خداؤں میں کا ایک خدا کہہ رہے ہیں یہ بالکل غلط ہے' عیسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں اس کا بندہ ہوں اور اس کا نبی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے یا اپنی خدائی میں شریک کرلے کہ وہ اس سے کچھ مدد لے' وہ ان باتوں سے پاک ہے' وہ مخلوق سے بے نیاز ہے' اس کو باپ بیٹے بھائی برادری کی کوئی ضرورت نہیں اور وہ قادر مطلق ہے' جب وہ کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ ہی فرمادیتا ہے کہ ہو جا تو وہ کام فوراً ہو جاتا ہے اور عیسیٰ (علیہ السلام) نے یہ بھی کہا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو تم سب اسی کی پوجا کرو یہ ہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر لوگوں یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہ کی جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں اور آپس میں جھگڑنے لگے کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کہتا تو کافروں کے لیے ایک بڑے دن کی حاضری سے یعنی

الْاَمْرُ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

دن کا ڈر سناؤ جب کہ (آخری) فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ (اس وقت) غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے O بے شک زمین اور جو کچھ

الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا وَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ

اس پر ہے سب کے وارث (اور مالک) تنہا ہم ہی ہوں گے اور وہ سب ہماری طرف ہی واپس لائے جائیں گے O اور (اے محبوب ﷺ!)

اِبْرٰهِیْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ

کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے' بے شک وہ ایک بہت سچے غیب کی خبر دینے والے نبی تھے O جب انہوں نے اپنے عرفی باپ (چچا)

تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْـًٔا ﴿۴۲﴾ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ

سے کہا اے میرے باپ! آپ ایسی چیز کی کیوں عبادت کرتے ہو جو نہ سن سکتی ہے اور نہ دیکھ سکتی ہے اور نہ کچھ آپ کے کام آ سکتی ہے O اے میرے باپ!

قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا

میرے پاس وہ علم آیا جو آپ کے پاس نہیں آیا تو آپ میرے پیچھے چلے آیئے (میرے کہنے پر چلیے) میں آپ کو سیدھا راستہ

سَوِیًّا ﴿۴۳﴾ یٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

دکھاؤں گا O اے میرے باپ! شیطان کی پوجا نہ کیجئے' بے شک شیطان تو رحمٰن کا

قیامت کے دن سے خرابی اور ہلاکت ہے جس دن کہ وہ ہمارے پاس حاضر ہوں گے تو وہ بہت کچھ سنتے اور بہت کچھ دیکھتے ہوں گے مگر اس وقت ان کا دیکھنا اور سننا کچھ فائدہ نہیں دے گا لیکن ظالم آج دنیا میں تو کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کو افسوس اور حسرت اور پچھتانے کے دن کا سناؤ جبکہ سب کا آخری فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ اس وقت یعنی دنیا میں بڑی غفلت اور گمراہی میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ بے شک زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کے وارث اور مالک تنہا ہم ہی ہیں اور وہ سب ہمارے سامنے ہی واپس لائے جائیں گے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا' ہم ان کو ان کے اعمال کی جزاء سزا دیں گے' اچھوں کو اچھائی کا بدلہ بروں کو برائی کا بدلہ۔

۴۱ تا ۵۰۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر فرمائیں یعنی ان کے حالات بیان فرمائیں' بے شک وہ اپنے ایمان میں بڑے سچے تھے اور اللہ کے نبی مرسل تھے۔ جب کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے عرفی باپ (چچا) آزر سے کہا کہ اے میرے بزرگ! تم اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیزوں کی کیوں عبادت کرتے ہو جو نہ تمہاری بات سن سکیں اور نہ دیکھ سکیں اور نہ ہمیں کچھ فائدہ دے سکیں اور نہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکیں۔ اے میرے بزرگ! بے شک میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم نبوت اور حکمت آئی ہے جو تم تک نہیں پہنچی' وہ یہ ہے کہ جو کوئی اللہ کے سوا کسی دوسرے کی پوجا کرے گا یا پوجا کا مستحق سمجھے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ کا عذاب دے گا' تو تم اللہ تعالیٰ کے دین میں میری پیروی کرو میں تم کو

عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

نافرمان ہے O اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ پر رحمٰن کا عذاب نہ آ پڑے

فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ

تو آپ شیطان ہی کے ساتھی ہو جائیں O باپ نے کہا کہ اے ابراہیم! (علیہ السلام) کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے؟ اگر تو باز نہ آئے

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ

گا تو میں تجھ پر پتھراؤ کر دوں گا اور تو مجھ سے بہت عرصہ تک دور ہو جا O ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ بس میرا بھی آپ کو سلام ہے

عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ

(جدائی بہتر ہے) میں آپ کے لیے اپنے رب سے (ایمان نصیب فرمانے کے بعد) آپ کی مغفرت کی دعا کروں گا بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے O

وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ

اور میں تمہیں اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو سب کو چھوڑتا ہوں اور میں اپنے پروردگار ہی کو پوجوں گا اور قریب ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت سے

بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

بدنصیب اور محروم نہ رہوں گا O (اور) پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) نے ان سے اور ان کے معبودوں سے جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے

اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبْنَا

سوا پوجتے تھے کنارہ کر لیا تو ہم نے ان کو اسحٰق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) بخشے اور ہر ایک کو غیب کی خبر دینے والا بنایا O اور ہم نے ان کو

سیدھا راستہ بتاؤں گا جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ راستہ ہے اور وہ اسلام ہے۔ اے میرے بزرگ! تم شیطان کی پوجا نہ کرو یعنی شیطان کا کہنا مان کر اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں وغیرہ کی پوجا نہ کرو بے شک شیطان اللہ تعالیٰ رحمٰن کا بڑا نافرمان ہے۔ اے میرے بزرگ! مجھے خوف ہے کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو تم کو اللہ تعالیٰ کا عذاب اور مصیبت پہنچ جائے اور تم شیطان کے ساتھی اور دوست بنے ہوئے آگ میں داخل ہو جاؤ۔ آزر نے کہا: اے ابراہیم! اگر تم نے میرے معبودوں کی عبادت سے منہ پھیرا اور اپنے اسلام سے باز نہ آئے تو میں تم کو پتھر مار مار کر قتل کر دوں گا اور مجھے بالکل چھوڑ دو۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اچھا یہ رخصتی سلام ہے، میں اب تم سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گا ہاں اپنے رب سے میں تمہارے لیے بخشش کی دعا مانگوں گا، بے شک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے اور میں تم سے اور تمہارے معبودوں سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو بیزار ہوں اور میں تم سب کو چھوڑتا ہوں اور میں اپنے رب اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کروں گا۔ قریب ہے اور یقین ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت میں بدنصیب اور نقصان اٹھانے والا نہ ہوں گا۔ پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) آزر وغیرہ کافروں اور ان کے معبودوں کو چھوڑ

لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَاذْكُرْ فِي

اپنی رحمت عطا فرمائی اور ان کے لیے سچی بلند ناموری رکھی (تاکہ ہمیشہ لوگ ان کو عزت سے یاد رکھیں) O (اے نبی!) کتاب میں

الْكِتٰبِ مُوْسٰىٓ ۚ إِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنٰهُ

موسیٰ (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے' بے شک وہ (ہمارے) خالص بندے تھے اور ہمارے بھیجے ہوئے غیب کی خبریں بتانے والے نبی تھے O اور ہم نے

مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ

انہیں کوہ طور کی دائیں طرف سے پکارا اور اسے اپنے راز کہنے کے لیے انہیں قریب بلایا O اور ہم نے ان کو اپنی رحمت

رَّحْمَتِنَآ أَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيْلَ ۚ إِنَّهٗ

سے ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو نبی بنا کر انہیں عطا کیا O اور (اے نبی ﷺ!) کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے' بے شک

كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهٗ

وہ وعدے کے بڑے سچے تھے (غیب کی خبریں بتانے والے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے O اور وہ اپنے گھر والوں کو

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۖ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي

نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے رب کو بہت پسند تھے O اور (اے نبی ﷺ!) کتاب میں

الْكِتٰبِ إِدْرِيْسَ ۚ إِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا

ادریس (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے' بے شک وہ بڑے سچے غیب کی خبریں دینے والے نبی تھے O اور ہم نے انہیں بلند

کر چلے گئے تو ہم نے ان کو ایک لڑکا اسحاق تبسم کرنے والا عطا فرمایا اور اس بیٹے کو بیٹا یعقوب عطا فرمایا اور ان سب کو یعنی ابراہیم' اسحٰق اور یعقوب کو نبی بنایا۔ ہم نے ان کو نبوت اور اسلام سے نوازا اور ہم نے ان کو اپنی رحمت سے نیک اولاد اور حلال مال اور حلال رزق عطا فرمایا اور ہم نے ان کے لیے اچھی تعریف کی زبانیں مقرر کیں۔

۵۱ تا ۷۲۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! قرآن میں موسیٰ (علیہ السلام) کا واقعہ بیان فرمائیے' بے شک وہ ہمارے مخلص' کفر وشرک اور تمام بری باتوں سے معصوم تھے اور ہماری ہی عبادت کرتے تھے اور وہ بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور ہم نے ان کو طور پہاڑ کی دائیں جانب سے پکارا اور ہم نے ان کو اپنے ساتھ تنہائی میں کلام کرنے والا بنا کر اپنا مقرب بنایا اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی اور ان کا وزیر اور احکام کی تبلیغ میں مدد کرنے والا بنایا۔ اے حبیب! کتاب یعنی قرآن میں اسماعیل کا واقعہ بیان کیجئے' بے شک وہ وعدے کے بڑے سچے تھے' جو وعدہ کرتے تھے اس کو پورا کرتے تھے اور ہم نے ان کو ان کی قوم کی طرف رسول اور نبی بنا کر بھیجا تھا اور وہ اپنے گھر والوں اور قوم کو نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا

عَلِيًّا ۝٥٧ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ

مکان پر (زندہ) اٹھا لیا ۝ یہ ہیں وہ نبی جن پر اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے خاص انعام کیا تھا

ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۙ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۡ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ

اور ان لوگوں میں سے کہ جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا اور ابراہیم (علیہ السلام) اور اسرائیل

اِسْرَآءِيْلَ ۡ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ

(یعقوب علیہ السلام) کی اولاد میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے سیدھا راستہ دکھایا اور ان کو برگزیدہ کیا تھا جب ان کے سامنے رحمن کی

الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ۝٥٨ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ السجدۃ

آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے تھے ۝ پھر ان کے بعد ان کی جگہ ایسے ناخلف آئے

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝٥٩ لا

کہ جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے تو عنقریب وہ (دوزخ میں) غی کے جنگل میں سزا پائیں گے ۝

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

مگر جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو وہ جنت میں جائیں گے اور انہیں

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۝٦٠ لا جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ

کچھ نقصان نہ دیا جائے گا ۝ وہ بسنے کے (ہمیشہ رہنے والے) باغ ہیں جن کا غائبانہ وعدہ رحمان نے

کرنے کا حکم کرتے تھے اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ اور مقرب بندے تھے اور اے حبیب! کتاب قرآن میں ادریس (علیہ السلام) کا واقعہ بیان کیجئے بے شک وہ اپنے ایمان میں بہت بڑے سچے نبی تھے اور ہم نے ان کو بلند مقام جنت میں اٹھا لیا تھا۔ یہ ہی لوگ ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے یعنی ابراہیم اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور موسیٰ اور ہارون اور عیسیٰ اور ادریس اور ان کے علاوہ اور انبیاء (علیہم السلام) ان سب نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص انعام فرمایا نبوت اور رسالت اور اسلام دے کر آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے اور ان لوگوں کی اولاد میں سے جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کی کشتی میں سوار کیا تھا ان کی اولاد پر اپنا خاص انعام فرمایا جو نبی تھے اور ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے اسماعیل اور اسحاق اور اسرائیل کی اولاد میں سے (یعنی یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے) یوسف اور ان کے بھائی وغیرہ اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور ایمان نصیب فرمایا اور ہم نے ان کو اسلام دے کر برگزیدہ کیا اور جناب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تابع داری کرنے والوں پر جب ان کے سامنے رحمن کی آیات یعنی قرآن کریم پڑھا جاتا ہے اور امر و نہی سمجھائی جاتی ہے تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے

عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا

اپنے بندوں سے کیا ہے اور بے شک اس کا وعدہ آ کر رہے گا O. وہ ان باغوں میں سوائے

لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ

سلام کے کوئی بیکار (خراب) بات نہ سنیں گے اور ان میں ان کو صبح و شام رزق ملے گا O یہ وہ باغ ہے

الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا

جس کا وارث اور مالک ہم اپنے بندوں میں سے اس کو کریں گے جو پرہیز گار ہے O اور (نبی کریم ﷺ سے جبرائیل نے عرض کی:)

نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا

ہم فرشتے آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترتے ہیں اور اسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے

بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور جو کچھ ان (دونوں) کے درمیان ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں O وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ

وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ ع ۴ ۵ ۷

ان کے درمیان میں ہے ان سب کا رب ہے تو اسی کی پوجا کرو اور اسی کی بندگی پر قائم و ثابت رہو کیا اس کے نام کا کوئی اور دوسرا جانتے ہو O

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا

اور (منکر) انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو ضرور (دوبارہ) زندہ کر کے عنقریب نکالا جاؤں گا (یعنی اس کو دوبارہ زندہ ہونے پر یقین نہیں آتا) O کیا

خوف سے اور آیات الٰہی کو تسلیم کرتے ہیں۔ پھر ان کے بعد یعنی انبیاء اور صالحین کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ جنہوں نے نماز چھوڑ دی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے انکار کیا اور اپنی ناجائز خواہشوں کی پیروی کی دنیا کی ناجائز لذتوں میں مشغول ہوئے اور اپنی بہنوں کے ساتھ نکاح کرنے لگے اور وہ یہودی ہیں تو عنقریب ان کو جہنم کے ایک بہت بڑے جنگل غی میں پھینک دیا جائے گا۔ مگر جس نے سچے دل سے توبہ کی اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لایا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نیک کام کیے تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا یعنی ان کی نیکیاں کم نہ کی جائیں گی اور برائیاں بڑھائی نہ جائیں گی۔ وہ جنتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔ وہ جنت میں کوئی لغو اور بے ہودہ بات نہ سنیں گے سوائے سلام سلام کے یعنی جنتی ایک دوسرے کو تعظیماً سلام کریں گے اور ان کے لیے جنت میں ان کا کھانا صبح و شام دیا جائے گا جو وہ پسند کریں گے۔ یہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو بنائیں گے جو متقی اور پرہیز گار ہیں (یعنی

يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ

انسان اس بات کو یاد نہیں کرتا کہ ہم نے پہلے بھی اس کو پیدا کیا تھا اور وہ کچھ بھی نہ تھا O تو آپ کے رب کی قسم!

لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

ہم انہیں اور شیطانوں کو سب کو گھیر کر لائیں گے اور انہیں گھٹنوں کے بل دہشت سے گرے ہوئے جہنم کے آس پاس حاضر کریں گے O

ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

پھر ہم ہر گروہ میں سے ایسے لوگوں کو گھسیٹ کر نکال لائیں گے جو ان میں سے رحمان پر نافرمانی کرنے میں سب سے زیادہ بے باک ہوں گے O

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَإِن مِّنكُمْ

یقیناً ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو (ان میں سے) جہنم میں جلنے بھوننے میں زیادہ مستحق ہوگا O اور تم میں سے ایسا کوئی

إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي

بھی نہیں جس کا گزر جہنم پر نہ ہو (یعنی پل صراط پر) آپ کے رب کے ذمہ پر یہ بات ضرور ٹھہری ہوئی ہے O پھر ہم پرہیز گاروں کو

کفر و شرک اور گناہوں سے بچنے والے اور اپنے رب کے احکام کی اطاعت کرنے والے ہیں) اور جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ ہم آسمان سے آپ کے رب کے حکم کے بغیر وحی لے کر نہیں اترتے۔ اسی کا حکم ہے ہمارے سامنے یعنی آخرت میں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پیدا فرمایا ہے اور ان دونوں کے درمیان یعنی صور کا پھونکا جانا' سب اسی کے حکم سے ہے آپ کا رب بھولتا نہیں ہے آپ کا رب آپ کو بھولنے نہیں دے گا۔ یہ آیت قریش کے روح اور ذوالقرنین اور اصحاب کہف کے واقعہ کے متعلق سوال کے جواب میں نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے کچھ دنوں وحی روکے رکھی اور اس میں اس کی حکمتیں ہیں۔ وہی اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب کا خالق ہے۔ تو اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت میں کافروں کے طعن و تشنیع پر صبر کرو کیا' اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی ہم نام تمہارے علم میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی کا نام رحمٰن ہے اس کے سوا کسی کا نہیں۔

بعض انسان جیسے ابی ابن خلف وغیرہ قیامت کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے: کیا جب میں مر جاؤں گا تو دوبارہ زندہ ہو کر قبر سے نکالا جاؤں گا ایسا نہیں ہوسکتا۔ کیا انسان یاد نہیں کرتا یعنی (ابی ابن خلف وغیرہ) بے شک ہم نے اس کو اس سے پہلے پانی کے قطرے سے پیدا کیا ہے اور وہ اس سے پہلے کچھ بھی نہیں تھا جب میں نے اس کو پہلے بغیر کسی کی مدد سے پیدا کیا ہے تو میں اب دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہوں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے رب کی قسم! ہم ان سب کافروں کو اور شیاطین کو ضرور زندہ کر کے اٹھائیں گے اور اپنے سامنے اکٹھا کریں گے جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل' پھر ہم ہر ایک گروہ سے ایسے لوگوں کو نکالیں گے جو رحمٰن کے سب سے زیادہ نافرمان تھے جو قرآن پاک کا انکار کرتے تھے۔ پھر ہم جانتے ہیں کہ ان میں سے جہنم میں داخل ہونے کا کون کون زیادہ مستحق ہے اور تم میں سے ہر شخص کو جہنم پر سے گزرنا ہوگا (سوائے نبیوں کے)

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

بچا لیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل اوندھے گرے ہوئے چھوڑ دیں گے ○ اور جب ان کے سامنے

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

ہماری کھلی ہوئی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر ایمان داروں سے کہتے ہیں کہ ہم میں اور تم میں

خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

کس گروہ کا مکان و مرتبہ اور مجلس بہتر ہے ○ اور ہم نے ان سے پہلے کتنے ہی زمانے والے ہلاک

هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿۷۴﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ

کردیئے جو (دنیا کے) اسباب اور نام ونمود میں ان سے کہیں بہتر تھے ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: جو کوئی گمراہی میں پڑا ہوتا ہے تو رحمان بھی

لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ

اس کو (دنیا میں) خوب ڈھیل دے دیتا ہے یہاں تک کہ جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے جب اپنی آنکھوں سے دیکھیں

وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ

گے (اور وہ) یا (دنیا کا) عذاب ہے اور یا قیامت (کا) تب ان کو معلوم ہو گا کہ کس کا درجہ بڑا ہے اور کس کی

یہ آپ کے رب کا یقینی اٹل حکم ہے۔ پھر ہم ان لوگوں کو جنہوں نے کفر اور شرک اور سب بری باتوں سے توبہ کی اور پرہیزگاری اختیار کی ان کو نجات دیں گے اور ظالم مشرکوں کو جہنم میں گھٹنوں کے بل اکٹھا کر کے ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں گے۔

۷۳ تا ۷۶۔ جب کافروں یعنی نضر وغیرہ پر خدا تعالیٰ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور اوامر ونواہی قرآن پاک کے سنائے جاتے ہیں تو وہ مسلمانوں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ سے کہتے ہیں کہ دنیا ہی میں دیکھ لو کہ ہم تم میں کون فریق مرتبہ وعزت میں بالا اعلیٰ ہے، کس کی جماعت بڑی اور مجلس میں رونق اور زیب وزینت زیادہ ہے، اگر ہمارا مذہب حق نہ ہوتا تو اللہ ہم کو ایسی دولت وشوکت ریاست کیوں دیتا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے ان سے پہلے سینکڑوں امتیں جو اگلے وقتوں میں گزری ہیں عذاب بھیج کر ہلاک کر ڈالیں۔ حالانکہ وہ ان سے ہزار ہا درجہ مال ومنال، اولاد عزت و آسائش نمود میں زائد تھے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ جو گمراہی میں پھنستا ہے تو پہلے تو خدا تعالیٰ اس کو خوب مہلت دیتا ہے اور مال اور اولاد زائد کرتا ہے اور امتحان لیتا ہے اور وہ ایمان نہیں لاتا یہاں تک کہ اس چیز کو دیکھ لیتا ہے جس کا اس سے وعدہ تھا۔ یا عذاب دنیا جیسا کہ کفار مکہ نے بروز بدر دیکھا یا عذاب قیامت، پس یہ سب جان لیں گے کہ ان کے مال واولاد اور جماعت کچھ کام نہ آئے گی اور کوئی ان کو عذاب الٰہی سے نہ بچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ایمان احکام بھیج کر اور بڑھاتا ہے یعنی جتنے احکام شریعت اترتے ہیں وہ سب مانتے جاتے ہیں ایمان بڑھتا جاتا ہے یا یہ کہ ناسخ منسوخ پر

جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ط وَالْبٰقِيٰتُ

فوج کمزور O جو ہدایت (اور سیدھے راستے) پر آئے تو اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت اور بڑھا دیتا ہے اور باقی رہنے والی

الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ

نیک باتوں کا آپ کے رب کے نزدیک بہتر بدلا اور اچھا انجام ہے O (اے نبی!) کیا آپ نے

الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ ط اَطَّلَعَ

اسے دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہتا ہے کہ (اگر میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا تو) مجھے مال اور اولاد ضرور دیئے جائیں گے O کیا وہ غیب

الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ لا كَلَّا ط سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ

پر مطلع ہو گیا یا اس نے رحمان کے نزدیک کوئی عہد (اور قول و قرار) لے رکھا ہے O ہرگز نہیں، جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اسے

وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ لا وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا

لکھ رکھیں گے اور اسے بہت لمبا عذاب دیں گے O اور جو چیزیں وہ کہہ رہا ہے اس کے وارث ہم ہی ہوں گے اور وہ

فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ لا

ہمارے پاس اکیلا ہی آئے گا O اور کافروں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود بنا لیے ہیں تاکہ وہ ان کی مدد کریں O

ایمان لاتے ہیں اور باقیات صالحات یعنی اعمال صالحہ خصوصاً نماز پانچ وقتہ ان کا ثواب خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بہتر ہے اور ان کا مآل کار اور انجام سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

٧٧ تا ٨٠- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اس کا حال بھی دیکھا جو ہماری آیتوں کو اور رسول و قرآن کو نہیں مانتا کافر ہے یعنی عاص بن وائل سہمی اور پھر کہتا ہے کہ اگر قیامت حق ہوئی اور مردے اٹھے تو مجھ کو وہاں میرا مال، میرے لڑکے بالے سب ملیں گے۔ کیا یہ شخص غیب پڑھا ہے، اس نے لوح محفوظ دیکھی ہے یا اس نے خدا تعالیٰ سے عہد لیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو سزا نہ دے گا یعنی کلمہ طیب پڑھ کر پاک ہو گیا ہے۔ نہیں نہیں یہ بالکل جھوٹا ہے جو یہ کہتا ہے، ہم سب لکھتے ہیں اور قیامت کو اس کے عذاب میں اس جھوٹ کا عذاب بھی زیادہ کر دیں گے اور یہ جس مال اولاد کا ذکر کرتا ہے اس سب سے یہ محروم ہوگا۔ یعنی اس کو کچھ بھی نہ ملے گا، یہ سب چیزیں اچھے آدمی پائیں گے اور یہ ہمارے پاس قیامت کو اکیلا آئے گا، اس کے ساتھ نہ مال ہوگا نہ اولاد۔ خباب بن ارت کا قرض عاص بن وائل پر آتا تھا، انہوں نے مانگا تو اس نے کہا: تم کافر ہو جاؤ تو قرض ادا کروں، وہ بولے: اگر تو مر کر بھی زندہ ہو جائے تو بھی کفر نہ کروں گا۔ اس نے کہا: تو میں قرض بھی وہیں ادا کروں گا، وہاں مجھ کو سب کچھ ملے گا اس میں سے تم کو دے دوں گا۔ تب مذکورہ بالا آیت اتری۔

٨١ تا ٨٢- اہل مکہ خدا تعالیٰ کے علاوہ بتوں کو اس لیے پوجتے ہیں کہ وہ ان کو عزت دیں، خدا تعالیٰ کے عذاب سے

ع ۱۴/۵ ۸

كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ أَلَمْ

ایسا ہرگز نہیں، عنقریب وہ ان کی بندگی کا انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے O (اے نبی ﷺ!)

تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان چھوڑ دیئے کہ وہ ان کو (گناہوں کے کاموں پر) خوب ابھارتے ہیں (ترغیب دیتے ہیں) O

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ

تو آپ ان پر (عذاب کی) جلدی نہ کیجئے ہم ان کی مدت کی گنتی پوری کرتے ہیں O جس دن ہم پرہیز گاروں کو مہمان بنا کر

إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ

رحمٰن کی طرف لے جائیں گے O اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں

وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ

وقف لازم

گے O لوگ (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی کہ جنہوں نے رحمٰن کے دربار سے وعدہ و

عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا

وقف لازم

اجازت حاصل کر لی ہے O اور کافروں نے کہا کہ رحمٰن نے (اپنے لیے) اولاد بنائی O (آپ فرما دیجئے:) بے شک (تم ایک ایسی حد سے

وقت پر کام آئیں۔ نہیں نہیں ہرگز وہ خاک بھی مدد نہیں کر سکتے۔ قریب ہے کہ کافروں کی عبادت سے انکار کریں اور ان سے بیزار ہوں' شیاطین ان کی ضد پر ان کو اور الٹا عذاب دلائیں' ان کے خلاف گواہی دیں اور ان کو سزا دلوائیں۔

۸۳ تا ۸۴۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو یہ نہیں معلوم کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر مسلط کیا ہے' وہ گناہ کی طرف ان کو بہکا کر جبراً لاتے ہیں اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کے عذاب کے بارے میں جلدی نہ کریں' ہم وقت وقت شمار کر رہے ہیں۔ ہر سانس کا حساب رکھتے ہیں' ہمارے فرشتے ان کے سب کام ذرہ ذرہ برابر بھی لکھنا نہیں چھوڑتے۔

۸۵ تا ۸۷۔ جب متقیوں کو جو کفر و شرک و فحش باتوں سے بچتے ہیں رحمٰن کی جنت کی طرف معزز مہمانوں کی طرح ناقوں (اونٹنیوں) پر سوار کر کے لے جائیں گے اور کافروں کو دوزخ کی طرف پیاسے بھوکے اوندھے منہ کر کے گھسیٹتے ہوئے لے جائیں گے' اس دن کوئی شخص فرشتے وغیرہ کافروں کی شفاعت کے مالک و مجاز نہ ہوں گے' وہ صرف اس کی سفارش کریں گے جس نے رحمٰن کے پاس عہد کر لیا ہو گا یعنی با ایمان مرا ہو گا' مرتے دم تک ایمان پر قائم ہو گا۔

۸۸ تا ۹۵۔ بعض لوگ یعنی یہودی وغیرہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بیٹا بنایا یعنی فرشتوں اور عزیرؑ عیسیٰؑ کو۔ اے یہودیو اور کافرو اور عیسائیو! تم نے عجیب لغو باطل اور سخت قبیح و ہولناک بات کہی اور زبان پر بڑا بے ہودہ کلمہ لائے' اس سے قریب ہے کہ آسمان ٹوٹ پڑیں اور زمین پھٹ جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بہہ جائیں یعنی رحمٰن کے لیے لڑکا و لڑکی مقرر

اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ

(زیادہ) بُری بات گھڑ لائے ○ کہ قریب ہے کہ جس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے

تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا

اور پہاڑ ٹکڑے ہو کر گر پڑیں ○ اس بات پر کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد بنائی ○ اور رحمٰن

يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

کی یہ شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے ○ اور جتنے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ

میں ہیں، وہ سب رحمٰن کے دربار میں بندہ بن کر حاضر ہوں گے ○ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو شمار کر رکھا ہے

عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور ان کو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے ○ اور ان میں کا ایک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں اکیلا ہی حاضر ہوگا ○ (اور) بے شک جو لوگ

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ

ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن (لوگوں کے دلوں میں) محبت پیدا فرما دے گا ○ (اور) ہم نے یہ قرآن آپ کی

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

زبان پر اس لیے آسان فرما دیا کہ آپ ڈرنے والوں کو اس کے ذریعے خوشخبری سنائیں اور جھگڑالو لوگوں کو اس کے ذریعہ ڈر سنائیں (خوف دلائیں) ○

مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع ٦ ١٦ ٩

کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے ہی زمانے والے ہلاک کر دیئے کیا آپ ان میں سے کسی کو دیکھتے ہیں یا کسی کی بھنک (آواز) سنتے ہیں ○

کرتے ہیں۔ ہرگز رحمٰن کی شان کے لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بیٹا یا بیٹی بنائے۔ جتنی آسمان و زمین میں مخلوق ہے سب خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے اور اس کے بندہ ہونے کا اقرار کرتی ہے اور سب اس کے حکم کے تابع ہیں اور وہ سب کو خوب جانتا ہے۔ سب کے سب بروز قیامت اس کے دربار میں اکیلے جائیں گے نہ مال ہوگا نہ اولاد نہ کوئی یار نہ مددگار۔

٩٦- بے شک جو رسول و قرآن پر ایمان لائے اور خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے اعمال صالحہ کرے تو خدا تعالیٰ ان کے آپس میں محبت و الفت ڈالے گا۔ خود بھی ان کو دوست رکھے گا اور ان کو آپس میں بھی ایک دوسرے کا دوست بنائے گا۔

٩٧ تا ٩٨- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے قرآن پاک آپ کی زبان مبارک پر آسان کر دیا کہ آپ اس کو بے تکلف

سورۃ طٰہٰ ٢٠ مکیۃ ٤٥ — آیاتہا ١٣٥ رکوعاتہا ٨

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ طٰہٰ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے — اس میں ایک سو پینتیس آیات آٹھ رکوع ہیں

طٰهٰ ۝١ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝٢ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

طٰہٰ O (اے نبی!) ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لیے نہیں اتارا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں O ہاں جو ڈرتا ہے اس کے

یَّخْشٰى ۝٣ تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝٤ اَلرَّحْمٰنُ

لیے نصیحت ہے O یہ اس ذات کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمان بنائے O جو بڑا مہربان ہے' اس نے عرش

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝٥ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ

پر استوئ (غلبہ) فرمایا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) O جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے

وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦ وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ

اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے سب اسی کا ہے O اور (اے سننے والے!) اگر تو پکار کر بات کہے (تو کیا ہے) بے شک

پڑھیں اور جو کفر وشرک وفواحش سے بچتے ہیں ان کو جنت کی بشارت دیں اور کافروں کو جو جھگڑالو ہیں اور باطل پر اڑے ہوئے ہیں جہنم سے ڈرائیں۔ ہم نے اس قوم سے پہلے ہزار ہا گروہ ہلاک کر دیے' کیا ان میں سے کسی کو آپ دیکھتے ہیں یا کسی کی آواز سنتے ہیں یعنی وہ سب خاک ہو گئے' ان کا پتہ بھی نہ رہا۔

سورۂ طٰہٰ

١ تا ٦- اس سورت میں ''طٰـہ'' کا ذکر ہے' یہ سب مکہ میں اتری ہے اور اس میں ایک سو پینتیس آیتیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسناد مذکورہ کی بناء پر روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نازل ہونے سے پہلے رات کی عبادت میں بہت زیادہ کوشش فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آ جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرما کر آپ کو عبادت میں کوشش کم کرنے کی فرمائش کی' آپ کے اوپر شفقت اور مہربانی سے اللہ تعالیٰ کو آپ کی عبادت میں اتنی تکلیف اٹھانا گوارا نہ ہوئی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی' ارشاد ہوا کہ اے محبوب! ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ آپ مشقت اور تکلیف میں پڑ جائیں' مگر یہ قرآن صرف اس لیے اتارا ہے کہ ان لوگوں کو جو ہم سے ڈرتے ہیں نصیحت ہو۔ یہ قرآن اس ذات پاک کی طرف سے اتارا گیا ہے جس نے زمین اور بلند آسمان پیدا فرمائے۔ پھر رحمٰن نے عرش پر اپنی قدرت اور حکومت سے غلبہ فرمایا جو اس کی شان کے مناسب تھا۔ بعض مفسر کہتے ہیں: لفظ ''استویٰ'' اللہ تعالیٰ کے بھیدوں میں سے ہے جس کی تفسیر نہیں کی جاتی' اس پر ایمان لانا چاہیے' جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اس پر ہمارا ایمان ہے۔ اسی کی ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمینوں کے درمیان میں عجیب وغریب مخلوقات ہیں اور جو کچھ ''ثریٰ'' کے نیچے ہے۔ ''ثریٰ'' ساتوں زمینوں کے نیچے ہے پانی پر اور پانی کے نیچے مچھلی ہے اور مچھلی ایک بڑے پتھر پر ہے اور بڑا پتھر بیل کے سینگوں پر ہے اور بیل ''ثریٰ'' پر ہے اور ''ثریٰ'' وہ مٹی ہے جس کے نیچے کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

اَلسِّرَّ وَاَخْفٰى ۝۷ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝۸ وَهَلْ

ہوتو وہ بھید اور بات سے بھی زیادہ چھپی ہوئی بات جانتا ہے ۝ وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے سب اچھے نام ہیں ۝ اور (اے نبیؐ)

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۹ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ

کیا آپ کے پاس موسیٰ کی خبر آئی ۝ جب انہوں نے (راستے میں گزرتے ہوئے پہاڑ پر) ایک آگ دیکھی تو

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝۱۰

اپنے گھر والوں سے کہا تم یہاں ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں تمہارے لیے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں ۝

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝۱۱ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) آگ کے قریب ہوئے تو ان کو ندا فرمائی گئی (آواز آئی) کہ اے موسیٰ! ۝ میں آپ کا رب ہوں تو آپ اپنے جوتے اتار لیں

اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝۱۲ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا

بے شک آپ طویٰ کے پاس جنگل میں ہیں ۝ اور میں نے آپ کو وحی کے لیے چن لیا تو جو کچھ وحی کی

يُوْحٰى ۝۱۳ اِنَّنِىْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِىْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

جاتی ہے آپ اسے (غور سے) سنیے ۝ بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو آپ میری ہی عبادت کریں اور میری یاد

وقف لازم

۷ تا ۱۴۔ اور اگر تم پکار کر کوئی بات کرو یا آہستہ تو بے شک اللہ تعالیٰ آہستہ بات اور اسی سے بھی زیادہ چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے جو کام یا باتیں ابھی کی نہیں گئیں ان کو بھی جانتا ہے۔ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے بہت سے اچھے صفاتی نام ہیں تو اس کو انہی ناموں سے پکارو۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کے واقعہ کی خبر پہنچی جب کہ انہوں نے راستے کے بائیں طرف آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا: تم یہاں ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے ممکن ہے کہ میں تمہارے پاس آگ کی چنگاری لے آؤں کیونکہ سخت سردی کا موسم تھا یا مجھے آگ کی طرف کوئی راستہ مل جائے۔ پس جب اس آگ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک سبز درخت ہے جس میں آگ بھڑک رہی ہے جب اس آگ کے قریب پہنچے تو ان کو ندا دی گئی: اے موسیٰ! بے شک میں تمہارا رب ہوں تو اپنے جوتے اتار دو آپ کے جوتے گدھے کی کھال کے تھے بے شک آپ طویٰ کے مقدس جنگل میں ہیں۔ کہتے ہیں کہ طویٰ کا نام اس لیے طویٰ ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام سے پہلے اور انبیاء علیہم السلام نے بھی اس جنگل میں سفر کیا تھا۔ بعض مفسر کہتے ہیں کہ طویٰ ایک کنوئیں کا نام ہے جس کے اردگرد بڑے بڑے پتھر رکھے ہوئے تھے اس میں یہ درخت تھا جس میں آگ لگ رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے تم کو فرعون کی طرف رسول بنا کر منتخب کیا جو کچھ تمہاری طرف وحی کی جائے اس کو غور سے سنو اور اس پر عمل کرو بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت اور اطاعت کرو اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے یا میری یاد کے وقت جبکہ تم نماز پڑھنا بھول جاؤ تو جب یاد آ

لِذِكْرِي ﴿۱۴﴾ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ

کے لیے نماز قائم رکھیں O بے شک قیامت آنے والی ہے میں اسے (عام لوگوں سے) چھپانا چاہتا ہوں تاکہ ہر جان اپنی

بِمَا تَسْعَىٰ ﴿۱۵﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ

کوشش کا بدلہ پائے O تو (اے سننے والے!) تجھے قیامت ماننے سے وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں لاتا ہے اور اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے باز

هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ﴿۱۶﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ

نہ رکھے ورنہ پھر تو ہلاک ہو جائے گا O اے موسیٰ! (علیہ السلام) یہ آپ کے سیدھے ہاتھ میں کیا ہے؟ O (آپ نے) عرض کی یہ میری لاٹھی ہے

أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿۱۸﴾

میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی بہت سے کام اور فائدے ہیں O

قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ﴿۱۹﴾ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿۲۰﴾ قَالَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے (اپنے ہاتھ سے) ڈال دیجئے اے موسیٰ! O تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اسے زمین پر ڈال دیا تو فوراً ہی سانپ بن کر دوڑنے لگا O اللہ تعالیٰ

خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ

نے فرمایا اے موسیٰ! (علیہ السلام) اسے پکڑ لیجئے اور کچھ خوف نہ کھائیے ابھی ہم اسے پہلے کی طرح (لاٹھی) کر دیں گے O اور آپ اپنا ہاتھ

يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ﴿۲۲﴾

اپنے بازو سے ملا لیجئے (بغل میں رکھ لیجئے) تو ایک اور نشانی بن کر خوب سفید چمکتا ہوا بغیر کسی بیماری کے نکلے گا O

جائے پڑھ لو۔ بے شک قیامت آنے والی ہے میں اس کو چھپائے ہوئے ہوں تاکہ ہر شخص کو اپنے کاموں کا بدلہ دیا جائے اچھے ہوں یا برے۔ بس تم کو ان باتوں سے وہ لوگ نہ روک سکیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں قیامت کا انکار کرتے ہیں اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں اگر بفرض محال تم ان کی باتیں مانو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) گھبرانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ موسیٰ نے کہا کہ یہ میری لاٹھی ہے جب میں تھک جاتا ہوں تو اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور میں اپنی بکریوں کے لیے اس سے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس میں بہت سے (اور بھی) فائدے ہیں۔ یہ میرے بہت کام آتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کو زمین پر ڈال دو انہوں نے جب اس کو زمین پر ڈالا تو وہ فوراً سانپ بن کر دوڑنے لگا' پھن اٹھانے لگا۔ موسیٰ ڈر کر بھاگنے لگے ارشاد ہوا: اس کو پکڑ لو۔ ذرو مت' ہم پھر اس کو ویسا ہی بنا دیں گے یہ لکڑی ہو جائے گی اور تم اپنا ہاتھ اپنی بغل میں لے جاؤ۔ جب نکالو گے تو یہ چمکتا دمکتا نکلے گا بغیر کسی مرض کے یعنی بغیر برص وغیرہ کے۔ یہ دوسری رسالت کی نشانی ہے تاکہ ہم تم کو اور بہت سی اپنی قدرت کی نشانیاں

ع ٢٤ ١٠

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾

تاکہ ہم آپ کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں O آپ فرعون کے پاس جائیے بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے O

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ

آپ نے عرض کی کہ اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے (تاکہ میں دل تنگ نہ ہوں) O اور میرے لیے میرا (تبلیغی) کام آسان فرمادے O

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا

اور میری زبان کی گرہ کھول دے O تاکہ وہ بات سمجھیں O اور میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو

مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ

میرا وزیر (مددگار) بنا دے O اس کے ذریعے میری کمر مضبوط فرما دے O اور اسے میرے (تبلیغی)

فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ

کام میں شریک کر دے O تاکہ ہم بہت زیادہ تیری پاکی بیان کریں O اور بہت زیادہ تیری یاد کریں O بے شک تو

كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ

ہم کو خوب دیکھ رہا ہے O اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! آپ کی درخواست منظور کی گئی O اور بے شک

دکھائیں۔ اب تم فرعون کے پاس جاؤ' وہ بڑا مغرور اور متکبر کافر ہو گیا ہے۔

٢٥ تا ٣٦۔ موسیٰ نے کہا: اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے یعنی میرا دل قوی کر دے کہ اس سے نہ ڈروں۔ میرا کام آسان کر دے یعنی تبلیغ رسالت فرعون کی طرف سہل کر دے۔ میری زبان کی لکنت بھی دور کر دے تاکہ وہ میرا کلام خوب صاف سمجھ سکیں اور ہارون کو جو میرے بھائی ہیں میرے کنبے اور میرے خاندان سے میرا وزیر اور مددگار بنا دے' ان کو میرا قوت بازو بنا دے اور امر رسالت میں میرے ساتھ ان کو بھی شریک کر کہ ہم دونوں کو پیغمبری بھی عطا کر۔ کہ پھر مل کر تیرے لیے خوب سجدہ و تسبیح کریں' نماز پڑھیں اور دل و زبان سے تیری خوب یاد کریں۔ تو ہمارے حال کا عالم و دانا و بینا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ! تو نے جو مانگا سب دیا گیا' شرح صدر ہو گیا' امر رسالت آسان ہوا' زبان کی لکنت جاتی رہی۔ ہارون (علیہ السلام) ان کے وزیر اور مشیر اور مددگار ہو گئے۔

٣٧ تا ٤٠۔ اے موسیٰ! ہم تم پر اس سے پہلے ایک مرتبہ اور بھی احسان کر چکے ہیں جب کہ تمہاری ماں کے دل میں ہم نے یہ الہام ڈالا جیسے کہ خیال دلوں میں واقع ہوا کرتا ہے کہ تو موسیٰ (علیہ السلام) کو تابوت میں بند کر کر پھر تابوت کو دریا میں پھینک آ۔ دریا سے وہ کنارے پر جائے گا' وہاں اس کو میرا اور اس کا دشمن (یعنی) فرعون نکال لے گا۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)! میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی جو کوئی تم کو دیکھتا تھا خواہ مخواہ تجھے پیار کرتا تھا اور جو کچھ تیرے حالات گزرے اور باتیں واقع

مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰٓ ﴿۳۷﴾ إِذْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰٓ ﴿۳۸﴾ أَنِ

ہم آپ پر ایک مرتبہ اور (اس سے پہلے) احسان کر چکے ہیں O جبکہ ہم نے آپ کی والدہ کو جو الہام کرنا تھا الہام کیا O (وہ یہ ہے)

اقْذِفِيهِ فِى التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

کہ موسیٰ کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دے، پھر دریا خود اس کو کنارے پر ڈال دے گا تا کہ اس کو میرا اور اس (موسیٰ) کا دشمن اٹھا لے اور میں نے

يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّى وَعَدُوٌّ لَّهُ ؕ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّى ۚ وَلِتُصْنَعَ

آپ پر اپنی طرف کی محبت ڈال دی (کہ جو کوئی آپ کو دیکھے وہ آپ سے محبت کرے) اور تا کہ آپ میرے سامنے (میری حفاظت میں) پرورش کیے

عَلَىٰ عَيْنِىٓ ﴿۳۹﴾ إِذْ تَمْشِىٓ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ؕ

جائیں O جب کہ آپ کی بہن (فرعون کے گھر) چلی تو وہ (ان سے) کہنے لگی: کیا میں تمہیں وہ (دایاں) بتادوں جو اس کی اچھی طرح پرورش کریں تو ہم نے آپ کو

فَرَجَعْنَٰكَ إِلَىٰٓ أُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَقَتَلْتَ نَفْسًا

(اس طرح) آپ کی ماں کی طرف لوٹا دیا تا کہ اس کی آنکھ (آپ کے دیدار سے) ٹھنڈی ہو اور وہ (کچھ) غم نہ کرے اور آپ نے ایک جان کو قتل کر دیا تھا تو ہم نے

فَنَجَّيْنَٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّٰكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِىٓ أَهْلِ

آپ کو اس غم سے نجات دی اور ہم نے آپ کو خوب آزمائشوں میں ڈالا تو آپ کئی سال مدین والوں میں (اپنے سسرال میں) رہے پھر اے موسیٰ! آپ ایک ٹھہرائی

مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَٰمُوسَىٰ ﴿۴۰﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِى ﴿۴۱﴾ ج

ہوئی مدت اور وعدے پر حاضر ہوئے (یعنی چالیس سال کی عمر کو پہنچے تا کہ رسالت کا کام آپ کے سپرد کیا جائے) O اور میں نے آپ کو خاص اپنی وحی اور

وقف لازم

ہوئیں یہ سب میرے روبرو میری قدرت سے ہوئیں جبکہ تیری بہن جاتے جاتے فرعون کے محل میں گئی، وہاں جا کر کہا کہ تم کو ایسی عورت بتلاؤں جو موسیٰ کی کفیل ہو اور اس کو دودھ پلائے۔ اس ذریعہ سے ہم نے پھر تم کو تمہاری ماں کے پاس لوٹا دیا تا کہ اس کا جی خوش ہو اور اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو۔ وہ بیٹے کا غم نہ کرے اور اے موسیٰ (علیہ السلام)! تم نے ایک آدمی قبطی کو مار ڈالا پھر ہم نے تم کو قصاص سے نجات دی اور تم کو بہت سے فتنوں میں یکے بعد دیگرے خوب مبتلا کیا، پھر تم چند برس یعنی دس برس مدین والوں میں رہے۔ پھر اب اس وقت تم کشاں کشاں جب کہ قضاء وقدر نے چاہا رسول وکلیم بننے کے لیے کوہ طور پر پہنچے اور کوہ طور پر ہماری تجلی دیکھی اور ہمارا کلام سنا۔

۴۱ تا ۴۸۔ اور اے موسیٰ (علیہ السلام)! میں نے تم کو اپنا کر لیا، اپنی رسالت کے لیے تجھ کو برگزیدہ و پسندیدہ کیا۔ تم اور تمہارے بھائی ہارون دونوں میرے معجزات ید بیضا اور عصا لے کر جاؤ اور امر تبلیغ رسالت میں سستی کاہلی نہ برتو، فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت سرکش و غرور والا ہو گیا ہے، وہاں جا کر اس کو نرمی اور آسانی سے سمجھاؤ اور پاکیزہ بات اس کو بتاؤ یعنی

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى

رسالت ہی کے لیے بنایا O اب آپ اور آپ کے بھائی ہارون میری نشانیاں لے کر جایئے اور میری یاد میں سستی نہ کیجئے O آپ دونوں فرعون کی طرف

فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ

(تبلیغ کے لیے) جایئے بے شک وہ سرکش ہوگیا O تو آپ دونوں اس سے نرمی سے بات کریں اس امید پر کہ وہ کچھ دھیان کرے (اور سمجھے)

يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾

اور (خدا سے) ڈرے O ان دونوں نے عرض کی کہ اے ہمارے رب! بے شک ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے O

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کچھ خوف نہ کریں میں (مدد کے لیے) آپ کے ساتھ ہوں، سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں O تو تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور

رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ

کہو کہ بے شک ہم دونوں تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں پس تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے اور ان کو کسی طرح کی تکلیف نہ دے

بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ

بے شک ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اس کے لیے ہے جو راہ راست پر چلے O بے شک ہماری طرف

اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا

وحی کی گئی ہے کہ عذاب اس پر ہے جو (اللہ کے احکام) جھٹلائے اور (ان سے) منہ پھیرے O فرعون نے کہا: اے موسیٰ! (علیہ السلام)

لا الہ الا اللہ' شاید وہ کچھ سمجھے یا نصیحت مان کر ایمان لائے۔ موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) نے کہا کہ اے پروردگار! ہم کو یہ خوف ہے کہ وہ جلدی کرلے یا سرکشی میں جوش میں آ کر حکم قتل دے دے ہماری بات بھی نہ سنے۔ ارشاد ہوا کہ ہرگز نہ ڈرو میں تمہارا ساتھی ہوں' میں تمہاری گفتگو سنتا ہوں گا حال دیکھتا ہوں گا۔ تو تم اس کے پاس جاؤ اور جا کر کہو: ہم تیرے پروردگار کے قاصد ہیں' تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔ ان کے شہروں میں ان کو جانے دے' ان کو بلاوجہ عذاب نہ دے کہ سخت کام لیتا ہے' ان کے لڑکوں کو ذبح کرتا ہے' یہ سب لوگ آزاد ہیں غلام نہیں۔ اے فرعون! ہم پروردگار کا معجزہ یعنی ید بیضاء لائے ہیں اور سلامتی کا وہ مستحق ہے جو راہ ہدایت کا تابع ہے گمراہ نہیں۔ ہم کو یہ وحی آئی ہے کہ عذاب ابدی اس کو ہوگا جو کاذب ہوگا' خدا کی توحید سے منکر اور ایمان لانے سے روگردان ہے۔ کفر پر اڑا ہوا ہے۔

٤٩ تا ٥٥- جب فرعون کو جا کر دونوں نے سمجھایا تو اس نے کہا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! تمہارا خدا تعالیٰ کون ہے؟ وہ

يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ

تم دونوں کا رب کون ہے؟ O موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ہمارا رب وہی ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق صورت عطا فرمائی' پھر

هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾ قَالَ عِلْمُهَا

رہنمائی فرمائی O فرعون نے کہا کہ پہلے قرن والوں کا کیا حال ہے O موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان کا علم میرے رب کے نزدیک

عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ جَعَلَ

ایک کتاب (لوحِ محفوظ) میں ہے' میرا رب نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے O وہ جس نے تمہارے لیے

لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

زمین کو بچھونا اور تمہارے لیے اس میں چلتے ہوئے راستے رکھے اور آسمان سے پانی اتارا' پھر ہم نے

مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا

اس سے قسم قسم کے سبزے کے جوڑے نکالے O (اور اجازت دی کہ) خود کھاؤ

اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ ع ٢ ٣٠ ١١

اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ' بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے O ہم نے زمین ہی سے تمہیں پیدا کیا

وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ

اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ (زندہ کر کے) نکال لیں گے O اور بے شک ہم نے فرعون

بولے: ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی پیدائش عطا فرمائی۔ آدمی کے لیے آدمی ہی کی شکل کی عورت بنائی' اونٹ کے لیے اونٹنی' گدھے کے لیے اس کی مادہ' بکریوں کے لیے ان کی جنس کا نر' پھر اس نے سب کو رہنے سہنے کے طریقے سکھائے' کھانا پینا' جماع کرنا سکھایا۔ فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ! تم کو اگلے لوگوں کا حال معلوم ہے کہ کون کون تھے اور کیسے مر گئے؟ وہ بولے: سب کا علم میرے خدا تعالیٰ کے پاس لکھا ہوا ہے۔ لوحِ محفوظ میں لکھا ہے۔ میرا رب خطا و بھول چوک سے پاک ہے' ان کی سب باتیں جانتا ہے۔ سب کو بدلہ دے گا' اسی نے تو زمین کو تمہارا فرش و آرام گاہ بنایا اور تمہارے لیے اس میں کوچے راہیں بنائیں کہ خوب آرام سے چلو پھرو آؤ جاؤ۔ اسی نے آسمان سے مینہ برسایا اور قسم قسم (طرح طرح) کی مختلف رنگوں کی سبزیاں' پھول' درخت وغیرہ پیدا کیے' کسی کو تم کھاتے ہو اور بعض کو اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ لہٰذا خوب کھاؤ کھلاؤ۔ ان کے ذائقے رنگ برنگ کے ہوتے ہیں۔ عقل والوں کو قدرت کی غیبی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ ہم نے تم سب کو مٹی سے پیدا کیا یعنی آدم سے اور آدم کو مٹی سے اور اسی مٹی میں مرنے کے بعد تم کو لوٹائیں گے یعنی قبروں میں'

اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا

کو اپنی سب نشانیاں (جو موسیٰ علیہ السلام کو دی تھیں) دکھائیں تو اس نے (سب کو) جھٹلایا اور نہ مانا O کہنے لگا: اے موسیٰ! کیا تم اس لیے آئے ہو کہ

بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا

تم اپنے جادو کے زور سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو O تو یقیناً ہم بھی تمہارے سامنے ویسا ہی جادو لائیں گے (جیسا تم لاؤ گے) تو ہمارے اور

وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

اپنے درمیان ایک وعدہ (اور ایک وقت) مقرر کر دو کہ ہموار جگہ میں، اس وعدہ سے نہ ہم بدلیں نہ تم O

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ تمہارا وعدہ (اور مقررہ وقت) میلے اور جشن کا دن ہے اور یہ سب لوگ دن چڑھے اکٹھے کیے جائیں O فرعون (وہاں سے)

فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا

واپس ہوا تو اپنے داؤ اکٹھے کیے، پھر (وقت مقررہ پر جادوگروں اور دوسرے لوگوں کو لے کر) آیا O موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ تمہیں خرابی اور تباہی ہو (دیکھو)

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان نہ باندھو اگر ایسا کرو گے تو وہ تمہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دے گا بے شک جس نے جھوٹ باندھا وہ ہی نامراد رہا (اور غارت ہوا) O

داخل کریں گے اور اسی سے دوبارہ زندہ کر کے بروز قیامت تم کو نکالیں گے۔

٥٦ تا ٥٩- اور ہم نے فرعون کو بذریعہ موسیٰ (علیہ السلام) سب معجزات دکھلائے یعنی نو معجزے (١) ید بیضا (٢) عصا (٣) طوفان (٤) ٹڈی (٥) جوئیں، کھٹل (٦) مینڈک (٧) خون (٨) قحط سالی (٩) پھلوں و غلہ کی کمی۔ مگر اس نے سب جھٹلائے اور اسلام سے انکار کیا اور کسی معجزے کو نہ مانا، موسیٰ سے کہا کہ تم جادو کے زور سے ہم کو ہمارے ملک سے نکالنا چاہتے ہو۔ ایسا خیال نہ کرو، ہم بھی تمہارے جادو کا جواب جادوگر لا کر تم کو دکھائیں گے۔ پس تم ہمارے اور اپنے مباحثہ اور مقابلے کا ایک وقت مقرر کر لو۔ نہ ہم اس کے خلاف کریں نہ تم سوائے اس مکان کے کوئی اور مکان عمدہ تجویز کرو۔ یا یہ کہ ایسا مکان ہو جو برابر ہو، آدھی دور تم سے اور آدھی دور ہم سے (لفظ ''سوی'' اگر بکسر سین ہو گا تو معنی اول مراد ہے اور اگر بہ ضم سین ہے تو معنی ثانی مراد ہیں) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: وقت وعدہ بازار کا دن ہو یا روز عید یا روز نوروز مراد ہے اور ایسا ہو کہ سب آدمی چاشت کے وقت جمع کر لیے جائیں، شہروں سے عقل مند جادوگر جمع ہوں۔

٦٠ تا ٦٧- پھر فرعون اپنے لوگوں کی طرف واپس گیا اور اس نے اپنی تدبیریں اور حیلے اور جادوگروں کو اٹھایا، وہ تقریباً بہتر تھے، پھر وعدے کی جگہ آیا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان جادوگروں سے کہا: افسوس ہے تم پر، دنیا کی مصیبت تم پر آئی، دیکھو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان نہ باندھو وہ تم سب کو عذاب سے ہلاک کر دے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نسبت جھوٹی بات بنائے گا وہ

فَتَنَازَعُوٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوٓا اِنْ هٰذٰنِ

تو ان لوگوں نے اپنے باہمی معاملہ میں اختلاف کیا اور چھپ کر مشورہ کرنے لگے O کہنے لگے کہ بے شک یہ دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام)

لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا

یقیناً جادوگر ہیں' یہ دونوں چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے اچھے

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ

دین کو بھی لے جائیں (ملیامیٹ کردیں) O تو تم اپنی تدبیریں (اکٹھی کر کے) پکی کرلو' پھر صف باندھ کر (مقابلہ کے لیے) آؤ اور بے شک

اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِىَ وَاِمَّآ

کامیاب وہی ہوا جو غالب رہا (اور بازی لے گیا) O (جادوگروں نے) کہا کہ اے موسیٰ! (علیہ السلام) یا تو تم اپنا جادو ڈالو

اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ

یا ہم پہلے ڈالیں O موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ نہیں بلکہ پہلے تم ہی ڈالو' جب انہوں نے رسیاں اور لاٹھیاں

عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ

ڈالیں تو ان کی رسیاں اور لاٹھیاں اچانک ان کے جادو کے زور سے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال میں دوڑتی ہوئی معلوم ہوئیں O تو موسیٰ (علیہ السلام)

یقیناً نقصان اٹھائے گا۔ پھر سب لوگوں نے اس معاملے میں آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہمارے اوپر موسیٰ (علیہ السلام) غالب آ جائیں گے تو ہم موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لے آئیں گے اور یہ مشورہ انہوں نے فرعون وغیرہ سے بالکل پوشیدہ رکھا' پھر ان لوگوں نے علی الاعلان موسیٰ اور ہارون کو جادوگر قرار دیا اور فرعون نے بھی یہ کہا کہ یہ چاہتے ہیں کہ تم کو تمہارے ملک سے اپنے جادو کے ذریعے سے نکال باہر کریں اور تمہارے دین و مذہب اور تمہاری جماعت کو ختم کر دیں۔ تو اے میری فوج کے لوگو! تم سب اپنی تدبیریں اور جادو وغیرہ اور اپنے جادوگروں کو اکٹھا کر کے سامنے مقابلہ کراؤ اور پھر تم صف بنا کر مقابلے میں کھڑے ہو جاؤ اور جو کوئی غالب رہے گا وہی آج کامیاب ہوگا۔ پھر جادوگروں نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا کہ آپ اپنی لاٹھی پہلے ڈالتے ہیں یا ہم اپنی لاٹھیاں پہلے ڈالیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: بلکہ تم ہی پہلے ڈالو تو انہوں نے بہتر لاٹھیاں' بہتر رسیاں زمین پر ڈالیں' ان پر جادو کیا تو وہ رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو سے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال میں ایسے معلوم ہوتی تھیں کہ وہ سانپ دوڑ رہے ہیں۔ تو موسیٰ (علیہ السلام) کے دل میں کچھ خوف پیدا ہوا۔ تو ہم نے موسیٰ سے کہا کہ آپ کچھ خوف نہ کریں' بے شک آپ ہی ان سب پر غالب رہیں گے۔ جو آپ کے سیدھے ہاتھ میں لاٹھی ہے وہ زمین پر ڈال دیجئے وہ ان جادوگروں کی رسیوں اور لاٹھیوں کو نگل جائے گی' بے شک ان جادوگروں نے جادو کی چال چلی ہے' درحقیقت یہ باطل ہے اور جادوگر جہاں کہیں بھی ہوگا اور جو کچھ بھی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات نہیں پا سکتا' اس کو کامیابی نہیں ہو سکتی۔

فِىْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾

نے اپنے دل میں (ان لوگوں کے گمراہ ہونے کا) کچھ خوف پایا O ہم نے فرمایا اے موسیٰ! کچھ خوف نہ کھایئے بے شک (لوگوں پر ظاہر کرو) آپ ہی غالب رہیں گے O

وَاَلْقِ مَا فِىْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ

اور جو لاٹھی آپ کے سیدھے ہاتھ میں ہے اسے (زمین پر) ڈال دیجئے تو وہ ان کی بنائے ہوئے سانگ کو نگل جائے گی اور وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ جادو کا فریب ہے اور

وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا

جادوگر کہیں سے بھی آیا ہو تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا (تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی ڈال دی اور وہ ان کے سب کرتبوں کو نگل گئی پھر جادوگروں کے دل میں حق کا اثر

اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ

ہوا) تو وہ سب سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لے آئے O فرعون نے کہا کہ کیا تم میری اجازت

لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

سے پہلے ہی اس پر ایمان لے آئے بے شک یہ تو (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) تمہارا بڑا (استاد) ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے (اور یہ سب تمہاری ملی بھگت ہے)

مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِىْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ

تو مجھے قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں ضرور ضرور کٹوا دوں گا اور میں تم سب کو کھجور کے تنوں (ڈھنڈوں) پر سولی چڑھاؤں گا اور

اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ

تم کو یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور دیر تک باقی رہنے والا ہے O (جادوگروں نے) کہا کہ ہمیں اس ذات کی قسم جس نے ہمیں پیدا

جب جادوگروں کا جادو باطل ہو گیا تو ان کو یقین ہو گیا کہ موسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے نبی ہیں تو جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے یعنی انہوں نے بہت جلد اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدہ کیا اور کہا: ہم ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لے آئے۔ تب فرعون نے جل کر ان سے کہا کہ تم موسیٰ (علیہ السلام) پر میری اجازت سے پہلے ایمان لے آئے یعنی تم کو ایسا مناسب نہ تھا۔ بے شک موسیٰ تمہارا بڑا جادوگر استاد ہے جس نے تم کو بھی جادو سکھایا ہے تو تم سب مل کر ہمارے ملک سے ہمیں نکالنا چاہتے ہو تو اب میں تمہارے ہاتھ پاؤں اِدھر اُدھر سے کاٹوں گا اور تم سب کو کھجور کے تنے پر سولی پر لٹکاؤں گا، تم سب کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سب سے زیادہ سخت عذاب دینے والا اور ہمیشہ عذاب میں رکھنے والا کون ہے (یعنی میں یا موسیٰ کا رب)۔ جادوگروں نے فرعون سے جواب میں کہا: ہم ان روشن دلیلوں کے مقابلے میں جو ہمارے پاس ہمارے رب کی طرف سے آئیں یعنی کتاب اور رسول موسیٰ علیہ السلام اور معجزات ہرگز تیری عبادت اور تیری اطاعت اختیار نہیں کر سکتے اور اس رب کی عبادت نہیں چھوڑ سکتے جس نے ہم کو پیدا فرمایا، تو جو کر سکتا ہے کر، بے شک تو دنیا ہی کی زندگی میں ہم پر

الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ

فرمایا ہے، ہم تجھے ان کھلی نشانیوں کے مقابلہ میں جو ہمارے پاس آچکی ہیں ہرگز ترجیح نہ دیں گے (اور تیری بات ہرگز نہ مانیں گے) تو جو کچھ تجھے کرنا ہے کر لے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ﴿٧٢﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا

تو اس دنیا کی زندگی میں ہی تو حکم چلا سکتا ہے (تو ہمیں اس کی کچھ پروا نہیں) ○ بے شک ہم اپنے رب پر (سچے دل سے) ایمان لا چکے ہیں تا کہ وہ ہماری خطائیں

عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا

معاف فرما دے اور اس (قصور) کو بھی جو تو نے ہمیں موسیٰ (علیہ السلام) کے مقابلہ میں جادو کرنے پر مجبور کیا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر (ثواب دینے والا ہے) اور

فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا

سب سے زیادہ دیر تک (نافرمانوں کو عذاب) دینے والا ہے ○ بے شک جو اپنے رب کے دربار میں مجرم ہو کر حاضر ہوگا تو یقیناً اس کے لیے جہنم ہے، جس میں نہ

قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ

وہ مرے گا اور نہ (آرام سے) زندگی گزارے گا (بلکہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا) ○ اور جو اپنے رب کے دربار میں ایمان دار ہو کر حاضر ہوں جنہوں نے نیک عمل بھی

عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا

کیے ہوں تو انہیں کے لیے بلند مرتبے ہوں گے ○ وہ بسنے کے ہمیشہ رہنے والے باغوں میں جن کے نیچے نہریں (بہہ رہی) ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں

ع ٣ (٢٢) ١٢ مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ

گے اور یہ بدلہ اس کا جو (کفر اور گناہ کرنے سے) پاک ہوا ○ اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ آپ میرے بندوں کو راتوں رات

حکومت اور ظلم کر سکتا ہے آخرت میں تیرا کوئی ہم پر اختیار نہیں۔ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے تا کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے اور ہم کو بخش دے اور جو تو نے ہم کو جادو کرنے کے لیے زبردستی کی تھی وہ بھی اللہ تعالیٰ بخش دے اور اللہ تعالیٰ کا کرم اور بزرگی تمام دنیا کی چیزوں سے افضل اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ بے شک جو اپنے رب کے سامنے قیامت کے دن مجرم مشرک بنا ہوا آئے گا بے شک اس کے لیے سزا جہنم ہے نہ وہ اس میں مرے گا کہ آرام مل جائے اور نہ آرام کی زندگی ہوگی بلکہ وہ عذاب ہی عذاب بھگتے گا اور جو کوئی قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے ایمان دار ہو کر آئے گا اور اس نے نیک عمل بھی کیے ہوں گے تو انہی لوگوں کے لیے بلند درجے ہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں (یعنی جنات عدن میں) اور وہ جنت وہ ہے کہ جس کو رحمٰن نے اپنی قدرت سے خاص طریقے پر پیدا فرمایا ہے، وہ سب جنتوں کے درمیان میں ہے اس کے درختوں اور مکانوں کے نیچے شراب اور پانی اور شہد اور دودھ کی نہریں جاری ہیں وہ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے اور یہ بدلہ ہے ان لوگوں کا جنہوں نے اپنے آپ کو کفر و شرک سے اور سب گناہوں سے پاک رکھا۔

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾

(مصر سے باہر) لے چلیے اور ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال دیجیے' آپ کو فرعون کا پیچھا کرنے کا کوئی ڈر اور ڈوبنے کا کوئی خطرہ نہ ہوگا O

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَ

فرعون نے اپنے لشکروں کو ساتھ لے کر ان کا پیچھا کیا تو انہیں (فرعون اور اس کے لشکروں کو) دریا (کی موجوں) نے جیسا ڈھانپنا چاہیے تھا ڈھانپ لیا O اور

اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ

فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ (راست) پر نہ لایا O (پھر ہم نے فرمایا:) اے بنی اسرائیل! بے شک ہم نے تم کو

مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ

تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم کو کوہِ طور کی داہنی جانب (توریت دینے کا) وعدہ فرمایا اور تم پر

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ

من اور سلویٰ بھی اتارا O (اور ہم نے فرمایا:) ہماری دی ہوئی پاک چیزیں کھاؤ اور اس میں (زیادتی) حکم عدولی نہ کرو

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

(اگر حکم عدولی کرو گے) تو تم پر میرا غصہ اترے گا اور جس پر میرا غصہ اترا بے شک وہ (جہنم میں) گرا O

٧٧ تا ١٠٤ - اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات مصر سے لے جاؤ' پھر ان کے لیے سمندر میں سوکھا راستہ مقرر کرو اور فرعون کے پکڑنے کا کچھ خوف نہ کرو اور نہ سمندر میں ڈوبنے کا خوف کرو۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے باہر نکلے تو فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا پیچھا کیا تو سمندر نے ان سب کو اپنے پیٹ میں ڈھانپ لیا جیسا ڈھانکنا چاہیے تھا یعنی چاروں طرف سے پانی نے گھیر لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور ہلاک کیا اور ان کو ڈوبنے سے نہ بچا سکا یا یہ معنی ہیں کہ فرعون نے اپنی قوم کو اللہ کے دین سے بھٹکایا اور سیدھا راستہ نہ دکھایا۔ اور ہم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! ہم نے تم کو تمہارے دشمن فرعون سے نجات دی' ہم نے تم سے طور کی سیدھی طرف آنے کا وعدہ کیا تاکہ ہم کتاب عطا فرمائیں اور ہم نے تم پر میدان تیہ میں من وسلویٰ اتارا اور ہم نے فرمایا کہ جو حلال اور پاکیزہ رزق ہم نے دیا اس میں سے کھاؤ اور سرکشی اختیار نہ کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی ناشکری نہ کرو' اس کے ساتھ کفر نہ کرو' بعضوں نے کہا کہ کل کے لیے اٹھا کے نہ رکھو۔ اگر اس کے خلاف کرو گے تو تم پر میرا غضب اور عذاب اترے گا اور جس پر میرا غضب اور عذاب اترتا ہے بے شک وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور بے شک ان لوگوں کو جنہوں نے شرک سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک کام کیے پھر سیدھے راستے پر قائم رہے' بعضوں نے کہا کہ پھر سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جماعت صحابہ کے عقائد پر قائم رہے اور اسی پر مر گئے' تو بے شک میں ان کو بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔ پھر جب موسیٰ

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴿٨٢﴾ وَمَا

اور جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے پھر ہدایت پر قائم رہا تو بے شک میں اس کو بہت بخشنے والا ہوں O اور اے

أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَ

موسیٰ! (علیہ السلام) آپ نے اپنی قوم کو چھوڑ کر (میرے پاس آنے میں) کیوں جلدی کی O (آپ نے) عرض کی کہ یہ میرے پیچھے آ رہے ہیں اور

عَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴿٨٤﴾ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِن

اے میرے رب! میں آپ کے حضور جلدی کر کے اس لیے آیا کہ آپ راضی ہو جائیں O اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک ہم نے آپ کے آنے

بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ

کے بعد آپ کی قوم کو آزمائش میں ڈالا اور (وہ یہ ہے کہ) سامری نے ان کو گمراہ کر دیا O تو موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف غصہ میں بھرے

أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ

ہوئے افسوس کرتے ہوئے واپس ہوئے (اور) اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے (ہدایت دینے کا) اچھا وعدہ نہ

عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم

فرمایا تھا' کیا تم پر کوئی بہت لمبی مدت گزر گئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے غصہ اترے تو تم نے میرے وعدہ کے خلاف

(علیہ السلام) ستر آدمیوں کے ساتھ ہماری ملاقات کی جگہ چلے تو آپ ان آدمیوں کو چھوڑ کر ذرا آگے بڑھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے فرمایا کہ اے موسیٰ! تم اپنی قوم سے پہلے آ گئے' موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں اور میں تیرے دربار میں جلد حاضر ہو گیا تاکہ تیری رضامندی زیادہ حاصل کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! ہم نے آپ کی قوم کا امتحان لیا ہے' انہوں نے آپ کے بعد بچھڑے کی عبادت شروع کر دی ہے' ان کو سامری نے گمراہ کر دیا ہے۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصے میں افسوس کرتے ہوئے اور کہا: اے میری قوم! کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا اور سچا وعدہ نہیں کیا تھا' کیا تمہارے اوپر کچھ مدت زیادہ گزر گئی یا تم نے ارادہ کیا کہ تمہارے اوپر تمہارے رب کا غصہ اور عذاب نازل ہو جائے کہ تم نے میرے وعدے کے خلاف کیا۔ قوم کے لوگوں نے کہا: اے موسیٰ! ہم نے آپ کے وعدے کے خلاف جان بوجھ کر قصد نہیں کیا لیکن ہمارے اوپر فرعون کی قوم کے (زیورات کے) بوجھ ڈالے گئے۔ سامری نے ان کا بچھڑا بنا کر لوگوں سے کہا کہ یہ تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہے وہ بھول گئے جو خدا کو تلاش کرنے گئے ہیں۔ وہ بچھڑا ایک جسم تھا اور گائے کے بچے کی سی آواز نکالتا تھا۔ کیا سامری اور اس کے ساتھی یہ نہیں دیکھتے تھے کہ وہ بچھڑا نہ ان کی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ ان کو کچھ نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے؟ اور بے شک ہارون نے موسیٰ (علیہ السلام) کے آنے سے پیشتر ان لوگوں سے یہ کہا کہ اے لوگو! بے شک تم فتنے میں پڑ گئے اور تم بچھڑے کی عبادت کر کے گمراہ ہو

مَوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا

کیا○ (قوم نے) کہا: ہم نے اپنے اختیار سے آپ سے وعدہ خلافی نہیں کی لیکن فرعون کی قوم کے گہنے پر ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے تو ہم نے اسے (آگ

مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ

میں) ڈال دیا اور پھر اسی طرح سامری نے بھی زیور (آگ میں) ڈال دیا○ تو (اس زیور سے) سامری نے ان کے لیے ایک بچھڑے کا پتلا ڈھال کر بے جان دھڑ

لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾

نکالا اس کی آواز گائے کی طرح تھی تو (سامری اور اس کے ماننے والے) کہنے لگے کہ یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ (علیہ السلام) کا بھی معبود ہے تو وہ (اسے)

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا

بھول گئے○ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ نہ وہ (بچھڑا) ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ اس کو ان کے نقصان

وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا ع ۱۴ ۱۲

اور نفع کا اختیار ہے○ اور بے شک ہارون (علیہ السلام) نے ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم! تم اس

فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾

(بچھڑے) کی وجہ سے فتنہ میں پڑ گئے ہو اور بے شک تمہارا رب تو رحمٰن ہے تو تم میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو○

ہو گئے اور بے شک تمہارا رب رحمٰن ہے تو تم میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو، بچھڑے کی عبادت چھوڑ دو۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بچھڑے کی عبادت برابر کرتے رہیں گے اور اس کے سامنے آسن جمائے بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ موسیٰ ہمارے پاس لوٹ کر آئیں۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) واپس آئے تو انہوں نے ہارون سے کہا: اے ہارون! تم نے ان کو گمراہ ہونے سے کیوں نہیں روکا؟ تم نے میری وصیت کی پیروی کیوں نہیں کی اور ان کو سزا کیوں نہیں دی، کیا تم نے میرا حکم نہ مانا۔ ہارون نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! میری ڈاڑھی اور سر کے بال نہ پکڑو اور قوم کے سامنے ذلیل نہ کرو، بے شک مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ اگر میں ان کو سزا دوں تو تم کہو گے کہ بنی اسرائیل کے درمیان تم نے فرق کیوں ڈالا اور میرے آنے اور میری بات کا انتظار کیوں نہ کیا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے سامری! یہ تو نے کیا کیا کہ بچھڑا بنا کر لوگوں کو پوجا کرنے کے لیے گمراہ کیا؟ تو سامری نے جواب دیا کہ میں نے وہ چیز دیکھی جو اور لوگوں نے نہ دیکھی تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ تو نے کیا دیکھا؟ سامری نے کہا: میں نے جبرائیل کو ایک سفید گھوڑے پر سوار دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ جہاں گھوڑے کے سم زمین پر لگتے ہیں وہاں سے روشنی نکلتی ہے اور ایک منٹ میں روئیدگی اگ آتی ہے، میں نے یہ سوچ کر کہ یہ مٹی برکت والی ہے اس کے پاؤں کے نیچے سے تھوڑی سی مٹی اٹھا لی، وہ میں نے بچھڑے کے منہ میں ڈال دی وہ آواز نکالنے لگا اور میرے جی کو یہ بات اچھی معلوم ہوئی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے سامری سے کہا کہ تو میرے سامنے سے چلا جا تو دنیا میں جب تک زندہ رہے گا تیرے اوپر

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ

وہ کہنے لگے: ہم تو اس بچھڑے کی عبادت پر اس وقت تک جمے بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارے پاس موسیٰ (علیہ السلام) لوٹ کر آ جائیں O

يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ

موسیٰ (علیہ السلام) نے (آ کر) کہا: اے ہارون (علیہ السلام) جب تم نے ان کو گمراہ ہوتے ہوئے دیکھا O تو تمہیں میرے پیچھے آنے میں کس بات

اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ

نے روکا تھا O کیا تم نے میرا حکم نہ مانا O ہارون (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے ماں جائے بھائی! میری ڈاڑھی اور میرے سر کے بال نہ پکڑو، مجھے

اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ

اس بات کا ڈر ہوا کہ آپ کہیں گے کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا O پھر موسیٰ (علیہ السلام) نے (سامری سے) کہا:

فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ

اے سامری! تجھے کیا ہوا تھا (جو تو نے ایسا کیا) O سامری نے کہا کہ میں نے وہ دیکھا جو اور لوگوں نے نہ دیکھا تھا تو میں نے بھیجے ہوئے فرشتہ کے قدم کے نشان

قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾

سے ایک مٹھی مٹی بھر لی تو اس (مٹی) کو (بچھڑے میں) ڈال دیا اور میرے دل کو ایسا ہی اچھا معلوم ہوا (یا میرے دل میں ایسا ہی آیا) O موسیٰ (علیہ السلام)

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ

نے (غصہ سے) کہا: جا میرے پاس سے دور ہو تو بے شک دنیا کی زندگی میں تیری یہ سزا ہے کہ تو لوگوں سے کہے گا کہ مجھے کوئی چھو نہ جائے (تو سب سے دور

لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ

رانده ہوا رہے گا) اور بے شک تیرے لیے (عذاب کے) وعدہ کا ایک وقت مقررہ ہے تو تجھ سے خلاف نہ ہوگا (یعنی جس کو تو ٹال نہ سکے گا) اور اپنے اس معبود کو

یہ عذاب ہے کہ تو لوگوں سے کہے گا: مجھ سے کوئی چھو نہ جائے اور میرے پاس کوئی نہ آئے اور قیامت میں تیرے لیے جو وعدہ ہے یعنی جہنم وہ ہرگز خلاف نہ ہوگا اور اپنے اسی معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو آسن جمائے بیٹھا رہا ہم اس کو ضرور ضرور آگ میں جلائیں گے پھر اس کو ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہا دیں گے۔ بے شک تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اولاد اور شریک سے پاک ہے ہر چیز کو اس کا علم گھیرے ہوئے ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اسی طرح آپ کے سامنے بذریعہ جبرائیل پچھلے لوگوں کی خبریں بیان فرماتے ہیں بے شک ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ذکر یعنی قرآن عطا فرمایا جس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں۔ جو اس سے منہ پھیرے گا اور اس کا انکار کرے گا تو بے شک وہ قیامت کے دن اپنے کفر و شرک کا

عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ

دیکھ کہ جس کی پوجا کے لیے تو (دن بھر) جما بیٹھا رہا (دیکھ) ہمیں قسم ہے کہ ہم اسے ضرور ضرور جلائیں گے پھر اس کی راکھ کو پیس کر (ریزہ ریزہ کر کے) سمندر میں

الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ

بکھیر دیں گے O (اے لوگو!) بے شک تمہارا معبود تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں اس کا علم تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے O (اے نبی

مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَّنْ

ﷺ!) اسی طرح ہم آپ کے سامنے اگلوں کی خبریں سناتے ہیں (تا کہ لوگوں کو عبرت ہو) اور بے شک ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک (سمجھانے والا) ذکر

أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ

(قرآن) عطا فرمایا ہے O جو لوگ اس سے منہ پھیر لیں گے تو وہ قیامت کے دن (اس گناہ کا) بوجھ خود اٹھائیں گے (یعنی سزا بھگتیں گے) O جس

وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ

میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن ان کے حق میں وہ کیا ہی برا بوجھ ہوگا O جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم اس دن مجرموں کو اس حالت میں اٹھائیں

الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا

گے کہ ان کی آنکھیں (دہشت سے) نیلی ہوگئی ہوں گی O وہ آپس میں ایک دوسرے سے چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس دن ہی ٹھہرے

عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن

(یعنی بہت کم) O ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہیں گے جب کہ ان میں سب سے زیادہ سمجھدار (اور بہتر رائے والا) کہے گا کہ تم (دس دن کیا کہتے ہو بلکہ)

لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي ع ۵ ۱۵ ۱۴

صرف ایک ہی دن ٹھہرے ہو (قیامت کا ہولناک منظر دیکھ کر وہ دنیا کی زندگی کو بھول جائیں گے) O (اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے پہاڑوں کا حال پوچھتے

بوجھ اٹھائے گا اور جہنم میں جائے گا اور اس کی سزا ہمیشہ ہمیشہ بھگتے گا اور قیامت کے دن اس کے گناہوں کا کیا ہی برا بوجھ ہوگا جس دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور ساری مخلوق زندہ کر کے اٹھائی جائے گی اور ہم مجرموں کو اس دن اندھا اٹھائیں گے۔ وہ خوف زدہ ہو کر آپس میں ایک دوسرے سے آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم اپنی قبروں اور دنیا میں دس دن سے زیادہ نہ ٹھہرے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہیں گے جب کہ ان کا سب سے زیادہ عقل والا کہے گا: تم تو دنیا میں ایک ہی دن ٹھہرے۔

۱۰۵ تا ۱۱۴۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سے لوگ پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کا کیا حال ہوگا تو آپ فرمائیے کہ میرا رب ان کو ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔ زمین کو برابر اور چٹیل میدان کر کے چھوڑے گا تم

نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيهَا عِوَجًا وَّلَآ أَمْتًا ﴿۱۰۷﴾

ہیں تو آپ فرمائیے کہ (قیامت کے دن) پہاڑوں کو میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑادے گا O تو زمین چٹیل میدان کر کے چھوڑ دے گا O تو (اے دیکھنے والے!)

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۚ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ

تو اس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے گا (یعنی سب زمین برابر کردی جائے گی) O اس دن (میدان محشر کی طرف) بلانے والے کے پیچھے سب لوگ دوڑیں گے اس

فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ

میں کوئی کجی نہ ہوگی (اس کے خلاف کچھ نہ ہوگا) اور (دہشت کی وجہ سے) رحمٰن کے سامنے سب آوازیں (پست اور) دھیمی پڑجائیں گی تو سوائے سانس کی بہت

الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

آہستہ آواز کے آپ اور کچھ نہ سنیں گے O اس دن کسی کی سفارش کام نہ دے گی مگر اسی کی جس کو رحمان نے اجازت دی ہوگی اور اس کی بات پسند فرمائی ہوگی (جیسے

وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ

انبیاء علیہم السلام و اولیاء عظام وغیرہم) O اور وہ سب جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اسے نہیں گھیر سکتا O اور زندہ اور قائم رکھنے

خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ

والے (اللہ تعالیٰ) کے سامنے سب منہ جھک جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا ہوگا بے شک وہی نامراد (اور تباہ) ہوگا O اور جو مسلمان ہو کر

اس میں اونچا نیچا کچھ نہ دیکھو گے۔ اس دن سب لوگ پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے اس میں کجی نہ ہوگی یعنی دائیں بائیں نہ جھکیں گے اور سب آوازیں رحمٰن کے سامنے ہیبت سے پست ہو کر رہ جائیں گی تو تم نہ سنو گے مگر بہت آہستہ آہستہ آواز جیسے اونٹ کی رفتار کی آواز۔ اس دن کسی کی سفارش کسی کو کام نہ دے گی مگر جس کو رحمٰن نے سفارش کی اجازت دی ہو اور جس کی بات پسند فرمائی ہو وہ پسندیدہ بات اسلام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کی سفارش ہوگی اور کافروں کے لیے کسی کی سفارش نہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے یعنی آخرت اور جو ان کے پیچھے ہے یعنی دنیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس کو اللہ تعالیٰ اس کا علم عطا فرمائے جیسے انبیاء علیہم السلام اور فرشتے۔ اور سب چہرے عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن جھک جائیں گے اس ذات پاک کے سامنے جو حقیقی زندہ ہے اس کو کبھی موت نہ آئے گی اور سارے عالم کا قائم رکھنے والا ہے اس کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا اور بے شک نقصان میں رہیں گے وہ جنہوں نے ظلم اور شرک کا بوجھ اٹھایا اور ایمان دار ہو کر جو نیک کام کرے گا تو اس کو نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان کا اور اسی طرح ہم نے یہ عربی قرآن اتارا جبرائیل (علیہ السلام) کے ذریعے سے عربی زبان میں اور ہم نے اس میں ہر قسم کے عذاب کے وعدے بیان کیے تاکہ لوگ کفر اور شرک اور دوسرے گناہوں سے بچیں یا ان کے دل میں کچھ سوچ و بچار اور عبرت پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ سب سے بلند و بالا ہے اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ وحی پوری ہونے سے پہلے

مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا

نیک کام کرے گا تو نہ اس کو زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا O اور (جس طرح ہم نے اس قرآن کے معنی میں خوبی رکھی ہے) اسی طرح ہم نے اس قرآن کو

عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ

(لفظوں میں بھی) عربی (زبان میں) اتارا اور اس میں طرح طرح کے عذاب سے ڈرانے والی باتیں بیان فرمائیں تاکہ وہ ڈریں یا یہ ان کے دل میں کچھ غور و فکر اور

ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ

سمجھ پیدا کرے (یہ کلام لوگوں کے نفع کے لیے اتارا گیا ہے) O اور اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ اور سب سے بلند (اور بالاتر) ہے (اس کو کسی کی ضرورت نہیں) اور (اے

اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ

نبی ﷺ!) قرآن کی وحی پوری ہونے سے پہلے آپ اس کے پڑھنے میں جلدی نہ کریں اور (یوں) دعا کریں: اے میرے رب! میرا علم اور زیادہ فرما O اور

اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا ع ٦ ١١ ١٥

بے شک ہم نے اس سے پہلے آدم (علیہ السلام) کو ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ اسے بھول گئے اور ہم نے ان کا قصد نہ پایا O اور جب ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا

فرشتوں سے فرمایا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ اس نے انکار کیا O تو ہم نے کہا

قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کریں اور یہ دعا کریں کہ اے میرے رب! میرا علم اور حافظہ اور فہم اور حکمت قرآن میں اور زیادہ کر۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل کی قرأت ختم کرنے سے پہلے قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیتے تھے اس خیال سے کہ میں بھول نہ جاؤں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع فرمایا اور فرمایا: ''سنقرء ک فلا تنسی'' ہم آپ کو پڑھائیں گے تو آپ بھولیں گے نہیں۔

۱۱۵ تا ۱۳۵۔ اور بیشک ہم نے اس سے پہلے آدم (علیہ السلام) سے عہد لیا اور ان کو حکم دیا کہ اس درخت کے قریب نہ جائیں اس کا پھل نہ کھائیں تو وہ ہمارا حکم بھول گئے اور ہم نے ان کا قصد نہ پایا یعنی اس درخت کے پھل کھانے میں ہمارا حکم بھول گئے۔ اے حبیب! آپ اس وقت کو یاد کیجئے جب کہ ہم نے فرشتوں سے فرمایا: آدم کو تعظیمی سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا' اس نے انکار کیا۔ پھر ہم نے آدم سے فرمایا کہ یہ ابلیس تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے' کہیں تم دونوں کو جنت سے نکال نہ دے یعنی اس کا کہنا نہ ماننا' اگر اس کا کہنا مانو گے تو مشقت اور تکلیف میں پڑ جاؤ گے۔ بے شک جنت میں تم بھوکے اور ننگے نہ رہو گے' جنت کے میوے اور لباس تمہارے لیے ہیں اور بے شک تم جنت میں پیاسے نہ رہو گے اور نہ تم کو دھوپ کی گرمی پہنچے گی۔ پھر شیطان نے آدم کو وسوسہ دیا' شیطان نے کہا کہ اے آدم! کیا میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ جیتے رہنے کا درخت نہ بتا دوں اور وہ بادشاہی جو پرانی نہ ہو۔ لہٰذا آدم اور ان کی بیوی نے اس کے جھانسے میں آ کر اس درخت سے

يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ

کہ اے آدم! (علیہ السلام) یہ ابلیس آپ کا اور آپ کی بیوی کا دشمن ہے تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر

فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا

آپ مشقت میں پڑ جائیں O بے شک آپ کے لیے جنت میں یہ نعمت ہے کہ نہ آپ بھوکے رہیں گے اور نہ ننگے O اور یہ کہ

تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ

نہ اس میں آپ کو پیاس لگے اور نہ دھوپ (کی تکلیف ہوگی) O پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا کہ اے آدم (علیہ السلام)!

هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا

کیا میں آپ کو ہمیشہ زندہ رہنے کا درخت اور ایسی بادشاہی جو پرانی نہ پڑے نہ بتا دوں O تو ان دونوں نے (اس کے وسوسہ کی وجہ سے)

فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ

اس درخت سے کھالیا تو (اس کے کھاتے ہی) ان کی شرم کی چیزیں ان پر ظاہر ہوئیں (یعنی بہشتی لباس اتر گیا) اور وہ دونوں جنت (کے درخت) کے پتے اپنے

وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ

اوپر چپکانے لگے اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش و بھول چوک واقع ہوئی تو جو کچھ مطلب چاہا تھا (یعنی ہمیشہ کی زندگی) اس کی راہ نہ پائی O پھر آدم (علیہ

هَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا

السلام) کو ان کے رب نے (اپنی رسالت کے لیے) چن لیا تو ان پر اپنی رحمت سے رجوع اور توجہ فرمائی اور (اپنے قرب خاص کی) راہ دکھائی O اللہ تعالیٰ نے

کچھ کھالیا۔ اس کے کھاتے ہی ان دونوں پر ان کی شرم کی چیزیں (شرم گاہیں) ظاہر ہوگئیں یعنی بہشت کے لباس ان کے جسم سے اتر گئے اور جنت کے پتے ننگے جسم پر چپکا کر ستر چھپانے لگے اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش اور بھول چوک واقع ہوئی تو جو مطلب انہوں نے چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی یعنی دائمی زندگی نہ ملی۔ پھر ان کے رب نے اپنی رسالت اور نبوت کے لیے ان کو چن لیا تو اپنی رحمت سے ان کی طرف توجہ فرمائی اور اپنے قرب خاص کی راہ دکھائی' اس لغزش کے بعد آدم علیہ السلام نے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی اور اپنی بھول کی معافی چاہی' اللہ تعالیٰ نے معافی عطا فرمائی۔
پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں اور باقی ساتھی یعنی سانپ اور مور سب جنت سے زمین پر اترو' تم میں سے ہر ایک دوسرے کا دشمن ہے یعنی سانپ انسان کا اور انسان سانپ کا' شیطان انسان کا۔ پس اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے یعنی کتاب اور رسول تو جو کوئی میری کتاب اور رسول کی تابع داری کرے گا تو وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا اور آخرت میں شقی بدنصیب نہ ہوگا اور جو کوئی میرے ذکر یعنی میری کتاب اور رسول سے منہ پھیرے گا تو اس کے لیے تنگ زندگی اور

يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾

فرمایا کہ تم دونوں مل کر جنت سے (زمین پر) اترو تم میں (یعنی تمہاری اولاد میں) ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ

جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو وہ نہ بھٹکے گا اور نہ وہ (بدبخت اور) تباہ ہوگا ○ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا (میرا فرمان نہ مانا) تو اس کے لیے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ

(قبر اور آخرت وغیرہ میں) تنگ و تلخ زندگانی ہے اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے ○ وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ

بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾

میں تو آنکھوں والا تھا ○ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یوں ہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تو تو نے (اندھا بن کر) انہیں بھلا دیا اور (جس طرح تو نے انہیں بھلا

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ

دیا) اسی طرح آج تیری بھی کوئی خبر نہ لے گا ○ اور ہم ان لوگوں کو جو حد سے بڑھتے ہیں اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہیں لاتے ہیں ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور

سخت عذاب قبر اور دوزخ میں ہوگا اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ تو کہے گا: اے میرے رب! میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا تو تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ اس لیے ہوا کہ تیرے پاس ہماری آیتیں ہماری کتاب اور رسول آئے تو تو نے ان کا انکار کیا اور ان کو بھلا دیا' ان کی حقانیت کا اقرار نہ کیا تو ایسے ہی آج تجھ کو جہنم میں چھوڑ دیا گیا اور ہم نے اپنی رحمت سے تجھے محروم کر دیا اور اسی طرح ہم ان لوگوں کو جو حد سے بڑھے اور ہمارے ساتھ شرک کیا اور اپنے رب کی آیات یعنی کتاب اور رسول پر ایمان نہ لائے انکار کیا ہم سزا دیں گے' بے شک آخرت کا عذاب سب سے زیادہ سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ کیا مکے والوں کی آنکھیں گزشتہ واقعات سے نہ کھلیں کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سے زمانے والے ہلاک کر دیئے جن کی زمینوں اور شہروں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں۔ بے شک ان واقعات میں جو ہم نے ان کے ساتھ کیے عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ اے حبیب! اگر آپ کے رب کی ایک بات ان کے حق میں پہلے نہ گزر چکی ہوتی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی' ایک میعاد مقرر کی جائے گی' تو ان کو دنیا میں عذاب ضرور آ کر چپٹ جاتا۔ تو اے حبیب! آپ ان کی باتوں پر جو آپ کے خلاف کرتے ہیں صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے یعنی نماز پڑھیے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے یعنی فجر کی نماز' آفتاب غروب ہونے سے پہلے یعنی ظہر اور عصر کی نماز اور رات کی ساعتوں میں بھی نماز پڑھیے یعنی مغرب اور عشاء کی نماز اور دن کے حصوں میں یعنی ظہر اور عصر کی نماز تا کہ آپ کو شفاعت کا منصب عطا کیا جائے اور آپ کی شفاعت قبول کی جائے تا کہ آپ ہم سے راضی ہو جائیں۔ جیسا کہ ''والضحیٰ'' کی اس آیت میں فرمایا ہے: ''ولسوف یعطیک ربک فترضی'' ''اے سننے والے! تو اپنی آنکھیں ان نعمتوں کی طرف جو ہم نے کافروں کی جماعتوں یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ کو برتنے کے لیے اور

الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ

البتہ آخرت کا عذاب سب سے زیادہ سخت اور سب سے زیادہ دیر تک رہنے والا ہے O تو کیا ان کو (یعنی کافروں کو اس واقعہ سے) راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے

يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ ع وَ
ع ٧ ١٣ ١٦

کتنے ہی زمانہ والوں کو (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر دیا یہ ان کے رہنے کے مکانوں میں چلتے پھرتے ہیں بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے

لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ ط

بہت سی نشانیاں ہیں O اور (اے نبی علیہ السلام!) اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات قرار نہ پا چکی ہوتی اور وعدہ مقرر نہ ہوا ہوتا تو ضرور انہیں اب

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

تک عذاب لپٹ جاتا O تو اے نبی علیہ السلام! آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے (اور عذاب کے وقت کا انتظار کیجیے) اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان

وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ

کیجیے (یعنی نماز پڑھیے) سورج نکلنے سے پہلے (یعنی فجر کی) اور سورج غروب ہونے سے پہلے (یعنی عصر کی) اور رات کی کچھ ساعتوں میں اس کی پاکی بیان

تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ

کیجیے (یعنی مغرب وعشاء کی نماز پڑھیے) O اور خصوصاً دن کے کناروں (اور حصوں) میں بھی یعنی ظہر وعصر کی نماز پڑھیے اس امید پر کہ آپ (اللہ تعالیٰ کی عطا و

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَ اْمُرْ

بخشش سے) راضی ہو جائیں O اور (اے سننے والے!) ہم نے جو کافروں کو دنیا کی زندگی کی تازگی اور زیب وزینت برتنے کے لیے دی ہے تا کہ ہم اس کے

دنیا کی زندگی کی زیب وزینت دی ہے اور عیش و آرام ان کو دیا ہے اس کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھ یہ نعمتیں ہم نے ان کو ان کے امتحان اور آزمائش کے لیے دی ہیں کہ یہ نعمتیں حاصل کرنے کے بعد بھی ہمارے معبود ہونے کا اقرار کرتے ہیں کہ نہیں اور تمہارے رب کا رزق یعنی جنت اور اس کی نعمتیں سب سے اچھا اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اے سننے والے! اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے اور خود بھی اس پر قائم اور ثابت رہو۔ ہم تجھ سے تیری روزی اور تیرے بال بچوں کو روزی دینے کا سوال نہیں کریں گے، تجھے اور سب کو حقیقی روزی دینے والے تو ہم ہیں، تو دین پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو اور آخرت کا اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے اور کافروں نے کہا: یہ نبی اپنے رب کے پاس سے کوئی ایسی نشانی کیوں نہیں لاتا جو ہم مانگتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا ان کے پاس اس کا بیان نہ آیا جو اگلے صحیفوں یعنی توریت، انجیل، زبور وغیرہ ہے، میں قرآن اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بشارت اور آپ کی نبوت اور تشریف کا ذکر نہیں ہے؟ ایمان کے لیے یہ نشانیاں کافی ہیں، ان کے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کے طلب کرنے کا کیا موقع ہے اور اگر ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آنے سے پیشتر ان کو عذاب سے

اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْــَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ

سب ان کو فتنے میں ڈالیں اور ان کی آزمائش کریں ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ (وہ فنا ہوجائے گا) اور تیرے رب کا رزق سب سے بہتر اور سب سے زیادہ دیر

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ

تک رہنے والا ہے (وہ کبھی فنا نہ ہوگا) O اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور اس پر خود بھی قائم رہ ہم تجھ سے (ان کی) روزی کا سوال نہیں کریں گے ہم تجھے بھی روزی

تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ

دیتے ہیں (اوران کو بھی) اور آخرت کا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے O اور کافروں نے کہا کہ یہ نبی اپنے رب کی طرف سے ہمارے پاس (ہماری منہ مانگی) کوئی

مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ

نشانی کیوں نہیں لاتے (ان سے کہہ دیجیے:) کیا ان کے پاس اگلے صحیفوں کا بیان اور شہادت نہیں پہنچی O اور اگر ہم انہیں رسول کے آنے سے پہلے کسی عذاب

مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

میں ہلاک کردیتے تو وہ ضرور کہتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا تو ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہی تیری آیات کی پیروی

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع ٨ ١٧

کرتے (تیری آیتوں پر چلتے) O (اے نبی علیہ السلام! ان سے) فرمائیے: ہم سب انتظار کررہے ہیں تو تم بھی انتظار کرو تو عنقریب تم کو معلوم ہوجائے گا کہ سیدھے راستے والے کون ہیں اور کس نے ہدایت پائی O

ہلاک کردیتے تو یہ ضرور کہتے اور یہ کہنے کا ان کو موقع ملتا کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے اور اس کی پیروی کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل وخوار اور رسوا ہوتے' یعنی بدر کے دن قتل ہونے اور ذلت سے قید ہونے سے پیشتر۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمائیے کہ ہم اور تم (ہر ایک) راہ دیکھ رہے ہیں' انتظار کررہے ہیں تم بھی انتظار کرو یعنی کون ہلاک ہوتا ہے اور کون باقی رہتا ہے' تو عنقریب یعنی قیامت میں تم کو معلوم ہوجائے گا کہ سیدھے راستے والے کون ہیں اور کس نے ہدایت پائی ہے۔ کافروں نے کہا تھا کہ ہم زمانے کے حوادث اور انقلاب اور مصیبتوں کا انتظار کرتے ہیں کہ مسلمانوں پر یہ مصیبتیں کب آتی ہیں اور ان کا قصہ کب تمام ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ اے کافرو! تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کررہے ہو اور مسلمان تمہارے اوپر عذاب آنے کا انتظار کررہے ہیں لہٰذا قیامت میں سب معلوم ہوجائے گا اور بدر کے دن کچھ معلوم ہو بھی چکا ہے۔

(۲۱) سورۃ الانبیاء مکیۃ — آیاتہا ۱۱۲ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رکوعاتہا ۷

سورۂ انبیاء مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ایک سو بارہ آیات، سات رکوع ہیں

الجزء ۱۷

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ

لوگوں کا حساب نزدیک آگیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۱﴾ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا

پڑے ہیں ○ جب ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت آتی ہے

اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۲﴾ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ

تو وہ اسے نہیں سنتے مگر کھیل (اور ہنسی) میں ڈال دیتے ہیں ○ ان کے دل کھیل میں لگے ہوئے ہیں اور ظالموں نے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ

آپس میں پوشیدہ مشورہ کیا کہ یہ (محمد ﷺ) کون ہیں تمہیں جیسے تو ایک آدمی ہیں، کیا تم دیدہ دانستہ جادو

وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۳﴾ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؗ

(کی باتیں سننے جاتے) ہو ○ نبی (ﷺ) نے فرمایا کہ میرا رب آسمان اور زمین کی سب باتیں جانتا ہے اور وہی سب کچھ سننے

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۴﴾ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ

والا جاننے والا ہے ○ بلکہ ظالموں نے کہا کہ یہ (قرآن) پریشان خواب اور خیالات ہیں بلکہ نبی (ﷺ) نے اس کو

سورۃ الانبیاء

۱ تا ۵- آدمیوں کے حساب کتاب کا زمانہ قریب آگیا اور کتاب میں جو ان سے عذاب کا وعدہ تھا وہ نزدیک ہوا مگر وہ اب تک غافل ہیں، خدا تعالیٰ کے منکر اور اس کو جھٹلانے والے اور اعتراض کرنے والے ہیں۔ جب ان کے پیغمبر کے پاس ان کے خدا تعالیٰ کے پاس سے کوئی نئی آیت یا نیا حکم آتا ہے، ایک سورت کے بعد دوسری سورت اترتی ہے تو اہل مکہ حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پڑھنے کو سنتے ہیں، کھیل کود کرتے جاتے ہیں، رسول و قرآن کے ساتھ مسخرا پن کرتے جاتے ہیں غور سے نہیں سنتے۔ ان کے دل امر آخرت سے غافل و بے خبر ہوتے ہیں اور آپس میں ظالم لوگ یعنی ابو جہل وغیرہ چھپ چھپ کر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں مشورہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) تم ہی جیسے تو آدمی ہیں، ان میں زیادتی کیا ہے، کیا تم ان کے جادو کی تصدیق کر لو گے اور اس کو مانو گے حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ وہ جادوگر ہے اور آنکھوں سے دیکھتے ہوئے تم اس کو مان لو گے۔ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ میرا پروردگار آسمان و زمین کے سب

بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ﴿٥﴾ مَا آمَنَتْ

گھڑ لیا ہے بلکہ وہ شاعر ہیں تو وہ ہمارے پاس ایسی کوئی نشانی لائیں جیسے کہ پہلے رسول (معجزوں کے ساتھ) بھیجے گئے O ان سے پہلے

قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا ۖ أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا

جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا وہ بھی ایمان نہ لائی تھی تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے O اور ہم نے آپ سے پہلے

قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ ۖ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا

صرف مرد ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی فرماتے تھے تو (اے لوگو!) اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے

تَعْلَمُونَ ﴿٧﴾ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا

پوچھ دیکھو O اور ہم نے انہیں ایسا جسم نہیں بنایا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ ہمیشہ دنیا میں

خَالِدِينَ ﴿٨﴾ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا

رہنے والے تھے O پھر ہم نے انہیں اپنا وعدہ سچا کر دکھایا تو ہم نے ان (رسولوں) کو اور جن کو ہم نے چاہا نجات دی اور ہم نے حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک

باشندوں کی خفیہ باتیں یعنی قول و فعل جانتا ہے یعنی اگر جادو ہو تو وہ چلنے کیوں دیتا' وہ تمہاری باتیں سنتا ہے' تمہارے حال و عذاب سے خبردار ہے' بلکہ بعض کہتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو قرآن پڑھتے ہیں وہ (نعوذ باللہ) فضول خیالات باطلہ ہیں جن کی کوئی اصلیت نہیں' بے فائدہ و پریشان خواب ہیں' بلکہ بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے قرآن خود جی سے جوڑ کر خدا تعالیٰ پر بہتان باندھا ہے' بعض کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہیں' اگلے پچھلے مضامین اکٹھے کر کے باندھ لیتے ہیں' اگر یہ سچے رسول ہیں تو جیسے اگلے رسول نئے معجزے لے کر آیا کرتے تھے یہ کوئی نیا معجزہ جسے ہم طلب کریں کیوں نہیں دکھاتے۔

۶- اے رسول! ان سے پہلے بہت رسول آئے' ان لوگوں نے جن کو ہم نے آخر کار عذاب دے کر ہلاک کیا انکار کیا' ان پر ایمان نہ لائے' یونہی جھوٹے خیالات پیدا کیے' کیا یہ بھلا ایمان لے آئیں گے؟ ہرگز نہیں یہ بھی انہی کی طرح ہلاک ہوں گے۔

۷ تا ۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ آدمی اور مرد ہی تھے جیسے آپ ہیں' ہم ان پر بذریعہ ملائکہ وحی بھیجتے تھے جیسے آپ پر' پس اے کافرو! اگلے علم والوں سے یعنی توریت و انجیل پڑھے ہوئے لوگوں سے یہ سب باتیں تحقیق کر لو اگر تم نہیں جانتے کہ کتاب کیا ہے اور رسول کسے کہتے ہیں اور ہم نے ان کو فقط گوشت کا پتلا بنا کر نہ بھیجا تھا کہ وہ نہ کچھ کھاتے ہوں نہ پیتے ہوں اور نہ وہ دنیا میں رہتے ہوں بلکہ وہ کھاتے بھی تھے' پیتے بھی تھے ان کے ساتھ موت و زندگی سب لگی تھی۔ پھر آخر کار ہم نے اپنا وعدہ سچا کیا' ان کو کافروں سے نجات دی اور جس کو ہم نے چاہا یعنی مسلمانوں کو غالب کیا اور مالداروں مشرکوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ آیت کافروں کے جواب میں اتری جب کافروں نے اعتراض کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو کھاتے' پیتے' چلتے' پھرتے' لیتے' دیتے ہیں' یہ رسول کیسے ہو سکتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ پہلے رسول بھی کھاتے پیتے تھے' کھانا پینا رسالت کے خلاف تو نہیں ہے۔

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۹﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

کردیاO (اے لوگو!) بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب اتاری جس میں تمہاری ناموری اور تمہارے لیے نصیحت ہے کیا تمہیں (اتنی بھی) عقل

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا

نہیںO اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک اور تباہ کر دیں جو ظلم کرنے والی تھیں اور ہم نے ان کے بعد اور قومیں پیدا کر

اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسُّوْا بَاْسَنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾ ؕ لَا تَرْكُضُوْا

دیںO تو جب ان ہلاک ہونے والوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو وہ فوراً وہاں سے بھاگنے لگےO (تو ان سے طنزاً کہا گیا کہ عذاب سے) نہ بھاگو

وَارْجِعُوْۤا اِلٰى مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا

اور ان آسائشوں کی طرف جو تم کو دی گئی تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف (جن میں تم مزے اڑایا کرتے تھے) لوٹ کر جاؤ تاکہ تم سے پوچھا جائے (کہ تم پر کیا

يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ

گزری اور تمہارے ساز و سامان کیا ہوئے)O کہنے لگے: ہائے ہماری خرابی بے شک ہم ہی ظالم تھےO تو وہ برابر یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹی

حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

ہوئی کھیتی کی طرح اور بجھے ہوئے انگاروں کی طرح راکھ کر دیاO اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان (دونوں) کے درمیان میں ہے (بیکار اور عبث) کھیلنے

۱۰ تا ۱۵- اے آدمیو! ہم نے تمہاری طرف یعنی تمہارے پیغمبر پر بذریعہ جبریل (علیہ السلام) وہ کتاب اتاری جس میں تم کو نصیحت ہے' تمہارے لیے باعث عزت و شرف ہے اگر تم سمجھو اور ایمان لاؤ' پس تم کو کیا ہو گیا ہے جو اپنی شرف و عزت کو نہیں مانتے ہو۔ ہم نے بہت گاؤں والوں کو ہلاک کر ڈالا جو ظالم مشرک تھے اور ان کے بعد دوسروں کو پیدا کیا جو ان کے مکانات اور شہروں کے رہنے والے بسنے والے ہوئے۔ جب انہوں نے ہمارے عذاب کو آتے دیکھا اور سمجھے کہ ہلاک ہوئے تو وہ ہم سمجھ کر اس کا مذاق اڑانے لگے یا یہ جان بچا کر بھاگنے لگے۔ فرشتوں نے کہا: مسخرا پن نہ کرو یا یہ کہ نہ بھاگو' اپنے ناز و نعمت مال و منال' دنیا کی زینت اور مکانات کی طرف لوٹ جاؤ' تم سے سوال ہو گا یعنی ایمان کے بارے میں اور پیغمبر کو جھٹلانے اور قتل کرنے کے بارے میں۔ جب ان پر عذاب آ ہی گیا تو بولے: ہائے افسوس ہم بے شک ظالم تھے کہ ہم نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور قتل کیا۔ پس وہ یہی بکتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو ریزہ ریزہ بھس کی طرح کر دیا جیسے بھس گرمی میں اڑتا پھرتا ہے یہی حالت ان کی ہوئی' یہ اشارہ ہے اہل حرورا کے قصہ کی طرف' وہ ایک قریہ ہے یمن کی طرف' وہاں ایک پیغمبر آئے تو انہوں نے ان پیغمبر کو قتل کر دیا' اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو ان پر مسلط کیا' اس نے ایسا قتل عام کر دیا کہ ایک متنفس باقی نہ رہا۔

۱۶ تا ۱۸- اور ہم نے آسمان و زمین کو اور جو ان کے درمیان میں ہے بے فائدہ اور بطور لہو و لعب (فضول) نہیں بنایا بلکہ اپنی قدرت کے نمونے دکھائے اور عقل والوں کے لیے باعث عبرت و نصیحت بنایا اور ہمارے قانون میں ہر چیز کا بدلہ'

لَعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ

کے لیے نہیں بنایا O اور اگر ہم کوئی کھیل کود بنانا چاہتے تو بے شک ہم اس کو اپنے پاس کی چیزوں سے بناتے اگر ہمیں

كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ

کچھ کرنا ہوتا O بلکہ ہم حق کو باطل پر (پتھر کی طرح) پھینک مارتے ہیں تو حق باطل کا بھیجا

فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي

نکال دیتا ہے تو فوراً وہ (باطل) مٹ جاتا ہے اور تمہارے لیے خرابی (اور پھٹکار) ہے ان باتوں سے جو تم بناتے ہو O اور جو آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ

اور زمین میں ہیں سب اسی کی ملک ہیں اور جو اس کے حضور میں ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ تکبر کرتے ہیں

وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ

اور نہ تھکتے ہیں (یعنی فرشتے) O وہ رات دن (اس کی) پاکی بیان کرتے ہیں اور سستی نہیں کرتے O کیا انہوں

اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ

نے زمین سے ایسے خدا بنا لیے ہیں جو کچھ پیدا کر سکتے ہوں O اگر آسمان اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے

اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

سوا اور خدا ہوتے تو یقیناً تباہ و نیست و نابود ہو جاتے تو عرش کے مالک (اللہ تعالیٰ) کے لیے ان باتوں سے پاکی ہے جو یہ (کافر) بناتے ہیں O

جزاء سزا ضرور ہے' جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں اس کا رد اترا کہ اگر بفرض محال ہم کو ایسا کھیل بنانا ہوتا اور لڑکیاں اولاد' زوجہ اپنے لیے پیدا کرنا منظور ہوتا تو ہم جو چاہتے ہیں جیسے چاہتے ہیں بنا لیتے ہیں مثلاً حوروں سے جہان بھر دیتے۔ بلکہ ہم تو اپنی مخلوق کے ذریعہ حق و باطل کی دلیلیں بیان کرتے ہیں اور دونوں کا مقابلہ کرتے ہیں یقیناً حق باطل کو توڑ دیتا ہے مٹا دیتا ہے پس وہ باطل ہلاک اور ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔ اے کفار! تم جو بے ہودہ باتیں کرتے ہو ان کی وجہ سے تم پر سخت عذاب ہوگا اور تم کو سخت افسوس ہوگا۔

۱۹ تا ۲۰ - آسمان و زمین میں جو مخلوق ہے وہ سب خدا تعالیٰ کی ہے' اس کے بندے ہیں اور جو اس کے پاس ہیں یعنی ملائکہ مقرب وہ اس کی عبادت و اطاعت اور اقرار عبودت سے غرور نہیں کرتے اور اس کی عبادت سے نہیں تھکتے۔ رات دن اس کی تسبیح و نماز پڑھتے ہیں' اس میں سست و کاہل نہیں ہوتے' ہر وقت ذکر الٰہی ان کا کام ہے۔

۲۱ تا ۲۴ - کیا ان کافروں نے یعنی اہل مکہ وغیرہ نے زمین میں ایسے معبودوں کی عبادت کی جو کسی کو زندہ کر سکتے

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝۲۳ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

جو کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے اس سے کچھ نہیں پوچھا جاتا ہے (کیونکہ وہ مالک اور مختار ہے) اور باقی سب سے سوال ہوگا O کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا

اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ

اور معبود بنا رکھے ہیں (اے نبی علیہ السلام!) آپ (ان سے) فرمائیے کہ اپنی کوئی دلیل تو لاؤ یہ (قرآن) ذکر (اور نصیحت) ہے ان لوگوں کے لیے جو میرے ساتھ ہیں

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۴ وَمَآ اَرْسَلْنَا

اور مجھ سے پہلے لوگوں کا تذکرہ (تو اس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور معبود کا ذکر نہیں) بلکہ اکثر ان کے حق جانتے ہی نہیں تو اس لیے وہ منہ پھیرے ہوئے ہیں O

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا کہ جس کی طرف ہم نے یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی

فَاعْبُدُوْنِ ۝۲۵ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ

عبادت کرو O اور کافروں نے کہا کہ رحمٰن نے (اپنے لیے) اولاد بنائی وہ اس سے پاک ہے بلکہ (جن کو یہ اولاد کہتے ہیں) وہ اللہ تعالیٰ کے عزت والے

مُّكْرَمُوْنَ ۝۲۶ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝۲۷

بندے ہیں O کلام کرنے میں اس سے پیش قدمی نہیں کرتے (یعنی اس کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہیں کہتے ہیں) اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں O

ہوں یا پیدا کر سکتے ہوں۔ اگر بالفرض آسمان و زمین میں سوائے ذات اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو سب کارخانے آسمان و زمین کے گڑبڑ اور درہم برہم ہو جاتے' پس اللہ تعالیٰ جو عزت والے عرش کا رب ہے ان چیزوں سے جن کے ساتھ یہ کفار اس کو موصوف کرتے ہیں یعنی اولاد و شریک وغیرہ سے منزہ ہے پاک ہے۔ خدا تعالیٰ جو کرتا ہے یا کہتا ہے جو حکم دیتا ہے اس کا کوئی پوچھنے والا نہیں' وہ کسی کا محکوم نہیں' اس کے سوا سب سے سوال کیا جاتا ہے کہ تم نے کیا کیا اور کیا کہا اور کیوں کہا۔ یعنی وہ سب کا حاکم ہے باقی سب اس کے محکوم ہیں۔ کیا کافروں نے اس کے سوا اور معبود بنائے بت پوجے۔ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ ان کے معبود ہونے پر کوئی دلیل قائم کرو اور کہہ دیں کہ یہ قرآن تو نصیحت ہے سارے عالم کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو میرے ساتھ ہیں یعنی مؤمنین و کافرین اس زمانہ میں اور ان کا جو اس سے پہلے ہو چکے ہیں ذکر و بیان ہے' اس قرآن میں بے ہودہ خیالات شرک وغیرہ نہیں' اس میں صرف حق ہی حق ہے لیکن اکثر آدمی یعنی کافر حق کو نہیں جانتے' رسول و قرآن کو نہیں مانتے پس وہ انکار ہی کرتے ہیں۔

۲۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کو یہ ہی وحی بھیجی کہ تم خود بھی سمجھو اور قوم کو بھی سمجھاؤ کہ میرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں' تم سب میری ہی عبادت کرو اور توحید بیان کرو۔

۲۶ تا ۲۹- اور کافر کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے لیے اولاد بنائی' مکہ کے کافر کہتے ہیں کہ فرشتے خدا تعالیٰ کی

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ

اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ سفارش نہیں کرتے ہیں مگر اس کی جس سے

ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿۲۸﴾ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ

اللہ تعالیٰ خوش ہو گیا اور وہ اس کے خوف اور جلال سے ڈرتے رہتے ہیں O اور جو کوئی ان میں سے (بفرض محال)

إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میں بھی معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے اور ظالموں کو ہم ایسی ہی

الظَّالِمِينَ ﴿۲۹﴾ أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

۲ ع ۱۹ ۲

سزا دیتے ہیں O کیا کافروں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے ان دونوں کو کھول دیا (آسمان سے بارش اور زمین سے پیداوار

كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ

کا سلسلہ شروع کر دیا) اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ (اس پر بھی)

أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۰﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ

ایمان نہیں لاتے O اور زمین میں ہم نے بوجھل پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے کہ زمین اپنے اوپر بسنے والوں کو لے کر ادھر

لڑکیاں ہیں وہ تو اولاد اور شریک سے پاک ہے بلکہ یہ فرشتے بھی اس کے بندے ہیں جن کو اس نے اپنی عبادت کے
مکرم وممتاز کیا ہے۔ وہ اپنے قول وفعل میں اس کے حکم کے خلاف نہیں کرتے ہیں' اس کے حکم کے بغیر وہ کچھ کام نہیں کر
مثلاً جبریل میکائیل علیہما السلام وغیرہ خدا تعالیٰ کے حکم سے پہلے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتے' خدا تعالیٰ ان کے آ
پیچھے کا حال خوب جانتا ہے' دنیا وآخرت کے حالات سے خوب واقف ہے' وہ بروز قیامت کسی کی شفاعت نہ کریں گے
جس کے لیے خدا تعالیٰ کی مرضی پائیں گے اسی کی شفاعت کریں گے یعنی مسلمانوں کی اور فرشتے خدا تعالیٰ کی ہیبت وعظم
سے ہر وقت لرزتے اور ڈرتے رہتے ہیں۔ اگر بالفرض کوئی فرشتوں یا آدمیوں میں سے یہ کہے کہ میں عبادت کے لائق ہو
خدا ہوں اور الوہیت کا دعویٰ کرے تو ہم اس کو شرک کے سبب جہنم کی سزا دیں گے اور ہم کافروں کو یونہی سزا دیتے ہیں۔

۳۰ تا ۳۳۔ کیا کافروں نے جو رسول وقرآن کو نہیں مانتے یہ نہیں دیکھا' اس پر غور نہیں کیا کہ آسمان وزمین پہلے بند
یعنی نہ زمین کا حال ٹھیک تھا نہ آسمان کا' نہ پانی برستا تھا نہ گھاس اگتی تھی' آپس میں ملے ہوئے تھے' ہم نے ان کو کھولا' الگ الگ
کیا' مینہ برسایا' گھاس اگائی اور جتنی چیزیں زندہ ہیں ان سب کو پانی سے بنایا' سب کو نطفہ سے پیدا کیا' سب کو پانی کا محتاج بنا
خواہ نر ہو خواہ مادہ ہو۔ ان کو کیا ہو گیا جو ایسی نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) وقرآن کو نہیں ما
اور زمین میں ہم نے مضبوط پہاڑ بطور میخوں کے گاڑ دیے تا کہ زمین ان کو لے کر ہل کر گر نہ پڑے اور ہم نے زمین میں

بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا

ادھر نہ جھکنے پائے اور نہ تھرتھرائے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا دیئے تاکہ لوگ (اپنے مقاصد کی طرف) راہ پائیں O اور ہم نے

السَّمَاءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ۚ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِي

آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا اور وہ آسمان کی نشانیوں سے منہ پھیرے ہوئے ہیں O وہی ہے جس نے

خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾

رات اور دن اور سورج اور چاند پیدا فرمائے (اور) ہر ایک (چاند و سورج) ایک گھیرے میں تیر رہا ہے O

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾

اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ سے پیشتر کسی انسان کے لیے ہمیشگی نہ بنائی تو کیا اگر آپ انتقال فرمائیں گے تو وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے (ہرگز نہیں) O

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور (اے لوگو!) ہم تمہیں جانچنے کو برائی اور بھلائی سے تمہاری آزمائش کرتے ہیں اور تم سب کو ہماری ہی طرف

تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ

لوٹ کر آنا ہے O اور (اے نبی ﷺ!) جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو وہ آپ کا (ٹھٹھا اور) مذاق اڑاتے ہیں (آپس میں کہتے ہیں:)

نالیاں، سڑکیں کوچے بنائے کہ یہ آنے جانے میں چلنے پھرنے میں راہ پائیں اور ہم نے آسمان کو مضبوط چھت بنایا کہ گرنے سے محفوظ ہے یا یہ کہ ستاروں اور رجوم (شہاب ثاقب مارنے) کے سبب شیاطین سے محفوظ ہے اور کافر آسمانی آیتوں سے غافل ہیں، ان کے منکر ہیں ذرا بھی غور نہیں کرتے۔ اسی نے تو رات، دن، آفتاب، ماہتاب بنائے اور سب کو کام میں لگایا، یہ سب کے سب گردش کرتے رہتے ہیں جیسے کوئی دریا میں تیرتا ہے۔

۳۴ تا ۳۵۔ کافر کہتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عنقریب مرجائیں گے، ان کا دین جاتا رہے گا، ہم کو ان کی موت کا انتظار ہے، تب یہ آیت اتری کہ اے رسول! ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لیے ہمیشگی نہیں بنائی، کوئی پیغمبر ہمیشہ نہ رہا، اگر تم اپنے مقررہ وقت پر وفات پا گئے تو کیا یہ کافر دنیا میں ہمیشہ رہیں گے؟ ہمیشہ کوئی نہیں رہتا، ہر جان کبھی نہ کبھی موت کا مزا ضرور چکھے گی۔ اے آدمیو! ہم تمہارا خیر وشر میں امتحان لیتے ہیں، کبھی مصیبت دیتے ہیں کبھی راحت دیتے ہیں، یہ دونوں خدا کے فتنے اور آزمائش ہیں کہ تم کس طرح پیش آتے ہو اور تم سب بعد موت ہمارے پاس لوٹ آؤ گے اور پورا پورا بدلہ پاؤ گے۔

۳۶۔ اے رسول! جب تم کو کفار دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق بنانا چاہتے ہیں اور لغو، بے ہودہ باتیں کہتے ہیں یہ آپس میں تم کو دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کو برا کہتا ہے اور وہ خود رحمٰن کو نہیں مانتے بلکہ اس کے ذکر سے بھی منہ پھیر لیتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو مسیلمہ کذاب کو رحمٰن وخدا کہتے ہیں حالانکہ اللہ کے سوا رحمٰن کوئی نہیں۔

أَهٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُونَ ﴿٣٦﴾

کیا یہ وہی ہیں جو تمہارے معبودوں کو برا کہتے ہیں اور وہ تو رحمٰن کی یاد سے ہی منکر ہیں O

خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾

آدمی جلد باز بنایا گیا ہے (یعنی اس کی فطرت میں جلد بازی ہے) اور عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا تو تم جلدی نہ کرو (ہر کام کا وقت مقرر ہے) O

وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ

اور کافر کہتے ہیں کہ اگر تم (عذاب یا قیامت کے آنے کے وعدے میں) سچے ہو تو یہ وعدہ کب ہوگا (اس کا وقت بتائیے) O کاش کہ کافروں کو

الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَنْ وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا

وہ وقت معلوم ہو جاتا جب کہ وہ نہ اپنے مونہوں کے آگے سے آگ روک سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھ

عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً

کے پیچھے سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی O بلکہ وہ (قیامت یا عذاب کی گھڑی) ان کے روبرو

فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٤٠﴾

یک بیک آ پڑے گی تو ان کو بدحواس کر دے گی، پھر نہ وہ اس کو ٹال سکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی O

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا

اور بے شک آپ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ہنسی اور مذاق کیا گیا تو جس (عذاب) کی بابت وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے

٣٧۔ نضر بن حارث وغیرہ کافر عذاب اترنے کی جلدی کرتے تھے تب یہ آیت اتری کہ آدمی بہت جلد باز ہے گویا جلدی سے پیدا ہوا ہے اور ہر کام میں جلدی کرتا ہے۔ اے لوگو! میں عنقریب تم کو اپنی آیات یعنی عذاب یا آیات انفس و آفاق، قحط و قتل روز بدر وغیرہ میں دکھاتا ہوں، جلدی نہ کرو وقت آنے دو ہمارے یہاں ہر کام کا وقت مقرر ہے، جب وقت آئے گا تو کوئی ہمارے عذاب کو روک نہ سکے گا۔

٣٨ تا ٤٠۔ اور کافر یعنی اہل مکہ وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو عذاب کے وعدہ کا وقت بتاؤ کہ کب آئے گا، کتنی دیر ہے؟ اگر یہی لوگ جو رسول و قرآن کو نہیں مانتے اس وقت کا حال جان لیں کہ جب عذاب آئے گا اور یہ آگ کو اپنے سامنے سے اور پیچھے سے کہیں سے بھی روک نہ سکیں گے، آگ ان کو چاروں طرف سے گھیر لے گی اور یہ عذاب ان سے روکا نہ جائے گا تو یہ ہرگز جلدی نہ کریں۔ پھر قیامت ان کو یکایک آ کر گھیر لے گی، ان کو مبہوت و متحیر کر دے گی، پھر یہ اس کو لوٹا نہ سکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی کہ دنیا میں آ کر ایمان لائیں۔

٤١۔ اے رسول! جیسے تم سے یہ کافر مذاق کرتے ہیں یونہی اگلے رسولوں سے بھی مذاق وٹھٹھا کیا گیا تھا لہٰذا

ع ٣

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ

وہی ان پر آپڑا اور ان کو لے بیٹھا O (اے نبی ﷺ!) آپ ان سے پوچھیے کہ رات اور دن رحمٰن (کے عذاب) سے تمہاری (اللہ تعالیٰ کے سوا)

وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ

کون نگہبانی کرتا ہے بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں O کیا ان کے کچھ

لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ

خدا ہیں جو ہمارے عذاب سے ان کو بچا سکتے ہیں؟ وہ تو خود اپنی جانوں کو نہیں بچا سکتے

وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

اور نہ ہماری طرف سے ان کی مدد کی جائے گی O بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ داداؤں کو دنیا برتنے کے لیے

طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

دی یہاں تک کہ ان کی زندگی دراز ہوئی (ان کو لمبی لمبی عمریں دی گئیں) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ

آرہے ہیں (ان کے ملک مسلمانوں کو دلوا رہے ہیں) تو کیا (ان کو اب بھی یہ گھمنڈ ہے کہ) وہی غالب ہوں گے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے

ان مسخرا پن کرنے والوں پر ان کے مذاق وٹھٹھا کرنے کے سبب عذاب الٰہی واجب و نازل ہو گیا اور ان کا مذاق ان کو لے ڈوبا' اپنا کیا ان کے آگے آیا یعنی جس سے وہ ہنستے تھے اس نے ان کو پکڑ لیا' یا یہ کہ ان کو ہنسی مذاق اڑانے کے سبب عذاب نے پکڑ لیا جیسا کہ جنگ بدر میں ہوا اور ان کو ہلاک کر دیا۔

۴۲ تا ۴۴- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے دریافت کیجیے کہ رات دن میں سوائے خدا تعالیٰ کے تم کو کون بلاؤں و مصیبتوں سے بچاتا ہے اور نگہداشت کرتا ہے' یا یہ کہ اس کے عذاب سے سوائے اس پاک ذات کے کون بچانے والا ہے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلکہ یہ کافر اپنے رب کے ذکر و توحید و قرآن سے بالکل منکر و منہ پھیرنے والے اور اس کو جھٹلانے والے ہیں۔ کیا ان کے اور معبود ایسے ہیں کہ ان کو ہمارے عذاب سے بچالیں گے (ہرگز نہیں) ان کے معبود نہ تو خود اپنی مدد کر سکیں گے نہ وہ ہمارے عذاب سے بچ سکیں گے پھر اوروں کی کیا مدد کریں گے اور کیا بچائیں گے۔

بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے اگلے باپ دادوں کو کچھ مہلت دی ہے' ان کی عمر دراز ہو گئی ہے' ان کو عیش ملا ہے' اس سبب سے یہ غافل ہو گئے ہیں۔ یہ اہل مکہ وغیرہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم روز بروز ان کی زمین کو لیتے اور کم کرتے چلے جاتے ہیں یعنی کفار سے نکال کر مسلمانوں کے قبضہ میں دیتے جاتے ہیں اور زمین کے کناروں پر دور دور قبائل میں برابر اسلام پھیل رہا ہے اور کافر مغلوب ہو رہے ہیں' کیا اب بھی ان کو اپنے غالب ہونے کا حوصلہ اور گمان ہے' اب بھی آنکھیں نہیں کھولتے۔

وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ إِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ

کہ میں تمہیں صرف وحی کے ذریعے ڈرسناتا ہوں لیکن بہرے پکارنا سنتے ہی نہیں جب ان کو ڈرایا جاتا ہے O اور (اے نبی ﷺ!) اگر ان کو

نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

آپ کے رب کے عذاب کا ایک جھونکا بھی لگ جائے تو ضرور وہ یہی کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی' بے شک ہم ہی ظالم تھے O اور

نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ط

قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے' پھر کسی جان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر (کوئی عمل) رائی کے

وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ط وَكَفٰى بِنَا

دانہ کے برابر بھی ہو گا تو ہم اس کو (ان کے سامنے) حاضر کریں گے اور ہم حساب لینے کے لیے

حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً

کافی ہیں O اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو حق اور باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب

وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ لا الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ

اور روشنی دینے والی اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت کرنے والی عطا فرمائی O جو بے (بغیر) دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور ان کو قیامت

۴۵- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمایئے کہ میں تو بذریعہ وحی تم کو ڈراتا ہوں' قرآن پاک سناتا ہوں اور بہرا بنا ہوا آدمی پکارنے کی آواز کو نہیں سن سکتا' یا یہ کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم گونگے بہرے کو اپنی آواز نہیں سنا سکتے یعنی اپنی بات نہیں منوا سکتے یعنی جن کی تقدیر میں ایمان نہیں ان کو ہدایت نہ ہوگی۔ جب وہ ڈرائے جائیں گے تو بسبب گونگے' بہرے بن جانے کے آواز نہ سن سکیں گے یعنی اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے وہ حق بات قبول نہ کریں گے کفر پر اڑے رہیں گے' اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی کے مطابق ان کی خبر دے دی' ان کو مجبور نہیں کیا گیا بلکہ یہ جو کچھ کرنے والے تھے اس کی خبر دے دی۔

۴۶ تا ۴۷- اگر ان کافروں کو عذاب خدا کا کچھ بھی حصہ پہنچتا ہے تو یہ ہائے ہائے کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ افسوس! ہم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے جو کافر تھے اور ہم بروز قیامت بہت سچی ترازو انصاف وعدل کی قائم کریں گے' دو پلڑے ہوں گے' میزان ہوگی' سب کی نیکیاں اور برائیاں تولی جائیں گی' کسی کو رائی کے دانہ کے برابر بھی نقصان نہ دیا جائے گا کہ نیکیاں کم ہو جائیں اور برائیاں زائد ہو جائیں۔ اگر رائی برابر بھی نیکی' بدی ہوگی اس کو بھی ہم سامنے لائیں گے' وزن کر کے بدلہ دیں گے اور ہم حساب وجزاء کے لیے کافی ہیں یعنی ہم کو سب معلوم ہے سب کا بدلہ دیں گے۔

۴۸ تا ۵۰- ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) وہارون (علیہ السلام) کو فرقان دیا تھا جو حق وباطل میں فرق کرتا تھا۔ شبہات سے نکالتا تھا یعنی توریت۔ یا یہ کہ فرعون پر غلبہ عطا کیا تھا اور روشنی یعنی گمراہی سے نکالنے والا بیان اور متقیوں کے لیے جو اپنے

السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ

کا بھی خوف لگا ہوا ہے ○ اور یہ (قرآن) ایک مبارک نصیحت ہے جس کو ہم نے اتارا ہے تو (اے لوگو!) کیا تم

مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ

اس کے بھی منکر ہو○ اور بے شک ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اول ہی سے ان کی نیک راہ (عقل سلیم) عطا کی اور ہم ان (کی صلاحیت)

عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ ج اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ

سے خبردار تھے○ جب انہوں نے اپنے (عرفی) باپ (چچا آزر) اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں جن کے سامنے تم آسن مارے

اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ

بیٹھے ہو کیا (چیز) ہیں (کہ جن کی پوجا کرتے ہو)○ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ہے○ ابراہیم (علیہ السلام)

لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

نے کہا کہ بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ○ انہوں نے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس

بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

حق بات لے کر آئے ہو یا یوں ہی کھیلتے دل لگی کرتے ہو ○ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: تمہارا رب تو آسمانوں اور

رب سے باوجود اس کے غائب ہونے کے ڈرتے رہتے ہیں اور صرف اس کی خوشی کے لیے نیک اعمال کرتے ہیں اور عذاب قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں پند ونصیحت ہے اور اسی طرح یہ قرآن مبارک مقدس بھی نصیحت ہے اس میں ایمان والوں کے لیے مغفرت ہے۔ بذریعہ جبریل (علیہ السلام) ہم نے اس کو آپ پر اتارا ہے کیا اے اہل مکہ! تم اس کا انکار کرتے ہو حالانکہ یہ حق وصداقت کے بیان کرنے میں بے مثل ہے اور کھلا ہوا معجزہ ہے۔

۵۱ تا ۵۳- ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو پہلے ہی سے یعنی قبل نبوت کے رشد یعنی علم فہم و نور دیا تھا یا یہ کہ موسیٰ ہارون (علیہما السلام) سے پہلے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے ان کو رسول بنایا تھا اور ہم جانتے تھے کہ وہ اس کے اہل ہیں اس اکرام کے مستحق ہیں۔ انہوں نے اپنے عرفی باپ یعنی چچا آزر سے کہا اور اس کی قوم سے یعنی نمرود بن کنعان وغیرہ سے کہ یہ تصویریں کیا شے ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو اور ان کے اوپر جھکے ہوئے ہو۔ وہ بولے کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ان کی عبادت کرتے ہوئے پایا ہمیشہ سے سب ان کی عبادت کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں۔

۵۴ تا ۵۷- ابراہیم نے کہا کہ تم اور تمہارے باپ دادا سب کفر میں مبتلا ہو۔ وہ بولے: اے ابراہیم! کیا تم یہ باتیں واقع میں سچ سمجھ کر کہتے ہو یا یونہی مذاق کھیل کود اور ہنسی میں ایسی باتیں ہمارے بزرگوں کے خلاف کہہ رہے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ تم سب کا وہ رب ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور میں اس بات پر گواہی

وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ ۖ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾

زمین کا رب ہے کہ جس نے ان کو بنایا ہے اور میں بھی اس پر گواہوں میں سے ہوں O اور (مجھے) اللہ تعالیٰ کی قسم!

وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ

میں تمہارے پیٹھ پھیر کر چلے جانے کے بعد ضرور تمہارے بتوں کی پوشیدہ تدبیر کروں گا (ایک چال چلوں گا) O تو (ان کے جانے کے بعد) ابراہیم (علیہ السلام)

جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾ قَالُوا مَن فَعَلَ

نے سوائے ان کے بڑے بت کے سب بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے (چورا چورا) کر دیا کہ شاید وہ اس بڑے بت سے کچھ پوچھیں O (چنانچہ وہ آئے

هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾ قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ

اور اپنے بتوں کا یہ حال دیکھ کر) کہا: جس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے بے شک وہ بڑا ظالم ہے O پھر (آپس میں) کہنے لگے کہ ہم نے

يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ

ایک جوان کو جس کو ابراہیم (علیہ السلام) کہا جاتا ہے ان بتوں کو برا کہتے سنا ہے O (پھر آپس میں) کہنے لگے کہ اس جوان کو لوگوں کے سامنے لاؤ

لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٢﴾

شاید وہ لوگ گواہی دیں O (چنانچہ آپ کو لایا گیا اور انہوں نے آپ سے) کہا کہ اے ابراہیم! کیا تم نے ہمارے بتوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ O

دیتا ہوں، خوب یقین سے کہتا ہوں اور اپنے دل میں آہستہ سے کہا کہ خدا تعالیٰ کی قسم! میں چالاکی کی چال چلوں گا، تمہارے بتوں کو تمہارے عید کے میلے میں جانے کے بعد توڑ کر پھینک دوں گا۔

۵۸- چنانچہ جب بت پرست عید کے میلے کو گئے تو ابراہیم (علیہ السلام) کو شہر میں چھوڑ گئے، انہوں نے بت خانے میں جا کر سب بتوں کو توڑ کر چورا کر دیا سوائے بڑے بت کے، اس کو اس خیال سے چھوڑ دیا کہ وہ لوٹ کر جب آئیں گے تو اس کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

۵۹ تا ۶۱- جب نمرود وغیرہ سب لوٹ کر آئے تو بت خانہ میں جا کر بتوں کی حالت دیکھی تو آپس میں کہا کہ ہمارے معبودوں کے ساتھ ایسی حرکت کس نے کی، وہ بڑا ظالم ہے۔ بعض نے کہا کہ ایک آدمی کو ہم نے سنا ہے کہ وہ بتوں کی مذمت کرتا تھا، توڑنے کا ذکر بھی کرتا تھا، اس کا نام ابراہیم کہتے ہیں۔ نمرود وغیرہ نے کہا کہ اس کو سب کے سامنے مجمع عام میں روبرو لاؤ کہ لوگ اس کی بات پر یا اس کے اس فعل پر گواہی دیں یا یہ کہ اس کی سزا کا آ کر تماشا دیکھیں۔

۶۲ تا ۶۷- جب ابراہیم (علیہ السلام) نمرود کے سامنے آئے تو اس نے کہا کہ اے ابراہیم! کیا یہ حرکت تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کی، تو نے ان کو توڑا؟ ابراہیم (علیہ السلام) بولے: بلکہ ان کے بڑے نے سب چھوٹوں کو سزا دی ہے (اور بڑے سے مراد اپنی ذات لی تا کہ جھوٹ نہ ہو) چنانچہ اس کی گردن پر کدال بھی رکھا ہے، ان سے دریافت کر کے دیکھو اگر

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾

آپ نے فرمایا: بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہو گا تو اگر یہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ دیکھو O

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا

پھر وہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹے اور باہم (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ بے شک تم ہی ظالم اور نا انصاف ہو O پھر شرمندگی سے ان کے

عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَاۗءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

سر جھکائے گئے (اور کہنے لگے: اے ابراہیم!) بے شک تم جانتے ہو کہ یہ بول نہیں سکتے ہیں O ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمْ

اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیز کو پوجتے ہو کہ جو نہ تمہیں کچھ نفع دے سکتی ہے اور نہ کچھ نقصان O اُف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر جن کو تم اللہ تعالیٰ

وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ

کے سوا پوجتے ہو' کیا تم میں کچھ بھی عقل نہیں O (یہ سن کر کافر جل کر) کہنے لگے کہ اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو ابراہیم (علیہ السلام)

وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ

کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو O (جب وہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے لگے تو) ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم (علیہ السلام) پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی

سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾

کے ساتھ رہو (کہ ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے) O اور انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کا برا چاہا تو ہم نے ان کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والا کر دیا (کہ وہ اپنی

بولتے ہوں گے بتا دیں گے۔ تب انہوں نے آپس میں اپنی عقل پر ملامت کرنا شروع کی اور کہا کہ تم خود ظالم ہو۔ ابراہیم پر ظلم کیا جو اس کو یہاں لائے' پھر انہوں نے اپنی پہلی بات کی تقریر شروع کی اور سرے سے شروع کیا کہ اے ابراہیم! یہ تو تم جانتے ہو کہ یہ بولتے نہیں ہیں بس اسی وجہ سے معلوم ہوا کہ تم نے ان کو توڑا ہے۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: یہ تو معبود ہیں' کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو نہ تم کو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان' عبادت کرنا نہ کرنا برابر ہے' ان کی عبادت سے کیا فائدہ۔ تم پر افسوس! تمہاری عقل پر پتھر پڑیں' تم اور تمہارے معبود جن کی سوائے خدا تعالیٰ کے تم عبادت کرتے ہو سب ہلاک و فنا ہونے والے ہیں' کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ہو کہ بے فائدہ بات کرنے سے کیا نتیجہ' تم کیسے آدمی ہو عاقل ہو تمہاری عقلوں کو کیا ہو گیا جو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔

۶۸ تا ۷۰۔ نمرود وغیرہ نے کہا کہ ابراہیم کو آگ میں جلاؤ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو' ان کی توہین کا بدلہ لو اگر تم میں کچھ طاقت ہے اور کچھ کر سکتے ہو۔ چنانچہ انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو بہت بڑی آگ روشن کر کے اس میں ڈال دیا۔ ہم نے آگ سے کہا کہ ابراہیم کے حق میں سلامتی ہو جا یعنی نہ اتنی ٹھنڈی کہ سردی سے ان کو تکلیف ہو۔ کفار نے ان کے ساتھ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾

تدبیر میں ناکامیاب رہے اور عذاب میں مبتلا ہو گئے) O اور ہم ابراہیم اور لوط (علیہما السلام) کو نجات دے کر اس زمین کی طرف لے آئے کہ جس میں ہم نے

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾

جہان والوں کے لیے برکت رکھی ہے O اور ہم نے ان کو بیٹا اسحٰق اور پوتا یعقوب (علیہ السلام) انعام عطا فرمائے اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اپنے قرب

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ

خاص کا مستحق بنایا O اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا کہ وہ (لوگوں کو) ہمارے حکم سے سیدھا راستہ دکھاتے تھے اور ہم نے ان کی طرف نیک کام کرنے

وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ ۚۙ وَلُوْطًا

اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی بھیجی اور وہ سب ہماری ہی پوجا کرتے تھے O اور لوط (علیہ السلام)

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ

کو ہم نے حکومت اور (نبوت کا) علم عطا فرمایا اور ہم نے انہیں اس بستی سے نجات دی جس کے رہنے والے گندے کام کرتے تھے'

الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ

بے شک وہ بہت بُرے اور حد سے گزرے ہوئے لوگ تھے O اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اپنی رحمت (کی پناہ) میں لے لیا'

مکر کا یعنی ان کے جلانے کا ارادہ کیا تو ہم نے ان کو ذلیل مغلوب کیا۔ ابراہیم کو آگ سے اور لوط کو زمین میں دھنسنے سے نجات دی اور ان دونوں کو ایسی زمین میں پہنچایا کہ جس میں ہم نے سب لوگوں کے لیے برکت دی تھی یعنی بیت المقدس' فلسطین' اردن وغیرہ۔

۷۲ تا ۷۵۔ اور ابراہیم کو اسحٰق فرزند اور یعقوب پوتا انعام میں دیا اور ان پر اکرام کیا اور ان سب کو ہم نے صالح یعنی رسول و دین دار بنایا۔ ان کو لوگوں کا امام و پیشوا بنایا' آدمیوں کو حق دکھانے والا بنایا' وہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہماری طرف بلاتے تھے' ان پر ہم نے نیک اعمال' نیک کام کرنے کی وحی بھیجی' اللہ کی طرف اور دین اسلام کی طرف دعوت دینے کی تلقین کی اور نماز قائم کرنے کی' زکوٰۃ دینے کی۔ وہ سب ہماری عبادت کرتے تھے' ہمارے فرمانبردار تھے اور لوط کو ہم نے حکم و علم دیا یعنی عقل سلیم وعلم نبوت دیا اور ان کو ان کے اس گاؤں سے جو اعمال خبیثہ کرتا تھا یعنی مردوں سے بدفعلی کرتا تھا نجات بخشی اور وہ قریہ سدوم تھا' سدوم پر جب عذاب آیا تو لوط کو اور جگہ بھیج دیا' وہ قوم بہت ہی بری تھی' کافر بھی تھی اور اس پر اغلام (مردوں سے بدفعلی) میں بھی مبتلا تھی۔ ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کیا یعنی جنت میں یا یہ کہ دنیا میں نبوت دی' لوط (علیہ السلام) اپنے دین میں اچھے تھے' صلاح و صدق والے اور ہمارے مقرب تھے۔

ع ۵ ۲۵ ۵

اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا

بے شک وہ ہمارے قرب خاص کے مستحق انسانوں میں سے تھے O اور نوح (علیہ السلام) کو بھی جب انہوں نے اس سے پہلے ہمیں پکارا تو ہم نے

لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ

ان کی دعا قبول فرمائی اور ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو ایک بڑی سختی سے نجات دی O اور ہم نے ان لوگوں

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

کے مقابلہ میں جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں نوح (علیہ السلام) کی مدد فرمائی' بے شک وہ بہت ہی بُرے لوگ تھے تو ہم نے ان

اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ

سب کو غرق کر دیا O اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام کا معاملہ بھی یاد کرو) جب وہ اس کھیتی کا فیصلہ کر رہے تھے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں

نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمْنٰهَا

رات کو چھوٹ گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلہ کے وقت موجود تھے (اور ان کا فیصلہ دیکھ رہے تھے) O اور ہم نے سلیمان (علیہ السلام)

۷۶ تا ۷۷۔ نوح (علیہ السلام) پیغمبر جو لوط وغیرہ سے پہلے تھے جب ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا تو انہوں نے ہم کو پکارا اور عذاب مانگا' ہم نے دعا قبول کی اُن کو اور ان کے ساتھیوں (مسلمانوں) کو بڑی مصیبت یعنی غرق ہونے کے عذاب سے بچایا اور ان کو ان کی نابکار قوم سے اپنی مدد دے کر بچایا کہ وہ ان کو ہلاک نہ کر سکی۔ یا یہ کہ ان کی قوم کو مغلوب کیا نوح (علیہ السلام) کی مدد کی' "نصر ناہ" میں دو قرأتیں ہیں' تخفیف صاد و تشدید صاد' بتقدیر اوّل بمعنیٰ "علی" ہوگا اور بتقدیر ثانی اپنے معنیٰ پر اور "نصرناہ" میں معنیٰ "نجینا" شامل ہوں گے۔ وہ قوم جو ہماری آیتوں یعنی نوح علیہ السلام اور ان کے صحیفوں کو جھٹلاتی تھی ان سے نوح کو بچایا' وہ بہت ہی برے لوگ تھے' ہم نے ان سب کو طوفان میں ڈبو دیا۔

۷۸ تا ۸۲۔ اور ہم نے داؤد و سلیمان کو بھی حکمت و نبوت دی جب وہ اپنی قوم کی کاشت میں یعنی انگوروں کے بارے میں حکم کرتے تھے کہ ایک قوم کی بکریاں دوسری قوم کے انگوروں میں جا پڑی تھیں اور خوب روندا تھا اور ہم سب کی رایوں اور حکمتوں کو جانتے تھے اس وقت ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کو حکم خوب سمجھا دیا جو حق کے موافق اور زیادہ قریب تھا اور یوں ہم نے دونوں کو حکم، علم، فہم و نبوت دی تھی اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ پہاڑ اور پرند جانور مسخر کر دیے تھے تو وہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے تھے اور ہم نے جو کچھ چاہا اور جس سے جو کچھ چاہا کام لیا۔ اور ہم داؤد کو زرہ بنانا سکھاتے تھے تا کہ تم کو دشمنوں کی سختی سے اور ہتھیاروں کی دھار سے بچائے' ہم نے ان کے لیے لوہے کو نرم کر دیا تھا کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ سے موڑ لیتے تھے' اب تمہاری آزمائش ہے کہ تم شکر کرتے ہو' ہمارا احسان مانتے ہو یا ناشکری ہی کرتے رہو گے اور سلیمان کے لیے ہم نے سخت ہوا یعنی آندھی مسخر و تابع کر دی تھی وہ خدا کے حکم سے یا سلیمان کے حکم سے مقام اصطخر سے ان کو زمین مقدس یعنی اردن و فلسطین وغیرہ میں لے جاتی تھی جس میں ہم نے برکت دی تھی' یہاں کے باغات و زراعت میں

سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

کو وہ معاملہ پوری طرح سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو حکومت اور علم عطا فرمایا تھا اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر فرما دیا

يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ

اور وہ سب (ہماری) پاکی بیان کرتے تھے اور اسی طرح پرندوں کو بھی مسخر کر دیا اور (یہ سب کچھ) ہم ہی کرنے والے تھے O اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو

لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ

تمہاری لڑائی کا ایک لباس (زرہ) بنانا سکھایا تاکہ وہ تم کو ایک دوسرے کی زد سے بچائے تو کیا تم (ان نعمتوں کا) شکر کرو گے O اور سلیمان (علیہ السلام)

الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ

کے لیے تیز ہوا (مسخر تابع کر دی) جو ان کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت

وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ

رکھی تھی (یعنی ملک شام) اور ہم ہر چیز (کی حکمت) خوب جانتے ہیں O اور (ہم نے ان کے لیے شیطانوں میں سے) وہ شیطان (مسخر کر دیئے) جو ان کے

لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ

لیے غوطہ لگاتے تھے (اور موتی وغیرہ نکالتے تھے) اور اس کے علاوہ اور بھی طرح طرح کے کام کرتے تھے اور ہم انہیں اپنی حفاظت میں روکے ہوئے تھے O اور

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ ۚ ۖ

ایوب (علیہ السلام کا معاملہ یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ (اے میرے رب!) بے شک مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہربانوں سے زیادہ

اللہ تعالیٰ نے برکت دی تھی اور ہم کو ہر چیز کا علم ہے، ہم خوب جانتے ہیں کہ کیا کیا اشیاء ہم نے ان کے لیے مسخر کی تھیں اور ہم نے سرکش جنوں کو بھی سلیمان کا تابع کر دیا تھا' ان کے لیے وہ دریاؤں میں غوطے لگاتے تھے' بڑے بڑے موتی اور عجیب وغریب چیزیں نکالتے تھے' ان کے کام میں لگے رہتے تھے اور عمارتیں بناتے تھے اور بہت سے کام کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے کہ سب کو سلیمان کا تابع کر دیا تھا' ان کے آپس میں اس بات پر کوئی لڑائی بھی نہ ہوتی تھی اور کچھ جنوں کو ان کی قید میں بند کر دیا تھا کہ سرکشی نہ کرنے پائیں' یہ تھیں ہماری بخششیں داؤد و سلیمان (علیہما السلام) پر۔

۸۳ تا ۸۴- اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایوب (علیہ السلام) کا ذکر کرو جب وہ بیمار ہو گئے تو انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو تکلیف نے گھیرا ہے' بدن میں زخموں کے سبب پریشانی و تکلیف ہے' تو اس سے نجات دے' رحم فرما' تو سب سے بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔ تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی مشکل کھولی اور شدت تکلیف دور کی اور ہم نے ان کو ان کے اہل وعیال کے بدلے جتنے ہلاک ہو گئے تھے' اتنے ہی اور دے دیے یعنی جنت میں ان کے لڑکے بالوں کو ان سے ملایا یا دنیا میں

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ

مہربان ہے (تو اس تکلیف کو دور فرما دے) ○ تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور جس تکلیف میں وہ مبتلا تھے اس کو ہم نے دور کر دیا اور ہم نے انہیں

مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ

ان کے گھر والے (زندہ کر کے اپنی رحمت سے) عطا فرمائے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور (یہ واقعہ) عبادت کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے ○ اور اسماعیل

وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ

(علیہ السلام) اور ادریس (علیہ السلام) اور ذوالکفل (علیہ السلام کا بھی معاملہ یاد کرو) وہ سب صبر کرنے والوں میں تھے ○ اور ہم نے انہیں

فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ

اپنی رحمت کے سایہ میں داخل فرما لیا تھا بے شک وہ ہمارے قرب خاص کے مستحق لوگوں میں سے تھے ○ اور اسی طرح (یونس علیہ السلام) ذوالنون

مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ

(کا واقعہ یاد کرو) جب وہ (راہِ حق میں) غصہ میں بھر کر چلے گئے تو انہوں نے گمان کیا کہ ہم ان پر تنگی نہ کریں گے (اور ان کو مچھلی نے نگل لیا) تو انہوں نے

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اندھیریوں میں پکارا کہ (اے رب!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر برائی سے پاک ہے، بے شک مجھ سے بے جا کام ہوا ○

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي

اور ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ہم نے انہیں غم سے نجات دی، اسی طرح ہم ایمان والوں کو

ان کی مانند اور بھی دے دیئے یہ ہماری ان پر رحمت تھی اور مسلمانوں کے لیے نصیحت اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جو مر گئے تھے ان سب کو دنیا ہی میں زندہ کر کے ملا دیا تھا۔

۸۵تا۸۶- اور اسمٰعیل (علیہ السلام) اور ادریس (علیہ السلام) اور ذوالکفل (علیہ السلام) پیغمبروں کا ذکر کر، یہ سب صابر تھے، حکم الٰہی کے پابند، مصیبت پر برداشت کرنے والے تھے۔ ان کو قیامت میں اپنی رحمت میں یعنی جنت میں داخل کریں گے یہ لوگ صالح تھے یعنی اسمٰعیل و ادریس تو نبی تھے مگر بعض مفسرین کے نزدیک ذوالکفل اولیاء میں سے تھے نبی نہ تھے لیکن اکثر مفسرین ان کی نبوت کے قائل ہیں۔

۸۷تا۸۸- اور ذوالنون یعنی یونس بن متی کا ذکر کرو جبکہ وہ بادشاہ سے غصہ ہو کر چلے گئے تب انہوں نے یہ خیال کیا کہ خدا تعالیٰ میرے اس چلے آنے پر مجھ پر کچھ تنگی نہ کرے گا اس لیے کہ مجھ کو ٹھہرنے کا حکم نہ تھا بلکہ اختیار تھا۔ بلکہ حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا اس لیے تنگی میں ڈالا گیا، مچھلی نے نگل لیا، تب انہوں نے بہت سی تاریکیوں کے اندر سے یعنی دریا کی مچھلی کے شکم

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ

نجات دیں گے O اور زکریا (علیہ السلام کا واقعہ یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب! مجھے (دنیا میں)

فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ

اکیلا نہ چھوڑ (مجھے اولاد عطا فرما) اور تو ہی (ہمارا) سب سے بہتر وارث ہے O تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں (ایک لڑکا)

يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ

یحییٰ (علیہ السلام) عطا کیا اور ان کے لیے ان کی بیوی کو (اولاد کے) قابل کر دیا' بے شک وہ نیک کاموں میں سرگرمی اور جلدی کرتے تھے اور

وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَالَّتِيْٓ

ہمیں امید اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور عجز و نیاز سے جھکے ہوئے تھے O اور (اس) عورت (مریم کا ذکر کرو) جس نے اپنی عصمت کی حفاظت

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ

کی تو ہم نے اس میں اپنی (ایک مخصوص) روح پھونک دی (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کو اور ان کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کو تمام عالم کے لیے (سچائی کی)

کی اور اس کی آنتوں کی تاریکیوں میں سے خدا تعالیٰ کو پکارا کہ: الٰہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو عیب سے پاک ہے' میں توبہ کرتا ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا زیادتی کی یعنی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا کہ تیرے حکم کا انتظار نہ کیا۔ تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور غم ظلمات سے نجات دی اور اسی طرح ہم کو جو مسلمان پکارتے ہیں تو ان کو بھی نجات دیتے ہیں۔

۸۹ تا ۹۰۔ اور زکریا (علیہ السلام) کا ذکر کرو کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی: یا رب! مجھے اکیلا نہ رکھ' بے والی و وارث و مددگار نہ چھوڑ' تو سب وارثوں اور مددگاروں سے بہتر ہے۔ ہم نے دعا قبول کی' ان کو یحییٰ (علیہ السلام) نیک لڑکا دیا' ان کی بیوی کو صالح نیک بخت بنایا' کیونکہ یہ انبیاء (علیہم السلام) جن کا اوپر ذکر ہوا خصوصاً زکریا (علیہ السلام) اور یحییٰ (علیہ السلام) اعمال صالحہ اور عبادات میں جلدی کرتے تھے' یہ ہم کو ہر وقت یاد کرتے تھے' ان کو شوق بھی تھا اور ڈر بھی تھا یا یہ کہ جنت چاہتے تھے اور دوزخ سے ڈرتے تھے اور یہ سب ہمارے سامنے گڑگڑانے والے انکساری کرنے والے تھے۔

۹۱۔ اے حبیب! اس عورت یعنی مریم کا ذکر کرو جس نے اپنے آپ کو بری باتوں سے محفوظ رکھا یہاں تک کہ (حضرت) جبریل (علیہ السلام) جب آدمی بن کر آئے تو ان سے بھی اعراض کیا اور منہ پھیر لیا' ہم نے ان میں اپنی قدرتی روح پھونک دی' جبریل (علیہ السلام) نے ان کے گریبان میں پھونک ڈالی' ہم نے مریم اور اس کے لڑکے عیسیٰ کو سب جہان والوں کے لیے عبرت و قدرت کا نمونہ بنایا کہ بن باپ کے فرزند پیدا کیا بالخصوص یہ بنی اسرائیل کے لیے باعث عبرت و شرف و بزرگی ہے۔

آيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ إِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّأَنَا رَبُّكُمْ

ایک نشانی بنا دیا ○ بے شک یہ تمہارا دین (جو تمام رسولوں کے ذریعہ تم کو پہنچا) ایک دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں تو میری ہی

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ إِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۸ ٦

عبادت کرو ○ اور لوگوں نے اپنا کام (یعنی دین آپس میں اختلاف کر کے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا آخر کار سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے ○

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ

تو (اصل بات یہ ہے کہ) جو کوئی ایمان دار ہو کر نیک اعمال کرے تو اس کی کوشش اکارت جانے والی نہیں اور بے شک

وَإِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَآ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

ہم اس کے سب اعمال لکھ رہے ہیں (یعنی ہمارے فرشتے ہمارے حکم سے) ○ اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر حرام تھا کہ وہ (اپنے کفر سے) لوٹے ○

حَتّٰٓى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾

یہاں تک کہ جب (وہ وقت آ جائے گا کہ) یاجوج اور ماجوج کھولے جائیں گے اور وہ (زمین کی) تمام بلندیوں سے ڈھلکتے ہوئے دوڑتے ہوئے اتر آئیں

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِيْنَ

گے ○ اور سچے وعدہ کی گھڑی قریب آ جائے گی تو اس وقت اچانک کافروں کی آنکھیں (دہشت سے) پھٹ کر رہ جائے گی (اور وہ پکاریں گے:) ہائے ہماری

۹۲- اے آدمیو! یہی دین جو ان پیغمبروں کا تھا تمہارا سب کا سچا اچھا یہی ایک دین ہے یعنی اسلام۔ اسی کو قبول کرو، تم سب میرے بندے ہو میں تمہارا سب کا خدا ہوں، میری ہی عبادت کرو اور مجھے یکتا مانو، میرے ہی فرمانبردار بنو۔

۹۳ تا ۹۴- آدمی متفرق ہو گئے اس دین کو چھوڑ کر کوئی یہودی کوئی عیسائی کوئی مجوسی بن گیا، یہ سب ہمارے پاس لوٹ کر آئیں گے۔ پھر جو ان میں سے خالصاً للہ اعمال صالحہ کرے گا بشرطیکہ وہ مومن مخلص سچا ایماندار ہو تو اس کی کوشش ضائع نہ ہوگی، ہر بات کا ثواب ملے گا، ہم اس کو جزائے خیر دیں گے، اس کے اعمال کی حفاظت کریں گے۔

۹۵ تا ۹۷- جن لوگوں کو ہم نے کفر دے کر ہلاک کیا ہے مثلاً اہل مکہ کو ان پر ایمان و توفیق طاعت حرام ہے یعنی وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے تھے ان کی قسمت ہی میں لکھا تھا کہ وہ شرک سے رجوع نہ کریں گے، ایمان نہ لائیں گے، یا یہ کہ جو ہلاک ہوئے ان کا اب پھر دنیا میں آنا حرام ہے، وہ ہرگز نہ آئیں گے یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلند زمین پر سے ظاہر ہوں اور نکل کر دوڑیں اور وعدہ حق یعنی قیام قیامت قریب ہو جائے پھر وہ یکایک آ جائے تب سب لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے، اس دن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے نہ ماننے والوں کی آنکھیں حیرت سے اوپر اٹھی ہوں گی، کہتے ہوں گے کہ ہائے افسوس و حسرت! ہم آج کے دن سے غافل تھے بلکہ ہم جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کرتے تھے تو اپنا ہی نقصان کرتے تھے اور کافر تھے۔ بعض کے نزدیک یہ آیت بدر کے مقتولوں کے بارے میں اتری۔

كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾

خرابی اور افسوس کہ ہم اس (ہولناک گھڑی) سے غفلت میں رہے بلکہ ہم ہی ظالم (اور ناانصاف) تھے O

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا

(کافروں سے کہا جائے گا کہ) بے شک تم اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہو تم سب کو

وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾

جہنم میں جانا ہے O اور اگر یہ پوجا کے لائق ہوتے تو جہنم میں نہ جاتے حالانکہ ان سب کو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے O

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ

جہنم میں وہ گدھے کی طرح چیخیں گے اور وہ (اپنے رونے کے غل میں) کچھ نہ سنیں گے O بے شک وہ لوگ جن کے لیے ہمارا بھلائی

مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ

کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے O (اتنی دور کہ) وہ جہنم کی آہٹ (بھنک) بھی نہ سنیں گے

وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ

اور وہ اپنی من مانتے عیشوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے O اور (قیامت کی) سب سے بڑی

۹۸ تا ۱۰۰۔ اے اہل مکہ! تم اور تمہارے معبود (بت) سب جہنم کا ایندھن ہو، تم مع اپنے معبودوں کے اس میں ضرور جاؤ گے۔ اگر یہ بت سچے معبود ہوتے تو دوزخ میں کیوں جاتے حالانکہ ایسے عابد و معبود سب کے سب جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ جہنم میں سب ایسے چیخیں گے جیسے گدھا ہینکتا ہے اور اندھے بہرے گدھے کی طرح دوڑیں گے، وہ وہاں اپنے بارے میں کوئی بات وہاں سے نکلنے کی یعنی رحمت کی شفاعت کی اپنی بھلائی کی نہ سنیں گے۔

۱۰۱ تا ۱۰۳۔ بے شک جن کو ہماری طرف سے ازل سے ''حسنیٰ'' یعنی جنت مل چکی ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عزیز، وہ آگ سے بہت دور ہوں گے۔ وہ اس کی آواز تک نہ سنیں گے، وہ جنت میں ہوں گے، جس قسم کے عیش و عشرت میں چاہیں گے رہیں گے، کبھی نہ نکلیں گے۔ فزع اکبر کا ان کو غم نہ ہوگا یعنی جبکہ دوزخ کے طبقے بند ہوں گے، موت درمیان جنت و دوزخ کے ذبح ہو جائے گی ان کو مطلق غم نہ ہوگا، فرشتے ان کے استقبال کے لیے جنت کے دروازے پر آ کھڑے ہوں گے، ان کو تعظیم سے ہاتھوں ہاتھ لے جائیں گے اور کہیں گے کہ یہی وہ مبارک دن ہے جس کا تم سے وعدہ تھا۔ جب یہ آیت اتری تھی کہ ''انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم'' تو عبداللہ بن زبعری سہمی شاعر نے اعتراض کیا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) اور عزیر (علیہ السلام) کی بھی لوگ عبادت کرتے تھے، ان کو بھی دوزخ میں جانا چاہیے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ اس سے مستثنیٰ ہیں، جہنم میں بت اور بت پرست جائیں گے۔

الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ

گھبراہٹ انہیں غم اور پریشانی میں نہ ڈالے گی اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے (اور کہیں گے:) یہی تمہارا وہ دن ہے

تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا O جس دن ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹیں گے جس طرح سجل (فرشتہ) نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے، جس طرح

بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ

ہم نے اسے پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ زندہ کر دیں گے، یہ وعدہ ہے ہمارے ذمۂ بے شک اس کا کرنا ضروری ہے O اور بے شک

كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ

ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ بے شک (جنت کی) زمین کے وارث ہمارے

الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

نیک بندے ہوں گے O بے شک اس میں عبادت کرنے والوں کے لیے ایک بڑی بشارت ہے O اور ہم نے آپ کو

اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

سارے جہان کے لیے ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: بے شک میری طرف تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا

١٠٤- قیامت وہ دن ہے کہ اس دن ہم آسمان کو اپنے دست قدرت سے یوں لپیٹ دیں گے جیسے سجل یعنی کاتب دفتروں کو لپیٹ دیتا ہے، جیسے ہم نے سب کو پہلے پیدا کیا یونہی سب کو دوبارہ بنائیں گے، زندہ کریں گے، آدمیوں کو نطفوں سے پیدا کیا بروز قیامت مٹی سے نکالیں گے، یہ ہمارا وعدہ قطعی ہے یقینی ہے، ہم یہ ضرور کریں گے، سب کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور سب کا حساب کتاب ہوگا۔

١٠٥- ہم نے زبور میں یہ بات لکھ دی تھی بعد ذکر کے یعنی بعد لوح محفوظ کے لکھ دینے کے کہ زمین جنت کے مالک آخر کار میرے نیک بندے موحد ہوں گے یعنی جنت کے وارث صرف مسلمان ہوں گے۔ یا ارض سے مراد بیت المقدس ہو یعنی بنی اسرائیل اس پر قابو پائیں گے یا یہ کہ مسلمان آخر وقت میں اس کو فتح کر لیں گے۔

١٠٦ تا ١٠٧- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس قرآن پاک میں موحدوں کے لیے نصیحت اور عبرت ہے، امر و نہی اور واقعات ہیں اور ہم نے آپ کو سب جہانوں کے لیے، جن و انس کے لیے نعمت و رحمت و امن و امان بنا کر بھیجا۔ بالخصوص مسلمانوں کے لیے۔

١٠٨ تا ١٠٩- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے: اس قرآن پاک میں مجھ کو وحی ہوئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے، شریک اور اولاد سے پاک ہے۔ اے اہل مکہ! کیا تم اس نصیحت کو مانتے ہو اور اللہ کی توحید و عبادت کو اخلاص سے

وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى

معبود صرف ایک ہی اللہ ہے تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو O پھر اگر وہ نہ مانیں تو آپ فرما دیجئے کہ میں نے تو تم کو برابر اطلاع کر دی اور

سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ یَعْلَمُ

میں اپنی اٹکل سے کیا جانوں کہ جو وعدہ تم سے کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا دور (میں تو وحی کے ذریعہ خبر دیتا ہوں) O بے شک اللہ تعالیٰ چلا کر پکارنے

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَیَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ

کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اس کو بھی جانتا ہے O اور میں اپنی اٹکل سے کیا جانوں کہ شاید اس (مہلت) میں تمہاری جانچ ہو اور ایک

فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا

وقت مقررہ تک (تمہارا دنیا سے) فائدہ حاصل کرنا منظور ہو O (نبی ﷺ نے اپنے رب سے) عرض کی کہ اے میرے رب! (میرے اور کافروں کے درمیان)

الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع

النصف ع ١٩

سچا فیصلہ فرما دے اور (اے کافرو!) جو باتیں تم بناتے ہو اس پر ہمارے رب رحمٰن سے ہی مدد مانگی جاتی ہے (وہی تم کو پوری پوری سزا دے گا) O

بجالاتے ہو؟ پس اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ قبول کریں تو بہتر ہے اگر نہ مانیں اور توحید سے منہ پھیریں تو آپ فرما دیجیے کہ میں تو پیغام پہنچا چکا خبردار کر چکا' اب آگے تم جانو' مانو یا نہ مانو۔ میں نہیں جانتا کہ جس بات کا تم سے وعدہ ہے یعنی عذاب کا وہ قریب ہے یا بعید' اس کا معین وقت تم کو نہیں بتا سکتا' جب خدا چاہے گا عذاب لے آئے گا۔

١١٠ تا ١١٢- تم جو چلا کر باتیں کرتے ہو یا کھلم کھلا کام کرتے ہو یا پوشیدہ کام کرتے ہو یا بات کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے' سب کا بدلہ جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ تاخیر کیوں ہے شاید کہ وہ تمہارا امتحان ہے اور تمہارے لیے فتنہ ہے اور تھوڑے عیش کے لیے ایک خاص وقت تک مہلت ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خدا سے یوں دعا کریں کہ اے پروردگار! کافروں اور مسلمانوں میں سچا فیصلہ کر یعنی کافروں کو مغلوب کر ہلاک کر اور کہہ دیں کہ ہمارا پروردگار جو رحمٰن ہے اسی سے ہم مدد مانگتے ہیں اور ان باتوں پر جو جھوٹ بناتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہیں۔ ''قل رب احکم'' میں دو قرأتیں ہیں' بصیغہ امر اور بصیغہ ماضی' یہ تفسیر صیغہ امر کی تقدیر پر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۲) سورۃ الحج مدنیۃ (۱۰۳) · آیاتھا ۷۸ رکوعاتھا ۱۰

سورۂ حج مدنی ہے · اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے · اس میں اٹھہتر آیات دس رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ①

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی سخت (ہولناک) چیز ہے O

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ

جس دن تم اسے دیکھو گے (تم بدحواس ہو جاؤ گے یہاں تک کہ) دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچہ کو بھول جائیں گی اور ہر حمل والی

ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى

(خوف کی وجہ سے) اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو اس حال میں دیکھو گے کہ (گویا) وہ نشہ میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کا

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ

عذاب سخت ہولناک ہو گا (جس کی وجہ سے وہ بدحواس ہو جائیں گے) O اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جہالت کی وجہ

فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ③ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ

سے جھگڑتے ہیں اور وہ ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں (اس کے کہے پر چلتے ہیں) O حالانکہ شیطان کی بابت لکھا جا چکا ہے

مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ④ يٰٓاَيُّهَا

کہ جو اس کے ساتھ دوستی کرے گا تو بے شک وہ (شیطان) اس کو گمراہ کر دے گا اور اسے دوزخ کے عذاب کا راستہ دکھائے گا O اے لوگو!

سورۃ الحج

اس سورت میں حج کا ذکر ہے یہ سب مکہ میں اتری سوائے پانچ آیتوں کے "ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف. اذن للذین یقتلون بانہم ظلموا" دو آیتوں تک آخر والا سجدہ یہ پانچ آیتیں مدینہ میں اتری ہیں۔ قرآن میں جہاں "یایہا الذین امنوا" ہو وہ آیت مدنی ہے اور جہاں "یایہا الناس" ہو وہ مکی ہے۔

۱ تا ۲۔ اے آدمیو! اپنے رب سے ڈرو اس کی اطاعت کرو قیامت کا زلزلہ اس کا آنا سخت خوفناک ہے۔ بڑی کڑی چیز ہے۔ جب تم اس کو دیکھو گے یعنی بوقت نفخۂ اولیٰ تو ایسی دہشت ہو گی کہ دودھ پلانے والی مائیں گھبرا کر اپنے شیر خوار بچوں سے بے خبر ہو جائیں گی اور حاملہ عورتیں مارے ڈر کے حمل گرا دیں گی۔ اس دن آدمی نشہ میں سرشار نظر آئیں گے بسبب خوف کے۔ مگر فی الحقیقت وہ نشہ والے نہ ہوں گے لیکن عذاب الٰہی کی سختی سے متحیر و متفکر بے ہوش سودائی سے ہوں گے۔ "یایہا الناس" کا خطاب یہاں سب آدمیوں سے ہے۔

۳ تا ۴۔ بعض کافر ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید و کتاب و رسول میں بغیر علم و دلیل کے جھوٹی حجتیں نکالتے ہیں

النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ

اگر تم کو (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے میں شک ہے تو (غور کرو کہ) ہم نے تمہیں (یعنی آدم علیہ السلام کو) پہلے مٹی سے پیدا

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ

کیا (جو بے جان تھی) پھر (آدم علیہ السلام کی نسل کو) پانی کی بوند سے' پھر خون کی پھٹکی سے' پھر گوشت کے لوتھڑے سے

وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ط وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى

نقشہ بنا ہوا اور بے نقشہ بنا ہوا تاکہ ہم تمہارے لیے (اپنی قدرت کی نشانیاں) ظاہر فرمائیں اور ہم جس کو چاہتے ہیں

اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ج وَمِنْكُمْ

ایک مقررہ معاد تک ماؤں کے پیٹ میں ٹھہراتے ہیں' پھر تمہیں پورا بچہ بنا کر نکالتے ہیں (پھر تمہاری پرورش کرتے رہتے ہیں)

مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ

تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو' پھر تم میں کوئی (بڑھاپے سے پہلے ہی) مرجاتا ہے اور کوئی تم میں سے سب سے زیادہ نکمی عمر (بڑھاپے) تک پہنچایا جاتا ہے

مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ط وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا

تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے (سب کچھ بھول جائے) اور تو زمین کو مرجھائی ہوئی خشک دیکھتا ہے اور جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو

الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ

وہ تروتازہ ہو جاتی ہے اور ابھر آتی ہے اور ہر قسم کا خوبصورت (خوشنما) جوڑا اگا لاتی ہے ○ یہ (جو کچھ دلائل مذکور ہوئے)

جھگڑتے ہیں اور ہر شیطان کے وسوسے کا اتباع کرتے ہیں جو ملعون و مردود ہے۔ شیطان کے بارے میں یہ حکم ازلی ہے کہ جو اس کا دوست اور تابع ہوگا تو وہ اس کو گمراہ کر دے گا اور عذاب آتش دوزخ کی طرف بلائے گا۔ جہنم کا راستہ دکھائے گا۔

۵ تا ۷۔ اے آدمیو! مکہ والو! اگر تم کو قیامت میں موت کے بعد اٹھنے میں کوئی شک ہے تو اپنی پیدائش کے حالوں میں غور کرو' دوبارہ بنانا تو پہلی مرتبہ کی ایجاد سے سہل ہوتا ہے' ہم نے تو تم کو مٹی سے بنایا۔ یعنی تم کو آدم (علیہ السلام) سے اور ان کو خاک سے' پھر تم کو نطفہ سے پھر پھٹکی سے یعنی گاڑھے جمے ہوئے خون سے' پھر بوٹی سے تروتازہ گوشت سے' بعض کی پیدائش کامل ہوتی ہے بعض کی غیر کامل یعنی بعض نطفہ کچھ روز ٹھہر کر اسقاط ہو جاتا ہے بعض کا کوئی عضو ناقص ہوتا ہے بعض صحیح و سالم رہتا ہے۔ یہ باتیں اس لیے بیان کرتے ہیں کہ تم اپنی پیدائش کا حال سمجھو اور ہم اس کو واضح طور سے بیان کرتے ہیں۔ ہم رحموں میں جس کو چاہتے ہیں ایک خاص وقت تک مقرر ٹھہراتے ہیں' ساقط ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ جتنے مہینوں چاہتے ہیں پیٹ میں رکھتے ہیں' پھر تم کو چھوٹا سا بچہ پیٹ میں سے نکالتے ہیں' پھر تربیت کرتے ہیں کہ تم پوری قوت کو پہنچو۔ یعنی اٹھارہ برس کی

بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی (معبود) برحق ہے اور بے شک وہی مردے زندہ فرمائے گا اور بے شک وہ ہر چیز

قَدِيْرٌ ﴿٦﴾ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ

پر قادر ہے ○ اور یہ کہ بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور یہ کہ بے شک اللہ تعالیٰ ان کو

فِي الْقُبُوْرِ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ

(زندہ کر کے) اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں ○ اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر کسی علم، بغیر کسی

لَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿٨﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ

دلیل اور بغیر کسی روشن کتاب کے حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے اس لیے جھگڑتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں،

لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٩﴾

ان ہی کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم ان کو آگ کا عذاب چکھائیں گے ○

ع ١٠ / ٨ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٠﴾ ع

(اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ تمہارے ان عملوں کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے بھیجے تھے اور بے شک اللہ تعالیٰ بندوں پر بالکل ظلم نہیں کرتا ہے ○

عمر سے تیس برس تک۔ اس عرصہ میں بعض بچہ تو بچپن یا جوانی میں حکمت کے مطابق مر جاتا ہے اور بعض نکمی عمر تک پہنچتا ہے جیسے بچپن میں ضعیف اور بے ہوش تھا یونہی بہت بوڑھا ہو کر سٹھیا جاتا ہے کہ بعد سب کچھ سمجھنے کے کچھ نہیں سمجھتا۔ ہوش و حواس جاتے رہتے ہیں اور زمین کو خشک سوکھی مردہ دیکھتے ہو، جب ہم اس پر پانی نازل کرتے ہیں تو تر و تازہ ہو جاتی ہے۔ گھاس سے لہلہانے لگتی ہے، پانی پا کر خوش ہو جاتی ہے، پھول جاتی ہے اور پانی کے سبب سے ہر قسم کی رنگ برنگ کی تر و تازہ چمکتی کھلتی گھاس اگاتی ہے۔ یہ انقلابات و تغیرات و عجائبات قدرت اس لیے دکھاتی ہے کہ تم خوب یقین کرو اور جانو کہ اللہ تعالیٰ برحق ہے، اس کی عبادت فرض ہے، وہ اکیلا ہے، وہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر بات یعنی موت و حیات پر قادر ہے اور یہ مانو کہ قیامت آنے والی ہے، اس میں شک نہیں اور اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور قبروں سے مردوں کو عذاب ثواب دینے کے لیے اٹھائے گا۔

۸ تا ۱۰۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کی توحید و رسول و کتاب میں جھگڑتے ہیں۔ حالانکہ نہ ان کو کچھ علم ہے نہ ہدایت یعنی دلیل نہ ان کے دعوے پر کوئی کتاب روشن کی سند ہے۔ وہ منہ پھیرتے ہیں، گردن ہلاتے ہیں، ان کے ماننے سے اعراض کرتے ہیں، قرآن پاک و نبی کو جھٹلاتے ہیں تاکہ اور لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ کے سیدھے راستے اور سچے دین سے گمراہ کریں۔ ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں بھی خواری ہے اور آخرت میں بھی۔ چنانچہ نضر بن حارث جس

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ

کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک کنارے پر (الگ تھلگ رہ کر) کرتے ہیں پھر اگر انہیں کوئی فائدہ اور بھلائی پہنچ جاتی ہے تب تو وہ چین سے ہو جاتے

اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ قف خَسِرَ

ہیں (اور اس پر جمے رہتے ہیں) اور اگر ان پر کوئی جانچ آ پڑتی ہے (اور کسی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں) تو وہ اپنے منہ کے بل پلٹ جاتے ہیں (اللہ تعالیٰ

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ

کی عبادت چھوڑ کر کفر اختیار کر لیتے ہیں) یہی دنیا اور آخرت کے نقصان میں رہیں گے (دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی) یہی کھلا ہوا نقصان ہے ○

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ ۚ

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر وہ ایسی چیز کی پوجا کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکے اور نہ نفع یہی ہے پرلے درجہ کی گمراہی ○

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ

وہ ایسی چیز کو پوجتے ہیں جس کے (خیالی) نفع سے اس کے نقصان کی زیادہ امید ہے (بے شک اُن کا بنایا ہوا آقا) کیا ہی بُرا آقا ہے اور کیا

الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہی بُرا ساتھی ہے ○ بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے

کی شان میں یہ آیت اتری ہے بدر کے روز قتل ہوا اور قیامت میں بھی اس کو عذاب آتش چکھائیں گے۔ یا "حریق" بمعنی "شدید" ہو۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ سب اس کا بدلہ ہے جو تو نے اپنے ہاتھوں سے دنیا میں کیا تھا یعنی شرک وغیرہ اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں کہ بغیر خطا کے ان کو سزا دے۔

۱۱ تا ۱۳۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں۔ یعنی ایک حال پر امتحان لیتے ہیں۔ تجربہ کرتے ہیں، شک ہے۔ نعمت مال دنیا کا انتظار رہتا ہے، اگر کوئی نعمت مال غنیمت ان کو ملے تب تو اطمینان ملتا ہے، اسلام کی زبانی تعریف خوب کرتا ہے اور اگر ان کو محنت مصیبت آتی ہے تو پھر منہ کے بل پھر جاتا ہے یعنی شرک کرنے لگتا ہے۔ یہ دنیا و آخرت میں خائب و خاسر ہوا نہ مال ملا نہ جنت۔ یہ بڑی خواری اور خسارہ اور کھلا ہوا نقصان ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتا ہے اگر یہ ان کی عبادت چھوڑ دے تو اس کو کچھ نقصان نہیں دے سکتے اور اگر عبادت کیے جائے تو کچھ نفع نہیں دے سکتے۔ یہ سخت پرلے درجہ کی گمراہی ہے اور حق و ہدایت سے دوری۔ یہ ان کو مانتے ہیں معبود جانتے ہیں جن کا نفع موہوم بعید اور نقصان نزدیک ہے، یہ بت پرست برا کنبہ اور برے رفیق اور سرپرست ہیں۔ یعنی جس کی عبادت عابد کو نقصان دے وہ عابد و معبود دونوں برے ہیں۔

۱۴۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کو جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک پر ایمان لائیں اور خالصاً للہ اعمال صالحہ کریں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ⑭ مَنْ

ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے ○ جو کوئی یہ

كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ

خیال کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اپنے نبی (ﷺ) کی مدد نہ فرمائے گا اس کو چاہیے کہ اوپر کی طرف ایک رسی تانے (لٹکائے)

بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا

پھر (اس کی اپنے گلے میں پھانسی ڈال کر) کاٹ دے (اور مر جائے) پھر دیکھے کہ کیا اس کا یہ داؤ اس جلن کو جو اس کے دل میں ہے

يَغِيْظُ ⑮ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ

دور کر دے گا ○ اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن روشن کھلی کھلی آیتیں اتارا اور بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے

بہشتوں کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے مکانوں و درختوں کے نیچے شراب، پانی، شہد، دودھ کی نہریں رواں ہوں گی۔ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بدبختی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سعادت و نیک بختی نصیب فرماتا ہے، وہ مالک ہے یعنی جو اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے ایمان لانا نہیں چاہتا ہے اسے اسی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

۱۵ تا ۱۶- جو آدمی یہ خیال رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرے گا جیسا کہ منافقین بنی اسد وغیرہ و بنی حلاف و بنی غطفان کہتے تھے کہ ہم اس لیے ان کا اچھی طرح اتباع نہیں کرتے ہیں کہ ہم کو یہ خوف ہے کہ مبادا خدا تعالیٰ ان کی مدد نہ کرے تو ہم میں اور یہودیوں میں جو راہ و رسم میل ملاپ ہے وہ بھی جاتا رہے۔ تو جو یہ خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت میں غلبہ و فتح و قوت دلیل کے اعتبار سے رسول کی مدد نہ کرے گا تو اس کو چاہیے کہ ایک رسی گھر کی بلند چھت میں لٹکائے اور اس کو گلے میں پھانسی بنا کر ڈالے پھر سوچے کہ آیا ایسی باتوں سے اس کے دل کو ٹھنڈک ہوتی ہے یا نہیں۔ اس کی کسی تدبیر سے اس کے دل کا حسد و غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے یا نہیں۔ یعنی جو یہ خیال کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ ان کی مدد نہ کرے گا اور اس کے خیال کے خلاف امداد الٰہی آئی اور وہ دل میں جلا تو اس کو چاہیے کہ اپنے گلے میں پھانسی ڈال کر مر جائے ورنہ ویسے تو اس کا کلیجہ ٹھنڈا ہوگا ہی نہیں۔ یا ضمیر "ینصرہ" کی "من" کی طرف راجع ہو یعنی جو یہ گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس شخص کی مدد نہ کرے گا، رزق نہ دے گا، رحمت الٰہی سے مایوس ہو گیا ہے تو اب وہ مر جائے اور کوشش کرتے کرتے خاک میں جائے، دیکھیں اس کی کوشش اور موت کا کیا اثر ہوتا ہے۔ کیا ان باتوں سے اس کے دل کا بخار نکل جائے گا اور اس کو رزق مل جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ ہم نے یونہی (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کے ذریعے سے اپنی کھلی کھلی آیات بیان فرمائیں اور حلال و حرام کے احکام اور حکمتیں اتاری ہیں اور خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ دین اسلام کا راستہ دکھاتا ہے، جو اہل ہوتا ہے اس کو ایمان بخشتا ہے اور نا اہل ہٹ دھرموں ضدیوں کو ان کی گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے۔

يُرِيْدُ ﴿١٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَ

ہدایت فرماتا ہے O بے شک ایمان والے اور یہودی اور ستارہ پوجنے والے اور عیسائی اور آگ پوجنے والے اور سارے مشرک

النَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ ق اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ

(جو کوئی بھی ہو) یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے درمیان

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾ اَلَمْ تَرَ

فیصلہ فرمائے گا اور بے شک ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے (اس سے بھاگ کر کوئی کہاں جا سکتا ہے) O کیا تم نے نہیں

اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَ

دیکھا کہ بے شک جو آسمان اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے لوگ

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ

اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں (اور اس کے فرمانبردار ہیں) اور بہت سے وہ ہیں جن (کے انکار

مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا

کی وجہ سے ان) پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کر دے اسے کوئی

لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۩ السجدة ۱ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ السجدة

عزت دینے والا نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے O یہ دو فریق ہیں (مومن اور باقی کافر)

۱۷- بے شک جو لوگ حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے اور بالخصوص مدینہ والے یہود اور صابی سیاح لوگ جو نصاریٰ کے ایک فرقہ ہیں اور کل نصاریٰ بالخصوص نجران والے سید و عاقب وغیرہ اور مجوس یعنی آتش پرست' آفتاب پرست اور مشرک بالخصوص عرب والے ان سب کے درمیان اللہ تعالیٰ بروز قیامت ان باتوں میں جن میں یہ اختلاف کرتے جھگڑتے تھے فیصلہ کر دے گا۔ خدا تعالیٰ سب کے اعمال و اقوال و اختلاف سب باتوں پر گواہ ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

۱۸- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا اور قرآن پاک میں یہ نہیں سنا کہ خدا تعالیٰ کو جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں اور آفتاب' ماہتاب اور ستارے' پہاڑ درخت' جانور سب سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے آدمی یعنی مسلمان جنت والے سجدہ کرتے ہیں اور بہتوں پر عذاب واجب ہے یعنی کافر دوزخی' جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے بدبختی میں چھوڑ دے' شقی قرار دے دے' رحمت سے دور ڈالے اس کا کوئی عزت دینے والا نہیں اور سعید (نیک بخت) کرنے والا اور معرفت الٰہی اور اسلام کے قریب کرنے والا نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ شقاوت' سعادت' معرفت'

اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ

جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تو پھر جو منکر ہوئے ان کے لیے آگ کے کپڑے کترے

يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي

جائیں گے (ان کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا اور) ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا O جس سے جو کچھ ان کے پیٹوں میں

بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَا أَرَادُوا

ہے اور ان کی کھالیں سب گل جائیں گی O اور ان کے پیٹنے کے لیے لوہے کے گرز ہیں (جو ان پر پڑیں گے) O جب گھبرا کر وہاں

أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ

سے نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا کہ) بھڑکتی ہوئی آگ کا

الْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ٢ ع ١٢ ٩

عذاب چکھو O بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ

ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار پہنائے جائیں گے

جہالت' ہدایت' ضلالت جس کو جو چاہتا ہے اپنے علم ازلی کے مطابق دیتا ہے۔

١٩ تا ٢٤- یہ دو مقابل یعنی مسلمان اور کافر اور یہود و نصاریٰ وغیرہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ہر شخص اپنا اپنا مذہب ٹھیک بتاتا ہے اور خدا کو اپنا بتاتا ہے۔ خدا تعالیٰ دونوں کو بروز قیامت یوں حکم کرے گا کہ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں۔ یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ' تو ان کے لیے آتش دوزخ کے کپڑے و لباس تیار کیے گئے ہیں وہ پہنیں گے اور ان کے سروں پر گرم پانی کھولتا ہوا ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چربی و آنتیں وغیرہ اور کھال گلا دی جائے گی اور ان کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہیں جن کو گرم کر کے ان کے سر توڑے جائیں گے۔ وہ جب دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور غم و غصہ و شدت عذاب سے بھاگیں گے تو ان کو مار مار کر وہیں لوٹایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ لو سخت عذاب کا مزا چکھو اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) و قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ خلصاً للہ کیے جنتوں میں لے جائے گا۔ جن کے مکانوں اور درختوں کے نیچے شراب و دودھ و شہد خالص کی نہریں رواں ہوں گی ان کو وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کے کپڑے و پوشاک اعلیٰ درجہ کے ریشم کی ہوگی۔ ان کو دنیا میں پاک اور مبارک کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ اور دین محمود و مقبول پسندیدہ اسلام کی راہ دکھائی گئی اور توفیق دی گئی۔ یا ''حمید'' سے مراد خدا ہے یعنی خدا کے دین کی جو اپنے مؤحد بندوں کی تعریف کرتا ہے توفیق ملی ہے۔ یہ خدا کا فیصلہ بروز قیامت سب کے درمیان میں

مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ

اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہو گا O اور ان کو پاکیزہ بات کلمہ طیب

مِنَ الْقَوْلِ ښ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بتائی گئی (یعنی کلمہ توحید) اور سب خوبیوں والے (عزت والے اللہ تعالیٰ) کی راہ چلایا گیا O بے شک جن لوگوں نے کفر کیا

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ

اور (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستہ سے اور اس حرمت والی مسجد سے روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں

لِلنَّاسِ سَوَاۗءَۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ

کی عبادت کے لیے مقرر کیا ہے اس میں سب کا ایک سا برابر حق ہے اس میں رہنے والے کا اور باہر سے آنے والا کا اور جو اس

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ ع وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ ع ٣ ١٠

میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے تو ہم اسے درد ناک عذاب چکھائیں گے O اور (یاد کیجئے) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام)

الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَ

کو اس گھر (یعنی مکہ مکرمہ) کی جگہ ٹھیک (معین کر کے) بتادی اور (ان کو) یہ (حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور

ہوگا' نیکوں کو جنت بروں کو دوزخ ملے گی۔

۲۵۔ جنہوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وقرآن کے ساتھ کفر کیا یعنی ابوسفیان وغیرہ جو اس وقت تک مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے' سچے دین سے اور مسجد حرام سے روکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے سال حدیبیہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مومنین کو عمرہ سے روکا تھا' وہ مسجد حرام جس کو ہم نے سب کے لیے برابر کیا ہے' جتنا اس میں وہاں کے باشندوں کا حق ہے اتنا ہی مسافروں' دور سے آنے والوں کا بھی۔ جو شخص وہاں ظلم کا ارادہ کرتا ہے لوگوں کو ستاتا ہے ہم اس کو عذاب الیم شدید دیں گے کہ پھر ایسی حرکات نہ کریں۔ بعض کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انس نے ایک صحابی کو قصداً قتل کیا اور مرتد ہو کر مکہ میں پناہ لی۔ اس کے بارے میں یہ آیت اتری کہ جو کوئی جرم کر کے حرم میں پناہ گزین ہوگا اس کو سزا ملے گی' کھانا پینا بند کر دیں گے کہ مجبوراً حرم سے باہر نکلے۔ جب باہر نکلے گا اس کو سزا دیں گے۔

۲۶ تا ۳۲۔ ہم نے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کو بیت اللہ کی جگہ بتائی یعنی کعبہ کی جگہ معلوم نہ تھی اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا' وہ کعبہ کی زمین کے مقابل آ کر ٹھہر گیا وہاں سے نہ ہٹا۔ وہیں پر ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا۔ ہم نے ان کو حکم دیا کہ میرے ساتھ شرک ہرگز نہ کرنا اور میرے گھر کو یعنی مسجد حرام کو بتوں کی ناپاکیوں سے صاف پاک رکھو ان کے لیے جو اس کے آس پاس طواف کرتے ہیں اور وہاں اعتکاف کرتے ہیں' رکوع وسجود کرتے ہیں اور دیگر شہروں سے زیارت کو آتے ہیں

الْقَآئِمِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ

قیام کرنے والوں، اور رکوع و سجود کرنے والوں، کے لیے پاک اور ستھرا رکھو ○ اور لوگوں میں حج کی عام منادی کر دو،

رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ﴿۲۷﴾

لوگ پیدل چل کر اور ہر پتلی دبلی اونٹنی پر سوار ہو کر جو دور دراز راستوں سے آئیں گے تمہارے پاس (حج کے لیے) حاضر ہوں گے ○

لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ

تاکہ وہ اپنے (دینی اور دنیوی) فائدے حاصل کریں اور تاکہ وہ ان پالتو بے زبان چوپایوں پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائے

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ

ہیں (جاتے ہوئے) مقررہ قربانی کے دنوں میں (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کریں پھر اس میں سے تم خود بھی کھاؤ اور محتاج

الْفَقِیْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا

فقیر کو بھی کھلاؤ ○ پھر (وہ احرام کھول کر) اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس آزاد گھر

بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ

(یعنی کعبہ مکرمہ) کا طواف کریں ○ اور بات یہ ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حرمتوں (یعنی محترم چیزوں) کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے لیے

اور سب آدمیوں کو اور اپنی اولاد وغیرہ کو حج کے لیے پکارو، وہ کعبہ کو آیا کریں گے، کچھ پیدل اور کچھ سوار اونٹوں پر جو کچھ دبلے ہوں گے اور کچھ موٹے، بڑے دور دراز اطراف عالم سے آیا کریں گے۔ تاکہ وہاں دنیا و آخرت کے منافع عبادت و دعا وغیرہ سے حاصل کریں اور چند معین دنوں میں یعنی ایام تشریق میں ان جانوروں پر جو خدا نے ان کو اپنی رحمت سے دیے ہیں اللہ کا نام لیں یعنی خدا کے نام سے ذبح کریں۔ اے لوگو! قربانیوں کا گوشت تم خود بھی خوب کھاؤ محتاجوں، بھوکوں، اپاہجوں، اندھوں وغیرہ کو بھی کھلاؤ۔ پھر حاجی ذبح کے بعد احرام کھولیں، اپنا میل دور کریں، سر منڈانا، رمی جمار کرنا، ناخن کٹانا یہ سب بعد ذبح کے ہے اور جو کچھ انہوں نے نذریں مانی تھیں اور اپنے اوپر لازم کیا تھا اس کو ادا کریں اور پرانے گھر کا طواف واجب ادا کریں۔ بیت عتیق اس سبب سے کہا کہ اس کی بناء سب سے اول ہے اور اس سبب سے کہ زبردستوں کے تسلط سے آزاد ہے یا اس لیے کہ زمانہ نوح علیہ السلام میں غرق ہونے سے محفوظ رہا۔ یہ مناسک و عبادات ہیں جن کا کرنا ضروری ہے، جو کوئی بھی خدا تعالیٰ کے احکام و مناسک کی توقیر کرے گا تو اس کو اس کے رب کے پاس سے بہتر ثواب ملے گا۔ تمہارے لیے سب جانور حلال ہیں جو چاہو سو کھاؤ۔ سوائے ان کے جو تم کو بتلائے گئے یعنی سورۂ مائدہ میں مردار، خون، خنزیر کا گوشت، پس تم بتوں کی ناپاکی سے بچو۔ شراب خوری، بت پرستی قطعاً ترک کرو اور قول زور، لغو، باطل بات چھوڑ دو۔ (کافر ایام جہالت میں جب حج میں لبیک کہتے تو اس میں شرک ملا لیتے تھے "لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک الا شریک ھو لک

لَهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

اس کے رب کے نزدیک بہت بہتر ہے اور تمہارے لیے تمام چوپائے حلال کیے گئے سوائے ان کے جن کی حرمت

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ ۙ

تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے تو (اے لوگو!) بتوں کی گندگی (یعنی بت پرستی) سے دور رہو اور جھوٹی بات کہنے سے پرہیز کرو O

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا

خالص ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر کسی کو اس کا شریک نہ سمجھو اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو وہ ایسا ہے کہ گویا

خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ

وہ آسمان پر سے گرا تو پرندے اس کو (بوٹی بوٹی کر کے) نوچ لے جاتے ہیں یا تیز ہوا اسے اڑا کر کسی دور دراز مکان میں پھینک دیتی ہے

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۗ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا

(یعنی وہ ہلاک اور تباہ ہو جاتا ہے) O بات یہ ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے

مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ

تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے O تمہارے لیے ان (قربانی کے جانوروں) میں ایک مقررہ میعاد تک فائدے ہیں

مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ ع وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ ع ٨ ١١

پھر ان کا اس آزاد گھر (یعنی کعبہ مکرمہ) تک پہنچنا ہے O اور ہر امت کے لیے

تملکه و ماملک '' تیرا کوئی شریک نہیں مگر چند تیرے مخلوقات کے شریک ہیں کہ تو ان کا اور ان کے مملوکوں کا مالک ہے اور وہ تیرے مالک نہیں مگر شریک ہیں) اس بات سے ممانعت آئی۔ اے آدمیو! موحد مخلص' پاک' مقدس بن جاؤ' تلبیہ میں شرک نہ کرو' جو شرک کرے گا تو اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ وہ گویا آسمان سے گرا اور اس کو پرندوں نے راہ میں اچک کر غائب کر دیا' جہاں چاہا لے گئے۔ یا ہوا نے اڑا کر کہیں بہت دور جنگل میں ڈال دیا۔ یعنی ایسا ہلاک ہوا کہ اس سے زائد کوئی درجہ ہلاکت کا نہیں۔ یہ یاد رکھو اور سمجھو کہ یہ خرابی مشرکوں کے لیے ہے' جو اللہ تعالیٰ کے احکام مناسک حج وغیرہ کی تعظیم کرے گا' اچھی موٹی عمدہ قربانی کرے گا تو اس کی یہ باتیں دلوں کی پرہیزگاری اور اخلاص وصفاء وصدق سے پیدا ہیں۔

۳۳ تا ۳۵۔ اے آدمیو! جانوروں کا تمہیں فائدہ ہے' ان پر سواری کرو' گوشت کھاؤ' کھیتی کا کام لو' صدقہ زکوۃ ادا کرو' پھر ان کی قربانی کی نیت کر لو اور ان کی گردنوں میں قلادہ ہار ڈال دو' نیت کے بعد پھر ان سے نفع نہ لو' ان کے ذبح کا مقام بیت عتیق یعنی کعبہ ہے' یعنی اگر عمرہ کا ارادہ ہے اور اگر حج کا ہے تو منیٰ میں۔ ہم نے کا مسلمانوں میں سے ہر گروہ جدا جدا مذبح

جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ

ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ ان بے زبان جانوروں پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائے (ذبح کرتے وقت)

بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ

اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کریں، تو تم سب کا خدا ایک ہے تو اسی کا حکم مانو اور اس کے سامنے

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

گردن جھکا دو اور (اے نبی ﷺ!) ان عاجزی کرنے والوں کو جن کے سامنے جب اللہ تعالیٰ

قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي

کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور مصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو اور نماز قائم رکھنے والوں کو اور جو ہمارے دیئے

الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا

ہوئے سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ان سب کو خوشخبری سنا دیجئے O اور قربانی کے بڑے قد والے

لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ ۚ فَاذْكُرُوا اسْمَ

جانور (اونٹ اور گائے وغیرہ) کو ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی (عبادت کی) نشانیوں میں سے مقرر کیا، تمہارے

حج وعمرہ کا بنایا۔ یعنی اگلی امتوں کا اور مذبح تھا تمہارا اور۔ تاکہ سب آدمی ان جانوروں کو جو خدا تعالیٰ نے ان کو دیے ہیں اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کریں۔ تم سب کا معبود ایک ہی ہے، نہ اس کے اولاد ہے نہ شریک، تم سب ایمان لاؤ۔ عبادت توحید و اخلاص سے بجالاؤ۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان مخلص متواضع بندوں کو جنت کی بشارت دے دو کہ جن کے آگے جب خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے، خدا تعالیٰ کا حکم سنایا جاتا ہے تو ان کے دل خوف و دہشت سے ہل جاتے ہیں اور صابروں کو جو مصیبت پر صبر کرتے ہیں اور پنج وقتہ نماز اعتدال و احتیاط سے باوضو اپنے وقتوں پر پڑھنے والوں کو اور ان کو جو صدقہ دیتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، خدا تعالیٰ نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے اوروں کو صدقہ اور زکوٰۃ دیتے ہیں جنت کی بشارت دے دو۔

۳۶ تا ۳۷۔ اے آدمیو! ہم نے گائے، اونٹ کا ذبح کرنا تمہارے لیے حج کے مناسک و احکام سے مقرر کر دیا۔ ان کو تمہارے لیے مسخر کیا، ذبح کرنے میں تمہارے لیے بہتری اور ثواب ہے، تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کو ذبح کرو بحالیکہ وہ عیبوں سے خالی ہوں صاف ہوں۔ (اس تقدیر پر ''صواف'' بیان ہوگا) یا یہ کہ صف صف ہوں (اس تقدیر پر بہ تشدید فا ہوگا) یا یہ کہ تین پاؤں پر ان کو کھڑا کرو (اس تقدیر پر آخر میں نون ہوگا) غرضیکہ جب وہ ذبح ہو جائیں اور کروٹوں کے بل زمین پر گر پڑیں تو ان کو خود کھاؤ اور محتاج کو جو قناعت کرتا ہے اور جو مارے شرم کے مانگتا نہیں مگر اس کی صورت سوالی جیسی ہے کھانے کو دو۔ دیکھو ہم نے ان جانوروں کو یوں تمہارا مسخر کر دیا یہ اس لیے کہ تم شکر ادا کرو۔ نعمت کا بدلہ اطاعت سے کرو۔ خدا تعالیٰ کو

اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا

لیے ان میں بھلائی ہے تو ان (اونٹوں) پر قطار در قطار (کھڑا کر کے ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام ذکر کرو پھر جب وہ ذبح ہو کر کسی

وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ

پہلو پر گر پڑیں گے تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والوں کو اور بھیک مانگنے والوں کو بھی کھلاؤ اس طرح ہم نے ان کو

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا

تمہارے بس میں کر دیا تا کہ تم ہمارا شکر کرو O اللہ تعالیٰ کو نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون (اور نہ اس کو ان چیزوں کی ضرورت ہے)

وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

لیکن تمہاری پرہیزگاری اس کے دربار تک پہنچتی ہے (یعنی وہ تقویٰ کو قبول فرماتا ہے) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے بس میں کر دیا تا کہ

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾

تم اس (نعمت) پر کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ہدایت فرمائی اس کی بڑائی بیان کرو اور (اے نبی ﷺ!) ان نیکی کرنے والوں کو خوشخبری سنایئے O

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی بلائیں ٹالتا ہے (ان کی حمایت کرتا ہے) بے شک اللہ تعالیٰ کسی بڑے

قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے اس کو صرف تمہارا تقویٰ پہنچے گا یعنی تم جو اعمال صالحہ پاکیزہ طاہرہ کرو گے اس کے دربار میں جائیں گے، قبول ہوں گے۔ ہم نے ان کو اس لیے مسخر کر دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کو مانو اس کی تکبیر کہو اس نے جو دین حنیف و سنت کی ہدایت کی اس کا شکر ادا کرو۔ اور یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ قول و فعل میں اخلاص و احسان برتنے والوں اور قربانی کرنے والوں کو جنت کی بشارت دے دو۔ (زمانہ جاہلیت میں گوشت و خون کعبہ کی دیواروں پر لگاتے تھے اس سے منع کیا کہ خدا تعالیٰ تو عمل قبول کرتا ہے گوشت خون کا وہ کیا کرے گا)

۳۸ تا ۴۱۔ جیسے کافر لوگ مسلمانوں سے لڑتے اور ستاتے ہیں اور ان کو قتل کرتے ہیں ان کو بھی یعنی مسلمانوں کو بھی جہاد کی، کافروں سے جنگ کرنے کی اجازت دے دی گئی اس لیے کہ وہ بہت مظلوم تھے۔ کافر طرح طرح سے ستاتے تھے اور خدا تعالیٰ مسلمانوں کی مدد پر قادر ہے یعنی اگرچہ وہ مغلوب ہیں تھوڑے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کو غالب کرے گا۔ وہ مسلمان جن کو کفار مکہ نے ان کے شہر و گھر سے نکال دیا۔ وہ گھر سے بے گھر بغیر کسی جرم کے کیے گئے۔ اگر کچھ جرم تھا تو یہی کہ وہ موحد مسلمان تھے کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے تھے۔ اگر خدا تعالیٰ بعض کے ذریعے سے بعض کو مغلوب نہ کرتا اور بعض سے بعض کی مدد نہ کرتا تو بہت سے نصاریٰ و یہود و مجوس کے عبادت خانے اور وہ مسجدیں جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر کثرت سے ہوتا ہے اور اس کے نام کی تہلیل و تکبیر تحمید ہوتی ہے گر جاتیں خراب ہو جاتیں۔ مگر اس کی رحمت ہے

۵۸۵/۱۲

كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ ع اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ

دغا باز ناشکرے کو دوست نہیں رکھتا ہے ○ جن مسلمانوں سے کفار لڑتے ہیں انہیں (جہاد

ظُلِمُوْا ط وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴿۳۹﴾ لا الَّذِيْنَ

کرنے کی) اجازت دی گئی اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے ○ (یہ وہ مظلوم ہیں) جو اپنے

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا

گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے (اس کے سوا ان کا کوئی جرم نہ تھا) اور اگر اللہ تعالیٰ

رَبُّنَا اللّٰهُ ط وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

(جہاد کی اجازت دے کر) آدمیوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کراتا تو ضرور خانقاہیں (تکیے، گرجے، مدرسے) اور عبادت خانے اور مسجدیں

لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ

جن میں اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر ہوتا ہے سب ڈھا (یعنی گرا) دیئے جاتے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ط وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ط

(کے دین) کی مدد کرے گا تو ضرور اللہ تعالیٰ اُس کی مدد فرمائے گا،

اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى

بے شک اللہ تعالیٰ یقیناً قوت والا غالب ہے ○ یہ وہ (مظلوم مسلمان) ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں

الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا

(حکومت عطا فرمائیں) تو وہ نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور نیک کاموں کا حکم کریں اور

کہ ایک کے ذریعے سے دوسروں کی مدد کرتا ہے۔ پیغمبروں کی برکت سے مسلمانوں کی اور ان کے سبب سے کافروں کی مدد کی مثلاً عذاب عام موقوف رکھا اور مجاہدوں کے سبب سے ان کو محفوظ رکھا اور جو اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرے گا خدا تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرے گا اور دشمنوں پر غالب کرے گا، خدا تعالیٰ اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جاں نثاروں کی مدد کو کافی ہے، عزیز غالب ہے، ان کے دشمنوں کو سزا دے گا۔ وہ جاں نثارانِ رسول جن کو اگر ہم زمین کا حاکم کر دیں یعنی مکہ پر قابض کر دیں تو وہ پانچوں نمازیں قائم کریں، زکوٰۃ دیں، امر بالمعروف یعنی توحید و اتباع رسول کا حکم و نہی عن المنکر یعنی شرک و مخالفت سے منع کریں اور سب کاموں کے انجام خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہیں۔ سب باتوں میں وہ قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔

بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾

بری باتوں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے O

وَ اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

اور (اے نبی ﷺ!) اگر یہ (کافر) آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم

نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ ثَمُوْدُ ۙ﴿۴۲﴾ وَ قَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ وَ قَوْمُ لُوْطٍ ۙ﴿۴۳﴾

اور عاد اور ثمود O اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم اور لوط (علیہ السلام) کی قوم O

وَّ اَصْحٰبُ مَدْیَنَ ۚ وَ كُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَیْتُ

اور مدین والے بھی (اپنے اپنے نبیوں کو) جھٹلا چکے ہیں اور موسیٰ (علیہ السلام) بھی جھٹلائے گئے تو میں نے (چند دنوں کے لیے) کافروں

لِلْكٰفِرِیْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۴۴﴾

کو مہلت دی' پھر ان کو (عذاب میں) پکڑ لیا تو دیکھو میرا عذاب کیسا ہوا O

فَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِیَ ظَالِمَةٌ فَهِیَ

پھر کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک (غارت) کر دیں اور وہ ظلم کرنے والی تھیں تو وہ اب اپنی چھتوں سمیت گری پڑی ہیں

خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ

اور کتنے کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور کتنے ہی مضبوط محل

۴۲ تا ۴۶ - یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ کو کفار مکہ جھٹلاتے ہیں تو آپ اس کا غم نہ کریں' ان سے پہلے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی قوم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کو اور قوم عاد نے (حضرت) ہود (علیہ السلام) کو' قوم ثمود نے (حضرت) صالح (علیہ السلام) کو' قوم ابراہیم نے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کو' قوم لوط نے (حضرت) لوط (علیہ السلام) کو' مدین والوں نے (حضرت) شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا' (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) بھی جھٹلائے گئے۔ قبطیوں نے ان کی تکذیب کی۔ ہم نے ان سب کو تھوڑی مدت کے لیے مہلت دی۔ عیش و آرام میں رکھا پھر عذاب بھیج کر ان کو پکڑ لیا اور ہلاک کر دیا۔ پس یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خیال کریں کہ ان کو کیسی سزا ملی۔ دیکھو تو کس قدر گروہ کتنے گاؤں والے آدمی ہم نے عذاب بھیج کر ہلاک کر ڈالے اور وہ مشرک تھے' اپنے اوپر خود ظلم کرتے تھے' وہ گاؤں الٹے ویران پڑے ہیں چھتیں زمین پر پڑی ہیں اور کتنے ہی ایسے کنویں ہیں کہ وہاں کوئی پانی پینے والا بھی نہیں' بیکار پڑے ہیں اور کتنے محل ہیں مضبوط بڑے بڑے کہ وہ خراب ہو گئے جہاں کوئی رہنے والا نہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا انہوں

مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ

(اجڑے پڑے ہیں) ○ تو کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں (اگر چل کر دیکھتے) تو ان کے ایسے دل ہوتے

قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ج

جن سے یہ سمجھتے یا ایسے کان ہوتے جن سے یہ سنتے' تو بے شک آنکھیں تو

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ

اندھی نہیں ہوتی ہیں لیکن سینوں میں جو دل ہوتے ہیں

الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَ

وہی اندھے ہو جاتے ہیں ○ اور (اے نبی ﷺ!) یہ کافر آپ سے عذاب مانگنے

لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ط وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

میں جلدی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا اور بے شک آپ کے رب کے نزدیک ایک دن تم لوگوں کی گنتی کے برابر

كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

ہزار برس کے برابر ہے ○ اور کتنی (نافرمان) بستیاں تھیں کہ میں نے ان کو

اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ج وَاِلَىَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ ع ١٣

مہلت دی اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والی تھیں پھر میں نے ان کو عذاب میں پکڑا اور میری ہی طرف سب کو پلٹ کر آنا ہے ○

نے زمین میں سیر نہیں کی یعنی اہل مکہ تجارت کو نہیں گئے کہ ان کے دلوں میں دنیا کے انقلاب دیکھ کر سمجھ بوجھ آتی اور لوگوں کی حالت دیکھ کر عبرت ونصیحت لیتے اور غور کرتے اور کان ہوتے کہ ان سے حق وتخویف سنتے کہ صرف نظر بغیر فکر وفہم کچھ کام نہیں دیتی۔ ہٹ دھرموں کی ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان کے دل جو سینوں میں ہوتے ہیں وہ اندھے ہو جاتے ہیں (حق وہدایت نہیں دیکھتے)۔

۴۷ تا ۴۸- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کافر نضر بن حارث وغیرہ عذاب میں جلدی کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ اپنا وعدہ ہرگز خلاف نہ کرے گا' ضرور عذاب دے گا- خدا تعالیٰ کا ایک دن دنیا کے ہزار سال کی مانند ہوتا ہے اس حساب سے کہ تم شمار کرتے ہو یعنی یہ جو وعدہ کیا جاتا ہے کہ اتنے ہزار برس عذاب ہوگا تو دنیا کے برس نہ سمجھو بلکہ ہر دن ہزار برس کی مثل ہوگا۔ ہم نے کتنے ہی گاؤں والوں کو مہلت دی باوجودیکہ وہ شرک وکفر وظلم کرتے تھے پھر جب وہ نہ مانے تو ان کو عذاب نے آلیا اور بالآخر سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِيْنَ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اے لوگو! میں تو صرف تم کو صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں O اور جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے (جنت میں) O

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور جو لوگ ہماری آیتوں میں ہار جیت کے ارادہ سے کوشش کرتے ہیں (یعنی ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں)

الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

وہی جہنمی ہیں O اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ سے پہلے جتنے نبی اور رسول بھیجے سب پر یہ واقعہ

وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ

گزرا ہے کہ جب انہوں نے (لوگوں کو) پڑھ کر سنایا (اور ان کی اصلاح کی آرزو کی) تو شیطان نے ان کی آرزو میں کوئی نہ کوئی (فتنہ کی) بات

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ

ضرور ڈال دی (اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکایا) تو اللہ شیطان کی وسوسہ اندازیوں کے اثر کو مٹاتا رہا' پھر اللہ اپنی آیتوں اور نشانیوں کو اور زیادہ مضبوط کرتا

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ

رہا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا (اور اپنے سب کاموں میں) حکمت والا ہے O (اس میں ایک بڑی مصلحت یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ

٤٩ تا ٥١- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اے آدمیو! بالخصوص اہل مکہ! میں خدا تعالیٰ کا رسول ہوں' اس کی طرف سے تم کو علی الاعلان ڈرانے والا ہوں۔ تمہاری زبان میں تم کو سمجھاتا ہوں پس جو لوگ قرآن پاک پر ایمان لائیں گے' اعمال صالحہ خالصاً اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کریں گے تو ان کو بخشش ملے گی یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دے گا اور جنت میں رزق کریم بہتر ثواب دے گا اور جو کوئی ہماری آیتوں کے جھٹلانے میں اور ہم کو عاجز کرنے میں کوشش کریں گے وہ ہم سے بھاگ کر ہم کو عاجز کر کے نہ جا سکیں گے یہی لوگ دوزخی ہوں گے۔

٥٢ تا ٥٤- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے جس قدر رسول بھیجے یعنی پیغام پہنچانے والے اور نبی یعنی الہام والے وحی والے جو پیغام پہنچاتے تھے' ان سب کو ایسا اتفاق ہوا کہ بعض وقتوں میں جب انہوں نے کچھ پڑھا یا بات کہی تو شیطان نے اپنی قرأت ان کی قرأت یا بات میں ڈال دی۔ یعنی لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکایا اور ان سے انکار کرایا اور نبیوں رسولوں کے قتل پر آمادہ کیا۔ شیطان اسی طرح وسوسے ڈالتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ شیطان کی شرارتوں کو باطل

فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

شیطان کی وسوسہ اندازیوں کو ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنادے جن کے دلوں میں (شک کا) مرض ہے اور جن کے دل (سچائی قبول کرنے سے)

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ﴿۵۳﴾ وَّ

سخت پڑ گئے ہیں اور بے شک ظالم بڑی گہری مخالفت میں پڑے ہیں ○ اور

لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

اس میں یہ مصلحت بھی ہے کہ علم والے جان لیں کہ بلاشبہ یہ معاملہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے تو وہ (اس طرح)

فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ

اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اس کے لیے نرم ہو جائیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان

اور ملیامیٹ کر دیتا ہے اور اپنی آیتوں کو اپنے نبی کے لیے محکم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علیم ہے کہ شیطان نبی کے خلاف کیا کیا سازشیں کرتا ہے اور حکیم ہے کہ اس کی سازشوں کو ملیامیٹ کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ یہ اس لیے کرتا ہے کہ جو شیطان نبی کے خلاف شرارتیں کرتا ہے ان کے لیے جن کے دلوں میں شک وخلاف کی بیماری ہے فتنہ بنائے وہ گمراہ ہو جائیں اور ان کے لیے بھی جن کے دل ذکر الٰہی سے غافل ہیں، وہ سخت دل ہیں۔ یعنی اس بات کے سبب سے ان لوگوں کو گمراہ رہنے دے ان کا امتحان لے، بے شک ظالم مشرک یعنی ولید وغیرہ سخت خلاف دشمنی میں منہمک ہیں، حق وہدایت سے بہت دور ہیں اور نیز خدا تعالیٰ یہ اس لیے کرتا ہے کہ علم والے جن کو توریت وقرآن پاک کا علم ہے جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ وہ خوب یقین کرلیں کہ یہ دین اسلام وقرآن خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے حق ہے یقینی ہے۔ پس وہ یہ باتیں دیکھ کر ایمان لائیں، تصدیق کریں، ان کے دل اخلاص وخشوع والے ہو جائیں، قرآن پاک کو سچے دل سے مانیں اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جو رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک پر ایمان لاتے ہیں صراط مستقیم یعنی پسندیدہ ومقبول دین قویم کی ہدایت کرتا ہے اور اس پر ثابت رکھتا ہے۔

ف: جمہور مفسرین کے نزدیک اس کی مراد یہ ہے کہ ہر نبی کو وہ کیسے ہی درجہ کا ہو متقضائے لوازم بشریت سے خالی نہیں، سب ہی کے دلوں میں اپنی امت کی طرف سے انکار کرنے کے متعلق اور شرارتیں اور تکالیف پہنچانے کے متعلق بعض اوقات کچھ خطرات آ جاتے ہیں جن کو القاء شیطانی سے تعبیر کیا گیا۔ مگر انبیاء کے واسطے یہ بات ضروری ولابدّی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو آگاہ کردے اور ان خیالات کو دفع کردے اور فتح اور کامیابی کا یقین دلا دے، کیونکہ نبیوں کی عصمت ذاتی لوازمات میں سے ہے ممکن نہیں کہ وہ خطا پر قائم رہیں۔ جس کی تعبیر ''فینسخ اللہ'' سے ہوئی، پس آیت میں تمنا کے معنی خیال اور ''اُمْنِیہ'' کے خطرہ ہیں۔ بعض مفسرین بمعنی ''قراءۃ'' لیتے ہیں چنانچہ ظاہر عبارت مفسرین سے معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ جو بعض روایات شاذہ غیر صحیحہ کے الفاظ سے نکلتا ہے کہ شیطان نے سورۃ النجم کی قراءۃ میں بتوں کی تعریف ملائی سو محققین کے نزدیک تو سرے سے یہ روایت مردود وباطل اور جھوٹی غلط ہے۔ بعض کے نزدیک حد درجہ کی ضعیف واجب التاویل ہے۔ بہرحال ان پر یقین واعتماد ہرگز درست نہیں اور وہ جو بعض مکاتیب میں لکھا گیا ہے کہ انبیاء بھی تصرف شیطانی سے محفوظ نہیں اور دلیل میں اسی قصہ کو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾ وَلَا يَزَالُ

والوں کو (کامیابی کی) سیدھی راہ چلانے والا ہے ○ اور کافر اس

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾ وَلَا يَزَالُ

(قرآن یا دین اسلام) سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس اچانک قیامت آ جائے یا ان کے پاس

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾ اَلْمُلْكُ

ایسے منحوس دن کا عذاب آ جائے جس کا انجام ان کے لیے اچھا نہ ہو ○ اس دن بادشاہی

يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہو گی وہ ان سب کے درمیان میں فیصلہ فرمائے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے

الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

وہ آرام اور چین کے باغوں میں ہوں گے ○ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ وَ ع ۹ ۱۴

نشانیاں جھٹلائیں تو ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور وہ لوگ جنہوں

پیش کر کے اضافہ کیا ہے کہ صحابہ بھی متغیر ہو گئے شک میں پڑ گئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا پڑھا اور حضرت سے پوچھا' یہ بالکل غلط اور ضلالت و جہالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس قسم کے جاہل مدعی بے سروپا لکھنے والے لوگوں سے محفوظ رکھے اور سب کو ہدایت دے۔ بالجملہ سب انبیاء کا تصرف شیطانی سے ہر وقت میں سوتے' جاگتے' خوشی میں' غصے میں' وحی کے لینے میں' یاد رکھنے میں معصوم قطعی اور محفوظ جاننا ضروریات دین وارکان اسلام سے ہے جس کا انکار کفر ہے۔ یعنی نبی کی وحی میں القاء شیطانی' شیطان کا کچھ ملا دینا ناممکن ہے' جو القاء شیطانی ممکن مانے وہ کافر ہے۔ شیطان کو ہرگز یہ قدرت نہیں کہ وہ نبیوں کی وحی میں کچھ ملا دے۔

۵۵ تا ۵۹- جو لوگ یعنی ولید بن مغیرہ وغیرہ رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک کے ساتھ کفر کرتے ہیں ہمیشہ شک و وسوسے ہی میں گرفتار رہیں گے' ان کو ایمان نصیب نہ ہوگا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کو یہاں تک مہلت دیجیے کہ یکا یک قیامت آ جائے اور یا ایسے دن کا عذاب ان کو آ گھیرے کہ جس سے پھر کوئی خلاصی کی امید نہ ہو۔ چنانچہ روز بدر سب نے اپنے کردار کا بدلہ پایا اور اس دن یعنی بروز قیامت ملک و حکم خاص اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا۔ وہ سب کے درمیان میں مسلمانوں کافروں میں فیصلہ کرے گا۔ پس جو لوگ رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک پر ایمان لائے ہیں اور خالصاً للہ اعمال صالحہ کرتے ہیں وہ جنات نعیم میں داخل ہوں گے' تحفے پائیں گے اور جو لوگ ہماری قرآنی آیات

الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا

نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے پھر وہ (جہاد میں) شہید کیے گئے یا اپنی موت سے مر گئے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ

(دونوں صورتوں میں) یقیناً اللہ تعالیٰ ان کو اچھا رزق عطا فرمائے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ

رزق دینے والا ہے O وہ ضرور ضرور انہیں ایسی جگہ لے جائے گا جسے وہ پسند کریں گے اور خوش ہوں گے' بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے

اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا

والا (اور اپنے کاموں میں حلم والا) بردبار ہے O (بہرحال) بات یہ ہے کہ جو کوئی اتنا ہی بدلہ لے جتنی اسے تکلیف پہنچائی گئی

عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تھی' پھر اس پر (دشمن کی طرف سے) زیادتی کی جائے تو بے شک اللہ تعالیٰ اس (مظلوم) کی مدد فرمائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ

لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

معاف کرنے والا' بخشنے والا ہے (یہ اللہ تعالیٰ کی امداد اس لیے ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) O یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کو

وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾

دن کے حصہ میں ڈالتا ہے اور دن کو رات کے حصہ میں ڈالتا ہے (یہ اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں) اور بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا' دیکھنے والا ہے O

ورسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کرتے ہیں وہ عذاب پائیں گے' بڑی ذلت وخواری والا سخت شدید عذاب اور جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں' اس کی فرمانبرداری میں مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی' پھر جہاد میں خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئے یا یونہی سفر حضر میں مر گئے ان کو خدا تعالیٰ رزق حسن دے گا۔ جنت میں ثواب عظیم ملے گا۔ مردوں کو ثواب زندوں کو غنیمت' حلال طیب مال۔ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر عمدہ روزی دینے والا ہے' دنیا و آخرت میں سب کو سب کے لائق رزق دیتا ہے۔ وہ ان مہاجروں کو ایسی جگہ ٹھہرائے گا جس سے وہ خوش ہو جائیں گے اور اس کو قبول کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ثواب و کرامات سے واقف ہے۔ حلیم ہے' ان کے دشمنوں کے عذاب میں تاخیر کرتا ہے' ان کے وقت مقررہ پر سزا دے گا۔

۶۰ تا ۶۲۔ وہ تو فیصلہ خدا تعالیٰ کا ہے جو قیامت میں مسلمین و کافرین میں ہوگا اور دنیا میں اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم اتنا ہی بدلہ لے جتنا اس پر ظلم ہوا تھا اور پھر اس پر یعنی اس ظالم پر بغاوت کی جائے' دوبارہ ظلم کیا جائے بعد اس کے کہ اس سے بدلہ لے لیا گیا تھا تو خدا تعالیٰ اس مظلوم کی مدد کرے گا۔ خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے' اس سے درگزر کرتا ہے جو توبہ کرتا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ

یہ (مدد) اس لیے ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی (کی ہستی) حق ہے اور اس کے سوا جسے کافر پوجتے ہیں

مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾

وہ باطل (جھوٹ) ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی بلند مرتبہ (اور) بڑائی والا ہے O

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ

کیا تم نے (یہ منظر غور سے) نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہی آسمان سے پانی برساتا ہے تو (سوکھی)

الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ ج

زمین سرسبز ہو جاتی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ بڑا لطف فرمانے والا' (ہر چیز سے) خبردار ہے O

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ ع ۸ ۱۵

ہی سب سے بے نیاز ہے (اور) سب خوبیوں کا سزاوار ہے O کیا تم نے (غور سے) نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ

ہے اور توبہ پر مرتا ہے۔ یعنی اگر کسی آدمی کا کوئی رشتہ دار مارا گیا اور اس نے دیت لے لی یعنی خون کے بدلے پیسے لے لیے اب اگر وہ اس کو قتل بھی کر دے تو گناہ گار ہے اس سبب سے کہ جب دیت لے لی تو قتل کرنے کا حق ساقط ہو گیا' اب اس قتل کے بدلہ میں یہ قاتل قتل ہوگا۔ دیت (خون بہا) پیسہ قبول نہ ہوگا (یہ مذہب مفسر کا ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے) یہ سزا خدا تعالیٰ نے اس لیے مقرر کی ہے کہ وہ حکیم ہے' کبھی وہ اپنی قدرت و حکمت سے رات کو دن میں ملا دیتا ہے دن زائد ہو جاتا ہے اور کبھی دن کو رات میں تو رات بڑھ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ سب باتیں سنتا ہے' سب کے حالات دیکھتا ہے۔ اس نے اپنی یہ عجائب قدرتیں اس لیے ظاہر کی ہیں کہ تم اقرار کرو اور سمجھو کہ وہی حق ہے' اسی کی عبادت سچی ہے وہ قادر قوی ہے اور اس کے سوا جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں سب باطل ہے اور جھوٹ ہے' جن کو وہ پوجتے ہیں سب عاجز ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شئے سے بڑا ہے' متعالی ہے کبیر ہے' ہر چیز پر قادر ہے۔

۶۳ تا ۶۴- کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ خدا تعالیٰ ہی نے آسمان سے مینہ برسایا کہ زمین گھاس کے سبب سبزہ زار ہو گئی' کیسی کیسی گھاس' سبزیاں اگاتا ہے' ہر بات سے خبردار ہے۔ آسمان زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور وہ سب سے بے پروا ہے' حمید ہے یعنی اپنے افعال میں محمود یعنی اس کے سب کام اچھے ہیں یا یہ کہ وہ موحد بندوں کی تعریف کرتا ہے۔

۶۵ تا ۶۶- کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو سب چیزیں درخت' جانور وغیرہ اور کشتیاں جو خدا تعالیٰ

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي

نے تمہارے بس میں کر دیا ہے جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی کو (دیکھو) کہ کس طرح اس کے حکم سے سمندر

الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ

میں چلتی ہے اور وہی آسمانوں (اور تمام اجرام سماوی)

عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

کو بغیر اپنی اجازت کے زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے (یعنی بغیر اس کے حکم کے وہ زمین پر نہیں گر سکتے) بے شک اللہ تعالیٰ انسانوں

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ

پر بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے ○ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی' پھر وہی تمہیں موت دے گا

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ

(اور) پھر وہی تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا' بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے (کہ قدرت کے بے شمار دلائل دیکھ کر بھی

لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ

ایمان نہیں لاتا) ○ (اے نبی!) ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کے طریقے

کے حکم سے دریا میں چلتی ہیں مسخر کر دی ہیں' وہ آسمان کو زمین پر گر پڑنے سے روکے تھامے ہوئے ہے مگر جب اس کا حکم ہوگا آسمان گر جائے گا اور بروز قیامت خدا تعالیٰ آدمیوں پر بالخصوص مسلمانوں پر رافت و رحمت و کرم والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے تم کو زندہ کیا یعنی ماؤں کے پیٹ میں' تم کو پھر وقت پر چھوٹا یا بڑا کر کے مارے گا۔ پھر قیامت کو زندہ کرے گا۔ بعض آدمی یعنی بدیل بن ورقاء خزاعی وغیرہ بہت سخت کافر ہیں۔ خدا تعالیٰ پر' قیامت پر' ذبیحہ کے احکامات پر ایمان نہیں لاتے۔

۶۷ تا ۷۰۔ ہم نے ہر گروہ کا جدا دین' جدا عبادت گاہ' جدا طریقہ' جدا مذبح بنایا۔ وہ سب اپنے اپنے طریقہ پر چلتے ہیں یا یہ کہ اپنے طریقہ پر ذبح کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگ آپ سے فضول جھگڑے نہ کرنے پائیں یعنی تم ان کے وسوسوں میں نہ آ جانا' ایسا نہ ہو کہ یہ دھوکہ دے دیں اور امر ذبیحہ میں اور توحید میں شک و شبہ نکالیں۔ آپ سب کو خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں' آپ ہدایت کی راہ پر یعنی دین اسلام پر ہیں جس کو خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ امر ذبیحہ و توحید میں جھگڑے نکالیں مثلاً یہ کہ کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا مارا حرام ہے اپنا ذبح کیا ہوا حلال' تو آپ فرمائیے کہ خدا تعالیٰ تمہارا حال' تمہاری لغو باتیں خوب جانتا ہے اور ذبیحہ و توحید میں جو اس کے خلاف کرتے ہو اس سے واقف ہے۔ وہ تم سب کے درمیان بروز قیامت ان باتوں میں جن میں اختلاف کرتے ہو فیصلہ کر دے گا۔ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے نیکی یا بدی خدا تعالیٰ سب سے خبردار ہے' یہ سب احوال کتاب میں ہیں (یعنی لوح محفوظ میں ہیں)

نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ

مقرر فرما دیئے کہ وہ ان پر چلتے تو ہرگز وہ آپ سے اس معاملہ میں (اسلام کے طریقے میں) جھگڑا نہ کریں (کیونکہ ان کے جھگڑنے کی کوئی

اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾ وَ

وجہ نہیں) اور آپ اپنے رب کی طرف (لوگوں کو) بلائیں' بے شک آپ ہی سیدھے راستے پر (چل رہے) ہیں ○ اور

اِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ

اگر (اس پر بھی) وہ آپ سے جھگڑا کریں تو آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام خوب جانتا ہے ○ تم جس بات

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾

میں اختلاف کر رہے ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے درمیان اس کا فیصلہ (فرما کر حقیقت حال ظاہر) فرمائے گا ○

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے'

اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾

بے شک یہ سب باتیں ایک کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہیں بے شک یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے ○

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

اور کفار اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نہ اتاری اور جن کا

اوران کی حفاظت خدا تعالیٰ پر آسان ہے۔

ف: وہ ان کی حفاظت ذاتی طور پر کرتا ہے لوح محفوظ کا محتاج نہیں' اپنی مخلوق کے لیے لوح محفوظ میں سب کچھ لکھوا دیا ہے تاکہ فرشتے اس سے نقل کر کے اس کے مطابق انتظام عالم چلاتے رہیں۔ تدبیر عالم اسی لکھے ہوئے کے مطابق کرتے ہیں۔ تدبیر کرنے والے فرشتوں کا ذکر آیت ''فالمدبرات امرا'' میں ہے یعنی عالم کے امور کی تدبیر کرنے والے فرشتوں کی قسم (قادری غفرلہ)۔

۷۱ تا ۷۲۔ کافر سوائے خدا تعالیٰ کے ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی عبادت کے بارے میں خدا تعالیٰ نے کوئی کتاب یا اجازت نہیں اتاری اور نہ ان کو یعنی کافروں کو اپنے معبودوں کا علم ہے نہ ان کی عبادت پر کوئی دلیل ہے۔ ظالموں مشرکوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں' کوئی مددگار نہیں۔ جب ان کو قرآن پاک کی صاف صاف آیتیں جن میں نصیحت اور امر و نہی ہوتا ہے سنائی جاتی ہیں تو ان کے چہروں پر کراہت و انکار و غصہ کی نشانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔

سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

انہیں خود بھی علم نہیں اور ظالم بے انصافوں کا

مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

کوئی مددگار نہیں O اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ

پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ، آپ ان لوگوں کے چہروں پر جنہوں نے کفر کیا (بگڑنے اور) ناپسند

يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ

کرنے کے آثار دیکھیں گے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر

اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ

سناتے ہیں قریب ہے کہ یہ ان کو (غصے میں آ کر) لپٹ پڑیں' آپ فرما دیجئے کہ میں تمہیں اس سے بھی بدتر حال کی خبر سناؤں'

اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ

وہ آگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ کیا ہی بری

ع ۹ ۸ ۱۶ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا

پلٹنے کی جگہ ہے O اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے' اس کو کان لگا کر سنو (وہ یہ کہ) جن کو تم اللہ تعالیٰ

وہ اس وقت یہ چاہتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے والوں پر ٹوٹ پڑیں ان کو ماریں' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ کیا میں تم کو اس سے بھی زائد جبکہ تم مسلمانوں کو برا سمجھتے ہو اور کہتے ہو کوئی شئے بتاؤں۔ ہاں وہ آگ ہے۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے تم کافروں سے وعدہ کیا ہے' وہ برا ٹھکانہ ہے' بری جگہ ہے۔

۷۳ تا ۷۴۔ اے آدمیو خاص کر کافرو! تمہارے معبودوں کی ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو سنو اور سوچو جواب دو کہ وہ اتنی قدرت بھی نہیں رکھتے کہ ایک چھوٹی سی مکھی ہی پیدا کر دیں اگرچہ سب کے سب عابد معبود اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس سے واپس بھی نہیں کر سکتے یعنی کافر بتوں پر شہد زعفران وغیرہ لگاتے تھے تب یہ کہا کہ اگر مکھی ان کے پاس سے شہد زعفران لے جائے تو یہ اتنی طاقت بھی نہیں رکھتے کہ پھیر لیں پھر یہ کیسے معبود ہیں' طالب مطلوب دونوں ضعیف ہیں۔ یعنی مکھی ضعیف ہے اور یہ اس کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے تو یہ اس سے زائد ضعیف ہوئے۔ یا یہ کہ عابد و معبود دونوں ضعیف عاجز ہیں' طالب کفار ہوں اور مطلوب معبودان باطلہ ہوں۔ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی عظمت

لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ

کے سوا پوجتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ

یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ

سب اس کے لیے اکٹھے بھی ہو جائیں اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین کر لے جائے

الذُّبَابُ شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ

تو وہ اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے' کس قدر کمزور ہے چاہنے والا اور جس کو چاہا گیا

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ

(یعنی پوجنے والے اور جن کی پوجا کی جاتی ہے دونوں نکمے ہیں) ○ انہوں نے اللہ کی قدر جیسی

قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ

جاننی چاہیے تھی نہ جانی' بے شک اللہ تعالیٰ ہی یقیناً بڑی قوت والا' سب سے زبردست (اور غالب) ہے ○ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ

انسانوں میں سے (جس کو چاہتا ہے اپنے پیغام پہنچانے کے لیے) رسول چن لیتا ہے' بے شک

اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۷۵﴾ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ

اللہ تعالیٰ سنتا ہے (اور) دیکھتا ہے ○ وہی ان سب کا اگلا پچھلا حال جانتا ہے

جو اس کے لائق تھی نہ کی اور کچھ اس کی قدر نہ جانی۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں پر قوی ہے' غالب ہے بدلہ لینے پر۔ بعض کہتے ہیں کہ یہود کے حق میں یہ آیت اتری کہ وہ عزیر کو ابن اللہ کہتے' اللہ تعالیٰ کو فقیر اور خود کو غنی بتاتے تھے' کہتے تھے کہ ''ید اللہ مغلولۃ'' یعنی اللہ کے ہاتھ بند ہو گئے' وہ محتاج ہو گیا اور کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ آسمان و زمین کو پیدا کر کے تھک کر لیٹ گیا۔ ان کا رد کیا کہ تم اس کی عظمت کی قدر و منزلت نہیں جانتے' وہ ہر وقت آسمان و زمین کی حفاظت کرتا ہے' وہ تھک نہیں سکتا' وہ تمہاری طرح نہیں ہے کہ کھانے' پینے' سونے' لیٹنے کا محتاج ہو۔ ''لیس کمثلہ شئی'' یعنی اس کی مثل عالم کی کوئی چیز نہیں۔

۷۵ تا ۷۶۔ خدا تعالیٰ فرشتوں اور آدمیوں میں سے جس کو چاہتا ہے رسالت کے لیے برگزیدہ کرتا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام' حضرت میکائیل علیہ السلام' حضرت اسرافیل علیہ السلام' حضرت عزرائیل علیہ السلام کو فرشتوں میں سے' سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور سب پیغمبروں کو آدمیوں میں سے رسول بنایا۔ خدا تعالیٰ ان کی باتیں سنتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے' بازاروں میں پھرتا ہے اور ان کی عقوبت و عذاب سب جانتا ہے' ان کے آئندہ و گزشتہ سب

وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٧٦﴾

اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جائیں گے (وہی سب کا فیصلہ فرمائے گا) O

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَ

اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے

اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

رب کی عبادت کرو اور سب اچھے کام کرو تاکہ فلاح (اور

تُفْلِحُونَ ﴿٧٧﴾ ۩ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ

چھٹکارا) پاؤ O اور (اے مسلمانو!) اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ کرنا چاہیے

اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ

اس نے تم کو (اپنی عبادت کے لیے) پسند کر لیا ہے اور تم پر

حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ

دین میں کچھ تنگی نہ رکھی تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا ہی تو یہ دین ہے اسی اللہ تعالیٰ

الْمُسْلِمِينَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ

نے اس سے پہلی کتابوں میں اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ

تاکہ یہ رسول (ﷺ) تمہارے نگہبان اور گواہ ہوں اور تم باقی لوگوں پر

کا حال جانتا ہے یعنی دنیا و آخرت سب جانتا ہے بالخصوص فرشتوں کا اور سب کام بروز قیامت اسی کی طرف رجوع کریں گے وہ ہر ایک کو اس کے کردار کا بدلہ دے گا۔

۷۷ تا ۷۸۔ اے ایمان والو! نماز ادا کرو رکوع سجدہ خوب اچھی طرح ادا کرو اپنے رب کی اطاعت و عبادت کرو اعمال صالحہ نیکی اختیار کرو تاکہ خدا تعالیٰ کے عذاب اور غصہ سے نجات پاؤ۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خوب کوشش کرو جہاد کرو اس نے تم کو اپنے دین مقدس کے لیے اختیار اور پسند کیا اور اس نے دین میں سختی تنگی نہیں رکھی کھڑے ہو کر نماز ادا نہ کر سکو تو بیٹھ کر پڑھ لو ورنہ اشارے سے سیدھی کروٹ لیٹ کر آنکھوں اور سر کے اشارے سے پڑھو اور اپنے والد بزرگوار

عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

گواہ ہو لہٰذا تم (ہمیشہ) نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کی رسی

وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى

(قرآن) کو مضبوط پکڑ لو وہی تمہارا مولا ہے تو وہ کیا ہی اچھا مولا ہے

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٧٨﴾ ع

اور کیا ہی اچھا مددگار O

ع ١٠ ٦ ١٧

(حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کا اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام اگلی کتابوں میں اور اس قرآن پاک میں مسلمین رکھا ہے۔ پس تم تابع داری کرو کہ حضور پاک نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) روز قیامت تمہاری پاکی و بہتری کی گواہی دینے والے ہوں اور تم اور پیغمبروں کے گواہ بنو۔ پس پنج وقتہ نماز ورکوع وسجود نہایت خشوع وخضوع' طہارت و وقت کی رعایت سے ادا کرو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو۔ اللہ تعالیٰ کے دین و کتاب کو مضبوط پکڑو' وہ تمہارا کارساز ونگہبان و آقا ہے اور اچھا ناصر و مددگار ہے۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَمَانِيَ عَشْرَةَ آيَةً وَسِتَّةُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مؤمنون مکی ہے　　اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے　　اس میں ایک سو اٹھارہ آیات' چھ رکوع ہیں

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ

بے شک کامیاب ہوئے وہ مؤمن ○ جو اپنی نماز میں عاجزی

خٰشِعُوْنَ ۝۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ

کرتے ہیں ○ اور وہ جو بیہودہ باتوں سے الگ رہتے ہیں ○ اور وہ جو

هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝۴ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا

زکوٰۃ دینے (یا نفس کے تزکیہ) کا کام کرتے ہیں ○ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی (بدکاری سے) حفاظت کرتے ہیں ○ مگر اپنی

عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ

بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جن کے مالک ان کے ہاتھ ہیں کہ بے شک ان پر (اپنی بیبیوں اور باندیوں سے تعلقات میں) کوئی ملامت نہیں ○ تو جو

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ

کوئی ان دو کے سوا کچھ اور چاہے تو وہی حد سے بڑھنے والے (ظالم) ہیں ○ اور وہ جو اپنی امانتوں

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹

وقف لازم

اور اپنے عہد کی رعایت رکھتے ہیں (یعنی ان کو پورا کرتے ہیں) ○ اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ○

سورۃ المؤمنون

یہ تمام سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی' اس سورت میں مسلمانوں کا ذکر ہے۔

۱ تا ۱۱۔ مؤمنین نے فلاح پائی یعنی توحید والے فائز و ناجی و نیک بخت ہوئے اور کامیاب ہوئے' ان کو جنت ملی کافر محروم رہے یا مؤمنین سے مخلصین مراد ہے یعنی ان کو اعلیٰ درجہ سعادت کا ملا۔ فلاح دو قسم کی ہے' ایک حاجت و مقصد پا لینا' دوسری آخر میں باقی رہنا' ہمیشہ رحمت میں مستغرق رہنا۔ بالجملہ مطلب یہ ہوا کہ وہ مسلمان جنت کے وارث اور دنیا و آخرت میں فائز المرام ہوئے' مقصد میں کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع' عجز و نیاز کرتے ہیں ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے' ہاتھ نہیں اٹھاتے اور لغو اور بے ہودہ بات سے یعنی جھوٹی قسم وغیرہ سے بچتے ہیں' مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے چار نکاحی عورتوں کے اور باندیوں کے جن کے وہ مالک ہیں خواہ وہ کتنی ہی ہوں۔ ان کو (شرم گاہوں کو) اور جگہ کام میں نہیں لاتے۔ نکاحی عورتوں اور باندیوں سے حلال صحبت کرتے ہیں اس میں ان پر کوئی اعتراض نہیں کوئی

أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا

یہی لوگ وارث ہیں O جو جنت الفردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ

خَالِدُونَ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ﴿١٢﴾

رہیں گے O اور بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا O

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿١٣﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً

پھر ہم نے اس کو نطفہ (پانی کی بوند) بنا کر ایک مضبوط قرار گاہ (رحم) میں رکھا O پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹکی بنایا'

فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ

پھر اس خون کی پھٹکی کو گوشت بنایا' پھر گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیاں بنایا' پھر ان ہڈیوں کو گوشت

لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿١٤﴾

پہنایا' پھر اسے ایک اور ہی صورت میں بنایا (یعنی انسان) تو اللہ تعالیٰ سب سے بہتر بنانے والا' بڑی برکت والا ہے O

ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾

پھر بے شک تم اس کے بعد ضرور مرنے والے ہو O پھر تم سب قیامت کے دن (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے O

ملامت نہیں۔ مگر جو اس حلال کے سوا حرام کی طرف جائے گا' بدکاری چاہے گا تو وہ سرکش ہے' حد سے گزرنے والا ہے' سزا کا مستحق ہے اور وہ مسلمان اپنی امانت میں سب احکام شریعت میں مثلاً روزہ' وضو' غسل جنابت' بیع' امانت اور معاہدے وغیرہ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد میں حکم خدا کی رعایت کرتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی پابندی اور محافظت کرتے ہیں' وقت سے ٹلنے نہیں دیتے۔ تو یہ لوگ جنات فردوس میں جو رحمٰن کا خلوت خانہ ہے اترنے والے ہیں۔ وہاں کے وارث ہیں اور ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ فردوس رومی زبان میں باغ کو کہتے ہیں۔

۱۲ تا ۱۶۔ ہم نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو مٹی کے خلاصہ یعنی چھانٹی ہوئی مٹی سے بنایا یعنی جوہر خاک سے بنایا۔ چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا لہٰذا ان کی اولاد میں مٹی کی آمیزش ہے۔ پھر ہم نے اس جوہر خاکی کو پانی بنا کر ایک محفوظ مکان یعنی ماں کے شکم میں ٹھہرایا' چنانچہ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے' پھر ہم نے اس کو خون کا لوتھڑا بنایا' پھر ہم نے اس کو گوشت بنا دیا' یہ سب انقلاب چالیس چالیس روز بعد ہوتے ہیں' پھر اور حال بدلا کہ گوشت سے ہڈیاں بنائیں' پھر ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا' رگیں اور پٹھے جوڑ دیئے' پھر اس میں روح ڈالی' پھر تو وہ نئی مخلوق انسانی شکل بن گیا۔ پس اللہ تعالیٰ سب سے بہتر خالق اور سب کا حاکم اور بدلنے والا کیا ہی برکت و عظمت والا ہے' بڑی شان والا ہے۔ پھر تم بعد پیدائش کے یکے بعد دیگرے مرنے والے ہو۔ پھر بروز قیامت زندہ کیے جاؤ گے' تمہارا حساب ہوگا جزا و سزا ملے گی۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے (سات آسمانوں یا سات سیاروں کے) اور ہم بنانے میں (اور مخلوق سے) بے خبر نہیں O

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى

اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے پر پانی اتارا' پھر اس کو زمین میں ٹھہرائے رکھا اور بے شک ہم اس کے لے جانے

ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ

پر بھی قادر ہیں O پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں

اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً

وقف لازم

کے باغ پیدا کیے' ان میں تمہارے لیے بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو O اور ہم نے ہی وہ

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ

درخت بھی پیدا کیا جو طور سینا سے نکلتا ہے (یعنی زیتون) جو تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اگتا ہے O اور بے شک تمہارے

اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا

لیے چوپایوں (کی پیدائش) میں عبرت (اور سمجھنے) کا مقام ہے جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے اس میں سے ہم تمہیں پلاتے ہیں (یعنی دودھ) اور تمہارے لیے

مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

ع ۱ / ۲۲

ان میں بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے تم کچھ کھاتے بھی ہو O اور ان (چوپایوں) پر (خشکی میں) اور کشتی پر (دریاؤں میں) تم سوار کیے جاتے ہو O

۱۷ تا ۲۲۔ ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان تہ بہ تہ قبہ کی طرح پیدا کیے' ہم مخلوق کے حال سے غافل نہیں۔ ان کو بے امر و نہی و ہدایت و بے رسولوں کے بھیجنے کے چھوڑنے والے نہیں۔ ہم نے آسمان سے مینہ بمقدار حاجت و کفایت و ضرورت زندگانی اتارا' اس کو زمین میں ٹھہرایا' نہریں' چشمے' ندیاں' نالے' تالاب' کنویں' جھیلیں بنائیں اور ہم اس کو لے جانے اور زمین میں غائب کر دینے پر قادر ہیں۔ ہم نے تمہارے لیے پانی سے بہت سے چھوارے' انگور وغیرہ کے باغات پیدا کیے اور اگائے اور بہت سے میوے طرح طرح کے ان باغوں میں اگائے جن کو تم کھاتے ہو اور لذت پاتے ہو۔ اور مینہ سے ہم نے ایک درخت اگایا یعنی زیتون کا جو طور سینا سے نکلتا ہے (طور لسانِ نبط میں مطلق پہاڑ اور سینا درختوں والا پہاڑ لسانِ حبشہ میں) وہ ایسا درخت اگتا ہے کہ اس میں سے روغن نکلتا ہے اور کھانے والوں کے لیے سالن پیدا ہوتا ہے' اس میں روٹی تر کر کے کھاتے ہیں۔ چار پایوں میں بالخصوص اونٹ میں تمہارے لیے عبرت کا مقام ہے۔ قدرت کی نشانی کا ظہور ہے' ان کے پیٹوں میں سے گوبر وغیرہ میں سے خالص مزیدار دودھ تم کو نکال کر پلاتے ہیں۔ جانوروں سے تمہیں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف (ہدایت کے لیے) بھیجا تو انہوں نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ تعالیٰ ہی کی

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، کیا تم (بدعملی کی سزا سے) ڈرتے نہیں ہو O تو (انہیں) آپ کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ یہ تو

قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ

تم ہی جیسے ایک آدمی ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تم پر اپنی بڑائی جتائیں اور اگر اللہ تعالیٰ (کوئی رسول بھیجنا) چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا،

اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ ۚ اِنْ

ہم نے تو اپنے اگلے باپ دادا سے یہ (انسان کا رسول ہونا) سنا ہی نہیں O وہ تو صرف ایک پاگل

هُوَ اِلَّا رَجُلٌ ۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ

آدمی معلوم ہوتے ہیں تو (ان کی باتوں پر کان نہ لگاؤ بلکہ) کچھ دنوں تک ان کا انتظار کر کے دیکھو (کہ ان کا کیا انجام ہوتا ہے) O نوح (علیہ السلام)

بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ

نے دعا کی کہ اے میرے رب! اس پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو ہی میری مدد کر O تو ہم نے نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ تم ہمارے

بہت سے فائدے ہیں، ان پر سوار ہو کر تم شہر شہر پھرتے ہو، ان کے اور ان کے بچوں کے گوشت، دودھ کھاتے، پیتے ہو ان پر، جنگلوں میں اور کشتیوں پر دریا میں سوار ہوتے ہو، سفر کرتے ہو۔

۲۳ تا ۲۵- ہم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے آ کر کہا کہ اے قوم! تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، توحید کو مانو، جس خدا کی عبادت کا میں حکم کرتا ہوں اس کے سوا تمہارے لیے کوئی معبود نہیں، کیا تم غیر خدا کی عبادت نہ چھوڑو گے اور ایمان نہ لاؤ گے۔ ان کی قوم کے رؤسا کفار نے کہا کہ نوح (علیہ السلام) میں کیا فضیلت ہے، وہ بھی تم ہی جیسا آدمی ہے۔ رسالت نبوت کے پردہ میں یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے افضل و اعلیٰ بن جائے۔ خدا تعالیٰ کو آدمی کو رسول بنا کر بھیجنے کی کیا ضرورت تھی، وہ اگر چاہتا تو فرشتوں کو رسول بنا کر بھیج دیتا۔ ہم نے نوح کی سی باتیں اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانہ میں تو سنی بھی نہیں۔ نوح میں کوئی بات نہیں، ایک ایسا مرد ہے کہ اس کو جنون ہو گیا ہے، تھوڑا انتظار کرو کہ یہ مر جائے، جھگڑا ختم ہو جائے۔

۲۶ تا ۳۰- (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے پروردگار! میری مدد کر اس لیے کہ یہ میری رسالت نہیں مانتے جھٹلاتے ہیں، اس کے بدلے عذاب بھیج۔ ہم نے (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کے ذریعہ سے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کو وحی بھیجی کہ تم کشتی بناؤ اور ہمارے سامنے ہمارے حکم سے تیاری کرو۔ جب وقت عذاب آ جائے اور تنور میں سے

وَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ

سامنے (یعنی ہماری حفاظت میں) اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بناؤ' پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آئے اور تنور (سے پانی) ابلے تو اس

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

کشتی میں ہر ایک جانور کے (نر و مادہ کے) دو دو جوڑے اور اپنے گھر والوں کو بٹھالو (سوار کرلو) مگر ان میں سے جن کے لیے (ڈوبنے کا) حکم

مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

ازل میں ہو چکا ہے (ان کو نہیں) اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا کیونکہ وہ سب ضرور ڈبوئے جائیں گے ○

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ

پھر جب تم اور تمہارے ساتھی اچھی طرح سوار ہو جائیں کشتی پر تو یوں کہو کہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں

لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا

جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات دی ○ اور دعا کرو کہ اے میرے رب! تو مجھے (کشتی سے) برکت والی جگہ اتارا

مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا

اور تو ہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے ○ (اور) بے شک اس قصہ میں (ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور بے شک ہم کو تو (اس میں) آزمائش منظور

لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا

تھی (کہ کون ایمان لاتا ہے اور کون انکار کرتا ہے) ○ پھر ان کے بعد ہم نے اور دوسرے قرن والے پیدا کیے ○ تو ان میں ایک رسول (انہیں میں

جوش کھا کر پانی نکلے یا "فار التنور" کا مطلب یہ ہو کہ صبح صادق پھیلے تو اس وقت کشتی میں ہر چیز کے جوڑے نر و مادہ رکھ لینا۔ سب حیوانات کا جوڑا سوار کر لینا اور اپنے سب کنبے والوں کو بٹھانا' بال بچوں کو اور جتنے آدمی مشرف باسلام ہوئے ہیں سب کو مگر جو آدمی کہ اس کی قسمت میں ازل سے کلی عذاب مقرر ہو چکا وہ ضرور عذاب پائے گا اور اے نوح (علیہ السلام)! ظالموں' کافروں کی سفارش و نجات کے بارے میں اب مجھ سے کچھ گفتگو لوٹ پوٹ نہ کرنا' ان کو ضرور طوفان میں غرق کیا جائے گا۔ پس جب تم کشتی پر مع سب مسلمانوں کے سوار ہو تو کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہم کو مشرک لوگوں سے نجات بخشی اور جب اترو تو یہ دعا کرنا کہ اے رب! مجھ کو اچھی منزل میں مبارک جگہ میں جہاں کھانا' پینا خوب ہو اتار' تو دنیا و آخرت میں بہت جگہ دینے والا ہے۔ اس بات میں جو ہم نے قوم نوح کے ساتھ کی ان لوگوں کو بالخصوص اہل مکہ کو نشانی اور عبرت ہے کہ اگر انکار کریں گے تو عذاب پائیں گے اور ہم سب کا امتحان ضرور لینے والے ہیں یا یہ کہ کافروں کو سزا دینے والے ہیں۔

۳۱ تا ۳۲- پھر قوم نوح کی ہلاکت کے بعد ہم نے ایک اور قوم پیدا کی' ان کی طرف انہی کی قوم میں سے ایک

فِيْهِمْ رَسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۳۲ ع ۲

سے) بھیجا (اس رسول نے ان سے کہا کہ اے لوگو!) اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (اس کے عذاب سے) ڈرتے نہیں ○

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ

اور اس (رسول) کی قوم میں سے وہ سردار جنہوں نے کفر کیا تھا اور جنہوں نے آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تھا اور جن کو ہم نے دنیا کی زندگی میں آسائش اور

اَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا

چین دیا تھا کہنے لگے کہ یہ تو تم ہی جیسے ایک آدمی ہیں' جو تم کھاتے ہو ان میں سے یہ بھی کھاتے ہیں اور جو کچھ

تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝۳۳ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا

تم پیتے ہو اس میں سے یہ بھی پیتے ہیں (یہ رسول کیسے ہو سکتے ہیں) ○ اور اگر تم اپنے ہی جیسے انسان کی اطاعت کرو گے تو بس سمجھ لو کہ بے شک

مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۳۴ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا

تم اس وقت ضرور نقصان میں پڑو گے ○ کیا (رسول) تمہیں یہ امید دلاتے ہیں کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم (گل سڑ کر) مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس

وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝۳۵ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۳۶ اِنْ

کے بعد پھر تم (زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے ○ یہ بات جس کی تمہیں یہ امید دلاتے ہیں عقل سے کتنی دور ہے (بھلا دوبارہ کیسے زندہ ہو سکتے ہو) ○ زندگی

هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۳۷ اِنْ

تو بس یہی ہماری دنیا ہی کی زندگی ہے' یہیں ہم مرتے ہیں اور یہیں جیتے ہیں اور ہم دوبارہ (زندہ ہو کر) نہیں اٹھائے جائیں گے ○ یہ (رسالت کا دعویٰ

رسول (حضرت) ہود (علیہ السلام) بھیجا یہ حکم دے کر کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پوجو' اس کی توحید کو مانو' جس کی عبادت کا میں حکم کرتا ہوں اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' کوئی خالق نہیں' کیا تم اس سے نہ ڈرو گے' شرک نہ چھوڑو گے۔

۳۳ تا ۳۸۔ اس رسول کے ان رؤساء قوم نے جو سخت کافر تھے' قیامت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے ان کو نعمت وافر مال کثیر اور اہل و عیال دیے تھے' دنیا کی زندگی میں خوب مزے اڑاتے تھے کہا کہ یہ رسول تو تم ہی جیسا ایک آدمی ہے' جیسے تم کھاتے ہو یہ بھی کھاتا ہے' جیسے تم پیتے ہو یہ بھی پیتا ہے' اس میں فضیلت کیا ہے؟ اگر تم اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو گے تو جاہل و خائب و خاسر ہو جاؤ گے۔ کیا یہ رسول تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں پڑے رہ جاؤ گے پھر زندہ کیے جاؤ گے؟ نہیں نہیں یہ کہاں ہو سکتا ہے' وہ وعدہ تو بالکل بعید از عقل و قیاس ہے۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا' مر کر بھی کوئی زندہ ہوا ہے۔ زندگی تو بس یہی دنیا ہی کی ہے' اس کے سوا کوئی اور زندگی نہیں' یونہی مرتے جیتے چلے جائیں گے' باپ دادا مریں گے بیٹے پوتے زندہ ہوں گے' دنیا یونہی ہمیشہ گزرتی رہے گی' ہم میں سے مرنے کے بعد کوئی نہ اٹھے گا' یہ رسول تو خدا تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے' جھوٹ

هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ

کرنے والا) تو صرف ایک ایسے مرد ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم ہرگز ان کی بات ماننے والے نہیں ○ رسول نے عرض کی کہ

رَبِّ انْصُرْنِىْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

اے میرے رب اس بات پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو میری مدد فرما ○ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کچھ دیر جاتی ہے کہ اپنے کیے پر نادم ہو کر صبح کریں گے ○

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ

تو انہیں ایک ہولناک سچی چیخ نے آ پکڑا تو ہم نے انہیں گھاس کی طرح تباہ (اور پامال) کر دیا تو ظالموں کو (اللہ تعالیٰ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا

کی رحمت سے) دوری ہے ○ ان کے بعد ہم نے دوسرے زمانہ والے پیدا کیے ○ کوئی

تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا

گروہ نہ اپنی میعاد سے پہلے جا سکتا ہے اور نہ پیچھے رہ سکتا ہے ○ پھر لگاتار کیے بعد دیگرے

رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ

ہم نے اپنے بہت سے رسول بھیجے جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو اس امت نے اس کو جھٹلایا تو ہم نے بھی ایک کے بعد دوسرے کو ہلاک

بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ

کر کے اگلے پچھلوں کو ملا دیا اور ہم نے ان کو ایک افسانہ بنا دیا (ان کا نام و نشان مٹا دیا) تو جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ (ہماری رحمت سے) دور ہوں ○

بنانے والا مرد ہے، ہم تو اس کی ہرگز تصدیق نہ کریں گے۔

۳۹ تا ۴۱۔ اس رسول نے کہا کہ اے رب! ان کے جھٹلانے کا بدلہ لے، میری مدد کر۔ ارشاد ہوا کہ عنقریب یہ تکذیب کے بدلے نادم پشیمان ہوں گے، عذاب آئے گا۔ پس ان کو چیخ کا عذاب آیا اور وہ ہلاک ہوئے، ان کو ہم نے کوڑا کرکٹ کر دیا۔ پس لعنت اور رحمت سے دوری ہو قوم ظالمین پر، وہ خائب و خاسر ہوں اور نامراد ناکامیاب رہیں۔

۴۲ تا ۴۴۔ پھر اس قوم کے بعد ہم نے اور قومیں کیے بعد دیگرے تھوڑے زمانے کے بعد پیدا کیں (قرن اسی (۸۰) برس کا اور ایک قرن سے دوسرے تک اٹھارہ (۱۸) برس کا فاصلہ تھا)۔ کوئی امت نہ اپنے قبل وقت سے ہلاک ہوئی نہ وقت معین کے بعد تاخیر ہوئی۔ پھر ہم نے بہت سے رسول متواتر پے در پے بھیجے، جب کسی امت کے پاس کوئی رسول آتا تو وہ اس کو جھٹلاتے، ہم نے کیے بعد دیگرے سب کو ہلاک کیا اور ان کو ایسا فنا کیا کہ وہ قصہ اور کہانیاں ہو کر رہ گئے، ان کا پتہ بھی نہ رہا۔ پس خدا تعالیٰ کی لعنت اور رحمت سے دوری ہو اس قوم پر جو حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتی۔

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۴۵﴾

پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون (علیہما السلام) کو اپنی آیات اور کھلی ہوئی دلیل دے کر O

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۚ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو انہوں نے (ان کے ماننے سے) غرور اور گھمنڈ کیا اور وہ تھے ہی سرکش لوگ O تو کہنے لگے:

اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۚ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا

کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان کی قوم ہمارے سامنے محکوم ہو کر جھکی ہوئی ہے اور ہماری عبادت کر رہی ہے O تو انہوں نے

فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ

موسیٰ اور ہارون (علیہ السلام) کو جھٹلایا تو وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہو گئے O اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو توریت

يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى

عطا فرمائی تا کہ وہ لوگ ہدایت پائیں O اور (اسی طرح) ہم نے ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کی والدہ (مریم علیہا السلام) کو (اپنی سچائی کی) ایک بڑی

رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ ع ۳ ۱۴

نشانی بنایا اور انہیں ایک بلند زمین میں جو بسنے کے قابل تھی اور وہاں بہتا پانی بھی تھا پناہ دی O (اور ہم نے فرمایا:) اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے

۴۵ تا ۴۹- پھر ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو اپنے معجزے و نشانیاں اور دلیل واضح دے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ مروی ہے کہ نو معجزے ملے تھے' انہوں نے ایمان لانے سے غرور و سرکشی کی اور وہ تکبر و غرور والے ہی تھے اور موسیٰ (علیہ السلام) کے مخالف تھے۔ انہوں نے آپس میں کہا کہ ہم دو آدمیوں پر جو ہم جیسے ہیں یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر ایمان لائیں حالانکہ خود ان کی قوم ہماری مطیع فرمانبردار ہے۔ بالجملہ انہوں نے دونوں کو جھٹلایا' پس ہلاک ہو گئے' دریا میں ڈوب گئے۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر توریت نازل فرمائی تا کہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔

۵۰- اور ہم نے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی والدہ مریم کو قدرت کی نشانی اور عبرت بنایا (بے باپ کا لڑکا بے صحبت کی ولادت) اور ان کو بلند مکان میں جہاں رہنے کے لائق جگہ اور خوش گوار آب و ہوا تھی ٹھہر لیا اور وہاں وہ اچھی طرح عیش میں رہے (یعنی دمشق میں)۔

۵۱- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پاک حلال اشیاء کھاؤ اور اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کرو' میں تمہارے سب کاموں کا عالم ہوں ثواب دوں گا۔ مفسر کے نزدیک رسل سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جمع کا صیغہ تعظیم کے لیے ہے۔

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ۭ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً

کماؤ اور اچھے کام کرتے رہو بے شک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں O بے شک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے (یعنی سب نبی اصول دین میں متفق

وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ

ہیں) اور میں ہی تم سب کا رب ہوں تو مجھ سے ہی ڈرو O پھر ان کی امتوں نے اپنا (دین کا) کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا جو کچھ (دینی تخیل) جس

كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى

گروہ کے پاس ہے وہ اس میں خوش ہے (اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور حقانیت کی طرف توجہ نہیں کرتا) O تو (اے نبی ﷺ!) آپ ان کو ان (کی گمراہی) کے

حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ۙ نُسَارِعُ

نشہ میں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دیجئے (نتیجہ خود ان کے سامنے آ جائے گا) O کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو ان کو مال اولاد میں امداد اور ترقی دے رہے

لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ

ہیں O یہ ہم ان کو جلد جلد بھلائیاں اور فائدے پہنچا رہے ہیں (ہرگز نہیں) بلکہ ان کو یہ شعور نہیں (کہ ہم ان کو ڈھیل دے رہے ہیں) O بے شک وہ لوگ جو

رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ۙ

اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں O اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں O

۵۲ تا ۵۳۔ اور تمہاری یہ امت ایک ہی ہے، تم سب کا مذہب و دین ایک ہی ہے۔ یعنی اسلام خدا کا پسندیدہ مذہب ہے اور میں تم سب کا مالک ہوں۔ سو مجھ سے ڈرو، تقویٰ اختیار کرو، مطیع رہو۔ ہم نے یہ حکم دیا مگر آدمی متفرق ہو گئے اور اپنا اپنا مذہب جدا کر لیا، فرقہ فرقہ ہو گئے کوئی نصاریٰ، کوئی مجوس، کوئی بت پرست، ہر گروہ والا آدمی، ہر مذہب کا پیرو اپنے مذہب پر خوش ہے۔

۵۴ تا ۵۶۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو ان کی جہالت و غفلت میں پڑا رہنے دو ایک وقت معین تک، یعنی روز بدر تک اس دن ان کو حال معلوم ہو جائے گا۔ کیا یہ لوگ یعنی سب فرقہ والے یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو ان کو دنیا میں نعمت و اموال و اولاد دیتے ہیں تو یہ ان کے لیے بہتری و نیکی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہم ان کو ڈھیل دے رہے ہیں کہ ان کو جلد یعنی دنیا میں دے رہے ہیں اور پھر آخرت میں بھی یونہی دیں گے، اگر یہ خیال کرتے ہیں تو بالکل غلط خیال ہے، بلکہ یہ بالکل نہیں سمجھتے کہ کافروں کو ان کے کفر کے بدلے سخت سزا دی جائے گی۔

۵۷ تا ۶۱۔ پھر ان کا بیان کیا کہ جن کو دنیا اور آخرت میں خیر ہے یعنی مسلمانوں کا، کہ جو لوگ اپنے رب کے جلال و عذاب سے ترساں و لرزاں رہتے ہیں اور اس کی آیات رسول و قرآن پر ایمان لاتے ہیں، ان کی تصدیق کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتے، بت پرست نہیں اور جو کچھ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ خیرات دیتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اور سب اعمال صالحہ کرتے ہیں تو وہ یہ سب باتیں اس حال میں کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ

اور وہ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ○ اور وہ لوگ کہ جو کچھ دیتے ہیں تو اس

قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ

حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے لرز رہے ہوتے ہیں کہ بے شک ان کو اپنے پروردگار کے حضور لوٹنا ہے ○ یہی وہ لوگ ہیں

فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور وہی نیک کاموں میں آگے رہتے ہیں ○ اور ہم کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ہیں

وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِىْ

اور ہمارے پاس ایک کتاب (نامۂ اعمال) ہے جو ان کے کاموں کے متعلق بیان کردے گی اور ان پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا ○ بلکہ کافروں کے

غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

دل حق بات کے سننے سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کافروں کے عمل ان عملوں سے جدا ہیں جو ایمان دار کر رہے ہیں ○

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَا تَجْئَرُوا

یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے مال داروں کو عذاب میں پکڑا تو وہ فوراً فریاد کرنے لگے ○ (ان سے کہا گیا:)

بھی جاتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے کہ کہیں خدا تعالیٰ ہمارے اعمال کو مردود نہ کردے دہشت کھاتے ہیں کیونکہ ان کو یہ یقین ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ تو یہ لوگ نیکیوں اور اعمال صالحہ میں جلدی کرتے ہیں اور سب امتوں سے درجوں میں سابق و فائق ہیں۔ ان کے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی ہے۔

۶۲ تا ۶۳۔ ہم کسی جان کو اس کی طاقت سے اور قدرت سے زائد تکلیف نہیں دیتے۔ ہمارے پاس بندوں کے اعمال کی کتاب ہے کہ اس میں ان کے سب اعمال مکتوب ہیں وہ کتاب سچی گواہی ان کے بارے میں ادا کرے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا کہ نیکیاں کم ہوں یا سیئات زائد۔ بلکہ ان کافروں کے یعنی ابوجہل وغیرہ کے دل اس کتاب سے یعنی نامۂ اعمال سے یا یہ کہ قرآن پاک سے غفلت و جہالت میں ہیں اور ان کے کام ان اعمال صالحہ کے خلاف ہیں جن کو قرآن پاک بتلاتا ہے یعنی وہ اب بھی برے کاموں میں مشغول ہیں اور سوائے ان کے اور بھی برائیاں ان کی تقدیر میں لکھی ہیں جو یہ کرکے سزا پائیں گے۔

۶۴ تا ۶۷۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو اتنی مہلت دو کہ ہم یکایک ان کے غرور والے رئیسوں کو ابوجہل ابن ہشام، ولید بن مغیرہ مخزومی، عاص بن وائل سہمی، عتبہ، شیبہ وغیرہ کو عذاب میں پکڑ لیں۔ چنانچہ سات برس کا قحط ان پر مسلط ہوگا اس وقت تو یہ عاجزی کریں گے اور پناہ مانگیں گے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ آج عذاب کا دن

اَلْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

تم آج کچھ فریاد نہ کرو' ہماری طرف سے تمہاری کچھ مدد نہ ہو گی ○ بے شک میری آیتیں تم کو پڑھ کر

فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۚ بِهٖ سٰمِرًا

سنائی جاتی تھیں تو تم تکبر و غرور میں آ کر رات کو ان آیتوں کے خلاف بیہودہ مشورے کر کے (حق کو چھوڑ کر) اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پاؤں

تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ

لوٹ جاتے تھے ○ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (قرآن) میں غور نہیں کیا کہ ان کے پاس نیا پیغام آیا جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آیا تھا (نہیں

اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

بلکہ ان کو اگلے رسولوں کا علم تھا) ○ یا انہوں نے اپنے رسول (محمد مصطفےٰ ﷺ) کو (جن کو وہ بچپن سے دیکھ رہے ہیں) نہیں پہچانا اس لیے ان کا انکار کر رہے ہیں ○

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ

یا وہ یہی کہتے ہیں کہ اس (رسول) کو جنون ہے (ایسا ہرگز نہیں) بلکہ وہ (رسول) تو ان کے پاس حق لے کر آیا اور (بات یہ ہے کہ) ان میں اکثر

كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ

کو حق برا لگتا ہے ○ اور اگر حق ان کی خواہشوں کے تابع ہوا کرتا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے

ہے آج عاجزی اور فریاد نہ کرو' تم ہمارے عذاب سے نہ بچو گے' کوئی تمہاری مدد نہ کرے گا۔ میری آیتیں تم کو سنائی جاتی تھیں تم کو بلایا جاتا تھا تو تم الٹے بھاگتے تھے' بت پرستی کی طرف جھکتے اور رجوع کرتے تھے' تم کو بیت اللہ پر غرور تھا کہ ہم کعبہ کے خادم ہیں' اس کے آس پاس بیٹھ کر راتوں کو جھوٹی کہانیاں کہتے تھے اور بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے اصحاب اور قرآن پاک کی ہجو کرتے تھے۔

ف: مفسر نے ''مستکبرین بہ'' کی ضمیر مجرور بیت اللہ کی طرف راجع کی اور یہاں پر اور اقوال بھی ہیں۔

۶۸ تا ۷۱- کیا یہ کافر قرآن پاک کے معنی نہیں سمجھتے' اس میں جو آیات وعید ہیں اس پر غور و فکر نہیں کرتے یا ان کو وہ بات مل گئی جو ان سے اگلوں کو یعنی باپ دادوں کو نہ ملی تھی یعنی عذاب الٰہی سے امان۔ یا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا' ان کے حسب و نسب و شرافت و دلائل نبوت میں شک ہے کہ ان کا انکار کرتے ہیں یا یہ کہ ان کو مجنوں کہتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ ان کے پاس سچی حق بات لائے ہیں قرآن و توحید و پیغام خدا اور اکثر آدمی اس حق و یقین کو ناپسند و مکروہ جانتے ہیں' اس کے منکر ہیں۔ اگر حق ان کے خیالوں کا پابند ہوتا اور بقول ان کے آسمان و زمین کا خدا الگ الگ ہوتا تو سب آسمان و زمین ان کے آپس کے اختلاف کی وجہ سے ابتر و خراب و تباہ ہو جاتے اور سب مخلوق بھی تباہ ہو جاتی' بلکہ ہم نے اپنی نصیحت اور اپنا ذکر (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کے ذریعہ سے ان کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا جس کی وجہ سے دنیا و آخرت

الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ

سب تباہ ہو جاتا بلکہ ہم تو ان کے پاس نصیحت اور وہ چیز لائے جس میں ان کی ناموری تھی تو وہ اپنی نصیحت اور نام آوری سے ہی منہ پھیر

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ اَمْ تَسْــَٔـلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ڰ وَّهُوَ خَيْرُ

رہے ہیں O (اے نبی ﷺ!) کیا آپ ان سے (حق کی تبلیغ پر) کچھ اجرت طلب کرتے ہیں تو آپ کے رب کی اجرت سب سے بہتر ہے اور وہی سب

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ ربع

سے بہتر روزی دینے والا ہے (آپ تو کسی مخلوق سے کچھ بھی طلب نہیں کرتے ہیں) O اور بے شک آپ تو ان کو سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں O

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾

اور بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ (سیدھے راستے سے) کترائے ہوئے (ہٹے ہوئے) ہیں O

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ

اور اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور جو کچھ تکلیف اور مصیبت ان پر پڑی ہے اسے دور فرما دیں تو (پھر بھی) وہ ضرور اپنی سرکشی میں ڈھیٹ بنے ہوئے

يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ

(گمراہی میں) گھومتے رہیں گے O اور بے شک ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا' پھر بھی وہ اپنے رب کے سامنے نہیں جھکتے ہیں

میں ان کی عزت وحرمت وشرافت و بزرگی ہے۔ مگر وہ پھر بھی اپنی نصیحت سے روگرداں ہیں اور منکر ہیں۔ خود ذلیل وخوار ہونا چاہتے ہیں۔ جہنم میں ذلت کا عذاب اختیار کرتے ہیں۔

۷۲ تا ۷۴۔ کیا اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اہل مکہ سے رسالت کے بدلہ میں اجرت اور مال و دولت مانگتے ہیں؟ کہ وہ دینا پسند نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے (نہیں)۔ آپ تو کسی سے کچھ نہیں مانگتے ہیں' آپ کے لیے تو آپ کے رب کا ثواب جنت سب دنیا و مافیہا سے افضل واعلیٰ ہے۔ وہ سب دینے والوں سے افضل واعلیٰ ہے' دنیا و آخرت میں سب کچھ دیتا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ تو ان کو صراط مستقیم' مبارک ومقدس مذہب اسلام کی طرف بلاتے ہیں اور جو لوگ اپنی ہٹ دھرمی وضد کی وجہ سے آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ راہ راست سے خود ہی منحرف و بیگانہ ہیں اور وہ خود ہی نقصان میں ہیں آپ کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

۷۵ تا ۷۷۔ اگر ہم ان پر یعنی اہل مکہ پر رحم کریں اور ان پر جو مصیبت وتکلیف ہے اس کو ہٹا دیں تو پھر یہ اپنی گمراہی وکفر وضلالت میں اندھوں کی طرح بھٹکتے پھریں گے اور غرور میں اکڑتے رہیں گے۔ ہم نے ان کو سختی میں پکڑا اور قحط سالی کا عذاب بھیجا پس انہوں نے پھر بھی عاجزی اور خضوع وخشوع نہ کیا اور توحید قبول نہ کی اور نہ انہوں نے عاجزی سے توبہ کی یعنی ایمان نہ لائے۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر عذاب شدید قحط سالی کا دروازہ کھولا تو وہ ناامید ہو گئے اور ہر

وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰىٓ اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ

اور نہ گڑگڑاتے ہیں ○ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر کسی سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو فوراً وہ اس میں نا امید

اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

ہو کر پڑے ہوئے ہیں ○ اور وہی ہے (اللہ تعالیٰ) جس نے تمہارے کان' آنکھیں اور دل بنائے پھر بھی تم

وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

بہت ہی کم شکر کرتے ہو ○ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ

اور (قیامت میں) تم کو اسی کی طرف اٹھنا ہے ○ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رات

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾

دن کی تبدیلیاں اس کے حکم سے ہیں کیا تم سمجھتے نہیں ○ بلکہ (یہ سننے کے بعد) انہوں نے وہی کہا جو (ان سے) پہلوں نے کہا تھا ○

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ

انہوں نے (یہ) کہا کیا جب ہم مرجائیں گے اور (گل سڑ کر) مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہم پھر (زندہ کر کے) نکالے جائیں گے (نہیں ہرگز نہیں) ○

بھلائی سے ناامید ہوئے اور ہماری رحمت سے محروم ہوئے۔

۷۸ تا ۸۰- اے آدمیو! (مکہ والو!) اسی نے تو تمہارے لیے کان پیدا کیے جن سے سنتے ہو' اس نے آنکھیں دیں جن سے دیکھتے ہو' اس نے دل دیے جن سے فکر کرتے ہو مگر اس پر بھی تم بہت ہی کم شکر گزار ہو۔ اس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور بسایا اور اسی کے پاس مرنے کے بعد دوبارہ لوٹ کر جاؤ گے' وہ وہاں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ وہی زندہ کرنے والا ہے یعنی قیامت کے وقت اور مارنے والا ہے یعنی دنیا میں اور رات دن کی گردش' آنا جانا' کم وبیش ہونا۔ تاریکی روشنی سب اسی کے حکم سے ہے اور دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کی دلیل ہے' کیا پھر بھی اے اہل مکہ! تم نہیں سمجھتے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ کی اتنی قدرتیں دیکھ کر بھی تم کو دوبارہ زندہ ہونے پر یقین نہیں آتا۔

۸۱ تا ۸۵- بلکہ یہ لوگ بھی اگلوں کی طرح مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور گلی ہوئی ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر زندہ ہوں گے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسی باتوں کا وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے پہلے ہوتا چلا آیا ہے' ان باتوں کی اصلیت سوائے اگلے لوگوں کے فرضی بنائے ہوئے قصوں' کہانیوں کے اور کچھ نہیں۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے پوچھیں کہ زمین اور اس کی عجائب مخلوقات کس کی پیدا کی ہوئی ہیں اگر عقل ہو تو بتلاؤ۔ قریب ہے کہ اس کے جواب میں یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ تب تم کہو

وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

بلکہ بے شک یہ وعدہ تو ہم سے اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی کیا گیا تھا (مگر اب تک کچھ بھی نہ ہوا) یہ تو صرف

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾

اگلے قصے کہانیاں ہیں O (اے نبی علیہ السلام!) آپ فرمایئے کہ اگر تمہیں کچھ علم ہے تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ کس کی ملکیت ہے O

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ

تو وہ فوراً کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی (ملکیت ہے) (اے نبی علیہ السلام!) آپ فرمایئے کہ پھر تم سوچتے سمجھتے کیوں نہیں O (اے نبی علیہ السلام!) آپ ان سے

السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا

پوچھیے کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور عرش عظیم کا مالک کون ہے O تو وہ فوراً کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ (ہی مالک ہے)

تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا

تو آپ فرمایئے کہ تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے کیوں نہیں O (اے نبی علیہ السلام!) آپ ان سے پوچھیے کہ اگر تمہیں کچھ علم ہے تو بتاؤ کہ ہر چیز کی حکومت کس کے

يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى

قبضہ میں ہے اور وہی پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا O تو وہ فوراً یہی کہیں گے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی شانیں ہیں آپ فرمایئے: تو پھر تم

تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ

کس جادو کے فریب میں پڑے ہو O اور بلکہ ہم تو ان کے پاس حق لے کر آئے اور بے شک وہ (اس کا شریک ٹھہرانے میں) یقیناً جھوٹے ہیں O اللہ تعالیٰ

کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں مانتے اور اللہ کی اطاعت کیوں نہیں کرتے اور اس کی قدرتوں پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔

۸۶ تا ۸۹- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان سے پوچھیں کہ ساتوں آسمانوں کا اور بڑے تخت کا یعنی عرش کریم کا مالک وخالق کون ہے؟ وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے ان کو پیدا کیا۔ تب آپ کہیں کہ باوجودیکہ تم جانتے ہو پھر دوسرے فرضی معبودوں کی عبادت سے کیوں نہیں بچتے اور اللہ تعالیٰ سے کیوں نہیں ڈرتے۔ ان سے یہ بھی پوچھو کہ ہر چیز کے خزانے اور حکومت کس کے ہاتھ ہے اور کون ہے جو سب پر حکم کرتا ہے اور اس پر کوئی حکم نہیں کرسکتا، وہی سب کو عذاب سے مصیبت سے بچاتا ہے اور اس کے عذاب سے کوئی کسی کو نہیں بچاسکتا۔ اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ؟ وہ یہی کہیں گے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی شان ہے اور اسی کے کام ہیں۔ بس تم کہنا کہ پھر کیوں اس پر جھوٹ جوڑتے ہو اور اس کو چھوڑ دیتے ہو۔ یہ اس تقدیر پر کہ "تسحرون" صیغہ معروف کا ہو یا یہ کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیکھیے کہ یہ کفار کس طرح دھوکہ دیے جاتے ہیں یعنی شیطان ان کو کیسے کیسے بہکاتا ہے اس تقدیر پر کہ مجہول ہو۔

۹۰ تا ۹۲- بلکہ ہم نے جبریل (علیہ السلام) کی معرفت ان کے نبی پر سچا قرآن اتارا، اس میں یہ ہے کہ خدا شریک

اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ

نے (اپنے لیے) کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے اگر یوں ہوتا تو ہر معبود اپنی بنائی ہوئی

بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ﴿۹۱﴾

مخلوق (الگ الگ) لے جاتا اور ضرور ایک دوسرے پر اپنا غلبہ چاہتا' اللہ تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ اس کے متعلق بناتے ہیں O

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع قُلْ رَّبِّ اِمَّا

۵ ع۱۵ ۵

ہر چھپے اور ظاہر کا جاننے والا ہے تو وہ ان کے شرک سے بلند اور بالاتر ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ دعا میں یوں عرض کیجئے

تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ

کہ اے میرے رب! اگر تو مجھے (دنیا میں) وہ عذاب دکھائے جس کا ان (منکروں) سے وعدہ کیا جارہا ہے O تو اے میرے رب! تو مجھے ان ظالموں میں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

(شامل) نہ کرنا O اور بے شک ہم اس بات پر قادر ہیں کہ ہم آپ کو وہ عذاب دکھادیں جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں (یعنی وہ عذاب آپ کے روبرو ان پر آ

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

جائے) O (اے نبی ﷺ!) آپ اچھی بھلائی کے ذریعہ برائی کو دفع کریں (یعنی برائی کا نیکی سے جواب دیں) ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ باتیں آپ کے حق

اور اولاد سے پاک ہے اور یہ کفار جھوٹے ہیں یعنی بت پرستی کرتے ہیں اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ خدا نے کوئی اولاد اپنے لیے نہیں بنائی' نہ لڑکا بنی آدم سے نہ لڑکی فرشتوں سے۔ نہ اس کا کوئی شریک و ہمسر ہے' اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی اپنی مخلوقات کو الگ کر لیتا اور آپس میں لڑتے جھگڑتے' کوئی غالب ہوتا کوئی مغلوب اور نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔ وہ پاک ہے ان باتوں سے جن کو کافر اس کی طرف نسبت کرتے ہیں' وہ غیب اور شہادت کا جاننے والا ہے یعنی ان باتوں کا جو بندوں سے غائب ہیں یا آئندہ کی باتوں کا اور جن کو بندے جانتے ہیں یا جو ہو چکا ہے سب کا عالم ہے۔ پس وہ ان باتوں سے جو یہ شرک کی کرتے ہیں برتر و بلند ہے۔

۹۳ تا ۹۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خدا سے دعا کریں کہ اگر تو میرے سامنے کافروں کو عذاب دے اور جس کا ان سے وعدہ ہے وہ میرے سامنے ظاہر کرے تو مجھ کو ان ظالم کافروں کے ساتھ نہ کرنا اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اس بات پر کہ تمہارے سامنے ان کافروں کو وہ عذاب دیں جس کا وعدہ ہے قادر ہیں' چنانچہ بروز جنگ بدر یہ وعدہ پورا ہوا۔

۹۶- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں کی بت پرستی کو کلمہ لا الہ الا اللہ کے زور سے دور کر دو یا یہ کہ لوگوں کے اور دشمنوں کے ضرر کو اچھی نرم بات سلام وغیرہ سے دفع کرو' ہم ان سب باتوں کو جانتے ہیں جو یہ کہتے ہیں اور افتراء کرتے ہیں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ

میں بناتے ہیں O اور آپ (دعا میں) یوں عرض کیجئے کہ اے میرے رب! میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں O اور اے میرے رب! میں اس سے بھی تیری پناہ

رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ

چاہتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں O یہاں تک کہ جب ان (منکروں) میں سے کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) پھر

ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ

لوٹا دے O شاید میں اس دنیا میں جسے میں چھوڑ آیا ہوں کچھ نیک کام کرلوں ہرگز نہیں (ایسا نہیں ہوسکتا) یہ تو ایک بات ہے جو وہ ضرور ان سے کہتا ہے اور ان کے

هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا

آگے ایک آڑ اور پردہ ہی عالم برزخ اس دن تک جس دن وہ اٹھائے جائیں گے (یعنی قیامت تک اس لیے وہ دنیا میں نہیں آسکتے) O پھر جب

نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

صور پھونکا جائے گا تو اس دن ان کے درمیان نہ رشتے رہیں گے اور نہ کوئی ایک دوسرے کی بات پوچھے گا O

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ

تو جن کی تولیں بھاری ہوں گی وہی فلاح پائیں گے O اور جن کی تولیں ہلکی

۹۷ تا ۹۸- اور یہ بھی دعا کرو: اے رب! میں شیطان کے وسوسوں سے اور عقل کے جاتے رہنے سے اور اس بات سے کہ شیاطین مجھ کو نماز میں قرآن کے پڑھنے میں، موت کے وقت چھیڑیں ستائیں شرارت کریں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں تو مجھے اپنی حفاظت میں رکھ اور شیاطین کی شرارتوں سے بچا۔

۹۹ تا ۱۰۱- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو یہاں تک مہلت دو کہ ان میں سے ایک ایک کو موت آتی جائے، یہ ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ موت آئے، اس وقت کہیں گے جبکہ ملک الموت اور ان کے مددگار فرشتوں کو دیکھیں گے کہ اے پروردگار! مجھ کو دنیا کی طرف واپس کر، میں اعمال صالحہ کروں، ایمان لاؤں اور پھر دنیا میں اچھی طرح رہوں۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ وہ دنیا میں نہ لوٹے گا، یہ لوٹنے کی بات فقط بات ہے کچھ نفع نہیں دیتی ہے، وہ یونہی شدت سے غم کھائے گا اور کچھ نتیجہ نہ ہوگا اور ان کے سامنے موت کے بعد برزخ ہے یعنی قبر میں ٹھہرنا ہے جب تک کہ سب مردے قبروں سے اٹھیں۔ پس جب صور پھونکا جائے گا اور سب اٹھیں گے تو آپس میں کوئی رشتہ ونسبت نہ رہے گی۔ کافروں کے نسب کچھ کام نہ آئیں گے اور نہ کوئی کافر کسی کافر کو پوچھے گا، نہ باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا پرسان حال ہوگا۔ سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔

۱۰۲ تا ۱۱۱- پھر اس دن جس کسی کا نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا تو وہ لوگ فلاح پانے والے ہوں گے۔ عذاب سے بچنے والے جنت سے فائز ہیں اور جس کا پلہ نیکیوں کا ہلکا ہے تو وہ لوگ نامراد بدنصیب نقصان میں ہیں اور جہنم میں ہمیشہ مقیم

مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ

ہوں گی تو یہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے خود اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا وہ ہمیشہ ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

جہنم میں رہیں گے O ان کے مونہوں پر آگ لپٹیں مار کر جھلس دے گی اور اس میں ان کے منہ جل کر بگڑے ہوئے ہوں گے O

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا

(اور ان سے کہا جائے گا:) کیا تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر نہ سنائی جاتی تھیں تو تم ان کو جھٹلاتے تھے O وہ کہیں گے کہ

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ

اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی (نحوست سوار ہوئی) اور ہم تھے ہی گمراہ لوگ O اے ہمارے رب!

اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا

ہم کو جہنم سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی دوبارہ نافرمانی کریں تو بے شک ہم ظالم ہوں گے O اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں

وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ

دھتکارے ہوئے (ذلیل ہو کر) پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو O بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کہتا تھا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے O

رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ ان کے چہروں کو آگ کی لپٹیں جلا ڈالیں گی، گوشت ہڈیوں کو جلا ڈالیں گی اور وہ وہاں بدہیئت بدشکل ہوں گے، منہ کالے نیلی آنکھیں۔ خدا تعالیٰ ان سے کہے گا کہ کیوں کیا میری آیتیں دنیا میں تم کو نہیں سنائی جاتی تھیں اور قرآن پاک نہیں پڑھا جاتا تھا پھر تم ان کو جھٹلاتے تھے۔ وہ دوزخ میں سے کہیں گے کہ پروردگار! ہماری شقاوت و بدبختی ازلی قسمت غالب ہوئی تو نے جو لوح محفوظ میں لکھ دی تھی، ہم ایمان نہ لائے کافر اور گمراہ ہوئے۔ خدایا! ہم کو دوزخ کے عذاب سے نکال لے اب اگر ہم کفر کریں تو ظالم ہوں گے۔ ارشاد ہوگا کہ چپ رہو ذلیل ہو جاؤ آگ ہی میں رہو مجھ سے کلام تک بھی نہ کرو۔ میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایمان لایا تھا وہ جب دعا کرتا تھا کہ پروردگار! ہم تجھ پر تیری کتاب تیرے رسول پر ایمان لائے تو گناہ بخش دے ہم پر رحم کر۔ عذاب نہ دے تو سب رحم والوں سے ماں باپ سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو تم ان سے مسخراپن کیا کرتے تھے ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے یہاں تک کہ تم مجھ کو بالکل بھول گئے توحید و طاعت سب ترک کر دی اور ان سے خوب ہنسا کرتے تھے۔ آج میں نے ان کو ان کی برداشت کے بدلہ میں جو میری اطاعت اور تمہاری

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ

تو (اے منکرو!) تم نے ان کا ٹھٹھا بنالیا یہاں تک (کہ ان سے ٹھٹھا کرنے اور ان کے بنانے کے مشغلہ میں پڑ کر) میری یاد ہی بھول گئے

تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ

اور تم ان سے ہنسا کرتے تھے (اور وہ تمہاری باتوں پر صبر کرتے تھے)O بے شک میں نے آج ان کو ان کے صبر کا یہ بدلہ دیا

الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾

کہ وہی کامیاب ہیں O اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم زمین میں کتنے سال ٹھہرے O

قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّیْنَ ﴿۱۱۳﴾

وہ کہیں گے: ایک دن ٹھہرے یا ایک دن سے بھی کم تو تُو گننے والے فرشتوں سے دریافت فرما O

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم (دنیا میں) بہت ہی کم ٹھہرے کاش کہ تم نے (دنیا میں) یہ بات جانی ہوتی O

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

کیا تم نے سمجھا تھا کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم کو ہماری طرف لوٹنا نہیں ہے O

اذیت پر کی تھی یہ بدلہ دیتا ہوں کہ وہ جنت میں فائز المرام ہوتے ہیں۔ یہ آیت ابوجہل وغیرہ کے بارے میں ہے جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ وغیرہ مسلمانوں سے استہزاء کیا کرتے تھے ان کا مذاق بناتے تھے۔

۱۱۲ تا ۱۱۸۔ اللہ تعالیٰ کفار سے پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنا عرصہ رہے یا قبروں میں کتنے سال کتنے مہینے کتنے دن رہے؟ وہ کہیں گے کہ ایک دن۔ پھر ان کو کچھ شک ہوگا' وہ کہیں گے کہ شاید ایک دن سے بھی کم ہی ٹھہرے۔ پھر کہیں گے کہ ہم نہیں جانتے تو شمار کرنے والوں سے دریافت کر۔ یعنی کراماً کاتبین سے یا ملک الموت اور ان کے مددگار فرشتوں سے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم قبروں اور دنیا میں بہ نسبت اس کے جو دوزخ میں رہو گے بہت کم ٹھہرے۔ یعنی اب دوزخ میں ہمیشہ رہو گے اگر تم میرا قول سچا سمجھو اور اس کو یقین جانو (یا یہ کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے کافرو! اگر تم دنیا میں میرے رسولوں کی تصدیق کرتے تو یہ خوب سمجھتے کہ قبروں میں تھوڑا رہنا ہوگا مگر تم تو یہ خیال کرتے تھے کہ مر کر پھر زندہ نہ ہوں گے اور ہمیشہ مٹی میں رہیں گے)۔ اس تقدیر پر کلام میں تقدیم تاخیر ہوگی۔ مطلب یوں ہوگا کہ کیا اہل مکہ! تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ بیکار مہمل پیدا کیا۔ نہ امر نہ نہی' نہ ثواب نہ عقاب اور تم ہمارے پاس بعد موت کے نہ لوٹو گے؟ اگر تمہارا ایسا خیال ہے تو بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ برتر ہے' اولاد و شریک سے منزہ و پاک ہے' بادشاہ حقیقی ہے حق ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ عرش بزرگ کا مالک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور شے کو پوجے گا وہ بالکل باطل پر ہے اس کے پاس کوئی

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ

تو اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ (اس بات سے) بہت بلند (اور بالاتر) ہے (کہ کوئی چیز بیکار پیدا کرے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عزت

الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لا لَا بُرْهَانَ لَهٗ

والے عرش کا مالک ہے ○ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا

بِهٖ لا فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

حساب اس کے رب کے یہاں ہے، بے شک کافر چھٹکارا نہ پائیں گے ○

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

اور (اے نبی ﷺ!) آپ یوں عرض کیجیے کہ اے میرے رب! (میری امت کو) بخش دے اور (ہم پر) رحم فرما تو ہی سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے ○

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ ۲۴	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۶۴ رُكُوْعَاتُهَا ۹
سورۂ نور مدنی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں چونسٹھ آیات، نو رکوع ہیں

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے ہی نازل کیا اور ہم نے ہی اس کے احکام فرض کیے اور ہم نے اس میں کھلی کھلی آیتیں نازل فرمائی ہیں تا کہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

تم سمجھو اور دھیان کرو ○ زانیہ بدکار عورت اور زانی بدکار مرد کو ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ

دلیل اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کی نہیں، وہ خیالی اور جہالت کی باتوں کا عامل ہے اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے، وہ آخرت میں اس کو عذاب دے گا۔ بے شک کافر ہرگز ہرگز آخرت میں نجات وفلاح نہ پائیں گے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے اور دعا کیجیے کہ پروردگار! میری امت کے گناہ بخش دے اور اس پر رحم کر اور ان کو عذاب نہ دے، تو سب سے زائد رحم کرنے والا ہے۔

سورۃ النور

۱ تا ۲- اس سورت میں نور کا ذکر ہے۔ یہ سب مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت کو ہم نے بواسطہ جبریل نازل کیا، اس کے احکام فرض کیے، حلال حرام بتلائے۔ اس میں آیات بینات، اوامر ونواہی اور فرائض وحدود سکھائے کہ تم نصیحت مانو۔ حدود کو بیکار نہ چھوڑو "انزلنھا" کی ضمیر منصوب "سورۃ" کی طرف راجع ہے۔ عورت زنا کار اور مرد زنا کار کو سو سو کوڑے مارو یعنی اگر وہ دونوں بکر یعنی غیر شادی شدہ ہوں، اور خدا تعالیٰ کی حد جاری کرنے سے اور اس کے حکم کرنے سے تم کو محبت مہربانی

مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے دین (کے جاری کرنے) میں ان دونوں پر کچھ ترس نہ آئے اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور آخری

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ

دن پر ایمان لاتے ہو اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر رہے

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ

(تاکہ ان کو عبرت ہو) ○ بدکار مرد سوائے بدکار یا مشرکہ عورت کے کسی سے نکاح نہ کرے اور بدکار عورت

الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى

سوائے بدکار مرد یا مشرک کے اور کسی سے نکاح نہ کرے اور یہ کام (یعنی بدکار سے نکاح کرنا) مسلمانوں پر

الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا

حرام کر دیا گیا ہے ○ اور جو لوگ پاک دامنہ پارسا عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں پھر چار گواہ معائنہ

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ

کے نہ لائیں تو ان کو اسی اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی

روک لے یعنی ایسا نہ ہو کہ قوم کے یا محبت کے لحاظ سے حکم الٰہی جاری نہ کرو اگر تم خدا تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان لائے ہو اور چاہیے کہ زانیوں کو عذاب دیتے وقت، حد قائم کرتے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ وہاں موجود ہو کہ واقعہ کی یادداشت رہے اور لوگوں کو عبرت و نصیحت ہو تاکہ دیکھنے والے لوگ ایسے جرائم سے بچیں۔

۳۔ مرد زانی نہ نکاح کرے مگر زانیہ سے یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نہ نکاح کرے مگر زانی مرد یا مشرک سے، یعنی زانیہ سے نکاح مسلمانوں پر حرام ہے۔ یا یہ کہ زنا کے فعل کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر حرام قرار دے دیا۔ بعض مہاجرین فقراء نے چاہا کہ اہل کتاب و مشرکین کی زنا کار مالدار تونگر باندیوں سے نکاح کریں جو بطور کسبیوں کے بازار میں علی الاعلان اسی لیے بیٹھتی تھیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ زانی بے باک اہل کتاب جو ان سے زنا کرتے ہیں وہی ان زانیات و مشرکات سے نکاح کریں اور یہ زانی عورتیں انہیں زانی مشرکوں یا کتابیوں سے ملیں، مسلمانوں پر ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔ یا نکاح سے مراد وطی ہو یعنی زانی خواہ مسلمان ہو خواہ کتابی ہو خواہ مشرک، زانیہ مسلمہ یا کتابیہ یا مشرکہ سے ہی زنا کرتا ہے اور زانیات کتابیات یا مشرکات زانی سے ہی زنا کرتی ہیں اور زنا مسلمانوں پر حرام ہے۔

۴ تا ۵۔ جو لوگ کہ آزاد مسلمان پاک دامنہ عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ آزاد عادل مسلمان پیش نہیں کرتے تو ان کو بہتان کے بدلے اسی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو وہ فاسق فاجر ہیں۔ مگر جو اس کے

شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا

قبول نہ کرو اور یہی لوگ فاسق (بدکار) ہیں ○ مگر جو اس کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ

توبہ کر لیں اور اپنے آپ کو سنوار لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جو لوگ

يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ

اپنی بیویوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا کوئی اور گواہ نہ ہوں تو ایسے لوگوں کی گواہی

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾

یہ ہے کہ ہر ایک چار بار اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ بے شک وہ سچا ہے ○

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾

اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ○

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

اور عورت سے اس طرح سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر چار بار (اس بات کی) گواہی دے کہ بے شک اس کا خاوند (اس پر عیب

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ

لگانے میں) یقیناً جھوٹا ہے ○ اور پانچویں بار یوں کہے کہ اگر اس کا خاوند سچا ہے تو اس (عورت) پر

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ

اللہ کا غضب ہو ○ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا (اور) حکمت والا

بعد توبہ کر لیں اور اخلاص برتیں تو اللہ غفور ہے، توبہ والوں کو بخشتا ہے، رحیم ہے جو توبہ پر مرے اس پر رحم کرے گا۔ یہ آیت عبداللہ بن ابی وغیرہ کی شان میں اتری۔

۶ تا ۱۰- جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت زنا لگائیں اور اس پر سوائے اپنے گواہ نہ پائیں، تو ان سے ایک یعنی خاوند چار بار اس طرح گواہی دے اور قسم کھائے کہ قسم اس کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں میں اس بات یعنی تہمت میں سچا ہوں اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت اگر میں جھوٹا بہتان باندھتا ہوں اور عورت پر سے عذاب حد رجم یوں دفع ہوگا کہ وہ چار بار خدا کو گواہ کر کے کہے یعنی چار قسمیں کھائے کہ خدائے وحدہ لاشریک کی قسم! خاوند جھوٹا ہے میں پاک ہوں

ع ۱۰ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿۱۰﴾ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ

نہ ہوتا (تو تمہارا پردہ کھول دیتا) O بے شک جو لوگ بہتان بنا کر لاتے ہیں وہ تمہیں میں کا ایک گروہ ہے' اس کو اپنے لیے

شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ

بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے' ان میں سے ہر شخص کے لیے بقدر اپنے عمل کے گناہ ہے

الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۱﴾ لَّوْلَا

اور ان میں سے وہ جس نے اس میں بڑا حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے O (اے مسلمانو!)

إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا

جب تم نے اس کو سنا تھا تو کس لیے ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں نے اپنے اوپر نیک گمان نہ کیااور کیوں نہ کہا

هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿۱۲﴾ لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا

کہ یہ تو کھلا ہوا بہتان ہے O وہ کس لیے اس بہتان پر چار گواہ نہ لائے' پھر جب وہ گواہ نہ

اور پانچویں باریوں کہے کہ اگر خاوند تہمت میں سچا ہوتو مجھ پر خدا تعالیٰ کا غضب اترے اور اگر تم پر خدا کا فضل و رحم نہ ہوتا تو پردہ فاش کر دیتا جھوٹ سچ ظاہر کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ تو آپ ہی تائب کا گناہ بخشتا ہے' حکیم ہے کہ مرد عورت کے لعان میں بہت حکمتیں رکھی ہیں۔ یہ آیت عاصم بن عدی انصاری کے بارے میں اتری کہ اس واقعہ میں مبتلا ہو گئے تھے۔

۱۱ تا ۱۲- منافقین عبداللہ بن ابی بن سلول وغیرہ نے جو حضرت بی بی عائشہ کو صفوان بن معطل سے متہم کیا تھا جبکہ وہ ان کو قافلہ کی روانگی کے بعد اپنے اونٹ پر بٹھا کر لائے تھے اس میں بعض مسلمان بھی اشتباہ و غلطی سے شریک ہو گئے تھے' ان کے بارے میں اترا کہ یہ لوگ جنہوں نے ''افک'' اٹھایا یعنی جھوٹی تہمت جوڑی وہ تم ہی میں سے ہیں۔ عبداللہ ابن سلول تو منافق اور باقی حسان بن ثابت انصاری' مسطح بن اثاثہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خالہ زاد بھائی' عباد بن عبدالمطلب' حمنہ بنت جحش وغیرہ۔ سو یہ اپنے لیے شر نہ جانو یعنی جو حضرت صدیقہ کو تہمت لگائی گئی' اے مسلمانو! تم اس کو اپنے لیے بہتر سمجھو کہ ثواب آخرت تم کو ملے گا' جتنے آدمی اس بارے میں شریک ہوئے ان میں سے ہر شخص کو اپنے کیے کی سزا ملے گی اور جو اس بات کا شائع کرنے والا اور اپنے ذمہ اس کا اہتمام لینے والا ہے یعنی عبداللہ بن ابی منافق اس کو دنیا میں بھی سخت عذاب ہوگا یعنی اسی (۸۰) درے تہمت کی سزا میں لگائے جائیں گے اور آخرت میں دوزخ ملے گی۔ اے مسلمانو! جب تم نے یہ خبر سنی تو شروع ہی سے اس کو جھٹلایا کیوں نہیں اور مسلمان مرد عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمان کیوں نہیں کیا یعنی یہ خیال کیوں نہیں کیا کہ یہ بالکل کھلا ہوا جھوٹ ہے اور غلط بات ہے۔ یعنی عائشہ صدیقہ پر ایسا گمان کیوں نہیں کیا جیسا وہ اپنی ماؤں پر کرتے ہیں' وہ بھی تو ام المؤمنین ہیں پھر ماں پر بدگمانی کیسی۔

۱۳ تا ۱۶- تہمت لگانے والے چار گواہ اپنے دعوے پر کیوں نہیں لائے جو عادل ہوتے اور گواہی ادا کرتے' جبکہ یہ

بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

لائے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں ○ اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس کا تم نے چرچا کیا تھا اس میں تم

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا

پر کوئی بڑا عذاب پہنچتا ○ اور جب تم ایسی بات ایک دوسرے سے سن کر (بے دھڑک) اپنی زبانوں پر لاتے تھے اور اپنے مونہوں سے وہ

لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَ

بات نکالتے تھے جس کا تمہیں علم بھی نہ تھا اور تم اس کو ہلکی (معمولی) بات سمجھتے تھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے ○ اور

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ

جب تم نے اس کو سنا تھا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہمیں تو اس کا منہ سے نکالنا بھی مناسب نہیں' اے اللہ! تو پاک ہے

هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ

یہ تو بڑا بہتان ہے ○ اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت فرماتا ہے کہ اگر تم ایمان دار ہو تو پھر کبھی

چار گواہ نہ لا سکے تو یہ لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ اے لوگو! اگر تم پر خدا کا فضل و رحم نہ ہوتا دنیا و آخرت میں تو تم کو اس بارے میں چرچا کرنے میں' آپس میں جلسوں میں بیٹھ کر خیالات بنانے پر سخت عذاب پہنچتا۔ دنیا و آخرت میں سزا ملتی کہ تم اس جھوٹ بات کو اپنی زبانوں سے نکالتے اور آپس میں اپنے مونہوں سے ایسے ایسے خیالات ظاہر کرتے ہو جس کا تم کو مطلق علم نہ تھا نہ کوئی دلیل اور گواہ اور تم ان باتوں کو ہلکا جانتے تھے اور معمولی سمجھتے تھے حالانکہ اس کی سزا خدا کے نزدیک نہایت سخت ہے اور خدا اس افتراء اور بہتان کو بہت سخت بات اور بڑا افتراء جانتا ہے۔ مسلمانو! جب تم نے یہ سنا تو یہ کیوں نہیں کہا کہ ہم کو ہرگز یہ بات اپنی زبان سے نکالنا جائز و لائق نہیں اور ہم یہ خیال نہیں کر سکتے۔ یا اللہ تو پاک ہے' تیری پناہ یہ سخت بہتان ہے۔ ''لو لا فضل اللہ علیکم'' سے یہاں تک ان سے خطاب ہے جو تہمت لگانے میں شریک نہ تھے مگر خیالات بناتے تھے' غور کرتے تھے' شک رکھتے تھے' ان کو تنبیہ کی گئی کہ انہوں نے اپنی ماں پر شک کیوں کیا۔

۱۷ تا ۱۸۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو سمجھاتا اور نصیحت کرتا اور ڈراتا ہے کہ اب آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا اگر تم مسلمان ہو اور تصدیق رکھتے ہو اور خدا اپنی نشانیاں و احکام بیان کرتا ہے' امر و نہی سکھاتا ہے' وہ تمہارے سب خیالوں اور باتوں کا عالم ہے' جو حکم دیتا ہے اس میں حکمت والا ہے مثلاً حکم قذف دیا کہ اس میں صدہا حکمتیں ہیں۔

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾

ایسا نہ کرنا ○ اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں صاف صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم (و) حکمت والا ہے ○

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے تو ان کے لیے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

درد ناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

النصف ۲ ع ۱۰ ۸

اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑی رحمت والا (اور) مہربان ہے (تو تم اپنے کیے کا مزہ چکھتے) ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ

اے ایمان والو! شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو او جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے وہ تو (اس کو)

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ

بے حیائی کی بات اور بُری ہی بات بتائے گا اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک اور ستھرا نہ ہو سکتا لیکن اللہ تعالیٰ

۱۹ تا ۲۰۔ بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اس بات کا یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جو صفوان سے تہمت لگائی گئی اس کا ذکر شائع ہو تو ان کو دنیا و آخرت میں سخت عذاب ہے۔ دنیا میں اسی (۸۰) کوڑے حد مقرر ہے اور آخرت میں دوزخ کا عذاب ہوگا یعنی عبداللہ بن ابی وغیرہ کو اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے یعنی بی بی صاحبہ کی طہارت و پاکدامنی و برأت کو اور تم نہیں جانتے ہو۔ اگر خدا کا فضل و رحم ان مسلمانوں پر نہ ہوتا جو اس الزام کے لگانے میں شریک نہیں تھے اور یہ نہ ہوتا کہ خدا رؤف رحیم ہے تو خدا جانے کیا ہو جاتا یعنی دنیا میں ہی عذاب نازل ہو جاتا۔

۲۱۔ مسلمانوں کو اتباع وسوسۂ شیطانی سے منع کیا گیا کہ اے مسلمانو! قرآن و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان والو! شیطان کے وساوس و خیالات کو نہ مانو۔ جو شخص اس کے ظاہری اچھے معلوم ہوتے ہوئے وسوسوں کو مانے گا وہ گمراہ ہوگا' وہ تو بری بات اور برے کاموں کا ہی حکم کرتا ہے اور وہ باتیں بتاتا ہے جو نہ قرآن میں نہ حدیث میں نہ اصول شریعت میں' اگر خدا تعالیٰ کا حفظ و فضل و رحم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی مسلمان موحد صالح کفر و شرک سے پاک نہ ہوتا۔ مگر خدا جس کو چاہتا ہے

يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ

جس کو چاہتا ہے پاک (اور ستھرا) کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سننے والا جاننے والا ہے O اور تم میں سے فضیلت والے

مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ

اور مقدور والے قرابت داروں اور مسکینوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖص وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

دینے کی قسم نہ کھائیں اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں' کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش

لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

دے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O بے شک جو لوگ انجان (بے خبر) پارسا مومن عورتوں کو

الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ

(بدکاری کا) عیب لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت اور پھٹکار ہے اور ان کے

عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ لا يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

لیے بڑا عذاب ہے O جس دن کہ ان پر ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ وہ عمل کرتے تھے اس پر گواہی دیں گے

پاک موحد صالح بناتا ہے جو اس کے علم میں اس کے لائق ہوتا ہے۔ خدا تمہاری سب باتوں کو سنتا ہے اور تمہارے اعمال جانتا ہے۔

۲۲- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ قسم کھائی کہ میں اپنی برادری میں ان کو جو تہمت لگانے میں شریک ہیں جو کچھ دیا کرتا تھا اب نہ دوں گا۔ تب یہ اترا کہ بزرگی اور وسعت والوں یعنی مالداروں کو یہ قسم نہ کھانا چاہیے کہ وہ اپنے اہل قرابت کو اور مسکینوں اور مہاجروں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے' ان کو چاہیے کہ معاف کریں خطا سے درگزر کریں یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہ چاہیے کہ مسطح کو نہ دینے کی قسمیں کھائیں جو ان کا خالہ زاد بھائی ہے اور فقیر ہے اور مہاجر فی سبیل اللہ ہے۔ کیا اے مال والو! تم یہ پسند نہیں کرتے کہ خدا تمہیں بخشے۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو بخشتا ہے' ان پر رحم کرتا ہے۔ چنانچہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی تو کہا: میں مغفرت کو چاہتا ہوں اور جو کچھ دیا کرتے تھے وہ پھر جاری کر دیا۔

۲۳ تا ۲۵- عبداللہ بن ابی وغیرہ کے بارے میں اترا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وصفوان کے بارے میں لغو خیال بناتے تھے کہ جو پاک آزاد غافل' بھولی بھالی' عفیف' پاکدامن مسلمان موحد مصدق عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں۔ دنیا میں حد اسی (۸۰) کوڑے' آخرت میں نار اور ان کو دنیا کے سب عذابوں سے زائد سخت عذاب ہوگا۔ جس دن ان کی باتوں پر ان کی زبانیں اور ان کے افعال پر ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے اور وہ جو عمل کرتے

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ

(یعنی قیامت کے دن) ○ اس روز اللہ تعالیٰ ان کی واجبی پوری پوری سزا دے گا

يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ

اور وہ جان لیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ برحق ہی (ہر بات) ظاہر کرنے والا ہے ○ ناپاک عورتیں ناپاک

وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ

مردوں کے لیے ہوتی ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہوتے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور

لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۗ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہوتے ہیں' وہ پاک اور بری ہیں ان باتوں سے جو یہ لوگ بکتے پھرتے ہیں' ان کے لیے

رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ ۳ع ۹

بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں جب تک اجازت نہ مانگو

تھے ان کے اعضاء سب بتا دیں گے اس دن خدا تعالیٰ ان کو یعنی ابن ابی وغیرہ منافقین کو ان کے اعمال سیئہ کی پورے پورے انصاف وعدل سے جزاء دے گا اور جان لیں گے کہ خدا تعالیٰ نے جو دنیا میں کیا تھا سب حق واضح اور یقین قطعی تھا۔

۲۶- خبیث افعال واقوال خبیث آدمیوں سے سرزد ہوتے ہیں اور خبیث ہی ان کو صادر کرتے ہیں اور وہی ان کا اتباع کرتے ہیں اور مانتے ہیں اور پاک اعمال واقوال پاک آدمیوں سے سرزد ہوتے ہیں اور وہی ان کو کرتے ہیں۔ یا یہ خبیث افعال واقوال خبیثوں کے لائق اور خبیث ان کے لائق اور پاک پاکوں کے لائق اور پاک ان کے لائق۔ یا یہ کہ خبیث مرد عورتیں آپس میں یوں مناسبت اور اتحاد رکھتے ہیں جیسے پاک مرد عورتیں اپنے آپس میں' یعنی قاذفین وقاذفات عائشہ آپس میں مشابہت رکھتے ہیں وہ دونوں خبیث ہیں اور منکرین قذف ومنکرات طیب ہیں۔ یا یہ کہ خبیث باتیں خبیثوں کے اور پاک پاکوں کے لائق ہیں یعنی بروں کی طرف بری بات منسوب ہونی چاہیے' ان کو برا کہنا چاہیے اور جب بروں کی طرف کوئی برائی منسوب ہوتی ہے تو سب سچ سمجھ لیتے ہیں اور برا ہی برا کہتے ہیں اور اچھوں کی طرف اچھائی ہی منسوب ہوتی ہے' ان کو سب اچھا ہی اچھا کہتے ہیں یعنی اچھوں کی اچھائی' بروں کی برائی سب جانتے ہیں۔ پس جبکہ پاک پاکوں ہی سے الفت واتحاد رکھتے ہیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا افعال واقوال میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ وموافق ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے موافق۔ وہ اچھے لوگ یعنی عائشہ وصفوان ان باتوں سے جن کو لوگ ان کی طرف منسوب کرتے ہیں مبرا ومنزہ ہیں' ان کے لیے مغفرت ہے گناہوں سے دنیا میں اور رزق کریم' عزت کی روزی جنت میں۔

۲۷ تا ۲۹- بغیر اجازت کے گھر میں جانے سے جو ایک دوسرے کے ہاں چلے جاتے ہیں منع کیا گیا۔ اے مسلمانو! سوائے اپنے گھروں کے غیروں کے گھروں میں جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر کے لوگوں کو سلام نہ کر لو داخل نہ ہو۔ یعنی

حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَھْلِھَا ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ

اور گھر والوں پر سلام نہ کرو نہ جایا کرو' یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم دھیان کرو

تَذَکَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْھَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْھَا حَتّٰی

(اور نصیحت حاصل ہو) ○ پھر اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تب بھی (ان کے مالکوں کی) بغیر اجازت

یُؤْذَنَ لَکُمْ ۚ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ

ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ یہی تمہارے حق میں (بہتر اور) بہت ستھرا کام ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو خوب

بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴿۲۸﴾ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا

جانتا ہے ○ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ایسے گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں (بلکہ ان میں عام لوگوں کی آمدورفت کی اجازت ہے)

غَیْرَ مَسْکُوْنَۃٍ فِیْھَا مَتَاعٌ لَّکُمْ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے (یا ان میں تمہارا اسباب ہے) اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ○

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ؕ ذٰلِکَ

(اے نبی ﷺ!) ایمان دار مردوں کو حکم دیجیے کہ اپنی نظریں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں' یہ ان کے لیے بہت پاکیزگی

جب تک سلام کلام نہ کرلو انس و محبت نہ کرلو داخل نہ ہو کہ پہلے سلام ہے بعد کو استیناس (انس بڑھانا) اور اگر استیذان (اجازت طلب کرنا) مراد ہے تو بھی بعض تقدیم تاخیر کہتے ہیں (یعنی پہلے سلام کرے پھر استیذان اور اگر معلوم کرنا اس امر کا بھی ہو کہ کوئی اندر ہے یا نہیں مراد ہو تو تقدیم تاخیر کی حاجت نہیں۔ یہ تسلیم و استیذان اجازت مانگنا تمہارے حق میں بہتر ہے اور زیادہ نفع مند کہ تم سمجھو اور نصیحت مانو۔ اور بغیر اجازت ایک دوسرے کے گھر میں نہ چلے جاؤ' اگر تم کسی کے گھر جاؤ اور وہاں کوئی نہ ہو جو اجازت دے تو اندر داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت نہ ملے اور اگر تم سے یہ کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو فوراً لوٹ جاؤ۔ لوگوں کے دروازوں پر کھڑے نہ رہو یہ تمہارے لیے مصلحت اور پاکی اور نفع والی بات ہے' دروازوں پر کھڑا رہنا برا ہے اور خدا تعالیٰ جو تم کام کرتے ہو استیذان وغیرہ سب جانتا ہے۔ ہاں ایسے گھر جن میں کوئی رہتا نہیں جیسے سرائیں' چوپالیں اور ان میں تمہارے لیے منفعت ہے کہ سفر میں گرمی' جاڑے' برسات میں آرام پاتے ہو وہاں بغیر اجازت چلے جانا کوئی برا نہیں یعنی اس لیے کہ وہاں تو اجازت عام ہوتی ہے اور تم جو ظاہر کرتے ہو یعنی استیذان و تسلیم اور جو کچھ چھپاتے ہو یعنی اذن و جواب خدا تعالیٰ سب جانتا ہے۔

۳۰ تا ۳۱۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مسلمانوں سے فرما دیجیے کہ اپنی آنکھیں حرام سے روکیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں' یہ ان کے لیے بہت پاکی کی بات ہے اور اصلح ہے (بہت بہتر) اور وہ جو خیر و شر کرتے ہیں خدا کو سب خبر ہے اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مسلمان عورتوں کو حکم دے دیں کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو غیر مردوں کی طرف نظر

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ

(اور ستھرے پن) کی بات ہے' بے شک اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کی خبر ہے O اور مسلمان عورتوں کو حکم

يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

کیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور اپنے

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ص

دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا بناؤ سنگار اپنے شوہروں

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ

یا اپنے باپ یا اپنے شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ

یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتوں یا اپنی کنیزوں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکروں

اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ

بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا ان بچوں جنہیں عورتوں کی

حرام سے بچائیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار' زیور' بازو بند وغیرہ لوگوں کو نہ دکھائیں مگر جو چیزیں ظاہر ہوتی ہیں یعنی اچھے کپڑے اور کپڑوں کے اوپر سے زیور کا نشان اور ان کو چاہیے کہ اپنے سینوں پر گریبان پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں کہ بدن نہ کھل جائے اور اس کو نیچے تک لٹکائیں اور اپنا زیور بازو بند وغیرہ سوائے اپنے خاوندوں کے اور اپنے باپوں کے خواہ نسبی ہوں خواہ رضاعی اور سوائے خاوندوں کے باپوں کے یعنی خسروں (سسر) کے اور سوائے فرزندوں کے نسبی یا رضاعی اور سوائے خاوندوں کے لڑکوں کے اور سوائے اپنے برادران نسبی یا رضاعی کے اور فرزندوں برادران نسبی یا رضاعی کے اور ہمشیر زادگان نسبی یا رضاعی کے اور سوائے مسلمان عورتوں کے اور سوائے ان لڑکیوں کے یعنی باندیوں کے اور ان کے جو خاوند کے ساتھ نوکر وغیرہ رہتی ہیں جن کو شہوت نہیں ہوتی جیسے خوجے یا بہت بوڑھے اور سوائے ان لڑکوں کے جو ابھی عورتوں کے اندرونی حالات نہیں جانتے ہیں اور مجامعت کی طاقت نہیں آئی ہے شہوت والے نہیں ہیں نہ ان کو عورتوں کی طرف رغبت ہوتی ہے نہ عورتوں کو ان کی طرف۔ ان کے سوا کسی کو نہ دکھائیں ان مذکورین سے پردہ نہیں' اگر یہ لوگ زینت و زیور دیکھ لیں تو برائی نہیں اور وہ عورتیں اپنا پاؤں زمین پر یا دوسرے پاؤں سے مار کر نہ جائیں کہ جو چھپی زینت زیور ہے وہ غیر لوگوں اجنبی مردوں پر ظاہر ہو جائے یعنی کڑے' چھڑے' جھانجھن (پازیب) وغیرہ اور اے مسلمانو! تم سب صغائر کبائر سے توبہ کرو کہ فوز و فلاح پاؤ' خدا کے غصہ سے نجات ملے۔

ف ا: مفسر نے کہا کہ "امن یغضضن من ابصارھم" میں زائد ہے اور مفسرین "یغضضن" کا بتاتے ہیں۔

أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ

شرم کی چیزوں کی خبر نہیں کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں اور زمین پر زور سے

الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ

پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کے پوشیدہ سنگار (زیور وغیرہ) کی آواز

بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا إِلَى

معلوم ہو اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی

اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَأَنْكِحُوا

طرف رجوع کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ○ اور تم میں جو بے نکاح ہوں ان کا

الْأَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَآئِكُمْ ۭ إِنْ يَّكُوْنُوْا

نکاح کر دو اور اپنے لائق غلاموں اور کنیزوں کا بھی اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے

فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَ

فضل سے ان کو مال دار کر دے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت دینے والا (اور) جاننے والا ہے ○ اور

ف۲۔ ''او ما ملکت ایمانھن'' سے مراد حنفیہ کے نزدیک فقط باندیاں ہیں۔ چنانچہ مفسر نے بھی ''دون العبید'' کہہ کر تصریح کر دی ہے۔ مرد غلاموں سے پردہ ہے۔ ف۳: ''التابعین غیر اولی الاربۃ'' وہ بے شہوت والے کام والے لوگ مراد ہیں جن کو سوائے کام کے اور طرف توجہ نہیں اور محتاجین فقراء جو کھانے کو گھر میں جاتے ہیں، خصی مجبوب (جس کا آلۂ تناسل کٹا ہوا ہو) بھی بعض مراد لیتے ہیں مگر حنفیہ کے نزدیک ان سے پردہ ہے۔ ف۴: ''و نسائھن'' سے مراد مسلمان عورتیں ہیں۔ یہود و نصاریٰ مشرکات سے پردہ ہے' کافر عورت مسلمان کو بے پردہ نہیں دیکھ سکتی۔

۳۲۔ مسلمانوں کو بیوہ عورتوں کے نکاح کر دینے کی رغبت دلائی کہ بہنیں یا لڑکیاں وغیرہ جب بیوہ ہو جائیں تو ان کا نکاح کر دو اور ''ایامٰی'' سے مراد مرد بھی ہو سکتے ہیں یعنی مرد اور عورتوں بے نکاحی کا نکاح کر دو۔ پس فرمایا: اے مسلمانو! بے نکاحوں کا نکاح کر دو اور تمہارے غلام باندیاں جو صالح اور نیک ہوں ان کا بھی نکاح کر دو' اگر وہ لوگ یعنی آزاد فقیر ہوں گے تو خدا ان کو اپنے فضل سے رزق دے گا' اس کا رزق سب آزادوں' غلاموں' باندیوں کو عام و شامل ہے اور وہ سب کے حالات و ارزاق کا علیم و کفیل ہے' وہ سب کا رازق ہے۔

۳۳ تا ۳۴۔ جو اتنا مال نہیں پاتے کہ نکاح کر سکیں ان کو چاہیے کہ زنا سے بچیں یہاں تک کہ خدا ان کو اپنے فضل سے مال دے دے اور ان کو امیر کر دے اور جو غلام کہ تم سے مکاتبت چاہیں یعنی کچھ دے کر آزاد ہونا چاہیں تو اگر تم ان میں فلاح و

لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ

جن لوگوں کو نکاح کا مقدور نہیں ان کو (برائی سے) بچنا چاہیے (اور پارسائی سے رہنا چاہیے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے

فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

فضل سے مال دار کر دے اور جو تمہارے ہاتھ کی ملک لونڈی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے

فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ

کی شرط پر ان کو آزادی لکھ دو تو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانو تو لکھ دو اور (اس پر) اللہ تعالیٰ کے مال سے جو اس نے تم کو دیا

الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ

ہے ان کی مدد کرو اور اگر تمہاری کنیزیں بدکاری سے بچنا چاہیں تو ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو

تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ

تاکہ تم دنیا کی زندگی کا مال اسباب حاصل کرو اور جو کوئی ان کو مجبور کرے گا تو بے شک

اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ

اللہ تعالیٰ ان کی مجبوری کی حالت میں رہنے کے بعد ان کو بخشنے والا مہربان ہے ○ اور بے شک ہم نے تمہاری طرف روشن

اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً

آیتیں اتاریں اور ان لوگوں کا کچھ بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں اور ڈرنے والوں کے لیے

وعدہ ادائے حق پاؤ تو ان کو مکاتب کر دو اور آزاد لوگ مسلمان غلاموں کو خدا کے اس مال میں سے جو خدا نے ان کو دیا ہے دیں کہ وہ بدل کتابت دے کر آزاد ہو جائیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ مالک تہائی حصہ بدل کا بطور استحباب معاف کر دے (یہ آیت مکاتبت حویطب بن عبدالعزٰی کے بارے میں اتری کہ ان کے غلام نے مکاتبت چاہی اور انہوں نے مکاتب نہ کیا تھا) اور اے لوگو! اپنی کنیزوں، باندیوں کو زناکاری پر مجبور نہ کرو اگر وہ عفت و پاکی چاہیں کہ ان سے زنا کرا کے دنیا فانی کا تھوڑا سا مال ناجائز طریقہ سے حاصل کرتے ہو یعنی ان کا خرچ اور زنا کی اولاد تم کو ملتی ہے اور جو ان کو مجبور کر کے ان سے زنا کرائے گا تو خدا ان کے گناہ بسبب ان کے مجبور ہونے کے بعد توبہ کے بخش دے گا، وہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے (یہ آیت عبداللہ بن ابی وغیرہ کے بارے میں آئی کہ وہ اپنی کنیزوں کو مال و منال بڑھنے کے لیے اور زنا سے جو اولاد پیدا ہو اس کے مالک ہونے کے لیے ان کو بدکاری پر مجبور کرتے تھے تب اس کی حرمت اتری) اے مسلمانو! ہم نے تمہاری طرف یعنی تمہاری ہدایت کے لیے بواسطہ جبریل (علیہ السلام) تمہارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف کھلی ہوئی صاف

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ مَثَلُ نُوۡرِهٖ ۴ ع ۸ ۱۰

نصیحت ہے ○ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے (ان کا روشن کرنے والا ہے) اس کے نور کی مثال ایسی

كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ‌ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِىۡ زُجَاجَةٍ‌ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا

ہے کہ جیسے کسی طاق میں چراغ ہو وہ چراغ ایک شیشہ کے فانوس میں ہو وہ فانوس گویا

كَوۡكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ لَّا شَرۡقِيَّةٍ

موتی سا چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے' زیتون کے برکت والے درخت سے روشن ہوتا ہے' جو نہ پورب کا ہے اور نہ پچھم

وَّلَا غَرۡبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيۡتُهَا يُضِىۡٓءُ وَلَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡهُ نَارٌ‌ؕ نُوۡرٌ عَلٰى

کا' قریب ہے کہ اس کا تیل خودبخود بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے' نور پر نور ہے

نُوۡرٍ‌ؕ يَهۡدِى اللّٰهُ لِنُوۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ‌ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف راہ بتاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان

آیتیں اتاریں یعنی حلال وحرام' امرونہی وتقوی بتانے والے احکام اوران لوگوں کا جوتم سے پہلے مسلمان وکافر گزر چکے ہیں حال سنانے کے لیے اور بری باتوں سے بچنے والوں کو باز رکھنے کے لیے ہدایت ونصیحت ہیں۔

۳۵- اب اللہ تعالیٰ اپنی کرامت ونعمت ومثل ومعرفت بتاتا ہے کہ خدا آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے یعنی سب کا ہادی و رہنما ہے' خدا کی ہدایت دو قسم کی ہے' ایک بیان کردینا دوسری اپنی معرفت پیدا کرنا۔ یا نور سے مراد زینت دینے والا ہے کہ آسمان کو تاروں سے' زمین کو انواع پھول' پھل مینہ سے زینت دی۔ یا یہ مطلب ہے کہ اہل آسمان وزمین میں مسلمانوں کے دلوں کو نور معرفت سے روشن کرنے والا ہے' مسلمانوں کے نور کی مثل مانند چراغوں کے ہے یعنی مانند چراغ کے پس تقدیر کلام یوں ہے: ''کمصباح مشکوۃ'' کہ اس طاق میں جو چراغوں سے ایک چراغ جل رہا ہے وہ چراغ موتی کی نورانی قندیل میں ہے۔ (مشکوہ بہ لغت حبشہ سوراخ دیوار کو کہتے ہیں جو آر پار نہ ہو یعنی طاق میں قندیل ہے قندیل میں چراغ) وہ قندیل ایسا نورانی ہے کہ گویا کہ کوکب دری ہے۔ موتی سا چمکتا ہوا (کوکب دری پانچ ستارے ہیں یعنی عطارد' زحل' مشتری' زہرہ' بہرام یہ دری کہلاتے ہیں) اس قندیل منور کا تیل مبارک زیتون کے درخت سے لیا گیا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی جنگل میں اونچے ٹیلے پر ہے' نہ صبح کو اس پر سایہ شرقی پڑتا ہے نہ شام کو غربی' یا یہ کہ ایسے مکان میں ہے کہ نہ صبح کو اس کو دھوپ پہنچتی ہے نہ شام کو۔ وہ ایسا تیل چمکتا صاف براق ہے کہ خود بخود بھڑک اٹھتا ہے اور روشن ہو جاتا ہے اگرچہ اس کو آگ نے چھوا بھی نہ ہو۔ یعنی پوست ہی میں جھلکتا ہے' نور بالائے نور ہے یعنی مصباح نورانی قندیل نورانی زینت نورانی۔ خدا اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے یعنی اپنی معرفت کا نور جس کے دل میں چاہتا ہے ڈالتا ہے۔ یا یہ کہ خدا اپنے مقدس دین کے ساتھ جس کو مستحق جانتا ہے مکرم کرتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مثال اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی بیان فرمائی ہے یعنی رسول کا نور مثل

لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ

فرماتا ہے (تاکہ وہ سمجھیں) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے O (وہ روشن چراغ) ان گھروں میں ہیں جن کے بلند کرنے کا

تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (یعنی مسجدیں) اور ان میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے، ان گھروں میں صبح و شام ایسے لوگ تسبیح کرتے ہیں O

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ

جنہیں کوئی سودا اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز قائم رکھنے سے اور

وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾

زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں رکھتا اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں (خوف کی وجہ سے) الٹ جائیں گے O

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بہتر کام کا انہیں بدلا دے اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے

نور چراغ کے ہے جو قندیل نورانی تیل سے روشن ہے اور وہ تیل مبارک درخت سے نکلا جو نہ شرقی نہ غربی یعنی نہ یہودی نہ نصرانی۔ وہ درخت ہے کہ اس کا تیل خود بخود بے آگ دکھائے روشن ہوا جاتا ہے یعنی ابراہیم علیہ السلام کے اعمال صالحہ کے آثار حضرت کے اجداد کے اصلاب (پیٹھوں) سے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت سے قبل ظاہر تھے اور ابراہیم علیہ السلام کو اگر نبوت وخلت نہ بھی ملتی تب ان کا اس نور برکت ظہور کے طفیل سے شرف کیا کم تھا وہ خود نورانی تھے۔ یا اس کا عکس ہو یعنی اگر ابراہیم علیہ السلام کو یہ نور نہ بھی ملتا تو بھی ان کے اعمال صالحہ نور ریز تھے چہ جائیکہ اس نور کی برکت سے وہ بھڑک اٹھے۔ یا یہ مطلب ہو کہ مسلمان کا ایمان مثل ایسے تیل کے ہے کہ اگر آتش نہ بھی پہنچے تب بھی منور ہے یعنی اگر درجات معرفت نہ بھی ملیں تو بھی شرافت وکرامت ذاتی ایمان کہیں نہیں گئی ہے۔ خدا اپنے بندوں کو ایسی مثال سناتا ہے اور وہ سب باتوں کا عالم ہے کہ کس کو کتنی معرفت بخشی ہے، یہ مثال معرفت الٰہی کی ہے جو مسلمانوں کے دلوں میں ہے اسی لیے بیان کی گئی کہ لوگ شکر ادا کریں یعنی جیسے نور چراغ سے ہدایت ہوتی ہے یونہی معرفت کا نور ہے۔ جیسے قندیل وکوکب دری سے ظلمات بحر و بر میں لوگ راہ پاتے ہیں یونہی معرفت سے ظلمت کفر وشرک سے بچتے ہیں۔ جیسے قندیل کا تیل زیتون مبارک سے آتا ہے یونہی وہ عرفان قلب مومن میں اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ جیسے زیتون نہ شرقی نہ غربی یونہی دین موحد عارف، یہودیت ونصرانیت وغیرہ سے منزہ و پاک ہے۔ جیسے یہ تیل خود روشن ہے یونہی احکام ایمان خود محمود پسندیدہ قابل تعریف ہیں اگرچہ ان کے ساتھ اور فضائل وکمالات نہ ہوں۔ جیسے سراج قندیل مشکوٰۃ نور علیٰ نور ہیں یونہی نور معرفت نور دل نور سینہ نور مدخل نور مخرج نور علیٰ نور ہیں۔ خدا جس کو اہل جانتا ہے یہ معرفت عطا فرماتا ہے۔

۳۶ تا ۳۸۔ ایسی روشن قنادیل جو اوپر مذکور ہوئیں ان گھروں میں معلق ہیں جن کے بلند بنانے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی مسجدوں میں، وہاں خدا تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے، اسی کا ذکر ہوتا ہے وہاں صبح کو یعنی نماز فجر میں اور آصال میں یعنی باقی

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ

بے حساب روزی دیتا ہے O اور وہ لوگ جو کافر ہوئے ان کے اعمال ایسے ہیں کہ جیسے جنگل میں

بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــًٔا

دھوپ میں چمکتا ہوا ریتا جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آیا اسے کچھ نہ پایا اور اللہ تعالیٰ

وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾

کو (یعنی اس کے عذاب کو) اپنے قریب پایا (اور تڑپ تڑپ کر مر گیا) تو اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب پورا پورا کر دیا اور اللہ تعالیٰ جلد حساب کر لیتا ہے O

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

یا (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے ایک موج مارتے ہوئے دریا کے کنڈے (کنارے) میں تاریکیاں ہوں، اس کے اوپر موج اور اس موج کے اوپر

سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ

ایک اور موج ہو اس کے اوپر بادل ہوں (یہ سب) اندھیریاں ہیں ایک پر ایک جب وہ (ایسی تاریکیوں میں گھرا ہوا) اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اس

سب نمازوں میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء میں لوگ خدا کی تسبیح کرتے ہیں نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت میں آمد و رفت اور بیع کا لین دین ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر و اطاعت سے نہیں روکتا۔ یا یہ کہ ان کو اسباب دنیا صلوٰۃ خمسہ کے وقت پر ادا کرنے سے نہیں روکتے اور نماز پنج وقتہ بہ وضو اور خشوع و خضوع و سجود و رکوع و رعایت وقت اور زکوٰۃ اموال سے منع نہیں کرتے، وہ روز قیامت کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن دم بدم دل اور آنکھیں بدلتے ہوں گے یعنی لوگ سخت پریشان و حیران ہوں گے کبھی آپ میں ہوں گے کبھی حواس باختہ۔ وہ اس لیے اطاعت الٰہی کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے اچھے کاموں کا ان کو بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادتی عطا کرے یعنی ایک کے عوض میں ایک اور نور اپنی طرف سے زائد عطا فرماتا ہے اور خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کو بے حساب رزق اپنے فضل سے عطا کر دیتا ہے یعنی بے حد و بے نہایت بے احسان و منت (بغیر احسان جتلائے)۔

۳۹ تا ۴۰۔ جو لوگ کافر ہیں وہ لوگ رسول و قرآن پاک کو نہیں مانتے تو ان کے اعمال بروز قیامت مثل چمکتی ریت کے ہیں جو جنگل میں ہوتا ہے، پیاسا مسافر دھوپ میں دور سے اس کو پانی سمجھ کر اس کی طرف چلتا ہے، یہاں تک کہ جب وہاں آتا ہے تو اس کو کچھ نہیں ملتا یونہی کافر اپنے اعمال کا ثواب بروز قیامت کچھ نہ پائے گا بلکہ خدا تعالیٰ کو اپنے پاس پائے گا یعنی اس کے عذاب کو، یا یہ کہ خدا تعالیٰ کو عذاب کے لیے مستعد پائے گا پس اللہ تعالیٰ اس کو اس کی بدعملی کا پورا پورا بدلہ دے گا اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔ جب حساب لے گا تو بہت جلدی لے گا۔ یا ان کے دلوں کی خرابی و نفاق مثل گہرے ورطہ دریائے تاریک کے ہے کہ اس دریا کو موج چھپا لیتی ہے اور اس موج پر اور موج، اس موج پر بادل کالا۔ یونہی کافر کے دل کا نفاق سمندر کی تاریکی کی مانند ہے اور اس کا دل دریائے عمیق تاریک اور سینہ موج بالائے موج اور اس کے اعمال بادل

يَرٰىهَا ۗ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤٠﴾ اَلَمْ تَرَ ع ٥/٦ ١١

کو کچھ بھی سجھائی نہ دے اور جس کو اللہ تعالیٰ نور نہ دے اس کے لیے کہیں بھی نور نہیں O کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۗ كُلٌّ قَدْ

کہ جو آسمان اور زمین میں رہنے والے ہیں اور پرندے جو پَر پھیلائے اڑتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ

عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

ہی کی تسبیح کرتے ہیں، ہر ایک کو اپنی اپنی نماز اور تسبیح معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو خوب جانتا ہے O اور آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ

اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) پھر کر جانا ہے O کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ

سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ

بادلوں کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے، پھر اس کے ٹکڑوں کو آپس میں ملا دیتا ہے، پھر ان کو تہہ بہ تہہ کر کے گھنگور گھٹا بنا دیتا ہے، پھر تو دیکھتا ہے کہ ان کے درمیان

خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ

سے مینہ برستا ہے اور آسمانی برف کے پہاڑوں میں سے اولے اتارتا ہے، پھر جس پر چاہتا ہے ان اولوں کو گراتا ہے اور جس سے چاہے انہیں

سیاہ جس سے کچھ نفع نہیں یعنی ان کو وعظ و نصیحت فائدہ نہیں دیتا۔ چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے ''ختم اللہ علی قلوبھم'' اور ''طبع اللہ علی قلوبھم'' بالجملہ یہ چیزیں پرتاریکیاں ہیں۔ اگر وہ ہاتھ نکالتے تو کثرت ظلمت سے اس کو اندھیرے میں نظر نہ آتے۔ یونہی کافر حق و ہدایت کو بسبب شدت ظلمت قلب قبول نہیں کرتا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نور معرفت نہیں دیتا یعنی دنیا میں تو اس کو قیامت میں بھی نور نہ ملے گا یا یہ کہ جس کو خدا تعالیٰ ایمان نہیں دیتا اس کو بروز قیامت امان نہ ملے گی۔

۴۱ تا ۴۲۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو قرآن پاک نے یہ خبر نہیں دی کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح فرشتے اور آدمی سب آسمانوں اور زمین کے بسنے والے کرتے ہیں یعنی سب مسلمان اس کی نماز ادا کرتے ہیں اور پرندے صفیں باندھے ہوئے پر کھولے ہوئے اس کی یاد کرتے ہیں۔ ہر گروہ نے اپنی تسبیح وصلوٰۃ جان لی۔ یا یہ کہ خدا تعالیٰ نے ہر گروہ کی تسبیح وعبادت جانی اور اللہ تعالیٰ سب کے اعمال خیر و شر کا عالم ہے۔ آسمانوں اور زمین کے خزانے یعنی مینہ اور گھاس' درخت وغیرہ سب خدا تعالیٰ کا ہے۔ سب کا اسی کی طرف رجوع ہے یعنی بعد موت وفنا سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

۴۳ تا ۴۴۔ کیا تم کو بذریعہ قرآن یہ معلوم نہیں ہوا ہے کہ خدا بادل کو ہانکتا ہے' پھر بادلوں کو آپس میں جوڑتا ہے' پھر ایک کو ایک پرتہ بہ تہ رکھتا ہے یعنی پہلے تہ برتہ کرتا ہے پھر جوڑتا ہے۔ پس اس تقدیر کلام میں تقدیم تاخیر ہے۔ جب یہ ہو جاتا ہے تو مینہ کو بادلوں سے نکلتا ہوا دیکھتے ہو اور آسمان سے پہاڑ اتارتا ہے کہ ان میں اولے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے جس

بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ

روک لیتا ہے' قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں (کی روشنی) کو

بِالْاَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي

لے جائے O اور اللہ تعالیٰ ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے' بے شک اس (مذکور) میں دل کی آنکھوں والوں کے لیے (ایک سمجھنے کا اور) عبرت

الْاَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي

کا مقام ہے O اور اللہ تعالیٰ نے ہی (زمین پر) ہر ایک چلنے والا پانی سے پیدا کیا تو ان میں سے کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے

بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ

اور ان میں سے کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور ان میں سے کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٥﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ

چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے O اور بے شک ہم نے صاف صاف

اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٦﴾ وَ

بیان کرنے والی آیتیں اتاریں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے O اور (کچھ)

کو چاہتا ہے مصیبت و عذاب دیتا ہے یعنی جو مستحق ہوتا ہے اس کو عذاب دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے یعنی جو عذاب کا مستحق نہیں ہوتا اس سے عذاب روک دیتا ہے۔ بادلوں کی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ اس کے نور سے آنکھوں کی روشنی جانے کے قریب ہو جاتی ہے۔ خدا رات دن کو گردش دیتا ہے' یکے بعد دیگرے آتے جاتے ہیں۔ ان باتوں میں عقل و دین' بصیرت والوں کو یا آنکھ والوں کو قدرت کی نشانیاں نظر آتی ہیں اور ان کو عبرت و نصیحت حاصل ہوتی ہے۔

۴۵ تا ۴۶۔ اور خدا نے جتنے جانور پیدا کیے ہیں سب کو پانی سے پیدا کیا یعنی ماں باپ کے پانی سے۔ بعض پیٹ کے بل چلتے ہیں جیسے سانپ' بعض دو پاؤں سے جیسے آدمی اور پرند' بعض چار پاؤں سے یعنی چوپائے۔ خدا جس کو جیسا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ خدا سب باتوں پر قدرت والا ہے اور ہم نے بواسطہ جبریل (علیہ السلام) واضح نشانیاں اور اوامر و نواہی اتارے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اور اہل سمجھتا ہے اس کو صراط مستقیم و دین برگزیدہ و توحید کی راہ دکھاتا ہے۔

۴۷ تا ۵۰۔ حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما میں ایک زمین کی بابت میں کچھ نزاع ہوا۔ حضرت عثمان کے بعض قرابت والوں نے ان سے کہا کہ اگر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ گے تو وہ اپنی قرابت کے سبب سے علی رضی اللہ عنہ کی طرفداری کریں گے۔ تم علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فیصلہ کرانے مت جاؤ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا کہنا نہ مانا اور حضرت علی سے کہا کہ میں ہرگز انکار نہیں کرتا' چلو جو خدا کا حکم ہوگا مانوں گا اور مولیٰ علی کے ساتھ جا کر فیصلہ کر

يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور (اس کے) رسول (ﷺ) پر ایمان لائے اور ہم نے (ان کا) حکم مانا' پھر ایک گروہ

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ

ان میں کا اس کے بعد پھر جاتا ہے اور (درحقیقت) وہ سرے سے مسلمان ہی نہیں تھے O اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور

رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ

اس کے رسول (ﷺ) کی طرف اس لیے بلایا جاتا ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو فوراً ایک گروہ ان میں منہ پھیر لیتا ہے O اور اگر ان کو

لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ؕ اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا

اپنے حق میں فیصلہ ہوتا ہوا نظر آئے تو وہ اس کی طرف مانتے ہوئے آ جائیں (خواہ حق ہو یا ناحق) O کیا ان کے دلوں میں (نفاق کی)

اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ

بیماری ہے یا (آپ کی نبوت میں) انہیں شک ہے یا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) ان کی حق تلفی کریں گے (وہ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ — ع ۶ / ۱۲

تو ایسا نہیں کر سکتے) بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں O مسلمانوں کی بات تو یہی ہے کہ جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ)

آئے۔ تو ان مشورہ والوں کی برائی اور عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف اتری۔ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا اور رسول پر ایمان لائے ہیں' مصدق مومن ہیں اور ان کے تابع ہیں اور پھر ان میں بعض لوگ اقرار کے بعد ایمان وطاعت کے اقرار کے بعد حکم خدا سے منہ پھیرتے ہیں حقیقت میں یہ مومن مصدق نہیں۔ جب یہ خدا اور رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ قرآن کے موافق ان میں حکم کریں تو وہ لوگ یعنی قوم عثمان حکم الٰہی سے روگرداں ہوتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کا حق ہوتا اور یہ سمجھتے ہوتے کہ ان کا دعویٰ ڈگری ہوگا تو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس دوڑتے بہت جلد چلے آتے۔ کیا ان کے دلوں میں شک و نفاق ہے یا اللہ و رسول سے ان کو شک ہے یا یہ کہ خوف ہے کہ خدا اور رسول ان پر معاذ اللہ ظلم کریں گے' ان کا حق نہ دیں گے' وہ ہرگز ایسے نہیں بلکہ یہ خیال کر کے اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں یعنی عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔ وہ لوگ فی الحقیقت منافق تھے یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قوم کے کچھ لوگ جو بظاہر مسلمان بنے ہوئے تھے۔ اس سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا سچا مسلمان ہونا ثابت ہوا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ لے کر آئے اور قوم کا کہا نہیں مانا۔

۵۱ تا ۵۲۔ بے شک مومنین ومخلصین کا یہ قول ہے کہ جب وہ خدا اور اس کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف فیصلہ کے لیے بلائے جاتے ہیں کہ ان میں کیا حکم کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بسر وچشم قبول کیا اور مانا اور اطاعت کی تو وہ لوگ اللہ کے غصہ وعذاب سے ناجی (نجات پانے والا) ہیں اور فائز المرام اور جو خدا اور رسول کی اطاعت کرے گا اور خدا سے ڈرے گا

رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَاؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

کی طرف اس لیے بلایا جائے کہ رسول (ﷺ) ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں (اس وقت) وہ یہ عرض کریں کہ ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ

فلاح پانے والے ہیں O اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور پرہیزگاری کرتے ہیں (اس کی

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ

نافرمانی سے بچتے ہیں) تو وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں O اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پکی قسمیں کھا کر کہا کہ اگر آپ ہمیں حکم دیں تو ہم (اپنے گھر بار چھوڑ کر)

اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْاۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ

ضرور (جہاد کے لیے) نکل کھڑے ہوں گے آپ فرمایئے کہ (جھوٹی) قسمیں نہ کھاؤ شریعت کے دستور کے موافق (برادری کے حکم کی) اطاعت چاہیے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا

بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو خوب جانتا ہے O آپ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم دل سے مانو پھر اگر تم منہ پھیرو گے تو اللہ تعالیٰ کے

فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْاؕ

رسول (ﷺ) پر وہی (تبلیغ) ہے جو اس پر لازم کی گئی ہے اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا (یعنی ان کی اطاعت اور فرمانبرداری) اور اگر رسول (ﷺ) کی

یعنی اپنی گزری باتیں یاد کر کے خدا سے خوف کرے گا اور آئندہ کو تقویٰ اختیار کرے گا تو وہ جنت سے فائز ہوگا اور دوزخ سے ناجی یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ اس سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا اور یقینی مؤمن ہونا ثابت ہوا۔

۵۳- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی کہ میں اپنا سارا مال چھوڑ دوں۔ تب اترا کہ وہ سخت قسمیں کھاتے ہیں اگر تم حکم کرو گے تو وہ اپنے سارے مال سے نکل کھڑے ہوں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ تم قسم نہ کھاؤ، اگر یہ بات کرو گے تو اچھی اطاعت ہے مگر تم پر یہ حکم نہیں کہ تم سارا مال چھوڑ دو، وہی اطاعت کیے جاؤ جو معروف ہے، تم جانتے ہو کہ خدا کو تمہارے سب اعمال خیر و شر کی خبر ہے یعنی جتنا تمہارے ذمے کسی کا دینا لازم ہے وہ تو دینا ضروری ہے اس کے علاوہ تم کو اختیار ہے۔

۵۴- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! (حضرت) عثمان (رضی اللہ عنہ) کی قوم سے کہہ دیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرائض و سنت میں اطاعت کرنے والے لوگو! اگر تم خدا اور رسول کی اطاعت سے انکار کرو گے تو ان کا کیا نقصان، وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں جو ان پر ضروری ہے اور تم اس بات کے ذمہ دار ہو جو تم پر ضروری ہے۔ یعنی ان پر تبلیغ واجب ہے سو وہ کر چکے تم پر قبول کرنا ماننا واجب ہے اگر قبول نہ کرو گے تو سزا پاؤ گے اور اگر اطاعت کرو گے تو گمراہی سے بچو گے صراط مستقیم ملے گی اور رسول پر سوائے اس کے کہ خدا کا حکم واضح صاف طور سے پہنچائیں اور کچھ واجب نہیں۔

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ

فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول (علیہ السلام) پر تو بجز اس کے اور کچھ لازم نہیں کہ وہ کھول کر صاف صاف حکم پہنچا دیں O اور جو لوگ تم میں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ

سے ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ضرور ضرور ان کو زمین میں خلافت (اور حکومت) عطا فرمائے گا

مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ

جیسے کہ ان سے پہلوں کو عطا فرمائی تھی اور جس دین کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے (یعنی اسلام) اس کو ان کے لیے ضرور (جما دے گا اور) مستحکم کر دے

مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ

گا اور ضرور وہ ان کے (اگلے) خوف کو امن سے بدل دے گا' وہ (اطمینان سے) میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

شریک نہ کریں گے اور جو اس کے بعد کفر (اور ناشکری) کریں تو وہی فاسق بے حکم ہیں O اور (اے لوگو!) نماز قائم رکھو اور

اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ

زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور رسول (علیہ السلام) کی فرمانبرداری کرتے رہو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے O (اے سننے والے!)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ

کافروں کے متعلق ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ وہ (اپنی تدابیر سے) زمین میں ہمارے قابو سے باہر نکل جائیں گے' ان کا ٹھکانہ تو آگ ہے اور وہ بہت ہی

۵۵ تا ۵۶- اے مسلمانو! رسول خدا کے صحابیو! خدا نے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو یکے بعد دیگرے زمین میں خلیفہ و بادشاہ کرے جیسے ان سے قبل والوں کو کیا تھا یعنی یوشع بن نون اور کالوت بن یوحنا وغیرہ کو کیا تھا۔ یا یہ مطلب ہو کہ جیسے بنی اسرائیل کے دشمن ہلاک کر کے ان کو ان کی زمین و ملک کا مالک کر دیا تھا اسی طرح ان کو کر دوں گا اور ان کے دین کو غالب و فائق کروں گا جو خدا نے ان کے لیے پسندیدہ و برگزیدہ کیا ہے۔ اور ان کو مکہ میں بعد خوف کے امن دے گا۔ دشمنوں کو ہلاک کرے گا' مکہ میں وہ بے دھڑک بے خوف میری عبادت کریں گے' شرک نہ کریں گے' پھر اس کے بعد جو کفر کرے گا وہ فاسق عاصی ہے اور اے مسلمانو! نماز پنج وقتہ ادا کرو' زکوٰۃ اموال دو' حکم رسول کی اطاعت کرو کہ تم پر رحمت ہو عذاب نہ ہو' چنانچہ اس وعدے کے مطابق مکہ معظمہ فتح ہوا اور مسلمان غالب و منصور ہوئے اور خلافت حقہ قائم ہوئی۔ والحمد للہ علی ذالک۔

۵۷- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کفار مکہ کو یہ خیال نہ کرو کہ ہمارے عذاب سے بچ کر کہیں بھاگ جائیں گے۔ ان

الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

بُرا ٹھکانہ ہے O اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے ہاتھ کے مال (یعنی غلام) اور تمہارے وہ لڑکے جو حد بلوغ تک نہیں پہنچے ہیں

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ

تم سے ان تین وقتوں میں (تمہارے خلوت خانوں میں) اجازت لے کر آیا کریں صبح کی نماز سے پہلے اور دوپہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار

الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ

کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد' یہ تین وقت تمہاری برہنگی اور شرم کے ہیں (ان تین وقتوں

الْعِشَآءِ ؕ قف ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ

کے علاوہ) نہ تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ان پر کہ آپس میں ایک دوسرے کے پاس

بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

آیا جایا کریں' اللہ تعالیٰ اسی طرح کھول کر تم سے (اپنی) آیتیں بیان فرماتا ہے

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ

اور اللہ تعالیٰ علم والا' حکمت والا ہے O اور جب تمہارے لڑکے حد بلوغ (جوانی) کو پہنچ جائیں تو وہ بھی

کا ٹھکانہ آخرت میں دوزخ ہوگا اور وہ بہت بری جگہ ہے' وہ مع اپنے شیطانوں کے وہاں جائیں گے۔ یہ آیت ابوجہل وغیرہ کی شان میں اتری ہے۔

۵۸ تا ۵۹۔ اے خدا اور رسول وقرآن پر ایمان لانے والو! تم پر ضروری ہے کہ تمہارے غلام ممالیک یعنی نابالغ اور وہ لڑکے جو تم میں سے بالغ نہیں ہوئے ہیں یعنی آزاد رشتہ دار تین اوقات میں تمہارے گھروں میں اذن واجازت لے کر جایا کریں۔ ایک صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد سے نماز فجر کے بعد تک' دوسرے جب دوپہر کو تم اپنے کپڑے اتار کر سوتے ہو قیلولہ کرتے ہو نماز ظہر تک' تیسرے نماز عشاء سے طلوع فجر تک۔ یہ تین خلوتیں ہیں کہ ان وقتوں میں بے اجازت واطلاع گھروں میں نہ جائیں۔ پھر اور وقتوں کا بیان کیا کہ بعد ان تین وقتوں کے اور اوقات میں تم پر اور ان پر یہ گناہ نہیں کہ نابالغ لڑکے غلام بے اجازت بھی گھروں میں کام خدمت کو آتے جاتے رہیں یعنی بالغ غلام اور رشتہ دار کبھی بے اجازت دوسرے کے گھر میں نہیں جا سکتے' ہر وقت اجازت کی حاجت ہے۔ خدا یونہی اپنی آیات بیان کرتا ہے' امر ونہی سکھاتا ہے' وہ تمہاری صلاح حال کا عالم ہے' حکمت والا ہے اور جب لڑکے جوان ہو جائیں تو وہ بھی اپنے سے بڑوں کی طرح ہر بار اجازت کے محتاج ہوں گے۔ خدا اپنی آیات او امر ونواہی یونہی بیان کرتا ہے' وہ تمہاری صلاح حال کا عالم ہے' ہر بات میں حکمت والا ہے۔ چھوٹوں نابالغوں کو سوائے تین اوقات کے اجازت دی اور بڑوں کو بغیر اطلاع کسی کے گھر میں

الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ

اجازت لے کر آیا کریں جیسے کہ ان سے پہلے (بڑی عمر) کے لوگ اجازت لے کر آتے تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ

اپنی آیتیں تم سے بیان فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا' حکمت والا ہے O اور گھر میں بیٹھنے والی (بوڑھی) عورتیں

النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ

جنہیں نکاح کی آرزو اور رغبت نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ (اپنے گھروں میں) اپنے اوپر کے کپڑے اتار دیا

يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ

کریں بشرطیکہ زیب و زینت اور سنگار نہ چمکائیں اور اس سے بھی بچیں تو ان کے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ

خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا

سب کچھ سنتا (اور) سب کچھ جانتا ہے O نہ اندھے پر کچھ تنگی (اور گناہ) ہے نہ لنگڑے پر کچھ مضائقہ اور نہ بیمار پر

عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ

کوئی روک ٹوک اور نہ خودتم پر اس بات میں کہ تم اپنی اولاد یا اپنی بیویوں کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ کے گھروں سے

جانے کی ہرگز اجازت نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ کاش! خدا ہمارے بیٹے اور خادموں کو حکم کرتا تو وہ بے اجازت نہ آتے لہٰذا ان کی رائے کے موافق یہ حکم اترا' کئی حکم آپ کی رائے کے موافق اترے ہیں' مولیٰ تعالیٰ کو آپ کی رائے پسند تھی۔

۶۰- بوڑھی عورتیں جو نکاح کی پروا نہیں رکھتی ہیں' حیض منقطع ہو چکا ہے تو وہ اگر اپنی چادر اتار ڈالیں اور بوقت ضرورت مسافروں وغیرہ کے سامنے آ جائیں تو کوئی قباحت نہیں اگر وہ اپنی زینت کے اظہار کا قصد نہ کریں' اپنا سنگھار نہ دکھائیں اور اگر چادر اوڑھے رہیں عفت کریں تو اور بھی بہتر ہے' خدا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۶۱- جب یہ حکم اترا تھا کہ "لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل" یعنی ایک کا مال دوسرا ظلم سے نہ کھائے تو صحابہ ڈرے اور احتیاط کے لیے آپس میں ساتھ کھانا چھوڑ دیا کہ مبادا کھانے میں کمی بیشی ہو تب ان باتوں کی اجازت اتری کہ یہ مطلب نہ تھا کہ مل بیٹھ کر کھانا چھوڑ دو بلکہ مراد یہ ہے کہ نیت ظلم کی نہ ہو اور فرمایا کہ اندھوں اور لنگڑوں اور بیماروں پر کوئی اعتراض نہیں یعنی ان لوگوں کے ساتھ کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور نیز تم پر بھی اعتراض نہیں جبکہ اپنے گھروں میں سے اور باپوں اور ماؤں اور بھائیوں کے اور بہنوں کے' چچا تاؤں اور پھوپھیوں اور ماموؤں اور خالاؤں کے گھروں میں سے اور ان گھروں میں سے جن کی کنجیاں تمہارے قبضے میں ہیں یعنی اپنے غلاموں' باندیوں کے گھروں سے اور اپنے سچے دوستوں کے گھروں

اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ

یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی

اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ

پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں

اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا

کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے پاس ہیں (یعنی جن کے تم وکیل اور مختار ہو) یا اپنے دوست کے گھر

مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا

سے تم پر کچھ (الزام اور) گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ

جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ

یا الگ الگ پھر جب کسی گھر میں جانا چاہو تو اپنے لوگوں کو (یعنی مسلمانوں کو)

تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

سلام کرو ملنے کے وقت کی اچھی دعا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ ع ۸ ۱۴

کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو O ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور

سے کہ آپس میں آمد و رفت ہوتی ہے بے اجازت صاحب خانہ کچھ کھالو۔ (یہ آیت زید بن حارث اور عمار کے بارہ میں اتری' وہ آپس میں دوست تھے' ان کو ان باتوں کی اجازت ملی) تم پر اس کا بھی مواخذہ نہیں کہ اکٹھے کھاؤ عدل و انصاف سے یا الگ الگ یعنی تم کو اختیار ہے جس طرح سے چاہو کھاؤ' اس آیت میں اندھے مریض صحیح سب شامل ہیں۔ پس جب تم گھروں میں جاؤ یا مسجدوں میں اور وہاں کوئی نہ ہو تو اپنے آپ کو سلام کرلو۔ یہ سلام اللہ کی کرامت ہے' برکت والا پاک مغفرت والا خدا یونہی تم کو اپنی آیات اوامر و نواہی سکھاتا ہے کہ تم سمجھو اور نصیحت مانو۔

۶۲- مخلص اور صادق ایمان والے وہ لوگ ہیں جو خدا اور رسول پر زبان و دل سے ایمان لاتے ہیں اور وہ جب رسول کے ساتھ ہوتے ہیں کسی جگہ میں نماز جمعہ' مشورہ یا سفر وغیرہ میں تو وہ مسجد سے اور جلسہ سے اور سفر سے بے اجازت نہیں چلے جاتے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو آپ کے حکم و اجازت کے منتظر رہتے ہیں وہ سچے مؤمن ہیں' خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سچے فرمانبردار۔ جب یہ لوگ کسی کام کی اجازت مانگا کریں تو موقع مصلحت دیکھ کر جس کو چاہو

وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ

اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یقین لائے ہیں اور جب وہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کسی ایسے کام میں حاضر ہوتے ہیں کہ جس میں جمع ہونے کی ضرورت

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

ہے تو جب تک رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اجازت نہیں لے لیتے ہیں وہاں سے اٹھ کر نہیں جاتے ہیں (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) جو لوگ آپ سے اجازت لیتے ہیں وہی

رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ

حقیقتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان رکھتے ہیں، پھر جب وہ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت مانگیں تو ان میں سے جس کو آپ چاہیں

مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ

اجازت دے دیں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی کی دعا بھی مانگیں، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ○ (اے مسلمانو!) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ سمجھو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارنا سمجھتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے

یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ

ان لوگوں کو جانتا ہے جو موقع پا کر کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں، پس جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے

اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا

حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی فتنہ اور آفت آ جائے یا ان پر کوئی دردناک عذاب آ پڑے ○ خبردار ہو جاؤ،

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ

بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جس حال پر تم (اب) ہو اور اس دن کو بھی

اجازت دیا کرو اور ان کے لیے استغفار کیا کرو، خدا توبہ کرنے والوں کے لیے غفور ہے، توبہ پر مرنے والوں کے حق میں رحیم ہے۔ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں اتری ہے جو آپ سے بعض ضرورتوں کے سبب سے غزوۂ تبوک سے مدینہ لوٹ آنے کی اجازت مانگتے تھے۔

۶۳ تا ۶۴- اے مسلمانو! رسول کے پکارنے کو ایسا نہ سمجھو جیسا آپس میں تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو یعنی آپ کا نام لے کر نہ پکارو یا نبی اللہ، یا رسول اللہ کہہ کر پکارو، آپ کی تعظیم و توقیر سب سے زائد بجا لاؤ۔ خدا ان کو جانتا ہے جو تم میں سے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے چپکے سے آنکھ بچا کر آڑ لے کر کھسک جاتے ہیں یعنی منافقین کہ مسجد میں خدمت

ع ۹/۳ ۱۵

إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾

جس میں تم کو اس کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ انہیں جتلا (بتا) دے گا جو کچھ انہوں نے پہلے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ○

سورۃ الفرقان مکیۃ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتہا ۷۷ رکوعاتہا ۶

سورۂ فرقان مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ستتر آیات چھ رکوع ہیں

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ﴿١﴾

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر حق و باطل میں فرق کرنے والا (قرآن) اتارا تاکہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو ○

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ

وہ ذات جس کے لیے آسمان اور زمین کی حکومت ہے اور اس نے اپنا کوئی بچہ نہیں بنایا اور نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس

شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ﴿٢﴾ وَ

نے ہر چیز کو پیدا کر کے ٹھیک صحیح اندازہ پر رکھا ○ اور

اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا

لوگوں نے اس کے سوا اور معبود مقرر کر لیے کہ وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور وہ خود

رسول میں بیٹھنا ان پر گراں تھا۔ آنکھ بچی اور وہ نو دو گیارہ ہو گئے۔ یہ لوگ جو رسول و خدا کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کو کوئی فتنہ، مصیبت یا عذاب الیم دردناک نہ پہنچے۔ خبردار ہو جاؤ کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب خدا کا ہے، وہ تم سب کا حال جانتا ہے کہ کون مصدق کون مکذب کون مخلص کون منافق کون مستقیم کون کجرو ہے اور جس دن یعنی قیامت کو یہ سب لوگ اس کی طرف لوٹیں گے اس دن ان کو وہ ان کے اعمال دنیا کی خبر دے گا، ان کو بتائے گا اور خدا ہر شے کا عالم ہے، اس سے کیا پوشیدہ ہے، کچھ نہیں وہ سب کو ان کے اعمال کی جزاء سزا دے گا۔

سورۃ الفرقان

اس سورت میں فرقان کا ذکر ہے۔ یہ مکمل مکہ میں اتری۔

۱ تا ۳۔ بڑی برکت والا ہے اور بلند مرتبہ والا ہے اور منزہ ہے، شریک اور اولاد سے پاک ہے وہ خدا جس نے جبریل (علیہ السلام) کی معرفت فرقان یعنی قرآن حق و باطل میں فرق کرنے والا اپنے بندے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا کہ وہ سب جہانوں کو تمام جن و انسان کو ڈرائیں اور پیغام پہنچائیں۔ وہ خدا جو خزائن و کائنات آسمان و زمین یعنی مینہ درخت نباتات وغیرہ کا مالک ہے اور اس نے اپنے لیے کوئی اولاد نہیں بنائی جیسا کہ یہود و نصاریٰ کہتے ہیں اور نہ اس کا کوئی اس کے ملک میں شریک ہے یعنی جیسا کہ مشرکین مکہ وغیرہ کا قول ہے۔ اس نے ہر شئے کو پیدا کیا یعنی ان عابدین و معبودین سب کا خالق

يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً

اپنی جانوں کے (بھی) بُرے بھلے کے مالک نہیں اور نہ ہی انہیں مرنے کا اختیار نہ جینے اور نہ مر

وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَ

کر زندہ ہونے کا O اور کافروں نے کہا کہ یہ (قرآن) تو کچھ نہیں مگر ایک جھوٹا بہتان کہ جس کو نبی (علیہ السلام) نے خود گھڑ لیا ہے اور اس گھڑنت

اَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚۛ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿۴﴾ وَقَالُوْٓا

پر دوسرے لوگوں (اہل کتاب وغیرہ) نے اس (رسول علیہ السلام) کی مدد کی‘ بے شک وہ (کافر) خود بڑے ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے O اور کہنے لگے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾

کہ (یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں جو انہوں نے لکھوا لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں O

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ

(اے نبی علیہ السلام!) آپ فرما دیجئے کہ اس (قرآن) کو تو اس نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ بات جانتا ہے‘

ہے۔ اس نے ہر شئے کو مقدور و مقرر کیا۔ سب کی عمریں وارزاق معین کیے۔ اعمال نیک بختی وغیرہ مقرر کیے‘ یا یہ کہ سب کے لیے جو اولاد اس نے چاہی مقرر کی۔ کافروں نے خدا تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو معبود بنایا جو کسی شئے کے پیدا کرنے پر قادر نہیں یعنی بت اور وہ خود بنائے جاتے ہیں یعنی پتھر چھیل کر کافر ان کو تراشتے ہیں اور وہ اپنی جان کے نفع یا نقصان کے مالک نہیں‘ نہ نفع دے سکیں نہ نقصان دور کر سکیں‘ نہ موت و حیات کے مالک کہ زندگی بڑھا دیں موت کو ہٹا دیں یا زندگی کم کر دیں یا کسی کو قبل اجل مار ڈالیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ موت یعنی نطفہ کے اور حیات یعنی روح کے مالک نہیں اور نہ قیامت کے مالک ہیں۔ یہ آیت ابوجہل وغیرہ کفار مکہ کے بارے میں اتری۔

۴ تا ۶- قرآن پاک کے متعلق کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن بے اصل ہے‘ ایسا جھوٹ ہے کہ اس کو حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے جی سے جوڑ لیا اور چند لوگوں یعنی جبر و یسار ابن فلکیہ رومی وغیرہ نے ان کی مدد کی ہے جن کی طرف یہ نسبت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ قرآن پاک بنوا دیا ہے یہ کم بخت ستم ناانصافی دروغگوئی کرتے ہیں اور کافر یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن پاک سوائے ان قصہ کہانیوں کے جو اگلے لوگوں نے خیالات جوڑ لیے تھے اور کچھ نہیں‘ اب اس کو یہ بیان کرتے ہیں اور جبر و یسار وغیرہ سے سیکھ کر عربی میں لکھ دیتے ہیں پس وہ خیالات صبح و شام پڑھے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا کلام بتاتے ہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اس قرآن پاک کو بواسطہ جبریل اس نے نازل کیا ہے جو سب آسمانوں و زمینوں کے بھیدوں کو جانتا ہے‘ وہ توبہ کرنے والوں کے لیے غفور و رحیم ہے یعنی جبکہ خدا تعالیٰ ہر بھید جانتا ہے اور وہ رحیم بھی ہے تو یہ ہرگز ممکن نہ تھا کہ کوئی اس پر افتراء کرے‘ بہتان باندھے اور وہ چپ رہے۔ پس یہ قرآن پاک ہرگز افتراء نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ

بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے O اور کافروں نے (یہ بھی) کہا: اس رسول (ﷺ) کو کیا ہو گیا ہے جو کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں

وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ

بھی پھرتا ہے، کوئی فرشتہ اس کے ساتھ کیوں نہ اتارا گیا جو اس کے ساتھ

نَذِيْرًا ﴿۷﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ

ڈر سناتا O یا (غیب سے) انہیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے وہ کھاتے پیتے اور

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا

ظالموں نے (یہ بھی) کہا کہ (اے لوگو!) تم تو صرف ایک ایسے مرد کی پیروی کرتے ہو کہ جس پر جادو کیا گیا ہے O (اے نبی ﷺ!) دیکھئے وہ آپ کے

ع ۱ ۹ ۱۶ لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹﴾ تَبٰرَكَ

لیے کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں تو وہ ایسے گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راستہ نہیں پاتے O بڑی برکت والا ہے

الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

وہ (اللہ تعالیٰ) کہ اگر وہ چاہے تو (دنیا میں) آپ کے لیے اس سے بہتر ایسے باغ پیدا کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں

۷ تا ۸- ابوجہل ونضر وامیہ وغیرہ سب یہ کہتے ہیں کہ یہ محمد کیسے رسول ہیں' ہماری طرح کھاتے ہیں' بازاروں میں ہماری مثل آتے جاتے ہیں' ان کے ساتھ فرشتے اتر کر لوگوں کو کیوں نہیں ڈراتے کہ وہ ان کا کہا مانیں' یا یہ کہ فرشتے ان کو غیب کی باتیں کیوں نہیں بتاتے کہ فلاں بات نقصان کی ہے اس سے بچو اور ہر نقصان ان کو پہلے ہی سے کیوں نہیں معلوم ہو جاتا۔ ان کو غیب سے خزانہ کیوں نہیں دیا جاتا کہ یہ خرچ کریں' ان کو غیبی جنت کیوں نہیں ملتی کہ بھوکے نہ رہیں خوب کھائیں اڑائیں' اور وہی کافر اپنے تابع داروں سے یہ کہتے ہیں کہ یہ تو جادو کے ستائے ہوئے بے عقل ہیں تم ان کا اتباع کرتے ہو یعنی لوگوں کو توحید واسلام سے یہ باتیں کہہ کر روکتے ہیں۔

۹ تا ۱۱- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! خیال تو کریں کہ یہ کافر آپ کے بارے میں کیا کیا کہاوتیں کہتے ہیں' کیا کیا نام رکھتے ہیں یعنی (نعوذ باللہ) کوئی ساحر کوئی کاہن کوئی کذاب کوئی شاعر کوئی مجنون کہتا ہے کوئی مسحور سے تشبیہ دیتا ہے اور یہ باتیں بک کر گمراہ ہوتے ہیں اور بھٹکتے ہیں۔ ایک بات پر قرار نہیں' کوئی بات ان کے جی پر یقیناً جمتی نہیں' یہ اس حیرت سے نہیں نکلتے' کسی بات پر کوئی دلیل قائم نہیں کر سکتے۔ بڑی برکت والا اور برتر وہ خدا ہے جو اگر چاہے تو دم بھر میں تمہارے لیے ان کے خیالات سے کہیں بہتر جنتیں بنا دے جن کے درختوں اور مکانوں کے نیچے شراب' دودھ' پانی اور شہد کی نہریں رواں ہوں گی اور تمہارے لیے عمدہ عمدہ محل بنا دے اور دنیا میں یہ سب کرشمے دکھا دے'

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝١٠ بَلْ كَذَّبُوْا

اور آپ کے لیے (اونچے اونچے) محل بھی تیار کر دے O بلکہ یہ کافر تو قیامت کو

بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝١١ ج

جھٹلاتے ہیں اور جو کوئی قیامت کو جھٹلائے اس کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے O

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝١٢

جب وہ ان کافروں کو دور سے دیکھے گی تو (جوش میں آئے گی) یہ اس کے جوش وخروش اور چنگھاڑنے کی آواز دور سے سنیں گے O

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ

اور جب یہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے تو

ثُبُوْرًا ۝١٣ ۭ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا

وہاں موت مانگیں گے O (ان سے جواب میں کہا جائے گا کہ) آج ایک موت نہ مانگو (بلکہ)اور بہت سی

كَثِيْرًا ۝١٤ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ

موتیں مانگو O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے والے باغ جن کا (ڈرنے والوں)

الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ۝١٥ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ

پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ان کا بدلہ اور لوٹنے کا ٹھکانہ ہے O وہاں ان کو من مانی مرادیں

یا آخرت کا حال مراد ہے یعنی وہاں یہ سب چیزیں دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں اس سبب سے کہ دائم ہیں۔ بلکہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قیام قیامت کے منکر ہیں اور جو منکر قیامت ہے ہم نے اس کے لیے عذاب آتش دوزخ مقرر کیا ہے۔

۱۲ تا ۱۶- ان کو آتش دوزخ جب دور سے دیکھے گی یعنی پانچ سو برس کی راہ سے تو وہ اس آگ کا جوش وخروش غصہ اور گدھے کی سی آوازسنیں گے اور وہ دوزخ میں تنگ مکان میں شیطانوں کے ساتھ ایک زنجیر میں بندھے ہوئے ڈالے جائیں گے یعنی وہ مقام اتنا تنگ ہوگا جتنی نیزہ کی بھال، وہاں وہ بہت واویلا مصیبتا پکاریں گے‘ہائے وائے کریں گے۔ خدا کہے گا کہ آج ایک واویلا نہ کرو بہت سے واویلا پکارو‘ موت مانگو۔ اے رسول! آپ کہیں یعنی کفار مکہ ابوجہل وغیرہ سے کہ یہ باتیں حسرت وطلب مرگ و آتش دوزخ بہتر ہے یا جنت خلد جس کا متقیوں سے وعدہ ہے جو کفر وشرک وفواحش سے بچتے ہیں، وہ جنت متقیوں کے لیے ہے‘ وہاں وہ جو تمنا کریں گے اور مانگیں گے پائیں گے‘ ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ

خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

ملیں گی اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اے نبی ﷺ!) یہ آپ کے رب کے ذمہ کرم پر مانگنے کے لائق وعدہ ہے ۞ اور جس دن اللہ تعالیٰ

وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ

ان کو اور جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہیں جمع کرے گا' پھر ان (فرضی معبودوں) سے فرمائے گا کہ کیا تم نے میرے

عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾ۭ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود راستہ بھول گئے تھے ۞ تو (ان کے معبود) عرض کریں گے: تو پاک ہے

مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَ

ہمیں یہ لائق نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو اپنا مولیٰ اور کارساز بناتے لیکن تو نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا یہاں تک برتنے کو دی

لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰي نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا

کہ وہ (تیری) یاد بھول گئے اور یہ لوگ ہلاک ہونے والے

بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا

ہی تھے ۞ (اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ) بے شک اب تمہارے معبودوں نے تمہاری باتوں کو جھٹلا دیا (بس اب تم پر سزا ثابت ہو چکی) تو نہ تم

وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَمَآ

(اب اس سزا کو) ٹال سکتے ہو اور نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو اور تم میں جو ظالم ہیں ہم انہیں بڑا عذاب چکھائیں گے ۞ اور (اے نبی

نکلیں گے' یہ بات آپ کے رب پر ضروری وعدہ ہے' جو مانگیں گے وہ دے گا۔

١٧ تا ١٩- خدا جس دن (یعنی بروز قیامت) کافروں کو اور ان کے معبود بتوں کو جمع کرے گا تو اس دن ان سے یعنی بتوں سے کہے گا کہ تم نے میرے بندوں کو میری اطاعت سے گمراہ کیا' اپنی عبادت کا حکم کیا یا وہ خود گمراہ ہو گئے اپنے دلوں کی خواہش سے یا تمہارے حکم سے تمہاری عبادت کی۔ یا یہ کہ یہ بات ملائکہ سے استفسار ہو گی جن کی بعض کافر عبادت کرتے تھے تب وہ بت اور ملائکہ کہیں گے: سبحانک ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں' تو سب سے برتر ہے ہم کو یہ بات ہرگز لائق نہ تھی کہ تیرے سوا کسی اور کو ایسا معبود بنائیں' یہ کیوں کر ہو سکتا تھا کہ اوروں کو شرک کا حکم کریں۔ تو نے کفر میں ان کو مہلت دی اور ان سے پہلے ان کے آباؤ اجداد کو یہاں تک کہ وہ تیرا ذکر اسلام و توحید و طاعت سب بھول گئے اور نافرمان ہو کر سخت دل ہو کر ہلاک ہو گئے۔ تب خدا پوجنے والوں سے کہے گا کہ لو تمہارے معبودوں نے تو تم کو جھٹلا دیا اب تم میں نہ اتنی طاقت ہے کہ ان کو گواہی سے پھیر دو نہ اپنی مدد کر سکتے ہو' جو تم میں سے کفر کرے گا یعنی اے مسلمانو! جو کافر ہو جائے گا یا یہ کہ اے

اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمۡ لَيَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ

(علیہ السلام!)ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ سب ایسے ہی تھے کہ کھانا بھی کھاتے تھے

وَيَمۡشُوۡنَ فِى الۡاَسۡوَاقِ‌ؕ وَجَعَلۡنَا بَعۡضَكُمۡ لِبَعۡضٍ فِتۡنَةً ؕ

اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھےاور ہم نے تم میں سے ایک کو دوسرے کے لیے آزمائش اور جانچ کا ذریعہ بنادیا تو کیا (اے لوگو!اس عذاب پر)

اَتَصۡبِرُوۡنَ‌ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيۡرًا ع ﴿۲۰﴾ ع ۲/۱۱ ۱۷

تم صبر کرو گے؟اور (اے محبوب علیہ السلام!) آپ کا رب تو سب کچھ دیکھ رہا ہے O

کافرو! جو تم میں سے کافر رہے گا توبہ نہ کرے گا تو ہم اس کو سخت عذاب آتش دوزخ چکھائیں گے۔

۲۰۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے تو وہ سب ایسے ہی بھیجے کہ کھاتے پیتے بھی تھے اور بازاروں میں بھی سڑکوں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے بعض کو بعض کے لیے آزمائش بنایا یعنی بعض آدمی بعض کی خرابی کا سبب ہو جاتے ہیں چنانچہ آزاد شدہ غلام اور کم درجہ والے لوگ اور فقیر جو پہلے ایمان لے آئے تو اہل عرب سرکش مدعیان شرافت و رؤساء کے کفر کا سبب ہو گئے' وہ کہتے تھے کہ ہم ان ذلیل لوگوں میں نہ ملیں گے۔اس سبب سے اللہ تعالیٰ ان کفار سے خطاب کرتا ہے کہ اے اہل مکہ!تم ایمان لا کر ان لوگوں سے ملنے پر صبر کر سکتے ہو' غریب مسلمانوں کے ساتھ بیٹھ سکتے ہو' ان کے ساتھ برابری امور دین و شریعت میں گوارا کر سکتے ہو یا یہ کہ خطاب غریب مسلمانوں سے ہو کہ تم کافروں کی ایذاء و تکلیف کو برداشت کر سکتے ہو یا نہیں یعنی کرنا چاہیے کہ پورا پورا ثواب صابرین کا پاؤ۔اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب بصیر ہے' ہر بات دیکھتا ہے کہ کون ایمان لائے گا کون نہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں

الْمَلَائِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا

نہیں بھیجے گئے یا ہم اپنے رب کو خود دیکھ لیتے (تو ہمیں یقین آ جاتا) بے شک انہوں نے اپنے جی میں اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور بہت بڑی سرکشی

كَبِيرًا ﴿٢١﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ

کی (جو اس قسم کا سوال کیا) O جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن مجرموں کی کوئی خوشی کا دن نہ ہوگا (بلکہ سخت مصیبت کا دن ہوگا) اور کہیں گے (: الٰہی!) ہم

وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ

میں اور فرشتوں میں) کوئی زبردست آڑ کر دے (تاکہ ہم عذاب سے بچ سکیں) O اور جو کچھ عمل انہوں نے کیے تھے تو ہم نے اس کی طرف توجہ (اور قصد) فرما کر

فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ﴿٢٣﴾ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا

اس کو باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا جو ہوا میں اڑ جاتا ہے (یعنی برباد یا ضائع کر دیا) O جنت والوں کے لیے اس دن بہتر ٹھکانہ ہوگا

وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ

اور (حساب کے دوپہر کے بعد) اچھی آرام کی جگہ ہوگی O اور جس دن آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ پڑیں گے اور فرشتے جوق در جوق

۲۱ تا ۲۴- اور جو لوگ ہماری ملاقات کے یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے امیدوار نہیں نہ ان کو دوبارہ زندہ ہونے کا یقین ہے جیسے ابوجہل وغیرہ وہ کہتے ہیں کہ ہماری طرف تمہاری نبوت کی تصدیق کرنے کو فرشتے کیوں نہیں آئے یا ہم اپنے رب کو خود دیکھ لیں، وہ روبرو ہم سے کہہ دے کہ تم سچے نبی ہو۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ بڑے متکبر حد سے زائد سرکش ہیں، اپنے آپ کو بہت دور کھینچتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے، یا یہ کہ خدا کی رویت کا سوال کرتے ہیں اور سخت سرکشی اور نافرمانی کرتے ہیں کہ ایمان سے انکار کرتے ہیں، یا یہ کہ فرشتوں کے اترنے کی تمنا کرتے ہیں، یہ سخت جرأت کرتے ہیں۔ جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے یعنی بوقت موت اس دن ان مجرموں مشرکوں کو کچھ خوشی نہ ہوگی۔ وہ ان کے لیے بہت برا دن ہوگا، اس دن فرشتے کہیں گے کہ جنت کافروں پر قطعی حرام ہے۔ یا یہ کہ کافر ان کو دیکھ کر ڈر کے مارے کہیں گے کہ کاش! ہم میں اور تم میں بہت دور کا فاصلہ ہوتا۔ ہم بروز قیامت کافروں کے اعمال خیر کو جو دنیا میں کرتے تھے لے کر مثل "ھباء منثورا" کریں گے، ملیامیٹ کر دیں گے مثل اس غبار کے جو جانوروں کے کھروں سے اڑتی ہے یا وہ ذرے جو آفتاب کی دھوپ میں اڑتے نظر آتے ہیں جب وہ (دھوپ) کسی تنگ سوراخ سے نکلتی ہے کہ کوئی ان کو بسبب تاریکی کے چھو نہیں سکتا یعنی کافروں کے اعمال اکارت کر دیے جائیں گے۔ اس دن جنت والے اہل اسلام اور اصحاب رسول اچھے مکان اور آرام گاہوں اور خلوت خانوں میں ہوں گے جو کافروں کے مقام سے ہزاروں درجہ بہتر ہوں گے۔

تَنْزِيْلًا ۝٢٥ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى

خوب اتاریں جائیں گے ○ اس دن حقیقی اور سچی بادشاہی رحمٰن ہی کی ہو گی اور کافروں پر وہ دن

الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝٢٦ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ

بڑا ہی سخت ہو گا ○ اور اس دن کافر اپنے ہاتھ افسوس سے چبائے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں نے کسی

يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝٢٧ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ

طرح رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی (یعنی رسول ﷺ کی پیروی کی ہوتی) ○ ہائے میری خرابی' کاش کہ میں نے

اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝٢٨ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ

فلانے کو (یعنی خدا اور رسول ﷺ کے دشمن کو) دوست نہ بنایا ہوتا ○ بے شک اس نے تو میرے پاس نصیحت آنے کے بعد مجھے بہکایا

وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝٢٩ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ

اور شیطان انسان کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے (اور رسوا کر دیتا ہے) ○ اور رسول (ﷺ) عرض کریں گے کہ اے میرے رب! بے شک

اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝٣٠ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ

میری قوم نے تو اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرایا (اور بے کار سمجھا) ○ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے

نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝٣١

مجرم لوگ دشمن بنائے اور آپ کا رب ہدایت کرنے کو اور مدد دینے کو کافی ہے ○

۲۵ تا ۲۹- اور جس دن بادل سے آسمان پھٹے گا اور تجلی نزول بلا کیف ذات متعالی ظاہر ہوگی اور فرشتے درجہ بدرجہ اتریں گے اس دن ملک وحکومت یعنی حقیقی حکم وعدل وانصاف رحمٰن کا ہی ہوگا۔ وہ دن کافروں پر سخت کٹھن ہوگا۔ اس دن ظالم کافر یعنی عقبہ ابن معیط وغیرہ دست حسرت دانتوں سے کاٹے گا اور انگلیاں چبائے گا اور کہے گا کہ اے کاش! رسول اللہ کے ساتھ دین مستقیم اسلام اختیار کیا ہوتا۔ ہائے افسوس کاش! میں نے فلاں شخص کو اپنا دینی دوست نہ بنایا ہوتا یعنی ابی بن خلف جمحی کا کہنا نہ مانا ہوتا۔ اس نے مجھے بعد ازیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) توحید لے کر آئے ذکر خدا وتوحید واطاعت سے روکا' گمراہ کیا اور شیطان تو آدمی کو کفر کروا کر خائب وخاسر نا امید کر ہی دیتا ہے۔ جو شیطانوں کا کہنا مانے گا اس کا یہی انجام ہوگا۔

۳۰ تا ۳۱- اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی قوم کی شکایت کے طور پر فرمایا: اے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو نہیں مانا' اس کو برا کہا' اس کا اقرار واس پر عمل نہ کیا اور یونہی ہماری عادت ہے کہ ہر نبی کا دشمن اس کی قوم کے سرکشوں نافرمانوں سے بناتے ہیں یعنی اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسا کہ آپ کے دشمن ابوجہل وغیرہ ہیں یونہی سب

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً

اور کافروں نے (یہ بھی) کہا کہ اس (نبی ﷺ) پر قرآن ایک دم کیوں نہ اتارا گیا ہم نے اسے یوں ہی تھوڑا تھوڑا اتارا ہے کہ اس سے

وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

آپ کا دل مضبوط کریں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا O

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾ اَلَّذِيْنَ

اور (اے نبی ﷺ) وہ کوئی بات (اور سوال) آپ کے پاس نہ لائیں گے مگر ہم (اس کا جواب) بہت ٹھیک اور عمدہ توجیہ (اور عمدہ بیان) سے دیں گے O

يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ

جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف گھسیٹے جائیں گے ان کا مقام سب سے برا ہے اور وہی سب سے

سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ

زیادہ گمراہ ہیں O اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (توریت) عطا فرمائی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام)

وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ

کو وزیر بنایا O اور ہم نے فرمایا تم دونوں بھائی ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائی ہیں (وہ گئے اور ان لوگوں نے نہ مانا تو)

مع عند المتقدمین ۲

ع ۳

رسولوں کا کوئی نہ کوئی دشمن تھا اور آپ کا رب آپ کی حفاظت ونصرت ومدد کے لیے کافی ہے۔

۳۲۔ اور کافر یعنی ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ قرآن (پاک) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دفعتاً واحدتاً یعنی ایک دم سے کیوں نہ اترا یعنی مثل توریت وانجیل وزبور کے کیوں نہیں اترا کہ وہ موسیٰ وعیسیٰ وداؤد پر اکٹھی اتری تھیں۔ ہاں اے رسول پاک! قرآن پاک آپ پر یونہی اترنا زیبا تھا یعنی تھوڑا تھوڑا تاکہ ہم آپ کے دل کو وقتاً فوقتاً خوش اور مضبوط وقوی کرتے رہیں اور ہم نے قرآن کو ترتیل سے اتارا یعنی امر ونہی صاف صاف بیان کیا یا یہ کہ متفرق بار بار جبریل کو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا دے کر بھیجا۔

۳۳۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ آپ کے مقابلہ میں جو وسوسہ وخیال ودلیل پیش کریں گے ہم حق وانصاف سے اس کا جواب دیں گے اور حق سے ان کی باطل دلیل کو توڑیں گے اور بہت اچھی تفسیر وتوضیح بیان کریں گے تاکہ انصاف سے غور کرنے والوں کو اس کے برحق ہونے کا یقین ہو جائے۔

۳۴۔ جو لوگ بروز قیامت منہ کے بل جہنم کی طرف کھینچے جائیں گے یعنی ابوجہل وغیرہ وہ بہت برے درجہ میں ہیں یعنی آخرت میں باعتبار مکان کے اور دنیا میں باعتبار عمل کے اور حق وہدایت سے بہت ہی بے راہ اور گمراہ ہیں۔

۳۵ تا ۳۹۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب یعنی توریت عطا کی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو

تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ

پھر ہم نے ان لوگوں کو تباہ کر کے ہلاک کر دیا○ اور نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی (ہلاک کیا) جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو

اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَ

غرق کر دیا اور ہم نے ان کو لوگوں کے لیے (عبرت کی) نشانی کر دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور قوم عاد وثمود اور

اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ

کنوئیں والوں کو بھی اور بہت سے زمانے والوں کو جو ان کے درمیان تھے (ہلاک کر دیا)○ اور ہم نے ان میں سے ہر ایک

الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ

کے لیے مثالیں بیان فرما کر سمجھایا اور (جب وہ نہ مانے تو) ہم نے سب کو ہلاک کر کے تباہ کر دیا○ اور بے شک یہ کفار مکہ اس بستی

اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا

پر بھی ہو آئے ہیں جس پر بہت بڑی بارشیں (پتھروں کی) برسی تھیں تو کیا یہ اسے دیکھتے نہ تھے بلکہ مر کر زندہ ہونے کی انہیں

يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا

امید ہی نہ تھی ○ اور (اے نبی ﷺ!) جب وہ آپ کو دیکھتے ہیں تو وہ آپ کا ٹھٹھا اور مذاق

ان کا معین و وزیر بنایا۔ ہم نے ان سے کہا کہ تم قوم فرعون یعنی قبطیوں کی طرف جاؤ جنہوں نے آخر کار ہماری آیتوں کی اور موسیٰ (علیہ السلام) کے معجزوں کی تکذیب کی' ایمان نہ لائے' ہم نے ان کو غرق سے بالکل ہلاک کر دیا اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی قوم کو جبکہ انہوں نے نوح (علیہ السلام) کی اور سب رسولوں کی تکذیب کی طوفان میں غرق کر دیا' ان کو لوگوں کے لیے عبرت ونشانی بنایا کہ پھر کوئی ایسا کام نہ کرے۔ ہم نے ظالموں مشرکوں یعنی بالخصوص اہل مکہ کے لیے عذاب الیم دردناک تیار کر لیا ہے۔ عاد' قوم ہود' ثمود' قوم صالح' اصحاب الرس' قوم شعیب اور ان کے سوا اور گروہ ہیں جن کا ہم نے ذکر نہیں کیا انہیں ہم نے ہلاک کر دیں اور سب کو سمجھایا' اگلوں کو واقعے سنا کر ڈرایا مگر وہ ایمان نہ لائے ہم نے یکے بعد دیگرے سب کو ہلاک کر ڈالا۔

۴۰۔ کیا کافر یعنی اہل مکہ ان گاؤں میں جن کے اوپر براہ ینہ یعنی پتھر برسے تھے یعنی قوم لوط کے شہر نہیں گئے' کیا انہوں نے وہاں کے حالات نہیں دیکھے کہ وہ عبرت پائیں اپنے رسول کو نہ جھٹلائیں' بلکہ یہ لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے قائل ہی نہیں ان کو امید و خوف نہیں۔

۴۱ تا ۴۴۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار مکہ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو سوائے مسخرہ پن اور مذاق کے کچھ نہیں چاہتے' آپ پر بطور تحقیر کے اشارہ کر کے یہ کہتے ہیں کہ کیا یہ وہی شخص ہے جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ انہوں نے تو ہم کو ہمارے معبودوں کی عبادت سے گمراہ ہی کرنا چاہا تھا' اگر ہم صبر نہ کرتے اور اپنے دین پر قائم نہ رہتے تو

الَّذِیۡ بَعَثَ اللّٰہُ رَسُوۡلًا ﴿۴۱﴾ اِنۡ کَادَ لَیُضِلُّنَا عَنۡ اٰلِہَتِنَا لَوۡلَاۤ

ہی اڑاتے ہیں (اور کہتے ہیں:) کیا یہ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے رسول (ﷺ) بنا کر بھیجا ہے O انہوں نے تو ہم کو ہمارے معبودوں سے بہکا

اَنۡ صَبَرۡنَا عَلَیۡہَا ؕ وَ سَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ حِیۡنَ یَرَوۡنَ الۡعَذَابَ

کر ہمیں منحرف ہی کر دیا ہوتا اگر ہم ان پر صبر سے جمے نہ رہتے اور جب عذاب دیکھیں گے تو جان لیں گے کہ کون

مَنۡ اَضَلُّ سَبِیۡلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ ؕ اَفَاَنۡتَ

گمراہ تھا O (اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے اس کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے تو پھر کیا آپ

تَکُوۡنُ عَلَیۡہِ وَکِیۡلًا ﴿۴۳﴾ اَمۡ تَحۡسَبُ اَنَّ اَکۡثَرَہُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ اَوۡ

اس کی نگہبانی کا ذمہ لیں گے (نہیں) O یا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں (نہیں)

یَعۡقِلُوۡنَ ؕ اِنۡ ہُمۡ اِلَّا کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ ہُمۡ اَضَلُّ سَبِیۡلًا ﴿۴۴﴾ ع

وہ تو صرف چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ہیں O

اَلَمۡ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیۡفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوۡ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ۚ ثُمَّ

(اے نبی ﷺ!) آپ نے اپنے رب کی (حکمت کی) طرف نہ دیکھا کہ اس نے سایہ کیسے پھیلایا (اور بڑھایا) اور اگر وہ چاہتا تو اس کو ٹھہرا ہوا

قریب تھا کہ ہم گمراہ ہو جائیں یعنی بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہو جائیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ عنقریب سب حال جان لیں گے' اس وقت سمجھیں گے جبکہ یہ عذاب کو دیکھ لیں گے کہ کون گمراہ اور ٹیڑھے راستے پر اور کجرو بے دلیل تھا۔
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ یہ تو بتلائیں کہ جو شخص خواہش نفس سے بتوں کو پوجے یعنی نضر بن حارث وغیرہ تو کیا آپ اس کے وکیل و کفیل ہو سکتے ہیں کہ خواہ مخواہ اس کو مسلمان ہی کر لیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ ان میں سے اکثر آدمی سنتے یا سمجھتے ہیں یعنی اس وقت جبکہ آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ ان کو سمجھاتے ہیں' نہیں نہیں وہ کچھ نہیں سمجھتے' وہ چارپائے جیسے ہیں کہ کھانے پینے کے سوا کچھ نہیں جانتے' بلکہ وہ ان سے بھی زائد گمراہ ہیں۔ اس لیے کہ جانور تو مکلّف نہیں اور یہ تو مکلّف ہو کر پھر بھی ویسی باتیں کرتے ہیں جو جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔
۴۵ تا ۴۶- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ آپ کے پروردگار نے سایہ کو کس طرح سے دراز کیا اور اگر وہ چاہتا تو سایہ کو ہمیشہ ایک راہ پر رکھتا یعنی آفتاب نہ نکالتا۔ پھر اس نے سایہ کے اوپر آفتاب کو دلیل بنایا یعنی جہاں آفتاب کی روشنی جائے گی آگے آگے سایہ بھی چلے گا۔ یا یہ کہ ساتھ ساتھ ہوگا۔ پھر ہم نے سایہ کو اپنی طرف آہستہ آہستہ یا یہ کہ اس طرح کہ معلوم نہ ہو کھینچ لیا۔ چنانچہ قاعدہ ہے کہ آفتاب نکلنے سے پہلے ہر چیز کا سایہ مشرق سے مغرب کی طرف دراز ہوتا ہے' پھر شام کو لوٹتے لوٹتے غائب ہو جاتا ہے۔

جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾

رکھتا' پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا O پھر ہم نے آہستہ آہستہ اس کو اپنی طرف سمیٹا O

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو لباس اور پردہ بنایا اور نیند کو راحت و آرام بنایا اور اٹھنے (اور چلنے پھرنے)

النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ

کے لیے دن بنایا O اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت (بارش) سے پیشتر خوشخبری لانے والی ہوائیں

رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً

بھیجیں (چلائیں) اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا O تاکہ ہم اس سے کسی مرے ہوئے (خشک

مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ

شہر کو زندہ و سرسبز کریں اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو اس سے پانی پلائیں O اور بے شک

صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾

ہم نے ان میں اس (پانی) کو ان کے درمیان بانٹ دیا (کبھی کہیں برسایا کبھی کہیں) تاکہ وہ سمجھیں (اور دھیان کریں) پھر بھی بہت سے لوگ ناشکری کے بغیر نہ

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ ۖ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ

رہے O اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرسنانے والا بھیج دیتے (مگر ہم نے اپنی حکمت سے یہ صرف آپ ہی کو سارے عالم کے ڈرانے کے لیے مقرر کیا) O

۴۷ تا ۵۲- خدا تعالیٰ ہی نے تمہارے لیے رات بنائی کہ ہر چیز کو شامل ہو جاتی ہے ڈھانپ لیتی ہے' خواب کو تمہارے بدنوں کے لیے آرام بنایا۔ دن کو تمہارے چلنے پھرنے کا وقت بنایا۔ اسی نے تو ہوائیں اپنی رحمت یعنی مینہ سے خوشخبری دینے والی دل خوش کرنے والی بھیجیں اور اسی نے ہی تو آسمان سے پاک پانی نازل کیا جو اور چیزوں کو پاک کردے کہ اس کو مزید پاک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے ذریعہ ہم ویران و خشک زمینوں شہروں کو ازسرنو زندہ کریں اور بہت سے جانوروں اور آدمیوں کو سیراب کریں۔ ہم نے پانی کو متفرق کیا' تھوڑا ایک سال' تھوڑا ایک سال' کچھ کہیں کچھ کہیں کہ لوگ نصیحت پکڑیں مگر اکثر آدمی سوائے کفر و ناشکری کے کچھ نہیں مانتے' کفر پر قائم رہتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو ہر ہر گاؤں میں ایک ایک رسول الگ بھیجتے مگر ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے اکیلا رسول بنایا کہ آپ کو سب کا ثواب ملے۔ آپ کافروں کو کہا نہ مانیں نہ ان کی باتوں کا کچھ خیال کریں اور قرآن پاک کے حکم سے آپ کافروں کو تلواروں سے خوب ماریں جہاد کریں۔

ف: "ارءیت من اتخذ الهه هوه افانت تکون علیه وکیلا O" سے صبر اور کسی سے نہ لڑنا نکلتا تھا۔ دوسری

جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا

تو آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں (ان کے اعتراض کی طرف توجہ نہ فرمائیں) اور اس قرآن (کی تبلیغ) کے ذریعہ سے ان سے زبردست جہاد کرتے رہیں O

عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا

اور (اس کی قدرتوں پر غور کرو) وہی ہے جس نے دو دریاؤں کو باہم ملا ہوا رواں کیا' یہ ایک تو میٹھا نہایت شیریں اور خوشگوار اور یہ ایک کھاری ہے نہایت کڑوا اور ان دونوں

مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ

میں ایک پردہ رکھا اور مستحکم آڑ بنا دیO اور وہی ہے جس نے پانی (نطفہ) سے آدمی بنایا اور اس کے لیے نسبی رشتے اور سسرال

صِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مقرر کیے اور آپ کا رب قدرت والا ہے O یہ کافر اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جو نہ ان کو نفع

مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾

دے سکتے ہیں نہ نقصان اور کافر اپنے رب کے مقابلہ میں (کمر باندھے ہوئے شیطان کو) مدد دیتے ہیں O

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ

(اے نبی ﷺ!) ہم نے تو آپ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

آیت ''جاھدھم'' سے اس کا منسوخ ہونا مفسر نے بتلایا ہے۔

۵۳- اللہ تعالیٰ نے دنیا میں دو طرح کے دریا بنائے ایک شیریں پاک صاف مزیدار۔ دوسرا نمکین خراب کھاری کڑوا۔ ان دونوں میں روک اور فاصلہ رکھا کہ ایک دوسرے کا مزا اور وصف خراب نہ کر سکے' یہ اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

۵۴ تا ۵۵- اور اسی نے کروڑوں آدمی پانی سے یعنی ماں باپ کے نطفوں سے پیدا کر دیئے' ان میں نسب و دامادی یعنی ننھیال ددھیال کے لوگ' جن سے نکاح حرام ہے نسب میں داخل ہیں اور جن سے نکاح جائز ہے سسرال والے وہ صھر ہیں اور آپ کا پروردگار ہر بات پر قادر ہے' حرام بھی پیدا کرتا ہے حلال بھی۔ یہ کفار مکہ سوائے خدا تعالیٰ کے ان چیزوں کو پوجتے ہیں جو نہ ان کو دنیا و آخرت میں نفع دے سکیں اور نہ ان کی عبادت سے ان کو کچھ فائدہ ہو نہ ان کی عبادت چھوڑ دینا ان کو نقصان پہنچا سکے۔ کافر یعنی ابوجہل وغیرہ اپنے رب کا نافرمان ہے' اس سے مقابلہ کرنے والا' کفر کا پھیلانے والا ہے۔

۵۶ تا ۵۹- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو جنت کی خوشخبری دینے والا دوزخ کے عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ان سے فرما دیجیے کہ میں توحید و قرآن سکھانے پر تم سے اپنی محنت مزدوری نہیں مانگتا بلکہ تم میں سے جو چاہے اس کو اختیار کر کے اپنے اللہ تک وصل کا راستہ حاصل کرے یا یہ کہ جو چاہے ایمان سے خدا تعالیٰ کے پاس جائے اور ثواب بروز قیامت پائے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس خدا پر بھروسہ کرو جو ایسا زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا۔ آدمیوں

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾

میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر یہ کہ جو اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرنا چاہے (تو کر لے) ○

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ

اور آپ اس زندہ (خدا) پر بھروسہ رکھیے جس کو کبھی موت نہیں اور آپ اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجیے اور اس کا اپنے بندوں کے

بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا

گناہوں سے خبردار ہونا کافی ہے ○ جس نے آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے

بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ

چھ دن میں پیدا فرمائے' پھر اس نے عرش پر استواء فرمایا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) وہ رحمٰن ہے تو کسی جاننے والے

بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ ۚ قَالُوْا وَمَا

سے اس کی تعریف پوچھو ○ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں: (ہم کیا جانیں) رحمٰن کیا ہے'

الرَّحْمٰنُ ۤ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ السجدة ع تَبٰرَكَ الَّذِيْ

کیا تم جس کے لیے حکم دو ہم اسی کو سجدہ کر لیں اور اس حکم نے (یا اس نام نے) انہیں اور زیادہ بدکا دیا (اور متنفر کر دیا) ○ بڑی برکت والا ہے

جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾

وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور ان میں چراغ (آفتاب) اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا ○

مع عند المتقدمین ۳ — السجدة ۵ ع ۶ ۲

مثلاً ابوطالب یا بی بی خدیجہ یا آباؤ اجداد وغیرہ اموات پر جو عنقریب مر جائیں گے بھروسہ نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرو' نماز ادا کرو' وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب باخبر ہے' اس کا علم کافی ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان میں عجائبات ہیں چھ دنوں میں بنایا یعنی وہ دن سب سے پہلے دن تھے' ہر دن ہزار سالہ تھا' اول دن اتوار کا تھا آخر جمعہ کا۔ پھر رحمٰن یعنی اللہ تعالیٰ بصفت رحمت عرش پر جلوہ افروز ہوا' اس کی رحمت سے عرش بھر گیا' پس اس کا حال خبیر سے یعنی اسی رحمٰن سے دریافت کرو جو ہر چیز سے خبردار ہے۔ یا یہ کہ اہل علم سے پوچھو وہ اس کی تصدیق کریں گے۔

۶۰ تا ۶۴- جب کفار سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو' اس کی توحید کو مانو تو کہتے ہیں رحمٰن کون ہے یعنی ہم تو رحمٰن کو نہیں جانتے۔ رحمٰن تو مسیلمہ کذاب ہے کیا ہم مسیلمہ کو سجدہ کریں' ہم آپ کا حکم یونہی بے سمجھے مان لیا کریں اور رحمٰن کا ذکر اور قرآن پاک کا بیان اور رسول کی دعوت ان کی نفرت اور زیادہ بڑھاتی ہے' ایمان سے دور ہو جاتے ہیں۔ برکت والا اور برتر ہے وہ خدا تعالیٰ جس نے آسمانوں میں برج یعنی محل یا تارے بنائے اور ان میں روشن چراغ دن کے لیے یعنی آفتاب

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ

وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی (یعنی ایک دوسرے کے پیچھے آتا ہے) اس شخص کے لیے جو آیات پر غور کر کر سمجھنا چاہے

اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ

یا شکر کرنے کا ارادہ کرے O اور رحمٰن کے خاص بندے تو وہی ہیں جو زمین پر آہستہ (انکساری) سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے

هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ

(جہالت کی) گفتگو کرتے ہیں تو وہ (انہی سے بچنے کے لیے) کہہ دیتے ہیں بس سلام O وہ لوگ جو اپنے رب کے لیے سجدے

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ

اور قیام میں رات گزارتے ہیں O اور وہ لوگ جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے رب ہمارے!

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ

ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے (دور رکھ) بے شک اس کا عذاب گلے کا طوق ہے (سخت آفت ہے) O بے شک

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ

وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے O اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ (فضول خرچی کر کے) حد سے بڑھتے ہیں

اور رات کے لیے ماہتاب آدمیوں کے لیے بنایا۔ اسی نے رات دن مختلف گردشوں والے بنائے اس کے لیے جو سمجھے اور عقل سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کے شکر کا ارادہ کرے یعنی عبرت حاصل کرے اور اس کے لیے جو دن کا بقیہ کام نیک عمل رات کو کرے اور رات کا دن کو کرے۔

٦٥ تا ٧١- رحمٰن کے خاص نیک بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر اللہ تعالیٰ کے ڈر سے سر جھکا کر آہستہ آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل یعنی کافر و فاسق ان سے سخت باتیں کرتے ہیں تو وہ نیک سچی عمدہ بات سلام کہتے ہیں یعنی ان سے جھگڑتے نہیں اور وہ راتوں کو نماز میں سجدہ و قیام میں یعنی تہجد میں گزار دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب دور رکھنا' اس کا عذاب سخت و لازم و قائم ہے' وہ بہت بری جگہ اور برا مقام ہے اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بہت اسراف کرتے ہیں یعنی گناہ کے کاموں میں نہیں اڑاتے ہیں اور نہ ہی تنگی کرتے ہیں یعنی حق سے منع نہیں کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں رستوں کے درمیان رہتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا شریک کر کے بتوں کو نہیں پوجتے۔ سوائے ان کے جن کو خدا نے حکم دیا ہے کسی کا ناحق خون نہیں کرتے۔ حق پر مارتے ہیں یعنی رجم و قصاص و ارتداد پر اور وہ زنا نہیں کرتے' جو زنا کرے گا یعنی حلال جان کر تو آثام پائے گا یعنی دوزخ کا جنگل یا کنواں اور اس کو قیامت میں دگنا عذاب ہوگا۔ وہ عذاب میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہوگا۔ مگر جو کفر سے توبہ کرے گا' اللہ تعالیٰ و رسول پر ایمان لائے گا۔ اعمال صالحہ خالصاً

يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ

اور نہ (ضروری خرچ کی جگہ) تنگی کرتے ہیں اوران کا خرچ کرنا ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے ○ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ

دوسرے معبود کی پوجا نہیں کرتے ہیں اور نہ اس جان کو جس کی اللہ تعالیٰ نے حرمت رکھی ناحق قتل کرتے ہیں

اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

اور نہ بدکاری کرتے ہیں اور جو ایسا کام کرے گا وہ سزا پائے گا ○

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ

اس کے لیے قیامت میں دو چند عذاب ہو گا اور وہ اس (عذاب) میں ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا ○ مگر جو توبہ

تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ

کر لے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو اللہ تعالیٰ ایسوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدلتا ہے

حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جس نے توبہ کی اور نیک کام بھی کیے تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ

فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ

کی طرف اس طرح رجوع کرے گا جیسا کہ رجوع کرنا چاہیے (یعنی عزت کے ساتھ)○ اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کرے گا تو خدا تعالیٰ اس کی برائیوں کو اچھائیوں سے بدل دے گا یعنی کفر کے عوض ایمان، معصیت کے بدلے طاعت، بت پرستی کے عوض توحید، شر کے بدلے خیر دے گا اور خدا توبہ کرنے والے کے لیے غفور ہے، توبہ پر مرنے والے پر رحیم ہے۔ جو گناہوں سے توبہ کرے، اعمال صالحہ خالصاً اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کرے تو وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کی طرف لوٹے گا اور وہاں ثواب پائے گا۔

۷۲ تا ۷۷۔ اور وہ لوگ جو بے ہودہ خراب محفلوں میں حاضر نہیں ہوتے، جھوٹی باتوں میں نہیں بیٹھتے جب لغو نامعقول محفلوں میں سے گزرتے ہیں تو بے پروا بے توجہ ہو کر نہ ان میں شامل نہ ان سے جھگڑنے والے اور جب خدا تعالیٰ کا ذکر بطور وعظ ان کو سنایا جاتا ہے تو اندھے، بہرے ہو کر منہ کے بل نہیں گر پڑتے یعنی بگوش قبول سنتے ہیں سمجھتے ہیں۔ وہ دعا کرتے ہیں کہ پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما یعنی ان کو نیک صالح بنا کہ ان سے ہمارے دل خوش ہوں اور ہم کو متقیوں کا امام بنا یعنی ہم کو اچھا کر اور ہماری اولاد کو ہمارے نیک کاموں میں ہمارا تابع و

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ

اور جب کبھی بیہودہ بات پر گزرتے ہیں تو (منہ پھیر کر) اپنی عزت سنبھالے ہوئے گزر جاتے ہیں O اور وہ لوگ کہ جب ان کو ان کے رب کی

رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں (سمجھائی جاتی ہیں) تو وہ ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے (بلکہ ان پر غور کرتے ہیں) O اور وہ لوگ جو دعا میں

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا

عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیبیوں اور اولاد (کی طرف) سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ

پیشوا بنا O انہی لوگوں کو ان کے صبر کا بدلہ (جنت کا سب سے اونچا) بالا خانہ انعام میں ملے گا اور وہاں ان کا دعا اور سلام کے ساتھ استقبال کیا جائے گا O وہ اس میں

فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا

ہمیشہ رہیں گے اور وہ ٹھہرنے اور بسنے کی کیا ہی اچھی جگہ ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے: اگر تم میرے رب کو نہ پوجو گے تو تمہاری میرے رب

يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع

ع ۱۷ / ۴ — ۶

کے نزدیک کوئی قدر نہیں اور اس کو تمہاری کچھ پروا نہیں تو بے شک تم تو جھٹلا چکے ہو تو (اب تم کو) وہ عذاب ہوگا جو ہمیشہ لپٹا رہے گا اور (کبھی جدا نہ ہوگا) O

مقتدی بنا۔ ایسے لوگ ان کے صبر و برداشت کے بدلہ میں جو انہوں نے مصیبتوں میں، فقر میں عبادت کی ہے جنت میں بلند درجے دیے جائیں گے اور جب جنت میں داخل ہوں گے تو تحیت و سلام فرشتوں سے سنیں گے یعنی فرشتے ان کو سلام کر کے ہاتھوں ہاتھ استقبال کر کے لیں گے۔ وہاں ہمیشہ رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے، وہ اچھی منزل و مقام ہے۔

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اہل مکہ سے فرما دیجیے کہ خدا تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے کچھ نہیں۔ فقط اتنا ہی تھا کہ تم کو توحید کا حکم کر دے۔ سو اس نے کر دیا یعنی اس کے رسول نے تم کو سمجھا دیا مگر تم نے تکذیب کی، قرآن پاک و رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہ مانا۔ پس عنقریب عذاب الٰہی تم پر لازم ہوتا ہے، پہلے سے ڈرا دیا تھا اور اس کا ظہور بروز بدر ہوا۔ کافر قتل بھی ہوئے اور قید بھی کیے گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ شعراء مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں دوسو ستائیس آیات' گیارہ رکوع ہیں

طٰسٓمٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ

طٰسٓمٓ O یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں O (اے نبی ﷺ!) کہیں آپ اپنی جان پر

اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً

نہ کھیل جائیں (ان کے اس غم میں) کہ وہ ایمان کیوں نہیں لاتے O اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانی اتار دیں

فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ

کہ ان کے اونچے اونچے بڑے لوگ اس کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دیں O اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی

الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿۵﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا

نصیحت (کی بات) نہیں آتی ہے مگر وہ اس سے منہ پھیرتے ہیں O تو بے شک انہوں نے (نشانیوں کو)

فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى

جھٹلایا تو عنقریب ان کے پاس ان کے ٹھٹھے اور مذاق کی خبریں آ جائیں گے (یعنی عذاب اتر آئے گا) O کیا انہوں نے زمین کو

سورۃ الشعرآء

اس سورت میں شاعروں کا ذکر ہے' یہ سب مکہ معظمہ میں نازل ہوئی مگر یہ آیت ''والشعر آء'' الخ مدینہ میں اتری۔

۱ تا ۲۔ ''ط'' سے مراد خدا تعالیٰ کا طول یعنی فضل واحسان وقدرت ہے۔ ''س'' سے مراد اس کی سنا یعنی نور' میم سے اس کا ملک۔ یا یہ کہ ان حروف کی قسم کھائی ہے کہ یہ قرآن مبین کی آیات ہیں یعنی یہ قرآن پاک سچا ہے' اس میں حلال حرام' امرونہی خوب واضح بیان ہوئے ہیں۔

۳ تا ۹۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو ان کے ایمان نہ لانے کا اس قدر غم ہے کہ شاید آپ اپنا غم کے مارے گلا گھونٹ ڈالیں' یعنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے ایمان لانے کی بڑی تمنا تھی اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ اس قدر غم نہ کریں اور تسلی دیتا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسی نشانی نازل کریں کہ سب کے سب عاجز ہو جائیں' گردنیں جھک جائیں۔ ان کو رحمٰن کے پاس سے جو نیا ذکر آتا ہے یعنی ایک آیت کے بعد دوسری کہ (حضرت) جبریل (علیہ السلام) لاتے ہیں تو وہ سب کی تکذیب کرتے ہیں اور منہ پھیرتے ہیں۔ ہاں جب انہوں نے تکذیب کر لی' رسول وقرآن کو نہ مانا یعنی حجت تمام ہو چکی تو اب عنقریب اس بات یعنی عذاب کی خبریں آئیں گی جس کے ساتھ یہ مذاق کیا کرتے تھے۔ یا یہ مطلب ہو کہ اس مذاق کا جو رسول وقرآن پاک سے کرتے تھے بدلہ ملے گا۔ چنانچہ بروز بدر ان کو خوب بدلہ ملا۔ کیا انہوں نے

الْأَرْضِ كَمْ أَنْۢبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ⑦ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

(غور سے) نہیں دیکھا ہم نے اس میں کتنے عمدہ عمدہ جوڑے (قسم قسم کی چیزیں) اگائیں O بے شک اس میں (ہماری قدرت کی)

لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ⑧ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

ایک بڑی نشانی ہے اور ان سے اکثر ایمان لانے والے نہیں O بے شک آپ کا رب یقیناً زبردست عزت والا مہربان ہے (جو ان کے کفر پر جلد سزا نہیں دیتا

الرَّحِيمُ ⑨ ع وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ⑩ ل

ع ۵/۹

ہے) O اور (اے نبی ﷺ! اس وقت کو یاد فرمائیے) جب کہ آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارا (اور فرمایا کہ) تم (تبلیغ کے لیے) ظالم لوگوں کے پاس

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ⑪ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ⑫ ط

جاؤO جو فرعون کی قوم ہے کیا وہ نہ ڈریں گے O موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے O

وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ⑬ وَ

اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان بھی (اچھی طرح) نہیں چلتی تو تُو ہارون (علیہ السلام) کو بھی رسول بنا O اور

لَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ⑭ ج قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا

ان کا مجھ پر ایک (قتل کا) الزام ہے تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل نہ کر ڈالیں O اللہ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہ ہوگا' تم دونوں میری آیتیں لے کر جاؤ'

یہ نہیں دیکھا کہ زمین میں ہم جس قدر گھاس' سبزے' ہر جنس کے قسم قسم کے خوب صورت خوش منظر اگاتے ہیں' ان میں اور ان کے رنگوں کے اختلاف میں نشانی و عبرت ہے' مگر کفار مکہ میں سے اکثر ایمان نہ لائیں گے۔ چنانچہ بروز بدر ستر (۷۰) کافر سرداران کفر مارے گئے کسی کو اسلام نصیب نہ ہوا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب غالب ہے' ان کے عذاب پر قادر ہے' مسلمانوں پر رحمت کرنے والا ہے۔

۱۰ تا ۱۷- آپ کے پروردگار نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارا یا یہ حکم دیا' ان کو کہا کہ تم قوم فرعون پر رسول ہو کر جاؤ جو بڑے ظالم ہیں' کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں یعنی تعجب کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اتنے بڑے ظالم ہیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا کہ ان سے جا کر کہو کہ تم خدا تعالیٰ سے کیوں نہیں ڈرتے۔ (''یتقون'' میں دو قراءتیں ہیں بصیغہ غائب و بصیغہ خطاب) (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ پروردگار! میں خوف کرتا ہوں کہ وہ جھٹلائیں گے۔ ان کی تکذیب سے میرا دل تنگ ہو جائے گا۔ زبان سے فرعون کے خوف سے کچھ نہ نکلے گا پس (حضرت) جبریل (علیہ السلام) کو ہارون کی طرف بھیج کہ وہ میرے لیے مددگار ہوں۔ یا ''الی'' بمعنی ''مع'' ہو یعنی مجھ کو مع ہارون رسول بنا اور ان کا مجھ پر خون کا دعویٰ ہے یعنی قبطی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مارا تھا وہ مر گیا تھا اس کا دعویٰ تھا کہ اس سے میں اندیشہ کرتا ہوں کہ مجھ کو قتل نہ کر دیں۔ ارشاد ہوا کہ نہیں میں اس کو آپ پر مسلط نہ ہونے دوں گا۔ پس آپ دونوں ہمارے معجزے یعنی نو معجزے ید بیضاء' طوفان

اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ

ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم سب کچھ سنتے ہیں O تو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ تو (اس سے) کہو کہ ہم سارے جہان کے رب کی طرف سے بھیجے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ

ہوئے رسول ہیں O کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو چھوڑ دے O فرعون نے کہا: کیا ہم نے تمہیں

فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ

اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی سال نہ گزارے O اور تم نے اپنا وہ کام کیا جو تو نے کیا (یعنی

الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا

قبطی کو قتل کیا) اور تم ناشکرے ہو O موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: میں نے وہ کام اس وقت

مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ

کیا جب کہ مجھے خبر نہ تھی (کہ وہ مر جائے گا) O پھر جب کہ میں تم سے ڈرا (کہ کوئی شرارت نہ کرو) تو میں تمہارے ہاں

حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ

سے نکل گیا تو میرے رب نے مجھے حکمت (نبوت) عطا فرمائی اور مجھے رسول بنایا O اور یہ تیرا کوئی احسان ہے؟ جو تو مجھ پر احسان جتاتا ہے؟

عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾

کہ تو نے بنی اسرائیل کو محکوم بنا کر رکھا O فرعون نے کہا کہ سارے جہان کا رب کیا ہے؟ O

وعصا، ٹڈی، کھٹمل، دم، خون، قحط، پیداوار کی کمی لے کر جائیں ہم تمہارے ساتھ ہیں تمہاری فرعونیوں کی گفتگو سنتے ہیں کہ کس طرح پیش آتے ہیں۔ پہلے فرعون کے پاس جاؤ، اس سے کہو کہ ہم تیری اور تیری قوم کی طرف اس خدا تعالیٰ کے رسول ہیں جو سب جہانوں کا مالک ہے کہ تم ایمان لاؤ اور بنی اسرائیل کو مت ستاؤ۔ ہمارے ہمراہ ان کو بھیج دو۔

۱۸ تا ۲۲۔ جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) فرعون کے پاس گئے تو اس نے ان کو دیکھ کر پہچانا اور کہا کہ کیا ہم نے اے موسیٰ! تجھ کو بچپن میں نہیں پالا؟ اور تو ہم میں بہت برس یعنی بیس برس رہا سہا اور جو آپ نے کام کیا یعنی قبطی کو مار ڈالا اور آپ نے میری نعمتوں کا خیال نہ کیا، کفران کیا اور اب ناشکری کرتا ہے۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ میں نے وہ قتل کیا تھا اس وقت کہ میں انجان تھا یعنی میرا اس کو قتل کرنے کا ارادہ نہ تھا۔ پس جب تم نے مجھے قتل کرنا چاہا تو میں تم سے ڈر کر بھاگ گیا، مجھ کو میرے رب نے حکم یعنی فہم و علم و نبوت عطا کی اور مجھ کو رسولوں میں سے کیا اور تیری اور تیری قوم کی طرف بھیجا اور اے فرعون! تو اپنی اس نعمت پرورش کا ذکر کرتا ہے اور اس کا بیان نہیں کرتا کہ تو نے اتنی مدت بنی اسرائیل بیچاروں کو غلام باندیاں بنا کر رکھا۔

۲۳ تا ۲۸۔ فرعون نے کہا: اے موسیٰ! تم پروردگار عالم کسے کہتے ہو؟ وہ کون ہے کیا مجھ کو کہتے ہو؟ (حضرت) موسیٰ

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: وہ تمام آسمانوں اور زمین اور ان کے اندر سب چیزوں کا رب ہے اگر تمہیں یقین ہو ۝

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ

فرعون نے اپنے آس پاس کے درباریوں سے کہا کہ کیا (موسیٰ کی باتیں) تم غور سے نہیں سنتے ۝ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہ تمہارا

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾

بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا بھی ۝ فرعون نے کہا: بے شک تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یقیناً دیوانہ ہے ۝

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کا رب ہے اگر تم میں کچھ عقل ہو (تو سوچو) ۝

قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾

فرعون نے کہا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود ٹھہرایا تو میں ضرور ضرور تمہیں قید کر دوں گا ۝

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ۚ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ

موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی روشن چیز (دلیل) لاؤں (تب بھی قید میں ڈالے گا) ۝ فرعون نے کہا کہ اگر تم سچے ہو

(علیہ السلام) نے جواب دیا کہ پروردگار وہ ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا مالک ہے ان کا خالق ہے اور جو ان کے درمیان میں عجائبات مخلوق ہیں ان کا رب ہے اگر تم کو یقین ہو اور تصدیق کرتے ہو۔ فرعون نے بطور تعجب ان لوگوں سے جو اس کے اردگرد بیٹھے تھے کہا کہ آیا تم نہیں سنتے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کیسی باتیں کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے وزراء اور مصاحبین اڑھائی سو آدمی تھے اس کے پاس حلقہ باندھے ہوئے اعلیٰ درجہ کی ریشمی کپڑے کی قبائیں پہنے ہوئے۔ انہوں نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا کہ کون آسمان و زمین کا مالک ہے کس کی طرف تم بلاتے ہو؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ جو تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا رب ہے۔ فرعون نے مصاحبین سے خطاب کر کے کہا کہ تم غور سے نہیں سنتے؟ پھر تمہارے رسول یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: صاف کہو ہمارا رب کون ہے؟ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ جو مشرق و مغرب کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کا مالک ہے اگر تم کچھ سمجھتے ہو اور عقل و تصدیق رکھتے ہو تو ایمان لے آؤ۔

۲۹ تا ۳۳۔ فرعون نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا کہ اے موسیٰ! اگر آپ نے میرے سوا کسی دوسرے کو پوجا اور رب مانا تو میں تم کو قید کر دوں گا۔ کہتے ہیں کہ اس کا قید خانہ قتل سے بھی بدتر تھا اکیلے تیرہ و تار مکان میں جہاں نہ کچھ نظر آئے نہ کوئی بات کہنے والا ہو ڈال دیتا تھا۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر میں کوئی نشانی اپنے قول کی سچائی کی لایا ہوں تو کیا کرے گا۔ وہ بولا اگر ایسا ہے تو لاؤ دلیل دکھاؤ اگر تم اس بات میں کہ تم ہماری طرف اللہ کے رسول ہو سچے ہو۔

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾

تو کوئی روشن دلیل لاؤ ○ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا عصا (سونٹا) ڈال دیا تو وہ فوراً اژدھا (بن کر) ظاہر ہو گیا ○

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ

اور اپنا ہاتھ (گریبان سے) نکالا تو وہ فوراً دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا ○ فرعون نے اپنے اردگرد کے درباریوں سے کہا:

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

بے شک یہ بڑا ماہر جاننے والا جادوگر ہے ○ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہارے ملک سے

بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ

نکال باہر کرے تو تمہارا کیا مشورہ ہے ○ انہوں نے کہا: ان کو اور ان کے بھائی کو ٹھہرا رکھ اور شہروں میں جمع کرنے والے

حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ

ایجنٹوں کو بھیج ○ کہ وہ تیرے پاس بڑے بڑے ماہر جادوگروں کو حاضر کریں ○ تو ایک مقرر دن کے وعدہ پر جادوگر

مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ

جمع کیے گئے ○ اور لوگوں سے کہا گیا کہ تم بھی جمع ہو جاؤ ○ شاید ہم ان جادوگروں

السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا

ہی کی پیروی کریں اگر یہی غالب آئیں ○ تو پھر جب جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون

موسیٰ (علیہ السلام) نے لکڑی ہاتھ سے ڈال دی، وہ بہت بڑا اژدھا زرد بن گیا۔ فرعون نے کہا کہ یہ تو اچھی نشانی ہے، کوئی اور نشانی بھی ہے؟ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے بغل میں ہاتھ رکھ کر نکالا، وہ ایسا چمکتا تھا کہ دیکھنے والے تعجب کرتے تھے اور ان کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی تھیں، اس کی روشنی کو برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔

۳۴ تا ۴۰۔ فرعون نے ان مصاحبوں سے جو اس کے آس پاس تھے کہا کہ یہ رسول تو بڑا استاد جادوگر ہے۔ اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم کو اپنے جادو کے زور سے مصر سے (تمہارے شہر سے) نکال دے، پس اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا مشورہ ہے؟ انہوں نے کہا: ان کو روکے رکھو کہیں جانے نہ پائیں اور ان کے بھائی کو بھی ٹھہرا لو اور تمام جادوگروں کے شہروں میں قاصد بھیج کر ان کو جمع کرو جو بڑے بڑے جادوگر تیرے پاس لے کر حاضر ہوں وہ بھی ایسا تماشا دکھا دیں گے۔ پس جادوگر جمع کیے گئے، وہ بہتر (۷۲) تھے اور ایک خاص وقت بازار کا دن یا عید کا دن یا نوروز کا دن مقرر ہوا اور شہر میں منادی کر دی کہ تم سب جمع ہو جاؤ شاید کہ جادوگر موسیٰ (علیہ السلام) پر غالب ہو جائیں تو ہم انہیں کا دین قبول کر لیں۔

لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ

سے کہا کہ اگر ہم غالب آ جائیں تو کیا ہم کو کچھ انعام ملے گا ○ فرعون نے کہا: ہاں

وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ

اور اس وقت تم میرے (دربار کے) مقرب ہو جاؤ گے ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا: جو کچھ تمہیں

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ

ڈالنا ہے ڈالو ○ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں (جادو کر کے) ڈالیں اور کہا کہ فرعون کی عزت کی قسم کہ بے شک

فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ

ہم غالب ہی رہیں گے ○ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی لاٹھی ڈال دی تو وہ فوراً (اژدھا بن کر) ان کے بناوٹی شعبدوں کو جادو کے کھیلوں

مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾

کو نگلنے لگی ○ (یہ دیکھ کر) فوراً ہی جادوگر سجدے میں گر پڑے ○ کہنے لگے: ہم سارے جہان کے رب پر

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ

جو موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کا رب ہے ایمان لے آئے ○ (یہ دیکھ کر) فرعون نے کہا: تم میری اجازت سے پہلے ہی اس پر ایمان لے آئے

لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ

(معلوم ہوتا ہے) بے شک یہ تمہارا بڑا (استاد) ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے تو تم کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے، مجھے قسم ہے کہ میں تمہارے ایک

وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ

طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں ضرور کاٹوں گا اور میں ضرور تم سب کو سولی دوں گا ○ (جادوگروں نے کہا:) کچھ نقصان

۴۱ تا ۵۱- جب جادوگر آئے تو کہا کہ اے فرعون! ہم کو انعام ضرور ملے گا اگر ہم جیت گئے اور غالب ہوئے؟ فرعون نے کہا: بے شک ضرور تمہارا انعام میرے ذمہ ہے بلکہ تم تو میرے مقربین دربار اور اعلیٰ مرتبہ والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے جادوگروں سے کہا کہ تم کو شعبدہ دکھانا ہو تو دکھاؤ اور جو ڈالنا ہو ڈالو انہوں نے اپنی رسیاں، لکڑیاں ڈالیں یعنی بہتر (۷۲) رسیاں اور بہتر (۷۲) لکڑیاں اور کہا: فرعون کی عزت اور غلبہ کی قسم! ہم غالب ہوں گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا عصا ڈالا اس نے فوراً ان کے شعبدہ سانگ کو نگلنا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر جادوگر فوراً ایسے سجدہ میں گرے کہ گویا کسی نے ان کو دھکا دیا ہے اور ان کا سحر بالکل باطل ہوگیا۔ اس معجزہ کی ان پر حقیقت کھل گئی، کہنے لگے کہ ہم اس رب العلمین پر ایمان

إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿۵۰﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَٰيَٰنَآ أَن

(مضائقہ) نہیں بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں O بے شک ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہماری

كُنَّآ أَوَّلَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۱﴾ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِىٓ ع ۱۴ ۳

خطائیں معاف فرمادے گا اس سبب سے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے O اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی بھیجی کہ تم میرے بندوں کو راتوں رات لے کر

إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿۵۲﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى ٱلْمَدَآئِنِ حَٰشِرِينَ ﴿۵۳﴾ إِنَّ

نکل جاؤ بے شک اب تمہارا پیچھا کیا جائے گا (لہٰذا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر نکل گئے) O پھر فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے سپاہی بھیجے O

هَٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿۵۴﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُونَ ﴿۵۵﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ

(اور کہا) بے شک یہ لوگ (بنی اسرائیل) ایک تھوڑی سی جماعت ہے O اور بے شک وہ ہم سب کا دل جلاتے ہیں O اور بے شک ہم سب

حَٰذِرُونَ ﴿۵۶﴾ فَأَخْرَجْنَٰهُم مِّن جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿۵۷﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ

ان سے چوکنے ہیں (یعنی ان کو مارنے کے لیے تیار ہیں) O تو ہم نے ان کو (فرعون اور اس کے ساتھیوں کو) باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانوں

كَرِيمٍ ﴿۵۸﴾ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَٰهَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿۵۹﴾ فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ﴿۶۰﴾

سے باہر نکال دیا O ہم نے ایسا ہی کیا اور بنی اسرائیل کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا O تو فرعونیوں نے دن نکلتے ہی بنی اسرائیل کا پیچھا کیا O

لائے۔ فرعون نے کہا: کیا مجھ کو کہتے ہو تو وہ بولے نہیں جو موسیٰ (علیہ السلام) و ہارون (علیہ السلام) کا خدا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے۔ فرعون بولا کہ قبل اس کے کہ میں تم کو حکم دوں تم کیوں ایمان لے آئے' بے شک موسیٰ تمہارا استاد ہے تم اس کے شاگرد ہو۔ اس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ دیکھو ابھی معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جاتا ہے' میں تمہارے ہاتھ پاؤں خلاف سے کاٹوں گا یعنی سیدھا ہاتھ الٹا پاؤں اور پھر نہر مصر کے کنارے سولی دوں گا۔ وہ بولے کہ کوئی مضائقہ نہیں' ہم کو دنیا کی تکلیف ہوگی آخرت میں تو اچھے رہیں گے۔ آخرت کو خدا ہی کے پاس لوٹ کر جائیں گے' ہم کو قوی امید ہے کہ وہ ہماری خطا جو شرک کے زمانہ میں کی تھی اس سبب سے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے بخش دے گا۔

۵۲ تا ۶۸- ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو یعنی بنی اسرائیل میں سے مسلمانوں کو رات کی تاریکی میں نکال لے جاؤ کہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔ فرعون تم کو آ کر پکڑ لے گا۔ جب فرعون نے سب کا چلا جانا سنا تو شہروں میں منادی کر دی کہ بنی اسرائیل کے گروہ تھوڑے سے ہیں اور ہمارے دشمن ہیں مخالف ہیں اور ہماری جماعت قوی پہلوان سلاح پوش ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرعون کی قوم کو باغات اور چشموں اور مال و منال کے خزانوں اور عمدہ عمدہ گھروں سے نکال دیا۔ ہم کافروں کے ساتھ یہی کرتے ہیں اور وہ ملک مصر فرعون کو ہلاک کرنے کے بعد بنی اسرائیل کو دے دیا اور ان کی یعنی فرعون کے قوم کے دعویٰ کی سزا دی' بالجملہ قوم فرعون نے بعد طلوع آفتاب بنی اسرائیل کا تعاقب

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ

پھر جب دونوں جماعتوں کا آمنا سامنا ہوا تو موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھیوں نے کہا: بے شک ہم پکڑ لیے گئے ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا:

كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ

ایسا ہرگز نہ ہوگا' بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے ابھی راہ دے گا ○ تو ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی فرمائی کہ آپ دریا پر

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَ

اپنی لاٹھی ماریئے (آپ نے لاٹھی ماری) تو فوراً دریا پھٹ گیا تو (پانی کا) ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہو کر ٹھہر گیا ○ اور

اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾

وہاں (دریا میں) دوسروں کو (یعنی فرعونیوں کو) قریب لائے ○ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے سب ساتھیوں کو بچا دیا ○

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر آخری کو (یعنی فرعونیوں کو) ڈبو دیا ○ بے شک اس میں ایک بڑی نشانی ہے اور بے شک اس میں (مصر والوں میں) اکثر ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

لانے والے نہ تھے ○ اور بے شک آپ کا رب تو زبردست ہے رحم کرنے والا ○ اور (اے نبی ﷺ!) ان کو

کیا۔ جب دونوں گروہ یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون مقابلہ میں کھڑے ہوئے تو بنی اسرائیل ڈرے اور کہا کہ اے موسیٰ! فرعون کا لشکر ہم کو آ پکڑے گا۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ہرگز نہیں' وہ نہیں پکڑ سکتے' میرا رب میرے ساتھ ہے' وہ نجات دے گا راستہ بتائے گا۔ ہم نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اپنے عصا کو دریا پر مارو۔ انہوں نے مارا تو دریا فوراً پھٹ گیا' اس میں بارہ راستے بن گئے۔ ہر راستہ مثل بڑے پہاڑ کے ہوگیا۔ یعنی پانی ٹھہرا ہوا مثل پہاڑوں کے معلوم ہوتا تھا۔ وہاں ہم نے دوسرے لوگوں کو یعنی فرعونیوں کو روک دیا' بادل کی تاریکی میں یا دریا میں وہ وہاں رہ گئے اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھ والوں کو نجات دی۔ پھر فرعون کو اور اس کے ساتھ لشکر کو دریا میں غرق کر دیا۔ اس بات میں عبرت و نشانی و نصیحت ہے اور ان میں سے اکثر یعنی کل کافر تھے مسلمان نہ تھے اور یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب غالب ہے' کافروں کے عذاب پر قادر ہے اور مسلمانوں پر رحیم ہے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو غرق سے بچایا اور کافروں کو غرق کر دیا۔

۶۹ تا ۷۴۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی قوم یعنی قریش کو (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ قرآن پاک میں سنا دو۔ جبکہ انہوں نے اپنے عرفی باپ آزر اور اپنی بت پرست قوم سے کہا کہ تم کیا چیز پوجتے ہو؟ وہ بولے کہ ہم اپنے خداؤں کو بتوں کو پوجتے ہیں انہی کی ہمیشہ عبادت کرتے ہیں۔ ان کے سامنے مجاور بنے بیٹھے رہتے ہیں۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ جب تم ان کو پکارتے ہو تو وہ تمہاری بات سنتے بھی ہیں تم کو جواب بھی ملتا ہے یا وہ تم کو تمہارے کاموں میں

ع ٧/٨ ٤

وقف لازم

نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا

ابراہیم (علیہ السلام) کی خبر پڑھ کر سنایئے O جب کہ انہوں نے اپنے عرفی باپ (چچا آزر) اور اپنی قوم سے کہا: تم کس کو پوجتے ہو O انہوں نے کہا:

نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ

ہم بتوں کو پوجتے ہیں پس ان کے گرد آسن مارے بیٹھے رہتے ہیں O ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا جب تم انہیں پکارتے ہو

تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

تو کیا وہ تمہاری (پکار) سنتے ہیں O یا تمہیں کچھ فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں O انہوں نے کہا: بلکہ ہم نے اپنے

كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ

باپ دادا کو ایسے ہی کرتے پایا ہے O ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم دیکھتے ہو یہ جنہیں تم اور تمہارے اگلے باپ دادا

وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾

پوج رہے تھے O تو بے شک وہ سب میرے دشمن ہیں سوائے پروردگارِ عالم کے O

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾

جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھے راہ دیتا ہے O اور وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے O

تمہاری اطاعت کے بدلے کچھ فائدہ بھی دیتے ہیں یا اگر ان کا کہنا نہ مانا تو کچھ نقصان بھی دیتے ہیں؟ وہ بولے کہ یہ تو کسی کام کے بھی اہل نہیں مگر ہم نے اپنے باپ دادوں کو یہی کرتے دیکھا سو ہم بھی دیکھا دیکھی کرتے ہیں۔

۷۵تا۸۲۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ اے بت پرستو! دیکھو اور نہ سمجھا ہو تو سمجھو کہ تم جن بتوں کو پوجتے ہو اور جن کو تم اور تمہارے اگلے دادا، پردادا پوجتے تھے وہ سب میرے دشمن ہیں اور میں ان سب سے یعنی بتوں اور بت پرستوں سے بیزار ہوں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اس کے نیک بندوں کے جو اس کو (اللہ تعالیٰ کو) پوجتے تھے کہ میں ان میں شامل ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ جو سب جہانوں کا مالک ہے، جس نے مجھ کو نطفہ سے بنایا، وہ مجھ کو ہدایت دیتا ہے۔ حق و ہدایت پر ثابت رکھتا ہے، اچھی باتیں بتاتا ہے۔ جب بھوک لگتی ہے تو کھانا دیتا ہے، پیٹ بھرتا ہے۔ پیاس میں پانی سے سیراب کرتا ہے۔ بیمار ہوتا ہوں تو اچھا کر دیتا ہے۔ وہی مجھ کو دنیا میں مارے گا پھر بروز قیامت زندہ کرے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ میرے گناہ و خطا بروز قیامت بخش دے گا۔ ''ذنـــــب'' کا اطلاق مجازاً اور انکساری کے طور پر ہے اور مراد وہ تین قول ہیں جو ظاہر میں کذب تھے مگر درحقیقت بمعنی مرادی سچے تھے یعنی آپ نے ایسے تین لفظ بولے تھے کہ بظاہر وہ جھوٹ معلوم ہوتے تھے اور حقیقت میں وہ سچے تھے۔ اس کو توریہ کہتے ہیں یعنی ایسا لفظ بولنا جس کے دو معنی ہوں ایک قریب اور ایک بعید۔ قریب کے لحاظ سے اس کو جھوٹ کہہ سکتے ہیں بعید کے لحاظ سے وہ سچے ہیں، بولنے والا اپنے دل میں بعید کے معنی کا خیال کرتا ہے لہٰذا وہ جھوٹ نہیں ہوتا سچ ہوتا ہے۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِىْ يُمِيْتُنِىْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِىْٓ

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے O وہ جو مجھے موت دے گا پھر مجھے زندہ فرمائے گا O اور وہ جس سے مجھے

اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِىْ خَطِيْٓـَٔتِىْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِىْ حُكْمًا

امید ہے کہ وہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا O (پھر آپ نے دعا کی کہ) اے میرے رب! مجھے

وَّاَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّىْ لِسَانَ صِدْقٍ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾

حکمت (اور نبوت) عطا فرما اور مجھے اپنے قرب خاص کے مستحق لوگوں سے ملا دے O اور پچھلوں میں میری سچی ناموری (ذکر خیر باقی) رکھ O

وَاجْعَلْنِىْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِىْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

اور مجھے آرام اور چین کے باغ کے وارثوں میں سے کر دے O اور میرے باپ (چچا) کو بخش دے بے شک

الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِىْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ

وہ گمراہوں میں سے تھا O اور جس دن سب اٹھائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا O جس دن نہ مال کام آئے

وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ

گا اور نہ بیٹے O مگر جو اللہ تعالیٰ کے پاس (کفر سے) پاک اور سلامت دل لے کر آئے O اور جنت پرہیز گاروں کے قریب

ابراہیم علیہ السلام نے اس توریہ سے معافی مانگی کیونکہ آپ کا منصب ومرتبہ بہت بلند ہے اس لیے اس کو ذنب قرار دیا ورنہ وہ کوئی ذنب نہیں ہے۔ انبیاء کرام جھوٹ وغیرہ سے اور تمام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

۸۳تا۸۹۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے دعا کی کہ پاک پروردگار! مجھ کو فہم وعلم وحکمت دے اور جنت میں مجھ کو میرے رسول اجداد کے ساتھ ملا اور میرا ذکر جمیل وثناء حسن سچی تعریف پیچھے آنے والوں میں باقی رکھ۔ مجھ کو جنت کا وارث بنا اور اپنی رحمت نازل کر۔ میرے عرفی باپ کو بخش دے یعنی ہدایت دے کہ وہ گمراہ کافر ہے۔ جس دن سب قبروں سے انھیں اس دن مجھ کو خوار نہ کر عذاب نہ دے۔ جبکہ مال ودولت اولاد کچھ بھی کام نہ آئے گا مگر اس شخص کو جو خدا تعالیٰ کے پاس وہ دل جو ہر عیب وگناہ وحب دنیا سے پاک وسالم ہے لے کر آئے۔ بعض کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ جو دل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بغض سے خالی ہو وہ نجات پائے گا۔

۹۰تا۹۵۔ بروز قیامت جنت متقیوں کے قریب کی جائے گی جو کفر وشرک وفواحش سے بچتے ہیں، وہ وہاں رہیں گے اور دوزخ کافروں کے سامنے پیش ہوگی وہ وہاں رہیں گے اور بت پرستوں سے کہا جائے گا کہ جن چیزوں کی تم سوائے خدا تعالیٰ کے دنیا میں عبادت کرتے تھے وہ چیزیں آج کہاں ہیں؟ کیا آج وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ پس سب کافر اوندھے منہ دوزخ میں پھینک دیے جائیں گے وہ شرک کرنے والے اور ان کے جھوٹے معبود

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا

لائی جائے گی O اور گمراہوں کے لیے دوزخ ظاہر کی جائے گی O اور ان سے کہا جائے گا کہ جن کو تم اللہ تعالیٰ

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ

کے سوا پوجتے تھے وہ کہاں ہیں O کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا بدلہ لے

يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ ۭ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ

سکتے ہیں O تو وہ اور سب گمراہ اور ابلیس کے سارے لشکر جہنم میں اوندھے منہ پھینک دیئے

اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ ۭ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ

جائیں گے O اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوئے کہیں گے: اللہ تعالیٰ کی قسم! (اے جھوٹے معبودو!) جب کہ ہم تم کو رب العالمین کے

مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾

برابر ٹھہراتے تھے بے شک ہم یقیناً کھلی گمراہی میں تھے O اور ہمیں تو مجرموں نے ہی بہکایا O

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً

اور اب ہمارا نہ کوئی سفارشی ہے O اور نہ کوئی غم خوار دوست O تو اگر کسی طرح ہمیں

فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

(دنیا میں) پھر جانا ہوتا تو ہم ضرور مسلمان ہو جاتے O بے شک اس میں یقیناً ایک بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان

شیاطین وغیرہ جنہوں نے گمراہ کیا تھا اور شیطان کی ذریت' اس کا لشکر سب دوزخ میں پڑے ہوں گے۔

٩٦ تا ١٠٤۔ جب سب کافر دوزخ میں اکٹھے ہوں گے تو جھوٹے معبود اور مشرک اور گرو اور چیلے اور مقتدی اور امام مقتدا آپس میں لڑیں گے' مشرک کہیں گے کہ قسم خدا کی! ہم جو تم کو پوجتے تھے اور تم کو عبادت میں خدا تعالیٰ کے برابر جانتے تھے عبادت تو ہم سخت گمراہی و کھلی ضلالت میں تھے۔ ہم کو ایمان و طاعت سے مجرموں نے اگلے مشرکوں (باپ' دادوں) کی رسموں نے روکا۔ پس آج ہمارا کوئی سفارشی و حمایتی نہیں۔ کوئی پیغمبر فرشتہ' ولی ہماری شفاعت نہیں کرتا' کوئی ہمارا دوست عزیز قریب ہماری خبر تک نہیں لیتا۔ پس اے کاش! ہم پھر بھی ایک بار دنیا میں لوٹ کر جائیں تو سب کے ساتھ ایمان لے آئیں۔ ان لوگوں کے حال میں عقلمندوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے مگر یہ کہ اکثر ایمان نہیں لاتے یعنی کوئی ایمان نہیں لاتا۔ یا یہ کہ اگر دنیا میں واپس بھی جائیں تو بھی ایمان نہ لائیں کہ پھر اسی غفلت میں بے خبر ہو جائیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب غالب ہے کفار کو سزا دے گا۔ مسلمانوں پر رحمت کرنے والا ہے۔

مُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ

لانے والے نہ تھے ○ اور بے شک آپ کا رب زبردست عزت والا (اور) مہربان ہے ○ نوح (علیہ السلام) کی قوم

نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾

نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ○ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (خدا سے) ڈرتے نہیں ○

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

بے شک میں تمہارے لیے (اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا) رسول امانت دار ہوں ○ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ○ اور میں تم سے اس

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا

(تبلیغ) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا' میرا اجر تو سارے جہاں کے پروردگار کے ذمہ کرم پر ہی ہے ○ تو اللہ تعالیٰ

اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾

سے ڈرو اور میرا حکم مانو ○ (ان کی قوم نے) کہا کہ کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تمہارے ساتھ (ہمارے) کمینے لوگ ہو گئے ہیں ○

قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ

نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: مجھے کیا خبر وہ کیا کام کرتے ہیں ○ ان کا حساب تو میرے رب ہی کے ذمہ

۱۰۵ تا ۱۲۲۔ (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی قوم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی اور ان سب رسولوں کی جن کا ذکر کہ (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کیا تکذیب کی' سب کو جھٹلایا۔ (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے جو ان کے بھائی تھے یعنی باعتبار قرابت دنیا وہ بھائی تھے نہ اعتبار مذہب وملت کے' ان سب سے کہا کہ کیا تم غیر اللہ کی عبادت سے نہ بچو گے' خدا تعالیٰ سے نہ ڈرو گے۔ میں خدا کا امانت دار رسول ہوں' تم سب اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جس کا میں تم کو حکم کروں یعنی توبہ وایمان لانے کا وہ بجا لاؤ' میری اطاعت کرو میرا دین اختیار کرو۔ یا ''امین'' کا یہ مطلب ہو کہ تم ہمیشہ سے مجھ کو امانت دار جانتے ہو نبوت کے بارے میں بھی ضرور امین سمجھو۔ میں توحید بتانے پر تم سے کچھ اجرت ومزدوری نہیں مانگتا' میرا ثواب خدا تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے جو سب جہانوں کا مالک ہے' پس تم خدا تعالیٰ سے ڈرو توبہ کرو ایمان لاؤ۔ میری نصیحت کی تعمیل کرو۔ وہ بولے کہ اے نوح! ہم تیرے ساتھ کیونکر ہو سکتے ہیں' تیری اتباع کیونکر کر سکتے ہیں' تیرے پیرو تو اکثر کمینے فقیر اور غریب ہیں۔ ہم شریف مالدار عزت والے ان کے ساتھ کیونکر بیٹھیں اور رہیں۔ ان کو نکال دو تو ہم ایمان لائیں۔ (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ مجھ کو کیا خبر تھی کہ ان کو توفیق ملے گی تم مردود ہو گے اور وہ کیا کام کرتے ہیں کیا نہیں کرتے ان کا حساب وکتاب ثواب خدا تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے اگر تم سمجھو اور سوچو۔ یعنی مجھ کو ان کے پیشہ اور کاروبار سے تعلق نہیں کہ میں ان کو نکال دوں اور ذلیل سمجھوں' وہ ایمان لائے یہ عزت ان کے لیے کافی ہے اور میں ہرگز مسلمانوں کو خدا پرستوں کو اپنے پاس سے نہیں ہٹا سکتا۔ میں تو فقط رسول ہوں' تمہاری زبان میں تم کو

رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۴﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا

ہے اے کاش! تمہیں اس کا کچھ شعور ہوتا○ اور میں تو مسلمانوں کو (اپنے پاس سے) دور کرنے والا نہیں○ میں تو صرف کھلم کھلا

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿۱۱٦﴾ النصف

ڈر سنانے والا ہوں○ انہوں نے کہا: اے نوح! (علیہ السلام) اگر تم باز نہ آئے تو تم کو ضرور سنگسار کر دیا جائے گا○

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا

نوح (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے رب! بے شک میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا○ تو تو ہی میرے اور ان کے درمیان

وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۸﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ

فیصلہ فرما دے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دے○ تو ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اور ان کے

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿۱۲۰﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں بچا لیا○ پھر اس کے بعد ہم نے باقیوں کو غرق کر دیا○ بے شک اس میں بہت بڑی نشانی ہے

لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۲۱﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۲﴾ ع ٦ ۱۸ ۱۰

(عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے) اور ان میں اکثر مسلمان ہونے والے ہی نہ تھے○ بے شک آپ کا رب ہی عزت والا مہربان ہے○

كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۴﴾

(اسی طرح) قوم عاد نے رسولوں کو جھٹلایا○ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم ہود (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے○

ڈراتا ہوں، کھلے کھلے واضح صاف بیانات بتلاتا ہوں۔ وہ بولے کہ اے نوح! اگر تو اپنی باتوں سے باز نہ آئے گا تو مرجوم ہوگا یعنی پتھر مار کر ہلاک کیا جائے گا۔ جیسے ہم نے اور غریب مسلمانوں کو تیرے ساتھیوں کو قتل کیا یونہی ہم تجھ کو ان میں شامل کر دیں گے۔ (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے پروردگار! میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا، مسلمانوں کو قتل کیا، اب تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے اور مجھ کو اور میرے ساتھ کے مسلمانوں کو ان سے نجات دے۔ ہم نے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھیوں کو کشتی میں جو سب طرح سے تیار تھی، ضروریات کی چیزوں سے بھری ہوئی تھی بٹھا کر نجات دی، اس کے پانی پر چلنے ہی کی دیر تھی، جب سب مسلمان سوار ہو گئے پانی آیا۔ سب کافر جو کشتی سے باقی رہے تھے ڈوب گئے۔ اس بات میں عبرت و نصیحت و نشانی تھی مگر وہ اکثر ایمان نہ لائے یعنی کوئی ایمان نہ لایا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب غالب ہے کہ کافروں کو ڈبو دیا، مسلمانوں پر رحیم ہے کہ ان کو اپنے فضل و کرم سے بچا لیا۔

۱۲۳ تا ۱۴۰۔ قوم عاد نے سب رسولوں کی خاص طور پر (حضرت) ہود (علیہ السلام) کی تکذیب کی۔ ان کے پیغمبر

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ

بے شک میں تمہارے لیے (اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا) امانت دار رسول ہوں O تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو O اور میں تو تم سے

عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ

اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا' میرا اجر تو سارے جہان کے پروردگار کے ذمہ کرم پر ہی ہے O کیا تم ہر بلندی (اور ٹیلے)

بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں سے کھیلنے (اور مذاق کرنے) کے لیے O اور مضبوط محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے O

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ وَ

جس کسی پر گرفت (اور حملہ) کرتے ہو تو بڑی بے دردی سے گرفت کرتے ہو O تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو O اور

اتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِیْنَ ﴿۱۳۳﴾

اس ذات سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد فرمائی جن کو تم جانتے ہو O چوپایوں اور بیٹوں'

وَجَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳۵﴾

اور باغوں اور چشموں سے تمہاری مدد فرمائی O بے شک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے O

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ

انہوں نے کہا: چاہے آپ ہمیں نصیحت کریں یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہوں ہمارے نزدیک سب برابر ہے O یہ (خوف دلانا)

هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ

تو اگلوں ہی کا طریقہ ہے (یوں ہی ڈرایا کرتے ہیں) O اور ہمیں تو عذاب ہونا ہی نہیں O تو انہوں نے ھود (علیہ السلام) کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں

(حضرت) ہود (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تم غیر اللہ کی عبادت ترک نہ کرو گے' خدا تعالیٰ سے نہ ڈرو گے' میں تو اللہ تعالیٰ کا رسول امانت دار ہوں۔ پس خدا تعالیٰ ہی سے ڈرو میں جس بات کا حکم کرتا ہوں اس میں میری پیروی کرو یعنی ایمان و توحید میں۔ میں تم سے اجرت و مزدوری نہیں مانگتا' میرا ثواب سوائے رب العٰلمین کے کسی پر نہیں۔ کیا تم ہر راستہ پر کوئی نشانی بنا رکھتے ہو اور بیکار کھیل کھیلتے ہو یعنی ظلم سے محصول لیتے ہو اور مسافروں کا مال لوٹ لیتے ہو۔ وہ نشانیاں مقرر کر لیتے تھے' جب مسافر وہاں پہنچتا تو اپنا کام کرتے۔ یا یہ کہ ہر بازار میں مسخرا پن یا ہنسی کی جگہیں تھیں اور ان کے خاص نشان تھے' جب وہاں کوئی جاتا تو اس سے مسخرا پن کرتے تھے اور تم بڑی صنعتیں عجیب مکانات منارے محل قصور پختہ حوض بناتے ہو گویا کہ تم دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

ہلاک کر دیا' بے شک اس میں یقیناً بڑی نشانی ہے (عبرت والوں کے لیے) اور ان میں سے اکثر تو ایمان لانے والے ہی نہ تھے ○ اور بے شک آپ

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ ع ١٨ ١١

کا رب ہی یقیناً عزت والا' مہربان ہے ○ قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ○ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم

صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

صالح (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے ○ بے شک میں تمہارے لیے (اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا) امانت دار رسول ہوں ○ تو تم

أَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ

اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ○ میں تو تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا' میرا اجر تو سارے جہان کے پروردگار کے

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٥﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنَّاتٍ وَ

ذمہ کرم پر ہی ہے ○ کیا تم یہاں (دنیا کی) نعمتوں میں امن اور چین سے (ہمیشہ کے لیے) چھوڑ دیئے جاؤ گے ○ یعنی باغوں اور

عُيُونٍ ﴿١٤٧﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ

چشموں میں ○ کھیتوں اور کھجوروں میں جن کے خوشے نرم و نازک (بوجھ کے مارے) ٹوٹے پڑے ہیں ○ اور تم پہاڑوں میں استادی سے گھر

نہیں ہرگز نہیں' یقیناً مرو گے اور جب سزا دیتے ہو تو غرور و تکبر و ظلم والوں کی طرح یعنی ذرا سی بات پر سزا بڑی سخت جس طرح کہ قتل وغیرہ' تم کو یہ باتیں نہ چاہئیں۔ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو' توبہ کرو ایمان بجالاؤ' میرا کہا مانو اور اس سے ڈرو جس نے تم کو وہ چیزیں دیں جو تم جانتے ہو۔ پھر خود بیان کیا کہ اس نے تم کو جانور' اولاد اور عمدہ باغات اور نہریں' چشمے اور آب صاف بخشے۔ مجھ کو خوف ہے کہ تم کو روز عظیم یعنی قیامت کے دن کو دوزخ کا عذاب نہ پہنچے یعنی اگر کفر و بت پرستی سے توبہ نہ کرو گے تو عذاب پاؤ گے۔ وہ بولے کہ ہم تمہاری نصیحت نہیں سنتے خواہ نصیحت کرو خواہ نہ کرو ہم نہیں مانتے۔ یہ تو اگلے لوگوں سے خیالی باتیں ہوتی آئی ہیں' ہمیشہ کی عادت ہے۔ دین کے معاملہ میں بت پرستی پر ہم کو کچھ بھی عذاب نہ ہوگا۔ اس قوم نے ہود کو جھٹلایا اور رسالت کا انکار کیا۔ ہم نے ان کو ہلاک کیا یعنی ہوا کا عذاب بھیجا۔ اس بات میں بعد والوں کو نصیحت عبرت نشان قدرت ہے اور وہ اکثر ایمان نہ لائے یعنی کوئی ایمان نہ لایا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب کافروں پر غالب و منتقم ہے' ان کو سزا دینے والا ہے' مسلمانوں پر رحمت کرنے والا ہے کہ ان کو عذاب سے' رنج سے نجات عطا فرمائے گا۔

١٤١ تا ١٥٩۔ قوم ثمود نے (حضرت) صالح (علیہ السلام) کی اور جن رسولوں کا (حضرت) صالح (علیہ السلام) نے ذکر کیا تکذیب کی۔ (حضرت) صالح (علیہ السلام) نے ان سے کہا جو اس کے قبیلہ سے تھے: کیا تم شرک سے نہ بچو گے' میں امانت دار رسول ہوں۔ خدا تعالیٰ سے ڈرو' شرک سے بچو' میرا اتباع کرو۔ ایمان و توحید بجالاؤ' میں توحید پر تم سے اجرت مزدوری نہیں مانگتا'

بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾

تراشتے ہو (تا کہ تم عذاب سے بچ جاؤ) ○ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ○ اور حد سے بڑھنے والے اور بے ہودہ لوگوں کے کہنے پر نہ چلو ○

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ

جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ○ انہوں نے کہا کہ تم

اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ

تو جادو کیا ہوا ہے ○ تم تو ہم ہی جیسے آدمی ہو' اگر تم سچے ہو تو کوئی

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ

نشانی لاؤ ○ صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ (نشانی) اونٹنی ہے ایک دن اس کے پینے کی باری اور

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ

اور ایک معین دن تمہارے پینے کی باری ○ اور اس کو برائی کے ساتھ نہ چھوؤ (یعنی قتل نہ کرو) ورنہ تم پر بڑے (مصیبت کے)

عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ

دن کا عذاب آئے گا ○ تو انہوں نے (اس کی کچھ پروا نہ کی اور) اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو صبح کو پچھتاتے ہوئے رہ گئے ○ پھر انہیں عذاب نے

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

آ پکڑا' بے شک اس میں بڑی نشانی ہے (عبرت والوں کے لیے) اور ان میں اکثر مسلمان ہونے والے ہی نہ تھے ○ اور بے شک آپ کا

میرا ثواب رب العلمین کے پاس ہے وہی دے گا۔ کیا تم ان نعمتوں میں زوال وموت وعذاب سے ہمیشہ بے خوف رہو گے؟ ان عمدہ باغوں' پاکیزہ چشموں اور قسم قسم کی کھیتی باڑیوں اور چھوارے کے باغات میں جن کا ہر خوشہ عجب لطیف و نازک ہے چھوڑ دیے جاؤ گے؟ ایسا نہ ہوگا۔ تم پہاڑوں میں کھود کھود کر بڑی دستکاری صناعی سے یا یہ کہ غرور و تکبر سے گھر بناتے ہو' خدا تعالیٰ سے ڈرو اور میری نصیحت کا اتباع کرو۔ مشرکین کا کہنا نہ مانو جو زمین میں فساد مچاتے ہیں' شرک کراتے ہیں' صلح کا اور بہتری کا حکم نہیں کرتے۔ وہ بولے: تم دیوانے ہو' کسی نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ ہم ہی جیسے معمولی آدمی ہو' نہ فرشتہ ہو نہ پیغمبر۔ ہماری طرح کھاتے پیتے ہو' اگر دعویٰ نبوت اور عذاب میں تم سچے ہو تو لاؤ کوئی علامت' کوئی معجزہ لاؤ۔ صالح (علیہ السلام) کی دعا سے ناقہ (اونٹنی) نکلا تب صالح نے کہا کہ یہ میری نبوت کی نشانی ہے۔ ایک دن کا پانی تمہارا ہے ایک دن کا اس کا۔ اس کو ہرگز ہرگز نہ ستانا' اس کے پاؤں نہ کاٹنا ورنہ تم کو سخت عذاب پہنچے گا۔ انہوں نے اس کو مار ڈالا' پاؤں کاٹ لیے پھر بعد کو جب عذاب کے آثار دیکھے تو نادم ہوئے۔ پھر ان کو عذاب نے پکڑ لیا یعنی تین رات و تین روز کے بعد۔ اس بات میں بعد والوں کے لیے

ع ۱۹ ۱۲

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۶۰﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ

رب ہی عزت والا مہربان ہے O (اسی طرح) قوم لوط نے رسولوں کو جھٹلایا O جب کہ ان کے ہم قوم (نبی)

أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۶۱﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ

لوط (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے O میں تمہارے لیے بھیجا ہوا امانت دار رسول ہوں O تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَأَطِيعُونِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى

اور میرا حکم مانو O اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا' میرا اجر تو رب العالمین کے ہی ذمہ

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۴﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُونَ

کرم پر ہے O کیا تم مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو O اور جو تمہارے لیے تمہارے

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوا

رب نے بیویاں بنائیں تم انہیں چھوڑتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے بڑے ظالم ہو O انہوں نے کہا کہ اے لوط! (علیہ السلام) اگر تم (ہمیں نصیحت

لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ

کرنے سے) باز نہ آئے تو ضرور ضرور تمہیں بستی سے باہر نکال دیں گے O لوط (علیہ السلام) نے فرمایا کہ بے شک میں تو تمہارے (برے) کاموں سے سخت

عبرت و نصیحت ہے ان میں اکثر کافر تھے کوئی مسلمان نہ تھا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب زبردست عزیز و مہربان ہے۔

۱۶۰ تا ۱۷۵۔ (حضرت) لوط (علیہ السلام) کی قوم نے (حضرت) لوط (علیہ السلام) کا اور جن رسولوں کا (حضرت) لوط (علیہ السلام) نے ذکر کیا ان کا انکار کیا۔ (حضرت) لوط (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم شرک سے نہ بچو گے' میں تو خدا تعالیٰ کا تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو' توبہ کرو اور ایمان کا جو حکم کرتا ہوں بجالاؤ' دین توحید میں میرا اتباع کرو۔ میں تعلیم توحید پر مزدوری نہیں مانگتا' میرا اجر سوائے رب العٰلمین کے اور کسی پر نہیں۔ تم یہ کیا حرکت کرتے ہو کہ مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور رغبت رکھتے ہو اور جو خدا تعالیٰ نے تم کو حلال کیا ہے یعنی نکاح اور منکوحہ عورت سے صحبت' اس کو چھوڑتے ہو' تم حد سے زیادہ تجاوز کرتے ہو' حلال چھوڑ کے حرام اختیار کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اے لوط! اگر ان باتوں سے باز نہ آؤ گے تو ہم اپنی زمین یعنی شہر سدوم سے تم کو نکال دیں گے۔ (حضرت) لوط (علیہ السلام) بولے: میں بے شک اس بات کا سخت دشمن ہوں اور خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے پروردگار! مجھ کو اور میرے سب اہل کو ان کے کاموں سے اور ان کی شرارتوں سے نجات دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے گھر والوں اور مسلمانوں کو نجات دی۔ مگر اس کی بیوی کہ وہ ان کے ساتھ نہ گئی' کافروں کے ساتھ گئی' کافروں میں رہ گئی' وہ منافق تھی۔ پھر ہم نے اس کو اور سب کو جو شہر سدوم میں تھے ہلاک کر ڈالا اور جو مسافرت میں باہر تھے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا' ان لوگوں کے لیے جن کو (حضرت) لوط (علیہ السلام) نے بہت ڈرایا سمجھایا مگر پھر بھی وہ نہ سمجھے یہ مینہ

مِنَ الْقَالِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ

بیزار ہوں O (اور دعا کی:) اے میرے رب! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان (برے) کاموں اور شرارتوں سے جو یہ کرتے ہیں بچا لے O تو ہم نے لوط (علیہ السلام)

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ

اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات بخشی O مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ گئی (وہ بھی ان کے ساتھ ہلاک ہوئی) O پھر ہم نے (باقی) دوسروں کو ہلاک کر دیا O

اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ

اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینہ برسایا تو ان ڈرائے ہوؤں کا کیا ہی بُرا برساؤ تھا O بے شک اس (واقعہ) میں بڑی نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۷۵﴾ ع ۹ ۱۶ ۱۳

(عبرت والوں کے لیے) اور ان میں اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے O اور بے شک آپ کا رب زبردست عزت والا مہربان ہے O

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا

(اسی طرح) بن (گھنے جنگل) والوں نے رسولوں کو جھٹلایا O جب ان سے شعیب (نبی علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے)

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَاۤ

نہیں ڈرتے O بے شک میں تمہارے لیے (اللہ تعالیٰ کا) بھیجا ہوا امانت دار رسول ہوں O تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو O اور میں تم سے

اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ ؕ اَوْفُوا الْكَیْلَ

اس (تبلیغ) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو رب العالمین ہی کے ذمہ کرم پر ہے O ناپ پورا کرو اور گھٹانے والو

کیا ہی برا تھا۔ اس عذاب میں بعد والوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے، وہ کافر تھے، کوئی مسلمان نہ تھا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب زبردست کافروں پر غالب ہے اور مسلمانوں پر رحمت والا ہے۔

۱۷۶ تا ۱۹۱۔ ایکہ والوں نے اپنے پیغمبر شعیب (علیہ السلام) اور سب رسولوں کی تکذیب کی۔ شعیب نے ان سے کہا کہ کیا تم غیر خدا کی عبادت نہ چھوڑو گے؟ میں خدا کا امانت دار رسول ہوں، اس سے ڈرو، توبہ وایمان میں میرا کہا مانو، میری نصیحت قبول کرو۔ میں تم سے تعلیم توحید پر مزدوری نہیں مانگتا، میرا اجر رب العٰلمین کے ذمہ اس کے کرم پر ہے۔ ناپ تول پوری کرو، ان میں نقصان (کمی) نہ کرو اور سیدھی سچی ترازو سے انصاف سے تولو اور لوگوں کی چیزیں چالاکی سے ناپ تول میں کمی کر کے نہ مارو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ یعنی کفر و شرک و گناہ نہ کرو اور ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ جس نے تم کو اور اگلے گروہوں کو پیدا کیا اس سے ڈرو۔ وہ بولے: تم پر جادو ہوا ہے، نہ فرشتہ ہو نہ رسول، ہم جیسے عام آدمی ہو، ہماری طرح کھاتے پیتے ہو، ہم جہاں تک سوچتے ہیں تمہارا جھوٹا ہی ہونا ہمارے خیال و گمان میں آتا ہے۔ اگر وعدۂ عذاب و عقیدۂ توحید میں سچے ہو تو ہم جھوٹوں پر

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾

کم ناپنے والوں میں سے نہ ہو ○ اور سیدھی ترازو سے پورا تولا کرو ○

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾

اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○

وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٥﴾

اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں اور اگلی مخلوق کو پیدا کیا ○ انہوں نے کہا کہ تم پر تو جادو کیا گیا ہے (اس لیے بہکی بہکی باتیں کرتے ہو) ○

وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٦﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا

اور تم تو ہم ہی جیسے ایک آدمی ہو اور ہم تو تمہیں یقیناً جھوٹا سمجھتے ہیں ○ اگر تم سچے ہو تو

كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾

ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو ○ شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میرا رب تمہارے کردار خوب جانتا ہے ○

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾

تو ان لوگوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تو ان پر شامیانہ والے دن کا ہولناک عذاب آ گیا' بے شک وہ بڑے ہی سخت دن کا عذاب تھا ○

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

بے شک اس (قصہ) میں بڑی نشانی ہے (عبرت والوں کے لیے) اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے ○ اور بے شک آپ کا رب

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ ع ۱۰ ۱۶ ۱۴

ہی عزت والا' مہربان ہے ○ بے شک یہ قرآن رب العالمین کا ہی اتارا ہوا ہے ○ اس کو روح الامین'

عذاب لاؤ۔ آسمان کا ٹکڑا گرا دو۔ شعیب (علیہ السلام) بولے کہ میرا خدا تمہارے کفر' تمہارے اعمال' تمہارے عذاب کا اور سب باتوں کا عالم ہے جب وہ چاہے گا عذاب لائے گا۔ انہوں نے شعیب کو جھٹلایا' سایہ والے دن کے عذاب نے ان کو گھیر لیا' وہ سخت عذاب کا دن تھا یعنی آگ بادل کی شکل میں ظاہر ہوئی اور سب کو جلا کر خاک کر دیا۔ اس بات میں بعد والوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے' ان لوگوں میں اکثر مسلمان نہ تھے یعنی کوئی مسلمان نہ تھا اور آپ کا رب کافروں پر قاہر قوی ہے مسلمانوں پر رحیم ہے۔

۱۹۲ تا ۲۰۳۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قرآن رب العلمین کا کلام ہے۔ اس نے جبریل کی معرفت جو امانت دار

الامین ١٩٣ علی قلبک لتکون من المنذرین ١٩٤ بلسان عربی مبین ١٩٥

صاف عربی زبان میں آپ کے دل پر لے کر اترے O تاکہ آپ ڈر سنائیں O اور بے شک

وانہ لفی زبر الاولین ١٩٦ اولم یکن لہم ایۃ ان یعلمہ علمؤا بنی اسرآءیل ١٩٧

اس کا ذکر اگلی کتابوں میں بھی ہے O کیا ان کے لیے یہ نشانی کافی نہ تھی کہ اس (قرآن یا نبی ﷺ کی حقانیت) کو تو علمائے بنی اسرائیل بھی جانتے ہیں O

ولو نزلنہ علی بعض الاعجمین ١٩٨ فقراہ علیہم ما کانوا بہ مؤمنین ١٩٩

اور اگر ہم اس (قرآن) کو کسی عجمی (غیر عربی) پر اتارتے O اور وہ اسے ان کو پڑھ کر سناتا تو ہرگز وہ اس پر ایمان نہ لاتے O

کذلک سلکنہ فی قلوب المجرمین ٢٠٠ لا یؤمنون بہ حتی

ہم نے مجرموں کے دلوں میں اسی طرح جھٹلانا پیوست کر دیا O وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے

یروا العذاب الالیم ٢٠١ فیاتیہم بغتۃ وہم لا یشعرون ٢٠٢ فیقولوا

یہاں تک کہ درد ناک عذاب نہ دیکھیں O وہ عذاب ان پر اچانک آ جائے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی O تو اس وقت وہ کہیں

روح ہیں، سب پیغمبروں کے وحی کے امانت والے ہیں قرآن کو آپ کے دل پر اتارا یعنی تھوڑا تھوڑا بقدر حفظ جبرائیل تم پر پڑھتے ہیں (''علی قلبک علی قدر حفظک'' ہے یا ''علیک'' اور قلب چونکہ اصل ہے اس لیے اس کا ذکر کر دیا) تاکہ تم بذریعہ قرآن عربی زبان میں صاف لغت عرب کے محاوروں میں سب کو ڈراؤ۔ (''لسان عربی'' قرآن کا حال اور ''منذرین'' کا متعلق دونوں ہوسکتا ہے) اس قرآن کی خبر ونعت وتعریف اور رسول کا صاف حال اگلے رسولوں کی کتابوں اور صحیفوں میں لکھا ہے اور ہزاروں برس پہلے اس کی پیش گوئی کی گئی۔ کیا اہل مکہ کے لیے رسالت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) وحقانیت قرآن پر یہ کافی معجزہ وقاہر دلیل نہیں ہے کہ علماء بنی اسرائیل بذریعہ کتب سابقہ برابر اس کی تصدیق کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں (مشرکین مکہ نے اہل کتاب سے قرآن کا حال دریافت کیا تھا سب نے تصدیق کی)۔ اگر ہم قرآن کو بذریعہ جبرائیل ایسے بعض آدمیوں پر اتارتے جو عجمی ہوتا عربی نہ جانتا ہوتا اور وہ قرآن ان کو سناتا تب بھی وہ ایمان نہ لاتے یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے باوجودیکہ انہی میں سے ہیں تو اس پر کیسے ایمان لاتے' جب انہوں نے یہ خیال کیا کہ یہ ایسا معجز کلام خود بنا لیتے ہیں تو عجمی زبان کے متعلق یہ کہتے کہ وہ کسی سے سیکھ لیتا ہے۔ ہم نے قصداً یونہی ان مشرکین مکہ وغیرہ کے دلوں میں کفر وانکار رچایا۔ ان کو یعنی ابوجہل وغیرہ کفر میں چھوڑ دیا کہ وہ رسول و قرآن پر کبھی ایمان نہ لائیں گے تاوقتیکہ عذاب الیم نہ پائیں گے۔ جب ان کو یکایک اس طرح عذاب آئے گا اور دبا لے گا کہ پہلے سے ان کو خبر ہی نہ ہوگی تو اس وقت ذلیل ہو کر کہیں گے کہ آیا اب ہم سے عذاب کچھ دیر کے لیے ہٹ سکتا ہے' آیا ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے لیکن عذاب آنے کے بعد مہلت نہیں دی جاتی ہے۔

هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَیْتَ اِنْ

گے: کیا ہم کو کچھ مہلت بھی مل سکتی ہے O تو کیا (اب) وہ ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں O بھلا دیکھو تو اگر ہم ان

مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ

کو چند سال اور دنیا برتنے دیں O پھر ان پر وہ عذاب آ جائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (خوف دلایا جاتا ہے) O تو جو کچھ (دنیا کا سامان) ان کو برتنے کے

مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾

لیے دیا جاتا تھا ان کے کچھ کام نہ آئے گا O اور ہم نے بستیوں سے کوئی بستی ہلاک نہ کی جسے نصیحت کے لیے ہم ڈرسنانے والے آگاہی دینے والے نہ ہوں O

ذِكْرٰی وَمَا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّیٰطِیْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا

اور ہم (کسی پر) ظلم نہیں کرتے ہیں O اور اس (قرآن) کو لے کر شیاطین نہیں اترے (اور نہ یہ ان کا کام ہے) O اور نہ

یَنْۢبَغِیْ لَهُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا

وہ اس قابل ہیں اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں O بے شک وہ تو (وحی) سننے کی جگہ سے بہت دور کر دیئے گئے ہیں O تو (اے سننے والے!)

تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ

تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے فرضی خدا کی پوجا نہ کر (اگر کرے گا) تو تجھ پر سخت عذاب ہوگا O اور (اے نبی ﷺ!) آپ

عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

اپنے نزدیک ترین قرابت داروں کو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرایئے O اور اپنے پیرو مسلمانوں کے لیے اپنی رحمت کا بازو

۲۰۴ تا ۲۲۰۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ کافر عذاب کی جلدی کرتے ہیں یہ تو خیال کرو کہ اگر ہم ان کو برسوں تلک کفر کی حالت میں ناز و نعمت میں رکھیں اور پھر جس عذاب کا ان سے وعدہ ہے وہ ان کو آئے تو ان سالوں میں جو انہوں نے مال و منال، قوت و عزت جمع کی ہوگی ان کو اس عذاب سے فائدہ نہ دے گی اور نہ ہی اتنی مہلت سے کچھ فائدہ حاصل ہوگا یعنی عذاب کے مقابلہ میں کچھ بس نہیں چلتا اور کسی عمر و جمع مال سے کچھ نہیں ملتا۔ ہم نے جو گاؤں و شہر ہلاک کیا تو یوں کہ اس میں ڈرانے سمجھانے والے یعنی رسول علیہم السلام بھیجے انہوں نے نصیحت کی جب نہ مانے تو ہم نے ہلاک کیا۔ ہم ظالم نہیں کہ بے کیے کسی کو ستائیں۔ اس قرآن کو ہرگز شیطانوں نے نہیں اتارا، نہ وہ اس لائق نہ ان میں استعداد و طاقت، ہرگز یہ قدرت ان میں نہیں کہ خدا پر افتراء کریں، وہ تو وحی کے سننے سے معزول و ممنوع ہیں یعنی وہ وحی نہیں سن سکتے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجو، اگر ایسا کرو گے تو عذاب دے گا (یہ خطاب حضرت (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے بظاہر ہے اور مراد اوروں کو ڈرانا ہے) اور اپنے قریب کنبے والے کافروں کو ڈراؤ اور سمجھاؤ اور اپنے تابع دار مسلمانوں کے لیے اپنے

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

جھکائے رکھیے O پھر اگر لوگ آپ کا حکم نہ مانیں تو آپ فرمایئے کہ میں تمہارے کاموں سے بیزار (بے علاقہ) ہوں O

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَ

اور (اے نبی علیہ السلام!) عزت والے مہربان (خدا) پر بھروسہ رکھیے O جو آپ کو اس وقت بھی دیکھتا ہے جب آپ (تبلیغ کے لیے کہیں) کھڑے ہوتے ہیں O اور

تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

نمازیوں میں آپ کے دورے اور تبدیلی کو بھی دیکھتا ہے O بے شک وہی سننے والا' جاننے والا ہے O (اے لوگو!) کیا میں تمہیں بتاؤں

عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿۲۲۲﴾ یُّلْقُوْنَ

شیطان کس پر اترتے ہیں O وہ ہر جھوٹے بہتان باندھنے والے بدکردار پر اترتے ہیں O شیطان اپنی سنی ہوئی بے اصل باتیں ان پر

السَّمْعَ وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ

ڈالتے ہیں اور اکثر ان میں جھوٹے ہوتے ہیں O آپ فرمایئے: (میں کوئی شاعر نہیں کیونکہ) شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں O کیا تم

اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا

نے نہ دیکھا کہ وہ (شاعر) (کلام کے) ہر نالے (میدان) میں سرگرداں بھٹکتے پھرتے ہیں O وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں O مگر

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ

وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور (اپنے کلام میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا اور اپنے اوپر ظلم زیادتی ہونے

بازو جھکاؤ یعنی ان سے بہ نرمی پیش آؤ۔ اگر کافر تمہاری نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں تمہاری نافرمانی اور گناہ اور کفر سے بیزار ہوں اور تم اپنے خدائے غالب رحیم پر توکل کرو جو تم کو جبکہ تم نماز میں کھڑے ہوتے ہو دیکھتا ہے اور جبکہ سجدہ کرنے والوں میں' نمازی لوگوں میں تم آتے جاتے ہو دیکھتا ہے۔ یا یہ مراد ہو کہ وہ پشت در پشت تمہارے باپ دادوں میں تمہارے انتقال نور کو دیکھتا تھا۔ وہ کافروں کی باتیں سنتا ہے اور ان کا حال جانتا ہے۔

۲۲۱ تا ۲۲۷۔ کیا تم کو بتادوں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں اور کہانت کی خیالی باتیں کس کو بتاتے ہیں؟ ہاں وہ مفتریوں' گناہگاروں' فاجروں' ناپاکوں پر اترتے ہیں جیسے مسیلمہ کذاب طلیحہ وغیرہ۔ وہ شیطان سنتے ہیں اور اکثر جھوٹے ہیں یعنی شیطان فرشتوں کی باتیں جا کر سن آتے تھے اور اب شہاب سے سزا پاتے ہیں' پہلے جو بچ جاتے تھے وہ سو جھوٹ ملا کر کاہنوں کو بتا دیتے تھے۔ اب شیاطین کا آسمانوں پر چڑھنا بند کر دیا گیا ہے اور وہ فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے' اگر کوئی شیطان آسمان کی طرف جاتا ہے تو اس پر شہاب (آگ کا انگارہ) پھینکا جاتا ہے وہ جل جاتا ہے اور شاعروں کا اتباع عادی گمراہ شعر

ع ۲۶ ۱۵

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ع

کے بعد انہوں نے بدلا لیا یا مدد چاہی (تو وہ ان سے علیحدہ ہیں) اور ظالموں کو ابھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے O

ایاتہا ۹۳ رکوعاتہا ۷	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	(۲۷) سورۃ النمل مکیۃ (۴۸)

سورۂ نمل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ترانوے آیات، سات رکوع ہیں

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

طٰسٓ، یہ آیتیں قرآن اور روشن کتاب کی ہیں O ان ایمان داروں کے لیے

کی روایت کرنے والے کرتے ہیں۔ (یعنی شاعروں سے کوئی ہدایت نہیں پاتا وہ لغو باتیں بکتے ہیں اور یہ قرآن تو سراسر حکمت ہے بلا مبالغہ محض حق ہے) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ شاعر خیالی جنگل میں بھٹکتے پھرتے ہیں، کبھی ہجو کبھی تعریف کبھی کہیں کبھی کہیں اور وہ ایسی ایسی باتیں بکتے ہیں جو خود کر نہیں سکتے، ان میں ہوتا خاک بھی نہیں کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں، سوا ایسے شاعر اور ان کے شاگرد اور شعر خوان سب عادی گمراہ ہیں مگر جو شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن مجید پر ایمان لائے جیسے حضرت ابوبکر و مولیٰ علی، حضرت حسان و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (اور صحابہ کرام کے بعد ہزاروں بزرگوں نے عربی و فارسی وغیرہ زبانوں میں اسلام اور خدا اور رسول کی تعریف میں بہت سے اشعار لکھے ہیں۔ جیسے حضرت سیدنا امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، شیخ سعدی، حافظ شیرازی، مولانا جامی، مولانا نظامی گنجوی، مولانا جلال الدین رومی اور حضرت امیر خسرو رحمہم اللہ علیہم وغیرہم اور موجودہ دور کے امام اعلیٰ حضرت تاج الفحول محب الرسول حضرت مولانا شاہ عبد القادر بدایونی و مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمہما اللہ تعالیٰ اور ان کے معتقدین و متوسلین میں بہت سے شعراء گزرے ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور عربی میں قصیدہ بردہ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مقبول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف میں ہے، ان سب حضرات نے شعروں میں خدا اور رسول کی شان میں اور بزرگوں کی منقبت میں خوب دل کھول شاعری کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب رضی اللہ عنہم کی مدد کی بعد اس کے کہ وہ ظلم کیے گئے تھے یعنی کافروں کی ہجو اور اسلام کے خلاف باتوں کا شعروں میں جواب دیا اور جواب ترکی بہ ترکی دے کر ان سے انتقام لیا تو یہ لوگ اچھے ہیں اور ظالم اسلام کی ہجو کرنے والے عنقریب جانیں گے کہ ان کا انجام کار کیا ہوتا ہے اور ان کا حال کس طرف پلٹتا ہے یعنی وہ سب دوزخ میں جائیں گے اور اسلامی شعراء حضرت حسان و حضرت ابوبکر و مولیٰ علی رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنت میں جائیں گے جیسا کہ ''الا الذین امنوا'' سے ثابت ہے۔ قادری غفرلہ)۔

سورۃ النمل

اس سورہ میں نمل (چیونٹی) کا ذکر ہے، یہ ساری مکہ میں اتری ہے۔

۱ تا ۶۔ ''ط'' سے مراد خدا کا طول یعنی فضل اور قدرت، س سے سنا یعنی نور۔ بعض کہتے ہیں کہ ان حروف کی قسم مراد ہے یعنی ان کی قسم کہ یہ قرآن کی آیتیں ہیں اور ظاہر واضح کھلا ہوا حق ہے، حلال و حرام خوب بیان کیا ہے، ہدایت ہے، گمراہی سے بچانے والا ہے، مسلمانوں کو جنت کی بشارت دینے والا ہے۔ جو مخلص ہیں، پنجوقتہ نماز خشوع و خضوع سجود رکوع سے وقت کی

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

جو نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں ہدایت اور

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

خوشخبری ہے O بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے (برے) اعمال ان کے

اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ط ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ

سامنے اچھے کر کے دکھائے ہیں تو وہ سرگرداں بھٹکتے پھرتے ہیں O انہیں کے لیے بڑا عذاب ہے

وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ

اور وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں O اور (اے نبی ﷺ!) حکمت والے علم والے (اللہ تعالیٰ)

لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿٦﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ط

کی طرف سے آپ کو قرآن سکھایا جاتا ہے O (اے نبی ﷺ! یاد کیجئے) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ بے شک

سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٧﴾

مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے (تم یہیں ٹھہرو) میں تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا کوئی دہکتا ہوا انگارا لاتا ہوں تا کہ تم تاپو O

رعایت سے پڑھتے ہیں مالوں کی زکوٰۃ دیتے ہیں آخرت جنت دوزخ حساب کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ابوجہل وغیرہ تو ہم نے ان کے اعمال کفر کو زینت دی ہے وہ اندھے ہو گئے ہیں برائی کو بھلائی جانتے ہیں۔ ان کو برا عذاب ہوگا وہ آخرت میں سخت خسارے میں ہوں گے جنت گئی دوزخ ملی۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کو قرآن اس خدا سے ملتا ہے جو حکمت والا ہے اور حکم والا یعنی قادر ہے اور سب کا حال جاننے والا ہے۔ جبرائیل اس سے قرآن لا کر تم کو سناتے ہیں۔

٧ تا ١٤۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے اہل خانہ سے جب کہ رات میں متحیر ہو گئے تھے کہا کہ مجھ کو ایک آگ نظر آئی ہے یعنی راستہ کے الٹی جانب آگ بلند روشن دیکھی تب کہا کہ تم ٹھہرو میں ابھی تمہارے پاس وہاں سے یا تو کوئی خبر لے کر آتا ہوں یعنی راہ کی تحقیق یا آگ کا شعلہ تا کہ یہیں رکھ کر تاپیں اور گرمی پائیں وہ موسم سخت سرد تھا۔ جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) آگ کے پاس آئے تو یہ آواز آئی کہ آگ اور جو اس کے آس پاس ہے وہ برکت والا ہے "من حول" سے مراد فرشتے ہیں کہ آگ کے گرد تھے اور وہ آگ دراصل ان کا ہی نور تھا اور "من فی النار" سے مراد خود آگ ہے۔ چنانچہ ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں "بورکت النار" ہے یا "بورک من فی النار" کے معنی یہ ہیں کہ برکت والا اور متعالی ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اس آگ کو روشن منور کیا۔ یا "من فی النار" کا مطلب یہ ہے کہ "من فی طلب النار" یعنی برکت پائے وہ جو آگ کی طلب میں پھرتا ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور وہ جو اس کے گرد ہے یعنی ملائکہ اور اللہ جو سب جن وانس

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ط

جب موسیٰ (علیہ السلام) اس آگ کے پاس آئے تو ندا دی گئی کہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے (یعنی موسیٰ علیہ السلام) اور جو اس کے ارد گرد ہیں (یعنی فرشتے)

وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ

ان کو برکت دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے ○ (اور کہا گیا:) اے موسیٰ! (علیہ السلام) بے شک میں ہی اللہ عزت

الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ وَاَلْقِ عَصَاكَ ط فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

والا حکمت والا ہوں ○ اور اپنی لاٹھی ڈال دو جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اس لاٹھی کو (ڈالنے کے بعد) لہراتے ہوئے دیکھا گویا کہ وہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر

وَّلَمْ يُعَقِّبْ ط يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ قف اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ ق صلے

کر چلے اور اس کی طرف مڑ کر نہ دیکھا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) اے موسیٰ! (علیہ السلام) کچھ خوف نہ کھاؤ بے شک میرے حضور رسولوں کو کچھ خوف نہیں ہوتا ہے ○

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾

ہاں جو ظلم کرے پھر برائی کے بعد اس کو بھلائی سے بدلے تو بے شک میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں ○

وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ قف فِيْ

اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالیے تو وہ بغیر کسی عیب اور بیماری کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا (یہ ایک نشانی ہے) تو نشانیوں میں

تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾

(سے جو) فرعون اور اس کی قوم کی طرف (بھیجی جاتی ہیں) بے شک وہ لوگ بڑے ہی نافرمان ہیں ○

کا مالک ہے وہ جسم و جسمانیات سے بالاتر و پاک ہے۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)! جس نے تم کو بلایا اور آواز دی وہ میں ہوں اللہ غالب' کافروں کے عذاب پر قادر ہے۔ اپنے حکم و قضا میں حکمت والا۔ اس نے یہ حکم دیا کہ کوئی میرے سوا کچھ نہ پوچھے۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)! اپنی لکڑی زمین پر ڈال دو انہوں نے ڈال دی' مگر جب دیکھا کہ وہ تو سانپ کی طرح ہلتی ہے ("جان" وہ سانپ جو نہ چھوٹا ہو نہ بڑا) تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور منہ پھیر کر بھی نہ دیکھا۔ تب خدا تعالیٰ نے کہا کہ اے موسیٰ! نہ ڈرو' رسول میرے پاس نہیں ڈرتے ہیں اور نہ وہ شخص جس سے کوئی خطا سرزد ہو پھر وہ اس کے عوض اچھائی کرے توبہ کرے تو وہ بھی نہ ڈرے کہ میں توبہ والے کے لیے غفور ہوں' جو توبہ پر مرے اس پر رحیم ہوں (مفسرین نے "الا" کو بمعنی "ولا" لکھا تاکہ معنی ظاہری استثناء متصل نہ سمجھے جائیں اور بعض ظلم میں تاویل کرتے ہیں یعنی سہو بھول چوک مراد لیتے ہیں اور "الا" کو اپنے معنی پر رکھتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو قبطی کو مارا تھا اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں' قبطی کا قتل کرنا قصداً نہ تھا' موسیٰ علیہ السلام نے صرف ایک طمانچہ مارا تھا وہ مر گیا تھا یہ کوئی جرم نہ تھا) اے موسیٰ! اپنا ہاتھ گریبان میں لے جاؤ وہ سفید چمکتا ہوا نکلے گا بغیر کسی

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا

تو جب آنکھیں کھولنے والی ہماری نشانیاں ان کے پاس آئیں تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہےO اور انہوں نے

بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

ظلم اور تکبر سے ان (نشانیوں) کا انکار کیا حالانکہ ان کے دلوں میں ان (کی سچائی) کا یقین تھا' پھر دیکھو کہ مفسدوں کا کیسا

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ

ع۱۴/۱۶

(برا) انجام ہواO اور بے شک ہم نے داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو بڑا علم عطا فرمایا اور ان دونوں نے (خوش ہو کر) کہا: سب تعریفیں

لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر (علم اور نبوت عطا فرما کر) فضیلت بخشیO اور سلیمان (علیہ السلام)

سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ

داؤد (علیہ السلام) کے (علم اور نبوت میں) وارث ہوئے اور سلیمان (علیہ السلام) نے کہا کہ اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بھی بولی سکھائی گئی ہے اور

اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

ہم کو ہر قسم کی (دین و دنیا کی) نعمتیں عطا فرمائی گئی ہیں' بے شک یہی ظاہر صریح فضل (اور بزرگی) ہےO

بیماری و عیب کے۔ غرض کہ نو آیتیں معجزے دے کر ان کو فرعون و قوم کی طرف بھیجا کہ وہ قبطی بہت سخت فاسق و کافر تھے۔ جب ان کو ہماری پے در پے کھلی نشانیاں یعنی معجزے پہنچے تو وہ بولے کہ یہ سب جادو کھلا ہوا ہے۔ اور آیتوں کا انکار کیا حالانکہ ان کے دل یقین رکھتے تھے کہ یہ سچے ہیں مگر فقط غرور اور سرکشی سے حق کے خلاف باتیں کرتے تھے۔ اے رسول (علیہ السلام)! دیکھیے کہ پھر آخر کو مفسد کافر فرعون اور قوم فرعون کا انجام کیا ہوا یعنی سب غرق ہو گئے ہلاک ہو گئے۔

۱۵- اور ہم نے داؤد بن یشا اور سلیمان بن داؤد کو علم و فہم و نبوت اور جھگڑوں کا فیصلہ کرنا عطا فرمایا' ان دونوں نے کہا کہ خدا کا شکر و احسان ہے جس نے ہم کو علم و نبوت دے کر اپنے بہت سے مسلمان بندوں پر فضیلت دی۔

۱۶- داؤد کے علم و ملک و نبوت کے وارث سلیمان ہوئے (داؤد علیہ السلام کے انیس لڑکے تھے مگر وارث علم و لائق خلافت سلیمان علیہ السلام ٹھہرے) سلیمان علیہ السلام نے کہا: اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور جتنی چیزیں میری مملکت میں ہیں ان سب کا علم ہم کو دیا گیا ہے اور ہر طرح کی چیزیں ہم کو عطا ہوئی ہیں اور یہ اللہ کا بڑا فضل و احسان ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ

اور سلیمان (علیہ السلام) کے ملاحظہ کے لیے ان کے لشکر جن اور انسان اور پرندوں میں سے

يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ

اکٹھے کیے گئے تو وہ (آگے بڑھنے سے) روکے جاتے تھے (تاکہ سب اکٹھے ہو جائیں) O یہاں تک کہ جب وہ معہ لشکر چیونٹیوں کے جنگل اور میدان

يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ

میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان (علیہ السلام) اور ان کا لشکر بے خبری

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ

میں تمہیں کچل دیں O تو سلیمان (علیہ السلام) چیونٹی کی بات سے مسکرا کر ہنسے اور عرض کی کہ اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے

اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

کہ تو نے جو انعام اور احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے اس کا شکریہ ادا کروں اور یہ کہ

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

میں وہ اچھے کام کروں جو تجھے پسند ہوں اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں داخل فرما جو تیرے

۱۷ تا ۱۹- اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے جن و انس، پرندوں کے لشکر تابع و مسخر کیے گئے تھے، وہ سب اکٹھے کیے گئے تھے۔ اور وہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب وہ وادی نمل کے قریب سے گزرے جس میں چیونٹیاں کثرت سے تھیں، یہ جنگل ملک شام کے قریب تھا اور چیونٹیوں نے آپ کا لشکر دیکھا تو ایک چیونٹی نے جو لنگڑی تھی اس کا نام منذرہ تھا اس نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ کہیں تم کو سلیمان اور ان کے لشکر والے بے خبری میں کچل نہ ڈالیں۔ جب سلیمان (علیہ السلام) نے اس چیونٹی کی بات سنی تو مسکرائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔ سلیمان (علیہ السلام) کے لشکروں میں سے یہ کسی نے نہ سمجھا۔ کہتے ہیں کہ وہ لنگڑی چیونٹی تھی، اس کا نام منذرہ تھا، چونکہ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سمجھ لی اور کوئی نہ سمجھا تو اس کی بات سے تعجب کر کے وہ ہنسے اور خدا سے دعا کی کہ اے پروردگار! تو نے جو نعمت مجھ کو دی یعنی دنیا کی صدہا نعمتیں اور دین کی نعمتیں اور سب سے اعلیٰ علم توحید و نبوت اور میرے والدین کو بھی نعمت دی، تو تو اس نعمت کے شکر ادا کرنے کی مجھے توفیق دے اور میرے دل میں الہام کر کہ میں اعمال صالحہ خالصاً للہ کروں جس کو تو قبول فرمائے اور راضی ہو اور مجھ کو اپنے فضل و رحمت سے اپنے دربار کے مقربین اور صالحین کے گروہ میں یعنی انبیاء و مرسلین میں شامل کر۔

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ ز

قرب خاص کے لائق ہیں ○ اور سلیمان (علیہ السلام) نے پرندوں کا جائزہ اور حاضری لی (اور ہُد ہُد کو نہ پایا) تو آپ نے فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ ہدہد کو نہیں دیکھتا

اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ

یا وہ واقعی حاضر نہیں ہے ○ (اگر ایسا ہے تو) میں ضرور اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح

لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ

کر ڈالوں گا یا کوئی روشن دلیل (غیر حاضری کی) میرے سامنے بیان کرے ○ تو تھوڑی دیر کے بعد ہد ہد حاضر ہوا

فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾

تو اس نے کہا کہ میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جو آپ نے نہیں دیکھی ہے اور میں آپ کے پاس شہر سبا سے ایک یقینی خبر لایا ہوں ○

اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا

میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ ان پر حکمرانی کر رہی ہے اور اس کو ہر قسم کا سازوسامان ملا ہے اور اس کا ایک

عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ

بہت بڑا تخت ہے ○ میں نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا

دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

اور شیطان نے ان کے (بُرے) اعمال ان کے سامنے اچھے کر کے دکھائے ہیں تو ان کو (سیدھے)

۲۰ تا ۲۷- اور سلیمان (علیہ السلام) نے پرندوں کا معائنہ کیا اور ہدہد کو اپنے مقام پر نہ پایا تو کہا: میں ہدہد کو نہیں دیکھتا ہوں کہ وہ کہاں ہے' کیا وہ پرندوں میں غائب ہے؟ اگر غائب ہے تو میں اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے کوئی معقول عذر پیش کرے یعنی کوئی سچا عذر عمدہ دلیل پیش کرے تو چھوڑ دوں گا۔ سلیمان (علیہ السلام) کچھ ہی دیر ٹھہرے ہوں گے کہ وہ آ گیا اور آ کر کہا کہ ایسی چیز دیکھ کر اور خبر پا کر آیا ہوں کہ تم کو نہیں معلوم' میں شہر سبا سے عجیب خبر یقینی لایا ہوں۔ میں وہاں پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ اس ملک کی بادشاہ عورت ہے یعنی بلقیس نامی' اس کو بادشاہت کے لائق جو چیزیں ہوتی ہیں سب ملی ہیں اور وہ سب امور سلطنت کی عالم ہے' اس شہر میں سب عمدہ چیزیں ہیں' اس کا تخت عظیم الشان ہے' بڑے خوبصورت موتیوں' جواہرات' سونے' چاندی سے لدا ہوا ہے وغیرہ وغیرہ۔ وہ عورت اور اس کی قوم سب آفتاب پرست ہیں' خدا کو چھوڑ کر غیروں کا پوجنے والا پایا۔ ان کو شیطان نے ان کے کام یعنی شرک وغیرہ زینت دے کر دکھائے ہیں' ان کو طریق حق عبادت خدا سے روکا ہے' وہ راہ توحید نہیں پاتے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی

السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٢٤﴾ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي يُخْرِجُ

راستہ سے روک دیا ہے تو وہ سیدھی راہ نہیں پاتے ہیں O (ان پر افسوس ہے کہ) وہ کیوں اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کرتے جو

الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿٢٥﴾

آسمان اور زمین کی چھپی چیزیں نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے O

اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٢٦﴾ السجدة قَالَ سَنَنْظُرُ السجدة

اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی عرش عظیم کا مالک ہے O سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اب

أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِكِتٰبِي هٰذَا

ہم غور کریں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے O میرا یہ خط لے جا کر ان پر ڈال دے اور ان سے

فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ

الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں O (جب وہ خط اس عورت کو ملا تو) اس نے کہا: اے سردارو!

يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيمٌ ﴿٢٩﴾ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَإِنَّهُ

بے شک میری طرف ایک بزرگ عزت والا خط ڈالا گیا ہے O (اس میں یہ لکھا ہے) بے شک یہ خط سلیمان (علیہ السلام) کی طرف سے ہے، بے شک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٣٠﴾ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣١﴾ ع ع ٢/١٧ ١٢

وہ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کیا گیا ہے جو بڑا مہربان (اور) بڑا رحم والا ہے O یہ کہ تم میرے سامنے (تکبر نہ کرو) اور مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے پاس

عبادت کرو اس کو سجدہ کرو (اس تقدیر پر قول ہدہد کا ہے۔ ''الا'' حرف تنبیہ یا حرف ندا کا منادی محذوف ''اسجدوا'' صیغہ حاضر بحث امر' اصل یوں تھی ''الا یا قوم اسجدوا'' یا یہ کہ مقولہ سلیمان کا ہو کہ انہوں نے یہ سن کر کہا کہ وہ لوگ کیوں خدا تعالیٰ کے لیے سجدہ نہیں کرتے (اس تقدیر پر حاصل ''لم یسجدون'' ہوگا) وہ خدا جو آسمان وزمین کی خفیہ چیزیں یعنی مینہ اور گھاس نکالتا ہے اور جو تم خیر وشر چھپاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو وہ سب جانتا ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ ایسے تخت کا مالک ہے جو بہت بڑا ہے۔

٢٧ تا ٢٨- ہدہد سے سلیمان (علیہ السلام) نے کہا کہ ہم تیری اس خبر میں غور کرتے ہیں کہ آیا تو سچا ہے یا جھوٹی بات بناتا ہے۔ اچھا لے یہ میرا خط لے جا اور ان کو جا کر دے' پھر ان سے الگ ہٹ کر ایسی جگہ تو ان کو دیکھے اور وہ تجھ کو نہ دیکھیں' کھڑا ہو کر دیکھ کہ وہ اس بارے میں کیا کہتی ہے اور آپس میں کیا مشورے کی بات چیت ہوتی ہے۔

٢٩ تا ٣٥- ہدہد نے بلقیس کو خط پہنچایا' وہ اپنی قوم کے پاس نکل کر آئی اور کہا: اے میری قوم کے رئیس درباریو!

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا

فرمانبردار ہو کر چلی آؤ O اس عورت (ملکہ بلقیس) نے کہا اے سردارو! تم مجھے اس معاملہ میں رائے دو (میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی ہوں جب تک

حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ۵

کہ تم میرے پاس حاضر نہ ہو O سرداروں نے کہا کہ ہم بڑے زور والے اور سخت لڑنے والے جنگجو ہیں (ہم کسی سے ڈرتے نہیں)

وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ

اور تجھے اختیار ہے کہ تو غور کر لے کہ تو ہمیں کیا حکم دیتی ہے O (ملکہ بلقیس نے) کہا کہ جب بادشاہ کسی بستی

اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ

میں (بہ زور) داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ اور ویران کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور

كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ

وہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں O اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا جواب

يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ

لے کر پلٹتے ہیں O جب ایلچی سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آیا (اور تحفہ پیش کیا) تو سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم مجھے

میرے پاس ایک اچھی کتاب سربستہ آئی ہے' اس کا عنوان یہ ہے کہ یہ خط سلیمان کی طرف سے ہے' پہلی سطر یہ ہے کہ خط خدائے رحمٰن رحیم کے نام سے شروع ہوا' مضمون یہ ہے کہ تم لوگ غرور نہ کرو اور صلح و اطاعت سے میرے پاس چلی آؤ۔ یہ خلاصہ تھا اور اس کے سوا اور بہت سے امور تھے' خط سنا کر بولی کہ اے معززین دربار! اس بارے میں مشورہ اور انجام کار سمجھ کر بتلاؤ' میں بغیر تمہاری رائے و مشورے کے اور بے تمہارے موجود ہوئے کوئی رائے انتہاء کو نہ پہنچاؤں گی۔ وہ بولے: ہم بڑے قوت اور طاقت و سامان جنگ والے ہیں شہسوار آزمودہ کار اور سارا حکم تیرا ہے ہم تابع ہیں' تو سوچ کر ہم کو حکم دے کہ تعمیل کریں یعنی اگر حکم ہو تو سامان جنگ کی درستی ہو۔ وہ بولی: عام بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب کسی شہر میں لڑ کر فتح کر کے داخل ہوتے ہیں تو اس کو خراب کر دیتے ہیں' لوٹ مار کرتے اور عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہاں وہ واقع میں یونہی کرتے ہیں۔ میں سلیمان کے پاس ہدیہ بھیجتی ہوں' اس کے جواب کا انتظار ہے' دیکھوں قاصد کیا جواب لے کر پھرتے ہیں۔

۳۶ تا ۳۷۔ جب بلقیس کے قاصد نے سلیمان (علیہ السلام) کے پاس ہدیہ پیش کیے تو سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم مجھ کو مال دے کر خوش کرنا چاہتے ہو؟ مجھے جو خدا نے دیا ہے یعنی ملک سلطنت و توحید و نبوت کا علم وہ اس سے کہیں بہتر و برتر ہے جو تم کو دیا ہے یعنی مال' بلکہ تم اپنے مال و منال پر بہت خوش ہو اور وہ تم کو عزیز ہے' اگر وہ تم کو پھر واپس کیا جائے تو تم

فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾

مال کی مدد دیتے ہو تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تم کو عطا فرمایا ہے بلکہ تم تو اپنے تحفہ پر خوش ہو (اور اتراتے ہو) O

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ

(ہمیں تمہارے تحفہ کی ضرورت نہیں) تم ان کی طرف واپس جاؤ اور ہم ضرور ان پر ایک ایسا لشکر لے کر چڑھائی کریں گے کہ جس کے مقابلہ کی انہیں تاب وطاقت

اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا

نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس بستی سے اس طرح ذلیل وخوار کر کے نکالیں گے کہ وہ پست ہو جائیں گے O سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا: اے درباریو تم میں سے

قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ

کوئی ہے کہ اس سے پیشتر کہ وہ میرے دربار میں فرمانبردار ہو کر حاضر ہوں اس کا تخت میرے پاس لے آئے O ایک زور آور خبیث جن بولا کہ میں اس تخت کو اس

بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾

سے پہلے لا سکتا ہوں کہ آپ دربار سے اٹھیں (اور دربار برخاست کریں) اور بے شک میں اس پر قوت والا امانت دار ہوں O

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

(مگر سلیمان علیہ السلام کو اس سے بھی پہلے منگانا منظور تھا) تو جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے سلیمان (علیہ السلام) سے عرض کی کہ میں

يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ

آپ کے پلک جھپکانے سے پہلے اس تخت کو آپ کی خدمت میں لا سکتا ہوں (چنانچہ اس نے تخت فوراً حاضر کر دیا) پھر جب سلیمان (علیہ السلام)

پھر خوش ہو جاؤ۔ اے قاصد! یہ تحفہ واپس لے جا، ہم ایسے لشکر لے کر چڑھائی کریں گے جن کے مقابلہ کی ان میں ہرگز طاقت نہ ہوگی۔ ہم شہر سبا سے ان کو ذلیل وقید کر کے نکال دیں گے اور وہ ذلیل ہو جائیں گے۔

۳۸ تا ۴۰۔ پھر سلیمان نے سب سے خطاب کر کے کہا کہ اے میرے لشکر والو! تم میں ایسا کون ہے جو بلقیس کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ صلح کے لیے یہاں تک آئیں میرے پاس اٹھا لائے۔ ایک پہلوان جن یعنی عمر نامی بولا کہ میں قبل اس کے کہ تم یہاں سے اٹھو وہ تخت تمہارے پاس لا کر حاضر کر سکتا ہوں (یعنی آدھے دن کے عرصہ میں کہ سلیمان علیہ السلام دوپہر تک کچہری کیا کرتے تھے) اور میں اس کے لے آنے پر قادر ہوں، قوت والا ہوں، امانت دار ہوں، اس کے جواہرات میں کمی نہ ہوگی۔ سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: اس سے بھی زیادہ جلدی مقصود ہے تو جس شخص کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بولا (یعنی آصف بن برخیا کہ اس کو اسم اعظم یاحی یاقیوم معلوم تھا) کہ میں وہ لا سکتا ہوں اس قدر جلد کہ تم تک وہ چیز جو تم دور سے دیکھو نہ پہنچنے پائے یا یہ مطلب ہو کہ پلک جھپکنے میں وہ آ جائے گا۔ بالجملہ جب سلیمان (علیہ السلام) نے عرش بلقیس اپنے

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۖ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ

نے اس تخت کو (اپنے پاس) رکھا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر

شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ

کرتا ہے وہ اپنی ہی اچھائی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرے تو بے شک میرا

كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ

رب سب سے بے پرواہ ہے اور عزت اور خوبیوں والا ہے O سلیمان (علیہ السلام) نے حکم دیا کہ اس (عورت) کا تخت اس کے سامنے بدل کر بیگانہ کردو

مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا

(اس کے امتحان کے لیے) ہم دیکھیں گے کہ وہ راہ پاتی ہے یا ان میں سے ہوتی ہے جو راہ سے ناواقف رہے O پھر جب وہ (ملکہ) آئی تو اس سے کہا گیا

عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ

کہ تمہارا تخت ایسا ہی ہے ملکہ نے کہا کہ گویا یہ ہو بہو وہی ہے اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی (کہ آپ برگزیدہ نبی ہیں) اور ہم فرمانبردار

كُنَّا مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

(مسلمان) ہو گئے O اور اسے ایمان لانے سے اس چیز نے روکے رکھا تھا جس کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا

سامنے اپنے تخت کے برابر رکھا دیکھا تو آصف نے سلیمان (علیہ السلام) سے کہا کہ یہ میرے خدا کا فضل ہے اور احسان ہے، وہ میرا امتحان لیتا ہے کہ میں اس کی نعمت کا شکر بجالاتا ہوں یا کفران و ناشکری کرتا ہوں، جو شکر کرے گا تو اپنے لیے ثواب پائے گا جو کفران کرے گا تو وہ خدا کا کیا کرے گا اپنا ہی نقصان کرے گا، میرا رب اس کے شکر سے بے پرواہ ہے کریم ہے کہ توبہ والوں سے درگزر کرتا ہے جلدی سزا نہیں دیتا۔

۴۱ تا ۴۴۔ جب سلیمان (علیہ السلام) نے تخت بلقیس پا لیا تو کہا: اس کو بدل دو، کم و بیش کر دو، نقشہ کچھ کا کچھ کر دو، دیکھیں بلقیس پہچانتی ہے یا ان لوگوں سے ہے جو بھولے ہوئے ہیں، کچھ عقل و سمجھ نہیں رکھتے۔ جب وہ آئی تو سلیمان (علیہ السلام) نے یہی پوچھا کہ تمہارا تخت جو مشہور ہے دیکھو تو وہ کیا ایسا ہی ہے یا اور وضع کا؟ وہ بولی کہ اس سے بہت مشابہ ہے گویا کہ وہی ہے یا یہ کہ وہی ہے مگر تم نے مجھ کو دھوکہ دینے کو الٹ پلٹ کر دیا ہے، سلیمان (علیہ السلام) نے کہا کہ ہم کو خدا نے تیرے عرش کا اور اس کے یہاں آ جانے کا اور تیرے یہاں آنے کا قبل وقائع (واقع ہونا) کے علم دے دیا اور ہم اس کے لیے اخلاص و توحید برتنے والے ہیں (یا یہ کہ یہ کلام بلقیس کا ہو یعنی اس نے کہا کہ میں پہلے ہی مسلمان ہو چکی ہوں) اور خدا نے اس کا دل ان چیزوں کی عبادت سے پھیر دیا جن کی وہ پہلے عبادت کیا کرتی تھی، وہ پہلے کافروں میں سے تھی یعنی آفتاب پرست، یا یہ کہ سلیمان علیہ السلام نے اس کا دل پھیر دیا اور اس کو شرک سے روکا۔ پھر اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو، جب اس نے

إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَٰفِرِينَ ﴿٤٣﴾ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ج

پوجا کرتی تھی اور بے شک وہ کافر لوگوں میں سے تھی ○ پھر ملکہ سے کہا گیا کہ (محل کے) صحن میں

فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ط قَالَ إِنَّهُ

چلی آؤ تو جب اس نے (بلوری) صحن کو دیکھا تو اس کو گہرا پانی سمجھی اور (کپڑا اوپر چڑھا کر) اپنی پنڈلیاں کھولیں سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ط قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَ

یہ تو شیشوں کا جڑاؤ ایک چکنا صحن ہے ملکہ نے عرض کی کہ اے میرے رب! میں نے (بت پرستی کر کے) اپنی جان پر ظلم کیا تھا اور اب میں

أَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾ ع وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ع ۳ ۱۴ ۱۸

سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ اللہ تعالیٰ رب العالمین کی فرمانبردار (اور مسلمان) ہوئی ○ اور بے شک ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی

ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ

صالح (علیہ السلام) کو بھیجا کہ (ان کو یہ حکم دیں کہ) اللہ تعالیٰ ہی کو پوجو تو (یہ سن کر) فوراً ہی وہ لوگ دو گروہ ہو

يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

کر جھگڑا کرنے لگے ○ صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم بھلائی سے پہلے برائی کے لیے کیوں جلدی

الْحَسَنَةِ ج لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٦﴾

کرتے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے معافی کیوں نہیں مانگتے ہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○

زمین کو دیکھا تو سمجھی کہ یہ گہرا پانی ہے اور پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھایا کہ پانی میں جا کر سلیمان (علیہ السلام) تک پہنچے۔ سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: یہ چکنا شفاف صاف شیشہ سے پٹا ہوا محل ہے اس کے نیچے پانی بہتا ہے پائچے نہ اٹھاؤ یوں ہی ادھر چلی آؤ۔ اس نے کہا کہ پروردگار! ہم نے جو غیر کی عبادت کی تو اپنے اوپر ظلم کیا اب میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ مسلمان ہوگئی اور اللہ پر جو سب جہانوں کا رب ہے ایمان لائی۔

۴۵ تا ۴۷۔ اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے پیغمبر صالح (علیہ السلام) کو بھیجا کہ ان سے کہو کہ خدا کی عبادت کرو توحید مانو شرک و کفر سے توبہ کرو جب انہوں نے یہ کہا تو وہ دو فرقہ ہوگئے کچھ مؤمن کچھ کافر کہ آپس میں دین کے بارے میں جھگڑتے تھے۔ کافر فرقہ سے صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے لوگو! عذاب کیوں مانگتے ہو اس کی کیا جلدی ہے ابھی رحمت و عافیت سے رہو ایمان لاؤ عیش کرو خدا سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے؟ شرک کفر سے توبہ کیوں نہیں کرتے کہ تم پر رحمت اترے۔ وہ بولے: رحمت کہاں بدفالی تو تم اور تمہارے ساتھیوں کے سبب سے ہے کہ تم لوگ منحوس ہو۔ صالح (علیہ السلام) نے کہا: تمہاری

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ

انہوں نے کہا کہ ہم نے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے بدشگونی لی (ہم پر تمہاری نحوست پڑی) صالح (علیہ السلام) نے فرمایا: تمہاری بدشگونی (اور

اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ

نحوست تمہارے کفر کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی بلکہ تم لوگ فتنہ اور آزمائش میں ڈالے گئے ہو O اور (ثمود کے) شہر میں نو شخص

فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ

(بڑے شریر) تھے، زمین میں فساد پھیلاتے تھے اور اصلاح نہ چاہتے تھے O ان نو آدمیوں نے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کر آپس میں عہد کیا کہ

اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

ہم ضرور حضرت صالح (علیہ السلام) اور ان کے گھر والوں پر رات کو چھاپہ ماریں گے (اور ان سب کو قتل کر دیں گے) پھر ان کے وارث سے کہیں گے

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ

کہ ہم تو ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے وقت (شہر میں) موجود ہی نہ تھے اور بے شک ہم یقیناً سچے ہیں O اور انہوں نے اپنا پوشیدہ داؤ چلایا اور

كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ

ہم نے اپنی پوشیدہ تدبیر کی اور وہ (ہماری تدبیر سے) بے خبر رہے O پھر دیکھو ان کے داؤ کا کیسا انجام ہوا ہم نے ان کو اور ان کی تمام قوم کو ہلاک کر دیا O

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾

تو یہ ان کے گھر خالی پڑے ہوئے ہیں (یہ) ان کے ظلم کا بدلہ (ہے) بے شک اس (واقعہ) میں جاننے والوں کے لیے بڑی نشانی ہے O

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ

اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے بچا لیا O اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو

بدفالی خدا کے پاس ہے یعنی وہ سعادت ونحوست کا مالک ہے، سختی آسانی سب اس کے قبضے میں ہے بلکہ تمہارا امتحان سختی اور آسانی سے مدنظر ہے یا "تفتنون" سے یہ مطلب ہے کہ تم فتنہ یعنی کفر میں پڑے ہو۔

۴۸ تا ۵۳- اس شہر میں نو آدمی مفسد، زمین میں گناہ پھیلانے والے اور صالح علیہ السلام کا نام نہ لینے والے نابکار گنہگار روٴسا کے لڑکے قدار بن سالف، مسطع، ریاب وغیرہ تھے۔ انہوں نے آپس میں عہد و پیمان کیا اور خدا کی مضبوط قسمیں کھائیں کہ ہم رات کو چپکے سے صالح (علیہ السلام) اور ان کے اہل وعیال پر جا پڑیں گے اور سب کو مار ڈالیں گے، پھر وارثوں قرابت داروں سے کہہ دیں گے کہ ہم ان کے قتل کے وقت یہاں تھے ہی نہیں، ہم کو خبر ہی نہیں اور ہم ضرور سچے ہیں'

لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ

ان کی قوم کی طرف بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم دیکھتے بھالتے بے حیائی پر اتر آئے ہو○ کیا تم عورتوں

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

کو چھوڑ کر مردوں کے پاس مستی نکالنے جاتے ہو تم تو بڑے جاہل لوگ ہو

تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ

(جو خلاف فطرت کام کرتے ہو)○ (اس نصیحت کے بعد) ان کی قوم کی طرف سے بس یہی جواب ملا کہ لوط (علیہ السلام) کے گھرانے

لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو کیونکہ یہ لوگ اپنے آپ کو بڑا ستھرا سمجھتے ہیں○ تو ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی سوائے

اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

ان کی بیوی کے کہ جس کو ہم (علم ازلی میں) پیچھے رہ جانے والوں میں سے ٹھہرا چکے تھے○ اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینہ برسایا تو ان ڈرائے گئے ہوؤں کا کیا

ع ۱۴ ۱۹ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى

ہی بُرا مینہ تھا○ (اے نبی ﷺ!) آپ (کافروں سے) فرمایئے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام

کوئی ہم کو جھوٹا نہ کہے گا یعنی ریاست کے گھمنڈ میں یہ عہد باندھا تھا۔ انہوں نے مکر کیا' مسلمانوں کی ایذاء کا ارادہ کیا اور ہم نے ان کے مکر کا جواب دیا یعنی ان کے عذاب کا قصد کیا اور ہمارے قصد سے وہ آگاہ نہ تھے' چنانچہ جب وہ صالح (علیہ السلام) کے گھر میں گھسے تو فرشتوں نے پتھروں سے مار مار کر سب کو کچلہ کر دیا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیکھیے کافروں کے مکر کا کیا انجام ہوا' ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو پتھروں سے ہلاک کر ڈالا اور بسبب ان کے ظلم و شرک کے ان کے گھر ویران آوارہ کھنڈر پڑے ہیں۔ اس بات میں علم والوں عقلمندوں کو جو تصدیق کرتے ہیں عبرت نصیحت ہے۔ ہم نے صالح (علیہ السلام) اور جو ان کے ساتھ مسلمان تھے کفر و شرک و فواحش و قتل ناقہ (اونٹنی) سے بچنے والے سب کو نجات دی۔

۵۴ تا ۵۹- اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا' انہوں نے قوم کو نصیحت کی کہ کیا تم فحش کام کرتے ہو اور باوجودیکہ اس کا خراب ہونا جانتے ہو پھر لواطت کرتے ہو؟ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں میں شہوت صرف کرتے ہو؟ مردوں سے بدفعلی کرتے ہو' تم تو سخت جاہل اور نافرمان لوگ ہو۔ ان کی قوم کو کوئی جواب نہ بن آیا بس یہی کہا کہ لوط (علیہ السلام) کو اور ان کی اولاد زاعورا اور ریثا لڑکیوں کو اپنے گاؤں سدوم سے نکال دو' یہ بڑی پاکباز ہیں' اس فعل سے بچتی ہیں۔ ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اور ان کی لڑکیوں کو بچالیا مگر ان کی بی بی جو منافق تھی اور اس پر ہمیشہ سے یہ حکم لگ گیا تھا کہ وہ کافروں میں باقی رہے گی۔ ہم نے ان کو ہلاک کیا اور جو ادھر ادھر مسافرت میں یا شہر سے باہر تھے ان کو پتھر برسا کر ہلاک کیا'

عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ﴿۵۹﴾

ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا ان کے بناوٹی شریک (یعنی برگزیدہ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا اور کافروں کو ہلاک کر دیا اور ان کے بناوٹی شریک کچھ کام نہ آئے) ○

ان لوگوں کو جو ڈرائے گئے سمجھائے گئے پھر نہ مانے نافرمانی ہی کرتے رہے کیا ہی برا پتھروں کا مینہ برسا تھا۔ اے رسول (علیہ السلام)! تم عرض کرو کہ الحمد للہ یعنی خدا کا شکر کہ وہ ہلاک ہوئے اور خدا کی طرف سے سلامتی و سعادت ان کے حصہ میں ہے جن کو خدا نے برگزیدہ و مقرب کیا یعنی انبیاء کرام و اولیاء عظام یا مراد امت مرحومہ محمدیہ علی مولاھا التحیہ۔ اے رسول! اہل مکہ سے پوچھو کہ آیا خدا کی فرمانبرداری و محبت و عبادت افضل و اعلیٰ ہے یا ان چیزوں کی عبادت جن کو یہ خدا کا شریک بتلاتے ہیں۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ

کیا وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے آسمان اور زمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس میں اس پانی سے

السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ

تروتازہ باغ اگائے' تمہارا مقدور نہ تھا کہ تم اس کے درخت اُگالو کیا' اس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟

أَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ؕ

(نہیں) بلکہ وہ لوگ (اللہ کا شریک بنا کر) سیدھی راہ سے کتراتے ہیں ○

أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا

کیا وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے بسنے کے لیے زمین بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں ندیاں نکالیں اور اس کے لیے (پہاڑ)

رَوَاسِىَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ

لنگر بنائے اور دو سمندروں (میٹھے اور کھاری) کے درمیان میں آڑ بنائی' کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ ؕ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ

(ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں ○ کیا وہ اللہ تعالیٰ کہ جب اسے کوئی لاچار اور عاجز پکارتا ہے تو وہ

يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

اس کی فریاد سنتا ہے اور اس سے برائی (اور تکلیف) دور فرما دیتا ہے اور تم کو زمین کا وارث بناتا ہے (بہتر ہے یا ان کے فرضی معبود)

۶۰- ہاں یہ بتاؤ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے بنایا اور آسمان سے تمہارے لیے مینہ کس نے اتارا؟ ہم نے ہی مینہ برسایا' اس سے عمدہ عمدہ باغات جن کے گرد احاطے بنے ہیں اور نہایت تازگی والے شگفتہ ہیں اگائے' تم میں سے کسی میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کے درخت اگاتے۔ کیا خدا کے ساتھ اس کا کوئی اور شریک بھی ہے جس نے یہ باتیں کی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ کافر گمراہ کج رو ہیں کہ بتوں کو خدا کے برابر کہتے ہیں۔

۶۱- ہاں کس نے زمین کو مسکن اور رہنے کی جگہ بنایا اور اس میں نہریں بنائیں اور زمین کے تھمنے کے لیے پہاڑ مثل میخوں کے بنائے اور دو دریا ایک کھاری ایک شیریں بنائے اور ان میں غیبی روک رکھی کہ آپس میں مل نہیں سکتے۔ کیا خدا کے سوا اور کوئی معبود ہے جس نے یہ کام کیے؟ کوئی نہیں' بلکہ اکثر کافر نہیں مانتے اور تصدیق نہیں کرتے۔

۶۲- وہ کون ہے جو مضطر (مجبور) و بے کس کی دعا بلا و مصیبت میں سنتا ہے اور جب وہ اس کو پکارتا ہے تو بلا دور کرتا ہے' مشکل کھولتا ہے اور تم کو یکے بعد دیگرے زمین کا خلیفہ بناتا ہے۔ یعنی بہتوں کو مار کر نئے آدمی ان کے قائم مقام کرتا ہے۔ کیا

قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿۶۲﴾ أَمَّنْ يَّهْدِيكُمْ فِي ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کیا اس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے (ہرگز نہیں) تم بہت ہی کم دھیان کرتے ہو○ یا وہ (اللہ تعالیٰ) جو تمہیں خشکی اور تری کی

وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ

اندھیریوں میں راہ دکھاتا اور وہ (اللہ تعالیٰ) جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے (بہتر ہے یا ان کے فرضی معبود) کیا

تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ

اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا ہے (ہرگز نہیں) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے بالاتر ہے○ کیا وہ (اللہ تعالیٰ) جو خلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر اسے

مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قُلْ

(فنا کر کے) دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے (بہتر ہے یا ان کے فرضی معبود) کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي

(ہرگز نہیں) (اے نبی!) آپ فرمایئے: اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو○ (اے نبی!) آپ فرمایئے: اللہ تعالیٰ کے سوا جو آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ

اور زمین میں ہیں وہ (خود ذاتی طور پر) غیب نہیں جانتے اور انہیں خود خبر نہیں کہ کب اٹھائے

خدا کے سوا اور بھی کوئی اس کا شریک ہے جس نے یہ کام کیے۔ تم بہت کم سمجھتے ہو یعنی بالکل نہیں سمجھتے نہ تھوڑا نہ بہت۔

۶۳- وہ کون ہے جو تم کو جنگل اور دریا کے تاریک ہولناک موقعوں میں سفر میں نجات دیتا ہے اور راستہ دکھاتا ہے اور وہ کون ہے جو اچھی اچھی ہوائیں اپنی رحمت باران سے پہلے خوشخبری دینے والی بھیجتا ہے؟ وہ خدا ہے' کیا اس کا کوئی ساجھی اور بھی ہے؟ ہرگز نہیں' وہ ان کافروں کے جھوٹے معبودوں سے اور ان کے شرک سے برتر' متعالی اور بلند ہے۔

۶۴ تا ۶۶- وہ کون ہے جو پیدائش ابتداء یعنی نطفہ سے چلاتا ہے' یہاں تک کہ پھر فنا کر دیتا ہے اور پھر اس کو از سر نو لوٹائے گا یعنی بروز قیامت اور کون ہے جو تم کو آسمان سے رزق کھلاتا ہے یعنی آسمان سے مینہ برساتا ہے' زمین سے درخت اگاتا ہے؟ کیا سوائے اس کے اور بھی کوئی خدا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ اے کافرو! اگر تم شرک میں سچے ہو تو لاؤ کوئی دلیل پیش کرو۔ وہ کہتے ہیں: قیامت کب ہوگی؟ تم کہہ دو کہ آسمان والے یعنی فرشتے اور زمین کی مخلوق کوئی بھی خود بخود غیب کی باتیں یعنی عذاب کا اترنا' قیامت کا آنا نہیں جانتا' خدا کی باتیں کون جانے کہ کب ہوں اور ان میں سے کوئی خود بخود نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی اور وہ قبروں سے کب اٹھیں گے۔ بلکہ کافروں کا علم فکر کرتے کرتے تھک گیا اور انہوں نے یہ طے کیا کہ قیامت نہ ہوگی بلکہ ان کو اس بارے میں شک ہے بلکہ وہ اندھے ہیں' عقل کچھ کام نہیں کرتی۔ یعنی منکر محض شک میں گرفتار ہیں۔ غیب کا علم بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کسی کو نہیں۔ روز قیامت وعذاب

يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ قف بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ

جائیں گے O کیا ان کے علم کا سلسلہ آخرت کے جاننے تک پہنچ گیا' کوئی نہیں (ان کی سمجھ اس معاملہ میں گئی گزری ہے) بلکہ وہ اس کی

مِّنْهَا قف بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا ع ۵ ۸ ۱

طرف سے شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں O اور کافروں نے کہا: کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا

كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا

(مر کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم (دوبارہ زندہ ہو کر نکالے جائیں گے O بے شک اس کا وعدہ ہم سے اور ہم سے پہلے

نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ لا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾

ہمارے باپ دادا سے بھی کیا گیا یہ تو صرف پہلوں کے قصے کہانیاں ہیں O

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

آپ فرمایئے: تم زمین میں چل پھر کر دیکھو پھر غور کرو ان مجرموں کا

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ

کیا انجام ہوا O اور (اے نبی!) آپ ان پر غم نہ کھائیں اور ان کے مکر سے

مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

تنگ دل نہ ہوں ۔ اور کافر کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ وعدہ کب

کا وقت عام مخلوق سے چھپا رکھنے میں اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو بذریعہ وحی جو کچھ چاہتا ہے اس کا علم عطا فرماتا ہے۔

۶۷ تا ۷۰- کفار مکہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا بھی خاک میں مل جائیں گے تو پھر از سر نو قبروں سے نکالے جائیں گے۔ یہ نہ ہوگا' اس کا تو وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے اگلے زمانوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اس کا کیا اعتبار' یہ تو اگلے لوگوں کی خیالی کہانیاں ہیں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں سے کہہ دو کہ ذرا خدا کی زمین میں چلو پھرو' دنیا کا حال نظر عبرت و غور سے دیکھو کہ اگلے مشرکوں کا انجام کار کیا ہوا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ ایمان نہ لائیں یا یہ کہ ہلاک ہوں تو تم غم نہ کرو اور ان کے مکر و فریب کی باتوں اور کاموں سے تنگ دل نہ ہو۔

۷۱ تا ۷۵- کافر کہتے ہیں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم جو ہم سے عذاب کا ہمارے مغلوب ہونے کا وعدہ کرتے ہو تو اس کی کوئی میعاد بھی ہے کہ یہ کب تک ہوگا' اگر سچے ہو تو وقت بتلاؤ۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ تم جو باتیں

صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ

آئے گا ○ (اے نبی!) آپ فرمائیے: قریب ہے کہ تمہارے پیچھے ہی وہ عذاب آئے گا جس کی تم جلدی

الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

مچا رہے ہو ○ اور بے شک آپ کا رب لوگوں پر بڑے فضل والا ہے لیکن اکثر

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا

لوگ ناشکری ہی کرتے ہیں (اس کا حق نہیں مانتے) ○ اور بے شک آپ کا رب یقیناً جانتا ہے

تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ

جو ان کے سینوں میں چھپا ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ○ اور آسمان و زمین کی جتنی چھپی

وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

باتیں ہیں وہ سب ایک بیان کرنے والی کتاب (لوح محفوظ) میں درج ہیں ○ بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل

يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

کی اکثر وہ باتیں بیان فرماتا ہے جس میں وہ اختلاف

جلد دیکھنا چاہتے ہو اور ان کی تم کو جلدی ہے یعنی عذاب وقتل کی تو ان میں سے بعض چیزیں بہت ہی قریب تمہارے پیچھے لگی ہیں بہت انتظار نہ کرو (چنانچہ بروز بدر ان کہنے والوں نے تھوڑے عرصہ میں اپنی تمنا پالی اور جہنم رسید ہوئے۔)

ف: اس سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے عذاب کا وقت بتا دیا گیا تھا اور اشارتاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مطلع کیا کہ عنقریب عذاب چکھو گے اور بدر کے موقعہ پر رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر کافروں کے قتل ہونے کی مسلمانوں کو نام لے کر خبر دی اور ان کے قتل ہونے کی جگہ متعین کی چنانچہ صبح کو وہ قتل ہوئے اور جو جگہ آپ نے مقرر کی تھی وہیں ان کی نعشیں پڑی ہوئی ملیں، سب مسلمانوں نے دیکھیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے (قادری غفرلہ)۔

اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارا پروردگار تو آدمیوں پر فضل و کرم والا ہے، چاہتا ہے کہ عذاب جب تک نہ ہو نہ ہو مگر آدمی ناشکرے ہیں، مانگ مانگ کر لیتے ہیں۔ اے رسول! آپ کا رب وہ سب باتیں جانتا ہے جو یہ چھپاتے ہیں یعنی بغض و عداوت اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں یعنی کفر و شرک و قتال اور آسمان و زمین میں کوئی مخفی بات پوشیدہ اور کوئی راز ایسا نہیں جو کتاب مبین یعنی لوح محفوظ میں نہ ہو یعنی آسمان و زمین والوں کے کل احوال اس میں مندرج ہیں۔

۷۶ تا ۸۱۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قرآن جو تم پڑھتے ہو یہ بنی اسرائیل کی ان اکثر باتوں کا جن کو وہ مذہب سمجھتے ہوئے جھگڑتے ہیں فیصلہ کرتا ہے (یعنی یہود و نصاریٰ نے جو خلاف حق عقیدے اختیار کر لیے تھے کوئی شرک کا قائل

يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۷۶﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۷۷﴾

کرتے ہیں ○ بے شک یہ کتاب ایمان داروں کے لیے رحمت اور ہدایت ہے ○

اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ بِحُكۡمِهٖ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ

بے شک آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ فرماتا ہے اور فرمائے گا (قیامت کے دن) وہ عزت والا

الۡعَلِيۡمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الۡحَـقِّ

علم والا ہے ○ تو آپ اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھیے بے شک آپ ہی (واضح) کھلے ہوئے حق

الۡمُبِيۡنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ

پر ہیں ○ بے شک (دل کے) مردے آپ کے سنائے نہیں سن سکتے

الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۸۰﴾ وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِى الۡعُمۡىِ

اور نہ بہرے آپ کے سنائے آپ کی پکار سن سکیں جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں ○ اور آپ (دل کے) اندھوں کو ان کی گمراہی

عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ

سے ہدایت پر لانے والے نہیں' آپ کے سنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو وہ مسلمان

تھا' کوئی قیامت کا منکر تھا' عیسائی تثلیث کے قائل ہیں' تین خدا بتلاتے ہیں' یہودی عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے' یہ سب شرک میں گرفتار تھے۔ قرآن سب کا رد کرتا ہے اور توحید کا حکم ناطق سناتا ہے) یہ قرآن گمراہی سے بچاتا ہے' راہ حق دکھاتا ہے جو رسول وقرآن پر ایمان لاتے ہیں ان کو رحمت بخشتا ہے' عذاب سے نجات دیتا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارا رب یہود ونصاریٰ ومشرکین کے ساتھ اپنے انصاف کے حکم سے بروز قیامت فیصلہ کرے گا' وہ عزیز ہے' سب پر غالب ہے' ہر بات کا دانا وبینا ہے۔ پس تم اسی پر بھروسہ رکھو' تم ایسے حق یعنی دین اسلام پر ہو جو کھلا ہوا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان کو جو ''موتی'' یعنی مردہ دل ہیں یا یہ کہ مثل مردوں کے بن جاتے ہیں اور ان کو جو حق سے بہرے ہیں' یا یہ کہ قرآن سنتے وقت مثل بہروں کے بن جاتے ہیں جبکہ وہ حق وتوحید سے روگردانی کرتے ہیں' کلام حق نہیں منوا سکتے' ان سے قبول نہیں کروا سکتے اور جو اندھے ہیں یا مثل اندھوں کے بن جاتے ہیں ان کو زبردستی گمراہی دور کر کے راہ راست پر نہیں لا سکتے یعنی تم پیغامبر ہو۔ پیغام پہنچانے والے ہو' دلوں کے حاکم نہیں ہو' تم تو اسی کو سناؤ گے جو سننا چاہے گا اور ہماری کتاب ورسول کو مانے گا تو وہ نیک بندہ اخلاص والا مسلمان ہو گا اور اسلام قبول کرے گا۔

مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ

فرمانبردار ہو جاتے ہیں O اور جب (وقت پورا ہو جائے گا اور اللہ کا) فرمان ان پر آ پڑے گا (واضح ہو جائے گا قیامت کے قریب)

دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین

لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ

ع ۶/۲

نہیں لاتے ہوں گے O اور اس دن کو یاد کیجئے کہ جس دن ہر جماعت میں سے ایک گروہ ہم اٹھائیں گے

يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰٓى إِذَا جَآءُوْ قَالَ

کہ جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتا تھا تو ان کے اگلوں کو روک لیا جائے گا (تا کہ پچھلے ان سے آ کر مل جائیں) O یہاں تک کہ جب وہ سب حاضر

أَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنْتُمْ

ہو جائیں گے تو (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا حالانکہ تمہارا علم ان آیتوں تک نہ پہنچتا تھا (یعنی بے سوچے سمجھے تم نے جھٹلایا)

تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا

بھلا تم کیا کیا کام کرتے تھے O اور ان کے ظلم کے سبب ان پر بات پڑ جائے گی (ان پر الزام قائم ہو جائے گا) تو وہ (اس کے جواب میں) بات

۸۲- جب لوگوں پر غصہ وعذاب کا وعدہ آن برابر ہوگا تو ہم زمین سے یعنی صفا مروہ کے درمیان سے یا صفا سے ایک دابہ یعنی جانور نکالیں گے (بعض کہتے ہیں کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے پاس عصائے موسیٰ ہوگا) وہ لوگوں سے صاف صاف باتیں کرے گا یعنی کافر اور مسلمانوں کو الگ کرے گا' مسلمانوں کے ماتھے پر مسلمان لکھ دے گا اور کافروں کے ماتھے پر کافر لکھ دے گا۔ مسلمان اور کافر الگ الگ ہو جائیں گے۔ لیکن بہت سے آدمی ہماری نشانیوں پر یقین نہیں لاتے یعنی رسول و قرآن کو نہیں مانتے یا دابہ کا نکلنا قبول نہیں کرتے۔

۸۳ تا ۸۶- جس دن ہم ہر گروہ ہر ملک کے آدمیوں سے گروہ در گروہ گھیر کر اکٹھے کریں گے جو ہماری آیات و رسول و کتاب کے جھٹلانے والے تھے اس دن وہ فرقہ فرقہ درجہ بدرجہ صف بصف ایک جگہ روکے جائیں گے تا آنکہ سب جمع ہوں گے تو خدا ان سے پوچھے گا: کیا تم میری آیات یعنی کتاب و رسول کی تکذیب کرتے تھے' ان کے منکر تھے اور اس بات پر کہ وہ میرے بھیجے ہوئے ہیں پورا یقین نہ تھا اور ان کی حقانیت پر غور نہیں کرتے تھے؟ یا یہ کہو کہ دنیا میں کیسے کام کرتے تھے' کیا کیا کفر و شرک پھیلایا تھا اور اس وقت بسبب ان کے کفر و ظلم اور شرک کے ان کے اوپر عذاب کا وعدہ' غصہ کا کلمہ اور حکم واقع ہو جائے گا۔ پس وہ کوئی بات منہ سے نہ نکال سکیں گے۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو سکون و آرام کے لیے بنایا کہ چین کریں اور دن کو روشن کہ چلیں پھریں کہ دنیا کا کام دھندا کریں؟ اس گردش ایام میں ایمان و یقین والوں

يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ

بھی نہ کر سکیں گے (اور عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے) O کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات اس لیے بنائی کہ وہ اس میں آرام

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾

کریں اور دن دیکھنے کے لیے' بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائیں O

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ

فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

چاہے گا (اسے اس گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا) اور سب اس کے دربار میں (سرنگوں) عاجزی کرتے حاضر ہو جائیں گے O

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ

اور (اے دیکھنے والے!) تو پہاڑوں کو دیکھے گا تو ان کو جما ہوا خیال کرے گا حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے' یہ کام

السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ

اس اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے ہر چیز حکمت سے بنائی' بے شک جو کچھ تم کرتے ہو

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ

اللہ تعالیٰ کو اس سب کی خبر ہے O تو جو کوئی نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس سے بہتر (بدلہ)

کے لیے عبرت ہیں اور قدرت کی نشانیاں ہیں۔

۸۷ تا ۹۰۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا یعنی پہلا نفخہ موت کا تو سب آسمان و زمین کے رہنے والے فرشتے' جن' آدمی مر جائیں گے سوائے بعض کے کہ جن کو خدا نہ چاہے گا یعنی چار مقرب فرشتے کہ یہ بعد میں مریں گے اور سب آسمان زمین والے خدا کے دربار میں عاجز و ذلیل و خاشع و خاضع ہو کر حاضر ہوں گے۔ اس دن اے رسول! دیکھنے والا پہاڑوں کو سمجھے گا کہ ایک جا پر قائم ہیں حالانکہ وہ ہوا میں یوں اڑتے ہوں گے جیسے بادل کہ دل کو بظاہر ٹھہرے معلوم ہوتے ہیں اور درحقیقت ہزاروں میل اڑتے ہیں۔ یہ خدا کی قدرت کی صناعی ہے جس نے ہر چیز کو درست واستوار کیا' وہ اب سب باتوں کا جو خیر و شر تم کرتے ہو واقف و خبردار ہے۔ جو نیکی یعنی کلمہ طیبہ اخلاص کے ساتھ لائے گا تو اس کو اس کے سبب سے بھلائی و خیر ملے گی۔ وہ کلمہ اس کو خیر بھلائی دے گا۔ (یا یہ معنی ہوں کہ جو اعمال صالح کرے گا تو ان کا ثواب اور اس سے زائد خدا کا فضل بھی پائے گا۔) اور وہ لوگ یعنی مسلمان اس دن کی جزع فزع اور گھبراہٹ سے جبکہ دوزخ بند ہو جائے گی

مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَآءَ

ہو گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے بھی امن میں ہوں گے ○ اور جو کوئی بدی

بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا

لے کر آئے گا تو ان کو منہ کے بل آگ میں ڈال دیا جائے گا (اور ان سے کہا جائے گا:) تم کو صرف اسی کا بدلہ مل رہا ہے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ

جو تم کیا کرتے تھے ○ اے لوگو! مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف اس شہر (مکہ)

الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ

کے رب کی پوجا کروں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ

فرمانبرداروں میں ہو کر رہوں ○ اور یہ بھی کہ میں (تم کو) قرآن پاک پڑھ کر سنایا کروں تو جو کوئی

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ

سیدھی راہ پر آ گیا تو وہ اپنی ہی جان کے لیے سیدھی راہ پر آ گیا اور جو کوئی سیدھے راستے سے بھٹک گیا تو آپ

اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

فرما دیجئے کہ میں تو صرف ڈر سنانے والوں میں سے ہوں (تمہارا ذمہ دار نہیں) ○ اور (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے کہ تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ

امن میں ہوں گے اور جو شرک و کفر لائے گا تو وہ اوندھے منہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ کیا تم سب کو سوائے تمہارے کاموں کے اور بدلہ ملے گا' ہرگز نہیں جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

٩١ تا ٩٣- اے رسول (علیہ السلام)! تم کہہ دو کہ میں تو اکیلے اسی کو پوجتا ہوں جو اس شہر مکہ کا رب ہے جس نے اس کو معظم و مکرم و محترم کیا' حرم بنایا' سب چیزیں اسی کی ہیں' مجھ کو بھی یہی حکم ہے اور یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں کے ساتھ رہوں' ان کے دین پر رہوں اور تم سب کو قرآن سناؤں۔ جو قرآن پر ایمان لائے گا تو وہ راہ راست پائے گا' ثواب پائے گا' اپنا فائدہ کرے گا اور جو گمراہ ہوگا نہ مانے گا وہ کافر ہوگا۔ تو اے رسول (علیہ السلام)! تم کہہ دو کہ میں تو فقط قرآن کے ذریعہ سے تم کو آتش غضب خدا سے ڈراتا ہوں کوئی زبردستی ایمان دل میں ڈالنے والا نہیں اور یہ بھی کہہ دو کہ شکر و ثناء و توحید خدا کو ہے' وہ عنقریب تم کو اپنی نشانیاں' علامات توحید و قدرت و عذاب و قتل تم کو دکھائے گا' اس دن تم حق اور ناحق سمجھو گے اور حقیقت پہچانو گے یعنی بروز بدر۔ اور اے رسول (علیہ السلام)! تمہارا رب ان کے کاموں سے اور شرک و کفر سے غافل نہیں یا یہ کہ ان

فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

ہی کے لیے ہیں تو عنقریب وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھائے گا (جیسے شق القمر وغیرہ) تو تم ان کو پہچان لو گے اور آپ کا رب ان کاموں سے بے خبر نہیں ہے O

(۲۸) سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ (۴۹) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۸۸ رُكُوْعَاتُهَا ۹

سورۂ قصص مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اٹھاسی آیات، نو رکوع ہیں

طٰسٓمٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ

طسم O یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں O ہم آپ کو ایمان داروں (کے فائدے)

مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ

کے لیے موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کی سچی خبر پڑھ کر سناتے ہیں O بے شک فرعون سرکش

عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً

ہو گیا اور زمین میں اس نے غلبہ پایا تھا اور اس (زمین) کے لوگوں کو اپنا تابع بنا لیا تھا، ان میں کے

مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

ایک گروہ کو کمزور کر دیا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، بے شک وہ فسادیوں

کے شرک کے بدلہ کا ان کے مکر وفریب وخیانت وفساد کی جزاء کا چھوڑنے والا نہیں، ان کو واجبی سزا دے گا۔ اس آیت میں کفار سے جہاد وقتال کا حکم ہوا اور خاموشی منسوخ ہوئی۔

سورۃ القصص

اس سورت میں بہت سے قصے مذکور ہیں، یہ سب مکہ میں اتری ہے۔ سوائے آیت ''ان الذی فرض علیک القران'' کے کہ مابین مکہ ومدینہ مقام جحفہ میں نازل ہوئی۔

۱ تا ۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند سابق مروی ہے کہ ''ط'' سے مراد طول یعنی خدا کی قدرت اور احسان ہے اور ''س'' سے سنا بلندی ورفعت اور ''م'' سے ملک اور بعض کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ قسم کھائی ہے ''تلک ایت الکتب المبین نتلوا علیک''۔

۳ تا ۶۔ یہ سورت قرآن کی آیات ہیں جو حلال وحرام امر ونہی کا بیان کرنے والا ہے۔ ہم موسیٰ (علیہ السلام) و فرعون کا سچا یقینی قصہ آپ کے واسطہ سے ان کو سناتے ہیں جو قرآن پر ایمان لاتے ہیں، اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ بے شک فرعون زمین مصر میں بڑا سرکش مغرور کافر ہو گیا تھا، اس نے لوگوں کو فرقہ فرقہ کر دیا تھا، بعض بنی اسرائیل کو کمزور کر کے ان کے چھوٹے لڑکوں کو ذبح کر ڈالتا تھا اور عورتوں اور جوانوں سے زندہ رکھ کر خدمت لیتا، وہ مفسد کافر قاتل شرک کی طرف

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

میں کا ایک بڑا فسادی تھا O اور ہم ان کمزوروں پر احسان فرمانا چاہتے تھے اور ان کو سردار اور لوگوں

فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾ وَنُمَكِّنَ

کا پیشوا بنانا چاہتے تھے اور (ان کے یعنی فرعون اور اس کے لوگوں کے ملک و مال کا) انہی کمزوروں کو وارث بنانا چاہتے تھے O اور ان کو

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا

ملک اور زمین میں قبضہ دینا چاہتے تھے اور پھر فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی دکھانا چاہتے تھے جس کا

كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا

انہیں ان کی طرف سے خطرہ تھا O اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کی طرف الہام کیا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کو دودھ پلاتی رہو

خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ

اور پھر جب تجھے ان پر خوف ہو تو ان کو دریا میں ڈال دینا اور کچھ خوف و غم نہ کرنا' بے شک ہم ان کو تیرے

اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷﴾ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ

پاس واپس لائیں گے اور ان کو اپنا رسول بنائیں گے (موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں نے ان کو دریا میں ڈال دیا) O تو ان کو فرعون

لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا

کے گھر والوں نے اٹھا لیا تا کہ وہ ان سب کے لیے دشمن اور ان کو غم میں ڈالنے والے ہوں' بے شک فرعون و ہامان اور ان کے لشکر

بلانے والوں میں سے تھا۔ وہ تو یہ کرتا تھا اور ہمارا یہ ارادہ تھا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کو رسول بنا کر فرعون کو سزا دیں اور جو مصر میں مغلوب و ذلیل وضعیف کیے گئے تھے یعنی بنی اسرائیل ان پر احسان کریں۔ فرعون سے نجات دیں اور ان کو سرگروہ امام و پیشوا خیر و نیکی کی طرف بلانے والا بنائیں اور زمین میں فرعون کا والی و وارث ان کو کریں اور مصر میں ان کو قدرت و غلبہ بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان کے لشکروں کو بنی اسرائیل کے سامنے وہی باتیں دکھلائیں جن سے وہ ڈرتے تھے۔

۷تا۸۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو وحی بھیجی یعنی الہام کیا (ان کا نام یوخائذ بنت لاوی ابن یعقوب تھا) کہ لڑکے کو دودھ پلائے جاؤ' جب بسبب اس کے چلانے کے یا کسی اور سبب سے کسی کے دیکھ لینے کا خوف ہو تو اس کو دریا میں ڈال دینا یعنی تابوت میں بند کر کے نیل میں پھینک دینا' ڈوبنے کا خوف نہ کرنا' اس سے رنجیدہ نہ ہونا کہ وہ ضائع ہو جائے گا' پھر نہ ملے گا ہم اس کو دوبارہ تجھ سے لا کر ملا دیں گے اور اس کو فرعون اور اس کی قوم کی طرف رسول بنائیں گے۔ چنانچہ اس نے یونہی کیا یعنی جب بہتے دریا میں موسیٰ علیہ السلام کو ڈال دیا اور ان کو لوگوں نے دیکھا تو آل فرعون نے ان کو اٹھا لیا یعنی فرعون کے محل کی لڑکیاں ان کو پانی اور

خٰطِـِٕیْنَ ﴿۸﴾ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَؕ لَا

سب خطا کار (مجرم) تھے O اور فرعون کی بی بی نے اس سے کہا کہ (یہ لڑکا) میری اور تیری آنکھ کے لیے ٹھنڈک ہے

تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾

اس کو قتل نہ کرو شاید یہ ہم کو نفع دے یا ہم اس کو اپنا بیٹا بنا لیں اور ان کو (انجام کی) کچھ خبر نہ تھی (کہ بڑا ہو کر کیا کرے گا) O

وَ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًاؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ

اور صبح کو موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا' اگر ہم اس کے دل کو (صبر سے) مضبوط نہ کرتے اور اس کی ڈھارس

لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰﴾

نہ بندھاتے تو قریب تھا کہ وہ (رو پیٹ کر) ضرور اس کا راز ظاہر کر دیتی یہ اس لیے کیا کہ ان کی والدہ کو ہمارے وعدہ کا یقین رہے O

وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ٘ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا

اور موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں نے ان کی بہن سے کہا کہ اس بچہ کے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ بہن اس بچہ کو دور سے دیکھتی رہی اور وہ (فرعون کے لوگ)

یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ۙ وَ حَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ

بے خبر تھے O اور ہم نے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) پر سب دائیاں حرام کر دی تھیں (انہوں نے کسی کا دودھ نہ پیا)

درختوں سے نکال کر فرعون کی زوجہ کے پاس لے گئیں تاکہ وہاں رہ کر آخر کو ان کی طرف رسول بنے اور ان کا دشمن ہو اور ان کے غم ورنج و زوال ملک کا سبب ہو۔ بے شک فرعون' ہامان اور ان کے ساتھی لشکر خاطی نافرمان یعنی مشرک تھے۔

۹- اور فرعون کی یعنی آسیہ بنت مزاحم جو موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھیں' بی بی نے فرعون سے کہا کہ یہ لڑکا میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے' اس کو قتل نہ کرو' شاید یہ ہمارے کام آئے' ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اس کو متبنیٰ بنا لیں' بیٹا بنا کر پال لیں اور ان کو یعنی بنی اسرائیل کو ان قصوں کی کچھ خبر نہ تھی یا یہ کہ فرعون کی قوم کو خبر نہ تھی کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہیں' ہم کو ماریں گے' جن کو ہم پالتے ہیں۔

۱۰ تا ۱۲- (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں یوخائذ بنت لاوی بن یعقوب کا دل سوائے موسیٰ (علیہ السلام) کے خیال کے ہر خیال سے خالی ہو گیا۔ صبر کی تاب نہ رہی' قریب تھا کہ جب موسیٰ (علیہ السلام) کو لوگوں نے ابن فرعون کہنا شروع کیا مارے بے قراری کے سب بھید کھول دے اور کہہ دے کہ موسیٰ (علیہ السلام) میرا لڑکا ہے' فرعون کے ڈر سے دریا میں ڈال دیا تھا' اگر ہم اس کے دل پر صبر کی گرہ نہ لگا دیتے تو وہ سب بھید کھول دیتی' ہم نے اس کو اس لیے دیا کہ وہ کرشمہ دیکھے اور خدا کے وعدہ کی تصدیق کرے اور یہ یقین جانے کہ موسیٰ (علیہ السلام) خدا کے رسول ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں نے ان کی مریم نامی بہن سے کہا کہ تو پیچھے پیچھے چلی جا' دیکھ کیا انجام ہوتا ہے' وہ چلی گئی' وہاں لڑکے کو دور سے دیکھا اور ان کو خبر نہ تھی کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن ہے۔ ہم

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ

تو ان کی بہن نے (فرعونیوں سے) کہا: کیا تمہیں میں ایسے گھر والے بتا دوں جو تمہارے لیے اس بچہ کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ اور

نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

ہمدرد بھی ہوں O تو (اس ذریعہ سے) ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ان کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ ان کی ماں کی آنکھیں ان سے ٹھنڈی رہیں اور وہ

وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

کچھ غم نہ کرے اور اس کو معلوم ہو جائے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہی ہوتا ہے) O اور جب موسیٰ

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ

(علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچے اور زور آور اور مضبوط ہوئے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں O جب موسیٰ (علیہ السلام

نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ

فرعون کے خاص) شہر میں لوگوں کے (دوپہر کے وقت نیند میں) غافل ہونے کے وقت داخل ہوئے تو آپ نے وہاں دو شخصوں کو آپس میں لڑتے ہوئے پایا

اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا

ایک موسیٰ (علیہ السلام) کی جماعت (بنی اسرائیل) سے تھا اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تو وہ شخص جو موسیٰ (علیہ السلام) کے گروہ سے تھا اس نے آپ سے مدد

نے موسیٰ (علیہ السلام) پر دودھ پینا حرام کر دیا تھا' کسی کا دودھ نہ پیتے تھے قبل اس کے کہ ان کی ماں ان کو ملے۔ تب موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن نے کہا کہ کیا میں تم کو ایسے لوگ بتا دوں جو اس کی پرورش کریں' دودھ پلائیں' حفاظت کریں اور وہ اس کا بھلا چاہنے والے ہوں۔ انہوں نے قبول کیا۔ تب موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن مریم نے ان کی ماں یوخائذ کو پیش کیا۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پھر ان کے پاس لوٹا دیا کہ اس کا جی خوش ہو' آنکھ ٹھنڈی ہو اور بہت سا رنج نہ کرے اور یقین کرے کہ خدا نے جو وعدہ کیا تھا وہ حق تھا' یہ سب قصے ہوتے تھے اور مصر کے اکثر آدمی ان وقائع (واقعات) کو نہ جانتے تھے۔

۱۴- اور جب موسیٰ (علیہ السلام) جوان ہوئے یعنی اٹھارہ برس کے ہوئے اور پوری عمر کو یعنی چالیس برس کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکم' حکمت' فہم و علم و نبوت عطا فرمائی اور ہم محسنوں کو یونہی جزاء و خیر دیتے ہیں یعنی فہم و علم دیتے ہیں۔ خاص انبیاء کرام کو یا یہ کہ علماء صالحین کو علم و حکمت دیتے ہیں۔

۱۵ تا ۱۹- اور ایک مرتبہ موسیٰ (علیہ السلام) شہر میں ایسے وقت داخل ہوئے کہ سب لوگ غافل تھے یعنی دوپہر کو یا بعد نماز مغرب' وہاں دو آدمی دیکھے' ایک اسرائیلی دوسرا قبطی' وہ دونوں آپس میں جھگڑا و جدال قتال کرتے تھے' یعنی اسرائیلی موسیٰ (علیہ السلام) کے گروہ سے تھا اور وہ یعنی قبطی موسیٰ (علیہ السلام) کا دشمن تھا' جب موسیٰ (علیہ السلام) وہاں گئے تو اس نے جو موسیٰ (علیہ السلام) کی قرابت والوں سے تھا موسیٰ (علیہ السلام) سے فریاد کی اور اس کے مقابلہ میں مدد مانگی جو دشمن تھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے گھونسا بنا کر ایسا ہاتھ

مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ

مانگی اس کے مقابلہ میں جو آپ کے دشمنوں میں سے تھا (کیونکہ وہ موسیٰ (علیہ السلام) کی جماعت والے پر زیادتی کر رہا تھا) تو موسیٰ (علیہ السلام) نے (اس مظلوم

عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ

کی مدد کرنے کے لیے) اس (زیادتی کرنے والے) کو مکّہ مارا تو اس کا کام تمام کر دیا موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے دل میں فرمایا کہ یہ کام (اس کا مکّہ سے مرجانا)

اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

شیطان (کی خوشی) کے کاموں سے ہے بے شک شیطان کھلا ہوا گمراہ کرنے والا دشمن ہے O (پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی) عرض کی کہ اے

فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ

میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا (کہ ایک آدمی میرے گھونسہ سے مر گیا) تو تو مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا (کیونکہ انہوں نے ہلاک

فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا

کرنے کی غرض سے گھونسہ نہیں مارا تھا) بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب! جیسا کہ تو نے مجھ پر احسان

يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ

فرمایا کہ اب میں کبھی مجرم شریروں کا مددگار نہ بنوں گا O تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اسی شہر میں ڈرتے ہوئے صبح کی (اس) انتظار میں (کہ دیکھو اب کیا ہوتا ہے) تو

لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ

ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی وہ آپ سے پھر فریاد کر رہا تھا موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے فرمایا کہ بے شک تو کھلا ہوا گمراہ ہے O تو

مارا کہ وہ گر پڑا اور مر گیا اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: یہ شیطان کا کام ہے کہ میرا ارادہ اس کے قتل کا نہ تھا جو یہ میرے ہاتھ سے مارا گیا' وہ آدمی کا کھلم کھلا دشمن ہے اور موسیٰ (علیہ السلام) اس کے قتل سے بہت نادم ہوئے اور کہا: پروردگار! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ ایک آدمی مار ڈالا' تو میری خطا سے درگزر فرما' گناہ بخش' خدا نے موسیٰ (علیہ السلام) کی خطا بخشی' وہ توبہ والوں کے لیے غفور رحیم ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے رب! اب کہ تو نے مجھ پر انعام کیا' معرفت توحید و مغفرت کا اکرام کیا تو اب میں مجرموں کا مددگار و ظہیر و پشت پناہ نہ ہوں گا یعنی فرعون اور اس کی قوم کا معاون و مددگار و شریک نہ ہوں گا۔ موسیٰ (علیہ السلام) قتل کے بدلہ سے شہر میں رہنے سے بہت ڈرنے لگے یہی انتظار تھا کہ دیکھیے کب پکڑے جائیں۔ ناگاہ دوسرے دن وہی آدمی جس کو کل انہوں نے بچایا تھا اور اس نے ان کی پناہ لی تھی ایک اور قبطی سے الجھا تھا' اس سے جھگڑا کر رہا تھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) کو دیکھ کر اس نے اس کے مقابلہ میں پھر مدد مانگی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اسرائیلی سے کہا جو مدد مانگتا تھا کہ تو بڑا بے ہودہ لڑنے والا' کھلا ہوا مفسد ہے۔ یہ کہہ کر موسیٰ (علیہ السلام) آگے بڑھے کہ اس کی مدد کریں اور قبطی کو جو دونوں کا دشمن تھا سزا دیں' وہ اسرائیلی یہ سمجھا کہ

بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا

جب موسیٰ (علیہ السلام) نے چاہا کہ اس پر گرفت کریں جو ان دونوں کا دشمن ہے تو (موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کے کل والے شخص نے خیال کیا کہ موسیٰ (علیہ

قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖۗ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

السلام) مجھے مارنا چاہتے ہیں لہٰذا) اس نے پکار کر کہا کہ اے موسیٰ! کیا تم مجھے بھی اسی طرح قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کہ تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تم صرف

فِی الْاَرْضِ وَ مَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ

یہی چاہتے ہو کہ تم زمین میں زبردستی کرنے والے (سخت گیر) ہو کر رہو اور تم اصلاح کرنے والوں میں سے ہونا نہیں چاہتے ○ اور ایک شخص

رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی ۫ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ

شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا (جو پوشیدہ مسلمان تھا) اس نے کہا: اے موسیٰ! (علیہ السلام) بے شک فرعون کے دربار والے

یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۰﴾

آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو آپ یہاں سے نکل جائیے، بے شک میں آپ کا خیر خواہ ہوں ○ تو موسیٰ (علیہ السلام) شہر سے ڈرتے

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۸ ۵

ہوئے انتظار کرتے ہوئے نکلے (کہ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے) آپ نے اپنے رب سے عرض کی کہ اے میرے رب! مجھے ظالم لوگوں سے بچالے ○

وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیْۤ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ

اور جب موسیٰ (علیہ السلام فرعون کے شہر سے نکل کر) شہر مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے کہا کہ قریب ہے کہ میرا رب مجھے

موسیٰ (علیہ السلام) میرے مارنے کو آتے ہیں تو بولا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! کیا جیسے کل تم نے ایک آدمی مار ڈالا تھا آج مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو۔ تم کیا یہی چاہتے ہو کہ جبار ہو جاؤ، لوگوں کو قتل کرتے پھرو اور زمین مصر میں شورش مچاؤ، تمہارا ارادہ یہ تو معلوم نہیں ہوتا کہ صلح کراؤ، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرو۔

۲۰ تا ۲۱- اور ایک آدمی یعنی حزقیل شہر کے کنارے سے یا یہ کہ شہر کے درمیان سے موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس دوڑتا کوشش کرتا آیا اور آکر کہا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) مقتول کے وارث آدمی مشورہ کرتے ہیں اور تیرے قتل کی تدبیریں جمع ہو کر کرتے ہیں، تو اس شہر سے جلد نکل جا، میں تیرے لیے ناصح خیر خواہ مشفق ہوں۔ موسیٰ (علیہ السلام) یہ سن کر ڈرتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے اور انتظار تھا کہ دیکھیے کب پکڑے جائیں، تب کہا: اے پروردگار! تو مجھ کو ظالم قوم یعنی اہل مصر سے نجات دے۔

۲۲- اور جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) شہر مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو اس کی راہ نہ جانتے تھے تو ڈرے کہ بہک نہ جائیں تو کہا: مجھے میرے رب سے امید ہے کہ مجھے سیدھے راستہ کی جو مدین جاتا ہے ہدایت کرے۔

السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ

سیدھا راستہ دکھائے گا O اور (آپ مدین میں بغیر کسی راہ نما کے پہنچ گئے) جب آپ مدین کے پانی پر پہنچے وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا جو (اپنے جانوروں کو)

النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۥ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ

پانی پلا رہے تھے اور ان سے اس طرف (علیحدہ) دو عورتیں دیکھیں جو اپنے جانوروں کو روکے ہوئے تھیں موسیٰ (علیہ السلام) نے (ان عورتوں سے) فرمایا: تمہارا کیا

قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ

حال ہے (تم جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں) ان دونوں نے کہا کہ جب تک سب چرواہے پانی پلا کر اپنے جانوروں کو پھیر نہ لے جائیں ہم (اپنے جانوروں

كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ

کو) پانی نہیں پلاتے ہیں اور ہمارے باپ بوڑھے ہیں O تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر (ایک درخت کے) سائے کی طرف

اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى

سایہ میں بیٹھ گئے پھر اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب! بے شک میں اس کھانے کا جو تو میرے لیے اتارے محتاج ہوں O پھر ان دونوں میں سے ایک

اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ

عورت شرم و حیا سے چلتی ہوئی موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ بے شک میرے باپ آپ کو بلاتے ہیں تا کہ جو آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی

۲۳ تا ۲۴۔ اور جب شہر مدین کے پانی یعنی کنوئیں پر پہنچے تو وہاں آدمیوں کا گروہ دیکھا یعنی چالیس آدمی تھے کہ چوپایوں کو (بکریوں کو) پانی پلاتے تھے، سب سے پیچھے دو عورتیں دیکھیں کہ بکریاں لیے ہوئے روکے ہوئے کھڑی ہیں آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے دریافت کیا کہ تم دونوں آگے جا کر پانی کیوں نہیں پلاتیں اس کا کیا سبب ہے؟ وہ بولیں: ہم نہیں پلا سکتیں جب تک اور پلانے والے چرواہے فارغ ہو کر نہ چلے جائیں اور ہمارا باپ بوڑھا ہے اس کا کوئی مددگار نہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا وہ دونوں باپ کے پاس گئیں اور سب قصہ کہا: موسیٰ (علیہ السلام) ایک درخت یا دیوار یا چھپر کے سایہ میں چلے گئے اور کہا: اے رب! تو نے میرے لیے جو چیز اپنے یہاں سے اتاری ہے اس کا میں محتاج ہوں یعنی بھوکا ہوں جو رزق میرے حصے کا ہو وہ ملے۔

۲۵۔ پھر ان دونوں بہنوں میں سے ایک یعنی چھوٹی صفورا نامی بہت شرم و حیا سے آہستہ آہستہ موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آئی یعنی اپنی آستین اپنے منہ پر رکھ لی تھی اور ہاتھ سے چہرہ چھپایا ہوا تھا جیسے کنواری لڑکیاں حیا سے چلتی ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا: تم کو ہمارا باپ بلاتا ہے کہ تم نے جو ہماری بکریوں کو پانی پلایا اس کا بدلہ دے۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے باپ کے پاس یعنی یثیرون شعیب (علیہ السلام) پیغمبر کے بھتیجے کے پاس پہنچے اور شعیب (علیہ السلام) پہلے انتقال کر چکے تھے اور ان سے موسیٰ (علیہ السلام) نے سب قصے شہر مصر سے بھاگ آنا وغیرہ بیان کیے تو یثیرون نے کہا: اب

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ

پلایا ہے اس کی آپ کو مزدوری دیں، پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس آئے اور ان کو اپنی تمام سرگزشت سنائی تو ان کے باپ نے کہا: آپ خوف

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَیْرَ

نہ کیجئے آپ ظالم لوگوں سے بچ گئے ○ ان دونوں میں سے ایک عورت نے (اپنے باپ سے) کہا: اے میرے باپ! ان کو آپ نوکر رکھ لیجئے، بے شک

مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

بہتر نوکر وہ ہے جو طاقت ور امانت دار ہو ○ ان کے باپ نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا آپ کے ساتھ

اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

نکاح کر دوں اس مہر پر کہ آپ آٹھ سال تک میری ملازمت کریں، پھر اگر آپ دس برس پورے کر لیں تو یہ آپ کی طرف سے (احسان) ہے

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ

اور میں آپ کو زیادہ مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا ہوں، قریب ہے کہ آپ انشاء اللہ

شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ

مجھے اچھے ہی لوگوں میں پائیں گے (مجھے بدمعاملہ نہ پائیں گے) ○ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ یہ میرے اور آپ کے درمیان میں اقرار ہو چکا،

قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾ ع فَلَمَّا ع ۷ ۲

ان دونوں میں سے جو میعاد بھی میں پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس قول و قرار پر اللہ گواہ ہے ○ پھر جب

کچھ خوف نہیں، تم قوم ظالمین اہل مصر سے نجات پا گئے۔

۲۶- ایک لڑکی نے یعنی چھوٹی نے کہا: اے باپ! اس کو نوکر رکھ لے، بہتر سب نوکروں میں وہ ہے جو قوی ہو کہ بوجھ اٹھا سکے اور امانت دار ہو، سو یہ شخص ایسے ہی ہیں۔

۲۷ تا ۲۸- یثیرون نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا: میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کی شادی تیرے ساتھ کر دوں اس شرط پر کہ تو میری بکریوں کی مزدوری آٹھ برس کامل انجام دے، اگر دس برس تمام کر دے تو یہ تیری طرف سے زیادہ ہے افضل ہے اس زیادتی کے بارے میں تجھ پر مشقت ڈالنا اور تجھ کو مجبور کرنا نہیں چاہتا۔ جب معاملہ پڑے گا تو انشاء اللہ عنقریب تم مجھ کو نیک بخت و صالح پاؤ گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اب یہ شرط ہمارے تمہارے درمیان میں ہو گئی، میں ان دونوں میعادوں میں سے جو چاہوں گا پوری کروں گا تم کو مجھ پر جبر کرنے کا حق نہیں اور خدا ہمارے عہد و شرط کا وکیل و کفیل و گواہ ہے۔

۲۹- پس جب موسیٰ (علیہ السلام) نے مدت یعنی دس برس پوری کر دی اور اپنے اہل خانہ کو لے کر مصر کو چلے

قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ

موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی میعاد پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر (مصر کی طرف) چلے تو (راستہ میں) کوہ طور کی طرف

نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا

سے ایک روشنی دیکھی، آپ نے بیوی بچوں سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو مجھے (طور کی طرف سے) ایک آگ نظر

بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا

پڑی ہے شاید میں وہاں سے (آگ کی) کچھ خبر لاؤں یا تمہارے لیے آگ کا انگارا لاؤں تاکہ تم تاپو○ پھر جب موسیٰ (علیہ السلام)

نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ

آگ کے پاس پہنچے تو میدان کے دائیں جانب سے برکت والے مقام میں ایک درخت سے آپ کو ندا دی گئی یہ کہ اے موسیٰ!

مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾

(علیہ السلام) بے شک میں سارے جہان کا پالنے والا اللہ تعالیٰ ہوں (یہ آگ نہیں ہے بلکہ میرے نور کی تجلی ہے) ○

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى

اور یہ (بھی ندا دی) کہ (اے موسیٰ علیہ السلام) آپ اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دیجیے' پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے

مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ

اس لاٹھی کو دیکھا گویا وہ ایک سانپ لہرا رہا ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہوئے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (ہم نے فرمایا کہ) اے موسیٰ!

تو راستہ میں طور کی طرف الٹی جانب آگ روشن دیکھی۔ بی بی سے کہا: ذرا یہیں ٹھہرو' میں نے آگ دیکھی ہے' وہاں جاؤں شاید وہاں سے کوئی خبر لاؤں یعنی راہ کا نشان معلوم ہو کہ اندھیری رات میں راہ بھول گئے تھے یا کوئی آگ کا ٹکڑا لے کر آؤں کہ اس سے آگ تاپو اور گرمی حاصل کرو' وہ سخت سردی کا موسم تھا۔

۳۰ تا ۳۲۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) آگ کے پاس پہنچے تو کنارہ وادئ ایمن سے موسیٰ (علیہ السلام) کے سیدھی طرف سے اس مبارک جنگل میں یعنی سرسبز و شاداب جنگل میں ایک درخت کی جانب سے آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں' سب جہانوں کا رب' جن و انس کا مالک۔ اے موسیٰ! اپنی لکڑی عصا زمین پر ڈال دو' جب موسیٰ (علیہ السلام) نے وہ لکڑی ڈالی تو دیکھا کہ وہ سر اٹھائے ہوئے حرکت کر رہی ہے گویا کہ وہ درمیان قسم کا سانپ ہے نہ بڑا نہ چھوٹا' تب تو ڈر کر الٹے پاؤں بھاگے اور ادھر کو رخ بھی نہ کیا۔ خدا نے پکارا: اے موسیٰ! آؤ' اس سے نہ ڈرو' تم امن والے ہو یعنی اس کے شر سے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کو پکڑ لیا' وہ جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: اپنا ہاتھ گریبان میں بغل میں ڈالو وہ چمکتا نکلے گا بغیر بیماری

الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ

(علیہ السلام) سامنے آیئے اور کچھ خوف نہ کھایئے بے شک آپ کو امان ہے (کچھ خطرہ نہیں) O اور اپنے گریبان میں اپنا ہاتھ ڈال دیجئے بغیر کسی عیب

غَیْرِ سُوْٓءٍ ز وَّ اضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ

کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور خوف دور کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ لیجئے لہٰذا یہ دو دلیلیں ہیں آپ کے رب کی جانب سے

بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس جانے کے لیئے بے شک وہ بڑے نافرمان

فٰسِقِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ

لوگ ہیں O موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک آدمی (غلطی سے) مار ڈالا ہے تو مجھے خوف ہے کہ (اس

یَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ

بدلہ میں) مجھے قتل نہ کر دیں O اور میرا بھائی ہارون ہے اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اس کو بھی میری مدد کے لیے رسول بنا

مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْٓ ز اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ

کہ وہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے O اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کے یعنی برص وغیرہ کی بیماری نہ ہوگی اور مثل آفتاب کے چمکے گا کہ آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی اور جب لوگوں کہ ڈرانے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا ہاتھ بغل میں ڈالنا ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اصل ہاتھ ہے' یہ دو نشان تمہارے پروردگار سے تم کو ملے ہیں کہ فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ' نافرمان مفسد کافر مشرک ہیں' ان کو ہدایت کرو۔

۳۳ تا ۳۵۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے رب! میں نے ان میں کا ایک آدمی غلطی سے مار ڈالا ہے' اس کے قتل کا ارادہ نہ تھا' مجھ کو خوف ہے کہ وہ اس کے عوض مجھے قتل کریں اور میرے بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح وخوش بیان ہیں یعنی موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی' اے رب! تو ان کو بھی پیغمبری دے اور میرا معین و مددگار بنا کہ وہ میری تصدیق کریں اور میری بات صاف صاف ان کو سمجھائیں' میں خوف کرتا ہوں کہ کافر میری تکذیب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: ہم تیری مدد کے لیے تیرے بھائی کو تیرا قوت بازو بنائیں گے اور تم دونوں کو غلبہ اور دلیل اپنی نشانیوں کے ذریعہ دیں گے اور وہ لوگ تم تک نہ پہنچیں گے یعنی تم کو ضرر ونقصان نہ دے سکیں گے اور تم اور تمہارے تابع ایمان والے فرعون اور اس کی قوم پر غالب ہو گے۔ فرعون اور اس کا لشکر مغلوب ہوگا۔

سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيۡكَ وَنَجۡعَلُ لَـكُمَا سُلۡطٰنًا فَلَا

کہ عنقریب ہم آپ کے بھائی کے ذریعہ سے آپ کا بازو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ تم دونوں

يَصِلُوۡنَ اِلَيۡكُمَا ‌ۛۚ بِاٰيٰتِنَآ ‌ۛۚ اَنۡتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الۡغٰلِبُوۡنَ ۝۳۵

کا کچھ نقصان نہ کر سکیں گے' ہماری ان نشانیوں کے ذریعے تم اور جو تمہاری پیروی کریں گے سب کے سب غالب رہو گے O

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس ہماری کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تو (فرعون اور اس کے درباریوں نے) کہا کہ یہ تو صرف

مُّفۡتَـرًى وَّمَا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِىۡۤ اٰبَآئِنَا الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۳۶ وَقَالَ

بنا ہوا جادو ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں میں ایسا کبھی نہ سنا تھا O اور موسیٰ (علیہ السلام)

مُوۡسٰى رَبِّىۡۤ اَعۡلَمُ بِمَنۡ جَآءَ بِالۡهُدٰى مِنۡ عِنۡدِهٖ وَمَنۡ تَكُوۡنُ

نے فرمایا کہ میرا رب اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا اور جس کے لیے

لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ‌ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝۳۷ وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ

آخرت کا گھر ہو گا' بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوتے ہیں O اور فرعون نے کہا کہ اے درباریو!

۳۶ تا ۳۷۔ پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) فرعون وغیرہ کے پاس ہماری آیات ید بیضاء اور عصا وغیرہ لے کر گئے تو انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! یہ کرشمے جو تم لائے ہو یہ محض جادو ہے' افتراء کیا گیا کہ اپنے جی سے جوڑ لیتے ہو' ہم نے ایسی باتیں تو کبھی اپنے اگلے باپ دادوں سے نہ سنی تھیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ خدا کو معلوم ہے کہ کون سیدھی راہ بتاتا ہے اور طریقہ حق و ہدایت لایا ہے اور انجام کار آخرت میں فلاح و جنت کس کے حصہ میں ہوگی۔ بے شک ظالم کافر عذاب الٰہی سے نجات نہ پائیں گے۔

۳۸ تا ۴۲۔ اور فرعون بولا: اے مصر والو! میں تو اپنے سوائے تمہارا کوئی خدا مستحق عبادت نہیں جانتا۔ موسیٰ (علیہ السلام) کا کہنا نہ مانو پس اے ہامان! بھٹی تیار کرا کر مضبوط اینٹیں پکوا اور میرے لیے بہت بلند محل بنوا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کے خدا کو آسمان پر جا کر دیکھوں جس کی نسبت موسیٰ (علیہ السلام) کا خیال ہے کہ وہ آسمان کا مالک ہے اور اس نے مجھ کو بھیجا ہے' میں تو اپنے گمان میں موسیٰ (علیہ السلام) کو بالکل کاذب جانتا ہوں' آسمان میں کوئی بھی خدا نہیں۔ فرعون نے ایمان لانے سے غرور و تکبر کیا' سرکشی برتی اور سب قبطیوں نے (اس کے گروہ نے (زمین مصر میں غرور کیا جو ان کے لائق نہ تھا اور باطل پر اڑے رہے اور یہ خیال کیا کہ وہ ہمارے پاس لوٹ کر نہ آئیں گے۔ ہم نے فرعون کو پکڑ لیا اور "انا ربکم الاعلی" اور "ما علمت لکم من الٰہ غیری" کہنے کا بدلہ دیا اور اس کے لشکروں کو بھی' پھر سب کو دریا میں پھینک دیا اور ڈبو دیا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیکھو کہ ظالموں کا یعنی فرعون اور اس کی قوم کا انجام کار کیسے ہوا۔ ہم نے ان کو ذلیل و مخذول کیا' وہ دنیا میں کافروں کے امام تھے'

يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ

میں نہیں جانتا کہ میرے سوا تمہارا اور کوئی معبود ہے' تو اے ہامان! گارا مٹی (سے اینٹیں) بنا' پھر میرے واسطے ایک (عالیشان) بلند

يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ

محل بنا شاید میں (اس پر چڑھ کر) موسیٰ (علیہ السلام) کے خدا کو جھانک آؤں

مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ

اور بے شک میرے گمان میں تو موسیٰ (علیہ السلام) جھوٹے ہیں O اور فرعون اور اس کے لشکروں

وَجُنُوْدُهٗ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا

نے زمین میں ناحق سر اٹھایا اور وہ سمجھے کہ انہیں ہماری طرف

يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ ۚ

لوٹنا نہیں ہے O تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً

تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا O اور ہم نے ان کو (گمراہی میں

يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

دوزخیوں کا) پیشوا بنایا تھا کہ وہ (لوگوں کو) آگ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہ ہو گی O

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ

اور اس دنیا میں بھی. ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن تو

ع ۴/۱۴/۷ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

ان کی بہت بری گت ہو گی O اور بے شک ہم نے پہلے قرنوں کو ہلاک

دوزخ کی طرف' شرک' بت پرستی کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے' بروز قیامت وہ عذاب سے نہ بچیں گے اور ان کی مدد نہ ہوگی۔ اس دنیا میں ہم نے ان پر لعنت کی' غرق کیا اور بروز قیامت وہ ملعون و مخذول ہوں گے' کالا منہ نیلی آنکھیں ہوں گی' جہنم میں پھینک دیے جائیں گے۔

مِنۢ بَعۡدِ مَاۤ اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ الۡاُوۡلٰى بَصَآئِرَ

کرنے کے بعد موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (توریت) عطا فرمائی جس میں لوگوں

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۴۳﴾

کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں O

وَمَا كُنۡتَ بِجَانِبِ الۡغَرۡبِىِّ اِذۡ قَضَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسَى الۡاَمۡرَ وَ

اور (اے نبی ﷺ!) جب کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو رسالت کا حکم بھیجا تو آپ طور کی مغربی سمت میں نہ تھے (ہم نے آپ کو بذریعہ

مَا كُنۡتَ مِنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰـكِنَّاۤ اَنۡشَاۡنَا قُرُوۡنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيۡهِمُ

وحی اطلاع دی) اور آپ وہاں موجود نہ تھے O لیکن ہوا یہ کہ ہم نے بہت زمانہ والے پیدا کیے کہ ان پر مدتیں

الۡعُمُرُ‌ ۚ وَمَا كُنۡتَ ثَاوِيًا فِىۡۤ اَهۡلِ مَدۡيَنَ تَـتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا ۙ

دراز گزر گئیں اور نہ آپ مدین والوں میں ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے مقیم تھے

وَلٰـكِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنۡتَ بِجَانِبِ الطُّوۡرِ اِذۡ نَادَيۡنَا

لیکن ہم (آپ سے پیشتر) رسول بھیجتے رہے O اور (اسی طرح) آپ طور کے کنارے پر بھی نہ تھے جب کہ

۴۳- اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب یعنی توریت دی بعد اس کے کہ موسیٰ (علیہ السلام) سے پہلے بہت سے قرون اور گروہ ہلاک ہم نے کر دیے تھے وہ کتاب آدمیوں کے لیے یعنی بنی اسرائیل کے لیے کھلی ہوئی دلیل تھی اور گمراہی سے بچانے والی اور مسلمانوں کے لیے رحمت' تاکہ وہ نصیحت مانیں اور اس پر عمل کریں۔

۴۴ تا ۴۶- اور اے رسول (علیہ السلام)! تم پہاڑ کی مغرب کی جانب موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو فرعون کے پاس جانے کا حکم کیا تھا اور نہ تم وہاں حاضر تھے۔ مگر ہم نے امتیں اور گروہ یکے بعد دیگرے اور مختلف قومیں وقتاً فوقتاً پیدا کیں اور اگلے لوگوں کا قصہ پچھلوں کو سنایا' اسی طرح آپ کو سنایا۔ جب کوئی دنیا میں مدت تک ٹھہرا اور ایمان نہ لایا تو ہم نے وقتاً فوقتاً سب کو ہلاک کیا۔ اے رسول (علیہ السلام)! تم اہل مدین میں بھی مقیم نہ تھے کہ ان کے قصے دیکھے ہوئے اپنی قوم کو سناتے ہو بلکہ تم ان کو ہماری آیتیں' غیبی خبریں ان کو سناتے ہو اور ہم نے رسول بھیجے اور اگلوں کے قصوں سے پچھلوں کو تنبیہ دی جیسا کہ تم کو اگلے قصے سنائے اور تم طور کی طرف یعنی کوہ زبیر پر بھی نہ تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارا تھا یا یہ کہ جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی خاطر تمہاری امت کو پکارا تھا لیکن ان سب باتوں کا علم ہم نے تم کو دیا' تم کو رسول بنایا' یہ تمہارے رب کریم کا احسان و کرم و رحمت و نعمت آپ پر ہے کہ قرآن جس میں اخبار اولین ہیں جبریل کے واسطہ سے تم کو دیا کہ اپنی قوم یعنی قریش کو ڈراؤ جس کو تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا' تاکہ وہ نصیحت

وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ

ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) ندا کی تھی ہاں یہ آپ کے رب کی رحمت ہے (کہ اس نے آپ کو غیب کے علم عطا فرمائے)

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ

تاکہ آپ ایسی قوم کو ڈر سنائیں جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا اس امید پر کہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور تاکہ یہ بات نہ ہو

مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ

کہ ان کے اپنے ہی اعمال بد کے سبب سے جو ان کے ہاتھوں نے پہلے کیے ان پر کوئی مصیبت نازل ہو جاتی تو اس وقت وہ کہنے لگتے کہ اے ہمارے رب! تو نے

اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا

ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا تو ہم تیری آیات کی پیروی کرتے (تیرے حکموں کو مانتے) اور ایمان والوں میں سے ہوتے (اس لیے ہم نے رسول بھیجے تاکہ

جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ

اب ان کو کوئی عذر باقی نہ رہے) ○ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے (دین) حق آ گیا تو کہنے لگے کہ اس (نبی علیہ السلام) کو ایسے معجزے کیوں نہ دیئے گئے

اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ

جیسے موسیٰ (علیہ السلام) کو دیئے گئے تھے (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) کیا لوگوں نے اس سے پہلے ان (معجزات) کا انکار نہ کیا تھا جو موسیٰ (علیہ السلام) کو دیئے گئے تھے

پکڑیں اور ایمان لائیں۔ اسماعیل علیہ السلام کے بعد قریش کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تشریف لائے۔

۴۷ تا ۵۱۔ اور اگر ان کفارِ قریش کو ہم ان کے کفر و شرک کے اور ان کے برے کاموں کے بدلہ مصیبت دیتے اور عذاب دیتے اور قیامت لاتے اس سے پہلے کہ کوئی رسول ان میں بھیجیں اور ان کو آگاہ کریں تو یہ کہتے یعنی عذاب نازل ہونے کے وقت کہتے کہ اے رب! تو نے کوئی رسول ہم میں کیوں نہیں بھیجا' اگر تو کوئی رسول قبل عذاب بھیجتا تو ہم تیری آیات' کتاب و رسول کو ضرور مانتے اور ایمان لاتے۔ پس اگر ان کے اس عذر کا ہم کو علم نہ ہوتا تو ہم ان کو تمہارے بھیجنے سے قبل' قرآن اتارنے سے پہلے کبھی کا ہلاک کر چکے ہوتے' لیکن ہم نے تم کو رسول بنا کر بھیجا کہ حجت تمام ہو اور ان کو کوئی عذر کرنے کا موقع نہ رہے۔ جب حق یعنی قرآن اور رسول ہماری طرف سے آیا تو وہ بولے کہ یہ رسول وہ معجزے کیوں نہیں لایا جو موسیٰ (علیہ السلام) لائے تھے یعنی ید بیضاء و عصا و من و سلویٰ وغیرہ اور قرآن لکھا لکھایا ایک ہی دفعہ کیوں نہ اتارا گیا' وہ باتیں کیوں نہیں دی گئیں جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ملی تھیں۔ کیا کفار مکہ نے موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ کفر نہیں کیا اور ان باتوں کی تکذیب نہیں کی جو موسیٰ (علیہ السلام) کو ان رسول (علیہ السلام) سے پہلے دی تھیں' یہ تو کہتے ہیں کہ دو جادو ایک قسم کے ظاہر ہوئے' ایک توریت ایک قرآن اور ہم کسی کو نہیں مانتے سب کے ساتھ کفر کرتے ہیں' نہ توریت کو مانیں نہ قرآن کو۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہو

قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ

انہوں نے کہا تھا کہ یہ دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) جادوگر ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور یہ بھی کہا تھا کہ ہم ان دونوں میں سے کسی کو بھی نبی نہیں مانتے ○

فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ (اے لوگو!) تم اللہ تعالیٰ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں (قرآن اور توریت) سے زیادہ ہدایت

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ

والی ہو میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو○ پھر اگر وہ آپ کا یہ فرمان قبول نہ کریں تو آپ جان لیجئے کہ بے شک وہ صرف اپنی خواہشات

اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ

کی پیروی کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت چھوڑ کر اپنی خواہشوں پر چلتا ہو اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا

بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۵/۸

بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں (ہٹ دھرموں) کو ہدایت نہیں فرماتا ○

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ

اور بے شک ہم ان کے پاس مسلسل (ہدایت کا) فرمان بھیجتے رہے تاکہ وہ سمجھیں (اور نصیحت حاصل کریں)○ جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توریت وانجیل)

کہ جب تم کچھ نہیں مانتے تو تم کوئی ایسی خدا کی کتاب دکھاؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو کہ ہم اس کا اتباع کریں اگر تم اس امر میں راست گو ہو کہ وہ دونوں جادو ہیں۔ جب وہ جواب نہ دے سکے تب یہ اترا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب یہ کچھ جواب نہیں دیتے اور ان کے پاس جواب ہے ہی نہیں تو یقین کرلو کہ یہ اپنے نفس و شیطان کے خیالات کا اتباع کرتے ہیں۔ بت پرستی وغیرہ فقط خیالات پکے کر رہے ہیں۔ اس سے زائد گمراہ کون ہوگا اور حق و ہدایت سے دور جو ہوا و ہوس سے شرک کرتا ہے بغیر اس کے کہ اس کے پاس کوئی دلیل و بیان ہو۔ خدا اپنے سچے دین کا راستہ مشرک ظالموں کو جو لائق بخشش نہیں، نہیں دکھاتا اور ہدایت نہیں دیتا۔ ہم نے آپ کے ذریعے ان کو وقتاً فوقتاً سمجھایا اور قرآن لگاتار اترا کہ یہ کچھ سمجھیں اور نصیحت مانیں اور ایمان لائیں مگر یہ ہٹ دھرم ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ہم نے ان کو ان کی گمراہی میں یوں ہی چھوڑ دیا ہے ان کو ڈھیل دے دی ہے۔

۵۲ تا ۵۵۔ جن لوگوں کو ہم نے قبل نزول قرآن کتاب یعنی توریت دی یعنی عبداللہ ابن سلام وغیرہ چالیس آدمی کہ مشرف باسلام ہوئے، بعض شام کے بعض یمن کے وہ لوگ رسول و قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ جب ان کو قرآن سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول و قرآن پر ایمان لائے، یہ بے شک خدا کا کلام ہے اور حق و یقین ہے، ہم قبل اس کے کہ رسول (علیہ السلام) یہ قرآن ہم کو سنائیں مسلمان تھے یعنی اگلی کتابوں میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعت و صفت و علامات

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ

وغیرہ) اس سے پہلے عطا فرمائی (ان میں جو منصف ہیں) وہ اس پر (قرآن پر) ایمان لے آتے ہیں O اور جب ان کے سامنے یہ کلام پڑھا جاتا ہے تو وہ

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِیْنَ ﴿۵۳﴾

کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے بے شک یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے بے شک ہم اس کے نازل ہونے سے پہلے ہی (اس پر) ایمان لا چکے تھے O

اُولٰٓىٕكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ یَدْرَءُوْنَ

ان لوگوں کو ان کے صبر کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ وہ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے

بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِذَا سَمِعُوا

(ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ان کا دگنا بدلہ دیا جائے گا O اور جب کوئی بیہودہ بات

اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ٘

سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال'

سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ٘ لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ

بس تمہیں (دور سے ہی) سلام ہے' ہمیں جاہلوں سے کوئی سروکار نہیں O بے شک یہ نہیں کہ آپ جسے چاہیں

اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ

(اپنی طرف سے زبردستی) سیدھے راستہ پر لے آئیں ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت فرماتا ہے اور وہ سیدھے راستہ پر آنے والوں

نبوت دیکھ کر یقین تھا کہ یہ یہی کتاب موعود اور رسول ہیں۔ ان لوگوں کو دوگنا ثواب ملے گا اور ان کے صبر کے بدلے دوگنا درجے ملیں گے کہ انہوں نے باوجود اپنے ہم قوموں کی طعن و تشنیع ولعن کے حق ظاہر کیا اور دین اسلام میں داخل ہوئے' وہ اچھائی سے برائی کو دور کرتے ہیں۔ کلمہ طیبہ توحید سے کلام خبیث شرک کو دفع کرتے ہیں اور ہم نے جو مال ان کو دیا ہے اس سے خدا کی راہ میں دیتے ہیں۔ جب لغو کلام یعنی کفار کی لعن طعن سنتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے کام عبادت اور دین حق ہمارے لیے۔ تمہارے اعمال' دین باطل شرک تمہارے ساتھ ہے۔ تم پر سلام ہے' خدا تم کو ہدایت دے ہم جاہلوں سے جھگڑا نہیں کرتے اور مشرکوں سے مطلب نہیں رکھتے۔ یہ سلام پیچھا چھڑانے کے لیے ہوتا ہے کہ جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔

۵۶- اے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہدایت تمہارے اختیار میں نہیں کہ جس کو چاہو اور محبت ہو اس کو عارف و مسلمان زبردستی کر لو یہ تو خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور توفیق رشد و مغفرت بخشتا ہے۔ وہ راہ پانے

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ

کو خوب جانتا ہے (دل کا زبردستی پھیرنا اسی کے قبضہ میں ہے) ○ اور (کافر یہ بھی) کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں

مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ

تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں نکال باہر کریں گے (اچک لے جائیں گے) (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) کیا ہم نے ان کو امن والے گھر میں جگہ نہ

كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

دی جس کی طرف ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں (یہ) ہماری طرف سے رزق ہے لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں (قصداً انجان بنتے ہیں) ○

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ

اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں جو اپنے عیش پر حد سے بڑھ گئی تھیں اور یہ ان کے مکان ہیں (اجڑے ہوئے)

لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾

جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے اور (آخر کار) ہم ہی ان کے وارث ہوئے ○

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِىْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا

اور آپ کے رب کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ بستیوں کو ہلاک کر دے جب تک کہ ان کی اصل بڑی بستی میں رسول نہ بھیجے جو ان کو ہماری

والوں کو جانتا ہے کہ کون راہ پائے گا کون نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کا بھلا چاہتے تھے تب اترا کہ اس کی قسمت میں اسلام نہیں ابوبکر وغیرہ یہ مشرف باسلام ہوئے کہ ان کی تقدیر میں تھا۔

۵۷۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر ہم مسلمان ہوں، توحید قبول کریں تو اپنے شہر اپنے گھروں سے بھگا دیے جائیں گے اور مکہ سے نکالے جائیں گے۔ کیا ہم نے ان کے لیے حرم امن والا نہیں بنایا کہ وہاں سب فتنوں سے امن ہے، وہاں ہر قسم کے پھل دور دور سے لاتے ہیں، ہم ان کو غیب سے رزق دیتے ہیں حالانکہ وہ کافر ہیں، جب ہم ان پر بے سبب اس حرم کے ایسے احسان کرتے ہیں لہٰذا جب وہ اسلام لائیں گے تو کیوں ان کو پریشان کریں گے۔ لیکن اکثر لوگ یہ باتیں سمجھتے نہیں اور یقین نہیں کرتے۔ حارث بن عمرو نوفلی وغیرہ نے یہ بات کہی تھی ان کو جواب دیا گیا۔

۵۸ تا ۶۰۔ ہم نے بہت بستیاں جو اپنی زندگی میں کفر میں مغرور ہو گئی تھیں اور آپے سے گزر گئی تھیں، حد سے بڑھ گئی تھیں ہلاک کر ڈالیں یہ ان کے گھر ویران پڑے ہیں کہ ان کے بعد کم آباد ہوئے یعنی کوئی مسافر تھوڑی دیر کو آ کر ٹھہر گیا تو خیر ورنہ وہ سب ہمیشہ ویران ہی رہتی ہیں اور ہم ہی ان کے وارث و مالک رہے، سب برباد ہلاک ہو کر خاک ہو گئے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب یوں ہی لوگوں کا ہلاک کرنے والا نہیں کہ بغیر ان کے خبردار کیے ہوئے اور خصوصاً سب شہروں کے اعلیٰ و اعظم شہر میں یعنی مکہ میں رسول کے بغیر بھیجے ہوئے ان کو ہلاک کر دے، وہ رسول جو ان کو ہماری

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

آیتیں پڑھ کر سنائیں اور ہم بستیوں کو کبھی ہلاک (اور غارت) کرتے ہیں جب کہ وہاں کے رہنے والے ظالم نافرمانی کرنے والے ہوتے ہیں ○

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا

اور (اے لوگو!) جو کچھ چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا برتاؤ اور اسباب و سامان اور اس کی آرائش ہے اور جو کچھ نعمتیں اللہ تعالیٰ

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا

ع ۱۰/۶

کے پاس ہیں وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں' کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں ○ تو کیا وہ شخص جس سے ہم نے

حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ

(جنت کا) اچھا وعدہ کیا ہو تو وہ اس کو پائے گا اس شخص کی طرح ہے جس کو ہم نے دنیا کی چند روزہ زندگی کا برتاؤ اور اسباب برتنے کو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ

دیا' پھر وہ قیامت کے دن گرفتار کر کے (ہمارے دربار میں) حاضر کیا جائے گا ○ اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کو پکارے گا' تو فرمائے گا کہ کہاں ہیں

شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ

میرے وہ شریک جنہیں تم گمان کرتے تھے (اور جن کا تم کو گھمنڈ تھا) ○ وہ لوگ جن پر بات ثابت ہو چکی (اور الزام قائم ہو چکا)

آیات امرونہی سنائے۔ (ام القریٰ سے مراد مکہ ہے یا مطلق شہر کے روساء وعظماء یعنی جب تک خدا شہر کے عمائد کو خوب سمجھا نہیں لیتا تب تک عذاب نہیں بھیجتا) ہم لوگوں کے ہلاک کرنے والے نہیں جب تک وہ کفر وظلم نہ کریں۔ اے گروہ کفار! تم کو جو چیز قدرت سے ملی ہے مال ومنال' نوکر' چاکر وہ سب دنیا کی زینت چندروزہ زندگی ہے جیسے مٹی کے برتن بے بنیاد اور تازگی ظاہری ہے جس کو بقا نہیں اور مسلمانوں کے لیے جو خدا کے پاس ثواب جنت ہے' وہ بہت افضل واعلیٰ ہے ہمیشہ ہمیشہ رہے گا یعنی وہ فنا نہ ہوگا۔ کیا تم اتنا نہیں جانتے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے لہٰذا ایمان لا کر آخرت کی نعمتیں جو ہمیشہ باقی رہیں گی' حاصل کرو۔

۶۱- کیا وہ شخص جس سے ہم نے بھلائی اور جنت کا وعدہ کر لیا اور وہ اس کو ضرور پانے والا ہے یعنی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور سب مسلمان' کیا وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جس کو ہم نے متاع وزینت دنیا مال فانی دیا پھر وہ بروز قیامت دوزخ میں جا کر معذب ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ "من وعدنہ وعدا حسنا" سے مراد عثمان غنی ہیں اور کافر سے ابوجہل وغیرہ۔

۶۲ تا ۶۳- اور جس دن خدا کافروں کو پکارے گا اور ان سے دریافت کرے گا کہ کہو تم نے جو میرے شریک بنائے تھے اور ان کو پوجتے تھے اور خیالات بناتے تھے وہ آج کہاں ہیں یعنی قیامت کو یہ سوال ہوگا۔ تب وہ لوگ جن پر عذاب وغصہ کا فرمان ثابت ہو گیا یعنی روساء کفار کہیں گے کہ اے رب! یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے دنیا میں گمراہ کیا تھا' ہم نے ان کو بھی گمراہ کیا

الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ

کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہی ہیں وہ لوگ جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے اسی طرح ہم نے ان کو بھی گمراہ کیا

اِلَيْكَ ۫ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

ہم ان سے بیزار ہو کر تیری طرف رجوع کرتے ہیں وہ ہمیں نہ پوجتے تھے (بلکہ اپنی خواہشوں کو پوجتے تھے)O اور ان سے کہا جائے گا کہ اپنے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ

شریکوں (بناوٹی معبودوں) کو پکارو (کہ وہ تمہاری مدد کریں) تو وہ ان کو پکاریں گے تو وہ ان کو جواب بھی نہ دیں گے اور وہ عذاب (اپنے سامنے)

كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ

دیکھیں گے کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ سیدھے راستے پر ہوتے O اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں ندا فرمائے گا تو (ان سے) پوچھے گا کہ تم نے رسولوں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا

کو کیا جواب دیا O اس دن ان پر خبریں اندھی ہو جائیں گی (ان کو جواب میں کوئی بات نہ سوجھے گی) پھر وہ آپس میں بھی پوچھ گچھ

يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ

نہ کر سکیں گے (اور انہیں کوئی جواب نہ بن پڑے گا) O پھر وہ جس نے (دنیا میں) توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے

جیسے کہ ہم خود گمراہ ہوئے خود حق و ہدایت چھوڑی ان سے بھی چھڑائی اب ہم ان سے بیزار ہیں' یہ لوگ ہم کو نہ پوجتے تھے یعنی اس دن سب جھوٹے تعلق کفر و شرک کے بیکار ہو جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے جھوٹے معبودوں کو جن کو میرا شریک سمجھتے تھے پکارو' وہ بہت پکاریں گے لیکن کچھ جواب نہ ملے گا' کوئی عذاب دفع نہ کر سکے گا اور سب کے سب یعنی گرو اور چیلے عذاب دیکھیں گے اور آرزو کریں گے کہ کاش! دنیا میں راہ راست دین اسلام و توحید اختیار کی ہوتی تو عذاب نہ پاتے۔

۶۵ تا ۶۷- اور روز قیامت خدا ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میں نے جو رسول بھیجے تھے اور انہوں نے تم کو میرا پیغام پہنچایا تھا ان کو تم نے کیا جواب دیا تھا؟ تب منہ سے بات نہ نکلے گی اور سب باتیں خبریں نابود ہو جائیں گی' اس دن وہ کچھ نہ بول نہ سکیں گے نہ مشورہ لے سکیں گے۔ لیکن جس نے کفر سے توبہ کی' ایمان لایا' اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے تو قریب ہے کہ وہ فلاح پانے والا اور عذاب سے نجات پانے والا ہوگا۔ اے رسول! آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کرتا ہے یعنی وہ مختار ہے جس کو چاہا رسول بنایا چنانچہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنایا' خدا کے کاموں میں کسی کو اختیار نہیں۔ وہ پاک ہے اور ان کے شرک و بت پرستی سے بیزار اور سب سے بالا اور بلند تر ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب وہ باتیں بھی جانتا ہے جو یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں یعنی بغض و عداوت اور جو ظاہر کرتے ہیں یعنی کفر و معاصی۔

يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ

قریب ہے کہ وہ ضرور کامیاب ہوگا ○ اور اے نبی ﷺ! آپ کا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے (رسالت کے لیے) چن

لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ

لیتا ہے اور لوگوں کو اس میں کچھ اختیار نہیں' اللہ تعالیٰ ان کے شریک بنانے سے پاک اور برتر ہے ○ اور آپ کا رب جانتا ہے

مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ

جو ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں ○ وہی اللہ تعالیٰ ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' دنیا

الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾

اور آخرت میں اس کی تعریف ہے اور اسی کی فرمانروائی ہے اور اس کی طرف تم سب کو پھر کر جانا ہے ○

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ قیامت تک برابر تمہارے اوپر رات رکھے تو اللہ تعالیٰ کے سوا

الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾

کوئی معبود ہے جو تمہارے لیے روشنی لائے' تو کیا تم سنتے نہیں ہو ○

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر قیامت تک برابر دن رکھے تو اللہ تعالیٰ

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ لڑکا' تمام تعریفیں وشکر دنیا و آخرت میں اسی کے لیے ہے' یعنی جو کچھ نعمت و رحمت ہے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں سب اس کی دی ہوئی ہے۔ یا یہ کہ آسمان و زمین و جنت میں جتنے فضل و رحمت و احسانات ہیں اسی کے ہیں' وہی سب پر فضل و کرم کرنے والا ہے اور سب اس کا ہی حکم ہے' وہ مالک ہے' اسی کی طرف تم سب بعد موت کے لوٹو گے۔

۷۱ تا ۷۳۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں سے دریافت کرو کہ اگر خدا رات کو تمہارے اوپر مسلط دائمی کر دے' دن نہ نکالے قیامت تک تاریکی ہی میں رکھے تو اس کے سوا کوئی اور بھی ہے جو تم کو دن کی روشنی دے' کیا تم اس کا کہا نہیں سنتے جس نے تمہارے لیے دن بنایا۔ یہ بھی کہو کہ اس بارہ میں کیا رائے ہے کہ اگر خدا تمہارے اوپر دن قیامت تک کے لیے مسلط کر دے اور رات کبھی نہ لائے تو خدا کے سوا اور کون ہے جو تم کو رات دے جس میں تم آرام کرو اور قرار پاؤ' کیا تم غور سے نہیں دیکھتے اور دن رات بنانے والے کی تصدیق نہیں کرتے۔ اسی نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات دن بنائے کہ آرام

الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ اَفَلَا

کے سوا کوئی معبود ہے جو تمہارے لیے رات لائے جس میں تم آرام کرو؟ کیا تم

تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا

کو یہ نعمت سوجھتی نہیں O اور اس نے محض اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے

فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ

تاکہ رات میں تم آرام کرو اور دن میں اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) شکر بجا لاؤ O اور جس دن وہ

يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾

انہیں پکارے گا تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم گمان کرتے تھے (اور جن پر تمہیں گھمنڈ تھا) O

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

اور ہم ہر ایک گروہ میں سے ایک گواہ (الگ) نکال کر فرمائیں گے: (اے لوگو!) تم اپنی دلیل لاؤ (وہ دلیل نہ لاسکیں گے)

فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع ۱۵ ۱۰

تو جان لیں گے کہ بے شک (معبود ہونا) خاص اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے اور جن کو وہ معبود بناتے ہیں وہ ان سے سب غائب ہو جائیں گے O

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ

بے شک قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم میں سے تھا تو اس نے ان پر زیادتی کی (اور ان سے اکڑنے لگا) اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے

بھی پاؤ یعنی رات میں اور خدا کا فضل بھی تلاش کرو یعنی دن میں' علم و عبادت اور رزق تلاش کرو اور اس کا شکر بجا لاؤ کہ اس نے رات و دن دونوں تمہارے فائدے کے لیے بنائے۔

۷۴ تا ۷۵- خدا بروز قیامت کافروں سے پکار کر کہے گا کہ میرے شریک جو تم نے اپنے خیال میں بنائے تھے وہ کہاں ہیں؟ اس دن ہم ہر گروہ سے ایک گواہ نکالیں گے یعنی رسول کہ دنیا میں آئے تھے' ہر ہر گروہ کے رسول کو طلب کریں گے' وہ پیغام رسانی کی گواہی دے گا' تب ہم کہیں گے کہ لاؤ اب تم اپنی دلیل پیش کرو کہ رسولوں کی بات تم نے کیوں رد کی اور ان کا کہا کیوں نہ مانا' تب سب یقین کریں گے کہ عبادت و حکومت و قضاء خدا کا ہی حق ہے' اس کے سوائے کوئی مالک و معبود حاکم نہیں اور وہ جو دنیا میں افتراء کیا کرتے تھے اور شیطانوں کو اور بتوں کو پوجتے تھے سب گم ہو جائیں گے اور سب کو اپنی اپنی پڑ جائے گی' کوئی ان کی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔

۷۶ تا ۷۸- بے شک قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم میں سے تھا' وہ باغی ہو گیا' اس نے سرکشی کی شرارت کرنے لگا۔

مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ق

تھے کہ جن کی چابیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اس سے اس کی قوم نے کہا کہ

اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾

(اے قارون!) تو نہ اترا' بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا ہے ○

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ

اور جو کچھ مال اللہ تعالیٰ نے تجھ کو عطا فرمایا ہے اس سے آخرت کا گھر تلاش کر اور اپنی دنیا (کی اچھائی کرنے) کا حصہ نہ بھول اور جس

مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ

طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان فرمایا اسی طرح تو بھی (لوگوں پر) احسان کر اور زمین میں فساد

الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٧٧﴾

نہ تلاش کر' بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو پسند نہیں فرماتا ہے ○

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ

کہنے لگا کہ یہ مال تو مجھے ایک علم کے ذریعہ سے ملا ہے جو میرے پاس ہے' کیا اس نے یہ نہ جانا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سے

موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کا مقابلہ کرنا چاہا' وہ موسیٰ (علیہ السلام) کا چچازاد بھائی تھا' اس نے کہا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کو پیغمبری ملی' ہارون (علیہ السلام) کو جبورۃ یعنی ریاست و اہتمام ملا لیکن میں کچھ نہ ہوا اور موسیٰ (علیہ السلام) کی نبوت میں جھگڑا شروع کیا۔ ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے تھے کہ ان کی کنجیوں کے اٹھانے کی ایک جماعت میں طاقت نہ تھی جو قوی و پہلوان بھی ہوتے تھے یعنی چالیس پہلوان بدقت اٹھا پاتے تھے۔ موسیٰ (علیہ السلام) کے لوگوں نے اس سے کہا کہ اے قارون! دنیا کے مال و منال شرک پر غرور و گھمنڈ نہ کر' خدا اترانے والوں کو آپے سے گزر جانے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ اے قارون! خدا نے جو تجھے مال و منال دولت عطا کی ہے اس کے ذریعہ سے آخرت یعنی جنت اور اپنا حصہ آخرت کا تلاش کر' دنیا کا حصہ لے کر نہ بھول جا۔ یا یہ مطلب ہو کہ تو آخرت لے تو تیری دنیا بھی بنی رہے۔ خدا کی راہ میں دینے سے دولت بڑھے گی کم نہیں ہوگی اور تو جیسا کہ تیرے اوپر خدا نے احسان کیا ہے فقیر و غریب لوگوں پر احسان کر اور زمین میں موسیٰ (علیہ السلام) کے خلاف فساد نہ پھیلا' معاصی میں مبتلا نہ ہو' خدا مفسدوں اور نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا۔ قارون بولا کہ مال جو مجھ کو ملا ہے تو دانش و علم کے سبب سے ملا ہے جو میرے پاس ہے یعنی خدا نے مجھ کو اس کا لائق اور سب سے فائق دیکھ کر دیا ہے یا یہ کہ میں نے یہ عقل سے پیدا کیا ہے یعنی بذریعہ علم کیمیا۔ کیا قارون نے یہ نہ سمجھا کہ خدا نے اس سے پہلے صدہا قومیں ہلاک کر دیں جو مال و دولت اور قوت پہلوانی میں اور لشکر و جماعت میں اس سے بدرجہا قوی اور تعداد میں اس کی جماعت سے زیادہ تھیں۔ قیامت میں مجرموں' کافروں کے دریافت حال کی کوئی ضرورت نہ

اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ

پہلے بہت سے زمانہ والوں کو جن کی قومیں اس سے بھی سخت تھیں اور ان (کا مال اور ان) کی جماعتیں اس سے بھی زیادہ تھیں ہلاک کر دیا

جَمْعًا ؕ وَلَا یُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ

اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے متعلق پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں (اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے) O وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی

فِیْ زِیْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا

آرائش (اور کروفر) کے ساتھ نکلا اور جو دنیا ہی کی زندگی چاہتے ہیں انہوں نے کہا: کاش کہ

مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ

ہم کو بھی ایسا ہی (مال) ملتا جیسا قارون کو ملا، بے شک اس کا بڑا نصیب ہے O اور علم والوں نے کہا:

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ

(اے کم بختو!) تمہاری خرابی ہو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا ثواب بہت بہتر ہے اور یہ باتیں صبر

وَلَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ قف فَمَا

والوں ہی کو نصیب ہوتی ہیں O تو ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو (جس میں خزانے وغیرہ تھے) زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی ایسی

ہوگی، ان کی بری صورت، ان کے برے نشان سے خود ظاہر ہو جائے گا کہ یہ مجرم ہیں، ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

۷۹ تا ۸۳- قارون اپنے کنبے قبیلے کے سامنے اپنے ساز و سامان میں بن ٹھن کر نکلا، گھوڑے، خچر، غلام، باندیاں، سونے چاندی کا اسباب، عجب عجب طرح کے ہتھیار عمدہ لے کر نکلا، تب دنیا کی زندگی کے طالبوں نے کہا کہ کاش! ہمیں بھی قارون جیسا مال و منال ملتا، وہ بڑے مرتبہ اور نصیبہ والا ہے۔ لیکن علم و زہد و توکل والوں نے کہا جو دنیا سے بیزار عقبیٰ کے طالب تھے کہ افسوس ہے تم پر، خدا تم پر دنیا کو تنگ کرے، خدا کا ثواب جنت میں مسلمانوں کے لیے جو موسیٰ (علیہ السلام) کو مانتے ہیں اور اعمال صالحہ اخلاص سے کرتے ہیں دنیا سے کہیں بہتر و افضل ہے۔ جنت نہ ملے گی مگر ان کو جو خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں۔ یا یہ کہ کلمہ کی توفیق نہ ملے گی اور اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے لوگوں کو روکنے کا رتبہ نہ دستیاب ہوگا مگر صابروں کو اور ہم نے قارون اور اس کے گھر بار، مکانات، خزانے وغیرہ کو زمین میں دھنسا دیا، زمین میں غائب کر دیا، اس کے لیے اس کے گروہ، مال و منال اور جماعت کام نہ آئی جو خدا کے عذاب سے جب نازل ہوا تھا اس کو بچاتے اور نہ وہ خود اپنی حفاظت کر سکا۔ جو کل اس کا مرتبہ مال و دولت، قدر و منزلت اپنے لیے مانگتے تھے وہ کہنے لگے: افسوس! قارون جو کہتا تھا کہ میں نے بذریعہ علم پیدا کیا ہے سو وہ کاذب تھا، بلکہ خدا مالک ہے جس کو اپنے بندوں میں سے جس قدر چاہتا ہے مال کشادہ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ روزی کرتا ہے، بہت سا مال دنیا اکثر خدا کا امتحان ہوتا ہے اور تنگ دستی مہلت ہوتی ہے، اگر ہم کو بھی ایسا

كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ

جماعت نہ تھی کہ جو اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ (موسیٰ علیہ السلام سے) بدلہ لے سکا

الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ

(اور نہ عذاب سے بچ سکا) O اور کل جن لوگوں نے اس کے مرتبہ کی تمنا اور آرزو کی تھی وہ صبح کو کہنے لگے: عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ

وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ

اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے

لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

اور اگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اس کا احسان ہم پر نہ ہوتا تو ہم کو بھی (قارون کی طرح) زمین میں دھنسا دیتا کہ افسوس کافروں

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ

کو فلاح نہیں مل سکتی O (دنیا تو سب کے لیے عام ہے مگر) یہ آخرت کا گھر ہم خاص ان ہی کے لیے کرتے ہیں (ان کو ہی دیتے ہیں)

عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ

جو زمین میں تکبر اور گردن کشی اور فساد کرنا نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کا ہے O جو نیکی لے کر

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا

آئے گا تو اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو کوئی برائی لائے گا تو برائی کرنے

مال ملتا اور خدا کا ہم پر احسان نہ ہوتا کہ اس نے ہم سے اتنا مال روک رکھا تو ہم بھی قارون کی طرح زمین میں دھنس جاتے۔ تحقیق کافر فلاح وظفر ونجات نہیں پاتے۔ (''ویکان'' میں ''ی ک'' زائد ہے' اصل ''وانہ'' تھا۔ بعض ''وی'' کو کلمہ تاسف وتنبیہ کہتے ہیں اور بھی کئی اقوال ہیں) اور آخرت کا گھر یعنی آخرت میں جنت ہم انہیں کو دیں گے جو دنیا میں تکبر وغرور نہیں کرتے' فساد نہیں کرتے پھیلاتے' بدکار فاسق و فاجر نہیں ہوتے اور انجام میں جنت انہیں کو ملے گی جو کفر و شرک وفواحش' غلو اور فساد سے بچتے ہیں۔

۸۴- جو دنیا میں نیکی کرے گا' کلمہ طیبہ اخلاص سے کہے گا تو اس کے سبب سے اس کو بہتری ملے گی اور جو شرک کرے گا' برائی لائے گا' جو سیئات کرتے ہیں ان کو وہی بدلہ ملے گا جو وہ کرتے ہیں یعنی دوزخ۔

۸۵ تا ۸۸- اے رسول (علیہ السلام)! جس نے آپ پر قرآن فرض کیا اور بذریعہ جبرائیل اتارا وہ آپ کو وعدہ کی جگہ پھیر کر لے جائے گا یعنی مکہ فتح کرے گا' وہاں تم پھر جاؤ گے' یا یہ کہ جنت میں داخل کرے گا۔ تم کہہ دو کہ جب تم نہیں مانتے تو خیر میرا

یُجْزَى الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

والوں کو اسی قدر سزا دی جائے گی جو وہ کرتے تھے O

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ

(اے نبی علیہ السلام!) جس اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن پاک فرض کیا وہ ضرور آپ کو اس جگہ پھیر لائے گا جہاں آپ پھرنا چاہتے ہیں (یعنی مکہ مکرمہ

رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾

کی طرف) (اے نبی علیہ السلام!) آپ فرمائیے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت (اور دین حق) لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں پڑا ہے O

وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ یُّلْقٰۤى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

اور تم کو تو توقع اور امید بھی نہ تھی کہ تم پر کتاب اتاری جائے گی مگر تمہارے رب کی (تم پر) رحمت اور مہربانی ہوئی

فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ

(جو کتاب اتاری) تو تم کافروں کی (پشت پناہی اور) طرف داری ہرگز نہ کرنا O اور ہرگز ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں

بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

آپ پر نازل ہونے کے بعد آپ کو کوئی ان سے باز رکھے اور آپ اپنے رب کی طرف (لوگوں کو) بلائیے اور ہرگز شرک والوں

الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۷﴾ ج وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قف

وقف لازم

میں سے نہ ہوں O اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے فرضی خدا کو نہ پوجو اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اس کی ذات کے سوا

رب خوب جانتا ہے کہ ہدایت وتوحید کون لایا ہے اور کھلے کفر گمراہی میں کون گرفتار ہے۔ اے رسول (علیہ السلام)! تم کو پہلے سے کیا یہ امید تھی کہ تم کو کتاب دی جائے گی' جبرائیل قرآن لے کر آئیں گے' تم نبی بنو گے' کچھ امید نہ تھی' یہ تو صرف آپ کے رب کی آپ پر رحمت وکرامت وفضل واحسان وعنایت ہے۔ تم کافروں کے مددگار نہ بنو یعنی کفار قریش کو اپنا نہ سمجھو۔ ایسا نہ ہو کہ کافر آپ کو خدا کی آیتوں سے اور پیغام رسانی سے روک لیں بعد ازاں کہ وہ آپ کی طرف بذریعہ جبرائیل اتاری گئی ہیں' تم لوگوں کو توحید وقرآن کی طرف بلاؤ اور مشرکوں کا ساتھ نہ دو یعنی اپنی قوم کی خاطر اپنا دین نہ چھوڑو اور خدا کے ساتھ اور شریک نہ کرو' سوائے اس کے کسی کو نہ پوجو اور نہ کسی کو شرک کا حکم کرو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ وحدہ لاشریک لہ ہے۔ ہر چیز سوائے اس کی ذات کے فانی ہے' ہر عمل جو اس کے لیے خالصاً نہ کیا گیا ہو بے کار ہے' ہر ملک سوائے اس کے ملک کے زائل اور فانی ہے۔ اسی کا حکم ہے' اسی کا فیصلہ ہے' تم سب مرنے کے بعد اسی کی طرف لوٹو گے' وہ تم کو بحسب رتبہٴ اعمال جزاء وسزا دے گا۔

ع ۹ ۶ ۱۲

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾

چیز فانی ہے اسی کی حکومت اور بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم سب پھیرے جاؤ گے O

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آيَاتُهَا ٦٩ رُكُوعَاتُهَا ٧

سورۂ عنکبوت مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انہتر آیات سات رکوع ہیں

الم ﴿١﴾ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ

الم O کیا لوگ اس گھمنڈ (اور خیال) میں ہیں کہ وہ صرف اتنی بات کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی

لَا يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ

(ہاں آزمائش ضرور ہوگی) O اور بے شک ہم نے ان سے پہلے والوں کی بھی آزمائش کی تو بے شک اللہ تعالیٰ (تمہاری آزمائش کر کے) سچوں کو

اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴿٣﴾ أَمْ حَسِبَ

بھی ضرور دیکھے گا اور جھوٹوں کو بھی ضرور دیکھے گا (اور سچ اور جھوٹ ظاہر فرمائے گا) O کیا جو برے کام کرتے ہیں

سورۃ العنکبوت

اس سورت میں عنکبوت (مکڑی) کا ذکر ہے یہ سب مکی ہے۔ ''الم'' سے مراد ''انا اللہ اعلم'' ہے یعنی میں خدا ہر بات کا عالم ہوں یا ان حروف کی قسم کھائی گئی ہے اور جواب قسم ''ولقد فتنا الذین من قبلھم'' ہے۔

۲ تا ۳- کیا آدمی یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ فقط یہی کہہ کر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم رسول و قرآن پر ایمان لائے اور وہ فتنہ میں نہ ڈالے جائیں گے یعنی ان کا امتحان نہ ہوگا؟ یعنی اصحاب رسول (علیہ السلام) کیا یہ سمجھتے ہیں کہ بعد انتقال رسول (علیہ السلام) بھی سب لوگ ایسے ہی ہوں گے اور فقط ایمان لائے کہہ دینا کافی ہوگا کوئی فتنہ نہ ہوگا۔ نہیں ایسا نہیں بلکہ بہت بلائیں ہتک حرمت بدعتیں نافرمانیاں ظاہر ہوں گی اور ہم نے اگلے لوگوں کو جو ان سے پہلے گزر گئے پیغمبروں کے انتقال کے بعد فتنہ میں ڈالا ان کا امتحان لیا اور بدعات و نفسانیت نافرمانی انہوں نے جاری کی یہ اختلاف اس نے اس لیے ڈالا کہ امتحان ہو اور خدا ان کو جو ایمان میں صادق ہیں ہوا و ہوس و منکرات شرعیہ سے بچتے ہیں دیکھ لے اور ان کو اوروں سے جدا کر دے اور ان کو بھی دیکھ لے جو جھوٹے ہیں ہوا و ہوس و بدعت یعنی طریقہ مخالف سنت و گمراہی اختیار کرتے ہیں۔ یا فتنہ سے مراد جہاد کے مصائب ہوں کہ فقط ''امنا'' کہہ دینے سے مطلب نہیں نکلتا بلکہ خدا خوب آزمائش لے گا معرکوں میں صبر و ثبات کا امتحان لے گا۔

تنبیہ: اللہ تعالیٰ ازل سے جانتا ہے کہ کون ایمان لائے گا اور اس پر قائم رہے گا اور کون ایمان نہ لائے گا اس کو آزمائش کی ضرورت نہیں۔ یہ آزمائش لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے ہوتی ہے تاکہ لوگ جھوٹے اور سچے ہو جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ سے کوئی پوشیدہ نہیں جو کچھ ہو چکا وہ بھی جانتا ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے وہ بھی جانتا ہے۔

۴ تا ۷- ابوجہل بن ہشام اور ولید بن مغیرہ اور عتبہ و شیبہ ہر دو پسران ربیعہ نے بروز بدر لشکر اسلام سے اپنا اپنا

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ④

انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم سے (بھاگ کر) کہیں نکل جائیں گے (ایسا ہرگز نہیں) وہ کیا ہی بُری تجویز کرتے ہیں O

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی امید ہو تو (ان کو ضرور تیاری کرنی چاہیے کیونکہ) بے شک اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑤ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ

میعاد ضرور آنے والی ہے اور وہ سب کچھ سننے والا' جاننے والا ہے O اور جو کوئی (اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد اور) کوشش کرتا ہے تو وہ اپنی ہی بھلائی

اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ⑥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کے لیے کوشش کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے (بے پروا) اور بے نیاز ہے (اسے کسی کی کوشش کی ضرورت نہیں) O اور جو لوگ ایمان لائے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

اور انہوں نے نیک کام کیے تو ہم ضرور ان سے ان کی برائیاں اتار دیں گے (مٹا دیں گے) اور ہم ضرور ان کو ان کے

اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑦ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

سب اچھے کاموں کا جو وہ کرتے تھے بدلہ دیں گے O اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ

حریف مقابل طلب کیا' حضرت شیر خدا مولیٰ علی اور حضرت حمزہ اور عتبہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نکلے اور آپس میں طرفین نے مفاخرت کی رجز پڑھی' تب اترا کہ کیا وہ لوگ جو برے کام یعنی شرک و کفر کرتے ہیں' یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ پیش دستی کر جائیں گے اور ہمارے ہاتھ سے چھوٹ کر عذاب سے بچ کر کہیں بھاگ جائیں گے' یہ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں اور برا خیال بناتے ہیں۔ جو خدا کے ملنے کی تمنا رکھتا ہے اور قیامت پر یقین رکھتا ہے' اس سے ڈرتا ہے تو خدا کا وعدہ ضرور آنے والا ہے' ضرور سب مر کر اٹھیں گے' خدا دونوں کی باتیں سننے والا ہے اور ہر شخص کا طرفین سے حال جانتا ہے اور کس کو کیا ملے گا یہ بھی جانتا ہے' جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے یعنی بروز بدر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ تو وہ اپنے ہی لیے جہاد کرتا ہے یعنی خدا کو احتیاج نہیں' جہاد میں اسی کا نفع ہے۔ خدا تو سب جہانوں سے بے پروا ہے' کسی کے جہاد کی اس کو احتیاج نہیں اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے تو ان کی ہم خطائیں مٹا دیں گے اور گناہوں سے ان کو پاک کر دیں گے اور ان کو ان کے ان کاموں کا جو جہاد وغیرہ دنیا میں کرتے تھے بہت عمدہ جزاء اور بدلہ دیں گے (مفسر کے نزدیک کفارہ سیئات سے مراد ما دون الکبائر ہے لیکن جمہور اہل سنت صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے اماموں و مجتہدوں کے نزدیک گناہ صغیرہ و کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہیں۔ فقیر قادری غفرلہ۔)

۸ تا ۹۔ اور ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کا اور ان کا حکم ماننے کا حکم دیا۔ لیکن اگر وہ تجھے شرک کا

بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ

احسان کرنے کی تاکید فرمائی اور یہ کہ اگر وہ تجھ سے اس بات کی کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ ایسی

لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا

چیزوں کو شریک کرے جن کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان' پھر تم سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہے تو جو کچھ تم کرتے تھے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ سب تم کو جتا (بتا) دوں گا ○ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ہم ضرور انہیں

لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ

نیکوں میں داخل فرمائیں گے ○ اور جو کچھ لوگ (زبان سے) کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ

پر ایمان لے آئے تو جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان کو کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ

كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا

کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے کوئی مدد آ جائے (اور آپ کو فتح حاصل ہو) تو وہ ضرور کہیں گے:

حکم دیں' اس بات پر زور دیں کہ تو بت کو پوج جس کا تجھے کوئی علم نہیں اور جس پر کوئی دلیل قائم نہیں اور جس کے بطلان و خسران پر قطعی دلائل قائم ہیں تو ان کی ایسی لغو بات میں ہرگز تابع داری نہ کر۔ تم سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہے' ماں باپ اولاد سب میرے پاس آئیں گے۔ میں تم کو تمہارے اعمال کی سزا جزاء دوں گا کہ کیا کیا اعمال خیر و شر' کفر و ایمان میں کیے اور جو رسول اور قرآن پر ایمان لائے گا' اعمال صالحہ خالصاً للہ کرے گا تو ہم ان کو صالحین کے ساتھ جنت میں داخل کریں گے یعنی وہ ابوبکر صدیق' عمر فاروق' عثمان ذوالنورین' مولیٰ علی رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہوگا اور ان کے ساتھ جنت میں جائے گا۔ سعد بن ابی وقاص کے والدین مالک اور حمنہ بنت ابوسفیان کافر تھے' ان کو بھی کفر کا حکم کرتے تھے تب یہ اترا یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ماں باپ' عزیز و اقارب' بادشاہ و رعایا کسی کا بھی حکم نہ ماننا چاہیے۔

۱۰ تا ۱۱- بعض آدمی کہتے ہیں کہ ہم نے ایمان و توحید خدا کی تصدیق کی لیکن جب خدا کی راہ میں ان کو کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو آدمیوں کے عذاب' تکلیف کو دنیا میں مثل عذاب الٰہی کے سمجھ لیتے ہیں' کوڑے وغیرہ لگنے کو مثل عذاب جہنم ابدی کے جانتے ہیں اور کافر ہو جاتے ہیں اور اگر خدا کی مدد مسلمانوں پر آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اے اہل اسلام! ہم تو تمہارے ساتھ تھے' تمہارے ہم مذہب تھے۔ کیا خدا کو سب جہانوں کے دلوں کی خبر نہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں؟ اس کو سب کے خیر و شر کا حال معلوم ہے۔ خدا ان کو بھی جانتا ہے اور دیکھتا ہے جو ظاہر و باطن میں اسلام لائے اور جو منافق ہیں' ان سب کو جدا جدا کر

كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ⑩

ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے' کیا جو کچھ جہان بھر کے لوگوں کے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ اسے اچھی طرح نہیں جانتا ہے (یقیناً وہ سب کچھ جانتا ہے) O

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ⑪ وَ

اور اللہ تعالیٰ ضرور ظاہر فرما دے گا ایمان والوں کو اور ضرور ظاہر فرما دے گا منافقوں کو O اور

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ

کافروں نے ایمان والوں سے کہا کہ تم ہمارے راستہ پر چلو تو تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے حالانکہ

خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ

وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی نہ اٹھائیں گے (ہر شخص خود اپنے اپنے اعمال کی جزاء سزا پائے گا) یقیناً وہ بالکل

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑫ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ

جھوٹے ہیں O ہاں اور وہ اپنے (گناہ کے) بوجھ ضرور اٹھائیں گے اور مزید (دوسروں کو بہکانے کے) بوجھ بھی اپنے بوجھوں (وزنوں)

اَثْقَالِهِمْ ز وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ع ⑬ ۱۴ ۱۲

کے ساتھ اٹھائیں گے اور قیامت کے دن ان سے بہتانوں اور (فتنہ انگیزیوں کے) متعلق ضرور پوچھا جائے گا O

دے گا چنانچہ روز بدر سے منافقین اور مخلصین کی تمیز شروع ہوئی حتی کہ وہ بالکل جدا جدا ہو گئے۔ عیاش ابن ابو ربیعہ مخزومی مسلمان تھے' ان کو کافروں نے ستایا تو وہ مرتد ہو گئے بعد کو پھر توفیق الٰہی نے دستگیری کی' خدا نے ہدایت دی پھر مسلمان ہو گئے اور اچھے مخلص مسلمان ہو گئے' عیاش اور ان کے چند ہمراہیوں کے بارے میں یہ آیت اتری۔

۱۲ تا ۱۳۔ کافر یعنی ابوجہل وغیرہ نے مسلمانوں علی وسلمان رضی اللہ عنہما وغیرہ سے کہا کہ تم ہمارے دین کا اتباع کرو بت پرست ہو جاؤ' اگر قیامت کا ڈر ہے تو تمہارے کل گناہ ہم اپنے ذمہ لیے لیتے ہیں حالانکہ وہ ان کے گناہوں سے کچھ بھی اپنے سر نہیں لے سکتے' وہ اس بات میں بالکل جھوٹے ہیں' کوئی کسی کا بوجھ اپنے سر نہیں لے سکتا۔ وہ قیامت کو اپنے گناہوں کے بار (بوجھ) اور ان کے ساتھ اور بھی بہت سے بار (بوجھ) اپنے سروں پر اٹھائیں گے یعنی کافروں پر خود ان کے گناہ وکفر کے بار (بوجھ) ہوں گے اور ان کے تابعین بھی جو گناہ کرتے تھے وہ بھی' جتنے بار گناہوں کے ان کے تابعین کے اوپر ہوں گے وہ بھی ان پر ہوں گے کیونکہ وہ باعث گمراہی تھے' یہ نہ ہوگا کہ ان کے تابعین پر کچھ گناہ نہ ہوگا بلکہ دونوں کو پورا پورا عذاب ہوگا اور وہ سب بروز حشر ان باتوں سے جو خدا پر افتراء کرتے تھے' جھوٹ جوڑتے تھے' گناہوں کا بوجھ اٹھائیں گے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ

اور بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں ساڑھے نو سو برس تک (تبلیغ کرتے) رہے (اور جب وہ راہ راست

إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ ٱلطُّوفَانُ وَهُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿١٤﴾

پر نہ آئے) تو انہیں طوفان نے آ لیا اور وہ ظلم کر رہے تھے ○

فَأَنجَيْنَٰهُ وَأَصْحَٰبَ ٱلسَّفِينَةِ وَجَعَلْنَٰهَآ ءَايَةً لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿١٥﴾

پھر ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اور کشتی والوں کو بچا لیا اور اس کشتی کو سارے جہان کے لیے (اپنی رحمت کی) ایک نشانی بنا دیا ○

وَإِبْرَٰهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱتَّقُوهُ ۖ ذَٰلِكُمْ

اور (اسی طرح) ابراہیم (علیہ السلام) کو (ان کی قوم کی طرف بھیجا) جب اپنی قوم سے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور اسی سے

خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن

ڈرو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تمہیں کچھ علم و سمجھ ہو ○ تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو

دُونِ ٱللَّهِ أَوْثَٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ

اور جھوٹی باتیں گھڑتے ہو بے شک وہ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے مالک نہیں تو

تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَٱبْتَغُوا۟

تم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس رزق ڈھونڈو (اور اسی سے مانگو) اور اسی کی پوجا کرو اور اس

۱۴ تا ۱۵- اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا' وہ ان کو پچاس کم ایک ہزار برس توحید کی طرف بلاتے رہے اور ان میں اتنی مدت یعنی ساڑھے نو سو برس ٹھہرے لیکن انہوں نے ان کا کہنا نہ مانا۔ آخر طوفان نے ان کو پکڑا اور ہلاک کیا کیونکہ وہ کافر و ظالم تھے اور نوح (علیہ السلام) کو اور کشتی والوں کو جو ان کے ساتھ مسلمان تھے بچا لیا اور اس کشتی کو بعد والوں کے لیے نشانی اور عبرت گاہ بنایا۔

۱۶ تا ۱۷- اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا' انہوں نے قوم سے کہا کہ اللہ کو پوجو' توحید اختیار کرو' اس سے ڈرو' تقویٰ و طاعت اختیار کرو اور کفر و شرک بت پرستی سے توبہ کرو۔ یہ باتیں تمہارے لیے اس حال سے جس پر تم ہو بہتر ہیں اگر تم جانو اور تصدیق کرو لیکن تم نہ جانتے ہو نہ مانتے ہو۔ تم خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پتھروں کو پوجتے ہو' جھوٹی باتیں دل سے اور فرضی تصویریں ہاتھوں سے تراشتے ہو ان کو پوجتے ہو' دیکھو تم سوائے خدا کے جن کو پوجتے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں' ان کو رزق دینے کی قدرت نہیں' تم خدا سے رزق مانگو' اس کی عبادت کرو' توحید اختیار کرو' اس کا

عِنۡدَ اللّٰہِ الرِّزۡقَ وَ اعۡبُدُوۡہُ وَ اشۡکُرُوۡا لَہٗ ؕ اِلَیۡہِ

کا شکر بجا لاؤ تم سب اسی کی طرف لوٹائے

تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنۡ تُکَذِّبُوۡا فَقَدۡ کَذَّبَ اُمَمٌ مِّنۡ

جاؤ گے ○ اور اگر تم (مجھے) جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بہت سی اُمتیں (رسولوں کو)

قَبۡلِکُمۡ ؕ وَ مَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۸﴾

جھٹلا چکی ہیں (اور وہ تباہ ہو چکی ہیں) اور رسول کے ذمہ تو صرف کھلم کھلا (پیغام) پہنچا دینا ہے ○

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا کَیۡفَ یُبۡدِئُ اللّٰہُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ ؕ اِنَّ

کیا انہوں نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے اور اسے (مار کر) دوبارہ بنائے گا' بے شک یہ سب

ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ﴿۱۹﴾ قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ

اللہ تعالیٰ پر آسان ہے ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ (اے لوگو!) تم زمین

فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰہُ یُنۡشِیُٔ

میں چل پھر کر (غور سے) دیکھو کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو ابتداءً کیسے پیدا فرماتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ

النَّشۡاَۃَ الۡاٰخِرَۃَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿ۚ۲۰﴾

اس کو (مار کر) دوسری بار اٹھاتا ہے (یعنی دوبارہ زندہ فرمائے گا) بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے ○

شکر بجا لاؤ۔ مرنے کے بعد تم سب اسی کی طرف جاؤ گے' وہ بحسب اعمال جزاء دے گا' ہر ایک کے عمل کے مطابق اس کو جزاء سزا ملے گی' کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

۱۸ تا ۲۳۔ اے قریش کے لوگو! اگر تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کرتے ہو تو سمجھ لو کہ تم سے پہلے بہت سے گروہوں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی تو ہم نے ان کو ہلاک کیا۔ اگر تم رسول کو نہیں مانتے تو ان کا کیا نقصان ہے' ان پر تو فقط یہی واجب تھا کہ کان کھول کر تم کو سمجھا دیں اور صاف صاف تمہاری زبان میں تم کو ہمارا پیغام دے دیں۔ کیا یہ کافر نہیں جانتے اور قرآن میں خبر نہیں دی گئی کہ خدا کس طرح پیدائش کی ابتداء کرتا ہے' نطفہ سے کیسے آدمی بناتا ہے' پھر وہی بروز قیامت آدمی کو زندہ کرے گا یہ سب باتیں یعنی زندہ کرنا' مارنا' پھر دوبارہ زندہ کرنا خدا کے اوپر بہت آسان بات ہے' وہ جو چاہے دم بھر میں کر دے۔ اے رسول (علیہ السلام)! ان سے کہو کہ خدا کی زمین میں سفر کرو' چلو پھرو' دیکھو خدا نے سلسلہ پیدائش کس طرح کیا' ابتدائی نطفہ سے کیسے کیسے آدمی بنائے' پھر ہلاک کیے' پھر خدا دوسرا دور چلائے گا' سب کو بروز قیامت از سر نو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ خدا

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

جس کو چاہے عذاب دے جس پر چاہے رحم فرمائے تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے ○

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا

اور نہ تم زمین میں (چھپ کر اللہ تعالیٰ کے) قابو سے باہر نکل سکتے ہو اور نہ آسمان میں (اڑ کر) اور نہ اللہ تعالیٰ

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ

کے سوا تمہارا کوئی حمایتی اور مددگار ہے ○ جو لوگ اللہ تعالیٰ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ

کی آیات اور اس کی ملاقات کے منکر ہوئے وہی میری رحمت سے ناامید

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ

ہو گئے اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے ○ تو ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم کو سوائے اس کے اور کوئی جواب بن

اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ

نہ پڑا کہ انہوں نے کہا: ان کو قتل کر دو یا جلا دو (جب انہوں نے آگ میں ڈالا) تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آگ سے بچا لیا'

پیدا کرنے' موت دینے' پھر زندہ کر کے اٹھانے وغیرہ سب باتوں پر قدرت والا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحمت اتارتا ہے یعنی کفر پر مرنے والوں کو عذاب اور ایمان والوں کو ثواب دیتا ہے اور کفر و اسلام میں سے جس کو جو چاہتا ہے دیتا ہے' تم سب اس کی طرف لوٹو گے' وہ سب کو اعمال کے موافق بدلہ دے گا۔ اے لوگو! مکہ والو! تم خدا کو عاجز کرنے والے نہیں کہ وہ کچھ نہ کر سکے' تم اس سے بچ کر زمین میں یا آسمان میں کہیں نہیں جا سکتے' زمین آسمان والے اس کے عذاب سے تم کو نہیں بچا سکتے' سوائے خدا کے تمہارا کوئی عزیز' قریب' معاون و مددگار نہیں کہ عذاب سے بچائے۔ جو خدا کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور رسول و قرآن کو نہیں مانتے یعنی یہود و نصاریٰ' مشرکین وغیرہ اور قیامت کے دن خدا کے سامنے حاضر ہونے کے منکر ہیں یعنی قیامت کو نہیں مانتے وہ میری رحمت سے ناامید ہیں' ان کو جنت نہ ملے گی' وہ جنت کی لذیذ چیزوں سے' وہاں کے کھانے وغیرہ سے محروم رہیں گے اور ان کو سخت عذاب ہوگا۔ ''یئسوا من رحمتی'' میں اشارہ ہے ان کے رد کا جو بعض یہودی اور عیسائی کہتے ہیں کہ جنت میں کھانا' پینا' بیویوں کا جماع وغیرہ نہ ہوگا۔

۲۴ تا ۲۷۔ اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو سمجھایا تو ان کو سوائے اس کے کوئی جواب نہ بن آیا کہ کہنے لگے کہ ابراہیم کو مار ڈالو یا آگ میں جلا دو' خدا نے ان کو بچا لیا' آگ ٹھنڈی کر دی۔ ہم نے جو ابراہیم اور ان کی قوم کے ساتھ معاملہ کیا اس میں مسلمانوں اور عقل والوں یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبرت و نصیحت ہے۔ ابراہیم (علیہ السلام)

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ

بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائیں O اور ابراہیم علیہ السلام نے (اپنی قوم سے) فرمایا کہ تم نے تو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ

اللہ تعالیٰ کے سوا یہ بت بنائے ہیں جن سے تمہاری دوستی صرف دنیا ہی کی زندگی تک ہے پھر قیامت کے دن تم میں سے ایک

الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ

دوسرے کا انکار کرے گا اور ایک دوسرے

وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۙ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ

پر لعنت بھیجے گا اور تمہارا سب کا ٹھکانہ آگ ہے اور وہاں تمہارا کوئی مددگار

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ

نہیں O تو ابراہیم (علیہ السلام) پر لوط (علیہ السلام) ایمان لے آئے اور ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت

اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ

کرتا ہوں (یعنی جس طرف اس کا حکم ہوگا وطن چھوڑ جاؤں گا) بے شک وہی عزت والا حکمت والا ہے O اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (بیٹا)

وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ

اسحٰق اور (پوتا) یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے ابراہیم کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی اس

نے کہا کہ تم نے جو خدا کے سوا بت بنائے ہیں ان سب کی دوستی و عبادت دنیا تک کی ہی ہے وہ سب فنا ہو جائے گی۔ بروز قیامت آپس میں ایک دوسرے سے بیزار ہوگا اور نفرت کرے گا اور لعنت بھیجے گا اور دوستی کا انکار کرے گا اور تم سب عابد و معبود کا ملجا اور ٹھکانہ دوزخ ہوگا' تم کو کوئی عذاب سے بچانے والا اور مددگار نہ ہوگا۔ لوط ابراہیم (علیہ السلام) پر ایمان لائے اور تصدیق کی۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ میں اپنے رب کے پاس لوٹنے والا ہوں اور رجوع کرنے والا ہوں' اسی کی اطاعت کا قبول کرنے والا ہوں۔ پھر لوگوں کے ستانے سے حران سے ہجرت کر کے فلسطین چلے گئے۔ خدا غالب ہے' حکمت والا ہے کہ ان کو ہجرت کا حکم دین کی حفاظت کے لیے دیا اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اسحٰق (علیہ السلام) لڑکے دیے اور یعقوب (علیہ السلام) پوتے اور ان کی نسل میں نبوت رکھی اور کتاب یعنی ان کی اولاد میں بہت سے پیغمبر صاحب کتاب بھیجے' بڑی اچھی اولاد ان کو دی' ان کو دنیا میں بھی اجر دیا نبوت اور ذکر جمیل اور اولاد صالح وغیرہ اور آخرت میں بھی وہ اپنے آباء صالحین مرسلین و مقربین کے ساتھ جنت میں ہوں گے۔

وقف لازم

وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ

کا ثواب عطا فرمایا اور بے شک وہ آخرت میں بھی ہمارے خاص مقربوں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

میں سے ہیں O اور (اسی طرح) لوط (علیہ السلام) کو (ہم نے ان کی قوم کی طرف بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے

الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

کہا کہ تم تو وہ بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا میں کسی نے بھی نہیں کیا O

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ

کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور راستہ میں ڈاکہ زنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں

فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا

بُری باتیں کرتے ہو؟ تو ان کی قوم کو اس کے سوا کوئی جواب بن نہ پڑا کہ انہوں نے کہا

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ

کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آؤ O لوط (علیہ السلام) نے عرض کی

انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ ۳ع۸ ۱۵

کہ اے میرے رب! ان فسادی (بدمعاش) لوگوں پر (مجھے غالب فرما اور) میری مدد فرما O اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے

۲۸ تا ۳۰- اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا' انہوں نے قوم سے کہا کہ تم لوگ نہایت فحش کام یعنی لواطت کرتے ہو' کسی نے تم سے پہلے ایسا خبیث (برا) کام نہیں کیا۔ کیا تم مردوں سے بدفعلی' مردوں سے بدکاری کرتے اور سلسلہ توالد و تناسل قطع کرتے ہو' راہ توالد و تناسل سے کام نہیں لیتے ہو اور یہ کہ مسافروں کو ستاتے ہوئے لوٹ مار کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر نامعقول بری باتیں کرتے ہو؟ (ان میں برائی کی دس خصلتیں تھیں' لوٹ مار کرتے تھے' فحش کام کرتے' فحش بکتے تھے وغیرہ) ان کی قوم کو کوئی جواب بن نہ آیا مگر یہی کہا کہ اے لوط (علیہ السلام)! اگر تم دعوائے نبوت میں سچے ہو تو عذاب لا سکتے ہو تو لاؤ۔ لوط (علیہ السلام) نے کہا: اے پروردگار! میری مدد کر اور عذاب بھیج اور مشرکوں اور بدمعاشوں پر مجھ کو غالب کر۔

۳۱ تا ۳۵- جب ہمارے رسول یعنی جبرائیل اور چند فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس فرزند کی بشارت لے کر آئے تو انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم لوط (علیہ السلام) کے گاؤں کو ہلاک کریں گے' وہ مشرک ہیں' اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں' وہ اپنی

إِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا إِنَّا مُهْلِكُوْٓا أَهْلِ هٰذِهِ

ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس (اولاد کی) خوشخبری لے کر آئے تو (ان کو یہ خبر بھی سنائی اور) کہا کہ ہم اس شہر والوں کو (یعنی قوم لوط کے شہر والوں کو)

الْقَرْيَةِ ۚ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ إِنَّ فِيْهَا

ہلاک کریں گے' بے شک اس کے بسنے والے بڑے ظالم ہیں O ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اس بستی

لُوْطًا ۚ قَالُوْا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَأَهْلَهٗٓ

میں تو لوط (علیہ السلام) بھی ہیں (فرشتوں نے) کہا کہ جو اس (بستی) میں ہیں ہم ان سب کو خوب جانتے ہیں' ہم لوط (علیہ السلام)

إِلَّا امْرَأَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّآ أَنْ جَآءَتْ

اور ان کے گھر والوں کو سوائے ان کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ضرور نجات دیں گے O اور جب ہمارے بھیجے ہوئے

رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا

فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے تو لوط (علیہ السلام) کو ان کا آنا ناگوار ہوا اور ان کی وجہ سے آپ تنگ دل ہوئے

لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ إِنَّا مُنَجُّوْكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا

اور فرشتوں نے کہا کہ اے لوط! (علیہ السلام) آپ کچھ خوف نہ کیجئے اور نہ غم کھایئے ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچا

امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى أَهْلِ

لیں گے سوائے آپ کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے O بے شک ہم اس شہر والوں پر ان کی نافرمانیوں

خباثت یعنی لواطت کے سبب ہلاک کیے جائیں گے یعنی ہم عذاب لے کر آئے ہیں۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: ان کو کیونکر ہلاک کرو گے وہاں تو لوط (علیہ السلام) رہتے ہیں' وہ بولے کہ ہمیں سب معلوم ہے۔ ہم لوط (علیہ السلام) اور ان کے گھر والوں کو یعنی واغورا اور ریثا لڑکیوں کو بچا دیں گے مگر ان کی زوجہ واعلہ منافقہ کہ وہ بھی ان میں ہوگی جو لوط (علیہ السلام) کے بعد وہاں رہ کر ہلاک ہوں گے۔ جب یہ فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے تو ان کو بہت برا لگا اور تنگ دل غمگین ہوئے یعنی اس لیے کہ فرشتے مرد لڑکوں کی شکل میں آئے تھے۔ لوط (علیہ السلام) کو خوف ہوا کہ کہیں ان کی قوم ان کو نہ چھیڑے اور بدی کا قصد نہ کرے' تب فرشتے بولے کہ اے لوط (علیہ السلام)! نہ ڈرو اور غمگین نہ ہو' ہم فرشتے ہیں' آپ اور آپ کی لڑکیوں کو کافروں سے اور عذاب سے نجات دیں گے مگر آپ کی زوجہ منافقہ کہ وہ بھی یہیں رہ کر ہلاک ہوگی۔ ہم ان گاؤں والوں پر آسمان سے پتھر برسائیں گے اور ان کے فسق و فجور کا بدلہ دیں گے' ان کے کفر کے بدلے عذاب اتاریں گے۔ لہٰذا ہم نے پتھر برسا کر ان کو فنا کیا اور ان کے مکانوں کو بعد والوں کے لیے جو سمجھدار' عاقل' تصدیق کرنے والے ہوں گے اس واقعہ کو کھلی ہوئی عبرت کی نشانی بنا کر

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۳۴﴾

کی وجہ سے آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں (لہٰذا وہ بستی ہلاک کر دی گئی) ○

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى

بے شک ہم نے اس بستی سے کچھ کھلے ہوئے نشان (یعنی ان کے کھنڈرات) عقل مندوں کے لیے باقی رکھے ہیں ○ اور (اسی طرح)

مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

قوم مدین کی طرف ہم نے ان کے ہم قوم شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو

وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

اور قیامت کے دن (جزاء سزا) کی امید رکھو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ

تو انہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تو ان کو زلزلے نے آ لیا تو صبح کو اپنے گھروں میں (مرے ہوئے)

جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۛ قف

اوندھے پڑے رہ گئے ○ اور (اسی طرح ہم نے) قوم عاد اور قوم ثمود کو (ہلاک فرمایا) اور تمہیں ان کے کچھ (اجڑے ہوئے)

چھوڑ دیا تاکہ پھر کوئی ایسے کام نہ کرے اور عذاب کا مستحق نہ بنے۔

۳۶ تا ۴۰۔ اور مدین والوں کی طرف ہم نے شعیب (علیہ السلام) کو ان کا پیغمبر بنا کر بھیجا (''اخ'' سے مراد پیغمبر ہے) انہوں نے کہا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی عبادت اور توحید کا اقرار کرو اور روز قیامت سے ڈرو اس کا انتظار کرو، قیامت ضرور آئے گی، زمین میں فساد، شور و شر، گناہ کرتے نہ پھرو۔ انہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تب عذاب زلزلہ نے ان کو آ گھیرا، اپنے گھروں میں مردے بے حس و حرکت پڑے رہ گئے اور ہم نے ہی عاد قوم ہود اور ثمود قوم صالح کو بھی ہلاک کیا۔ اے اہل مکہ! تم کو اگلوں کے احوال اور مکانات ویران خراب حال سب معلوم ہیں، ان کو شیطان نے برے اعمال شرک و کفر وغیرہ اچھے کر کے دکھائے اور ان کا برتاؤ سختی اور راحت و آرام میں ہر وقت برا ہی رکھا اور وہ اس کو بہتر سمجھے، ان کو شیطان نے راہ ہدایت و حق سے روکا، وہ ہوشیار تھے بے وقوف نہ تھے مگر بری باتوں کو شیطان کی متابعت سے اچھا سمجھنے لگے تھے اور ہم نے قارون کو اور فرعون اور ہامان، وزیر فرعون کو بھی ہلاک کیا۔ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس آیات اوامر و نواہی لے کر آئے تھے انہوں نے زمین میں غرور کیا، ایمان سے سرکشی کی، کافر رہے لیکن ہم سے بچ کر کہیں نہ بھاگ سکے۔ ہم نے ہر شخص کو اس کے گناہ کے عوض پکڑا یعنی شرک وغیرہ کے سبب ان کو ہلاک کیا، بعض پر پتھر برسائے یعنی قوم لوط پر اور بعض کو سخت آواز سے مارا یعنی قوم شعیب و صالح کو اور بعض کو زمین میں دھنسا دیا یعنی قارون وغیرہ کو۔ بعض کو دریا میں ڈبو دیا یعنی فرعون اور اس کے لشکر

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

مکانات بھی دکھائی دیتے ہیں اور شیطان نے ان کے (برے) اعمال ان کو اچھے کر کے دکھائے اور ان کو سیدھے راستہ سے روک دیا

وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ

اور وہ عقل و سمجھ والے بھی تھے (مگر انہوں نے عقل سے کام نہ لیا) O اور (اسی طرح) قارون اور فرعون اور ہامان کو (بھی ہم نے ہلاک کر دیا)

جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا

اور بے شک ان کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے زمین میں (تکبر اور) سرکشی کی اور وہ ہم سے

سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ

(بھاگ کر) نکل نہ سکتے تھے O تو ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں سے کسی پر ہم نے پتھر بھیجے (برسائے) اور ان میں

حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا

سے کسی کو چنگھاڑ (کڑک) نے آ لیا اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے

بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

کسی کو ہم نے (پانی میں) غرق کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ کسی پر ظلم کرے

وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

لیکن وہ (نافرمانیاں کر کے) خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے O ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا

کو خدا سے یہ امر ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی پر ظلم کرتا نہ یہ کہ وہ ہلاک کرتا بلکہ وہ تو خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے' شرک کرتے تھے' نبی کا کہنا نہ مانتے تھے' سزا پاتے تھے۔

۴۱ تا ۴۴۔ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر اوروں کی عبادت کی' غیروں کو پوجا' ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ اس نے گھر بنایا اور اس کا گھر سب گھروں سے زائد ضعیف ہے یعنی مکڑی کا جالا نہ جاڑے سے بچائے اور نہ گرمی سے' ذرا سے جھٹکے میں ختم ہو جاتا ہے یونہی جھوٹے معبود نہ دنیا میں نفع دیں گے اور نہ آخرت میں' کاش! یہ لوگ یہ مثال سمجھتے' مگر یہ نہ سمجھیں گے اور نہ مانیں گے۔ خدا ان چیزوں کے حال خوب جانتا ہے جن کو یہ پوجتے ہیں یعنی وہ جانتا ہے کہ بت پرستی بالکل فضول و بے کار ہے' نہ دنیا میں نافع نہ آخرت میں' وہ غالب ہے' حکیم ہے کہ اس نے حکم دیا ہے کہ بت پرستی حرام و کفر ہے۔ ہم یہ مثالیں آدمیوں کے سمجھانے کے لیے بیان کرتے ہیں مگر سوائے عالموں کے جو خدا کے حکم و امر کی قدر جانتے ہیں اور موحد ہیں کوئی ان مثلوں کو اچھی طرح نہیں سمجھتا۔ خدا نے آسمان اور زمین پیدا کیے حق و انصاف کے لیے نہ کہ شرک کے لیے' ان مثالوں میں اور بیانوں میں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ

اور دوسرے مالک اور حمایتی بنا لیے ہیں مکڑی کی سی ہے کہ جس نے جالے کا گھر بنایا

وقف لازم

اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

اور بے شک مکڑی کا گھر سب گھروں سے زیادہ کمزور ہے کیا اچھا ہوتا اگر وہ اپنے علم سے کام لیتے ○

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَهُوَ

بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس کسی کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہیں اور وہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا

زبردست ہے، حکمت والا ہے ○ اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں مگر علم والوں کے سوا

يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

انہیں کوئی نہیں سمجھتا ہے ○ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع

۴ ع ۱۴ ۱۶

بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لیے بڑی نشانی ہے ○

مسلمانوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مانتے ہیں اور قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔

الجزء ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ

(اے نبی!) جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم فرمائیے

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ

بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑھ کر ہے

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ

اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے O (اے مسلمانو!) تم اہل کتاب سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے

هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ

سے مگر جن لوگوں نے ان میں سے ظلم کیا (ان کو واجبی سزا دو) اور کہو: ہم تو اس پر ایمان لائے

اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ

جو ہماری طرف اتارا گیا اور (اس پر بھی) جو تمہاری طرف اتارا گیا (توریت، انجیل، زبور وغیرہ) اور ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم تو

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ

اس کے فرمانبردار ہیں (اور اس کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں) O اور (اے نبی ﷺ!) اسی طرح ہم نے آپ پر یہ کتاب (قرآن) نازل فرمائی

۴۵۔ اے رسول (علیہ السلام) تم کو جو وحی دی گئی یعنی قرآن بذریعہ جبریل علیہ السلام تم پر اتارا گیا وہ پڑھ کر لوگوں کو سناؤ اور نماز پنج وقتی پورے طور پر قائم کرو، نماز فحشاء یعنی بری باتوں اور منکر یعنی خلاف شرع بدعت سے روکتی ہے۔ آدمی جب اخلاص سے نماز ادا کرتا ہے تو بری باتوں سے محفوظ رہتا ہے یا یہ کہ جب تک آدمی نماز میں مشغول رہتا ہے اس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے، شر سے بچا رہتا ہے۔ تم خدا کو یاد کرو گے تو وہ تم کو بڑی مشکل کے وقت رحمت سے یاد کرے گا اور مغفرت فرمائے گا اور ثواب عطا فرمائے گا، اس سے بڑھ کر ہے کہ تم اس کو نماز میں یاد کر لیتے ہو، تم جو خیر و شر کرو گے وہ سب کا عالم ہے۔ بری بدعت وہ ہے جو شریعت سے ماخوذ نہ ہو، نہ قرآن میں اس کا پتہ ہو نہ سنت میں اس کی اصل ہو اور جس کی اصل قرآن و حدیث میں ہو وہ بدعت حسنہ ہے۔

۴۶۔ اے مسلمانو! اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاریٰ سے فضول جھگڑا نہ کرو، وہ بات کہو جو بہت اچھی ہو، نرمی سے قرآن کے مطابق گفتگو کرو مگر جو ان میں سے ظالم ہیں ان کو جواب ترکی بہ ترکی دو۔ چنانچہ وفد بنی نجران سے ملاعنہ و مباہلہ کی ٹھہری تھی۔ اور ان سے کہو کہ ہم اس خدا پر ایمان لائے جس نے ہم پر قرآن اور تم پر توریت و انجیل اتاری۔ ہمارا خدا ایک ہے، اولاد و شریک سے مقدس و منزہ ہے اور پاک ہے، ہم اس کے مخلص موحد فرمانبردار بندے ہیں۔

۴۷ تا ۵۲۔ جیسے ہم نے اگلی کتابیں اتاری یونہی اے رسول (علیہ السلام)! جبریل علیہ السلام کی معرفت ہم نے تم پر قرآن

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ

تو جن کو ہم نے (اس سے پہلے) کتاب دی (اور انہوں نے اس کو غور سے پڑھا) وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور کچھ ان لوگوں (مکے والوں)

وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ

میں سے بھی اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف (ہٹ دھرم) کافر ہی کرتے ہیں O اور (اے محبوب!) آپ اس (قرآن)

مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ آپ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے اگر یوں ہوتا تو باطل والے اس میں ضرور شک کرتے O

بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ

بلکہ وہ (قرآن) کھلی ہوئی آیتیں (معجزے) ہیں ان لوگوں کے دلوں میں جن کو علم دیا گیا ہے (علماء و حفاظ و ملائکہ) اور ہماری آیتوں کا انکار تو صرف ظالم (ہٹ دھرم)

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

ہی کرتے ہیں O اور کافروں نے کہا کہ اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے کچھ (وہ) نشانیاں اور معجزات کیوں نہیں اتارے گئے (جو ہم مانگتے ہیں) آپ فرمایئے:

قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ

نشانیاں اور معجزات تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں (جب وہ چاہے نازل فرما سکتا ہے) اور میں تو صرف کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں O کیا ان کے لیے (یہ) کافی نہیں

اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ

کہ بے شک ہم نے آپ پر یہ کتاب (قرآن سراپا معجزہ) نازل فرمائی جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے

اتارا اس میں اوامر، نواہی، امثال اور مواعظ بیان کیے اور جن کو ہم نے علم کتاب دیا یعنی عبداللہ بن سلام وغیرہ وہ اس پر ایمان لاتے ہیں یعنی اس سبب سے کہ ان کو اصل حقیقت پہلے سے معلوم ہے اور ان سے یعنی مکہ والوں سے بعض ایمان لاتے ہیں اور جو ہماری آیتوں کا اور رسول علیہ السلام و قرآن کا انکار کرے گا وہ کافر ہے، کافروں کے سوا ان کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

اے رسول (علیہ السلام)! قرآن سے پہلے نہ تم کچھ پڑھتے تھے نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے اگر تم پہلے سے لکھے پڑھے ہوتے تو اس وقت البتہ ان بدبخت ناحق کوشوں کو شک کا موقع تھا یعنی مکہ کے کافر شک کرتے کہ کتابیں دیکھ کر پیغمبروں کے قصے پڑھ کر رسالت کا دعویٰ کیا ہے اور قرآن تصنیف کر لیا۔ یہود و نصاریٰ یہ شک کرتے کہ پیغمبر آخر الزمان کی تعریف اگلی کتابوں میں امی ہونا لکھا تھا یہ تو پڑھے لکھے ہیں پس جب کہ بغیر اس کے کہ کسی سے ایک حرف بھی نہ سیکھا ہو کسی عالم کی کچھ بھی صحبت نہ ملی ہو ایسے علوم بیان فرمائے جن سے علماء و حکماء وغیرہ سب عاجز ہو گئے تو اب کسی طرح صدق رسالت میں وسوسہ کو راہ نہ رہی بلکہ رسول کی ثناء وصفت کا متواتر توریت و انجیل اگلی کتابوں میں لکھا ہونا، ان کے سینوں میں جو بڑے بڑے علماء کتب

ع ۵ ۱

ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ

رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان لائیں O (اے حبیب!) آپ فرمائیے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور وہ جو باطل (اور جھوٹ) پر یقین لائے

بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْ

اور اللہ تعالیٰ سے منکر ہوئے وہ خود ہی نقصان میں ہیں O اور (اے نبی ﷺ!) وہ آپ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

لَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

اور اگر ایک (ٹھہرائی ہوئی) مدت مقرر نہ ہوتی تو بے شک ان پر (اب تک) عذاب آ جاتا اور وہ (عذاب) ضرور ان پر اچانک آئے گا اور

يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ

ان کو خبر بھی نہ ہو گی O (اے حبیب!) وہ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں اور بے شک کافروں کو

سابقہ ہیں محفوظ چلا آنا اور مطلق پیش گوئی واقع ہونا بڑا معجزہ قاہرہ اور آیت بینہ باہرہ ہے۔ اس صورت میں ''اوتوا العلم'' سے اہل کتاب مراد ہوں گے' یا یہ کہ وہ قرآن کھلے نشان اعجاز کے اور اوامر ونواہی وحلال وحرام کے صاف بیانات ہیں علم والوں کے یعنی حافظوں کے سینہ میں ہمیشہ رہیں گے یعنی اگلی کتابیں حفظ نہ ہوتی تھیں' اس کی حفاظت فقط دفتر پر نہ ہوگی بلکہ اچھے لوگ دلوں کا تعویذ بنائیں گے اور کوئی تحریف وتبدیل نہ کر سکے گا' اس وقت میں ''اوتوا العلم'' سے مراد حافظان قرآن ہوں گے اور ہماری آیتوں کا اور رسول وقرآن کا سوائے ظالم کافروں کے کوئی منکر نہیں۔ یہود ونصاریٰ مشرکین کہتے ہیں کہ ان رسول پر وہ معجزے بالخصوص جو موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کو ملے تھے کیوں نہیں اتارے گئے؟ اے رسول! تم کہہ دو کہ آیات یعنی معجزات خدا کے ہاتھ ہیں وہ مالک ہے۔ میں تو فقط رسول ہوں صاف ڈرانے والا' تمہاری ہی بولی میں تم کو سمجھانے والا۔ کیا وہ صدق دعویٰ کے لیے یہ معجزہ کافی نہیں سمجھتے کہ ہم نے تم پر بذریعہ جبریل قرآن اتارا جو پڑھا جاتا ہے' اوامر ونواہی' انبیاء سابقہ اور غیبی پیش گوئیاں بتلاتا ہے۔ اس قرآن میں مسلمانوں کے لیے رحمت ہے اور عمدہ نصیحت ہے۔ اے رسول (علیہ السلام)! تم کہہ دو کہ خدا ہمارے تمہارے درمیان کافی گواہ ہے وہ آسمان وزمین کا حال خوب جانتا ہے جو باطل کفر وشیطان پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ سے کفر کرتے ہیں وہی خائب وخاسر ہیں یعنی ابوجہل وغیرہ' خدا کا گواہ ہونا یوں ظاہر ہوتا ہے کہ دعویٰ رسالت جب کذب ہوتا ہے تو وہ اس کو باطل کر دیتا ہے اور کذب اور کاذب کو ہلاک کر دیتا ہے اور سچے رسول علیہ السلام کی تائید کرتا ہے کیوں کہ اس کو تو ہر بات کی خبر اور ہر چیز پر قدرت ہے۔

۵۳ تا ۵۵- اے رسول (علیہ السلام)! یہ عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو فوراً ان پر عذاب آ جاتا' وہ ضرور اپنے وقت مقررہ پر یکایک ان کو آ لے گا اور وہ بے خبر ہوں گے۔ یہ لوگ عذاب اترنے کی دنیا میں جلدی مچاتے ہیں اور جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے عنقریب سب کو لے لے گی۔ جس دن ان کو عذاب

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

جہنم گھیرے ہوئے ہے O جس دن کہ عذاب ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ان پر چھا جائے گا

اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ

اور (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ اپنے کئے کا مزہ چکھو O (جب کفار نے مسلمانوں کو ایذاء دینی شروع کی تو فرمایا:) اے میرے ایمان دار بندو!

اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ

بے شک میری زمین فراخ ہے (اس میں ہجرت کر جاؤ) تم میری ہی عبادت کرو O ہر جان کو

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے O اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے

الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ہم ضرور ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

نہریں جاری ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کیا ہی اچھا بدلہ ہے (نیک) کام کرنے والوں کا O جنہوں نے

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں O اور کتنے ہی زمین میں چلنے والے ہیں کہ جو اپنی روزی (اپنے ساتھ)

گھیرے گا اور سر اور پاؤں سے اوپر نیچے سے ان کو ڈھانپ لے گا یعنی جب دوزخ میں ڈالیں جائیں گے اور خدا ان سے کہے گا کہ لو جو دنیا میں کرتے تھے اس کا مزہ چکھو اس دن ان کو حال معلوم ہوگا۔

۵۶ تا ۶۰۔ اے میرے بندو! رسول و قرآن پر ایمان لانے والو! میری زمین کشادہ ہے یعنی مدینہ امن و عافیت و ایمان کا مقام ہے تم وہاں چلے جاؤ، میری ہی عبادت کرو۔ ہر آدمی موت کا مزہ چکھنے والا ہے، تم سب بعد موت ہمارے پاس لوٹ کر آؤ گے اور حسب اعمال جزاء پاؤ گے۔ جو مسلمان ہیں، رسول و قرآن کو مانتے ہیں، اعمال صالحہ خالصاً للہ کرتے ہیں ہم ان کو جنت کے بالاخانوں بلند و بالا مکانوں میں اتاریں گے، ان کے نیچے شراب و پانی و شہد و دودھ کی نہریں رواں ہوں گی، وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے، خدا کی مرضی کے کام کرنے والوں کا اچھا ثواب ہے، وہ خدا کے احکام اور مصائب پر صبر کرتے ہیں، اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ہزاروں جانور ایسے ہیں جو اپنا رزق اپنے ساتھ نہیں رکھتے، آج کا کل کو جمع نہیں کرتے، خدا روز کا روز ان کو کھلاتا ہے، وہ تم کو بھی دیتا ہے، وہ تمہاری باتیں سنتا ہے، تمہارا حال تمہارا رزق

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٠﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

نہیں رکھتے ہیں، اللہ ہی ان کو بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے O اور (اے نبی ﷺ!)

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ

اگر آپ ان لوگوں سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کیے اور سورج اور چاند کس نے کام میں لگائے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی

اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ

نے (لگائے) پھر وہ کہاں اوندھے بہکے جاتے ہیں O اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے

عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِنْ

اور جس کے لیے چاہتا ہے روزی تنگ کرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے O اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ

ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے اتارا پھر اس کے ذریعہ زمین کے مردہ ہونے (اور خشک ہونے) کے بعد اس کو زندہ (اور سرسبز) کیا تو وہ ضرور

بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے، آپ فرمایئے کہ ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں بلکہ ان میں اکثر عقل

يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ ع وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ ع ۱۲/۲

سے کام نہیں لیتے (بے عقل بن گئے ہیں) O اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور کود ہی ہے اور بے شک آخرت کے گھر

وغیرہ سب جانتا ہے۔ صحابہ کو حکم ہجرت ہوا، خلفاء اربعہ وغیرہ ہجرت کر گئے تھے، بعض لوگوں نے کہا کہ کھانے کا وہاں کیا بندوبست ہوگا تب یہ آیت "وکاین من دابۃ" اتری۔ کہتے ہیں کہ چیونٹی تو برس بھر کا سامان جمع کر لیتی ہے اور جانور اکٹھا نہیں کرتے۔ واللہ اعلم بالصواب

۶۱ تا ۶۳۔ اگر ان کافروں سے پوچھو کہ آسمان و زمین کس نے پیدا کیا، سورج و چاند کس نے مسخر کیا تو کہیں گے کہ خدا نے۔ پھر یہ لوگ شرک کہاں سے نکالتے ہیں اور جھوٹ کہاں سے جوڑتے ہیں اور خدا پر بھروسہ کیوں نہیں کرتے۔ خدا جس پر چاہتا ہے روزی تنگ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے وسعت دیتا ہے، رزق اس کا امتحان ہے اور تنگی مہلت۔ خدا کشادگی تنگی سب کا عالم ہے، وہ اندازہ سے دیتا ہے۔ اگر ان سے پوچھو کہ آسمان سے مینہ کون برساتا ہے پھر اس سے زمین کو بعد اس کے مردہ و افسردہ و پژمردہ ہو جانے اور قحط کے بعد زندہ کرتا ہے؟ تو مجبوراً کہیں گے کہ خدا۔ اے رسول! تم کہو کہ پھر خدا کا شکر کرو مگر اکثر نہیں جانتے اور یقین و تصدیق نہیں کرتے۔

۶۴ تا ۶۶۔ یہ زندگی دنیا، اس کے ناز و نعمت، دولت، عزت، تازگی سب باطل فانی کھیل کود ہے۔ اصل زندگی جس

وقف لازم

الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ

(کی زندگی) یقیناً وہی زندگی ہے' کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ جانتے (اور سمجھتے) ○ پھر جب وہ لوگ کشتی میں سوار

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۥ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ

ہوتے ہیں تو صرف اکیلے اللہ تعالیٰ ہی پر عقیدہ لا کر اس کو پکارتے ہیں' پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تب ہی وہ

يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۚ وقفة فَسَوْفَ

(پھر) شرک کرنے لگتے ہیں ○ تاکہ وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں اور (عیش وعشرت کی دنیا) برتیں تو (اس کا نتیجہ) عنقریب

يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ

ان کو معلوم ہو جائے گا ○ کیا انہوں نے (یہ) نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو امن والی جگہ بنایا اور اس کے اردگرد

مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

کے لوگ پکڑ لیے جاتے ہیں (مار ڈالے جاتے ہیں) تو کیا باطل (اور جھوٹ) پر یقین لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ○

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھے یا جب اس کے پاس حق آئے

لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ

تو اس کو جھٹلائے' کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ○ اور جن لوگوں نے

جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع

ع ۷ ۳

ہماری راہ میں کوشش کی تو ضرور ہم انہیں اپنے (معرفت کے) راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ (مدد کے لیے) نیکوں کے ساتھ ہے ○

کے بعد موت نہیں وہ دار آخرت ہے یعنی جنت اگر یہ جانتے' مگر سمجھتے اور مانتے نہیں۔ جب یہ کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں تو خدا سے عاجزی سے نجات کی دعائیں کرتے ہیں اور خاص اسی کو یاد کرتے ہیں اور باقی سب کی عبادت بھول جاتے ہیں' پھر جب وہ ان کو خشکی میں لاتا ہے' دریا سے نجات دیتا ہے تو وہ شرک کرتے ہیں بتوں کو پوجتے ہیں۔ تاکہ ہم نے جو مال و متال نعمت دی ہے اس کی ناشکری کریں اور کفر میں عیش وعشرت کریں' ان کو عنقریب حال معلوم ہوگا یعنی وقت نزول عذاب سب معلوم ہو جائے گا۔

۶۷ تا ۶۹- کیا کفار مکہ نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لیے حرم امن بنا دیا۔ وہاں امن چین ہے نہ لڑائی نہ دنگا

(۳۰) سورۃ الروم مکیۃ — آیاتہا ۶۰ — رکوعاتہا ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ روم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں ساٹھ آیات' چھ رکوع ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

الٓمّٓ O روم والے قریب کے ملک میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد چند سال میں

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ

غالب ہوں گے (فتح اور شکست کا) اختیار پہلے بھی اللہ تعالیٰ ہی کو تھا اور اس کے بعد بھی

قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ

اسی کو ہے اور اس دن (جب کہ رومی غالب ہوں گے) مسلمان (بھی) اللہ تعالیٰ کی (فتح اور) مدد سے خوش ہوں گے' اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا

يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ

ہے مدد فرماتا ہے (فتح عطا فرماتا ہے) اور وہی عزت والا (زبردست اور) مہربان ہے O اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو چکا'

اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ يَعْلَمُوْنَ

اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں فرماتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے O وہ لوگ آنکھوں

فساد اور اس کے ادھر ادھر بڑے فساد ہوتے ہیں' آدمی مارے جاتے ہیں' دشمن قید کر کے لے جاتے ہیں۔ حرم میں کوئی خدشہ نہیں ہوسکتا' کیا یہ کافر باطل بے ہودہ شیطان اور بتوں کو مانتے ہیں' خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں' توحید اختیار نہیں کرتے' نعمت کی قدر نہیں جانتے۔ اس سے زائد ظالم سرکش کون ہوگا جو خدا پر تہمت لگاتا ہے' اس کے لیے اولاد و شریک ثابت کرتا ہے اور حق کی یعنی رسول و قرآن کی تکذیب کرتا ہے جبکہ حق اس کے پاس آتا ہے انکار کرتا ہے' کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہ ہوگی ضرور ہوگی اور جو ہماری عبادت و رضا میں کوشش کرتے ہیں تو ہم ان کو توفیق دے کر اپنے راستہ کی راہ دکھائیں گے۔ توفیق عبادت زائد کریں گے اور خدا محسنین کے ساتھ ہے' ان کا معین و مددگار ہے' ان کو توفیق دیتا ہے' ان کی حفاظت کرتا ہے۔

سورۂ روم

۱۔ اس سورت میں روم کا ذکر ہے وہ ساری مکی ہے۔ "الم" سے مراد "انا اللہ اعلم" ہے یا قسم ہے۔

۲ تا ۷۔ روم کے لوگ نصاریٰ اہل کتاب تھے اور فارس والے مشرک تھے۔ ان میں آپس میں عرب کی سرحد پر لڑائی واقع ہوئی۔ فارسیوں کی فتح ہوئی۔ کفار مکہ نے خوشی منائی اور مسلمانوں کو سنا کر کہا کہ کتاب والے مغلوب اور مشرک غالب ہوئے اب اسی طرح ہم بھی اہل اسلام پر غالب ہوں گے کیونکہ اہل اسلام بھی کتاب والے ہیں۔ مسلمانوں کو رنج

ظٰهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۞

کے سامنے کی زندگی جانتے ہیں اور وہ آخرت سے (بالکل) بے خبر ہیں O

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کیا انہوں نے اپنے دل میں یہ نہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے نہیں پیدا کیا

وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

مگر حق کے ساتھ اور ایک مقرر میعاد تک کے لیے اور بے شک بہت سے لوگ (قیامت کے دن) اپنے رب

بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۞ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

سے ملنے کے منکر ہیں O کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر نہ دیکھا کہ ان سے

ہوا' تب خدا نے پیش گوئی اتاری کہ تھوڑے عرصہ میں پھر روم غالب ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اور ابی بن خلف جمحی میں دس اونٹوں پر شرط ٹھہری کہ اگر یہ خبر سچی ہو تو ابوبکر رضی اللہ عنہ دس اونٹ پائیں گے۔ دوسرے خبر غیبی آئی کہ اس دن مسلمانوں کو بھی فتح حاصل ہوگی۔ چنانچہ یہ دونوں باتیں سات برس بعد واقع ہوئیں' رومی غالب ہوئے اور فارسیوں کو شکست ہوئی۔ اس دن بقولے (ایک قول کے مطابق) فتح بدر اور بقولے (ایک قول کے مطابق) فتح حدیبیہ اہل اسلام کو ملی۔ اس بیان میں یہ آیت اتری کہ روم مغلوب ہو گیا' اس پر آتش پرست مجوسی غالب ہو گئے قریب زمین میں یعنی سرحد فارس میں' یہ رومی لوگ بعد مغلوب ہونے کے عنقریب چند سال کے عرصہ میں غالب ہو جائیں گے۔ نصرت و فتح و دولت خدا کے ہاتھ ہے پہلے اور پچھلے یعنی ہر وقت وہ اپنے رسول کی مدد کرے گا خواہ اہل فارس غالب ہوں خواہ مغلوب اور خواہ اہل روم غالب ہوں خواہ مغلوب۔ دونوں گروہوں کے غالب مغلوب ہونے سے پہلے اور پیچھے ہر وقت وہ اپنے رسول کی مدد کرے گا۔ امر سے مراد نصرت' فتح و عزت ہے یعنی یہ باتیں خدا کے ہاتھ ہیں یا اس کے علم وقدرت ومشیت میں ہیں کہ پہلے یعنی ایجاد خلق سے پہلے ازل سے لے کر ابد تک سب اس کے لیے ہیں' سب کا مالک وہی ہے۔ یا اس قول سے مراد بیان ازلیہ و ابدیہ صفاتِ ذات و صفاتِ افعال ہے یعنی وہ ہمیشہ سے صاحب امر ہے قبل وجودِ مامورین و بعد فنا۔ یوں ہی ہمیشہ خالق و رازق ہے قبل وجود مخلوقین و مرزوقین و بعد فنا۔ یوں ہی مالک ہے قبل و بعد مملوکین مثلاً ہمیشہ سے مالک یوم الدین ہے۔ اور جس دن روم غالب ہوگا اس دن مسلمان بھی خوش ہوں گے' کفار مکہ پر غالب ہوں گے' دوہری خوشی ملے گی' خدا کی مدد سے فرحت حاصل ہوگی۔ خدا جس کو چاہتا ہے مظفر و منصور کرتا ہے' وہ کافروں پر غالب و منتقم ہے مسلمانوں پر رحیم ہے۔ رسول کی مدد خدا کا یقینی وعدہ ہے' خدا اپنے وعدہ کا خلاف نہ کرے گا ضرور مدد کرے گا مگر اکثر اہل مکہ جانتے اور مانتے نہیں اور فقط بات کرنا جانتے ہیں۔ وہ تو دنیا کے ظاہری اسباب و معاملات و تجارت و بیع و شرا حساب ایک سے ہزار تک کا اور گرمی اور جاڑے کے اسباب کی تیاری جانتے ہیں اور آخرت سے بالکل غافل جاہل ہیں۔

۸ تا ۱۰- کیا یہ کفار مکہ اپنے دلوں میں یہ غور وفکر نہیں کرتے اور اتنا نہیں سمجھتے کہ خدا نے آسمان و زمین اور ان کے عجائب اور ان کے درمیان کی مخلوقات فضول بے کار پیدا نہیں کیے بلکہ سب کا غیبی انتظام ہے اور اوامر و نواہی' حلال و حرام

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً

اگلوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے بڑھ کر قوت والے تھے اور (ان سے زیادہ) انہوں نے زمین کو

وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ

جوتا تھا اور ان (کفار مکہ) کی آبادی سے زیادہ انہوں نے زمین کو آباد کیا تھا اور ان کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے (انہوں نے ان کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا) تو اللہ تعالیٰ کی شان یہ نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا

يَظْلِمُوْنَ ؕ ۝۹ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ

لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے (لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا دے دی) ○ پھر جن لوگوں نے حد درجہ کی برائی کی ان کا

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا ع ۱۰/۴

انجام یہ ہوا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑاتے تھے ○ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پہلی بار

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

پیدا فرماتا ہے پھر اس کو (مار کر) دوبارہ پیدا فرمائے گا' پھر تم (سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اور جس دن قیامت قائم

بتایا گیا ہے' سب تدبیر عمدہ و بہتر سے پیدا ہوئے اور سب کے لیے وقت فنا مقرر ہے' بہت آدمی اللہ کے ملنے اور دوبارہ زندہ ہونے سے منکر ہیں اور اس عقیدہ سے ناخوش۔ کیا انہوں نے کہیں زمین میں سفر نہیں کیا کہ اگلے لوگوں کا انجام کار دیکھتے' ان کے حالات پر غور کرتے کہ وہ رسولوں کی تکذیب سے کیسے کیسے ہلاک ہوئے' وہ تو ان سے بھی قوت و عزت و دولت میں زائد تھے' ان سے زائد تجربہ کار تھے' زمین کو سفر و سیاحت و تجارت کی آمد و رفت سے چھان ڈالا تھا۔ یا یہ کہ کھیتی سے ساری زمین زیر و زبر کر دی تھی۔ مکہ والوں سے بدر جہا زائد زمین کو بسایا تھا اور دنیا میں ان سے زائد عیش میں تھے' بڑی عمارتیں بنائی تھیں' ان کے رسول معجزہ لے کر امر و نہی و علامات تنبیہ کے ساتھ ان کے پاس آئے' وہ ایمان نہ لائے' خدا نے ان کو ہلاک کیا۔ خدا نے ہرگز ان پر ظلم نہ کیا اور نہ ظلم اس کے شایان تھا مگر وہ تو اپنے اوپر خود ظلم کرتے تھے یعنی کفر و شرک اور تکذیب رسل کرتے تھے' پھر آخر کو انجام کار برے کام والوں کا برا ہی ہوا کہ جہنم ملی۔ یہ اس سبب سے کہ وہ رسول و کتاب و قرآن کو نہ مانتے' خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے اور ان کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے۔

۱۱ تا ۱۹- خدا پیدائش کو شروع کرتا ہے یعنی نطفہ سے پھر اس کے بعد فنا کر کے دوبارہ یعنی قیامت کو زندہ کر کے لوٹائے گا پھر تم سب اس کی طرف لوٹ کر جاؤ گے' سب کو بدلہ دے گا جب قیامت قائم ہوگی۔ مجرم مشرک ہر خیر سے محروم ناامید ہوں گے۔ بت پرستوں کو ان کے خیالی معبودوں میں سے کوئی خدا کے عذاب سے نہ بچائے گا' نہ سفارش کرے گا' وہ

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا

ہوگی مجرم گناہ گاروں کی آس ٹوٹ جائے گی ○ اور ان کے (فرضی) شریک (معبود) ان کے سفارشی نہ بنیں گے اور وہ اپنے شریکوں (معبودوں)

وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

سے منکر ہو جائیں گے ○ اور جس دن قیامت قائم ہو گی سب لوگ (اپنے اعمال کے مطابق)

يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ

الگ الگ ہو جائیں گے ○ پھر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو (جنت کی) سر سبز کیاری میں ان کی

رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

خاطر داری (اور عزت و حرمت) ہو گی ○ لیکن جو کافر ہوئے اور انہوں نے ہماری آیتیں اور

لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ

آخرت کا ملنا جھٹلایا تو وہ (پکڑ کر) عذاب میں حاضر کر دیئے جائیں گے ○ تو اللہ تعالیٰ کی پاکی

اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ

بیان کرو (نماز پڑھو) جب تم شام کرو (مغرب اور عشاء) اور صبح کرو (نماز فجر) ○ اور آسمان اور زمین میں اس کی تعریف ہے

وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

اور (نماز پڑھو) جب تھوڑا دن باقی رہے (یعنی نماز عصر) اور جب دوپہر کرو (سورج ڈھلنے کے وقت یعنی نماز ظہر) ○ وہ ہی زندہ کو مردے

الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے اور زمین کو اس کے مرنے (خشک ہونے) کے بعد زندہ

اپنے معبودوں کے ساتھ کفر کریں گے' ان کی عبادت سے دست بردار ہوں گے' منکر قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے۔ بروز قیامت وہ متفرق ہوں گے' اچھے جنت میں برے دوزخ میں۔ جو رسول وقرآن پر ایمان لائے' اچھے کام اللہ کے لیے کیے وہ باغ جنت میں خوش وخرم' منعم ومکرم ہوں گے۔ جو رسول وقرآن کو نہیں مانتے کافر ہیں' ہماری آیتوں اور قیامت کے منکر ہیں وہ عذاب میں پکڑے ہوئے ہوں گے۔ پس تسبیح کرو' خدا کے لیے نماز ادا کرو شام کے وقت یعنی مغرب وعشاء کی اور نیز صبح کے وقت یعنی فجر کی اور اسی کی اطاعت وحمد وثناء آسمان وزمین میں ہے' سب مخلوق پر فرض ہے اور آخر دن میں نماز پڑھو اور دوپہر ڈھلے یعنی ظہر عصر۔ اس آیت سے پانچ وقت کی نماز ثابت ہوئی۔ خدا مردے سے زندہ نکالتا ہے نطفہ

ع ۲ / ۵ / ۹

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

(سرسبز) کرتا ہے اور ایسے ہی تم (بھی زندہ کرکے) نکالے جاؤ گے ○ اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک نشانی یہ بھی) ہے کہ تم

تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ

کو پہلے مٹی سے پیدا کیا' پھر تو تم اسی وقت انسان بن کر زمین میں پھیل رہے ہو ○ اور اس کی (قدرت کی) ایک نشانی یہ بھی

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ

ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے (تمہاری) بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام پاؤ اور اس نے تم میں باہم محبت اور مہربانی

مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

پیدا فرما دی' بے شک اس میں غور کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں ○

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف

وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ

ہونا بھی ہے' بے شک اس میں جاننے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں ○ اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں

مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ

میں سے تمہارا رات اور دن میں سونا اور اس کے فضل (روزی) کا تلاش کرنا بھی ہے' بے شک اس میں (غور سے)

سے آدمی وغیرہ انڈے سے بچہ' گٹھلی سے درخت۔ مردے کو زندہ سے نکالتا ہے آدمی سے نطفہ' جانور سے انڈا' درخت سے تخم' زمین کو بعد مردہ پژمردہ ہونے کے زندہ کرتا ہے' قحط کے بعد سرسبز وشاداب کرتا ہے جیسے زمین بعد مردگی کے زندہ ہوتی ہے یوں ہی تم بھی قبروں سے زندہ نکلو گے۔

۲۰ تا ۲۵۔ اس کی قدرت' وحدانیت' الوہیت' اس کے رسول کی صدقِ رسالت کی نشانیوں اور گواہیوں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے بنایا یعنی آدم کو پھر تم آدمی ہو کر زندہ ہو کر زمین پر جا بجا چلنے پھرنے لگے اور یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہیں میں سے عورتیں بنائیں کہ تم ان سے تسکین پاؤ تمہارے یعنی مرد وعورتوں کے آپس میں محبت میل ملاپ رکھا اور رحمت دی۔ محبت عورت کی طرف سے رحمت خاوند کی طرف سے۔ یا یہ کہ محبت صغیر پر اور رحمت کبیر پر۔ ان باتوں میں عقل والوں اور فکر وغور والوں کے لیے عبرت ونصیحت ہے اور اس کی نشانیوں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آسمان وزمین بنائے اور تمہاری زبانوں کا مختلف ہونا کوئی عربی' کوئی فارسی وغیرہ اور رنگوں اور صورتوں کا الگ الگ ہونا کوئی کالا' کوئی لال'

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ

سننے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں ○ اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے

خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ

(ایک نشانی یہ بھی) ہے کہ تم کو خوف اور امید دلانے کو بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اس کے ذریعے سے

بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ

زمین کو اس کے مرنے (خشک ہونے) کے بعد زندہ (تروتازہ) فرمادیتا ہے بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں ○ اور اس کی

اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ

قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان اور زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں' پھر جب وہ تم کو زمین سے

دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي

بلائے گا تو تم فوراً (زندہ ہو کر) نکل آؤ گے ○ اور جو آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا

میں ہیں سب اسی کی ملک ہیں اور سب اسی کے زیر حکم ہیں ○ اور وہی مخلوق کو پہلی بار

کوئی پیلا یہ سب خدا کی قدرت کے نشان ہیں' ان باتوں میں عالموں کے لیے' جن وانس کے لیے نصیحت وعبرت ہے۔ منجملہ ان کے تمہارا رات کو سونا اور دن کو چلنا پھرنا' رزق سے خدا کے فضل کی تلاش کرنا ہے اس بات میں ان کو نصیحت ونشانی ہے جو کہا مانتے' بات سنتے ہیں۔ منجملہ ان کے یہ کہ تم کو بجلی کی چمک دکھاتا ہے' مینہ برساتا ہے۔ جس میں ڈر بھی ہے اور رغبت بھی۔ مسافر بہک جانے سے ڈرتے ہیں' مزارعین کھیت بوتے ہیں اور بہت طرح کے خوف اور رغبتیں ہیں' وہ مینہ آسمان سے اتار کر زمین کو بعد مردگی وافسردگی وقحط وخشکی کے زندہ وسرسبز کرتا ہے' اس میں ان کے لیے عبرت ہے جو عقل رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ سب خدا کی قدرت کے کارخانے ہیں۔ منجملہ علامات وحدت وقدرت یہ ہے کہ آسمان وزمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب روز قیامت تم سب کو زمین سے بلائے گا یعنی اسرافیل صور پھونکیں گے تو تم سب قبروں سے نکلو گے۔

۲۶ تا ۲۷۔ اور آسمان وزمین میں جو کوئی شخص ہے سب اس کے فرماں بردار' اس کے تابع' اس کے مسخر ہیں سوائے کفار کے کہ وہ سرکش ہیں۔ وہ پیدائش کی ابتداء کرتا ہے نطفہ سے' پھر درجہ بدرجہ اس کو انسان بناتا ہے' پھر مار کر اس کو زندہ کرے گا یعنی بروز قیامت۔ اس کی قدرت کے نزدیک دوبارہ لوٹانا مثل پہلی مرتبہ ایجاد کے بہت آسان ہے دونوں ایک حکم میں ہیں یعنی جب پہلی مرتبہ ایجاد کرلیا تو پھر اعادہ کرنا کیا مشکل رہا۔ ممکنات میں اعادہ بہ نسبت ایجاد کے سہل ہوتا ہے مگر اس کی قدرت کے نزدیک سب یکساں ہیں' آسمان وزمین میں جتنے صفات علیا اور اچھی مثلیں ہیں سب خدا کے لیے ہیں اور اس کو سب پر قدرت

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى

پیدا فرماتا ہے اور اس کو (فنا کر کے) دوبارہ پیدا فرمائے گا اور اس پر دوبارہ پیدا کرنا (تمہاری نظر میں پہلی بار پیدا کرنے سے) زیادہ آسان

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ

رکوع ۳/۸

ہونا چاہیے اور آسمان اور زمین میں اسی کی شان سب سے بلند (اور برتر) ہے اور وہی زبردست' حکمت والا ہے ○ (اے لوگو!) تمہارے اپنے

مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

حال سے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ ایک کہاوت بیان فرماتا ہے' کیا ہم نے جو تمہیں روزی دی ہے اس میں تمہارے ہاتھ

مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ

کے مال (غلام) تمہارے شریک ہیں کہ تم سب اس میں برابر ہو جاؤ' تم ان سے ویسا ہی خطرہ رکھو جیسا کہ اپنے برابر کے لوگوں

كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

سے رکھتے ہو (پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اس کا شریک کیسے بناتے ہو) ہم عقل مند لوگوں کے لیے اسی طرح کھول کر نشانیاں بیان فرماتے ہیں ○

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ

بلکہ ظالم لوگ اپنی جہالت سے اپنی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے اسے کون ہدایت

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ

کر سکتا ہے اور ان کو کوئی مددگار نہیں ○ لہٰذا تم (اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے) دین کے لیے اپنا منہ

ہے یعنی وہ متصف جمیع صفات کمالیہ ہے' وہ اپنے ملک و سلطنت میں قادر و غالب ہے' اپنے امر و قضاء میں حکمت والا ہے۔

۲۸ تا ۲۹- اے آدمیو! خدا نے اپنا حال اسی مثل میں بیان کیا اور تمہارے حال کے ساتھ تشبیہ دے کر تم کو سمجھایا' یہ بتلایا کہ تم جن کے مالک ہو اور وہ تمہارے قبضہ میں ہیں یعنی غلام باندیاں کیا وہ اس مال میں جو ہم نے تم کو دیا ہے روپیہ' پیسہ' اولاد وغیرہ تمہارے شریک ہیں؟ کیا وہ اور تم ان مالوں پر برابر ہو' تم ان سے ایسا ہی ڈرتے ہو جیسا آپ سے یعنی اگر قرابت داروں کو باپ' بھائیوں' اولاد کو ترکہ نہ دو۔ تو وہ تمہاری طرح تم سے مواخذہ اور جھگڑا تمہارے غلام بھی کر سکتے ہیں' سب نے بالاتفاق کہا کہ ہرگز وہ ہمارے شریک نہیں۔ ہم پر ان کا کوئی دباؤ نہیں۔ تب خدا نے کہا کہ تم اپنے غلاموں سے یہ دباؤ پسند نہیں کر سکتے پھر میرے لیے کیوں پسند کرتے ہو کہ میرے غلاموں کو میری مخلوق کو میرا شریک' عبادت میں مجھ پر جبر کرنے والا سمجھتے ہو۔ ہم یوں ہی علامات توحید و آیات قدرت ظاہر کرتے ہیں ان کے لیے جو سمجھتے اور مانتے ہیں بلکہ ظالم کافر یہود و نصاریٰ مشرک اپنے ہوا و خیالات و ہوس کا بغیر علم و دلیل کے اتباع کرتے ہیں۔ جس کو خدا گمراہ قرار دے اور گمراہی میں

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا

سیدھا کرو (اکیلے اسی کے ہو کر رہو) ادھر ادھر نہ ڈگمگاؤ' اللہ تعالیٰ کی فطرت پر (اس کی ڈالی ہوئی بنا پر جو دین اسلام ہے) جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو

تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ ق وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

پیدا کیا ہے قائم رہو' اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت میں ردوبدل نہیں (یا فطرت الٰہی کو نہ بدلو بلکہ اس پر قائم رہو) یہی سیدھا طریقہ ہے مگر

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ق لا مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا

بہت سے لوگ (اس کی حقیقت کو) نہیں جانتے ○ (فطرت الٰہی پر یعنی اسلام پر قائم رہو) اسی کی طرف رجوع ہو کر اور اس سے ڈرتے رہو

الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ لا مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا

اور نماز قائم رکھو اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہو ○ (ان میں سے نہ بنو) کہ جنہوں نے

دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

اپنے دین کو ٹکڑے کر دیا (اس میں پھوٹ ڈال دی) اور مختلف فرقے ہو گئے' ہر فرقہ کے پاس جو کچھ خیالات ہیں وہ اسی سے خوش ہے ○

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ

اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع ہو کر اسی کو پکارتے ہیں' پھر جب وہ (اس

چھوڑ دے اس کو کون راہ دکھا سکتا ہے کوئی نہیں۔ نہ ان لوگوں کو کوئی عذاب الٰہی سے بچا سکتا ہے نہ مددگار و ناصر ہے۔

۳۰ تا ۳۲۔ اے رسول! تم اپنے آپ کو خدا کی عبادت میں مستقیم رکھو' سچے اچھے خالص مسلمان رہو۔ اعمال میں اخلاق میں خدا کی سچی شریعت کھلے دین کی اطاعت کرتے رہو جیسے کل آدمیوں کو اس حق اور واضح دین پر ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا۔ یا بروز میثاق یعنی بروز پیدائش ''الست بربکم'' فرما کر سب کے دلوں میں وہ شریعت حقہ ڈالی گئی اور ہر شخص کی عقل اس کو حق جانتی ہے' وہ ظاہر ہے خدا کے دین میں تبدیلی نہیں' یہ کھلا راستہ سیدھی راہ ہے' بے شبہ دین حق ہے جس کو سب مانتے ہیں' مگر اکثر آدمی یعنی کفار مکہ دین اسلام کو دین حق نہیں سمجھتے یعنی ہر شخص کا دل خدا کا' خدا کی توحید کے حق ہونے کا' معجزہ کی دلالت کا کھلم کھلا بداھتاً یقین رکھتا ہے مگر دیدہ و دانستہ جاہل بنتا ہے۔ اے آدمیو! خدا کے لیے عاجزی کرنے والے' اس کی طرف متوجہ ہونے والے ہو جاؤ' اس سے ڈرو' کہا مانو' پنج وقتہ نماز اچھی طرح ادا کرو' مشرکوں کے ساتھ ان کے راستہ پر نہ ہو' جنہوں نے دین توحید کو چھوڑ کر نئے نئے راستے نکال کر متفرق گروہ تراش لیے' کوئی یہودی کوئی نصاریٰ' کوئی مجوسی وغیرہ بن کر وہ اپنے فرضی دین سے خوش ہے اور اپنے اپنے خیال کو پسند کرتا ہے۔

۳۳ تا ۳۷۔ اور جب آدمیوں کو سختی پہنچتی ہے' مصیبت آتی ہے تو خدا سے اپنے رب سے دعا مانگتے ہیں خوب عاجزی اور زاری سے۔ اور جب وہ ان کو اپنی رحمت چکھاتا ہے' نعمت دیتا ہے تو کچھ فریق شرک کرتے ہیں' بت پرستی میں

اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا

تکلیف کو دور فرما کر) انہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھا دیتا ہے جبھی ان میں سے کوئی گروہ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتا ہے O تا کہ ہماری

بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۥ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا

دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کرے تو (کچھ دنوں دنیا) برت لو پھر بہت جلد تم کو (اپنے کردار کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا O یا ہم نے ان کے اوپر

فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا

کوئی مضبوط سند (یا دلیل) اتاری ہے جو ان کو ہمارا شریک بنانا بتا رہی ہے O اور جب ہم لوگوں کو (اپنی) رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو

بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾

جاتے ہیں اور اگر ان کے شامت اعمال کے بدلے جو انہوں نے پہلے کیے ہیں ان کو کوئی برائی (یا مصیبت) پہنچتی ہے تو وہ فوراً ناامید ہو جاتے ہیں O

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے (اس کی) روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے (اس کی)

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ

روزی تنگ کر دیتا ہے، بے شک اس میں ایمان داروں کے لیے (بہت سی کھلی ہوئی) نشانیاں ہیں O اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر

الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ

کا حق ادا کرو، یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہتے ہیں اور وہی

مشغول ہو جاتے ہیں، تا کہ ہم نے جو نعمتیں ان کو دی ہیں ان کے ساتھ کفر کریں ناشکرے بنیں۔ اے لوگو! کچھ دنوں عیش کر لو دنیا میں کچھ اور رہو عنقریب تم کو حال معلوم ہوگا۔ کیا ہم نے ان پر جو مشرک یعنی اہل مکہ وغیرہ ہیں کوئی کتاب آسمانی اتاری ہے یا دلیل بھیجی ہے جس میں شرک کی اجازت ہے اور وہ صاف بتاتی ہے اور گواہی دیتی ہے کہ شرک حق ہے اور مشرک شرک میں معذور ہیں۔ ہم جب آدمی یعنی کفار مکہ وغیرہ پر رحمت کرتے ہیں تو ہمارا شکر نہیں کرتے، بھول جاتے ہیں، غرور و تکبر کرتے ہیں اور اگر مصیبت تنگی، قحط سالی، مرض، وباء وغیرہ چکھاتے ہیں اور ان کے شرک اور اعمال خبیثہ کا کچھ بدلہ دیتے ہیں تو وہ صبر نہیں کرتے ناامید ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ اتنا نہیں جانتے کہ خدا جس کو چاہتا ہے مال و منال میں وسعت دیتا ہے اور وہ اس کی پوشیدہ تدبیر اور امتحان ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگی کرتا ہے اور وہ ڈھیل مہلت و تاخیر ہے، اس بات میں امیری و غریبی میں خدا کے نشان قدرت ہیں ان کے لیے جو ایمان والے ہیں یعنی عام مسلمان بالخصوص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

۳۸- اے رسول! قرابت والے کو اس کا حق دو، صلہ رحم ادا کرو، فقیر غریب کو کھانا کپڑا دو، مسافر کی مہمانی بجا لاؤ یعنی

اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور جو چیز تم کسی کو ہدیہ (یا تحفہ)

فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

کے طور پر (زیادہ لینے کی نیت سے) دیتے ہو تا کہ دینے والے کے مال میں زیادتی ہو تو وہ چیز اللہ تعالیٰ کے یہاں نہیں بڑھے گی (یعنی اس کا کچھ ثواب نہ

تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

ملے گا) اور جو کچھ تم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے صدقہ وغیرہ دیتے ہو (خواہ فرض ہو یا نفل) تو ان لوگوں کے (ثواب) دگنے ہیں ○ اللہ تعالیٰ

خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ

ہی ہے جس نے تم کو پیدا فرمایا، پھر تم کو روزی دی، پھر تم کو مارے گا، پھر تم کو دوبارہ زندہ فرمائے گا، کیا تمہارے

مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

شریکوں (معبودوں) میں کوئی ایسا ہے جو (چار) کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے، وہ اللہ ان کے شریک بنانے سے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي ع ۴ (۱۴) ۷

پاک اور بلند ہے ○ خشکی اور تری میں انسانوں کے کرتوتوں کی وجہ سے فساد اور برائیاں

تین دن تک مسافر کا حق ہے زائد احسان و صدقہ ہے۔ یہ باتیں یعنی صلۂ عطیہ، اکرام ان کے لیے ہے جو خدا کی خوشی چاہتے ہیں اور خاص خدا کے لیے کام کرتے ہیں، بہتر ہیں اور وہی عذاب سے نجات پانے والے ہیں۔

۳۹ تا ۴۰۔ اے لوگو! جو تم مال روپیہ پیسہ لوگوں کو اس لیے دیتے ہو کہ وہ سود سے بڑھے اور لوگوں کا اس میں مال مل مل کر زائد ہوتا رہے اور جب تم کو ملے تو دگنا چوگنا ہو کر ملے تو وہ مال خدا کے نزدیک نہیں بڑھتا ہے، خدا اس کو نہیں قبول کرتا ہے وہ تم اپنے ناجائز نفع کے لیے دیتے ہو خدا کی راہ پر نہیں دیتے اور جو تم زکوٰۃ و صدقہ و خیرات خالصاً للہ اللہ کی خوشی کے لیے فقیروں کو دیتے ہو اور خدا کے لیے خاص اس کی راہ میں دیتے ہو تو ایسے لوگوں کو ان کا مال دوگنا چوگنا ہو کر ملے گا اور دنیا میں بھی ان کے اموال میں برکت ہوگی، وہ بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ خدا کی وہ ذات ہے کہ اس نے تم کو ماؤں کے پیٹوں میں گوشت بنایا، پھر روح ڈالی، پھر زندہ کر کے نکالا، پھر تم کو مزے مزے کی پاک چیزیں مرتے دم تک کھلائیں، پھر وقت پر تم کو مارے گا، پھر قیامت کو تم کو زندہ کرے گا، کیا تمہارے معبودوں میں سے کوئی ہے جو ایسے کام کرے اور ان باتوں پر قادر ہو؟ کوئی نہیں، وہ متعالی ہے، اولاد و شریک سے برتر ہے اور پاک ہے اور منزہ ہے ان کے شرک وغیرہ سے۔

۴۱۔ خشکی اور دریاؤں میں فساد پھیل گیا آدمیوں کے برے کاموں کے سبب سے تا کہ خدا آدمیوں کو ان کے بعض کاموں کا بدلہ دنیا میں دے کہ وہ گناہ سے توبہ کریں تا کہ وہ بلا دور ہو۔ کہتے ہیں کہ خشکی میں سب سے پہلا گناہ جو واقع ہوا

النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۱﴾

ظاہر ہو گئیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کے کچھ (برے) کرتوتوں کا مزہ چکھائے تا کہ وہ (اپنی حرکتوں سے) باز آ جائیں O

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ اے لوگو! زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا

مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿۴۲﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ

جو (تم سے) پہلے تھے' ان میں بہت سے مشرک تھے O تو (اے سننے والے!) عبادت کے لیے اپنا

الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ

منہ سیدھا کر اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنا نہیں' اس دن (مومن اور کافر) لوگ

يَصَّدَّعُونَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا

جدا جدا ہو جائیں گے O جس نے کفر کیا اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو نیک کام کریں وہ اپنے ہی

فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

لیے تیاری (اور سامان) کر رہے ہیں O تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں

وہ قابیل کا ہابیل کو قتل کرنا ہے اور دریا میں جلندراز ہری کا غصب کرنا کشتیوں کو اور پکڑنا جہازوں کا۔ یا یہ مطلب ہو کہ خشکی کا فساد قحط' خشک سالی' پھل پھول کی پیداوار کی کمی' آدمیوں' جانوروں کا مرنا وباء مرض' شہروں' جنگلوں میں۔ دریاؤں میں یہ سب نقصان آدمیوں کے گناہوں کی شامت اور برائی سے ہیں' ان باتوں سے خدا آدمیوں کو متنبہ کرتا ہے کہ غافل نہ ہوں' توبہ کریں اور ان کے گناہوں کے بدلہ میں کچھ سزا دیتا ہے' پوری سزا آخرت میں ملے گی۔

۴۲ تا ۴۳- اے رسول! تم کہہ دو کہ ذرا زمین میں سفر کرو' چلو پھرو' غور سے دیکھو' ان لوگوں کا جو تم سے پہلے تھے کیا انجام کار ہوا' جب انہوں نے رسولوں کو نہ مانا خدا نے کیسے ہلاک کیا۔ وہ اکثر شرک کرتے تھے اس کی سزا پائی۔ اے رسول! تم خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ پاکیزہ دین' راہ راست' عین حق و یقین کے لیے اپنے آپ کو قائم رکھو اور اپنا دین و عمل اللہ کے لیے خالص رکھو قبل اس کے کہ وہ دن آئے کہ جس دن کے عذاب سے کوئی مانع نہ ہو پھر عذاب واپس نہ ہو سکے۔ اس دن سب کو علحدہ علحدہ کر دیا جائے گا۔ اچھے جنت میں' برے دوزخ میں۔

۴۴ تا ۴۵- جو کفر کرتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرتا ہے' مخلد فی النار ہو گا خدا کا کیا بگاڑتا ہے اور جو ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لاتا ہے تو اپنے لیے آرام گاہ بناتا ہے' ثواب و کرامت جنت میں پائے گا۔ خدا کا کوئی نفع نہیں۔ خدا یہ باتیں اس لیے کرتا ہے کہ رسول و قرآن پر ایمان لانے والوں کو اور اعمال صالحہ خالصاً للہ ادا کرنے والوں کو اپنے فضل و رحمت و

الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ

نے نیک کام کیے اپنے فضل سے بدلا عطا فرمائے بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ○ اور اس کی نشانیوں

اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ لِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ لِتَجْرِیَ

میں سے (یہ بھی) ہے کہ وہ (بارش کی) خوشخبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے تاکہ تم کو اپنی رحمت (کا مزہ) چکھائے

الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

اور تاکہ کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم (اللہ تعالیٰ کا) شکر کرو ○ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ

بے شک ہم نے آپ سے پہلے کتنے ہی رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے کہ وہ ان کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں

بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْاؕ وَ كَانَ حَقًّا

لے کر آئے (جب لوگوں نے انہیں نہ مانا) تو ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا (ان کو سزا دی) اور ہمارے ذمۂ کرم پر

عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ

مسلمانوں کی مدد فرمانا ضروری ہے ○ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے (چلاتا ہے) وہ بادل ابھارتی ہیں

فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ یَجْعَلُهٗ

پھر وہ جس طرح چاہتا ہے اسے آسمان (کی فضا) میں پھیلا دیتا ہے اور (کبھی) اسے ٹکڑے ٹکڑے

کرامت سے جنت میں اچھی جزاء دے۔ وہ کافروں اور ان کے کفر کو بالکل پسند نہیں کرتا ہے۔

۴۶- اور خدا کی وحدانیت کی نشانیوں اور آثار قدرت سے یہ ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے کہ جو لوگوں کو مینہ کی خوشخبری دیتی ہیں اور تاکہ تم کو اپنی رحمت' اپنی نعمت کا مزہ چکھائے اور اس لیے کہ کشتیاں جہاز اس کی مشیت و ارادہ سے ہوا کے ذریعہ سے دریاؤں میں چلیں اور تم کاروبار تجارت پھیلاؤ خدا کا فضل تلاش کرو اور مال پاکیزہ طیّب بذریعہ تجارت شہروں جزیروں میں پھر کر حاصل کرو تاکہ اس کا شکر بجالاؤ۔

۴۷- اور اے رسول! ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول ان کی اقوام کی طرف بھیجے' وہ اوامر و نواہی معجزات علامات لے کر آئے۔ قومیں ایمان نہ لائیں' ہم نے مجرم مشرکوں سے بدلہ لیا عذاب دیا۔ ہم پر ضروری تھا کہ مسلمانوں کی اپنے فضل سے مدد کرتے' ان کو نجات دیتے' ان کے دشمنوں کو ہلاک کرتے لہٰذا ہم نے کافروں کو ہلاک کیا مسلمانوں کو نجات دی۔

۴۸ تا ۵۳- اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے' وہ بھاری بھاری بادل ابھار ابھار کر جمع کر کے گھیر لاتی ہیں' پھر خدا ان

كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ

کر دیتا ہے تو (اے دیکھنے والے!) تو اس کے درمیان سے مینہ برستا ہوا دیکھتا ہے پھر جب اپنے بندوں

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۚ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ

میں سے جس کی طرف چاہتا ہے اس (بارش) کو پہنچاتا ہے تبھی وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں O

كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

اگرچہ وہ اس کے اترنے (برسنے) سے پہلے ناامید ہو گئے تھے O

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ

تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اثرات دیکھو کہ زمین کے مردہ (خشک) ہونے کے بعد کس طرح اس کو زندہ (سرسبز)

اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ

کرتا ہے بے شک وہی مردوں کو زندہ فرمانے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے O اور اگر

اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ

ہم کوئی ہوا ایسی بھیج دیں جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں O تو (اے نبی!)

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾

بے شک آپ (دل کے) مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) پکار سنا سکتے ہیں جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں O

بادلوں کو اپنی مشیت وارادہ کے مطابق آسمان میں جس طرح چاہتا ہے پھیلاتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو ان کو متفرق ٹکڑے کرتا ہے' پھر ان کے درمیان سے مینہ کے قطرے نکلتے نظر آتے ہیں۔ جب خدا اپنی قدرت ومشیت سے اس مینہ کو جس قوم پر چاہتا ہے برساتا ہے تو وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں اگرچہ قبل مینہ کے برسنے کے ناامید بے صبر تھے۔ اے رسول! خدا کی رحمت کے اثر یعنی مینہ کے کرشمے دیکھو کہ قبل برسنے کے اور بعد برسنے کے کیسے کیسے دل خوش کرتا ہے' پھر وہ افسردہ خشک خراب زمین کو تروتازہ زندہ شاداب کر دیتا ہے' یہی خدا جو زمین کو بعد مردگی کے دوبارہ زندگی دیتا ہے وہ مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے' وہ ہر بات پر موت وحیات پر قادر ہے۔ اگر کھیتوں پر ہم نقصان والی ہوا بھیجتے ہیں گرم لو یا نہایت سرد اور وہ کھیتی زرد ہونے لگتی ہے' سبزی وشادابی کے بعد خشکی آنے لگتی ہے تو وہ یہ حال دیکھ کر کفر کرنے لگتے ہیں۔ ناشکری' بے صبری' بے ایمانی کی باتیں کرتے ہیں۔ اے رسول! تم ان کو جو مردہ دل ہیں یعنی مثل بے جان چیزوں کے نافہم ہیں' عقل سے کام نہیں لیتے' اپنی بات نہیں سمجھا سکتے اور بہروں کو خود بہرہ بننے والوں کو آواز ہدایت نہیں سنا سکتے جبکہ وہ منہ پھیر کر

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ

اور نہ آپ (دل کے) اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ پر لا سکتے ہیں' آپ تو انہیں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری

بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ

آیتوں پر ایمان لائیں تو وہی فرمانبردار ہیں O وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہیں (شروع میں) کمزوری کی حالت میں

ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ

پیدا کیا' پھر کمزوری کے بعد قوت و توانائی عطا کی' پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا

ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾

دیا' وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور وہی علم (و) قدرت والا ہے O

۵ع۳ ۸

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ

جس دن قیامت قائم ہو گی تو مجرم قسم کھا کر کہیں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہ ٹھہرے' وہ (دنیا میں) ایسے

كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ

ہی بہکے ہوئے اوندھے جاتے ہیں O اور علم و ایمان والے کہیں گے کہ بے شک تم اللہ تعالیٰ

بھاگتے ہیں اور حق سے روگردانی کرتے ہیں اور اندھوں کو اور گمراہوں کو راہ نہیں دکھا سکتے یعنی زبردستی اپنی بات منوا نہیں سکتے' تم تو اچھی باتیں اسی کو سمجھاؤ گے اور سکھاؤ گے اور سناؤ گے جو ہماری آیتوں پر ایمان لانا چاہتا ہے اور توحید و عبادات میں اخلاص و فرمانبرداری کرنا چاہتا ہے تو وہ آپ کی بات سن کر مسلمان ہو جاتا ہے۔

۵۴- خدا ہی ہے جس نے تم کو ضعیف کمزور چیز سے یعنی نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر ضعف کے بعد قوت دی' جوان پہلوان بنایا' پھر قوت کے بعد ضعف دیا' بوڑھا کیا' ناطاقتی آئی' بال سفید ہو گئے' کمزور ہو گئے۔ خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور مخلوق کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرتا رہتا ہے۔ وہ ہر بات کا عالم ہے' ہر بات پر قادر ہے۔

۵۵ تا ۵۷- جس دن قیامت قائم ہوگی مشرک قسم کھائیں گے کہ قبروں میں سوائے ایک ساعت کے زائد نہیں ٹھہرے۔ جیسے دنیا میں لغو بکتے' جھوٹ بولتے' حق کو ناحق سمجھتے تھے یونہی وہاں بھی کہیں گے لیکن جن کو علم و ایمان ملا وہ کہیں گے کہ تم خدا کے وعدہ کتاب کے مطابق یوم بعث تک قبروں میں ٹھہرے۔ آج قیامت قائم ہے تم قبروں سے نکلے ہو مگر تم دنیا میں اس کو نہیں مانتے تھے اور تصدیق نہیں کرتے تھے۔ اس دن ان کا عذر' ان کی ذلت' ان کی عاجزی' گناہوں سے توبہ کچھ نفع نہ دے گی اور نہ ان سے توبہ طلب ہوگی نہ وہ دنیا کو لوٹیں گے۔ اور "اوتوا العلم" سے مراد ملائکہ یا انبیاء یا مومنین مخلصین ہیں بعض "فی کتاب اللہ" کو "اوتوا العلم" سے متعلق کرتے ہیں پس کلام میں تقدیم تاخیر ہے یعنی جو قرآن

الْاِيْمَانِ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا

کے دفتر میں اٹھنے کے دن (قیامت) تک ٹھہرے رہے ہو' تو یہی ہے اٹھنے کا دن

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ

(قیامت کا دن) لیکن تم نہ جانتے تھے O تو اس دن ظالموں کو کوئی معذرت فائدہ نہ دے گی

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ

اور نہ ان سے کوئی عذر قبول کیا جائے گا (نہ ان کو ناراضگی دور کرنے کا موقعہ دیا جائے گا) O اور بے شک

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ

ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل بیان فرمائی اور اگر آپ ان کے پاس

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

کوئی نشانی لائیں تو کافر ضرور (یہی) کہیں گے کہ (اے مسلمانو!) تم تو محض جھوٹے (اور فریبی) ہو O

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ

جاہلوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ یوں ہی مہر کر دیتا ہے O تو (اے نبی ﷺ!) آپ صبر فرمائیے' بے شک اللہ کا وعدہ

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶ ۷ ۹

(مجرموں کو سزا دینے کا) حق ہے اور جو لوگ یقین نہیں لاتے وہ آپ کو خفیف نہ کرنے پائیں (یعنی ان کی بے تکی باتوں سے آپ طیش میں نہ آئیں) O

کے عالم ہوں گے وہ یہ بات کہیں گے۔

۵۸ تا ۶۰۔ اور ہم نے اس قرآن میں سب طرح کی مثلیں بیان کی ہیں' ہر طرح سے سمجھایا۔ اے رسول! اگر تم کفار مکہ کے سامنے آسمان سے وہی معجزے جو یہ مانگتے ہیں لا کر پیش کرو گے تو بھی یہی کہیں گے کہ یہ جادو ہے اور اے مسلمانو! تم بالکل جھوٹے ہو۔ خدا یونہی ان کے دلوں پر جو مانتے جانتے سمجھتے نہیں ہیں مہر لگا دیتا ہے' اے رسول! تم نہ گھبراؤ' خدا کا وعدہ نصرت واعانت وفتح وہلاک کفار حق ہے۔ عنقریب ظاہر ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ تم کو وہ لوگ جو یقین وتصدیق نہیں رکھتے تبلیغ سے باز رکھیں اور کار منصبی سے روک لیں بلکہ تم خوب کوشش سے تبلیغ احکام میں سرگرم رہو۔

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۳۴ رُكُوْعَاتُهَا ۴

سورۂ لقمان مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں چونتیس آیات، چار رکوع ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾

الٓمّٓ O یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں O (جو) نیک بختوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں O

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

وہ جو نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر (بھی) یقین

يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

رکھتے ہیں O وہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں O

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں (جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتی ہیں) خریدتے ہیں تاکہ بے (بغیر) سمجھے بوجھے (لوگوں کو)

اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ کو اور اس کی آیتوں کو ہنسی مذاق بنا لیں، انہی لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے O

سورۂ لقمان

اس سورت میں لقمان کا ذکر ہے، یہ مکہ میں نازل ہوئی۔

۱- "الم" سے مراد "انا اللہ اعلم" ہے۔ یعنی میں اللہ ہوں ہر بات کا عالم، یا قسم ہے۔

۲ تا ۵- یہ سورت حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں جو حرام و حلال، امر و نہی، ہدایت و ضلالت کا خوب بیان کرتی ہے۔ گمراہی سے بچا کر راہ راست دکھاتی ہے۔ عذاب سے نجات دے کر رحمت اتارتی ہے ان اچھوں مخلص بندوں کے لیے جو موحد ہیں۔ نماز پنجگانہ وضو رکوع سجدہ مستحب سنت واجب ادا کر کے وقتوں کی رعایت کر کے اچھی طرح پڑھتے ہیں۔ مالوں کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ آخرت پر ایمان لاتے ہیں، اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ وہ اپنے اللہ کی طرف سے راہ پائے ہوئے ہیں۔ مستحق کرامت ہیں، فوز و فلاح والے ہیں۔ خدا کے عذاب و غصہ سے نجات پائیں گے اور مقاصد میں کامیاب ہوں گے۔

۶ تا ۷- بعض آدمی ایسے ہیں کہ کھیل کود کی بے فائدہ جھوٹی لغو خرافات باتیں یعنی مصنوعی قصے رستم وغیرہ کی کہانیاں، آفتاب و ستاروں کا حال، علم نجوم، ناچ، گانا بجانا اور سب سے بڑھ کر شرک قبول کرتے ہیں اور ایسی چیزوں کے دل سے خریدار ہیں کہ لوگوں کو خدا کے دین و اطاعت سے بے علم و دلیل بہکا دیں اور خدا کے مبارک دین کو مسخرا پن میں ڈال کر اس کو ہنسی سمجھیں، ان کو ایسا عذاب ہوگا جو ذلیل و خوار کر دے گا۔ جب اس کو ہماری آیتیں امر و نہی و نصائح سنائے جاتے ہیں تو غرور و تکبر میں آ کر منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے کچھ سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے کانوں میں گرانی ہے۔ یہ بہرا ہے، اس کو اے

وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسۡتَکۡبِرًا کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡہَا کَاَنَّ فِیۡۤ

اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے (اکڑ کر ان سے) منہ پھیر لیتے ہیں گویا کہ انہوں نے انہیں سنا ہی نہیں

اُذُنَیۡہِ وَقۡرًا ۚ فَبَشِّرۡہُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

گویا کہ ان کے کانوں میں (میل کے) ٹینٹ ہیں (جن سے کان بند ہیں) تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو O بے شک جو ایمان لائے

الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ جَنّٰتُ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقًّا ؕ

انہوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے (آرام و چین کی) نعمتوں کے باغ ہیں O ان میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ

وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا وَاَلۡقٰی

کا سچا وعدہ ہو چکا ہے اور وہی عزت والا' حکمت والا ہے O اسی نے بے ستونوں کے آسمان بنائے جنہیں تم دیکھتے ہو

فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ وَبَثَّ فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّۃٍ ؕ

اور زمین میں (پہاڑوں کے) لنگر ڈالے تاکہ زمین تمہیں لے کر نہ کانپے (ادھر ادھر نہ جھکے) اور اس میں ہر قسم کے جاندار پیدا کیے

وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍ کَرِیۡمٍ ﴿۱۰﴾

اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا' پھر زمین میں ہر قسم کی نفیس چیزوں کے جوڑے اُگائے O

ہٰذَا خَلۡقُ اللّٰہِ فَاَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ ؕ بَلِ

یہ (سب کچھ) تو اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے تو (اے منکرو!) مجھے وہ دکھاؤ جو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں نے بنایا ہو'

رسول! عذاب الیم کی پہلے سے خوشخبری دنیا وآخرت میں دے دو۔ نضر بن حارث جو نیا مسلمان ہوتا اس کو اپنے گھر لے جا کر شراب پلاتا' ناچ گانا بجانا سناتا۔ فحش کی طرف رغبت دیتا' لغو قصے سنا کر ایمان سے روک لیتا۔ اس کو بطریق پیش گوئی بشارت عذاب دے دی وہ بروز بدر خوب ذلیل ہو کر قتل ہوا۔

۸ تا ۹۔ بے شک جو رسول وقرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے ان کے لیے جنات نعیم ہیں جو کبھی فنا نہ ہوں گی وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ یہ خدا کا ان سے سچا پکا وعدہ ہے' وہ اپنے ملک وقدرت میں غالب ہے۔ اپنے امر وقضاء میں حکمت والا ہے۔

۱۰ تا ۱۱۔ اللہ نے آسمانوں کو بے ستون بنایا جس کو تم نہیں دیکھتے یعنی اس میں ستون نہیں یہ بے ستون ہیں۔ ستون نظر نہیں آتے اور زمین میں بڑے بڑے پہاڑ بوجھ والے مثل میخوں کے پیدا کیے کہ تم کو لے کر جھک نہ پڑے اور زمین میں ہر طرح کے قسم قسم کے جانور پھیلا دیے اور ہم نے آسمان سے مینہ برسایا' زمین میں ہر قسم کی عمدہ عمدہ خوبصورت گھاس

الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ

بلکہ ظالم کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ○ اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت (معرفت) عطا فرمائی (اور ہم نے انہیں حکم دیا)

لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ

کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اور جو کوئی شکر کرتا ہے وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ (سب سے)

حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ

بے پروا ہے، تعریفوں والا ہے ○ اور (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے (یہ) کہا کہ اے میرے بیٹے!

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ

اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ بنانا بے شک شرک بڑا ہی ظلم ہے ○ اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں (نیکی کرنے کا) تاکیدی حکم دیا اس کی

اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ

ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری (تکلیف پر تکلیف) برداشت کرتے ہوئے (اپنے پیٹ میں) رکھا اور اس کا دودھ چھوٹنا دو سال میں ہوا (یہ حکم دیا

اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جٰهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ

کہ) میرا اور اپنے ماں باپ کا (حکم مان اور) شکریہ ادا کرتے رہو (آخر) میری ہی طرف واپس آنا ہے ○ اور اگر وہ تجھ سے اس بات کی کوشش کریں کہ تو

ع ۱۱/۱۰ — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — النصف

اگائی۔ یہ خدا کی قدرت کا جلوہ اس کی آفرینش ہے۔ اس کے سوا جن کو پوجتے ہو دکھاؤ اور بتاؤ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا یعنی بتوں نے۔ بلکہ ظالم مشرک کھلے ہوئے گمراہی میں خطائے بیّن میں پڑے ہیں۔

۱۲۔ ہم نے لقمان کو حکمت یعنی علم وفہم دی، قول وفعل میں راہ راست پالینا۔ ان سے کہا کہ خدا کا شکر بجالاؤ، توحید و اطاعت قبول کرو۔ جو اس کا شکر ادا کرتا ہے یعنی توحید واطاعت کرتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کے لیے ثواب پائے گا۔ خدا کا نفع نہیں ہے، جو کفر کرتا ہے، ناشکری اور شرک کرتا ہے تو وہ اپنے نقصان کے لیے۔ خدا اس کے شکر سے مستغنی بے پروا ہے، اپنے افعال میں ستودہ ہے۔

۱۳۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کے طور پر کہا اور برائی سے بچانے کو سمجھایا کہ اے پیارے بیٹے! خدا کے ساتھ کبھی شرک نہ کرنا، شرک سخت ظلم ہے، بڑی نافرمانی ہے جس کی عقوبت خدا کے پاس بہت سخت ہے۔

۱۴ تا ۱۵۔ ہم نے آدمی کو وصیت کی کہ اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرے، نیکی کرے۔ اس کی ماں نے اس کو اپنے پیٹ میں رکھا، ضعف پر ضعف، شدت پر شدت اور سختی پر سختی اٹھائی، جتنا لڑکا بڑھتا گیا بوجھ زائد ہوا، جب پیدا ہوا دودھ پلایا، دو برس میں دودھ چھڑایا۔ ہم نے یہ حکم دیا کہ آدمی میری توحید واطاعت و میرا شکر بجالائے اور اپنے ماں باپ کی پرورش کا شکریہ ادا کرے اور سب کا لوٹنا میری طرف ہے۔ اے آدمی! اگر تیرے ماں باپ اس بات پر تجھ کو سختی زبردستی سے

بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ؗ وَّاتَّبِعْ

ایسی چیز کو میرا شریک بنا جس کا تجھے علم ہی نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی سے پیش آ (اور اچھی طرح ان کا ساتھ دے) حق کی تبلیغ

سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

اور حسن سلوک کرتا رہ) اور دین یعنی ان کے راستہ پر چل جو میری طرف متوجہ ہوئے پھر تم سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہے تو میں تم

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ

کو جتا (بتا) دوں گا جو تم کرتے تھے ○ اے بیٹے! اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو

فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا

پھر وہ کسی پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں بھی ہو

اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ

اللہ تعالیٰ اسے حاضر فرما دے گا' بے شک اللہ تعالیٰ ہر باریکی کا جاننے والا' خبردار ہے ○ اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور

بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ ؕ

(لوگوں کو) اچھی بات کا حکم دے (نصیحت کر) اور بُری باتوں سے منع کر اور (اس تبلیغ میں) جو مصیبت تجھ پر پڑے اس پر صبر کر'

اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ

بے شک یہ بڑے ہی ہمت کے کام ہیں ○ اور لوگوں سے بات کرنے میں بے رخی نہ کر

مجبور کریں کہ تو میرا شریک ان چیزوں کو بنا جن کا تجھ کو علم نہیں اور اس پر دلیل قائم نہیں یعنی تو یقیناً جانتا ہے کہ شرک باطل ہے اور والدین سے کوئی اس پر مجبور کرے تو ان کا کہنا نہ مان۔ غلط دین میں اور خدا کی نافرمانی میں ان کی اطاعت نہ کر۔ دنیا میں ان کا بھلائی سے ساتھ دے' ان پر احسان کر اور تو ان کی راہ کا پیرو ہو جو میری طرف خلوص سے متوجہ ہیں یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیرو مسلمان۔ پھر آخر کار تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے' میں تم کو ان سب باتوں کی خبر دوں گا اور جزاء و سزا دوں گا جو تم دنیا میں کرتے تھے۔

ف: یہ آیت سعد بن ابی وقاص کے بارے میں اتری اور لقمان کے دو قولوں کے درمیان جملہ معترضہ ہے۔

۱۶ تا ۱۹- لقمان نے بیٹے سے کہا کہ اے فرزند! اگر نیکی رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگی اور وہ سب زمینوں کے نیچے پتھروں میں چھپی ہوگی یا آسمانوں کے اوپر ہوگی یا زمین کے اندر ہوگی خدا اس کو نکال کر اس کا ثواب ضرور دے گا (علی ھذا القیاس برائی) اور بعض رزق مراد لیتے ہیں کہ جو دانہ جس کے حق کا ہوگا وہ ضرور کھائے گا وہ کہیں کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾

اور زمین پر اتراتا ہوا نہ چل' بے شک اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے' فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا ہے O

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ

اور درمیان چال چل اور اپنی آواز کچھ دھیمی کر' بے شک سب آوازوں میں بُری

لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

آواز گدھے کی آواز ہے O کیا تم نے نہیں دیکھا بے شک اللہ تعالیٰ نے جو

فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ

کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب تمہارے کام میں لگائے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تمہیں بھرپور دیں اور

مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَ

بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں (یوں ہی) جھگڑتے ہیں نہ ان کو علم ہے نہ عقل و ہدایت اور نہ کوئی روشن کتاب O اور

إِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اس کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں کہ (نہیں) بلکہ

باریک بین ہے یعنی باریک سے باریک باتوں سے خبردار ہے۔ اے فرزند! نماز قائم کر' ہمیشہ پڑھتا رہ' امر بالمعروف توحید و خیرات کا حکم دے۔ منکر یعنی شرک و بے ہودہ اور بری باتوں سے منع کر اور جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کر' امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں جو مصیبت پیش آئے اس کو برداشت کر۔ یہ باتیں ہمت کے امور سے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی ہیں اور اپنا منہ غرور سے لوگوں سے نہ پھیر' تنگ دست مسلمانوں پر غرور نہ کر' ان کو حقیر نہ گن' زمین میں اکڑ کر' اترا کر' امیری وغیرہ کے گھمنڈ میں متکبروں کی طرح نہ چل۔ خدا اکڑنے والوں کو' فخر و غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ چلنے میں فروتنی کر۔ سر جھکا کر میانہ روی اختیار کر' نرم آواز سے آہستہ بات کر' چیخنا ڈانٹنا ٹھیک نہیں۔ سب سے بدتر اور ناگوار آواز گدھے کی ہے کہ وہ بہت چیختا ہے۔

۲۰ تا ۲۱- اے لوگو! کیا تم نے یہ نہیں دیکھا اور قرآن کے ذریعہ سے معلوم نہیں کیا کہ خدا نے تمہارے نفع کے لیے آسمانوں کی چیزوں آفتاب' ماہتاب' تارے' ہوا' مینہ' بادل وغیرہ کو اور زمین کی دوسری چیزوں درخت اور جانوروں کو مسخر و تابع کیا اور تم پر اپنی نعمتیں ظاہری و باطنی اتار دیں اور تمام کر دیں یعنی نعمت اسلام تم پر پوری کر دی اور باقی بے شمار نعمتیں تم کو دیں' لیکن بعض آدمی ایسے ہیں جو خدا کے بارے میں' اس کی توحید میں' اس کے پاکیزہ مبارک دین میں' بے دلیل و حجت و ہدایت' بے علم و بے روشن کتاب لغو جھگڑے نکالتے ہیں۔ نہ کوئی دلیل عقلی نہ روایت نقلی۔ جب ان سے کہا جاتا ہے

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾

ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا (اسی کی پیروی کریں گے) اگرچہ شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلا رہا ہو ○

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا دے (اس کا فرمانبردار ہو جائے) اور وہ نیکو کار بھی ہو تو

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا

بے شک اس نے مضبوط رسی پکڑ لی اور سب کاموں کی انتہا (اور انجام) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے ○ اور جو کوئی کفر کرے تو (اے نبی ﷺ!) آپ

يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اس کے کفر کرنے سے غم نہ کھائیں ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے تو جو کچھ عمل انہوں نے کیے ہم ان کو (سب) بتا دیں گے بے شک اللہ تعالیٰ

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى

دلوں کے بھید خوب جانتا ہے ○ ہم تھوڑے دنوں کے لیے (دنیا) برتنے دیں گے پھر سخت عذاب کی طرف انہیں

عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

گھسیٹ کر لے جائیں گے ○ اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو وہ ضرور

کہ اس کو مانو جو خدا نے اپنے رسول پر اتارا اس کو پڑھو اس پر عمل کرو تو کہتے ہیں: ہم اس کا اتباع کرتے ہیں جس دین پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا' یہ اتنا نہیں سمجھتے کہ کیا اگر شیطان ان کو اور ان کے باپ دادوں کو دوزخ کی طرف بلاتا ہو تو یہ اس کی اقتداء کر لیں گے اور اس کے کہے سے دوزخ میں چلے جائیں گے۔ نعمت ظاہری سے مراد توحید ہے باطنی سے معرفت الٰہی۔ یا نعمت ظاہری آدمیوں کا بھلائیوں کو جاننا' باطنی لوگوں کا تیری برائیوں کو نہ جاننا۔ یا ظاہری مال ومنال' روپیہ پیسہ' کھانا' پینا' باطنی پھل' پھول' پانی مینہ جو بظاہر آدمی کے ہاتھ میں نہیں' یا ظاہری کرامتیں بخششیں باطنی جو بلائیں کہ ٹالیں کہ آدمی نہیں جانتا کہ کیا بلائیں ٹالی ہیں۔

۲۲ تا ۲۴۔ اور جو اپنا منہ خدا کی طرف پھیرے اور اپنا دین وعمل اس کے لیے خالص کرے بشرطیکہ وہ موحد ہو مخلص بھی ہو تو ایسا شخص دستاویز محکم کا پکڑنے والا ہے۔ عروۂ وثقیٰ سے مراد کلمہ طیبہ ہے جو مضبوط ومستحکم دستاویز ہے یعنی مضبوط دستہ جو جنت میں لے جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سب کاموں کا انجام لوٹنا ہے' سب اسی کی طرف لوٹیں گے۔ آخرت سب اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو کفر کرے گا تو وہ ہلاک ہوگا۔ تم کو کافروں کی ہلاکت کا غم کیا ہے یہ سب لوٹ کر بعد موت ہمارے پاس آئیں گے' ہم ان کو ان کے کاموں کی خبر دیں گے' جزاء اور سزا دیں گے اور اللہ تعالیٰ دلوں کے خیر وشر سے واقف ہے۔ ہم ان کو دنیا میں عیش دیتے ہیں اور تھوڑے دن یونہی رہنے دیتے ہیں پھر ان کو زبردستی عذاب غلیظ وشدید قسم قسم کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے۔

۲۵ تا ۲۶۔ اے رسول! اگر ان کافروں سے پوچھو کہ آسمان وزمین کو کس نے بنایا تو کہیں گے کہ اللہ نے اور اقرار

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا

کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (ان سے) فرمایئے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں بلکہ ان میں سے اکثر (اتنا بھی) نہیں جانتے O جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّمَا

آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب سے بے نیاز ہے (اور) سب خوبیوں والا ہے O اور اگر تمام روئے زمین

فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ

کے درخت قلم بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی اس کے بعد (اسی طرح) سات سمندر (اور سیاہی بن جائیں)

سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

تو اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہ ہوں گی بے شک اللہ تعالیٰ عزت والا حکمت والا ہے O

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

تم سب کا پیدا کرنا اور (قیامت میں دوبارہ زندہ کر کے) اٹھانا ایسا ہی ہے جیسے ایک جان کا بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے O

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ

(اے سننے والے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دن کے حصہ میں رات لاتا ہے اور رات کے حصہ میں دن لاتا ہے

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ

اور اسی نے سورج اور چاند کام میں لگائے ہر ایک ایک مقررہ میعاد تک چل رہا ہے اور (یہ کہ) بے شک اللہ تعالیٰ

کریں گے۔ تم کہو کہ خدا کا شکر کہ اتنا تو سمجھے، جب یہ سمجھے تو اس کو مانو، اس کی تعریف کرو بلکہ اکثر توحید کو نہیں مانتے، شکر الٰہی ادا نہیں کرتے۔ آسمانوں و زمینوں میں جو کچھ عجیب و غریب اشیاء ہیں سب خدا کے لیے ہیں۔ خدا ہر چیز سے بے پروا ہے۔ اپنے افعال میں محمود ہے۔

۲۷ تا ۲۸۔ زمین میں جس قدر درخت ہیں اگر ان کے قلم ہو جاویں اور سارا سمندر سیاہی ہو جائے اور اس سمندر جیسے سات سمندر اور سیاہی بن کر مدد دیں تو بھی خدا کے کلام اور علم اور قدرت کا بیان تمام نہ ہو اور یہ سب ختم ہو جائیں۔ کلمات سے مراد علم ارادہ تدبیر و قدرت و کلام ہے۔ خدا اپنی سلطنت و ملک میں غالب ہے، اپنے امر و قضاء میں حکمت والا ہے۔ اے لوگو! تم سب کی پیدائش اور پھر دوبارہ لوٹنا خدا کی قدرت کے نزدیک ایسا ہے جیسے ایک کا پیدا کرنا، خدا تمہاری باتیں سنتا ہے اور تمہارے حالات جانتا ہے، یعنی اپنی قدرت کے سبب سے ممکنات پر قادر ہے، بسبب امکانیت تو ہر ممکن پر قدرت لازم ہوگی وہاں سہولت و دشواری کو دخل نہیں۔

۲۹ تا ۳۰۔ کیا تم کو قرآن میں یہ خبر نہیں ملی کہ خدا رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے، وہ پندرہ گھنٹہ کی اور دن نو گھنٹہ کا

اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ

تمہارے کاموں سے خبردار ہے O یہ (سب انتظام) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو وہ پوجتے ہیں

مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ ۳ع ۱۱/۱۲

وہ سب باطل (اور بے اصل) ہیں اور (اس لیے کہ) بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب سے بالادست (اور) بڑائی والا ہے O کیا تم نے نہ دیکھا کہ

الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ

بے شک کشتی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دریا میں چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اپنی (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھائے بے شک اس میں ہر

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ

ایک بڑے صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے (ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں O اور جب ان پر دریا کی کوئی پہاڑ جیسی

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ

موج آ پڑتی ہے (گھیر لیتی ہے) تو وہ خالص اللہ تعالیٰ پر عقیدہ رکھ کر اسی کو پکارتے ہیں O جب وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو خشکی کی طرف بچالاتا ہے

فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَا اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾

تو ان میں سے کوئی کوئی سیدھے راستہ پر رہتا ہے (باقی اکثر منکر ہو جاتے ہیں) اور ہماری آیتوں کا انکار تو صرف ہر ایک بے وفا (دغاباز) ناشکرا ہی کرتا ہے O

ہو جاتا ہے اور کبھی دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے دن پندرہ گھنٹہ اور رات نو گھنٹہ تک آ جاتی ہے اس نے آفتاب و ماہتاب مسخر و تابع کیے ہر ایک خاص وقت تک چلتا ہے اور اپنے اپنے منازل میں ایک وقت معین تک کے لیے منتقل ہوتا رہتا ہے۔ تم جو نیکی و بدی کرتے ہو خدا سب سے خبردار ہے۔ یہ کارخانہ قدرت اس لیے پھیلایا کہ تم جانو اور اقرار کرو کہ خدا ہی حق ہے اور اسی کی عبادت ٹھیک ہے اس کے ماسوا کی عبادت بالکل باطل بے فائدہ اور کفر ہے۔ خدا ہر شئے سے متعالی و برتر ہے۔

۳۱ تا ۳۲۔ کیا تم کو قرآن میں یہ خبر نہیں ملی کہ کشتیاں خدا کے کرشمۂ قدرت سے دریاؤں میں چلتی ہیں۔ اس کی نعمت و احسان ہے کہ تم کو عجیب و غریب نشان دکھاتا ہے۔ ان باتوں میں خدا کی نشانیاں ان کو معلوم ہوتی ہیں جو تکلیف پر صابر و نعمت پر شاکر ہیں۔ جب لوگوں کو سمندر میں موجیں گھیرتی ہیں جیسے بڑے بڑے بادل اور خیمے اور ان کے سروں پر سوار ہوتی ہیں تو خدا کو خوب خلوص و عاجزی سے یاد کرنے لگتے ہیں۔ عبادت اس کی اخلاص سے کرتے ہیں، جب وہ خشکی میں پہنچا دیتا ہے تو بعض تو ویسے ہی کفر میں سخت و مضبوط رہتے ہیں اور بعض پہلی حالت سے کفر میں کچھ ذرا نرم ہو جاتے ہیں اور ہماری آیتوں کا، ہمارے رسول و قرآن کا سوائے ہر غدار، مکار، کافر، ناشکرے کے کوئی منکر نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِىْ وَالِدٌ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن کوئی باپ اپنے بچے کے کچھ کام نہ آئے گا

عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ

اور نہ کوئی کار آمد بچہ اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا' بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ

اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ

سچا ہے تو تم کو دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ دینے والا (شیطان) تم کو اللہ تعالیٰ سے

الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ

ہٹا کر دھوکہ میں ڈالے ○ بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے قیامت (کے وقت) کا ذاتی علم اور (کب) مینہ برسائے گا اور وہی جانتا ہے

يَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ

جو کچھ (ماؤں کے) پیٹ میں ہے اور کوئی جان (خود بخود) نہیں جانتی کہ وہ کل کیا کمائے گی (اور کیا کرے گی) اور کوئی جان (خود بخود)

وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌۢ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ ع ۴ / ۱۳

نہیں جانتی کہ وہ کس زمین پر مرے گی' بے شک اللہ تعالیٰ ہی (ذاتی طور پر) جاننے والا (اور جس کو چاہے) بتانے والا (خبر دینے والا) ہے ○

۳۳ تا ۳۴- اے آدمیو! مکہ والو! خدا سے اپنے رب سے ڈرو' اس کی اطاعت کرو اور اس دن سے ڈرو جس دن باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کچھ کام نہ آئے گا یعنی صرف مجرد نسب بے ایمان کو نفع نہ دے گا اور علائق دنیوی سب منقطع ہو جائیں گے۔ خدا کا وعدہ بعث بعد الموت حق ہے وہ ہو کر رہے گا۔ دنیا تم کو اپنے دھوکہ میں نہ پھانس لے اور اس کا تروتازہ ہونا اور شگفتگی تم کو دھوکہ نہ دے اور بڑا دھوکے والا یعنی شیطان کہیں تم کو فریب نہ دے۔ ''غ ر و ر'' اگر بضم ہے تو اس سے مراد وسواس وخیالات وزینت دینا ہے اور اگر بفتح ہو تو صیغہ مبالغہ ہے (مراد شیطان ہے) خدا کے پاس قیامت کا ذاتی علم ہے' بندوں سے چھپا ہوا۔ وہی مینہ وقت پر اتارتا ہے اور وہ جانتا ہے جو ماؤں کے شکموں (پیٹوں) میں ہے یعنی مرد ہے یا عورت' پورا ہے یا ناقص ہے یا بدبخت شقی ہے یا نیک سعید اور کوئی بغیر اس کے بتائے نہیں جانتا ہے کہ کل کیا کرے گا خیر یا شر اور کوئی بغیر اس کے بتائے نہیں جانتا کہ کہاں مرے گا' کون سے قدم پر سانس نکل جائے گی۔ ان باتوں کا علم بندوں سے اس نے چھپا رکھا ہے' وہ ہر بات کا عالم ہے۔ سب کے اعمال وحالات سے خبردار ہے۔

ف: علم غیب بالاستقلال خاصۂ خدا ہے بغیر اس کے بتائے نہ ولی جان سکے نہ رسول مگر وہ جس کو جس قدر چاہے بتا دے تھوڑا یا بہت۔ بعض خاص بندوں' نبیوں کو بطور معجزہ اور ولیوں کو کرامت کے طور پر بہت باتیں غیب کی تعلیم کر دیتا ہے وہ اس آیت کے منافی نہیں۔ اس آیت کا آخری لفظ ''خبیر'' ہے جس کے معنی مفسرین و محققین نے ''خبر دینے والا'' لکھے

(۳۲) سورۃ السجدۃ مکیۃ (۷۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آیاتہا ۳۰ رکوعاتہا ۳

سورۃ السجدہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں تیس آیات‘ تین رکوع ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ اَمْ

الٓمٓ O اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہ کتاب سارے جہانوں کے پروردگار کی طرف سے اُتاری گئی ہے O کیا وہ یہ

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

کہتے ہیں کہ اس کو نبی نے خود گھڑ لیا ہے (نہیں ہرگز نہیں) بلکہ وہ حق ہے آپ کے رب کی طرف سے (اس لیے نازل کی گئی) کہ آپ ایسے

اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

لوگوں کو ڈرائیں کہ جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا اس امید پر کہ وہ راہِ راست پائیں O اللہ تعالیٰ وہ ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

جس نے آسمان اور زمین اور جو ان دونوں کے درمیان میں ہے چھ دن میں بنایا‘ پھر عرش پر استواء فرمایا

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ

(غلبہ حکومت فرمایا جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اس کے سوا نہ کوئی تمہارا حمایتی ہے اور نہ کوئی سفارشی‘ کیا تم کچھ

ہیں‘ اس سے ثابت ہوا کہ ان پانچوں غیبوں کا علم جس کو اللہ تعالیٰ چاہے عطا فرماتا ہے چنانچہ تفسیر احمدی میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پانچوں غیبوں کا علم دیا جانا ثابت کیا گیا۔

سورۂ سجدہ

اس سورت میں سجدہ کا ذکر ہے‘ یہ مکہ میں نازل ہوئی ہے۔

۱- ”الم“ اس کے معنی ”انا اللہ اعلم“ یا قسم ہے۔

۲ تا ۹- یہ قرآن خدا کا کلام ہے‘ اس کا اتارا ہوا ہے‘ یہ ضرور تمام عالمین کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ بلکہ کفار مکہ وغیرہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کرلیا ہے کہ یہ اپنے دل سے جوڑ کر خدا کا نام لے دیا ہے۔ ان کا یہ کہہ دینا بالکل غلط ہے‘ بلکہ وہ تو حق و یقین ہے جو اے رسول کریم! آپ کے رب کے پاس سے آپ کے اوپر اس لیے نازل ہوا ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے اس قوم کو یعنی قریش کو ڈرائیں جن کو آپ سے پہلے کوئی اور رسول ڈرانے والا اس قوم میں نہیں آیا تا کہ وہ راہ پائیں اور گمراہی سے بچیں۔ اللہ کی وہ شان ہے کہ اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور جو ان میں اور ان کے درمیان میں ہے عجائب و غرائب سب چھ دن میں بنایا (وہ دن سب سے پہلے دنیا کے دن تھے‘ ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ہے۔ پہلا دن اتوار کا آخری دن جمعہ کا) پھر وہ تجلی نوری عرش پر جلوہ گر ہوئی۔ یوں وہ ہر چیز کے قرب و بعد‘ استواء و استقرار سے بمعانی متبادرہ جو محاورہ میں سمجھے جاتے ہیں قطعاً مبرا و پاک ہے کیونکہ یہ سب باتیں

أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ

(دھیان اور) غوروفکر نہیں کرتے O وہی آسمان سے زمین تک تمام کاموں کی تدبیر (اور انتظام اب بھی) فرماتا ہے

يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٥﴾

اس دن میں بھی کہ جس کی مقدار تمہاری گنتی میں ہزار برس ہے (یہ انتظام) اسی کی طرف لوٹے گا (اس کے سوا کوئی انتظام نہیں کرسکتا) O

ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦﴾ الَّذِي أَحْسَنَ

وہی ہر پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے، عزت (اور) رحمت والا ہے O وہ وہ ہے جس نے جو چیز

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ

بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش کی ابتداء مٹی سے فرمائی O پھر اس کی نسل ایک بے قدر

نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن

پانی کے خلاصہ سے بنائی O پھر اسے ٹھیک کیا اور اس میں اپنی

رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا

طرف کی روح پھونکی اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے (مگر) تم تو بہت ہی کم

جسموں کی صفات ہیں اور وہ جسموں سے پاک ہے مگر باعتبار تجلیات اس قسم کی اصطلاحات منسوب بذات ہوتی ہیں۔ سوان معنی کے لحاظ سے وہ عرش پر متجلی تھا۔ پس نزول وعروج واستواء وغیرہ سب باتوں سے اگر بمعانی ظاہر ہوں وہ قطعاً منزہ ہے۔

اے لوگو! خاص کر مکہ والو! سوائے اس کے تمہارا کوئی ولی نہیں کہ بسبب قرابت تمہاری حمایت بے حکم خدا کرے اور نہ کوئی سفارشی۔ جب اس کا عذاب واقع ہو جائے تو پھر تم کو کوئی نہیں بچا سکتا پھر تم کیوں نہیں سمجھتے اور قرآنی نصیحت کیوں نہیں مانتے۔

وہی تو تدبیر وحکمت سے آسمان سے مقدرات اتارتا ہے مثلاً رنج وراحت مینہ وحی وغیرہ' پھر آسمان کے فرشتے جو وحی لے کر زمین میں آتے ہیں دن بھر میں اوپر چڑھ جاتے ہیں' وہ دن اتنا بڑا ہے کہ اس کی مقدار تمہاری دنیا کے دنوں کے حساب سے جن سے تم حساب کتاب کرتے ہو پورے ہزار برس ہے یعنی مقدار چڑھنے اترنے وغیرہ فرشتوں کے لیے ہزار برس کی ہے۔ وہ زمین و آسمان کا مدبر وحاکم ہے' ہر غیب کا یعنی جو بندوں سے غائب ہے اور جو ابھی نہیں ہوا ہے عالم ہے اور نیز ہر شہادت کا جو بندے جانتے ہیں اور جو ہو چکا ہے سب جانتا ہے' وہ کافروں پر غالب ومنتقم ہے' مسلمانوں پر رحمت والا ہے۔ اسی نے تو ہر چیز کی پیدائش کو محکم ومضبوط عمدہ طرح سے بنایا اور آدمی کی پیدائش کو مٹی سے بنایا یعنی کل روئے زمین سے کچھ حصہ خاک لے کر آدم علیہ السلام کو بنایا۔ پھر آدم کی نسل واولاد نچوڑے ہوئے پانی سے چلائی یعنی نطفہ سے جو ضعیف مقدار پانی ہے یعنی مرد وعورت کی منی پھر نطفہ کو درست کر کے بنایا شکم مادر میں اور اس میں اپنی قدرت کی روح پھونک دی اور تمہارے لیے کان بنائے جن سے تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ

شکر ادا کرتے ہو ○ اور کافروں نے کہا کہ کیا جب ہم (گل سڑ کر) مٹی میں مل جائیں گے کیا ہم

خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۬ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

پھر نئے سرے سے بنیں گے' بلکہ وہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے سے منکر ہیں ○

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ جو موت کا فرشتہ تمہارے اوپر مقرر ہے وہ تمہاری روح قبض کرے گا' پھر تم سب اپنے رب کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ع ۱ ۱۱ ۱۴

لوٹائے جاؤ گے ○ اور کاش! آپ مجرموں کو دیکھیں جب وہ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے (کہہ رہے) ہوں گے کہ اے ہمارے رب!

رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

اب ہم نے سب کچھ دیکھ لیا اور ہم نے (آپ کا فرمان) سنا تو ہم کو (دنیا کی طرف) واپس بھیج تا کہ ہم نیک کام کریں' بے شک اب ہم کو یقین آ گیا ○

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ

اور اگر ہم چاہتے تو ضرور ہر جان کو (زبردستی) اس کی ہدایت پر لے آتے لیکن میرے علم ازلی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں ضرور

حق و ہدایت کو سنتے ہو' آنکھیں بنائیں جن سے تم حق و یقین کو دیکھو اور غور کرو۔ بایں ہمہ تم شکر الٰہی بہت کم بجالاتے ہو۔

۱۰ تا ۱۱- کافر یعنی ابوجہل وغیرہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم زمین میں ہلاک ہو جائیں گے' مر کر خاک ہو جائیں گے تو پھر از سر نو دوسری پیدائش میں آئیں گے یہ تو ہرگز نہ ہوگا' بلکہ اے رسول! یہ کافران باتوں سے اپنے رب کی ملاقات سے اور اس کے پاس جانے سے انکار ہی کرنا چاہتے ہیں' اس کو مانتے ہی نہیں۔ تم ان سے کہہ دو کہ تم کو ملک الموت عزرائیل مارتا ہے جو تمہاری روح قبض کرنے پر خدا کی طرف سے مقرر ہے' وہ تم کو مارے گا پھر اپنے رب کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

۱۲ تا ۱۴- اے رسول! اس وقت اگر تم حال دیکھو تو تعجب آئے کہ کافر مشرک' مجرم بروز محشر رب کے سامنے سر جھکائے شرمسار و ذلیل کھڑے ہوں' کہتے ہوں کہ اے پروردگار! اب ہم نے وہ باتیں دیکھ لیں جو نہ دیکھی تھیں اور سن لیں جو نہ سنی تھیں اور تیری قدرت پر اور ایمان کے حکموں پر پورا یقین ہو گیا' جنت اور دوزخ آنکھوں سے دیکھ لی اب تو ہم کو دنیا میں لوٹ کر بھیج کہ ایمان لائیں' اعمال صالحہ کریں' اب ہم یقین و تصدیق والے ہیں۔ تیرا' تیرے رسول و کتاب و بعث و نشر کا اقرار کرتے ہیں اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اس کی ہدایت و معرفت دیتے' سارا جہان مسلمان ہوتا' مگر میرا قول و قرار تو ازل سے واجب و لازم ہو چکا ہے کہ کافر بھی پیدا کروں گا اور جتنے کافر ہیں خواہ جن ہوں خواہ انس سب کو دوزخ میں بھر دوں گا۔ اگر یہ بات ازل سے نہ مقدر ہو چکی ہوتی تو میں سب کو ہدایت دیتا' سب معرفت و توحید سے مکرم ہوتے اور

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا

تمام (نافرمان) جنوں اور انسانوں سے (ان کے بد اعمال کی سزا میں) جہنم بھر دوں گا O (اور ان سے کہا جائے گا کہ) اب اس کا بدلہ چکھو

نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا

کہ جو تم اس دن کی حاضری کو بھول بیٹھے تھے' ہم نے بھی تمہیں چھوڑ دیا اور اب اپنے کردار کے بدلے تم دائمی

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا

عذاب چکھو O بے شک ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ آیتیں انہیں یاد دلائی جاتی ہیں (اور ان کو سمجھایا

سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة تَتَجَافٰى

جاتا ہے) تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) پاکی بیان کرتے ہیں اور (اس کا حکم ماننے سے) تکبر نہیں کرتے ہیں O

جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا

(رات کو) خواب گاہوں اور بستروں سے ان کی کروٹیں جدا ہو جاتی ہیں اور خوف و امید سے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ

ہمارے دیئے ہوئے میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں O تو کسی جان کو نہیں معلوم جو ان کے کاموں کے بدلے ان کے لیے

دوزخ میں ڈال کر کافروں سے کہا جائے گا کہ اس کا مزا چکھو جو تم نے عہد الٰہی کو فراموش کیا تھا' ایمان کا اقرار اور اعمال صالحہ نہ بجالائے تھے اور آج کے دن کا آنا بھول گئے تھے۔ اب ہم تم کو دوزخ میں بھولے ہوئے کی طرح چھوڑ دیتے ہیں' اپنی رحمت سے محروم کرتے ہیں' ہمیشہ رہو اور عذاب ابدی چکھو اور اپنے کیے کا مزا پاؤ۔

۱۵ تا ۲۲۔ بے شک ہماری آیتوں کی تصدیق تو وہ لوگ کرتے ہیں اور رسول و قرآن کو وہ لوگ مانتے ہیں جو زندہ دل ہیں' جب قرآن کی آیت کے ساتھ ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں' اطاعت بجالاتے ہیں' اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور آیات قرآن کے ماننے سے سرکشی و تکبر و غرور نہیں کرتے۔ فروتنی و عاجزی ظاہر کرتے ہیں یعنی جب نماز کو بذریعہ اذان و اقامت بلائے جاتے ہیں تو فوراً خوش ہو کر خدا کی عاجزی سے تسبیح کرتے ہوئے آتے ہیں اور نماز باجماعت پڑھتے ہیں (اس آیت میں ''انما'' کہہ کر منافقوں پر طعن کیا گیا ہے کہ اگر وہ کسی نماز کو آتے بھی ہیں تو نہایت سستی و کسل مندی بہ مجبوری قہراً بے رغبتی سے جبراً قہراً لوگوں کے دکھانے کو آتے ہیں) اپنے پہلو فرشوں' بستروں سے خواب گاہوں سے الگ رکھتے ہیں یعنی ان کو نماز کا مزا ہے' رات کو سونے سے اٹھ کر تہجد اپنے گھروں میں پڑھتے ہیں۔ ''تتجافی جنوبھم عن المضاجع'' سے مراد تو ادائے نماز تہجد ہے یا ادائے نماز عشاء) اپنے رب کو پکارتے ہیں یعنی اسی کی عبادت کرتے ہیں' نماز پنج وقت خضوع و رغبت سے ادا کرتے ہیں' اسی سے ڈرتے ہیں' اسی سے

أَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ

آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے O تو کیا جو ایمان والا ہے وہ بدکار فرمان کی طرح ہو جائے گا؟

فَاسِقًا ۘ لَا يَسْتَوُونَ ﴿١٨﴾ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ وقف غفران

وہ (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے O لیکن جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے تو ان کے لیے مہمان داری

جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا

میں بسنے کے لائق باغ ہیں' یہ ان کے (نیک) کاموں کا بدلہ ہے O لیکن وہ لوگ جنہوں نے نافرمانی کی ان کا ٹھکانہ

فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَ

آگ ہے' جب وہ اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا

قِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾

کہ آگ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے O

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ

اور ہم (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے انہیں دنیا کا کچھ عذاب ضرور چکھائیں گے جسے دیکھنے والے امید کریں کہ

الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

یہ (اپنی بدکرداری سے) ابھی باز آ جائیں گے O اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا

آرزو وامید رکھتے ہیں' ظاہری لالچ یا ڈر سے یا دکھانے کو نماز نہیں پڑھتے ہیں اور اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے صدقہ دیتے ہیں' راہ مولیٰ میں خرچ کرتے ہیں' تو ایسے لوگوں کے لیے جو ثواب و کرامت و بدلہ چھپا رکھا گیا ہے اور تیار کیا گیا ہے اور جو جو دل کی خوشیاں اور آنکھوں کی ٹھنکیاں اور رحمتیں جنت میں ان کے لیے ان کے اعمال صالحہ کے بدلے میں مہیا ہوئے ہیں اس کو وہ نہیں جانتے۔ یا یہ کہ کوئی نہیں جانتا۔ کیا جو شخص مسلمان مخلص ہو یعنی مولا علی وغیرہ اس جیسا ہو نہیں سکتا جو فاسق ہے' منافق ہے یعنی ولید بن عتبہ وغیرہ ہرگز وہ دونوں یکساں نہیں ہو سکتے۔ ثواب و کرامت و منزلت میں (ان دونوں میں کچھ گفتگو تھی' وہ طول کو پہنچی' مولا علی نے اس کو فاسق کہا' ان کی تصدیق قرآن میں اتری) بلکہ جو رسول و قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے تو ان کی منزل عیش جنت الماویٰ ہے' ان کے نیک کاموں کے بدلہ میں تحفہ ملے گا اور جو فاسق و منافق ہیں ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے' وہ جتنا اس میں باہر نکلنا چاہیں گے اور بھاگیں گے اسی میں بار بار لوٹ کر ڈالیں جائیں گے لوہے کے ہتھوڑوں سے مار کر' اور ان سے کہا جائے گا یعنی دوزخ کے فرشتے زبانیہ کہیں گے: اب اپنے حشر و

ع ۲ ۱۱ ۱۵ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

کہ جس کو اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی اور اس نے ان سے منہ پھیر لیا' بے شک ہم مجرموں سے ضرور بدلہ لیں گے O

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ

اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں (یا موسیٰ کی ملاقات میں)

مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ ج وَ

شک نہ کرو اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے رہنما بنایا O اور

جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ قف وَكَانُوْا

ہم نے ان میں سے کچھ پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے (ان کی) رہنمائی کرتے تھے (یعنی انبیاء بنی اسرائیل اور علماء) جب انہوں نے صبر کیا تھا

بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

اور ہماری آیتوں پر (بھی) یقین رکھتے تھے O بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ فرما دے گا جس

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

بات میں کہ وہ اختلاف کرتے تھے O کیا انہیں اس سے ہدایت نہ ہوئی (اور ان کی آنکھیں

رسول کے جھٹلانے کے بدلے آتش دوزخ کا مزا چکھا کرو۔ یہ عذاب وہاں جہنم میں جا کر ہوگا اور ہم ان کو یعنی کفار مکہ وغیرہ کو تھوڑا سا ظاہری عذاب دنیا میں بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھائیں گے تاکہ شاید یہ سمجھیں اور کفر سے توبہ کریں' چنانچہ انہوں نے دنیا میں قحط' خشک سالی' وباء امراض' قتل و شکستیں وغیرہ پائیں اور بعض قبر کا عذاب مراد لیتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم' سرکش' نافرمان کون ہوگا جس کو اللہ کی آیات سے نصیحت دی جائے اور پھر وہ اس سے روگردانی کرے۔ بے شک ہم مجرمین مشرکین سے انتقام لینے والے ہیں اور سب کو سزا دینے والے ہیں۔ یہ آیت منافقین کی شان میں نازل ہوئی۔

۲۳ تا ۲۵۔ اے رسول! ہم نے موسیٰ کو توریت اکٹھی لکھی ہوئی دی پس تم ان کی ملاقات میں شک نہ کرو (یعنی موسیٰ علیہ السلام) سے تم شب معراج میں ملے تھے یا ضمیر ''لقائه'' قرآن کی طرف راجع ہو۔ یعنی جس طرح موسیٰ (علیہ السلام) کو توریت دی تھی اسی طرح آپ کو قرآن دیا۔ آپ کے کسی امتی کو موسیٰ (علیہ السلام) کی اور آپ کی ملاقات یا قرآن کے ملنے میں شک نہ کرنا چاہیے۔ یہ خطاب بظاہر نبی کریم علیہ السلام سے ہے مگر مراد خطاب سے امت ہے۔ نبی سے شک وغیرہ ممکن نہیں وہ معصوم ہوتے ہیں۔ قادری غفرلہ۔) اور ہم نے توریت کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا تھا اور ہم نے بہت سے بنی اسرائیل کو امام بنایا تھا' وہ ہمارے اوامر کی ہدایت کرتے تھے۔ لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے تھے' یہ ان کو مصیبت پر صبر کا بدلہ دیا' وہ ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثنا بیان کرتے تھے۔ اے رسول

كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ط

نہ کھلیں) کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے ہی زمانہ والے (ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے) ہلاک کر دیئے کہ یہ آج ان کے گھروں

إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ط أَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوْقُ

میں چل پھر رہے ہیں، بے شک اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں (عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے) کیا وہ سنتے نہیں O کیا انہوں نے نہیں دیکھا

الْمَآءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ

کہ بے شک ہم خشک زمین کی طرف پانی بھیجتے ہیں، پھر اس کے ذریعہ سے کھیتی نکالتے ہیں، اس میں سے

أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ط أَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

ان کے چوپائے اور وہ خود بھی کھاتے ہیں، کیا انہیں کچھ سوجتا نہیں O اور کافر کہتے ہیں کہ

هٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ

یہ فیصلے کا دن کب ہو گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ فیصلے کے دن

الَّذِيْنَ كَفَرُوْآ إِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَأَعْرِضْ

کافروں کو ان کا ایمان کچھ نفع نہ دے گا اور نہ انہیں (ایمان لانے کی) مہلت ملے گی O تو آپ ان سے (جھگڑا

الثلثة

(صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب ان سب باتوں میں بروز حشر فیصلہ کرے گا جن باتوں میں وہ مختلف تھے فیصلہ کر دے گا اور شکوک رفع کر دے گا۔ ''بینھم'' کی ضمیر بنی اسرائیل کی طرف راجع ہے۔

۲۶ تا ۳۰۔ کیا کفار مکہ کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ ہم نے ان سے پہلے صدہا امتیں عذاب سے ہلاک کر ڈالیں، بہت وہ لوگ جو اپنے شہروں میں گھروں میں یونہی چلتے پھرتے تھے، ہلاک کر دیے گئے یعنی قوم شعیب و صالح و ہود وغیرہ فنا کر دیئے، ان کی حالت میں اور عذاب سے ہلاک ہونے میں پچھلوں کے لیے عبرت اور قدرت کی بڑی نشانی ہے، کیا یہ مکہ والے کسی کا کہا نہیں سنتے، نصیحت کرنے والے کی اطاعت نہیں کرتے۔ کیا انہوں نے یہ نہیں جانا کہ ہم پانی کو خشک چٹیل زمین پر بھیجتے ہیں اور وہاں مینہ کے ذریعہ سے کھیتی نکالتے ہیں، گھاس اگاتے ہیں، جس کے بعض حصے پتے جانور کھاتے ہیں اور بعض وہ خود کھاتے ہیں یعنی دانہ، پھل، ترکاری، کیا یہ اتنا نہیں جانتے کہ یہ سب باتیں خدا ہی کرتا ہے اور بعض کافر کہتے ہیں یعنی بنی خزیمہ و بنی کنانہ کہ مکہ کی فتح کب تک ہوگی، اگر مسلمانوں کا یہ دعویٰ سچا ہے اور خدا کے رسول کی پیش گوئی حق ہے تو کوئی اس کی مدت بتاؤ، یعنی یہ باتیں بطور مسخرا پن کہتے تھے، اس پیش گوئی کو صرف خیال سمجھتے تھے۔ اے رسول کریم! ان ہنسنے والوں سے کہہ دو کہ جب فتح کا دن ہوگا تو کافروں سے نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ان کو قتل سے مہلت ملے گی۔ پس اے رسول! تم ان سے یعنی بنی خزیمہ وغیرہ سے منہ پھیر لو۔ ان کو بکنے دو کچھ خیال نہ کرو۔ بروز فتح مکہ ان کے ہلاک ہونے کا انتظار کرو وہ تمہاری ہلاکت کے منتظر ہیں۔

ع ۳/۸ ۱۶

عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

کرنے سے) منہ پھیر لیجئے (اور کنارہ کر لیجئے) اور (ان پر عذاب نازل ہونے کا) انتظار کیجئے' بے شک وہ بھی انتظار کر رہے ہیں O

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُهَا ۷۳ رُکُوْعَاتُهَا ۹

سورۃ الاحزاب مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں تہتر آیات' نو رکوع ہے

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اے غیب کی خبر دینے والے (نبی)! (یوں ہی) اللہ تعالیٰ کا خوف رکھئے اور کافروں اور منافقوں کی ایک نہ سنیے (وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے)

كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤی اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ

بے شک اللہ تعالیٰ علم والا' حکمت والا ہے O اور جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی ہوتی ہے اسی کی پیروی کرتے رہیے' بے شک

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے O اور (اے نبی ﷺ!) اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھئے اور اللہ تعالیٰ ہی کارسازی

وَكِیْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ

کے لیے کافی ہے O اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی (کے سینہ) میں دو دل نہیں رکھے اور تمہاری

ف: بعض ''یوم الفتح'' سے مراد قیامت لیتے ہیں بسبب ''لا ینفع ایمانهم'' کے اور جو فتح مکہ مراد لیتے ہیں جیسے صاحب تفسیر عباسی وہ ''لا ینفع ایمانهم'' کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ بروز فتح مکہ جب وہ قتل کیے جائیں گے اور بوقت موت فرشتے دیکھیں گے اس وقت ایمان مقبول نہ ہوگا۔ چنانچہ بہت سے بنی خزیمہ بروز فتح مکہ مارے گئے اور معجزۂ اخبار غیبی سچا اور ظاہر ہوگیا۔

سورۃ الاحزاب

سورت احزاب میں لشکروں کا ذکر ہے' یہ سب مدینہ میں اتری۔

۱ تا ۳۔ اے نبی! خدا ہی سے ڈرو اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانو۔ خدا ان کی باتوں کا عالم ہے کہ یہ تمہارے قتل و ایذاء کا ارادہ رکھتے ہیں' وہ حکمت والا ہے کہ وفاء عہد کا حکم دیا اور اس حکم کا اتباع کرو جو تمہارے رب کے پاس سے تم کو بذریعہ وحی بتایا جائے اور قرآن میں جو حکم اترے۔ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وفاء عہد اور نقض عہد خدا کو سب کی خبر ہے۔ اے رسول! تم خدا پر توکل کرو خدا تمہارے لیے کافی و کفیل و وکیل ہے' اس نے جو وعدہ نصرت کیا ہے وہ ضرور پورا کرے گا اور تمہاری ہر طرح حفاظت کرے گا۔ ابوسفیان بن حرب' عکرمہ ابن ابوجہل' ابواعور سلمی وغیرہ ایام صلح میں مدینہ گئے اور مدینہ کے منافقوں نے ان کو ٹھہرلیا عبداللہ بن ابی بن سلول' معتب بن قشیر' جندب بن قیس وغیرہ نے۔ تب کفار مکہ نے حضرت سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں کے قائل ہو جائیں اور نہ آپ ہم سے لڑیں نہ آپ سے ہم۔ اس پر بعض صحابہ کو غصہ آ گیا' قریب تھا کہ ان کو مار ڈالیں مگر حضرت نے روکا تب اترا کہ خدا سے ڈرو' نقض عہد نہ کرو' ایام صلح میں جھگڑا نہ پھیلاؤ اور کافروں اور منافقوں کا کہا بھی نہ مانو۔

اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ

ان عورتوں (بیبیوں) کو جن کو تم نے اپنی ماؤں کی طرح کہہ دیا تمہاری مائیں نہیں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں

اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ

منہ بولے بیٹوں کو تمہارا بیٹا بنایا' یہ تمہارے اپنے منہ کا ہی کہنا ہے اور اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے

يَهْدِي السَّبِيْلَ ④ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

اور وہی سیدھی راہ دکھاتا ہے O تم ان کو اُن کے اصلی باپوں ہی کے نام سے پکارا کرو' یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بہتر ہے'

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ

پھر اگر تم کو ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں (بشریت میں چچا زاد بھائی) اور تم پر اس میں کوئی

۴ تا ۵- خدا نے کسی آدمی کے سینہ میں دو دل نہیں رکھے (ابو معمر جمیل بن اسد کو بسبب قوت حافظہ اہل عرب ذو قلبین کہتے تھے یعنی اس کے دو دل ہیں کہ سب سے زائد حافظہ ہے' اس کا رد کیا' اس کہنے کا اعتبار نہیں) اور نہ اس نے تمہاری زوجات کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری مائیں کر دیا (اوس بن صامت برادر عبادہ بن صامت نے اپنی بی بی خولہ سے ظہار کیا اور قسم کھائی کہ تو میری ماں کے برابر ہے اور یونہی بہت لوگ ظہار کرتے تھے اور ان کو ماں جانتے تھے' اس کی نسبت کہا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بھی لغو بات ہے) اور نہ تمہارے منہ بولے لڑکوں کو جن کو تم نے متبنیٰ بنایا ہے سچ مچ حقیقی لڑکے کا حکم دیا۔ (عرب کا دستور تھا کہ لڑکوں کو پرورش کرتے تھے' بیٹے بنا لیتے تھے اور فرزند نسبی کا حکم دیتے تھے' اس کی مدد کرتے تھے اس کے بدلے لڑتے تھے اس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ) یہ سب باتیں تمہاری فضول باتیں ہیں جن کو تم زبان سے کہتے ہو مگر واقع میں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ حق بات جو واقعی سچی ہوتی ہے کہتا اور بیان کرتا ہے اور راہ راست دکھاتا ہے۔ اے مسلمانو! متبنیٰ لڑکوں کو ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارا کرو یہ بات خدا کے نزدیک افضل واولیٰ ہے' انصاف کی ہے' بنائے ہوئے باپوں کی طرف ان کی نسبت نہ کرو' اگر تم کو حقیقی باپ معلوم نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور غلام ہیں' ان کا نام لے کر ان کو پکارو مثلاً عبداللہ' عبدالرحیم' عبدالرزاق اس قسم کے نام رکھ لو ان سے پکارو اور اگر کبھی خطا سے بنائے باپوں کی طرف بھی نسبت کر لو اور زبان سے کبھی نکل جائے تو گناہ نہیں۔ لیکن گناہ تو اس کا ہے جو تمہارے دل قصد کر کے کہیں یعنی جان بوجھ کر مطابق رسم جاہلیت کہو گے تو ماخوذ ہو گے' تم کو پکڑا جائے گا۔ خدا اگلے گناہوں کا بخشنے والا ہے' آگے کو رحمت کرنے والا ہے۔

ف: عرب کے لوگ متبنیٰ کو مثل فرزند صلبی (حقیقی) سمجھتے تھے اور جس عورت کو ماں کہہ لیتے تھے اس کو مثل حقیقی والدہ کے جانتے تھے' اس کا رد اترا کہ سب خیالی باتیں ہیں یعنی متبنیٰ کا اصلی بیٹا ہونا اور کسی کے دو دل ہونا۔ حضرت زید حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے' انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا' حضرت نے ان کو آزاد کر دیا' لوگ ان کو زید بن محمد کہتے تھے' اس بات سے ممانعت اتری۔

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ أَخْطَأْتُم بِهِۦ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ

گناہ نہیں جو نادانی اور بھول چوک میں تم سے صادر ہوا' ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد (اور ارادہ) سے کرو اور اللہ تعالیٰ

ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝٥ ٱلنَّبِىُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَ

بخشنے والا' مہربان ہے ○ (یہ) نبی (ﷺ) مسلمانوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک اور قریب ہیں اور

أَزْوَٰجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمْ ۗ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِى

ان کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں اور رشتہ والے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بہ نسبت مسلمانوں اور مہاجروں کے زیادہ

كِتَٰبِ ٱللَّهِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ إِلَّآ أَن تَفْعَلُوٓا۟ إِلَىٰٓ

قریب اور حق دار ہیں مگر تم اپنے (رفیقوں اور) دوستوں پر کوئی احسان کرو (تو کر سکتے

أَوْلِيَآئِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْكِتَٰبِ مَسْطُورًا ۝٦ وَإِذْ

ہو) یہ کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا جا چکا ہے ○ (اے نبی ﷺ!

أَخَذْنَا مِنَ ٱلنَّبِيِّۦنَ مِيثَٰقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَٰهِيمَ

اس وقت کو یاد کیجئے) جب ہم نے سب نبیوں سے عہد لیا اور آپ سے بھی اور نوح اور ابراہیم

۶- نبی مسلمانوں کے لیے ان کی جان سے زائد اولیٰ ہیں (یعنی ان کو مسلمانوں کے جان و مال میں تصرف کا وہ منصب حاصل ہے جو خود ان کو نہیں اور مسلمانوں کو ان کے ساتھ وہ محبت وعلاقہ ہونا چاہیے جو اپنی جانوں کے ساتھ نہیں اور وہ ان کے والی ہیں' ان کے مرنے کے بعد ان کی اولاد کی حفاظت کے کفیل ہیں' چنانچہ حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مر جائے اور اولاد مفلس چھوڑے تو اس کا کل بار (بوجھ) میرے اوپر ہے اور اگر قرض رہے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور اگر مال اسباب باقی رہے تو اس کے وارثوں کو ملے گا) اور رسول کی ازواج مطہرات مسلمانوں کے لیے تعظیم و وقار و حرمت میں مثل حقیقی ماؤں کے ہیں اور ذوی الارحام نسبی قرابت والے آپس میں ایک دوسرے کے مال کے قانون وراثت کے مطابق مستحق ہیں اور اخوت وحلف وتبنیت کے حقوق سب منسوخ ہیں اور مسلمانوں اور مہاجروں سے خدا کی کتاب میں یعنی لوح محفوظ میں مرقوم ہے یا مراد توریت ہے یا قرآن ہے' مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کو خدا کی راہ میں کچھ دو۔ ان کے ساتھ احسان کرو تو کوئی مضائقہ نہیں یعنی مرض الموت میں تہائی مال تک کی وصیت جائز ہے' جس کو چاہے کر سکتا ہے' اس سے زائد نہیں کر سکتا۔ وہ مرنے کے بعد جاری کی جائے گی اور اگر نسبی وارث کوئی نہ ہو تو کل مال کی وصیت جائز ہے۔ یہ حکم یعنی وراثت وقرابت و وصیت احباب کتاب یعنی لوح محفوظ میں ہے یا توریت وقرآن میں مسطور ہے بنی اسرائیل پر بھی یہی حکم تھا۔

۷ تا ۸- اے رسول! ہم نے پیغمبروں سے عہد و پیمان لیے تھے کہ اپنی اپنی امتوں کو تبلیغ احکام کریں اور خاص تم سے

وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۷﴾

اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم (علیہم السلام) سے بھی اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا O

لِّيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾ ع

تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کی بابت سوال فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا وہ احسان یاد کرو جو تم پر ہوا جب کہ تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تو ہم نے ان پر آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جو تم کو نظر نہ آئے (یعنی فرشتوں کے) اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام

بَصِيْرًا ﴿۹﴾ ۚ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ

دیکھ رہا ہے O جب کہ وہ (لشکر) تم پر (مدینہ کی) اوپر کی جانب سے بھی اور نیچے کی جانب سے بھی چڑھ آئے اور

زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ

جب کہ (لوگوں کی) آنکھیں ٹھٹک کر رہ گئیں (پتھرا گئیں) اور دل گلوں کے پاس آ گئے اور تم اللہ تعالیٰ پر (امید و یاس کے

بھی عہد لیا کہ اپنی قوم کو اگلی کتابوں و رسولوں کے احکام کی خبر پہنچاؤ اور ایمان کا حکم کرو، اور نوح اور ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام سے بھی عہد لیا اور ان سب رسولوں سے سخت مضبوط عہد باندھا کہ تبلیغ رسالت کریں اور اگلے پچھلوں کی آمد کی خبر بتاتے رہیں اور پچھلے اگلوں کی تصدیق کرتے رہیں اور اپنی اپنی قوم کو ایمان کا حکم دیتے رہیں۔ ہم نے یہ عہد و پیمان اس لیے لیے تھے کہ سچوں کے سچ کا بروز قیامت سوال کریں یعنی سچے رسولوں سے تبلیغ کا سوال ہوگا اور عہد وفا کرنے والوں سے عہد کا اور مسلمانوں سے ایمان کا یعنی ان لوگوں سے ان باتوں کا سوال ہوگا۔ یہ سچا جواب دیں گے اور جو کافر تھے رسول و قرآن کے منکر تھے ان کے لیے اللہ نے سخت درد والا عذاب مقرر کیا ہے جو ان کے دلوں کی خبر لے گا۔ یہ پانچ رسول اولوالعزم ہیں، ان میں سے سب سے مقدم و اعلیٰ سب سے افضل ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۹ تا ۱۱۔ اے مسلمانو! اللہ کی نعمت یاد کرو، اس کا شکر ادا کرو کہ اس نے جب بہت سے لشکروں نے ہجوم کر کے اکٹھے ہو کر تم کو گھیر لیا تم سے دشمن کو دفع کیا۔ اس وقت ہم نے سخت پروائی ہوا بھیجی اور فرشتوں کے لشکر کی صفیں جن کو تم نہ دیکھ سکتے تھے اور جو تم اس وقت کام کرتے تھے اللہ ان کا دیکھنے والا ہے، وہ تمہارے سب کام دیکھتا تھا کہ خندق کھودتے تھے۔ جب کافر ہر طرف سے اکٹھے ہو کر مدینہ کے شرقی نالہ سے جو اونچا تھا طلحہ بن خویلد اسدی وغیرہ اور وادیٔ اسفل سے ابوالاعور سلمی اور ابوسفیان وغیرہ کی جماعتیں آئیں اور اس وقت لوگوں کی آنکھیں پھرنے لگیں، نگاہیں بدلنے لگیں یعنی منافقوں

الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾

ساتھ) طرح طرح کے گمان کرنے لگے ○ اس موقع پر مسلمانوں کی بڑی جانچ ہوئی اور بڑی سختی سے جھنجوڑے گئے ○

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا

اور جب کہ منافق اور جن کے دلوں میں (شک کی) بیماری تھی کہنے لگے کہ ہم سے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے جو وعدہ کیا

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ

تھا وہ صرف دھوکہ ہی تھا ○ اور جب کہ ان (منافقوں) کے ایک گروہ نے کہا کہ اے مدینہ والو! (یہاں)

يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ

تم ٹھہر نہ سکو گے (یا دشمن کا مقابلہ نہ کرسکو گے) تو (اپنے گھروں کو) لوٹ جاؤ (اور اپنی جانیں بچاؤ) اور ان (منافقوں) میں سے

يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا

ایک گروہ نبی کریم (ﷺ) سے رخصت مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ ہمارے گھر اکیلے بے حفاظت ہیں حالانکہ وہ اکیلے نہ تھے وہ (اس بہانہ سے)

فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ

صرف بھاگنا ہی چاہتے تھے ○ اور اگر ان پر مدینہ کی اطراف سے فوجیں آ پڑتیں پھر ان سے فتنہ و فساد اور

مغ عند المتقدمین ۱۲

کے چہروں کے رنگ اڑنے لگے اور دل اندر سے اچھل کر منہ کو آنے لگے یعنی شدت خوف سے دھڑکنے لگے اور تم کو اے منافقو! طرح طرح کے بے ہودہ خیالات آنے لگے۔ کوئی کہتا تھا کہ اللہ رسول کی مدد نہ کرے گا' کوئی کہتا تھا کہ وعدہ فتح غلط ہوا۔ اس ہولناک وقت میں مسلمان کا امتحان تھا اور جانچ تھی اور وہ بہت سخت طرح ہلائے گئے تھے اور آفتوں میں پھنسائے گئے تھے اور مشکلوں میں ڈالے گئے تھے یعنی کفار کا ہجوم تھا' منافقوں کے طعنے تھے' سامانوں کی کمی تھی' قحط سردی وغیرہ سب تھا۔

۱۲ تا ۱۷۔ اس وقت نفاق والے یعنی عبداللہ ابن ابی بن سلول وغیرہ اور جو لوگ کہ ان کے دلوں میں شک و نفاق کی بیماری تھی یعنی معتب بن قشیر وغیرہ کہتے تھے کہ ہم سے جو خدا اور رسول نے فتح مدائن و حصول خزائن وغیرہ کے وعدے کیے تھے وہ سب نرا دھوکہ ہی تھا' مدینہ کے دو قدم باہر تو نکل ہی نہیں سکتے مشرق و مغرب تک کی فتح تو بڑی چیز ہے۔ اس وقت منافقوں کا ایک گروہ یعنی بنی حارث وغیرہ اپنے دوستوں سے کہتا تھا کہ اے اہل مدینہ! اب یہاں یعنی خندق کے پاس رکنے کا موقع نہیں کہ سارے عرب کا ہجوم ہے' مدینہ میں لوٹ چلو اور بعض منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ کو لوٹ جانے کی اجازت لینے لگے۔ کہتے ہیں کہ اے رسول! ہمارے گھر خالی ہیں' اکیلے ہیں' ڈاکہ' لوٹ مار کا اندیشہ ہے' ان کا کوئی محافظ نہیں ہے حالانکہ درحقیقت وہ جھوٹے ہیں' گھر اچھے خاصے مضبوط و محفوظ ہیں' ان کا ان باتوں سے سوا اس کے اور کوئی مطلب نہیں تھا کہ حیلہ کر کے میدان جنگ سے بھاگ جائیں۔ اگر کوئی مدینہ میں گھس آئے اور چاروں طرف سے

لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ

کفر کا سوال کیا جاتا تو وہ فوراً ان کا کہا ہوا کر بیٹھتے (اور فساد پر آمادہ ہو جاتے) اور اس میں کچھ بھی دیر نہ لگاتے O اور بے شک وہ اس سے پہلے

مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿١٥﴾

اللہ تعالیٰ سے (یہ) عہد کر چکے تھے کہ وہ ہرگز (دشمن کے مقابلہ میں) پیٹھ نہ پھیریں گے (مگر انہوں نے اس کے خلاف کیا) اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا

کے متعلق (سخت) پرسش ہوگی O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگو گے تو تم کو بھاگنا ہرگز نفع نہ دے گا اور

لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ

(اگر بھاگ بھی جاؤ گے) تب بھی تم کو دنیا چند دنوں کو ہی برتنے کے لیے ملے گی O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ برائی

اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

کرنا چاہے یا تم پر مہربانی فرمانا چاہے تو وہ کون ہے جو تم پر سے اللہ تعالیٰ کا حکم ٹال دے اور وہ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حامی

اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ

اور مددگار نہ پائیں گے O بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو دوسروں کو (جہاد کرنے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائی

غلبہ کر کے اس پر قابو پالے پھر ان منافقوں سے فتنہ یعنی شرک طلب کرے تو یہ ذرا بھی توقف نہ کریں اور اس کے قبول کرنے میں کچھ دیر نہ لگائیں مگر برائے نام اور فوراً دین سے منہ موڑ لیں یا یہ کہ فوراً کافر ہو جائیں اور پھر جب کافر مغلوب ہوں تو مسلمان ان کو بھی نکال دیں اور یہ مدینہ میں نہ رہ پائیں۔ حالانکہ یہ سب پہلے خدا سے عہد واثق کر چکے ہیں کہ دین پر ثابت رہیں گے اور جہاد سے پیٹھ نہ پھیریں گے یعنی بروز احد' اور اللہ کا عہد بروز قیامت پوچھا جائے گا کہ کیوں توڑا گیا اور ناقض عہد کو پوری سزا ملے گی۔ اے رسول! ان منافقین بنی حارثہ وغیرہ سے کہیے کہ اگر تم بھاگ کر اور جہاد سے منہ پھیر کر یہ چاہو کہ موت سے یا قتل سے بچ جاؤ گے تو خوب سمجھ لو کہ بھاگنا چھپنا موت سے نجات نہ دے گا یعنی موت سے بھاگنا فضول ہے' اگر وقت آ گیا ہے تو بچ نہیں سکتے نہیں آیا تو مر نہیں سکتے اور اگر تم بھاگ بھی گئے تو بھی بعد کو کچھ دن ہی دنیا میں جیو گے پھر آخر کو موت ہے اور خدا کا سامنا۔ اے رسول! تم بنی حارثہ وغیرہ سے کہہ دو کہ وہ کون ہے جو خدا کے عذاب سے اگر وہ دینا چاہے تو تم کو بچا لے؟ ایسا کوئی نہیں' یا خدا تم کو بچانا چاہے اور رحمت و عافیت دے تو کوئی مار نہیں سکتا۔ تم خدا کے عذاب سے کوئی حافظ' روکنے والا' ناصر مددگار نہ پاؤ گے یعنی بے حکم خدا نہ کوئی نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

۱۸ تا ۱۹۔ عبداللہ ابن ابی اور جد بن قیس اور معتب بن قشیر وغیرہ منافق لوگوں کو غزوہ خندق سے روکتے تھے' ڈر دلاتے تھے' ان کے بارے میں اترا کہ خدا ان کو جو خندق پر جانے سے لوگوں کو روکتے ہیں خوب جانتا ہے' وہ اپنے جیسے

لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۚ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ⑱ أَشِحَّةً

بندوں سے کہتے ہیں کہ تم ہماری طرف چلے آؤ (جہاد میں نہ جاؤ) اور تمہاری مدد میں بخل کرنے کی وجہ سے لڑائی میں بہت ہی کم حاضر ہوتے ہیں پھر

عَلَيْكُمْ ۚ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ

جب خوف (کا وقت) آئے گا تو آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف آنکھیں گھما گھما کر اس شخص کی طرح

أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ

دیکھیں گے جس پر موت کی سختیاں طاری ہوں پھر جب خوف (کا وقت) نکل جاتا ہے تو

سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا

مال غنیمت کے لالچ میں تمہیں تیز زبانوں سے طعنے دینے لگتے ہیں یہ لوگ (درحقیقت) ایمان ہی نہیں لائے

فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ⑲ يَحْسَبُونَ

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے (دکھاوے کے) سب اعمال ضائع کردیئے اور یہ اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے ○ (اللہ تعالیٰ نے کفار کے لشکروں کو بھگا دیا مگر)

الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ

منافق (اب تک) یہ سمجھ رہے ہیں کہ لشکر نہیں بھاگے اور اگر لشکر (دوبارہ) آ جائیں تو ان کی خواہش یہ ہو گی

منافق بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس یعنی مدینہ کے اندر چلے آؤ باہر کا قصد نہ کرو اور یہ لوگ لڑائی کو نہیں جاتے مگر تھوڑا یعنی کبھی کبھی برائے نام شرما حضوری ہو کر لوٹ آتے ہیں۔ اپنے جان و مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے میں نہایت بخیل ہیں، تم کو پریشان دیکھتے ہیں مگر مدد نہیں کرتے اور دعویٰ شفقت بھی رکھتے ہیں، پس جب لڑائی کا سامنا ہوتا ہے اور دشمن کا ڈر تو اے رسول! ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ڈر کے مارے آنکھیں پھاڑ کر تم کو دیکھتے ہیں کہ کہیں تم حکم جنگ نہ دو۔ پتلیاں ادھر ادھر پھرنے لگتی ہیں جیسے کسی کی روح نکلتے وقت سکرات نزع میں کیفیت ہوتی ہے کہ آنکھیں ڈبڈبا آتی ہیں۔ ان کی یہ کیفیت بسبب بزدلی و نامردی کے ہو جاتی ہے، جب خوف جاتا رہتا ہے تو لمبے لمبے دعوے شجاعت و بہادری کے ہوتے ہیں اور تم کو طرح طرح کی تیز زبانی سے طعنہ بھی دیتے جاتے ہیں اور خوب شستہ چالاکی کی تقریریں ہوتی ہیں اس لیے کہ غنیمت کا حصہ ملے ان کو مال کی بڑی حرص ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ درحقیقت سچے دل سے مسلمان نہیں، خدا نے ان کی نیکیاں باطل کر دیں بسبب غلبہ سیئات کے یعنی جب ایمان ہی نہیں تو کوئی نیکی معتبر نہیں۔ نیکیوں کا برباد کر دینا خدا پر آسان ہے۔

۲۰- یہ منافق اس قدر نامرد اور بزدل ہیں کہ باوجودیکہ سب دشمن چلے بھی گئے میدان صاف ہو گیا مگر یہ ابھی یہی یقین کیے ہیں کہ وہ ابھی نہیں گئے اور ان کے دلوں میں وہی دہشت ہے یا یہ مطلب ہو کہ منافقوں کا خیال ہے کہ یہ لشکر بغیر رسول و اہل اسلام کے قتل کیے واپس نہ ہو گا یعنی ان کو یقین ہو گیا ہے کہ خواہ مخواہ نصیب دشمناں مسلمان شکست پائیں گے۔ یہ

بَادُوْنَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُوْنَ عَنْ أَنْبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا

کہ کاش وہ باہر گاؤں میں نکل کر آباد ہو جائیں اور (دور سے) تمہاری خبریں پوچھا کریں اور اگر وہ تم میں ہی رہتے

قٰتَلُوْا إِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢٠﴾ ع لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ع ۱۲/۱۸

تب بھی وہ بہت ہی کم لڑتے O (اے مسلمانو!) بے شک تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی پیروی بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا

(کی ملاقات) اور قیامت کے دن کی امید رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد بہت زیادہ کرتے ہیں O اور جب مسلمانوں نے (کافروں کے) لشکروں

رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْأَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ

کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے سچ

صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾ مِنَ

فرمایا اور اس سے ان کا ایمان (اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی) اور فرمانبرداری اور زیادہ ہو گئی O ایمان والوں میں سے کچھ وہ

الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ

لوگ ہیں جنہوں نے اپنے وعدہ جو اللہ تعالیٰ سے کیا تھا وہ سچ کر دکھایا (یعنی جہاد میں جان و مال قربان کرنے کا) ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنی

اتنے نامرد ہیں کہ اگر گروہ کفار آئیں تو ان کی یہ تمنا ہو کہ جنگلوں میں چل کر مدینہ سے باہر بھاگ جائیں اور بالا بالا تمہاری خبریں سنتے رہیں' ڈر اور نامردی کے مارے مقابلہ کا وہم بھی جی میں نہ لائیں' یہ لوگ اے مسلمانو! اگر تمہارے ساتھ بھی ہوتے تو فقط دکھانے کو تھوڑا بہت مجبوری سے لڑائی کر لیتے ورنہ یوں تو ان کو مردانگی سے نفرت ہے یعنی ان کا نہ ہونا ہی اچھا ہوا۔

۲۱- اے مسلمانو! تم کو رسول کی سنت اور طریقہ حسنہ کی اقتداء کافی ہے' دیکھو وہ کیسے اللہ کی راہ میں مستقل جانثار بے خوف ہیں' پس ان کی اقتداء ہر اس شخص کو لازم ہے جو خدا کی کرامت وثواب و جنت کی آرزو رکھتا ہے اور خدا کے عذاب اور پرسش روز قیامت سے ڈرتا ہے اور خدا کا ذکر زبان و دل سے بہت زیادہ کرتا ہے یعنی مسلمانوں کو رسول کا ساتھ دینا لازم ہے۔

۲۲ تا ۲۴- پھر مسلمانوں کا حال بیان کیا کہ جب سچے مخلص مسلمانوں نے احزاب کفار یعنی ابوسفیان وغیرہ کو دیکھا تو کہا کہ واہ! یہ تو ہمارے رسول کا معجزہ ہے' یہ تو وہی بات ہے' جس کی پیش گوئی ہم سے خدا نے اور رسول نے کی تھی' خدا سچا اور خدا کا رسول سچا ہے اور کافروں کے جمع ہو کر آنے سے ان کو اور قوت ایمانی اور یقین عرفانی اور تسلیم و رضا اور محبت رسول و خدا اور اطاعت احکام اور نور اسلام حاصل ہو گیا۔ حضرت نے آنے سے پہلے سب حال بطور معجزہ غیبی بتا دیا تھا۔ کہ نو (۹) دس (۱۰) دن میں اتنے کافر آ کر گھیر لیں گے' اس معجزہ کے ظہور سے دل قوی ہو گئے اور ایمان مضبوط ہو گئے۔ بعض مسلمان تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنا عہد جو خدا سے باندھا تھا پورا کیا اور اپنی نذر اپنے ذمہ سے اتار دی اور خدا کی راہ میں جان دے دی شہید ہو گئے جیسے حضرت حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا وغیرہ اور بعض ایسے ہیں کہ وہ موت کے منتظر ہیں اور

قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ

منت اور کام پورا کر چکے (یعنی شہید ہو گئے) اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو (شہادت کا) انتظار کر رہے ہیں اور وہ (اپنے وعدے میں) ذرا بھی نہ بدلے ○

اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ

تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کے سچ کا بدلہ عطا فرمائے اور منافقوں کو اگر چاہے عذاب فرمائے یا ان کو توبہ

يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ۚ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

نصیب فرمائے' بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا' مہربان ہے ○ اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصہ (اور دل کی جلن)

كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَ

میں (بھرا ہوا) واپس لوٹایا کہ انہیں کچھ بھلائی نصیب نہ ہوئی اور اللہ مسلمانوں کی طرف سے جنگ کے لیے خود آپ کافی ہو گیا (اور تیز ہوا چلا کر

كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ

کفار کو بھگا دیا) اور اللہ تعالیٰ زبردست' غالب ہے ○ اور اہل کتاب کے جن لوگوں نے ان (کافروں) کی مدد کی تھی ان کو (ذلیل کر کے)

الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا

ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کے دلوں میں بڑا رعب ڈال دیا' تم (ان کے) ایک گروہ کو قتل کرتے تھے

تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ۚ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَ

اور ایک گروہ کو قید ○ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کی زمین' ان کے گھر اور ان کے مالوں کا وارث بنا دیا (بنو قریظہ کے

عہد پر قائم' ان سب لوگوں نے عہد کو نہ بدلا نہ اس میں خلل ڈالا۔ تا کہ خدا بروز قیامت عہد کے سچوں' پیمان کے وفا کرنے والوں کو اچھی جزاء و عمدہ بدلہ دے اور منافقوں کو دنیا میں یا تو مسلمان کر دے' توبہ کی توفیق دے یا اگر کفر پر مارے تو عذاب دے۔ بے شک خدا توبہ کرنے والے کے لیے غفور ہے جو توبہ پر مرے اس پر رحیم ہے۔

۲۵ تا ۲۷۔ خدا نے کافروں کو یعنی ابوسفیان وغیرہ مکہ کی فوجوں کو جیسے آئے تھے ویسا ہی غصہ میں بھرا ہوا خالی لوٹا دیا' کچھ نہ ملا نہ مال نہ فتح نہ خوشی اور خدا نے مسلمانوں کی طرف سے لڑائی اپنے ذمہ لے لی' لڑنے کی حاجت نہ ہوئی۔ فرشتوں کا لشکر' ہوا کا طوفان مسلط ہوا' سب کافر دم دبا کر بھاگ گئے۔ خدا قوی ہے' مسلمانوں کو مدد دیتا ہے۔ کافروں پر غالب ہے۔ جنہوں نے کفار کی مدد کی تھی یعنی بنو قریظہ' کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب وغیرہ نے' ان کو اللہ نے ان کے پختہ قلعوں' کوٹھیوں اور عالیشان مکانوں سے نکال کر باہر کر دیا۔ ان کے دلوں میں رسول و اصحاب کا رعب و دبدبہ ڈالا' قبل ازیں نڈر تھے اب ذلیل ہو گئے۔ بعض کو یعنی سپاہیوں کو تم نے قتل کیا اور بعض کو یعنی بچوں و عورتوں کو قید۔ اللہ نے ان کی

ع ۳ / ۷ / ۱۹

أَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢٧﴾

مالوں کا) اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا (یعنی خیبر وغیرہ) اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے O

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

اے غیب کی خبر دینے والے (ﷺ)! آپ اپنی بیبیوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش

وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٢٨﴾

چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور میں تم کو اچھی طرح رخصت کر دوں (چھوڑ دوں) O

وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ

اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی کرنے

اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ

والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے O اے نبی کی بیبیو! (بفرض محال)

مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ

اگر تم میں سے کوئی صریح حیاء کے خلاف کوئی جرأت کرے گی تو اس پر (اوروں

ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾

سے) دونا (دوگنا) ناک عذاب ہو گا اور یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے O

زمین، باغات، مکانات، کوٹھیوں اور دیگر اموال کا وارث تم کو کیا اور تم کو ایسی زمین دی جس کے تم نہ مالک ہوئے تھے نہ ابھی مالک ہو بلکہ عنقریب وہ تم کو ملے گی یعنی زمین خیبر۔ خدا ہر بات پر فتح و نصرت پر قادر ہے۔

۲۸ تا ۳۰۔ جب ان فتوحات کے بعد مسلمانوں میں امیری آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج کے دل میں بھی امیری خیال میں آنے لگی جس سے حضرت ناراض ہوئے تب یہ اترا کہ اے رسول! تم اپنی ازواج مطہرات سے کہہ دو کہ اگر تم کو دنیا کے مزوں کا، اس کی زینت و لذتوں کا خیال ہے تو آؤ میں تم کو طلاق دے کر مہر و متعہ دے کر سیدھی طرح بطریق حسن چھوڑ دوں اور اگر تم کو خدا اور رسول کی خواہش ہے، اطاعت منظور ہے اور جنت کی طلب ہے تو سمجھ لو کہ خدا نے اچھی عورتوں کے لیے تم میں بہت بڑا ثواب عظیم مہیا کیا ہے یعنی تم دنیا کی مصیبتیں برداشت کرو، فقر و فاقہ برداشت کرو، دوسری عورتوں کی طرح دنیا کی آرائش و عیش و عشرت کی طرف تمہاری توجہ نہ ہونی چاہیے، تمہارا منصب و مرتبہ بہت بلند ہے۔ (قادری غفرلہ) اے نبی کی بیویو! جو تم میں ظاہر گناہ کرے گی تو اس کو دونی سزا ملے گی اور یہ بات خدا کے نزدیک آسان ہے مشکل نہیں یعنی چونکہ تمہارا بڑا مرتبہ ہے لہٰذا تمہارے گناہ کی سزا بھی اوروں سے دونی ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبردار رہے اور اچھے کام کرے تو ہم اسے

نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ

اوروں کے مقابلہ میں دوگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لیے (جنت میں عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ○ اے نبی کی بیبیو! تم

النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ

اور عورتوں کی طرح نہیں ہو (بلکہ تمہارا منصب بہت بلند ہے) اگر تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتی رہو تو دبی زبان سے نرم لہجہ میں بات چیت نہ کیا کرو (یعنی

بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ج

اجنبی لوگوں سے بات میں ایسی نرمی نہ کرو) کہ جس کے دل میں مرض ہے وہ کچھ لالچ کرنے لگے ہاں بے لوث (کھرے کھرے) لہجہ میں اچھی بات کہو ○

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور اگلی جاہلیت کی سی بے پردگی (اور بناؤ سنگار) کر کے بے پردہ نہ پھرو اور نماز قائم رکھو اور

۳۱- اے رسول کی بیویو! جو تم میں سے خدا اور رسول کی اطاعت کرے گی' ان کا کہا مانے گی' اعمال صالحہ خالصاً للہ ادا کرے گی تو ہم بہ نسبت اور عورتوں کے اس کو دوگنا ثواب دیں گے اور ان کے لیے بہت ہی عمدہ ثواب اور بہتر رزق تیار کیا ہے۔ ف: جس کا شرف و مرتبہ و قدر زائد ہے اس کے اوپر اس کے رتبہ کے مطابق رحمت و عتاب دونوں زائد ہیں۔ اسی لیے آزاد عورتوں کی سزا بہ نسبت باندیوں کے دوگنی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بہ نسبت تمام نساء عالم کے مثل سیدات اور سردار آقا کے آزاد ہیں اور باقی سب ان کی نسبت مثل خدام و کنیز ہیں' اس لیے ان کو دوگنا ثواب و عتاب کا حکم ملا۔

۳۲ تا ۳۴- اے ازواجِ رسول! تمہارا حال' تمہارا مرتبہ عام عورتوں جیسا نہیں' اوروں پر تمہارا قیاس نہیں کیا جا سکتا اگر تم خدا سے ڈرو گی اور تقویٰ کرو گی۔ پس غیر لوگوں سے تم باتیں بہ نرمی و لطافت بنا بنا کر نہ کرو کہ جس آدمی کے دل میں فسق و فجور کی بیماری اور محبت اور فحش باتوں کی خرابی ہو گی وہ ایسی باتوں سے دل میں کچھ اور خیال کرے گا اور دل میں ناجائز خیال خام پکائے گا۔ اگر کچھ کہنا ہو تو صاف بات معمولی طور سے کہو بغیر بناوٹ کے اور اپنے گھروں میں قرار سے وقار سے بیٹھی رہو ("قرن" قرار سے بھی ہو سکتا ہے اور وقار سے بھی) اور جاہلیت کے اگلے زمانے کی سی زینت بناؤ سنگار کر کے باہر نہ نکلو۔ جاہل کافر عورتیں رنگین نہایت خوشنما لباس باریک کپڑے پہنتیں اور لوگوں کو دکھاتی تھیں۔ صلوٰۃ خمسہ قائم کرو' مالوں کی زکوٰۃ دو' خدا اور رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت نبوت' اے نبی کی بیبیو! خدا کا ان باتوں سے یہ ارادہ ہے کہ تم سے گناہ دور رکھے اور تم کو بالکل پاک اور نہایت طاہر کر کے رکھے اور جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات اور اوامر و نواہی اور قرآن اور حکمت رسول پر اترے اور پڑھا جائے اس کو تم یاد کیا کرو' پڑھا کرو' خدا تم پر بڑا مہربان ہے' تمہارے سب حالوں سے اور دلوں کے ارادوں سے باخبر ہے۔ یا یہ کہ خدا کو جب کہ اس نے اپنے رسول کو تمہارے چھوڑنے کا اشارہ کیا

اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط

زکوٰۃ ادا کرتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو اے (نبی علیہ السلام کے) گھر والو! بے شک

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ

اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (گناہوں کی نجاست) دور رکھے اور تم کو

يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ

اچھی طرح پاک اور ستھرا رکھے O اور جو تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور حکمت (احادیث)

اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ع ۴

پڑھی جاتی ہیں انہیں یاد کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہر باریک بات جانتا ہے (اور ہر چیز سے) خبردار ہے O

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور

وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ

فرمانبردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد

وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ

اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور

تھا' تمہاری صلاح وتقویٰ اور پاکدامنی کی خبر تھی کہ اس نے یہ حکم موقوف رکھا یعنی تمہارے چھوڑنے کا۔

ف: اس آیت تطہیر میں لفظ ''اہل بیت'' سے مراد ازواج مطہرات ہیں بنص سیاق آیت مگر بنظر احادیث اس میں اہل کساء یعنی کمبل والے بھی داخل ہیں یعنی حضرات حسنین وحضرت فاطمہ وحضرت علی۔ بعض لوگ جو ازواج یعنی حضور کی بیبیوں کو اس آیت سے خارج کہتے ہیں وہ در پردہ قرآن کے مفہوم سے ناواقف ہیں یا ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔

۳۵۔ ام المومنین ام سلمہ اور انیسہ بنت کعب انصاریہ نے حضرت سے عرض کیا کہ خدا مردوں کو قرآن میں خطاب کرتا ہے' ہر جگہ انہیں کا ذکر کرتا ہے' کہیں عورتوں کا ذکر نہیں کرتا' تب یہ اترا کہ جو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور تصدیق و یقین والے مرد اور عورتیں اور عبادت و طاعت والے مرد اور عورتیں اور ایمان میں سچے راست کردار راست گو مرد اور عورتیں ہیں اور دین و دنیا کے مصائب پر برداشت اور صبر کرنے والے مرد اور عورتیں اور خضوع و خشوع ورقت قلب والے مرد اور عورتیں اور صدقہ دینے والے مال خیرات کرنے والے اور روزہ رکھنے والے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے

الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتوں اور پاک دامنی اختیار کرنے والے مرد

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ

اور پاک دامنی اختیار کرنے والی عورتوں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتوں

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ

ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے O اور کسی مسلمان مرد اور عورت کو یہ

وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ

حق نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی بات کا حکم فرمائیں تو انہیں اپنے کام

الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ

میں کوئی اختیار باقی رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم نہ مانے تو وہ بے شک کھلی ہوئی

ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ ۭ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ

گمراہی میں بھٹک گیا O اور (اے نبی ﷺ! یاد کیجئے کہ) جب آپ اس شخص سے، جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور آپ نے بھی انعام فرمایا یہ

فجور سے نگاہ رکھنے والے ہیں مرد اور عورتیں' ان کے لیے خدا نے بہت سامان رحمت تیار کیا ہے۔ ثواب عظیم و مغفرت تیار کیا ہے۔

۳۶۔ اور کسی مسلمان مرد کو اور عورت کو یہ سزاوار و لائق نہیں کہ جب خدا اور رسول کوئی کام طے کر دیں اور اس کا حکم دے دیں تو پھر ان کو کچھ اختیار و مجال گفتگو باقی رہے اور اس امر میں وہ خلاف حکم کر سکیں۔ جو خدا اور رسول کے امر کی مخالفت کرے گا تو کھلی گمراہی اور ظاہر ظہور خطا میں پڑ جائے گا۔ زید جو حضرت کے متبنیٰ تھے وہ حضرت زینب بن جحش سے نکاح کرنا چاہتے تھے زینب حضرت کو چاہتی تھیں مگر حضرت نے جب ان کو زید کے ساتھ حکم نکاح دیا تب وہ راضی ہوئیں اور نکاح ہوا۔

۳۷۔ یاد کرو جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے انعام کیا' مشرف با سلام کیا اور آپ نے بھی ان پر احسان کیا یعنی اس کو آزاد کیا یعنی زید سے کہتے تھے کہ اپنی زوجہ کو نہ چھوڑ' طلاق نہ دو' خدا سے ڈرو' نا اتفاقی سے بچو۔ حالانکہ اے رسول! آپ کے دل میں زینب کی بے چارگی کا خیال تھا' اسی وجہ سے آپ ان سے نکاح کرنا چاہتے تھے مگر اس بات کو دل میں چھپاتے تھے جس کو خدا عنقریب ظاہر کرنے والا تھا اور قرآن میں اتارنے والا تھا اور آپ آدمیوں کے خیالات سے دل میں خطرہ کرتے تھے حالانکہ خدا اس بات کا مستحق تھا کہ تم اس سے ڈرو اور جو بات کہ اس نے جائز کی اس بارے میں کسی کا دنیوی خیال نہ کرو اور ظاہری شرم نہ برتو۔ پس جب زید نے زینب سے اپنا تعلق اٹھا لیا اور وہ عدت سے فارغ ہو گئیں تو خود

عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ

فرماتے تھے کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے (طلاق نہ دے) اور اللہ تعالیٰ سے ڈر اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپی ہوئی رکھتے تھے جسے

مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا

اللہ تعالیٰ کو ظاہر فرمانا منظور تھا اور آپ کو لوگوں (کے طعنہ) کا اندیشہ تھا اور اللہ تعالیٰ زیادہ سزاوار ہے کہ آپ اس کا خوف رکھیں (اور لوگوں کے طعن وتشنیع کا

قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

خیال نہ کریں) پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ آپ کے نکاح میں دے دی تا کہ ایمان داروں پر اپنے منہ بولے بیٹوں

حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ

(لے پالکوں) کی بیبیوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج (اور تنگی) نہ رہے جب کہ ان سے ان کا کام ختم ہو جائے (یعنی بے تعلقی ہو جائے) اور اللہ تعالیٰ کا

اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ

حکم ہو کر رہتا ہے O نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر فرما دی (یعنی متبنیٰ لے پالک کی بیوی سے نکاح

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾

کرنا) اللہ تعالیٰ کا دستور (انبیاء علیہم السلام کو نکاح کے بارے میں وسعت دینے میں) ان لوگوں میں جو (ان سے) پہلے گزر چکے ہیں یوں ہی چلا آ

ہم نے ان کا نکاح آپ کے ساتھ باندھا تا کہ اب سے مسلمانوں پر اپنے متبنیٰ لڑکوں کی بیبیوں کے نکاح میں جب وہ فارغ ہو چکیں اور عدت طلاق گزر جائے یا مر جائیں کوئی حرج باقی نہ رہے اور خدا کا حکم قضاء جو ہونے والا تھا ہو گیا قسمت بدلنے والی نہ تھی۔

ف: چونکہ زینب حضرت کی پھوپھی کی لڑکی تھیں۔ نسب میں زید سے اعلیٰ واشرف اس سے وہ اپنی ذلت سمجھیں مگر جب حضرت کے حکم سے نکاح ہو گیا تو روز جھگڑا رہتا' زید ان کی آنکھوں میں حقیر تھے۔ زید آ کر شکایت کرتے تھے حضرت سمجھا دیتے تھے۔ حضرت کے دل میں خیال آیا کہ انہوں نے میرے حکم سے زید کے ساتھ جو بظاہر غلام ہیں نکاح کر لیا۔ خدا اور رسول کی اطاعت کی' اپنے نفس پر جبر کیا۔ اب اگر زید طلاق دے گا تو میں ان کی دل جوئی کروں گا' ان کے ساتھ نکاح کر لوں گا کہ ان کا دل خوش ہو جائے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خیال آیا کہ عرب کے جاہل متبنیٰ کو حقیقی لڑکا سمجھتے تھے اس کی جورو کے ساتھ نکاح حرام جانتے تھے تو اگر میں ایسا کروں گا تو منافق طعن کریں گے۔ اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ تم کو حلال بات میں ڈر کسی کا نہ چاہیے' تم فقط خدا سے ڈرو اور سے تم کو کیا تعلق۔ خدا نے زید اور زینب میں جھگڑا دیکھا اور طلاق ہوئی' بعد عدت وہ ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔

۳۸ تا ۴۰۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات میں جس کی ان کو خدا نے اجازت دی بلکہ اس کا حکم کیا اور ان کے لیے مقرر کی کسی کو مجال کلام نہیں۔ ان پر اللہ کے مقرر کیے ہوئے اس فعل میں کوئی حرج نہیں۔ ان سے پہلے جو انبیاء گزر چکے

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا

رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم پہلے (ازل میں) مقرر اور مقدر ہو چکا تھا (اللہ تعالیٰ کا دستور ان لوگوں میں جاری رہا ہے) O جو اللہ تعالیٰ کے پیغام (اس کی مخلوق کو)

اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

(بے دھڑک) پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کو کافی ہے O (اے لوگو!)

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

(حضرت) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں (زید کے بھی نہیں) ہاں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے

عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ ۵ع۲

(سب سے آخری) نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے O اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو O اور صبح و شام

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰۗىِٕكَتُهٗ

اس کی پاکی بیان کرو (نماز پڑھا کرو) O وہی ہے جو خود اور اس کے فرشتے تم پر درود اور رحمتیں بھیجتے ہیں

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

کہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی کی طرف لائے اور وہ تو مسلمانوں پر بڑا مہربان ہے O

ان میں بھی خدا کا یہی طریقہ جاری رہا کہ ان کو بعض ایسی باتوں کا حکم دیا جو ظاہر میں عام لوگوں کو جو حکمتوں سے غافل جاہل تھے ناپسند تھیں۔ ان انبیاء علیہم السلام نے عام لوگوں کے خلاف طبع ہونے کا خیال نہ کیا، حکم الٰہی کی تعمیل کی۔ مثلاً حضرت داؤد نے اوریا کی پیغام دی ہوئی عورت سے نکاح کیا یا حضرت سلیمان نے بلقیس سے اور جو خدا کا حکم ازلی ہے وہ تو ہو کر ہی رہتا ہے یہ تقدیر ہے یا اندازہ۔ چنانچہ وہ ان لوگوں کے بارے میں واقع ہوا۔ اگرچہ مخالفین منافقین کچھ بھی کہتے رہے۔ یہ لوگ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام خدا کے پیغام کو پہنچاتے ہیں، خدا سے ڈرتے ہیں، اس کے خلاف نہیں کرتے اور سوائے اس کے کسی سے خوف نہیں کرتے ہیں۔ خدا ان کی مدد کے لیے کافی، ان کی پاکی کا گواہ وافی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے والد نہیں، ان کے کوئی بالغ صاحبزادہ نہیں یعنی وہ تو اللہ کے رسول اور سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں کہ ان کی نبوت کے بعد سب کی نبوت منسوخ ہے۔ قیامت تک جیسے ان کو منصب ختم نبوت ملا نہ کسی کو ملے اور خدا کو اے لوگو! تمہارے سب کے اقوال، افعال، احوال کا علم ہے۔

ف: پس نبی ہونا کسی کا بعد حضرت خاتم النبیین کے غیر ممکن ہے۔ عقائد اہل سنت میں قابل امکان کو کافر لکھا ہے۔ یعنی جو کوئی حضور کے بعد قیامت تک کسی نئے نبی کا پیدا ہونا ممکن مانے وہ کافر ہے۔ اس پر تمام مسلمانوں کا صحابہ کرام سے لے کر اب تک اجماع ہے، اجماع کا منکر کافر ہے۔ (قادری)

۴۱ تا ۴۴۔ اے مسلمانو! خدا کا ذکر کرو اور بہت کرو، زبان سے، دل سے، ہر وقت ہر ساعت، بھلائی، برائی، معصیت

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰٓاَيُّهَا

ان کے لیے (مسلمانوں کے لیے) ملاقات کے وقت کی دعا سلام ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے O اے غیب کی خبر

النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ لا وَّدَاعِيًا اِلَى

دینے والے (نبی ﷺ)! بے شک ہم نے آپ کو (تمام اولین وآخرین پر) حاضر وناظر گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا O اور

اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

(لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن کر دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا O اور (اے نبی ﷺ!) ایمان والوں کو خوشخبری دیجیے

اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ

کہ بے شک ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے O اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کیجیے اور ان کی ایذاء رسانی پر درگزر فرمایئے اور

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھئے اور اللہ کارسازی کے لیے کافی ہے O اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو

طاعت، مصیبت، راحت میں اور صبح وشام تسبیح کرو یعنی نماز فجر وظہر ادا کرو۔ وہ اللہ تم پر اپنی رحمت اتارتا ہے، تم کو بخشتا ہے، اس کے فرشتے تمہارے لیے طلب مغفرت کرتے ہیں تاکہ خدا تم کو کفر وسیئات کی تاریکیوں سے نکال کر نور ایمان ومعرفت اعمال صالحہ بخشے۔ خدا مسلمانوں پر رحمت والا ہے۔ جس دن وہ اس کے دربار میں حاضر ہوں گے تو خدا ان کو اس دن سلام کہہ کر بلائے گا۔ یا یہ کہ فرشتے وقت دخول جنت ان کو سلام کریں گے اور خدا نے ان کے لیے نہایت ہی بزرگ عالی مرتبہ پاکیزہ ثواب تیار کیا ہے۔

۴۵ تا ۴۸۔ اے غیب کی خبر دینے والے نبی! ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا۔ آپ اپنی امت پر گواہی تبلیغ رسالت کی دیں گے اور مسلمانوں کے لیے خوشخبری دینے والا جنت ورحمت کی اور کافروں کو ڈرانے والا دوزخ سے، اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے لوگوں کو بلانے والا سیدھا رستہ وصول کا بتانے والا بنایا اور آپ کو ظلمت کدۂ عالم میں روشن چراغ بنایا کہ لوگ تمہارے قدم بقدم چلیں اور تم سے نور اور روشنی حاصل کریں۔ (جب ''انا فتحنا'' نازل ہوئی اور حضرت کو بشارت مغفرت دی گئی تب بعض صحابہ نے کہا کہ یا حضرت! آپ کو تو خدا نے قطعی بشارت دی ہم کو کیا ملا اور آپ کے صدقہ میں ہمارے بارے میں کیا حکم ہوا، تب یہ اترا کہ) اے رسول! مسلمانوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑا فضل ہے اور اعلیٰ درجہ کا ثواب عظیم ہے۔ (اس بشارت رسانی کے بعد پھر اپنے حبیب سے خطاب ہے کہ) اے حبیب! کفار مکہ ابوسفیان وغیرہ کا اور مدینہ کے منافق عبداللہ بن ابی وغیرہ کا کہنا نہ مانو، ان کی ایذاء کی پروانہ کرو اور ابھی ان کو کچھ مہلت دو، قتل نہ کرو، خدا پر بھروسہ رکھو، وہ تمہارا کافی حافظ، ناصر، ذمہ دار مددگار ہے۔ وعدۂ نصرت ضرور پورا کرے گا۔

۴۹۔ اے مسلمانو! اگر تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو اور مہر کا ذکر نہ کرو کہ کتنا ہے اور پھر ان کو طلاق دے دو قبل مجامعت کے تو ان کی کوئی عدت نہیں نہ حیض کی، نہ مہینوں کی۔ ان کو متعہ دے دو یعنی ایک کرتہ، ایک دوپٹہ، ایک چادر، اوسط

نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ

پھر انہیں اپنے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر تمہارے لیے کوئی عدت نہیں

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ

جسے تم گنو تو انہیں کوئی فائدہ کی چیز دے دو اور اچھی طرح سے (خوش اخلاقی سے)

سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ

چھوڑ دو ○ اے غیب بتانے والے (نبی ﷺ)! بے شک ہم نے حلال کیں آپ کے لیے آپ کی وہ بیبیاں

اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

جن کا آپ نے مہر ادا کیا اور جو آپ کے ہاتھ کی ملکیت (کنیزیں لونڈیاں) ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت میں

مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ

عطا فرمائیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی

خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً

بیٹیاں جنھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اور کوئی ایمان دار عورت اگر اپنا نفس نبی کی نذر کر دے اگر نبی اس سے نکاح کرنا چاہیں (یہ نفس کی نذر)

درجہ کی حیثیت کا دے دو اور ان کو سیدھی طرح عمدہ طور سے چھوڑ دو' تکلیف نہ دو' طلاق دے کر رخصت کر دو' طلاق قبل دخول میں اگر مہر معین ہوگا تو نصف آئے گا ورنہ متعہ یعنی ایک جوڑا۔

۵۰ تا ۵۱- اے نبی! ہم نے تمہارے لیے وہ عورتیں حلال کیں جن کے اجور یعنی مہر آپ ادا کر چکے اور وہ جو تمہاری مملوک ہیں ان میں سے کہ جن کو خدا نے آپ کو غنیمت میں دیا اور فتوحات میں تمہارے قبضہ میں آئیں مثل حضرت ماریہ قبطیہ۔ اور حلال کیا نکاح چچا زاد اور پھوپھی زاد اور ماموں زاد اور خالہ زاد بہنوں کا' حضرت کی چچا زاد اور پھوپھی زاد عبدالمطلب کی اولاد کی لڑکیاں اور خالہ اور ماموں زاد عبدالمناف کی اولاد کی لڑکیاں یعنی بنی زہرہ والی ننہال کی طرف کی' مگر وہی جنھوں نے تمہارے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ اور اے پیغمبر! جو مسلمان عورت تم کو اپنی جان سونپ دے' بخش دے پس اگر تمہاری مرضی ہو اور اس کے ساتھ تمہارا نکاح کو جی چاہے تو وہ تم کو حلال ہے مگر ایسا عقد کہ ہبہ سے بغیر مہر کے جماع حلال ہو جائے' تمہارے ساتھ مخصوص ہے اور امت کے مسلمانوں کو جائز نہیں۔ یہ عورت ام شریک بن جابر عامریہ تھیں یعنی ام شریک نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا تھا اور مہر کچھ نہیں لیا تھا' بغیر مہر کے نکاح حضور کے لیے ہی مخصوص تھا۔ ہم نے اور مسلمانوں پر عورتوں کے بارے میں جو فرض مقدر کیا ہے وہ ہم جانتے ہیں (یعنی یہ چار سے زائد نہ کریں اور بے مہر نکاح نہ کریں اور مہر دس درہم سے کم نہ ہو۔ نزدیک حنفیہ کے) اور مسلمانوں کو باندیاں بھی حلال کیں ہیں

مُؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ

آپ کے لیے مخصوص ہے، امت کے لیے نہیں' بے شک ہمیں معلوم ہے جو ہم نے

يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ عَلِمْنَا

مسلمانوں پر ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کی ملکیت (لونڈیوں باندیوں) کے بارے میں مقرر کیا ہے (یہ خصوصیت عورتیں

مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

آپ کے لیے محض ہبہ اور نذر کے بغیر مہر کے نکاح کے لیے حلال کی گئیں)

لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾

اس لیے ہے کہ آپ پر کوئی تنگی (اور دقت) نہ رہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ٥

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

(اے نبی ﷺ!) آپ اپنی بیبیوں میں سے جسے چاہیں پیچھے ہٹائیں (الگ کر دیں) اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں (الگ نہ کریں)

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَ

اور جسے آپ نے علیحدہ کر دیا تھا اسے اپنے پاس بلانے کو آپ کا جی چاہے تو (آپ بلا لیں) آپ پر کوئی گناہ نہیں' یہ معاملہ اس سے زیادہ

لَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ

نزدیک ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ کچھ غم نہ کریں اور آپ انہیں جو کچھ بھی عطا فرمائیں وہ سب اس پر راضی رہیں

بغیر عدد کے۔اے رسول! ہم نے یہ باتیں اس لیے مقرر کی ہیں کہ تم پر نکاحوں کے بارے میں تنگی نہ ہو' آسانی رہے اور خدا غفور و رحیم ہے۔ مسلمانوں کو بخشتا ہے' ان کو رخصت دیتا ہے' آسانی کرتا ہے۔ اے رسول! تم کو ان حلال عورتوں میں سے اختیار ہے کہ جس کے ساتھ چاہو نکاح کرو' جس کو چاہو چھوڑ دو' جس کو چاہو اپنے آپ سے ملالو' جس کو چاہو الگ رکھو' جس کو چاہو اس منصب سے مشرف کرو اور اس کے نکاح کو اختیار کرو اور جس کو چاہو معزول کرو' نکاح نہ کرو۔ ان باتوں میں تم پر کوئی نقصان و ضرر نہیں (اس تقدیر پر' ترجی' تووی' ابتغیت' اعتزلت ''سب بیان نکاح و عدم نکاح ہے) یا یہ کہ جس سے اپنی ازواج میں سے چاہو ملو' جس سے چاہو الگ رہو' جس سے چاہو جب تک چاہو جدائی رکھو اور جب تک چاہو ملو یعنی مساوات فرض نہیں آپ پر۔ کمی بیشی میں گناہ نہیں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم واجب نہ تھی۔ مگر حضرت اپنی خوشی سے مساوات کرتے تھے' اوروں پر واجب ہے) یہ اختیار و وسعت اس لیے ہم نے مقرر کی کہ ان کو ہر وقت تم سے راضی ہی رہنا چاہیے اور جی خوش ہی رکھیں اور سمجھ لیں کہ ان کا کوئی حق ایسا نہیں جس کے سبب رسول پر ان کو منصب اعتراض حاصل

قُلُوبِكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ

اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے (اور) حلم والا ہے O ان کے بعد آپ کے

بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ

لیے اور عورتیں جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان کے عوض آپ اور بیبیاں بدلیں (یعنی دوسری عورتوں سے نکاح کریں) اگرچہ

حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

آپ کو ان کا حسن پسند ہو مگر کنیز لونڈی آپ کے ہاتھ کی ملکیت (اس پر کوئی پابندی نہیں) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز

ع ۴/۲ رَّقِيبًا ﴿٥٢﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّآ

پر نگہبان ہے O اے ایمان والو! نبی (کریم علیہ ﷺ) کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو اس وقت تک کہ جب تک تمہیں کھانے وغیرہ کی

اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِينَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا

اجازت نہ دی جائے نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کا انتظار کرو ہاں جب تمہیں بلایا جائے تو حاضر ہو جاؤ اور جب

ہو اور کسی بات پر غم نہ کھائیں اور اے رسول! جو آپ نے ان کو دیا اس پر سب راضی رہیں، خدا آپ سب کے دلوں کا حال رضا و غضب و صلاح و فساد جانتا ہے۔ وہ آپ کے دلوں کا علیم ہے اور حلم والا تجاوز کرنے والا ہے۔

۵۲- اے نبی! اب آپ کو سوائے ان عورتوں کے اور عورتیں نکاح میں لانا حلال نہیں، یہ بھی جائز نہیں کہ ان عورتوں سے اور عورتیں بدلو اگرچہ آپ کو اوروں کا حسن بھلا معلوم ہو۔ سوائے ان عورتوں کے جن کے آپ جہاد میں مالک ہوں کہ وہ حلال ہیں جیسے ماریہ قبطیہ۔ خدا آپ سب کے اعمال پر رقیب، نگہبان و حافظ ہے۔ ''من بعد'' کا یہ مطلب ہو کہ اس قسم کی عورتوں کے سوا اوروں سے نکاح نہیں کر سکتے یعنی رشتہ دار خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، چچا زاد سے جتنی چاہو کر و ان کے ماسوا اوروں سے یعنی یہودی، عیسائی سے نہیں کر سکتے۔ ''لا ان تبدل بھن'' کا بھی یہی مطلب ہو۔ یا یہ کہ اس وقت جو عورتیں موجود ہیں ان کے سوا کسی سے نہ کرو خواہ رشتہ دار ہوں خواہ غیر اور یہ بھی نہ کرو کہ ان میں سے کسی کو چھوڑ کر اس کے بدلے اور کرو۔ اس وقت حضرت کے پاس نو ازواج تھیں عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا، حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، زینب بنت جحش اسدیہ، ام سلمہ بنت ابوامیہ مخزومی، ام حبیبہ بنت ابوسفیان بن حرب، صفیہ بنت حیی بن اخطب، میمونہ بنت حارث ہلالیہ، سودہ بنت زمعہ بن الاسود، جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ عنہن۔

ف: علماء میں اختلاف ہے کہ حضرت پر ازواج جتنا چاہتے آخر تک حلال رہا یا نہیں، اوپر کی تفسیر کے اختلاف پر اس اختلاف کا مبنیٰ ہے۔

۵۳ تا ۵۵- بعض صحابہ رضی اللہ عنہم حضور کے دولت خانوں میں آپ کے ہمراہ جاتے صبح یا شام کو اور جب وقت طعام میں کچھ دیر ہوتی تو کھانے کے انتظار میں بیٹھے رہتے، بعض کھانے کا وقت تاک کر جاتے اور اس کے لیے دیر لگاتے۔ جب اس سے فارغ ہوتے تو آپس میں ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہتے، بعض اوقات حضرت کی ازواج سے کلام

دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ

کھا چکو تو پھر چلے جاؤ نہ یہ کہ باتوں میں بیٹھ کر دل بہلاؤ' بے شک اس میں نبی (کریم ﷺ) کو تکلیف

لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ

ہوتی تھی پس وہ شرم سے تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ تعالیٰ حق بات فرمانے سے نہیں شرماتا ہے

وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا

اور (اے مسلمانو!) جب تم ان سے (نبی کی بیبیوں سے) کوئی برتنے کی چیز مانگو

فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ

تو پردہ کے باہر سے مانگو اسی میں تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ

لیے بہت پاکیزگی ہے اور تم کو زیبا نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو ایذاء دو اور نہ یہ لائق ہے کہ

مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ إِنْ

کبھی ان کی بیبیوں سے ان کے بعد نکاح کرو' بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ○ اگر

تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾

تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ○

کرتے چنانچہ حضرت زینب کے ولیمہ میں ایسا واقع ہوا۔ حضرت کو تکلیف و رنج ہوتا مگر شرم کے باعث گھر میں آنے سے منع نہ فرماتے کہ یہ لوگ خیال کریں گے کہ ہم کو نکال دیا۔ یہ دیکھ کر خود حق تعالیٰ نے ان کو ہدایت کی۔ ادب سکھایا' آیت حجاب نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! اپنے پیغمبر کے گھروں میں اول تو بغیر اجازت نہ جاؤ' جب وہ بلائیں اور اجازت دی جائے تب جا کر یہ نہ کرو کہ ان کے گھروں میں کھانے پکنے کے انتظار میں بیٹھے رہو اور جب کھانے کے لیے بلائے جاؤ تب بہت آگے سے نہ جاؤ کہ انتظار کرنا پڑے اور بہت دیر کھانے کے بعد نہ بیٹھو بلکہ کھانے سے فارغ ہو کر چل دو' اپنے اپنے گھر رخصت ہو جاؤ' نہ آپس میں ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے بیٹھے رہو نہ پیغمبر کی ازواج سے باتیں کرو' تمہاری یہ باتیں پیغمبر کے دل کو تکلیف دیتی ہیں' وہ شرم کرتے ہیں کہ تم کو گھر میں آنے سے کیا روک دیں اور جب آ جاؤ تو کیا صاف کہہ دیں کہ بس اب رخصت (اس لیے کہ گھر میں جانا اور بات کرنا اور بیٹھنا جب تک ناجائز نہ تھا' خدا کے حکم کے خلاف نہ تھا جو خواہ مخواہ اس کو حضرت صاف صاف منع کر دیتے) اللہ سچی بات کے بیان سے اور حکم سے اور بری بات کے منع سے حیا نہیں

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ

ان عورتوں پر اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے بھتیجوں

وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا

اور اپنے بھانجوں اور اپنی (دین کی) عورتوں اور لونڈیوں (کے سامنے آنے) میں

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ

کچھ گناہ نہیں اور (اے عورتو!) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو بے شک ہر چیز اللہ تعالیٰ

فرماتا۔ جب تم اے مسلمانو! پیغمبر کی ازواج سے کوئی بات کرنا چاہو اور ضرورت کے وقت کوئی چیز مانگنا چاہو تو پردہ کی آڑ میں سے کلام کر سکتے ہو' یہ بات تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کے لیے طہارت و نظافت ہے اور وسوسے سے پرہیز گاری ہے۔ اے مسلمانو! تم کو یہ بات ہرگز جائز نہیں کہ تم اپنے رسول خدا کو ایذاء دو' ان کے دل کو رنج پہنچاؤ کہ ان کے گھر میں بے پردہ پکارے بے اجازت بے حکم جاؤ اور نہ یہ سزاوار ہے کہ ان کی ازواج کی نسبت یہ خیال کرو کہ جب حضرت کا عالم جاودانی کو سفر ہو جائے گا تو ہم ان کے ساتھ نکاح کر لیں گے۔ حضرت کے بعد ان کی ازواج کے ساتھ نکاح حرام ہے' حرام کے خیال پکانے کا تم کو منصب حاصل نہیں (کہتے ہیں کہ طلحہ بن عبید اللہ نے ارادہ کیا تھا کہ حضرت کے بعد عائشہ سے نکاح کرے اور بعضوں نے ایسا دل میں خیال پکایا تھا) تمہاری یہ باتیں اور ایسے ایسے خیالات اور بے ہودہ آرزوئیں خدا کے نزدیک نہایت سخت گراں باتیں ہیں اور ان باتوں کی سزا نہایت سخت مقرر ہے۔ اگر نہ بچو گے تو نہایت جرائم کبیرہ و عذاب عظیم کے مستحق ہو گے۔ اے لوگو! خواہ کسی بات کو ظاہر کرو خواہ دل میں چھپاؤ خدا کے احاطہ علم سے نکل نہیں سکتے' وہ ہر بات کا عالم و دانا ہے۔ ازواج رسول اور نیز اور مومنات پر اس بارے میں کوئی حرج نہیں کہ ان کے والدین' اجداد اور ان کی اولاد' ان کے بھائی' ان کے بھانجے' ان کے بھتیجے آپس میں ایک دوسرے کے گھر جائیں اور نیز مسلمان عورتوں سے آپس میں ایک دوسری کو حجاب نہیں (یعنی ان لوگوں سے پردہ نہیں' کافر عورتیں یہودی' نصرانی' مجوسی' ہندو وغیرہ سب سے پردہ ہے۔ ان کا حکم مسلمان عورتوں کے لیے اجنبی مرد کا سا ہے) اور نیز جن کی وہ عورتیں مالک ہیں یعنی غلام باندیاں وہ ان کے پاس کام دھندے کو جا آ سکتی ہیں۔ اے عورتو! خدا سے ڈرو اور حد سے تجاوز کرنے میں اور بے تکلف باتیں کرنے میں خدا کا خوف کرو' وہ ہر بات پر گواہ ہے' سب جانتا ہے۔

ف: حضرت کی ازواج مسلمانوں کی مائیں ہیں' اس سبب سے نکاح ان کے ساتھ حرام ہوا اور چونکہ انبیاء علیہم السلام کی حیات و موت یکساں ہے اور ان کا ادب ہر حال میں یکساں فرض ہے اس سبب سے بھی یہ حکم صادر ہوا اور وہ تو حضرت ہی کی ازواج ہیں' دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی پس اگر بعدِ حضرت اوروں سے نکاح جائز ہوتا تو وہ آخرت میں اوروں کو ملتیں۔ ایسا حجاب کہ باپردہ ہو کر بھی غیر مرد کے سامنے نہ ہوں' حضرت کی ازواج مطہرات سے مخصوص تھا اور عورتوں کو بھی بہتر ہے' واجب نہیں۔ ''ما ملکت ایمانھن'' سے بعض غلام مراد لیتے ہیں مگر حنفیہ کے نزدیک مراد باندیاں ہیں کہ وہ اگرچہ کافرہ ہوں ان کی مالکاؤں کو ان سے پردہ نہیں بسبب ضرورت آمد و رفت کے۔

شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا

کے سامنے موجود ہے O بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے غیب بتانے والے (نبی) پر درود بھیجتے رہتے ہیں'

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اے ایمان والو! تم بھی ان پر خوب درود اور خوب سلام بھیجا کرو O بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ

يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ

اور اس کے رسول (علیہ السلام) کو ایذاء دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت فرمائی اور ان کے لیے

لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے O اور جو لوگ ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں کو بغیر کچھ گناہ

بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا ع

کیے ستاتے ہیں تو بے شک انہوں نے بہتان اور کھلا ہوا گناہ اپنے سر لیا O اے غیب بتانے والے!

۵۶- اللہ تعالیٰ خود اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں یعنی خدا رحمت نازل کرتا ہے فرشتے دعا و سلام بجالاتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود پڑھو اور سلام بھیجو یعنی حضرت کے لیے دعا کرو ان پر دل و جان نثار کرو ان کے دربار میں سلام عرض کرو۔ الٰہی ہم تیرے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں' تیرے حکم کی تعمیل کرتے ہیں تو ان کے دربار میں قبول فرمادے اور ہم کو دارین میں اس کے برکات عطا کر **اللھم صلی علی سیدنا محمد واله صلوة تودی بھا حقه العظیم و بارک وسلم الصلوة والسلام علیک یا رسول الله۔**

۵۷ تا ۵۸- جو لوگ خدا اور رسول کو ایذاء دیتے ہیں' ان پر افتراء کرتے ہیں' تہمت اٹھاتے ہیں تو ایسوں پر دنیا و آخرت میں خدا کی لعنت ہے' دنیا میں قتل و جلاوطنی آخرت میں عذاب دوزخ' خدا نے ان کے لیے نہایت ذلت والا عذاب مقرر کر رکھا ہے (یہ آیت یہود و نصاریٰ کے بارے میں اتری بقول بعض) اور جو مرد مسلمانوں کو ایذاء دیتے ہیں' ان پر تہمت باندھتے ہیں اور مسلمان عورتوں کو عیب لگا کر ستاتے ہیں جیسے منافق کہ صفوان اور حضرت عائشہ کو عیب لگاتے ہیں **کما مرفی سورة النور** اور بے کیے افتراء کرتے ہیں تو وہ بہتان اٹھاتے ہیں اور بڑا گناہ اپنے اوپر لیتے ہیں اور کھلا جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ آیت بقول بعض ان لوگوں کے بارے میں اتری جو مدینہ کے بدمعاش' فاسق' بدچلن' زنا کار تھے وہ خود تو حرام باتیں کرتے ہیں اور دوسروں کو لگاتے ہیں' خدا نے ان کو ان باتوں پر غصہ کیا تب وہ باز رہے اور بقول بعض افک کے بارے میں اتری ہے۔

۵۹- بدکار عورتیں اور باندیاں جب شہر کے باہر جاتیں تو بدمعاش مدینہ ساتھ ہو لیتے اور آزاد عورتوں اور باندیوں میں کوئی تمیز نہ تھی اس سبب سے وہ سب کو چھیڑنے کا قصد کرتے تھے۔ تب یہ اترا کہ شریف آزاد عورتوں اور باندیوں میں امتیاز ہونا چاہیے۔ اے پیغمبر! آپ اپنی ازواج مطہرات کو اور اپنی اولاد کو اور سب مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی چادریں

النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ

(نبی ﷺ) اپنی بیبیوں اور اپنی بیٹیوں اور سب مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی چادروں کا

عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ

ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال لیا کریں' یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ وہ پہچان لی جائیں (کہ وہ شریف عورتیں ہیں)

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٩﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَ

کہ ان کو ستانا نہ جائے گا (یعنی بدقماش آوارہ لوگ ان کو نہ ستا سکیں گے) اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اگر منافق اور وہ لوگ

الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ

کہ جن کے دلوں میں (کفر و نفاق کا) مرض ہے اور مدینہ میں جھوٹی خبریں اڑانے والے (اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئیں گے

بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٠﴾ مَلْعُونِينَ ۛ أَيْنَمَا

تو ضرور ہم آپ کو ان پر شہ دیں گے (آپ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے) پھر وہ مدینہ میں آپ کے پاس نہ ٹھہر سکیں گے مگر بہت کم ○ وہ (بھی) پھٹکارے ہوئے

ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ

(ہر طرف سے ان پر لعنت ہی لعنت ہوگی) جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور چن چن کر قتل کیے جائیں گے ○ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور

اپنے چہرے پر لٹکائے رہیں یعنی گھونگھٹ گاڑے رہیں اور چادروں کو اس طرح اوڑھیں کہ سینہ' شکم' پشت' گلا ڈھکا رہے۔ یہ بات اس لیے لائق و اولیٰ ہے کہ وہ پہچانی جائیں کہ بدکار نہیں ہیں' باندیاں نہیں ہیں تاکہ ان کے ساتھ بدگمانی نہ کی جائے اور کوئی ان کو نہ ستائے' نہ چھیڑے۔ خدا غفور رحیم ہے اگلے گناہ بخش دے گا۔ آگے کو رحمت کرے گا۔

۶۰ تا ۶۲- اے رسول! اگر منافق باز نہ رہیں اور مکر و خیانت ایذاء مومنین نہ چھوڑیں گے اور جن کے دلوں میں فسق و فجور ناجائز شہوت و حرام کی بیماری ہے اور جو بدفعلی کرتے ہیں اور جھوٹی بری خبریں جو مسلمانوں کو نقصان دینے والی ہیں وہ اڑاتے ہیں اور عیب فاش کرتے ہیں مثلاً جب کوئی گروہ جہاد کو جاتا تب وہ ان کی شکست کی خبریں دل سے تراش کر اڑاتے تھے کہ مسلمان غم میں مبتلا ہوں اور طرح طرح کی عیاریاں کرتے تھے تو ایسے لوگ اگر ان باتوں کو نہ ترک نہ کریں گے تو ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے اور آپ کو ان سے بڑھا دیں گے' پھر یہ تمہارے ساتھ مدینہ میں نہ رہ سکیں گے' ان کا تھمنا دشوار ہو جائے گا۔ مقتول ہوں گے کہیں پناہ نہ ملے گی' جہاں ملیں گے فوراً پکڑ پکڑ کر مارے جائیں گے۔ خدا کا ہمیشہ سے ایسا ہی طریقہ چلا آ رہا ہے اور جو انبیاء پہلے گزر چکے ہیں ان کے وقتوں میں بھی یہی عادت و دستور رہا ہے کہ جب منافقین نے سر اٹھایا' انبیاء' مومنین کو ستایا ان کو سزا دے دی گئی۔ اے رسول! تم خدا کی عادت اور اس کا دستور پلٹ نہیں سکتے' وہ اپنے حکم کو جاری کر کے رہے گا۔ جب یہ آیت اتری تو کچھ لوگوں نے توبہ کی اور باز رہے۔

معانقہ ۱۲ عند المتاخرین ۱۲

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾ يَسْئَلُكَ

(کفار اور منافقوں کے بارے میں) ان لوگوں میں چلا آ رہا ہے جو اس سے پہلے گزر چکے اور آپ اللہ تعالیٰ کا دستور بدلنا نہ چاہیں گے O (اے نبی

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَمَا يُدْرِيكَ

صلی اللہ علیہ وسلم!) لوگ آپ سے قیامت (کا وقت) پوچھتے ہیں' آپ فرمایئے کہ اس کا (ذاتی) علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' تمہیں کیا

لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِينَ وَأَعَدَّ

خبر شاید قیامت قریب ہی آ لگی ہو O بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے

لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا

بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے O جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' (اس میں) نہ (اپنا) کوئی حمایتی پائیں گے

نَصِيرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يٰلَيْتَنَا أَطَعْنَا

اور نہ مددگار O جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے (بھونے جائیں گے) اور وہ کہتے ہوں گے:

اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا

اے کاش! ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا O اور کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم اپنے (گمراہ) سرداروں اور اپنے بڑوں کے

فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ

کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں (سیدھے) راستہ سے بہکا دیا O اے ہمارے رب! انہیں (آگ کا) دونا عذاب دے اور ان پر بڑی

۶۳ تا ۶۸- اے رسول! اے حبیب! اہل مکہ تم سے قیامت کا حال دریافت کرتے ہیں کہ کب آئے گی' آپ فرما دیں کہ اس کا ذاتی علم خدا کے پاس ہے' اصل حال وہ جانتا ہے۔ اے رسول! آپ کو خود بخود کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو اور جلد ہی آ جائے۔ خدا نے کفار کے لیے خصوصاً مکہ والوں کے لیے لعنت تیار کی ہے چنانچہ بروز بدر واقع ہوئی اور ان کے لیے عذاب آتش دوزخ مقرر کیا ہے۔ وہ وہاں سدا رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے' نہ وہاں اپنا کوئی دوست رشتہ دار پائیں گے جو عذاب سے بچائے' نہ کوئی مددگار جو عذاب دور کرے۔ اس دن منہ کے بل دوزخ میں پڑیں گے اور گھسیٹے جائیں گے تب سب کے سب یعنی گرو اور چیلے کہیں گے کہ کاش! ہم نے دنیا میں خدا کی اطاعت کی ہوتی' ایمان لائے ہوتے' رسول کو مانا ہوتا۔ چیلے اور تابع دار کہیں گے: اے پروردگار! ہم نے کفر میں اپنی قوم کے رؤساء و اکابر' اشراف و سرداروں کا ساتھ دیا انہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا۔ اے پروردگار! اب تو ان کو دونا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت اتار۔

لَعۡنًا كَبِيۡرًا ﴿۶۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ اٰذَوۡا ع ۸ ۱۰ ۵

لعنت کر O اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہونا کہ جنہوں نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایذاء دی تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ان

مُوۡسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَكَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ وَجِيۡهًا ؕ ﴿۶۹﴾

باتوں سے بری فرما دیا جو لوگوں نے ان کے متعلق کہی تھیں اور موسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے عزت و آبرو والے ہیں O

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ﴿۷۰﴾ لا يُّصۡلِحۡ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سیدھی اور سچی بات کہا کرو O وہ تمہارے لیے تمہارے اعمال

لَكُمۡ اَعۡمَالَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ

درست فرما دے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے بڑی

فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ

کامیابی حاصل کی O بے شک ہم نے (اپنے احکام کی) امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تو انہوں نے (اپنی کمزوری کی وجہ

الۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَيۡنَ اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَ

سے) اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے (اپنی اولوالعزمی سے) اس کو اٹھا لیا' بے شک وہ اپنی جان کو بڑی

۶۹ تا ۷۱۔ اے مسلمانو! رسول کو ایذاء نہ دو اور ان جیسے نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذاء دی تھی اور ان کو عیب اور فتق کی بیماری کا عیب لگایا تھا۔ خدا نے موسیٰ کو بری کیا ان کے عیب سے اور موسیٰ خدا کے نزدیک بڑی وجاہت' بڑی قدر و منزلت مرتبہ والے تھے۔ کہتے ہیں کہ موسیٰ کو خصیہ پھولے ہوئے ہونے کا عیب لگایا۔ یہ شرم سے الگ نہایا کرتے تھے' ایک بار پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا' سب نے ان کو اچھا خاصہ دیکھ لیا۔ اے مسلمانو! خدا کا حکم مانو' اس سے ڈرو' قول عدل یعنی لا الہ الا اللہ کہو' موحد خالص بن جاؤ' راست باز رہو' خدا تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا' تمہارے اعمال قبول کرے گا۔ گناہ بسبب توحید بخش دے گا' جو خدا اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی فلاح و فوز و کامیابی و سعادت پائے گا' دوزخ سے محفوظ رہے گا۔

۷۲ تا ۷۳۔ ہم نے امانت آسمان و زمین پر پیش کی یعنی تکلیف و عقل و استحقاق ثواب و عقاب تمام ساکنان زمین و آسمان پر پیش کیا اور پہاڑوں کو بھی دکھایا کہ اس کو کون اٹھاتا ہے یعنی سب کو اختیار دیا' جس کا جی چاہے اس کو لے مگر سب نے انکار کیا' اس سے ڈرے' خوف کھایا' آدمی نے یعنی حضرت آدم نے اس کو اٹھا لیا' وہ بڑے بے خوف و ہمت والے تھے اور انجام سے ناواقف اور ماسوی اللہ سے بے خبر اور اپنے اوپر جبر کرنے والے امانت کے قبول کرنے یا درخت کے پھل کھانے میں۔ آدم نے امانت اس لیے قبول کی کہ خدا منافق مرد عورتوں اور مشرک مرد عورتوں کو عذاب دے کہ ان کے

حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ

مشقت میں ڈالنے والا (اور انجام سے) بے خبر تھا (یا عشقِ الٰہی کے غلبہ میں ماسوا سے بے خبر تھا) O (یہ امانت اس لیے پیش کی گئی) تاکہ اللہ تعالیٰ

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (امانت کے ادا نہ کرنے کی وجہ سے) عذاب دے اور مسلمان

اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع ۹ / ۵

مردوں اور عورتوں کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O

(۳۴) سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ (۵۸) — آیاتها ۵۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعاتها ۶

سورۂ سبا مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں چون آیات' چھ رکوع ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں کہ آسمان اور زمین کی تمام چیزیں اسی کی ملک ہیں

الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي

اور آخرت میں بھی اس کی تعریفیں ہیں اور وہی حکمت والا' خبردار ہے O جو کچھ زمین میں جاتا ہے

باپ جس امانت کو قبول کر چکے اور یہ سب اس وقت ان کی پشت میں تھے اس کو یہ دنیا میں آ کر ضائع کرتے ہیں اور خدا مسلمان مرد عورتوں کی توبہ قبول کرے اور امانت میں جو قصور ہو گیا ہو وہ معاف کرے۔ خدا توبہ کرنے والوں کے لیے غفور ہے' مسلمانوں پر رحمت والا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں کو بشارت اتری تب منافق بولے کہ حضرت ہم کو کیا ملے گا تب یہ آیت اتری۔

سورۂ سبا

اس سورت میں سبا شہر کا ذکر ہے۔ وہ کل مکہ میں نازل ہوئی۔

۱ تا ۲۔ سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں۔ خدا نے اپنی خلق پر احسانات کیے' ان کا شکر انہوں نے ادا کیا' پس جتنے شکر ہیں وہ سب اسی کے لیے ہیں۔ وہ ایسا ہے کہ آسمان و زمین میں جس قدر مخلوق ہے سب اسی کی ہے' وہ سب کا مالک ہے۔ اسی کی بروز آخرت بھی تعریف ہے یعنی وہاں سب نعمتیں بے پردہ اسی کی طرف منسوب ہیں کہ کوئی ظاہری واسطہ بھی نہیں۔ دنیا میں وسائط بھی ہیں۔ یا حمد بمعنی احسان ہے یعنی وہ جنت والوں پر جنت کا احسان کرنے والا ہے' وہ اپنے حکم وقضاء میں حکمت والا ہے کہ توحید کا حکم کیا' شرک حرام کیا' ہر چیز سے خبر والا ہے۔ سب مخلوق اور ان کے اعمال کو جانتا ہے۔ جو چیز زمین میں جاتی ہے جیسے مینہ' مردے' خزانے اور جو اس سے نکلتا ہے گھاس' درخت' پانی' خزانے' مردے اور جو آسمان سے اترتا ہے مینہ' رزق' وحی اور جو وہاں چڑھتا ہے فرشتے' بندوں کے اعمال نامے' ارواح' ان سب کو خدا جانتا ہے' وہ مسلمانوں

الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ

اور جو کچھ اس سے باہر آتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے وہ سب

فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا

کو جانتا ہے اور وہی بڑا مہربان' بخشنے والا ہے O اور کافروں نے کہا کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی

السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: مجھے اپنے رب کی قسم! ہاں قیامت تم پر ضرور آئے گی' جو غیب کا جاننے والا ہے

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ

آسمانوں اور زمین میں کوئی ذرّہ برابر چیز بھی اس سے غیب نہیں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی مگر ایک صاف بتانے والی

وَلَا اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کتاب میں ہے (یعنی لوح محفوظ میں) O (قیامت اس لیے آئے گی) تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اللہ تعالیٰ

الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ

(اچھا) بدلہ عطا فرمائے گا' یہی ہیں وہ لوگ جن کے لیے بخشش اور عزت کی روزی تیار ہے O اور جن لوگوں نے

کے لیے رحیم اور توبہ والوں کے لیے غفور ہے۔

۳ تا ۵۔ کافر کہتے ہیں یعنی ابوجہل وغیرہ کہ قیامت نہ آئے گی' اے رسول! آپ کہہ دیں کہ ہاں میں اپنے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ وہ ضرور آئے گی' وہ پروردگار ہر غیب کا' پوشیدہ باتوں کا عالم جس کے علم سے ایک ذرّہ برابر چیز بھی غائب نہیں ہوسکتی۔ (ذرہ ایک چھوٹی سرخ چیونٹی ہے جس کو بعض رُج بھی کہتے ہیں۔) نہ آسمانوں میں نہ زمین میں نہ کوئی عمل کسی کا اور نہ ہی کوئی چیز جہان میں نہ ذرہ سے چھوٹی و بڑی نہ ہلکی نہ بھاری مگر یہ کہ وہ کتاب مبین میں مکتوب ہے یعنی لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔ قیامت اس لیے آئے گی کہ خدا اس دن ان کو جو رسول وقرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ اخلاص سے کیے جزائے خیر دے۔ ان کو خدا کے پاس سے مغفرت گناہ ملے گی اور رزق حسن یعنی بہتر ثواب عالی مقدار ملے گا اور جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب میں کوشش کی' رسول وقرآن کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ کا قصد کیا تو وہ ہمارے عذاب سے چھوٹ کر کہیں نہیں جاسکتے' ان کو سخت ودردناک مصیبت والا عذاب ملے گا اور تاکہ وہ لوگ جن کو علم توریت ملا ہے یعنی اہل کتاب عبداللہ بن سلام وغیرہ جو تم پر حق ویقین یعنی قرآن اترا ہے اس کو مانیں اور اس کو سچ جانیں' قیامت سے ڈر کر حق نہ چھپائیں۔ قرآن خدا کی راہ دکھلاتا ہے جو عزت والا ہے کہ ایمان والوں کو عزت دیتا ہے' کافروں کو مغلوب کرتا ہے اور حمید ہے' موحدوں کی تعریف وستائش کرتا ہے۔

فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ

ہماری آیتوں کے رد کرنے میں اور ہرانے میں کوشش کی ان کے لیے درد ناک عذاب میں سے ایک سخت ذلت کا

اَلِیْمٌ ۝٥ وَ یَرَى الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ

عذاب ہے ○ اور جن کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف

رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَ یَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝٦

سے اتارا گیا وہی حق ہے اور عزت والے خوبیوں والے (اللہ تعالیٰ) کا راستہ دکھاتا ہے ○

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ یُّنَبِّئُكُمْ

اور کافروں نے (آپس میں) کہا کہ کیا ہم تمہیں ایسا شخص بتائیں جو تم کو یہ خبر دے کہ جب تم

اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝٧ ج

ٹکڑے ہو کر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں (دوبارہ) نیا بننا ہے ○

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

کیا اس شخص نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا یا اسے (سودا اور) جنون ہے (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

بِالْاٰخِرَةِ فِی الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ۝٨ اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰى مَا

لاتے ہیں (وہ خود) عذاب اور دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ○ تو کیا انہوں نے اپنے آگے

۶ تا ۹- کافر یعنی اہل مکہ کے رؤساء ابوسفیان وغیرہ نے کم درجہ کے لوگوں سے کہا کہ آیا ہم تم کو ایسا آدمی دکھائیں جو مرنے کے پیچھے جی اٹھنے کی خبریں بتاتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ جب تم پارہ پارہ ہو جاؤ گے زمین میں خاک میں مل جاؤ گے ہڈی پسلی، گوشت پوست سب ندارد ہو جائے گا تو بعد کو پھر نئی پیدائش تم کو ملے گی اور پھر روح بدن میں پڑے گی۔ یہ شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جو ایسی باتیں سناتے ہیں اور خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ تو دو حال سے خالی نہیں یا تو خدا پر دیدہ و دانستہ افتراء کرتے ہیں یا کچھ عقل میں فتور خلل ہے جو بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔ (اللہ فرماتا ہے کہ) یہ باتیں تو کچھ نہیں ہیں مگر اتنا ضرور ہے کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں، مرنے کے بعد زندگی کے قائل نہیں ہیں وہ عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں اور پرلے درجہ کی گمراہی و بے دینی میں پھنسے ہیں۔ حق و ہدایت سے بہت دور پڑے ہیں۔ کیا یہ جو بری باتیں کرتے ہیں تو اپنے سامنے اور پیچھے آسمان و زمین نہیں دیکھتے اور اوپر نیچے خیال نہیں کرتے کہ یہ سب ہمارے قبضہ میں اور ہمارے احاطے میں ہیں۔ کیا اس سے نہیں ڈرتے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا آسمان کے

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ

اور پیچھے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسے نہ دیکھا' اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا آسمان کا

بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

کوئی ٹکڑا ان پر گرا دیں' بے شک اس میں (خدائے تعالیٰ کی طرف) رجوع لانے والے ہر بندہ کے لیے بڑی نشانی

لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ ع ۹ ۷

اور دلیل ہے O اور بے شک ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنا (بڑا) فضل اور بزرگی عطا فرمائی (اور ہم نے کہا:) اے پہاڑو! داؤد (علیہ السلام)

أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ﴿١٠﴾ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ

کے ساتھ (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع ہو جاؤ اور پرندوں کو (بھی حکم دیا) اور ہم نے ان کے لیے لوہا نرم کر دیا O (اور ہم نے کہا:) وسیع اور فراخ زرہیں

وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١﴾

(لوہے کی) بناؤ اور بنانے میں اندازے کا خیال رکھو اور تم سب (خاندان والے) نیک کام کرتے رہو' بے شک میں تمہارے سب کام دیکھ رہا ہوں O

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ

اور ہم نے ہوا سلیمان (علیہ السلام) کے بس میں کر دی' ان کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینہ کی راہ تھی اور ہم

ٹکڑے ان کے سروں پر گرا دیں' ان کا پتہ بھی نہ لگے۔ ان نصیحتوں میں ہر بندہ مخلص کے لیے جو خدا کی طرف مائل ہے نصیحت وعبرت کی نشانی ہے۔

۱۰ تا ۱۴۔ اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنے پاس سے فضل دیا یعنی بادشاہت ونبوت کو جمع کیا اور پہاڑوں کو حکم دیا کہ تم داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ مل کر خدا کی تسبیح کرو اور پرندوں کو بھی یہ حکم دیا (چنانچہ یہ دونوں چیزیں ان کا ساتھ دیتی تھیں اور تسبیح کرتی تھیں) اور ہم نے ان کے ہاتھ پر لوہا موم جیسا نرم کر دیا' جیسے گیلی مٹی کا برتن بناتے ہیں یونہی وہ لوہے کی چیزیں بناتے تھے اور ان کو زرہ بنانا سکھایا کہ واسع اور کشادہ زرہیں بناؤ اور حلقہ کو حلقہ میں اندازہ سے ڈالو کہ ڈھیلی رہے نہ تو بہت باریک جوڑ لگاؤ اور نہ بہت موٹا کہ پھنس جائے اور تم سب اچھے کام کرو۔ میں تمہاری اچھائی برائی کا عالم ہوں' سب دیکھتا ہوں۔ اور ہم نے سلیمان کے لیے ہوا مسخر کی۔ صبح سے قریب دوپہر کے ایک مہینے کی راہ چلا کرتے یعنی بیت المقدس سے اصطخر تک اور بعد زوال سے آخر دن تک لوٹ آتے۔ ایک مہینے کی راہ جاتے اور لوٹ بھی آتے یعنی ان کا تخت جس پر ان کا لشکر ہوتا وہ ہوا پر اڑتا اور اتنی راہ طے کرتا۔ اور ہم نے ان کے لیے چشمہ قطر بہا دیا یعنی گلا ہوا پیتل یا تانبا' اس سے جو چاہتے جتنی بڑی چیزیں چاہتے' ایسی بنوا لیتے جیسے مٹی کا برتن ہاتھ سے بناتے ہیں اور ہم نے جنوں کو ان کا مسخر کیا' بہت سے جن ان کے سامنے مکانات عمدہ عمدہ مزدوروں کی طرح خدا کے حکم سے بناتے تھے' ان میں سے جو ہمارے حکم اور سلیمان کی

عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ

نے ان کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بنایا اور جنوں میں سے بھی کچھ وہ تھے جو اس کے سامنے اس کے رب کے حکم سے (اس کے تابع دار ہو

رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾

کر) کام کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرے گا ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب چکھائیں گے ٥

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

وہ ان (سلیمان) کے لیے جو کچھ وہ چاہتے تھے اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے حوضوں کے برابر لگن اور (بڑی بھاری) لنگر دار دیگیں

وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ

(اپنی کاریگری سے) بناتے تھے (ہم نے فرمایا:) اے داؤد (علیہ السلام) کے لوگو! (ان نعمتوں کا) شکر کرتے رہو اور میرے بندوں میں سے

الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا

شکر گزار بہت کم ہیں ٥ پھر جب ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی موت کا حکم بھیجا تو جنوں کو ان کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک

دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ

نے جو ان کا عصا کھا رہی تھی؛ پھر جب سلیمان (علیہ السلام عصا ٹوٹنے کی وجہ سے) زمین پر گرے تو جنوں کی حقیقت کھل گئی

اطاعت سے منہ پھیرتا تھا ہم اس کو عذاب آتش دیتے تھے یعنی سلیمان اس کو آگ سے جلا دیتے تھے' یا یہ کہ ایک فرشتہ آگ کے گرز سے اس کو سزا دیتا تھا۔ جو کچھ سلیمان چاہتے تھے جن ان کے لیے بناتے تھے' بڑی بڑی محرابیں' مسجدیں' تصویریں (فرشتوں کی' پیغمبروں کی اولیاء مقربین کی تصویریں اس غرض سے بنواتے تھے کہ لوگ ان کو دیکھ کر عبادت میں ذوق وشوق پیدا کریں اور محنت برداشت کریں۔ مگر چونکہ بعد کو جاہلوں نے اس کو ذریعہ بت پرستی بنا لیا اس سبب سے جانداروں کی تصویر بنانا ہماری شریعت میں حرام ہوا۔ اس زمانہ میں حلال تھا) اور بڑے پیالے' دیگیں جو مثل حوضوں اور تالابوں کے برابر بڑی ہوتیں جو اپنی جگہ سے نہ ہلتی تھیں' اٹھ نہ سکتی تھیں' ہزار آدمی اس کے آس پاس بیٹھ کر کھا لیتے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اے سلیمان! اے آل داؤد! خدا کا شکر ادا کرو' اس کی عبادت واعمال صالحہ بجالاؤ کہ شکر نعمت ادا ہو اور میرے شکر گزار بندے دنیا میں کم ہیں۔ جب سلیمان پر ہم نے موت کا حکم لگایا (تو وہ کھڑے تھے محراب میں لاٹھی کے بل' اسی حالت میں وہ مر گئے۔ ایک برس تک مردہ کھڑے رہے' جب بیت المقدس جن بنا چکے تب سلیمان گرے) تو ان کے مرنے پر سب کو اطلاع ہوئی' جو کیڑا لکڑی کھاتا ہے گھن یا دیمک اس نے جب ان کی لکڑی کھائی یا نیزہ تو وہ گرے' تب ان کی موت معلوم ہوئی تب سب آدمیوں نے جان لیا کہ جن غیب نہیں جانتے اس لیے کہ اگر جانتے ہوتے تو سلیمان کی موت کے بعد اتنی مدت کیوں ذلت کے عذاب اور تکلیف میں مبتلا رہتے۔ اس سے پہلے بعض کا خیال تھا کہ جن غیب دان ہوتے

اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾

(کہ وہ غیب نہیں جانتے ہیں) اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت و خواری کے عذاب و مشقت میں مبتلا نہ ہوتے O

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ

بے شک (قوم) سبا کے لیے ان کی آبادی میں دو باغ دائیں بائیں (ہماری قدرت کی) بڑی نشانی تھے (ان سے کہا گیا تھا:)

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ

تم (ان باغوں سے) اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرتے رہو پاکیزہ شہر (تمہارے رہنے کو) ہے اور (تمہارا) رب بڑا

غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ

بڑا بخشنے والا ہے O تو انہوں نے (ہماری اطاعت سے) منہ پھیرا تو ہم نے ان پر (بند توڑ کر) زور کا سیلاب بھیجا

بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ

اور ہم نے ان کے (عمدہ) باغوں کے بدلے دو باغ (سزا کے طور پر) دیئے جن میں بدمزہ پھل اور جھاؤ کے درخت اور کچھ تھوڑی سی

ہیں، جب حضرت سلیمان کا زمانہ وفات قریب ہوا ایک مکان میں عبادت کے لیے عصا تھام کر کھڑے ہو گئے، اسی حالت میں وفات پائی، بیت المقدس کی عمارت جن بناتے رہے، جب وہ برس بھر میں پوری ہو گئی تب حضرت سلیمان کی لکڑی گھن کے کھانے سے گری اور جنوں کے غیب دان نہ ہونے کا ثبوت ہوا۔

ف: (اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کا جسم مرنے کے بعد گلتا سڑتا نہیں بلکہ صحیح سالم رہتا ہے جیسا کہ حدیث سے بھی ثابت ہے۔ قادری غفرلہ

۱۵- سبا جو ملک یمن میں ایک شہر ہے اس کے بسنے والوں کے لیے ان کے گھروں میں خدا کی قدرت کے عمدہ نشان موجود تھے۔ راستوں کے دوطرفہ باغات۔ خدا نے ان کی طرف تیرہ (۱۳) پیغمبر بھیجے، پیغمبروں نے ان کو سمجھایا کہ اے آدمیو! اپنے پروردگار کے فضل سے اس کے طرح طرح کے مزیدار میوے کھاؤ اور نعمت میں رہو اور اس کا شکر نعمت بجا لاؤ، توحید کو مانو، دیکھو یہ کیسا پاکیزہ خوبصورت لطیف تروتازہ شہر ہے اور تمہارا رب مسلمان توبہ کرنے والے کے لیے غفور ہے، جو کفر سے توبہ کرے اس کو بخش دیتا ہے۔

۱۶- جب انہوں نے پیغمبروں کا کہنا نہ مانا اور شکر نہ کیا تو ہم نے سیل عرم ان پر مسلط کیا (عرم بمعنی شدید یا نام وادی الشجر یا بند کا پشتہ) اہل سبا نے آب پاشی کے لیے ایک بڑا بند بنا لیا تھا جس میں تین کھڑکیاں تھیں تین درجوں پر اوپر نیچے۔ جب وقت عذاب آیا تو خدا نے اس کو بذریعہ ایک چوہے کے گرا دیا، پانی کا طوفان آیا اور وہ سب ہلاک ہوئے، کفر کا بدلہ پایا۔

قَلِيۡلٍ ﴿١٦﴾ ذٰلِكَ جَزَيۡنٰهُمۡ بِمَا كَفَرُوۡا ؕ وَهَلۡ نُجٰزِيۡۤ اِلَّا الۡكَفُوۡرَ ﴿١٧﴾

بیریاں تھیں O ہم نے ان کو ان کی ناشکری کی یہ سزا دی اور ہم صرف ناشکروں ہی کو سزا دیتے ہیں O

وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ الۡقُرَى الَّتِيۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا قُرًى ظَاهِرَةً

اور ہم نے ان کے درمیان بستیوں کے درمیان سے جن میں ہم نے برکت رکھی تھی (یعنی شام کی بستیاں) کچھ سرراہ کتنی ہی بستیاں بنائی تھیں (جوان

وَّقَدَّرۡنَا فِيۡهَا السَّيۡرَ ؕ سِيۡرُوۡا فِيۡهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيۡنَ ﴿١٨﴾

کونظر آتی تھیں) اوران بستیوں کو منزل کے انداز ے پر رکھا تھا (اوران کو حکم دیا تھا:) ان میں راتوں اور دنوں میں امن وامان سے چلے پھرا کرو O

فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَيۡنَ اَسۡفَارِنَا وَظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَجَعَلۡنٰهُمۡ

تو انہوں نے (نافرمانی کر کے اپنی زبان حالت سے) کہا اے ہمارے رب! ہمارے سفروں (کی منزلوں) میں دوری ڈال دے اور انہوں نے (نافرمانی کر کے)

اَحَادِيۡثَ وَمَزَّقۡنٰهُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ

خود اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انہیں (تباہ کر کے ان کے حالات کو) کہانی (اور افسانہ) کر دیا اور ہم نے ان کو اچھی طرح (پوری پریشانی سے) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدۡ صَدَّقَ عَلَيۡهِمۡ اِبۡلِيۡسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوۡهُ

بے شک اس واقعہ میں بڑا صبر کرنے والے اور بڑا شکر کرنے والے کے لیے (بہت سی) نشانیاں ہیں O اور بے شک ابلیس نے (ان کے گمراہ کرنے کے متعلق)

۱۷ تا ۱۸۔ ہم نے اہل سبا کے اور ان شہروں کے درمیان میں جن میں ہم نے برکت دی تھی یعنی اردن اور فلسطین کے ملے جلے مقامات، منازل، گاؤں، شہر بنائے تھے اور اس میں سیر و سیاحت کا اندازہ کر دیا تھا یعنی اس اندازہ سے منزلیں شاداب، خوشگوار بنائی تھیں کہ دوپہر کا مسافر شام کو اور صبح کا چلنے والا دوپہر کو ایک عمدہ مقام میں ٹھہرتا تھا۔ ہم نے ان سے کہا کہ دن رات جب چاہو اس میں عیش سے سفر کرو نہ بھوک نہ پیاس نہ چور نہ رہزن اور اس کا شکر ادا کرو۔

۱۹ تا ۲۱۔ جب پیغمبروں نے ان سے کہا کہ خدا کا شکر ادا کرو تو وہ بولے کہ ہم کو سیر و سیاحت کا مزا نہیں ملتا، سفر کا لطف نہیں آتا اور دعا کی کہ اے پروردگار! ہمارے سفروں میں اور منزلوں میں دوری کر، انہوں نے کفر شرک کر کے اپنے اوپر ظلم کیا، ہم نے ان کو تباہ کر دیا، وہ قصے اور کہانیاں ہوگئے۔ پتہ بھی نہ رہا اور ان کو بری طرح متفرق و پریشان کر دیا، الگ الگ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خوب ہی پراگندہ و ہلاک کیا۔ اس امر میں قدرت و عبرت کی نشانیاں ہر صبر و شکر والے کے لیے ہیں جو محنت و اطاعت پر صبر کرتا ہے، نعمت پر شکر کرتا ہے۔ ابلیس نے گمان کیا تھا کہ میں اس گروہ کو بہکالوں گا سو اس کا گمان ٹھیک ہوا اور اس نے اپنا کام پورا کر دکھایا۔ انہوں نے اس کا کہنا مانا، اس کا اتباع کیا، کافر ہوگئے مگر چند لوگ کہ ایمان لائے (یا ''فاتبعوہ'' الخ سے مراد یہ ہو کہ اکثر آدمی گناہ میں پھنسیں گے مگر تھوڑے مسلمان جو بلا حساب کتاب بہشت

إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ

اپنا گمان سچ کر دیا تو وہ اس کے پیچھے لگ گئے سوائے ایک گروہ کے جو مسلمان تھا O اور شیطان کا (سوائے بہکانے کے) ان پر کوئی زور اور

إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَ

قابو نہ تھا مگر یہ (سب اس لیے ہوا) کہ ہم دکھا دیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس سے شک میں پڑا ہوا ہے اور

ع ۲ ۱۲ ۸ رَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم

آپ کا رب ہر چیز پر نگہبان ہے O (اے محبوب ﷺ!) آپ (کفار سے) فرمائیے کہ جن لوگوں کو تم

مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا

اپنے گمان میں معبود سمجھے بیٹھے ہو انہیں پکارو، وہ آسمانوں اور زمین میں ذرّہ بھر چیز کے بھی مالک نہیں

فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾

اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے O

میں جائیں گے جو بروایتے ستر ہزار ہیں۔) ابلیس کو بنی آدم پر اتنی قدرت خود نہ تھی کہ ان کو زبردستی گمراہ کر لیتا' وہ ان کا حاکم ومختار نہ تھا مگر ہم نے اس کو ان کا بہکانے والا اس لیے مقرر کیا اور ان کے دلوں میں اس کا اتباع اس لیے ڈالا کہ ہماری مشیت وارادہ وعلم ازلی کا ظہور دنیا میں ہو اور جس کو ازل میں ہم مشرف با اسلام کر چکے ہیں وہ اس سے الگ ہو جائے جس کے دل میں کفر وشرک کی بیماری ہے اور جو آخرت کے ایمان لانے والے' خدا کے ماننے والے ہیں وہ ان سے علیحدہ ممیز ہو جائیں اور اے رسول! تمہارا رب ہر شئے کا نگہبان ہے' ہر شخص کے اعمال سے واقف ہے۔

۲۲- اے رسول! کفار مکہ سے کہہ دو کہ تم سب اپنے ان خداؤں کو بلاؤ اور پکارو جن کو تم سوائے اللہ کے معبود جانتے ہو اور ان کی عبادت کرتے ہو۔ دیکھو تو وہ تمہارا جواب بھی دیتے ہیں یا نہیں' وہ تمہاری مدد کرتے ہیں یا نہیں' وہ آسمان زمین کے حکموں میں غیب کے کارخانوں میں ذرہ بھر بھی کسی بات کی طاقت نہیں رکھتے' وہ کسی چیز کے مالک حاکم نہیں (بنی طلیحہ کافر جنوں کی پرستش کرتے اور کہتے کہ وہ فرشتے ہیں۔ قدرت کے کارخانوں میں ان کو مداخلت ہے' یہ ہم کو سفارش کر کے بچائیں گے' ہماری مدد کریں گے۔ اس لیے ہم ان کی عبادت کرتے ہیں تب یہ اترا کہ فرشتے بھی کسی بات کی بے حکم الٰہی طاقت نہیں رکھتے) نہ ان کو آسمان زمین کے بنانے میں' مخلوق کے پیدا کرنے میں خدا کے ساتھ شرکت ہے نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہاتھ بٹانے والا ہے یاری دینے والا ہے یعنی جب اس کا پیدا کرنے میں کوئی شریک نہیں پھر تم عبادت کرنے میں کیوں شریک کرتے ہو۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ

اور اس کے نزدیک کسی کی سفارش فائدہ نہیں دیتی ہے مگر جس کے لیے وہ اجازت عطا فرمائے یہاں تک کہ جب (اجازت دے کر) ان کے

عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ

دلوں کی گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا تو وہ کہتے ہیں: (جو کچھ فرمایا) حق فرمایا اور وہی بلند مرتبہ

الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ

اور بڑائی والا ہے ○ (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ آسمانوں اور زمین سے تمہیں کون روزی دیتا ہے؟ آپ (خود ہی) فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور

اِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ

بے شک ہم یا تم (دونوں میں سے ایک) ضرور ہدایت پر ہے یا کھلی گمراہی میں ○ آپ فرمائیے: ہم نے (تمہارے خیال میں) جو کچھ جرم کیا اس کا تم سے

عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ

سوال نہ ہوگا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کا ہم سے سوال نہ ہوگا (ہر ایک سے اپنے اپنے اعمال کا سوال ہوگا) ○ آپ فرمائیے: ہمارا رب ہم سب کو (قیامت کے دن)

٢٣- اور سفارش خدا کی درگاہ میں بے اس کے اذن و اجازت کوئی نہ کر سکے گا اور نہ کسی کی سفارش بے اس کے اذن کے چلے گی پس شفاعت کے خیال سے عبادت کرنا بے سود بات ہے۔ پھر فرشتوں کا ضعف و عجز و ناطاقت ہونا بیان کیا کہ وہ تو ایسے ہیں کہ خدا کی وحی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے کو ہوتی ہے جب خدا کی طرف سے جبرائیل کو ملتی ہے تو اس کے خوف اور ہیبت اور کڑک سے فرشتے بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں' دیر تک یونہی بے خود و بے تاب رہتے ہیں' جب ہوش آتا ہے اور دل سے خوف کم ہوتا ہے تو جبرائیل وغیرہ سے پوچھتے ہیں کہ خدا کا کیا حکم ہے' کیا ارشاد ہے' تب وہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے حق فرمایا یعنی قرآن میں جو حکم اتارا وہ عین مصلحت و محض حکمت ہے اور اللہ سب سے برتر ہے' سب سے اعلیٰ ہے' سب سے بالا و بلند ہے۔

٢٤- اے رسول! ان سے پوچھو کہ تم کو آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے' مینہ کون برساتا ہے' دانہ گھاس کون اگاتا ہے؟ اگر یہ جواب دیں کہ خدا تو خیر ورنہ تم کہہ دو کہ اللہ ہی سب کچھ کرتا ہے اور یہ بھی کہہ دو کہ ہم اور تم دونوں میں سے کوئی نہ کوئی تو ضرور غلطی پر ہے۔ یا ہم ہدایت پر ہیں اور تم گمراہ یا ہم گمراہ ہیں اور تم ہدایت پر۔ پس غور کرو اور حق طلب کرو یعنی خدا کی روزی کھانے میں ہم تم دونوں برابر ہیں' پھر اس کے بارے میں جو ہم تم اعتقاد رکھتے ہیں ان میں سوچو کون سا اس کی عظمت کے لائق ہے اور کون حق پر ہے اور کون گمراہ۔ یا "لعلی هدی" کا تعلق "وانا" سے ہو اور "فی ضلل مبین" کا "ایاکم" سے یعنی تم بے شک گمراہ ہو اور ہم ضرور حق پر ہیں۔

٢٥- اے رسول! آپ کہہ دیں کہ اے کفار! ہمارے کاموں کا سوال تم سے نہ ہوگا اور تمہارے عمل کا سوال ہم سے نہ ہوگا پس حق کی طلب کرو اور خدا کی راہ تلاش کرو۔ یہ آیت بآیات جہاد منسوخ ہے۔

٢٦- اے رسول! آپ کہہ دیں کہ ہمارا پروردگار ہم سب کو جمع کرے گا یعنی بروز قیامت' پھر ہم سب کے جھگڑے

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ

اکٹھا فرمائے گا اور ہمارے درمیان سچا فیصلہ فرمائے گا اور وہی ہے بڑا (انصاف سے) فیصلہ کرنے والا سب کچھ جاننے والا O آپ فرمایئے: ذرا مجھے وہ شریک

بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا

تو دکھاؤ جو تم نے (اللہ کے ساتھ) ملا رکھے ہیں' ہرگز (اس کا شریک) نہیں بلکہ وہی اللہ تعالیٰ زبردست' حکمت والا ہے O اور (اے محبوب ﷺ!)

كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

ہم نے آپ کو تمام مخلوق کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا لیکن اکثر لوگ جانتے ہی نہیں O

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ

اور وہ کہتے ہیں کہ (قیامت کا) وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ

تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے نہ ایک ساعت پیچھے ہو سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو O اور کافروں نے کہا

فیصل کرے گا اور سب قصوں میں سچا حکم کرے گا اور وہ فتاح ہے یعنی قاضی و حاکم اور علیم و حکیم ہے۔ (فتاح بلغت اہل عمان قاضی)۔

۲۷- اے رسول! اہل مکہ سے کہہ دو کہ تم مجھ کو وہ لوگ دکھاؤ جن کو تم خدا کا ساجھی بناتے ہو اور شریک سمجھتے ہو' دکھاؤ تو انہوں نے کیا شے پیدا کی' ہرگز نہیں کچھ بھی نہیں' انہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا' نہ ان میں کچھ طاقت پیدا کرنے کی ہے' بلکہ سب کا مالک و خالق تو وہ اللہ ہی ہے جو عزیز غالب ہے سب کافروں اور ساری مخلوق پر' اپنے حکموں میں حکمت والا ہے پس اس کا حکم کہ شرک نہ کرو ماننا چاہیے۔

۲۸- اے رسول! ہم نے جو تم کو رسول بنا کر بھیجا ہے تو تمام جہان کے جن اور آدمیوں کی طرف بھیجا ہے کہ تم ان کو اگر وہ ایمان لائیں تو جنت کی بشارت دو اور اگر کفر کریں تو دوزخ سے ڈراؤ مگر اکثر کافر خصوصاً اہل مکہ اس کو جانتے نہیں اور مانتے نہیں۔

۲۹ تا ۳۰- کفار مکہ کہتے ہیں کہ قیامت کا وعدہ جو ہم سے کیا جاتا ہے آخر اس کی کوئی حد بھی ہے' اگر سچے ہو تو بتاؤ کہ اس کی کیا میعاد ہے؟ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ تمہاری میعاد ایک ایسا دن ہے جس سے نہ تم ایک گھڑی بھر پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ آگے بڑھ سکتے ہو یعنی وہ ضرور ایک وقت خاص پر آئے گی۔

۳۱ تا ۳۳- کفار مکہ یعنی ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ ہم اس قرآن پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور نہ ان کتابوں کو مانیں گے جو اس سے پہلے گزر چکیں یعنی توریت' انجیل' زبور وغیرہ' اے رسول! آج تو یہ ایسی باتیں کرتے ہیں' اگر کوئی ان کا حال اس وقت دیکھے تو تعجب اور عبرت پائے جب کہ ظالم کم بخت خدا کے سامنے بروز

كَفَرُوا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ وَلَوْ

کہ ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور نہ ان (کتابوں) پر جو اس سے پہلے تھیں اور (اے سننے والے!)

تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى

کسی طرح تو دیکھے جب کہ ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے ان میں ایک

بَعْضِ ﹰالْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْ

دوسرے پر بات ڈالتا ہو گا' کمزور لوگ متکبر (سرکش) سرداروں سے کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم

لَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا

ضرور ایمان لے آتے (تم نے ہمیں روکا) ○ متکبر (سرکش) سردار کمزوروں کو جواب دیں گے: جب کہ تمہارے پاس ہدایت

اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾

آئی کیا اس کے بعد ہم نے تم کو روکا تھا بلکہ تم خود ہی مجرم تھے ○

وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّیْلِ وَ

اور کمزور متکبر (سرکش) سرداروں سے کہیں گے: بلکہ (افسوس) رات اور دن کا داؤد تھا جب کہ تم ہم کو حکم دیتے

قیامت قیدی بن کر کھڑے ہوں گے' اس وقت کافر آپس میں ایک دوسرے کو سخت سست کہیں گے اور مناظرہ کریں گے اور اپنے اوپر سے اعتراض ایک دوسرے پر ٹالیں گے۔ کم درجہ کے لوگ جو دنیا میں ضعیف جانے گئے تھے بڑے رؤسا کفار سے' اپنے پیشواؤں سے کہیں گے کہ اگر تم لوگ نہ ہوتے تو ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آتے' تمہارے باعث سے ہم کفر میں مبتلا رہے۔ رؤسا متکبرین ان ضعیفوں چیلوں سے کہیں گے کہ کیا ہم نے تم کو ایمان سے روکا جب کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے تھے' تم تو پہلے ہی سے مشرک بت پرست تھے' ہم تم پر کوئی جابر نہ تھے۔ وہ چیلے ضعیف ان رؤسا سرکش کفار سے کہیں گے کہ بلکہ ہمارے ساتھ گردش شب و روز نے یہ کیا اور بدبختی سے کافر ہوئے یا یہ کہ تم جو رات دن مکر فریب کرتے تھے اس سے ہم کافر ہو گئے۔ تم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کریں اور اللہ کے لیے بہت سے ہمسر شریک سمجھیں۔ جب وہ سب عذاب کو دیکھیں گے کہ آ پہنچا تو ندامت و پشیمانی بھول جائیں گے یا یہ کہ گرو اپنے چیلوں سے شرمائیں گے اور شرم کو چھپانا چاہیں گے۔ یا یہ کہ سب ندامت ظاہر کریں گے۔ (اسرار بمعنی اظہار و اخفاء دونوں ہے) ہم طوق کافروں کی گردنوں میں ڈال دیں گے' سیدھے ہاتھ گردنوں سے باندھ دیں گے' دوزخ میں جائیں گے۔ ہم ان کو سوائے اس کے جو انہوں نے کیا اور کہا تھا اور کوئی بدلہ نہ دیں گے' اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔ ان پر ظلم نہ ہو گا۔

النَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ وَأَسَرُّوا

تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا انکار کریں اور اس کے لیے شریک بنائیں اور جب عذاب دیکھیں گے تو سب دل ہی دل میں

النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ

پچھتائیں گے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے، جو کچھ وہ کیا کرتے تھے صرف اسی کا تو

كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ

بدلہ پائیں گے O اور جب کسی شہر میں ہم نے کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے مال دار (آسودہ) لوگوں نے یہی کہا کہ

مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾ وَ

جو کچھ لے کر تم بھیجے گئے ہو ہم تو اس کا انکار کرتے ہیں (اسے نہیں مانتے)۔O اور انہوں نے کہا کہ ہم مال اور اولاد

قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَّأَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾ قُلْ إِنَّ

میں (تم سے) بڑھ کر (دنیا میں) ہیں اور (آخرت میں بھی) ہم پر عذاب نہیں ہو گا O (اے نبی ﷺ!)

رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

آپ فرمایئے کہ بے شک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگی فرما دیتا ہے

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ ع وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ ع ۴ ۱۰

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے O اور تمہارے مال اور تمہاری ساری اولاد اس لائق نہیں کہ تم کو ہمارے

۳۴- ہم نے کسی شہر، بستی، گاؤں میں کوئی ڈرانے والا رسول نہ بھیجا مگر وہاں کے غرور وحشمت والے امیروں نے کفر کیا اور رسولوں سے کہا کہ ہم اس چیز کے ساتھ کفر کرتے ہیں جو تم دے کر بھیجے گئے ہو۔

۳۵- اور یہ کہا کہ ہم تو مال ومنال، دولت، قرابت، اولاد کے اعتبار سے تم سے زائد ہیں پھر کیوں تمہارا کہا مانیں اور ہم کو ہرگز ہمارے دین پر عذاب نہ ہوگا یعنی خدا نے دنیا میں جو ایسا عیش وعشرت دیا ہے تو یہ مذہب کی سچائی کی دلیل ہے۔ خدا کی رحمت کا ثبوت ہے پس ہمارا مذہب اچھا ہے پھر عذاب کیوں ہونے لگا۔

۳۶- کفار مکہ نے بھی حضرت سے یہ کہا تھا۔ اس کا جواب ارشاد ہوا کہ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ زیادتی اموال دنیا تو خدا کے کارخانے میں ہیں، وہ پروردگار جس کو چاہتا ہے مال میں وسعت دیتا ہے (اور وہ) درحقیقت امتحان وفتنہ ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی میں ڈالتا ہے (اور وہ درحقیقت مہلت وتنبیہ ہوتی ہے) مگر اکثر آدمی یہ بات جانتے نہیں اور اس کی تصدیق نہیں کرتے۔

۳۷- اے اہل مکہ! تمہارے مال واولاد کثیر کوئی ایسی چیز نہیں کہ تمہارے درجے ہماری درگاہ میں بڑھائے۔ کثرت

عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۠ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

قریب تک پہنچائیں مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کے لیے ان کے اعمال کا

جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ

دگنا بدلہ ہے اور وہ (بہشت کے) بالا خانوں میں امن و امان سے ہوں گے O اور وہ

الَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِى الْعَذَابِ

لوگ جو ہماری آیتوں کے ہرانے میں اور رد کرنے میں کوشش کرتے ہیں وہی عذاب میں (پکڑ کر)

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ

حاضر کیے جائیں گے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: بے شک میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے

عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَ

لیے چاہتا ہے (اس کے لیے) اس کا رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو چیز تم (اللہ تعالیٰ کی راہ میں)

هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ

خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلے میں اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے O جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا

مال واولاد سے خدا کے نزدیک کچھ عزت زائد نہیں ہوتی' اس کے نزدیک تو عزت اس کی ہے اور مرتبہ اور اچھا مذہب اس کا ہے جو خدا پر ایمان لاتا ہے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کرتا ہے کہ وہ مقرب ہو جاتا ہے۔ ان کو ان اعمال کے بدلے جو انہوں نے حالت ایمان میں اخلاص سے کیے دونے چوگنے ثواب ملیں گے' وہ بہشت کے درجوں میں موت اور فنا و زوال سے بے خوف ہو کر چین کریں گے' دنیا کا سامان نہ ہوا تو کیا۔

۳۸۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب میں کوشش کرتے ہیں' رسول اور قرآن کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ ہم کو عاجز کر دیں (حالانکہ وہ ہم سے بھاگ نہیں سکتے' ہم کو عاجز نہیں کر سکتے) تو وہ عذاب دوزخ میں مبتلا ہوں گے۔

۳۹۔ اے رسول! کہہ دو کہ میرا خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے زیادہ مال دیتا ہے (اور وہ امتحان ہوتا ہے) اور جس کو چاہتا ہے تنگی دیتا ہے (اور وہ مہلت ہوتی ہے) جو تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو اس کو خدا محفوظ رکھے گا' اس کا بدلہ دے گا' دنیا میں زائد کرے گا آخرت میں ثواب دے گا۔ خدا سب دینے والوں سے بہتر اور اعلیٰ ہے۔

۴۰ تا ۴۱۔ خدا جب بروز قیامت کفار کو اور جنوں اور فرشتوں کو سب کو جمع کرے گا اور فرشتوں سے کہے گا کہ کیا تم نے کافروں سے اپنی پرستش کرائی تھی' کیا وہ تم کو پوجتے تھے؟ تب وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے اور برتر ہے' تو ہمارا مالک ہے والی ہے' ہم کو ان سے کوئی سروکار نہیں نہ ہم نے ان کو حکم کیا بلکہ وہ تو جنوں کو پوجتے تھے۔ اکثر آدمی جنوں پر ہی ایمان لائے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

پھر فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ لوگ تمہیں پوجا کرتے تھے ○ وہ کہیں گے: تو پاک ذات ہے، تو ہی

اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ

ہمارا (دوست اور) کارساز ہے نہ وہ لوگ، بلکہ وہ جنوں کو پوجا کرتے تھے، ان میں اکثر انہی (جنوں)

اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

پر (یقین اور) ایمان لاتے تھے ○ تو آج تم میں سے کوئی کسی کے بھلے برے کا مالک

نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ

نہیں (نہ اسے کچھ اختیار ہے) اور ہم ظالموں سے فرمائیں گے کہ اب اس آگ کا

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

عذاب چکھو جس کو تم جھٹلاتے تھے ○ اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی

قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو صرف ایک ایسے شخص ہیں جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں (کی عبادت)

اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ

سے روکنا چاہتے ہیں اور کافروں نے (یہ بھی) کہا کہ یہ (قرآن) تو صرف ایک جھوٹا بہتان جوڑا

تھے اور جنوں کو فرشتے فرض کر لیا تھا۔

۴۲۔ اس دن تم میں سے کوئی کسی کے نفع ونقصان کا مالک نہ ہوگا۔ فرشتے جن نہ عذاب دور کر سکیں گے نہ کوئی سفارش کر سکے گا۔ ہم مشرکوں ظالموں سے کہیں گے کہ لو عذاب چکھو، جس کو تم دنیا میں خیال سمجھ کر جھٹلاتے تھے اب اس کا مزا چکھو۔

۴۳۔ جب ان پر یعنی کفار مکہ پر ہماری آیتیں یعنی قرآن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو صاف صاف حلال، حرام نیکی، بدی کی واضح طور پر بیان والی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی تو کچھ بھی نہیں ہے، یہ تو ایک ایسا شخص ہے کہ اپنی باتوں سے تم کو ان معبودوں سے پھیرنا چاہتا ہے جن کی ہمیشہ سے ہمارے تمہارے باپ دادے عبادت کیا کرتے تھے اور قرآن کو کہا کہ وہ تو فقط کذب افتراء اور دروغ ہے جو اپنے جی سے خدا پر افتراء کر کے جوڑ لیتے ہیں اور حق ویقین اور سچی بات کی کافروں نے جب کہ وہ ان کے پاس آئی یہ قدر کی کہ کہا: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ

ہوا ہے اور جب کافروں کے پاس حق آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو محض کھلا ہوا جادو ہے O اور ہم نے

آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ

(عرب کے) لوگوں کو کچھ کتابیں نہ دیں جن کو وہ پڑھتے ہوں اور نہ آپ سے پہلے ہم نے ان کی طرف کوئی ڈر سنانے والا

مِن نَّذِيرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ

بھیجا O اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا اور جو نعمتیں ہم نے ان کو دی تھیں یہ (مکے والے) ان کے دسویں حصہ

مَآ آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾ قُلْ إِنَّمَآ ع ۵ ۹ ۱۱

کو بھی نہ پہنچے پھر انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے انکار کا نتیجہ کیا ہوا O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ میں

أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ

تم کو ایک بات کی نصیحت فرماتا ہوں (وہ) یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے لیے دو دو اور ایک ایک کھڑے ہو جاؤ

تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم

پھر (سوچو اور) غور کرو کہ تمہارے (ان مالک اور) صاحب (یعنی نبی کریم ﷺ) میں کوئی جنون کی بات نہیں، وہ تو صرف

۴۴- یہ کفار حق کو جھٹلاتے ہیں اور یقینی باتوں کا انکار کرتے ہیں حالانکہ نہ ان کے پاس کوئی دلیل ہے نہ کتابیں ہیں جن کو یہ پڑھتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے انکار کرتے ہیں، نہ ان کے پاس ہماری طرف سے آپ سے پہلے کوئی اور رسول آیا ہے جو اس کی سند ان کے پاس ہو۔ یا یہ کہ جب تم سے پہلے ان کے پاس کوئی نذیر آیا تو انہوں نے انکار ہی کیا اور اس سے بھی یہی باتیں کیں جو آپ سے کرتے ہیں۔

۴۵- اے رسول! ان سے پہلے بھی اور قوموں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی تھی اور ان کو ہم نے ہلاک کر ڈالا۔ پھر یہ قوم قریش تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچی، جو ہم نے ان کو دیا تھا یعنی مال وعزت وحشمت وقوت ولشکر واولاد وغیرہ ان کا دسواں حصہ بھی ان کے پاس نہیں ہے۔ پھر یہ کیا کر سکتے ہیں، جب انہوں نے تکذیب کی تو ان کا کیا انجام ہوا اور میرے عذاب نے ان کو کس طرح آ کر پکڑ لیا پھر یہ کیوں تکذیب کرتے ہیں، ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔

۴۶- اے حبیب! آپ ان سے کہہ دیں کہ میں تم سے فقط ایک نصیحت کرتا ہوں یعنی توحید کا حکم دیتا ہوں، لا الٰہ الا اللہ کہلوانا چاہتا ہوں۔ (یہ مطلب نہیں کہ رسالت کا حکم نہیں دیتا ہوں بلکہ مطلب یہ ہے کہ توحید سب کی اصل ہے۔ پہلے اس کو منواتا ہوں جیسا کہ اکثر ہوتا ہے کہ آدمی کہتا ہے کہ میں ایک بات کہتا ہوں وہ مان لو پھر اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں) یہ کہتا ہوں کہ تم ایک ایک یا دو دو اللہ کی اتباع کے لیے کھڑے ہو یعنی ہر وقت اس کا دھیان رکھو خواہ اکیلے ہو خواہ مجمع میں، پھر

بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِّنْ أَجْرٍ

تمہیں ایک سخت عذاب سے پہلے ڈر سنانے والے ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: (اگر) میں نے اس تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت

فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

مانگی ہو تو وہ تمہیں کو مبارک رہے (مجھے کچھ ضرورت نہیں) میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ذمۂ کرم پر ہے اور وہ ہر

شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾

چیز پر گواہ ہے O آپ فرمایئے: بے شک میرا رب جو سارے غیبوں کا جاننے والا ہے حق ہی کا (القاء اور) اظہار فرماتا ہے O

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ إِنْ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: حق آیا (اور ظاہر ہوا) اور باطل کی ابتداء رہی نہ انتہا O آپ فرمایئے: اگر میں بھٹک جاؤں تو اپنے نقصان کے لیے بھٹکوں گا

ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِيْ ۚ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْ

اور اگر میں نے ہدایت پائی تو اس (وحی) کے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے بے شک وہی سننے والا (اور سب سے)

إِلَيَّ رَبِّيْ ۚ إِنَّهُ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَ

نزدیک ہے O اور (اے دیکھنے والے!) کاش کہ تو اس وقت ان کو دیکھے جب کہ وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر وہ بچ کر نہ نکل سکیں گے اور

آپس میں غور کرو اور سمجھو کہ تمہارے صاحب کو یعنی رسول کو ہرگز جنون نہیں، تم سب سوچو کیا وہ ساحر یا کاہن یا کاذب یا مجنون ہیں؟ ہرگز نہیں، وہ تو سچے رسول اور عذاب سے ڈرانے والے ہیں جو عنقریب نہایت سخت تمہارے سامنے آنے والا ہے اگر تم ایمان نہ لائے تو وہ عذاب تم پر ضرور آئے گا۔

۴۷- اے رسول! کہہ دو کہ میں تم سے انعام و اجرت نہیں مانگتا' اگر میں کچھ مانگوں تو مجھے نہ دو' وہ تمہارے ہی لیے ہے تمہی لے لو' میرا ثواب و بدلہ تو خدا پر ہے' وہ تم سب کے اعمال پر گواہ ہے۔

۴۸- اے رسول! کہہ دو کہ میرا پروردگار سچی بات اچھوں کے دل میں ڈالتا ہے اور غیبوں کا جاننے والا ہے' وہ جانتا ہے جو بندے نہیں جانتے۔ یا یہ کہ حق کو ظاہر کرتا ہے باطل کو محو کرتا ہے۔

۴۹- اے رسول! آپ کہیے کہ حق آ گیا' دنیا میں نور اسلام ظاہر ہو گیا' باطل بری بات کا نہ تو ظہور و فروغ ہی ہوتا ہے نہ وہ مر کر فنا ہو کر پھر ظاہر ہوتی ہے اور حق ہمیشہ ظاہر رہتا ہے' یا یہ کہ خدا حق لایا اور باطل یعنی شیطان یا بت کچھ نہیں کر سکتے نہ کچھ پیدا کر سکیں نہ مار کر پھر جلا سکیں۔

۵۰- اے رسول! آپ کہیے کہ اگر بالفرض میں گمراہ بھی ہوں تو اپنے ہی لیے ہوں اور اگر راہ راست پر ہوں اور سچا راستہ بتاتا ہوں تو یہ اس کا اثر ہے کہ خدا نے مجھ پر وحی بھیجی۔ وہ دعا کا سننے والا ہے' ایمان والے کے لیے اجابت کے

أُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَّقَالُوا آمَنَّا بِهِ ۚ وَأَنَّىٰ لَهُمُ

وہ جہاں کہیں بھی ہوں گے ایک قریب جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے (کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی چیز دور نہیں) O اور (اس وقت) کہیں گے کہ ہم اس

التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ

(نبی) پر ایمان لے آئے اور اب وہ (دنیا سے) اتنی دور دراز (عالم میں ایمان کو) کہاں حاصل کریں گے O حالانکہ وہ اس سے پہلے (دنیا میں) اس کا

بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ

انکار کرتے رہے اور بے دیکھے (سچائی سے) دور ہٹ کر جو کچھ چاہتے تھے کہتے رہتے تھے O اور ان (کے ایمان لانے) کی خواہشوں کے درمیان اور ان کے

كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾ ع ۶ ۱۲

درمیان روک اور آڑ کر دی گئی جیسے ان سے پہلے گروہوں کے ساتھ کیا گیا تھا' بے شک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے O

واسطے قریب ہے۔

۵۱ تا ۵۴- اے مخاطب! اگر تو اس وقت کا حال دیکھے تو تجھ کو تعجب ہو جب کہ یہ کفار دہشت میں پڑیں (یعنی موت کے نزدیک یا بوقت خسف زمین دھنسنے کے وقت جب کہ یہ آیت سفیانی کی شان میں ہو جو آخر زمانہ میں مکہ معظمہ پر لشکر کشی کرے گا اور بمقام بیداء پر اس کا سارا لشکر زمین میں دھنس جائے گا) اور ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا اور نزدیک جگہ سے یہ جھٹ پٹ پکڑ لیے جائیں گے۔ (یعنی زمین میں دھنسیں یا مریں) اور اس وقت کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لائے۔ حالانکہ اس وقت کیا ایمان اور اس دور دراز جگہ سے کہاں پر پھرنا اور کہاں توبہ و رجوع (یعنی خدا فرماتا ہے کہ بعد موت وہ ایمان کا ارمان کریں گے مگر وہاں وہ کہاں) حالانکہ پہلے تو دنیا میں انہوں نے اس کو نہ مانا تھا اور کفر کیا تھا اور طرح طرح کے خیالات پکاتے تھے' کہتے تھے کہ نہ جنت ہے نہ دوزخ' نہ عذاب نہ ثواب اور اپنے خیالوں کو دور دور پھینکتے تھے۔ (یعنی دنیا میں بیٹھ کر غیب کی باتوں پر یا بعد موت کے امور پر رائے لگاتے تھے یا یہ کہ وہ خیال پکاتے پکاتے دور نکل گئے تھے اور وہموں کے ہولناک جنگلوں میں پھرتے تھے) اس وقت ان کے اور ان کے ارمانوں میں پردہ ڈالا جائے گا اور ان کے ساتھ وہ کیا جائے گا جو انہی جیسے لوگوں کے ساتھ کیا گیا جو ان سے پہلے تھے۔ وہ لوگ ایمان و توحید میں ظاہر شک رکھنے والے تھے اور وہم میں پھنسے تھے' آخر کار ہلاک کر دیے گئے یہ بھی' ہلاک ہوں گے۔

آیاتها ۴۵ رکوعاتها ۵	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ فاطر مکیۃ ۴۳

سورۂ فاطر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں پینتالیس آیات، پانچ رکوع ہے

الحمد للہ فاطر السموت والارض جاعل الملئکۃ رسلا

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے

اولی اجنحۃ مثنی وثلث وربع یزید فی الخلق ما یشاء ان

جن کے دو دو تین تین اور چار چار پر ہیں، (اپنی مخلوق کی) بناوٹ میں جو چاہتا ہے بڑھاتا ہے، بے شک

اللہ علی کل شیء قدیر ① ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ○ اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے تو اس کو کوئی روکنے والا (بند کرنے والا) نہیں

فلا ممسک لها وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو

اور جو کچھ وہ روک لے اس کے روکنے کے بعد اس کا کوئی چھوڑانے والا نہیں ہے اور وہی

العزیز الحکیم ② یایھا الناس اذکروا نعمت اللہ علیکم ھل

زبردست، حکمت والا ہے ○ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد کرو جو تم پر ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو

سورۂ فاطر

اس سورت میں فرشتوں کا ذکر ہے، یہ سب مکہ میں اتری ہے۔

۱- سب تعریف وشکر واحسان اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کا رسول مقرر کرنے والا ہے، ان کا پیدا کرنے والا ہے۔ (یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت، رعد اور بنی آدم کے اوپر مسلط فرشتے جو ان کی حفاظت رکھتے ہیں اور ان کے اعمال لکھتے ہیں) وہ فرشتے پروں والے ہیں، کسی کے دو کسی کے تین کسی کے چار۔ اور خدا پیدائش میں جتنی چاہتا ہے زیادتی کر دیتا ہے یعنی جتنے فرشتے چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے، یا پروں میں زیادتی کرتا ہے کہ جتنے پر چاہتا ہے عطا کرتا ہے، یا یہ کہ جس کو چاہتا ہے حسن بے اندازہ دیتا ہے یعنی ظاہری خوبصورتی یا حسن باطنی ملکات حمیدہ، یا مراد خوش آوازی ہے کہ جس کو چاہتا ہے لحن خوش عطا کرتا ہے، وہ سب زیادتی ونقصان پر قادر ہے۔

۲- اللہ جو چیز آدمیوں کے لیے غیب کا دروازہ کھول کر بھیجتا ہے تو اس کا روکنے والا کوئی نہیں مثلاً بارش، رزق، صحت و عافیت وعلم وغیرہ کہ جب اس کی رحمت آتی ہے تو رکتی نہیں اور جب وہ کچھ روک لیتا ہے تو اس کے سوا کوئی اس کا دینے والا نہیں کہ اس کے روکنے کے بعد وہ بے (بغیر) اس کے حکم کے دے دے۔ وہ غالب وقادر ہے روکنے میں، حکیم ہے کھولنے میں۔

۳- اے آدمیو! خدا کی نعمت جو تم پر ہے یعنی رزق وعافیت اس کو یاد کرو اس کا شکر بجا لاؤ، سوائے اس کے اور بھی کوئی

مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے بہکے

هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ

جاتے ہو O اور (اے نبی ﷺ!) اگر یہ کافر آپ کو جھٹلاتے ہیں تو (کوئی نئی بات نہیں) بے شک آپ سے پہلے

قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

بہت سے رسول جھٹلائے گئے اور سب کام اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتے ہیں O اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو تم کو

حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵

دنیا کی زندگی ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے اور وہ بڑا (فریبی شیطان) اللہ تعالیٰ کے حکم میں تم کو ہرگز فریب نہ دے O

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا

(اے لوگو!) بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔تو تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے

مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۶ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ۬ وَ

کہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں O جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے بڑا سخت عذاب ہے اور جو

خالق ہے جو تم کو آسمان سے روزی دیتا ہے یعنی مینہ برساتا ہے اور زمین سے یعنی گھاس پات اگاتا ہے؟ اس کے سوا کوئی معبود خالق رازق نہیں، وہی ایک معبود ہے۔ پس تم لوگ کہاں فضول بھٹکتے ہو اور طوفان اٹھاتے ہو کہ اور بھی کوئی روزی دیتا ہے۔

۴- اے رسول! اگر قریش تم کو جھٹلائیں تو غم نہ کرو تم سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے گئے اور خدا کی طرف سب باتیں لوٹتی ہیں سب کی انتہا اسی کی طرف ہے۔

۵- اے آدمیو! اے مکہ والو! یقین جانو کہ خدا کا وعدہ ضرور سچا ہے، ضرور مرو گے پھر ضرور زندہ ہو کر اٹھو گے پس کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کی طاعت بھول جاؤ اور دنیا کی تر و تازہ لذت و آسائش تم کو دھوکا دے دے اور کہیں شیطان تم کو دھوکے میں ڈال کر خدا کے دین سے نہ پھیر لے، یا غرور سے مراد دنیا کی بے کار فریب دہ لذتیں ہیں۔ (''غرور'' بضم اباطیل دنیا اور بفتح شیطان) یا غرور سے مراد آرزوئے بہشت بے عمل ہے یا خیال تاخیر توبہ۔

۶- یعنی شیطان توبہ سے روک دیتا ہے کہ مرتے وقت کر لیں گے اور مرنے کا وقت معلوم نہیں، چلتے پھرتے آدمی مر جاتا ہے تو بہ نصیب نہیں ہوتی۔ اے لوگو! شیطان تمہارے دین و طاعت کا دشمن ہے تم اس کو دشمن سمجھو اور اس کے دشمن رہو، اس سے لڑو، اس کا کہنا نہ مانو، اس کی اتباع نہ کرو۔ وہ اپنے گروہ کو برائی کی طرف اس لیے بلاتا ہے کہ سب اس کے ساتھ دوزخ میں چلیں اور جیسا وہ مردود ہے وہ بھی سب مردود ہو جائیں۔

ع ۷ ۱۳

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۷ ع

ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کے لیے (گناہوں کی) بخشش اور بڑا ثواب ہے ○

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

تو کیا وہ شخص جس کے لیے اس کے بُرے کام اس کے سامنے اچھے کر کے دکھائے گئے تو اس نے ان کو اچھا سمجھا (تو وہ ہدایت یافتہ لوگوں کی طرح ہو

يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ

جائے گا ہرگز نہیں) بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تو (اے نبی ﷺ!) آپ کی

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۸ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ

جان ان پر حسرت (افسوس) کرتی ہوئی نہ نکل جائے (وہ خود حد سے بڑھ کر ظالم ہیں) جو کچھ وہ کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے ○ اور وہ اللہ

سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ

ہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں تو وہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اس بادل کو کسی مردہ (خشک) شہر کی طرف روانہ کرتے ہیں اور اس کے ذریعے اس کے مرنے (خشک

۷- جنہوں نے رسول و قرآن کے ساتھ کفر کیا یعنی ابوجہل وغیرہ ان کو بروز قیامت سخت عذاب ملے گا اور جنہوں نے ایمان قبول کیا' اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ ان کو دنیا میں مغفرت ملے گی اور بروز قیامت ثواب عظیم جنت ملے گی۔

۸- کیا وہ شخص جس کے لیے اس کے برے اعمال اس کی نظر میں خوشنما کر دیے گئے اور وہ اپنی بدنظری سے ان کو اچھا جاننے لگا اور ان میں منہمک ہو گیا یعنی ابوجہل وغیرہ' مثل ان کے ہو سکتا ہے جن پر ہمارا اکرام ہے یعنی حضرت ابوبکر وغیرہ۔ ہرگز نہیں خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اور اہل جانتا ہے اس کو ہدایت دیتا ہے' سچے مقدس مذہب کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس اے رسول! تم اپنی جان کو ان کے ایمان لانے کی حسرت اور ایمان نہ لانے کے رنج میں ہلاک نہ کرو' ایسا نہ ہو کہ اسی فکر میں تم گھل جاؤ' تمہاری جان پر بن آئے یعنی جب ان کے حصہ میں ایمان نہ ہوگا تو تم مجبور ہو۔ پھر ان کے ایمان نہ لانے پر اتنا غم نہ کرو۔ خدا ان کی باتوں کا عالم و دانا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل اور ان کو شہر بدر کرنے کے بارے میں دارالندوہ میں بیٹھ کر مشورے کرتے ہیں سب سے واقف ہے۔

۹- خدا ہی ہے جو ہوا کو حکم کرتا ہے' اس کو بھیجتا ہے تو وہ بادل ادھر ادھر سے جمع کر کے اٹھا کے لاتی ہے' پھر ہم اس مینہ بھرے' بادل کو ایسے شہر کی طرف ہانکتے ہیں جو مردہ ہوتا ہے' خشک ہوتا ہے' قحط زدہ ہوتا ہے' اس کو اس کے مرنے کے بعد جلا (زندہ کرنا) دیتے ہیں' تر و تازہ کر دیتے ہیں یونہی بعد موت بروز قیامت آدمیوں کا نشور ہوگا' وہ زندہ ہو کر نکلیں گے۔

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ

ہونے) کے بعد ہم اسے زندہ فرماتے ہیں اسی طرح (سب کو قیامت میں زندہ ہو کر) اٹھنا ہے O جو کوئی عزت چاہتا ہے تو عزت تو سب اللہ تعالیٰ ہی کے پاس

يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ

ہے (تو اس کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیے) اسی کی طرف چڑھتے ہیں پاکیزہ کلمے (یعنی مقبول ہوتے ہیں) اور جو نیک کام ہے وہ اسے

السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ

بلند کرتا ہے اور جو بُرے داؤ کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور انہی کا مکر برباد ہوگا O اور اللہ تعالیٰ نے (پہلے) تمہیں

مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى

مٹی سے بنایا پھر (تمہاری نسل کو) نطفہ سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے کر دیا اور کسی مادہ کو کوئی حمل نہیں ٹھہرتا

وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ

اور نہ وہ جنتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے علم سے اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے اور جس کسی کی عمر کم رکھی جائے

۱۰- جو آدمی یہ جاننا چاہتا ہے کہ عزت کا مالک کون ہے اور قدرت و شوکت مرتبہ کس کو ہے تو وہ جان لے کہ خدا اس کا مالک ہے اور جو یہ چیزیں حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اس کا اتباع کرے کہ ساری عزتیں اس کے لیے ہیں اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اسی کی طرف پاک کلمہ چڑھتے ہیں یعنی لا الہ الا اللہ کہ دربار عزت تک عروج پاتا ہے۔ یا وہ صحیفے جن میں وہ مکتوب ہے اور عمل صالح کو خدا بسبب کلمہ طیبہ اپنے دربار رفعت تک اٹھاتا ہے یعنی بے ایمان لائے کتنا ہی صالح عمل کیوں نہ ہو مقبول نہیں۔ یا یہ کہ خدا اچھی بات کو جب ہی قبول کرتا ہے جب عمل صالح بھی ہو۔ (عمل صالح سے اخلاص والا عمل مراد ہے کہ ریا والا عمل بے کار ہے) اور جو برے مکر کرتے ہیں کفر و شرک کرتے ہیں دار الندوہ میں بیٹھ کر رسول کے شہر بدر کرنے اور قید و قتل کے مشورے کرتے ہیں تو ان کو سخت عذاب ہوگا اور ان کے مکر و فریب سب بے کار باطل ہو جائیں گے اور انہیں پر ٹوٹیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ 'یمکرون السیئات'' سود خوار کے بارے میں اترا ہے۔

۱۱- خدا ہی نے تم کو مٹی سے بنایا یعنی تم کو آدم سے آدم کو مٹی سے۔ پھر تمہارے باپ داداؤں کے نطفہ سے تم کو بنایا پھر تم کو الگ الگ قسمیں بنایا۔ جوڑے جوڑے لگائے مرد و عورتیں بنا کر پیدائش کا سلسلہ جاری کیا۔ کوئی عورت حاملہ نہیں ہوتی مگر کہ اس کو علم ہوتا ہے اور نہ کوئی کچھ جنتی ہے پورا حمل یا ناقص مگر اس کو سب کا علم ہے۔ سب اس کے حکم سے ہوتا ہے کسی کی عمر زائد یا کم نہیں ہوتی مگر اس کے علم و حکمت و قدرت سے اور لوح محفوظ میں سب باتیں مقدر و مکتوب ہیں۔ ان باتوں کا حفظ و ایجاد خدا پر ہر طرح آسان ہے۔ مگر لوح محفوظ میں بھی لکھنا اس کی حکمت ہے وہ لوح محفوظ کا محتاج نہیں۔

اِلَّا فِیْ كِتٰبٍؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۱۱﴾ وَ مَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ ۖۗ

وہ سب ایک کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہے' بے شک یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے O اور دونوں سمندر برابر نہیں

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآىٕغٌ شَرَابُهٗ وَ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌؕ وَ مِنْ كُلٍّ

یہ (ایک) تو خوب میٹھا ہے اس کا پانی خوشگوار ہے اور دوسرا سخت کھاری ہے کڑوا اور ہر ایک میں سے تازہ گوشت

تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَاۚ وَ تَرَى

(مچھلیاں) کھاتے ہو اور زیور (موتی مونگا) نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو اس میں دیکھتے ہو کہ پانی چیرتی ہوئی چلتی

الْفُلْكَ فِیْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

ہیں تاکہ تم اس کا فضل (تجارت کے ذریعہ سے) تلاش کرو اور تاکہ تم (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا کرو (اس کا حق مانو) O

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِۙ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

وہی رات کو دن کے حصہ میں لاتا ہے اور دن کو رات کے حصہ میں لاتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کام میں لگائے'

۱۲- آب شیریں و دریائے شور کیونکر برابر ہو سکتے ہیں۔ یہ تو شیریں ہے' مزیدار' لطیف ہے' خوش ذائقہ ہے اور وہ کھاری' کڑوا' بدمزہ جس کو پی بھی نہیں سکتے۔ دونوں دریاؤں سے تر و تازہ مزیدار گوشت نکال کر کھاتے ہو یعنی مچھلیاں اور آب شور سے طرح طرح کے زیور نکالتے ہو موتی مونگا وغیرہ' ان کو طرح طرح سے پہنتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں کا ادھر سے ادھر آنا جانا اور پانی کو چیرنا پھاڑنا نظر آتا ہے' ایک ہی ہوا ہوتی ہے اور کبھی ادھر کبھی ادھر جاتی ہین کہ تم شہروں میں جا کر خدا کی قدرت دیکھو اور اس کا فضل و رزق تلاش کرو اور شکر بجا لاؤ۔

۱۳تا۱۴- خدا رات کو دن میں ملا دیتا ہے تو دن چھ گھڑی زائد ہو جاتا ہے اور دن کو رات میں تو رات چھ گھڑی زائد ہو جاتی ہے۔ اس نے آفتاب و ماہتاب کی روشنی کو بنی آدم کے نفع کے لیے مسخر کیا ہے۔ سب ایک وقت محدود تک منازل معلومہ میں بحکم الٰہی چلتے ہیں۔ یہ اللہ ہے تمہارا پروردگار' اس کے ہاتھ یہ انتظام قدرت ہے۔ اسی کا یہ سارا ملک و خزانہ ہے اور کسی کو اس کے کارخانہ میں حکومت نہیں۔ اس کے سوا جن کی تم پرستش کرتے ہو وہ تو ایک قطمیر کے بھی حاکم و مالک نہیں (قطمیر وہ ہلکا چھلکا جو کھجور کی گٹھلی پر لپٹا ہوتا ہے۔ یا ذرا سی سپیدی جو اس کی پشت پر ہوتی ہے) اتنی سی چیز پر بھی قدرت نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ سن بھی نہیں سکتے (کہ وہ تو پتھر ہیں جن میں حس حرکت نہیں اگر بالفرض وہ سنتے بھی یعنی ان کی ارواح و حقائق) وہ تو تمہارے دشمن ہیں' ہرگز وہ تمہاری دعا قبول نہ کریں گے اور بروز قیامت وہ تم سے بے زار ہوں گے۔ تمہارے شرک و عبادت سے کافر و منکر ہوں گے۔ اے مخاطب! تجھ کو خدا سے زائد کون خبر دینے والا' بتانے سمجھانے والا ملے گا۔ اس کا حکم مان اور اس کو سچ جان۔

الْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ

ہر ایک ایک مقررہ میعاد تک چلتا ہے' یہی ہے اللہ تعالیٰ تمہارا رب' اسی کی بادشاہی ہے

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ

اور اس کے سوا جنہیں تم پوجتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکا تک کے مالک نہیں O اور اگر تم

تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَ

انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں گے اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری کوئی حاجت روا نہ کر سکیں گے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا ع ۲ ۱۴

قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کریں گے اور (اے مخاطب!) تجھے اس بتانے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرح کوئی نہ بتائے گا O اے لوگو!

النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ

تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے بے پروا' سب خوبیوں والا ہے O وہ چاہے تو

يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

تم سب کو لے جائے (فنا کر دے) اور کوئی نئی مخلوق لے آئے O اور یہ اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی مشکل نہیں

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا

اور کوئی (گناہوں کے) بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی جان

۱۵ تا ۱۷- اے آدمیو! تم خدا کی رحمت' مغفرت' عافیت' رزق وغیرہ کے دنیا میں اور جنت وثواب کے آخرت میں محتاج ہو یعنی تم سب باتوں میں اس کے محتاج ہو' وہ ہر شے سے بے پروا مستغنی ہے مطلقاً اور اپنے افعال میں تعریف والا ہے' ستودہ اور محمود ہے۔ اے اہل مکہ! اگر وہ چاہے تو تم کو دم بھر میں فنا کر ڈالے' برباد کر دے اور دوسرے لوگ تم سے بہتر فرمانبردار ایمان والے پیدا کر دے۔ یہ بات اللہ کے نزدیک کوئی مشکل نہیں' اس کی قدرت پر کچھ گراں نہیں۔

۱۸- اور بروز قیامت کوئی کسی کا گناہ اپنے سر نہ اٹھائے گا۔ ہر شخص کو اسی کا بدلہ ملے گا یعنی ایک دوسرے کے بدلے عذاب نہ پائے گا۔ یا یہ کہ بے گناہ کوئی معذب نہ ہوگا یا یہ کہ اپنی خوشی سے کوئی کسی کا گناہ اپنے سر نہ لے گا۔ مگر ہاں زبردستی بعض کے سر پر بعض کے گناہ رکھے جاویں گے مثلاً ظالم غاصب پر اور اگر گناہ گار آدمی جس کے سر پر بار گناہ ہوگا اپنی مدد کے لیے لوگوں کو بلائے گا؟ بہت چلائے گا' اپنا بوجھ دوسروں کے سر پر ڈالنا چاہے گا تو اس کا گناہ کوئی نہ اٹھائے گا' سب انکار کریں گے۔ اگرچہ وہ اس کی برادری ہی ہوں ماں' باپ' بھائی' بیٹا کوئی کام نہ آئے گا۔ اے رسول! تم ان لوگوں کو

لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ

کسی کو اپنے بوجھ (ہٹانے) کے لیے بلائے گی تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ

(اے نبی ﷺ!) آپ کا ڈر سنانا انہی کو فائدہ دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں

وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

اور جو کوئی پاکیزہ (اور ستھرا) ہوا وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاکیزہ (اور ستھرا) ہوتا ہے اور (سب کو) اللہ تعالیٰ کی طرف پھرنا ہے O

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾

اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے O اور نہ تاریکیاں اور نہ اجالا O

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ

اور نہ سایہ اور نہ تیز دھوپ (برابر ہو سکتے ہیں) O اور مردے اور زندے بھی برابر نہیں،

اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي

بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے سنوا دیتا ہے اور آپ (ان مردہ روحوں کو) نہیں سنا سکتے جو (جسم کی) قبروں میں پڑی ہوئی ہیں

الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

(یعنی اپنی بات ان سے قبول نہیں کرا سکتے) O آپ تو صرف ڈر سنانے والے ہیں (منوانا آپ کے ذمہ نہیں) O (اور اے نبی ﷺ!) بے شک

ڈراتے ہو اور تمہارا ڈرانا وہ مانتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ خالصاً للہ عمل کرتے ہیں اور باوجودیکہ وہ ان کی آنکھوں سے بظاہر پوشیدہ ہے مگر اس سے خوف کرتے ہیں۔ (یعنی خدا ان سے غائب ہے خدا سے غائب کچھ نہیں ہو سکتا۔) پنج وقتہ نماز عمدہ طور سے ادا کرتے ہیں اور جو پاکی اختیار کرتا ہے صلاح و تقویٰ و صدقہ و زکوٰۃ اور سب افعال حسنہ اختیار کرتا ہے تو اپنے لیے کرتا ہے ان سب باتوں کا ثواب بشرط ایمان و خلوص اعتقاد ضرور پائے گا خدا کو کوئی فائدہ نہیں۔ اور سب کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے یعنی سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے وہ سب کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

۱۹ تا ۲۳۔ اور اندھا اور سجھلا برابر نہیں ہو سکتا یعنی کافر اور مسلمان اور تاریکی اور روشنی برابر نہیں یعنی ایمان اور کفر یکساں نہیں ہو سکتا اور سایہ اور دھوپ یکساں نہیں ہو سکتے یعنی جنت اور دوزخ، اور زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے یعنی اہل ایمان و کفر کرامت و نعمت میں ایک سے نہیں ہو سکتے۔ خدا جس کو چاہتا ہے اپنا کلمہ حق سناتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اے رسول! تم تو فقط رسول ہو زبردستی کرنے والے نہیں۔ ان لوگوں کے خواہ مخواہ سنانے والے نہیں جو مثل مردوں کے ہیں اور

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾

ہم نے آپ کو حق (دین) کے ساتھ خوشخبری دینے اور ڈر سنانے کے لیے بھیجا ہے اور کوئی گروہ ایسا نہیں کہ جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ہو O

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاۗءَتْهُمْ

اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ کو یہ جھٹلاتے ہیں تو (کوئی نئی بات نہیں) بے شک ان سے پہلے لوگ بھی (ان پیغمبروں کو)

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ

جھٹلا چکے ہیں' ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں اور صحیفے اور آنکھیں روشن کرنے والی کتاب لے کر آئے O پھر جب میں

اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

ع ۳ ۱۲/۱۵

نے کافروں کو (عذاب میں) پکڑا تو میرے انکار کا انجام کیسا ہوا O (اے سننے والے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا

بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا اور پھر ہم نے اس سے رنگ برنگ کے پھل پیدا کیے

اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ

اور پہاڑوں میں بھی سفید اور سرخ رنگ برنگ کے ہیں اور کچھ

جو ایسے غافل ہیں جیسے عام مردے قبروں میں غافل ہیں۔ تم ان کے سمجھانے پر مجبور نہیں ہو' تم تو فقط ڈرانے والے ہو' جو سمجھے تو اچھا ہے نہ سمجھے تو تم کیا کرو گے۔ ''من فی القبور'' سے مراد کافر ہیں۔ ان کے بدن مثل قبر ہیں' بطور تشبیہ ان کی روحیں مردہ ہیں۔

۲۴ تا ۲۶- اے حبیب! ہم نے تم کو حق مذہب اور مقدس کتاب دے کر بھیجا کہ تم ایمان والوں کو جنت و رحمت کی بشارت دو اور کفار کو عذاب دوزخ سے ڈراؤ' تم سے پہلے جتنی قومیں گزریں سب کے پاس کوئی نہ کوئی ڈرانے والا ضرور آیا۔ اے رسول! اگر یہ لوگ یعنی قریش وغیرہ تم کو جھٹلاتے ہیں تو غم نہ کرو' ان سے پہلی قوموں نے بھی اپنے اپنے زمانے کے رسولوں کو جب وہ ان کے پاس اوامر و نواہی' معجزات لے کر آئے اور زُبُر یعنی اپنے سے پہلے کی اور قوموں کے قصے عبرت انگیز اور کتاب ظاہر فارق حق و باطل و حلال و حرام ان کے پاس لائے جھٹلایا اور ان کی تکذیب کی۔ پھر ہم نے ان منکرین کو عذاب بھیج کر پکڑ لیا۔ پس خیال کرو کہ ان کا کیا انجام ہوا اور میری سزا کا کیا حال ہوا اور کتنی جلدی وہ تباہ ہو گئے۔

۲۷ تا ۲۸- اے مخاطب! کیا تجھ کو یہ نہیں معلوم کہ خدا نے آسمان سے مینہ برسایا' پھر اس سے ہم نے مختلف قسم کے پھل' پھول' شیریں' ترش' چھوٹے بڑے رنگ برنگ اور پہاڑ بنائے' ان میں راستے پیچ در پیچ ہیں۔ پھلوں کی طرح ان کے بھی مختلف طرح طرح کے رنگ بنائے' کوئی سفید کوئی سرخ اور سفیدی و سرخی میں بھی مختلف اور بعض ایسے کالے ہیں کہ

اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ

کالے سیاہ اور (اسی طرح) آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے رنگ

وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهُ كَذٰلِكَ ۗ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ

بھی طرح طرح کے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صرف

مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِينَ

وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا' عزت والا ہے O بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی

يَتْلُونَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوا مِمَّا

کتاب پڑھتے ہیں اور ہمیشہ نماز ادا کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے پوشیدہ اور ظاہر (ہماری راہ میں)

رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ﴿۲۹﴾

کچھ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز کبھی نقصان نہیں O

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ اِنَّهٗ غَفُورٌ

تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے ثواب پورے پورے عطا فرمائے اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ عطا فرمائے' بے شک وہ بڑا بخشنے والا'

شَكُورٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِیٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا

قدردان ہے O اور وہ کتاب جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی وہی حق ہے' وہ اپنے سے پہلی

نہایت ہی کالے اور آدمیوں اور جانوروں میں اور چوپایوں میں بھی یونہی رنگ برنگ مختلف ہیں۔ یہ سب باتیں کارخانہ قدرت کے جلوے ہیں۔ خدا کی قدرت پر دلیل ہیں' خدا سے وہی نیک بندے ڈرتے ہیں جن کو علم اور سمجھ ہوتی ہے' وہ دلائل قدرت میں تامل کرتے ہیں اور خدا اپنی قدرت و ملک میں غالب ہے' مسلمانوں کے لیے مغفرت کرنے والا ہے' کافروں کو سزا دینے والا ہے۔

۲۹ تا ۳۰۔ جو اللہ کی کتاب یعنی قرآن پڑھتے ہیں اور پنج وقتہ نماز عمدہ طور سے ادا کرتے ہیں' خدا نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خیرات کرتے ہیں' زکوٰۃ نکالتے ہیں' چھپ کر بھی دیتے ہیں اور ظاہر ظہور بھی فقیروں کو دیتے ہیں تو ایسے لوگ یعنی صحابہ کرام حضرت ابوبکر وغیرہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں' جس میں ہرگز نقصان و خسارہ کا اندیشہ نہیں۔ وہ یہ تجارت اس لیے کرتے ہیں کہ خدا ان کو پورا پورا ثواب جنت میں دے' اپنا فضل زائد کرے' ایک کا ثواب دوگنا دے۔ بلکہ جتنا زائد چاہے دے اور وہ بڑے بڑے گناہوں کا بخشنے والا اور چھوٹے چھوٹے کم درجہ کے اعمال حسنہ کو قبول کر کے ثواب عظیم دینے والا ہے۔

۳۱۔ اے رسول! ہم نے جو بواسطہ جبرائیل تم پر وحی بھیجی' مقدس کتاب اتاری یعنی قرآن وہی حق ہے۔ اس کے سوا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا

(کتابوں) کی تصدیق فرماتی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خبردار ہے، ان کو (ہر حال میں) دیکھ رہا ہے O پھر ہم نے اپنے

الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ

چنے ہوئے بندوں کو اس کتاب (قرآن) کا وارث کیا تو ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں سے

وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ

کوئی درمیان چال چلتا ہے اور ان میں سے کوئی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ گیا،

هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ

یہی (اللہ تعالیٰ کا) بڑا فضل ہے O وہ بسنے کے ہمیشہ رہنے والے باغوں میں داخل ہوں گے، ان میں انہیں سونے کے

فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾

کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے، وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہو گی O

ہر مذہب باطل ہے، وہ ایسی کتاب ہے کہ اپنے سے پہلی کتاب سماویہ کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کے مطابق ہے یعنی توحید میں اور بعض شرائع فرعی احکام میں۔ خدا اپنے بندوں کے احوال سے خبردار ہے کہ کون مشرف بہ ایمان ہوگا اور کون کافر رہے گا، ان کے افعال کو دیکھنے والا ہے۔

۳۲۔ اے رسول! ہم نے تم کو کتاب بخشی، پھر اس کا وارث یعنی اس کا عامل حافظ کاتب قاری اپنے ان بندوں کو کیا جن کو ہم نے اپنی ساری مخلوق سے برگزیدہ کیا اور سب امتوں میں سے پسندیدہ کیا اور مشرف بہ اسلام کیا یعنی آپ کی امت مرحومہ۔ ان میں بعض تو ایسے ہیں کہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں یعنی کبائر میں مبتلا ہوگئے ہیں، ان کی بخشش یا تو خدا اپنے فضل وکرم سے کردے گا یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرا کے بچالیں گے یا کچھ مدت سزا پا کر آخرکار نجات پائیں گے اور بعض درمیانے ہیں یعنی اچھائیوں اور برائیوں میں برابر ہیں، ان کا آسان حساب ہو کر ان کو جنت ملے گی۔ بعض ایسے ہیں کہ نیکی اور بہتری میں درجہ اعلیٰ پر پہنچے ہیں۔ دنیا میں اعلیٰ درجہ کے نیکوکار قیامت میں جنت عدن وفردوس میں مقربین دربار انہوں نے خدا کے حکم سے اور اس کی توفیق وکرامت سے یہ مرتبہ اعلیٰ پایا ہے۔ یہ بات البتہ بڑی افضل ہے اور ان پر خدا کی بڑی رحمت ہے۔ ان تین مراتب کی تاویل تفصیل میں بہت اقوال ہیں، لطائف ہیں، مطول تفاسیر میں مروی ہیں۔

۳۳ تا ۳۵۔ پھر ان کا مرتبہ ومقام بیان کیا کہ ان سابقین کو جنت عدن ملے گی (اللہ کی تجلی کا خلوت خانہ، سب جنتوں کا دل، زینت کا محل، سب کے درمیان میں ہے، سب اس کے اردگرد ہیں) وہ وہاں جائیں گے، سونے کے کنگن اور موتیوں کے طرح طرح کے زیور پہنائے جائیں گے (موتی عورتوں کو اور سونا مردوں کو ملے گا) اور ان کی پوشاک عمدہ ریشمی ہوگی، وہ وہاں کہیں گے جب جنت میں جائیں گے کہ سب تعریف اور شکر اس خدا کو ہے جس نے ہم سے حزن یعنی غم

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا

اور وہ (جنت میں پہنچ کر) کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہم سے ہر طرح کا غم دور فرما دیا' بے شک ہمارا رب

لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ﴿۳۴﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا

بڑا معاف فرمانے والا' قدردان ہے O وہ جس نے اپنے فضل سے ہمیں آرام کی جگہ اتارا نہ ہمیں اس میں کوئی

يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو گی O اور جنہوں نے کفر کیا

لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ

ان کے لیے جہنم کی آگ ہے اور نہ ان قضاء آئے کہ وہ مر جائیں اور نہ ان سے اس کا کچھ

عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴿۳۶﴾ وَهُمْ

عذاب ہلکا کیا جائے گا' ہم ہر ایک بڑے ناشکرے کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں O اور وہ اس (آگ)

دور کیا (یعنی حزن موت وحزن زوال اموال وشدائد قیامت وحزن تکالیف دنیویہ) اس حزن میں بہت اقوال ہیں' بہتر یہ ہے کہ الف لام جنس یا استغراق کا ہو یعنی ہر طرح کا حزن دور کیا۔ ہمارا رب غفور ہے۔ بڑے گناہ بخشتا ہے۔ شکور ہے یعنی اعمال قلیلہ قبول کر کے بہت بڑا اجر دیتا ہے۔ اس نے ہم کو ہزاروں بکھیڑوں سے چھڑا کر اس اصلی گھر میں جہاں ہم کو ہمیشہ رہنا ہے اور سدا مقام کرنا ہے اپنے فضل ورحمت سے پہنچایا۔ ہم کو نہ کہیں جانا' نہ آنا نہ تکلیف اٹھانا۔ یہاں نہ ہم کو تھکن ہو گی' نہ مشقت' نہ کوئی فکر چھوئے گی نہ آفت۔ چین سے ابدالآباد تک رہیں گے والحمد للہ رب العالمین۔

۳۶ تا ۳۷- اور جو رسول وقرآن کے ساتھ کفر کرتے ہیں جیسے ابوجہل وغیرہ قیامت تک کے کافران کو دوزخ کی آگ ملے گی۔ نہ ان کو موت آئے گی کہ چھٹکارا ملے۔ نہ عذاب شدید میں برائے نام تخفیف ہوگی نہ ایک آن کو پلک مارنے تک عذاب ہٹے گا۔ ہم کافروں کو یونہی بدلہ دیتے ہیں (جیسے کفر کو انہوں نے پکڑا تھا' یونہی عذاب ان کو پکڑے گا) جو ناشکری کرتے ہیں توحید کو نہیں مانتے وہ وہاں چیختے ہوں گے۔ ہائے وائے مچاتے ہوں گے۔ عاجزی زاری فریاد کریں گے۔ کہیں گے: پروردگار! ہم کو دوزخ سے نکال کر پھر دنیا میں بھیج' اب ہم ضرور ایمان لائیں گے' اچھے کام کریں گے' جو بری باتیں کیں یعنی شرک وغیرہ وہ اب بھول کر بھی نہ کریں گے۔ اللہ فرمائے گا کہ کیا ہم نے تم کو دنیا میں اتنی عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ دار آدمی اپنا برا بھلا سوچ سمجھ لے اور نصیحت ماننے کا ارادہ کرنے والا مان لے اور ہماری طرف سے تمہارے پاس ڈرانے والے آئے تھے۔ یعنی تمام پیغمبر اور آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم' وہ تم کو اس دن سے ڈراتے تھے۔ قرآن سناتے تھے' تم ایمان نہ لائے' کفر کیا پس آج دوزخ کا عذاب خوب چکھو۔ کافروں کا کوئی عذاب الٰہی سے بچانے والا ان کا مدد کرنے والا نہیں۔

يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ

میں چیختے ہوں گے (اور کہتے ہوں گے:) اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال دے (تاکہ) ہم اچھے کام کریں

الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ

اس کے خلاف جو ہم پہلے کرتے تھے (فرمایا جائے گا:) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں جو سمجھنا چاہتا وہ سمجھ لیتا اور تمہارے

وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٣٧﴾ ع ۴ ۱۱ ۱۶

پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے (مگر تم نے نہ مانا) تو اب (اپنے کیے کا مزہ) چکھو تو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں O

إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

بے شک اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی چھپی باتوں کا جاننے والا ہے' بے شک وہ دلوں کی باتیں

الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ

خوب جانتا ہے O وہی ہے کہ جس نے تم کو زمین میں اگلوں کا جانشین کیا تو جو کوئی کفر

فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ

کرے گا تو اس کے کفر کا وبال اس پر پڑے گا اور کافروں کا کفر ان کے رب کے نزدیک سوائے بیزاری (اور غصے)

وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ

کے کچھ نہ بڑھائے گا اور کافروں کو ان کا کفر سوائے نقصان کے کچھ نہ بڑھائے گا O (اور نبی!) آپ فرمایئے: (اے لوگو!) بھلا بتاؤ

۳۸۔ آسمان و زمین کی جتنی مخفی باتیں ہیں خدا ان سب کا عالم ہے' وہ سب کے دلوں کے خیر و شر' برائی بھلائی کا جاننے والا ہے' وہ جانتا ہے کہ اگر کافر دنیا میں پھر لوٹائے جائیں تو بھی کفر ہی کریں۔

۳۹۔ اے لوگو! یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے تم کو پہلے لوگوں کا خلیفہ کیا یعنی سب کو ہلاک کر کے تم کو پیدا کیا' تم سب کے بعد آئے پس تم کو چاہیے کہ ایمان لاؤ۔ یعنی اور کوئی پیغمبر آنے والا نہیں تم سب کے بعد کی امت ہو۔ جو کفر کرے گا تو اس کی نحوست اس کی سزا وہی پائے گا اور جو رسول و قرآن کے ساتھ کفر کرتے ہیں تو ان کا کفران کے خالق کے پاس ان کو اور بھی زائد ذلیل کرے گا۔ خدا ان سے بہت بیزار ہوگا' ان پر اپنا غصہ و غضب اتارے گا اور کفران کو سوائے نقصان اور خسارہ اور خرابی کے اور کچھ فائدہ نہ دے گا۔

۴۰۔ اے رسول! اہل مکہ سے کہہ دو کہ وہ تم جو بتوں کو معبود اور مالک جانتے ہو اور ان کو خدا کا شریک جان کر پوجتے ہو تو یہ بتاؤ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے' جس کے وہ مالک ہوئے' مجھ کو دکھاؤ کہ انہوں نے کون سی زمین بنائی جس سے وہ

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ

تو اپنے وہ شریک جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے

الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ

کون سا حصہ پیدا کیا یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کا کچھ ساجھا (حصہ) ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے تو وہ اس کی

عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا

روشن دلیلوں پر ہیں (یہ کچھ بھی نہیں) بلکہ ظالم (آپس میں) ایک دوسرے کو صرف (فریب اور

غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ

دھوکا کا وعدہ دیتے ہیں O بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو جنبش کرنے سے روکے ہوئے ہے

وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

اگر وہ (اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو کون روک سکتا ہے، بے شک وہ

حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَاۗءَهُمْ

تحمل والا' بخشنے والا ہے O اور انہوں نے اپنی قسموں میں بے حد کوشش سے (اللہ تعالیٰ کی بڑی قسم کھائی) کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرسنانے والا آیا

کارخانۂ قدرت کے شریک وسہیم ٹھہرے یا خدا کے ساتھ ان کی آسمانوں میں شرکت ثابت ہوئی یا ان کفار مکہ کو ہم نے کوئی کتاب دے دی ہے جس میں صاف صاف کھلم کھلا حکم شرک ہے کہ وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور وہ ان کی دستاویز ہے کہ شرک پر ان کو عذاب نہ ہوگا۔ کچھ بھی نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ بعض آدمی بعض کو دھوکے کی جھوٹی باتیں بتاتے ہیں یعنی کفار کم درجہ کے لوگوں کو جھوٹی رسمیں سکھاتے ہیں اور جھوٹے وعدے دیتے ہیں۔ یا یہ کہ شیطانی وسوسے ڈالتے ہیں' یہ ان کو مانتے ہیں۔

۴۱۔ جب یہود نے عزیر علیہ السلام کو اور نصاریٰ نے مسیح کو ابن اللہ کہا تو اس کلمۂ کفر کی نحوست اور ہیبت اور دہشت سے قریب تھا کہ آسمان و زمین پھٹ کر خاک ہو جائیں' خدا نے اپنی قدرت سے روکا۔ اس کا بیان ہے کہ اللہ آسمانوں اور زمینوں کو روکے ہوئے ہے' ان کو ملنے ہٹنے پھٹنے نہیں دیتا' اگر وہ اپنے مقاموں سے ہل جائیں تو ان کا روکنے والا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں' وہی مالک ہے' وہ حلیم بردبار ہے' جلد عذاب نہیں دیتا' جو توبہ کرے اس کا بخشنے والا ہے۔

۴۲ تا ۴۳۔ قریش جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل یہود و نصاریٰ کا حال سنتے تھے کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی تکذیب کی تو کہتے تھے کہ اف! یہ لوگ کیسے برے ہیں خدا کے رسولوں کو نہیں مانتے اور سینکڑوں قسمیں کھاتے تھے کہ اگر خدا ہمارے پاس اپنا رسول بھیجے تو دیکھے کہ ہم کیسی اطاعت کرتے ہیں' اس کے بیان میں یہ آیت اتری کہ کفار مکہ

نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ

تو وہ ضرور ہر ایک گروہ سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے' پھر جب ان کے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے

نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ

(یعنی نبی کریم ﷺ) تو (ان کے آنے سے) ان کی نفرت اور زمین میں سرکشی اور بُرے بُرے داؤ چال بازی اور بڑھ گئی' اور چال بازی

السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنظُرُونَ

اور داؤ تو بُرے داؤ کرنے والے پر ہی پڑتا ہے تو (اب) وہ صرف اسی کے انتظار میں ہیں جو اگلوں سے دستور برتا گیا

إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن

(یعنی تباہی اور ہلاکت) تو تم اللہ تعالیٰ کے دستور اور برتاؤ کو ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے ○ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے

فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

ان سے پہلوں (نافرمانوں) کا کیا انجام ہوا حالانکہ

قبل رونق افروزی رسول صلی اللہ علیہ وسلم قسمیں کھاتے تھے اور بہت مضبوط یقینی حلف کرتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی رسول ڈرانے والا آئے گا تو وہ ضرور ان لوگوں سے یعنی یہود و نصاریٰ سے کہیں زائد ہدایت پانے والے ہوں گے' فوراً اطاعت کریں گے۔ پس جب ان کے پاس نذیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن لے کر آئے تو سوائے نفرت اور انکار کے اوران کو کچھ بن نہ آیا۔ انہوں نے ایمان لانے سے' اطاعت کرنے سے غرور کیا' حکم الٰہی نہ مانا' رسول کی ایذاء کے لیے مکرو حیلے فکریں کرنے لگے۔ حالانکہ بڑی فکر و دغا بازی کا حیلہ خود حیلہ والے ہی کو لے کر ڈوبتا ہے' جو کنواں کھودتا ہے وہی گرتا ہے۔ اب اے رسول! جب کہ انہوں نے تکذیب کی تو یہ کس بات کا انتظار کرتے ہیں' کچھ انتظار نہیں ہے یہی کہ عذاب آئے اور جو اگلے رسولوں کی امتوں کا حال ہوا وہی ان کا ہو۔ اے رسول! آپ خدا کی سنت معمول کو بدل نہیں سکتے' اس کے قدیمی دستور اور عذاب الٰہی کے طریقہ کو پلٹ نہیں سکتے۔ عذاب ان پر ضرور آئے گا اور یہ ہلاک ہوں گے۔ چنانچہ بروز بدر وعدۂ الٰہی کی تصدیق ہوئی۔

۴۴۔ کیا ان کفار مکہ نے زمین کا سفر نہیں کیا' ملکوں میں نہیں پھرے تو یہ دنیا کی حالت پر غور کرتے اور سمجھتے کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوا جو ان سے پہلے تھے جو رسولوں کو نہ مانتے تھے۔ وہ اُن سے کہیں زائد شجاعت و طاقت و مال و منال' اہل و عیال رکھتے تھے۔ یہی ہوا کہ سب ہلاک ہوگئے۔ یہ کسی شے کی طاقت نہیں کہ خدا کے ارادہ کو روک لے' زمین آسمان میں

وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ

وہ قوت میں ان سے زیادہ تھے اور اللہ تعالیٰ وہ نہیں کہ جس کے قابو سے

مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز نکل سکے (کیونکہ) بے شک وہ علم والا

عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا

قدرت والا ہے O اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے (ہر) کیے ہوئے پر پکڑتا تو روئے

مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ

زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو ایک مقررہ میعاد تک مہلت دیتا ہے، پھر

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

جب ان کے وعدہ کا وقت آئے گا تو بے شک اللہ تعالیٰ کے سب بندے اس کی نگاہ میں

بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع

ہیں (وہ ہر ایک کو اس کے عمل کے موافق جزاء دے گا) O

ع ۵ ۸ ۱۷

کوئی ایسا نہیں جو اس کو عاجز کر دے یا اس کے احاطہ سے چھٹ کر کہیں بچ جائے۔ وہ تو سب کا عالم ہے، سب پر قادر ہے۔

۴۵- وہ اگر لوگوں کو فوراً سزا دیتا اور ان کے بد اعمال کا بدلہ جلد دیتا اور جن وانس سے مواخذہ کرتا تو ایسا عذاب اتارتا کہ زمین پر ایک جانور بھی باقی نہ رہتا یعنی سب کو ہلاک کرتا مگر نہیں، وہ جلدی نہیں کرتا ہے، ان سب کا سلسلہ ایک وقت خاص تک کے لیے چلاتا ہے اور ڈھیل دیتا ہے۔ جب وقت معین آئے گا اور عذاب بھیجے گا تو اس وقت بھی خدا کو اپنے بندوں کا حال معلوم ہے کہ کون لائق ثواب ہے اور کون مستحق عذاب ہے یعنی اس کا علم ہر وقت تمام عالم کو گھیرے ہوئے ہے اور جو کچھ ہوگا سب جانتا ہے۔

(٣٦) سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ (٤١) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ٨٣ رُكُوْعَاتُهَا ٥

سورۂ یٰس مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے — اس میں تراسی آیات' پانچ رکوع ہے

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى

یٰس O حکمت والے قرآن کی قسم! O (اے نبی ﷺ!) بے شک آپ (ہمارے) رسولوں میں سے ہیں O سیدھے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

راستے پر (بھیجے گئے) ہیں O (یہ قرآن) عزت والے بڑے مہربان (اللہ تعالیٰ) کا نازل کیا ہوا ہے O تاکہ آپ اس

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى

قوم کو ڈر سنائیں جس کے باپ دادا (عذاب الٰہی سے) نہ ڈرائے گئے کیونکہ وہ بے خبر ہیں O بے شک ان میں اکثر پر (اللہ تعالیٰ کی ازلی

اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

بات ثابت ہو چکی ہے تو وہ ایمان نہ لائیں گے O ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے تو وہ (طوق ان کی) ٹھوڑیوں تک

سورۂ یٰس

ساری سورت مکہ میں اتری ہے۔

۱۔ ''یٰسین'' کے معنی لغت سریانی میں ''یا نبی'' طے میں ''یا انسان'' ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ دو حرف یا اور سین کے ساتھ قسم کھائی گئی ہے۔

۲ تا ۴۔ یعنی اے رسول! قسم یٰسین کی اور قسم قرآن کی جو محکم ہے' حلال و حرام' امر و نہی کا بیان کرنے والا ہے اور مضبوط و پائندہ ہے کہ آپ بے شک اللہ کے رسولوں میں سے ہیں۔ سچے اچھے برگزیدہ پاک سیدھے راستہ اور مذہب پر ثابت ہیں وہ رستہ جو خدا کا پسندیدہ و برگزیدہ ہے۔

۵ تا ۶۔ قرآن اللہ کا پاک کلام ہے' اس کا اتارا ہوا ہے' وہ خدا جو کفار پر غالب قاہر ہے' عزت والا ہے' مسلمانوں پر رحمت والا ہے' اس لیے اترا ہے کہ تم ایسی قوم کو ڈراؤ جن کے باپ دادے اس سے پہلے نہ ڈرائے گئے یعنی ان کے پاس مدت سے کوئی رسول نہیں آیا۔ اس سبب سے وہ امر رسالت و امر آخرت سے غافل و بے خبر ہیں اور منکر ہیں یعنی قریش' یا یہ کہ ان کو بھی یونہی ڈراؤ جیسے ان کے باپ دادا ڈرائے گئے تھے' ''ما'' موصولہ بھی ہوسکتا ہے نافیہ بھی۔

۷۔ اکثر قریش پر یعنی ابوجہل وغیرہ پر حکم محکم و ثابت ہو چکا اور قول عذاب و غضب ختم ہو چکا' علم الٰہی میں ازل سے نوشتہ بدبختی ان کے نام مرقوم ہو چکا کہ نہ یہ ایمان لائیں گے نہ ایمان کا ارادہ کریں گے۔ چنانچہ یہ لوگ ایمان نہ لائے' بروز بدر سب مقتول ہوئے۔

۸۔ ہم نے ان کی گردنوں میں لوہے کے طوق ڈال دیے ہیں۔ ٹھوڑی سے آ کر چپٹ گئے ہیں۔ اس کے سبب یہ

فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ⑧ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ

(اڑ گئے) ہیں تو وہ اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے رہ گئے O اور ہم نے ان کے سامنے ایک دیوار (دنیا کی آرائش عیش وعشرت کی دھوکہ دینے والی) بنادی

أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا

اور (ایسے ہی) ان کے پیچھے (بھی) ایک دیوار (دلفریب) بنادی ہے اور انہیں اوپر سے بھی ڈھانک دیا ہے (چاروں طرف سے انہیں نفسانی خواہشوں

يُبْصِرُونَ ⑨ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

اور گمراہیوں نے گھیر لیا ہے) تو انہیں (اپنی فلاح کا) راستہ نہیں سوجھتا O اور انہیں ایک سا ہے خواہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں

لَا يُؤْمِنُونَ ⑩ إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ

وہ ایمان نہیں لائیں گے O آپ کا ڈر سنانا تو اسی کو نفع مند ہوتا ہے جو سمجھانے پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے

بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّأَجْرٍ كَرِيمٍ ⑪ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ

ڈرے تو اس کو بخشش اور عزت والے ثواب کی بشارت دے دیجئے O بے شک ہم مردوں کو جلائیں (زندہ کریں) گے

لوگ اوندھے ہوگئے ہیں، کوئی خیر وصلاح نہیں پاسکتے۔ بقول بعض یہ تمثیل ہے ان کے اسیر ضلالت ہونے کی اور بعض کہتے ہیں کہ یہ احوال قیامت میں ہے۔ بعض روایت کرتے ہیں کہ ابوجہل وغیرہ نے قسم کھائی کہ خاص وقت نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب دشمناں پتھر سے ایذاء دیں چنانچہ کچھ لوگ اس ارادے سے گئے، قدرت غیبی سے ان کے ہاتھ گردن سے پتھر ہاتھوں سے چپک رہے پھر کچھ دیر کے بعد چھٹے۔

۹۔ ہم نے ان کو خسر الدنیا ولا آخرہ کیا۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے روبرو سامنے روک بنادی کہ امور آخرت میں فلاح صلاح نہ پاسکیں آئندہ کے لیے کوئی بھلائی نہ کرسکیں اور ان کے پیچھے بھی روک رکھ دی اور دیوار بنادی کہ دنیا میں بہتری نہ ملے۔ ان کو ہر طرف اندھیر انظر آتا ہے، کہیں راہ نہیں ملتی، ہم نے ان کے دل کی آنکھوں کو اندھا کردیا پس وہ حق وہدایت نہیں دیکھ سکتے۔ مروی ہے کہ جب کفار نے ان لوگوں کا حال سنا تو ان کا غیظ وغصہ بڑھا، بہت لوگ بنی مخزوم وغیرہ کے پتھر لے کر ستانے کو آئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشغول نماز تھے، اپنے خالق سے راز ونیاز میں تھے، اللہ نے حضرت کے اور ان کے درمیان حجاب غیب حائل کردیا۔ آواز سنتے تھے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ سکتے تھے، نہ پیچھے حضرت کے اصحاب نظر آتے تھے۔

۱۰ تا ۱۲۔ اے رسول! تمہارا ڈرانا تو اس شخص کو فائدہ مند ہوگا جو نصیحت سن کر اس کو مانتا ہے، اتباع کرتا ہے یعنی ابوبکر وغیرہ اور وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے غائب ہے یعنی ہر وقت خدا کا دل میں خیال رکھتا ہے، اس کے لیے خالصًا للہ کام کرتا ہے تو ایسے شخص کو اے رسول! تم مغفرت ذنوب کی بشارت دنیا میں دے دو اور اجر کریم ثواب عظیم جنت ونعیم مقیم کا مژدہ سناؤ۔ ہم مردوں کو ضرور زندہ کریں گے، سب کو اکٹھا کریں گے اور جو انہوں نے کام اچھے برے اپنی زندگی میں کیے ہوں گے اور جو اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہوں گے ان سب کو محفوظ ومکتوب پیش کریں گے، ہم سب لکھتے جاتے ہیں۔ ہم نے

الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

اور ہم لکھ رہے ہیں جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا اور (اپنے پیچھے) جو نشانیاں چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے

فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ

ایک بتانے والی کتاب میں گن رکھی ہے O اور (اے نبی علیہ السلام!) ان لوگوں سے اس شہر (انطاکیہ) والوں کی نشانیاں (اور حالات)

اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

بیان کیجئے جب ان کے پاس بھیجے ہوئے قاصد آئے O جب کہ ہم نے ان کی طرف دو کو بھیجا تو

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ

انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے (ان کی) تیسرے سے مدد کی پھر تینوں نے مل کر کہا کہ بے شک ہم سب تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں O انہوں نے

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ

کہا: تم تو ہم جیسے بشر ہو اور رحمٰن نے کچھ بھی نہیں اتارا

اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ

تم تو صرف جھوٹ بولتے ہو O رسولوں نے کہا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ہم تمہاری طرف

اعمال کو امام مبین میں مکتوب محفوظ کیا ہے یعنی لوح محفوظ میں۔ ''اثارھم'' سے مراد وہ کام ہیں جو آدمی اپنے بعد اپنی نشانی چھوڑ جاتا ہے مثلاً باقیات صالحات اچھی سنتیں اچھی عادتیں جو آدمی نکال جاتا ہے' جب تک وہ معمول رہتے ہیں اس کو ثواب ملتا رہتا ہے اور یونہی بری رسمیں خراب عادتیں جو قائم کر جاتا ہے تو اس پر عذاب لکھا جاتا ہے۔

۱۳ تا ۱۴- اے رسول! ان اہل مکہ کو انطاکیہ شہر والوں کا حال سناؤ کہ ان کا کیا حال ہوا۔ ان کے پاس ہمارے رسول آئے یعنی عیسیٰ کے قاصد شمعون الصفا وغیرہ' انہوں نے ان کی تکذیب کی' پہلے ہم نے ان کے پاس دو رسول بھیجے یعنی ثومان وشمعان (ان کے ناموں میں اور بھی اقوال ہیں) ان کو انطاکیہ والوں نے جھٹلایا' تب ہم نے تیسرا آدمی بھیجا اور اس کے ذریعہ پہلے دونوں کی مدد کی تو ان تینوں نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ ہم تمہاری طرف اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔

۱۵- انطاکیہ والے بولے کہ تم میں رسول ہونے کی کیا فضیلت ہے' تم بھی ہم جیسے آدمی ہو' رحمٰن نے نہ کوئی کتاب بھیجی نہ رسول تم مفت خدا پر جھوٹ جوڑتے ہو۔

۱۶ تا ۱۷- رسولوں نے کہا: ہم جھوٹے نہیں' ہمارا خدا جانتا ہے کہ ہم اس کے بھیجے ہوئے ہیں' وہ ہمارا گواہ ہے۔ اگر تم

لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا

بھیجے گئے ہیں O اور ہمارے ذمہ تو صرف کھلم کھلا پہنچا دینا ہی ہے O متکبروں نے کہا

اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ

کہ ہم تو تمہیں منحوس سمجھتے ہیں (کیونکہ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی) قسم ہے اگر تم (اپنے دین کی تبلیغ سے) باز

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ

نہ آؤ گے تو ہم تم کو ضرور سنگسار کر ڈالیں گے اور بے شک ہماری طرف سے تم پر بہت ہی بڑی مار پڑے گی O رسولوں نے کہا کہ

ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا

تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے' کیا تم اس سے بدلتے ہو کہ تم کو سمجھایا گیا (کیا اس کا نام نحوست ہے) بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو O

الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے میری قوم! رسولوں کے کہنے پر چلو O

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

ایسوں کا کہنا مانو جو تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتے ہیں اور وہ خود سیدھے راستے پر ہیں O

نہ مانو گے تو ہم پر کوئی اعتراض نہیں کہ ہم تو فقط پیغام رساں ہیں' ہمارا یہی کام ہے کہ پیغام الٰہی تم کو تمہاری زبان میں صاف صاف سمجھا دیں۔

۱۸- کافروں نے کہا کہ ہم کو تم نامبارک معلوم ہوتے ہو' تمہارے ساتھ ہم بدفالی پکڑتے ہیں۔ تمہارے سبب ہم میں نحوست آئی' اگر تم اشاعت توحید سے نہ رکو گے تو ہم تم کو سنگسار کریں گے اور ہم بہت بری طرح پیش آئیں گے اور سخت درد رساں عذاب دیں گے' مار ڈالیں گے۔

۱۹- رسولوں نے کہا کہ تمہاری بدفالی تو تمہیں سے پیدا ہوئی کہ ایمان نہ لائے' اس سے نحوست ہے' کیا تم اس کو جو خدا کا ذکر سنائے اور نصیحت بتلائے بدفالی کا باعث سمجھتے ہو' ہرگز ایسا نہیں' بلکہ بات یہ ہے کہ تم حد سے گزرے ہوئے ہو' مشرک ہو' تم کو اچھی بات بری لگتی ہے۔

۲۰ تا ۲۱- شہر انطاکیہ کے بیچ میں یا کنارہ پر ایک مرد خدا رہتا تھا یعنی حبیب نجار' جب اس نے رسولوں کا آنا اور سارا قصہ سنا تو وہ دوڑتا آیا اور کہا کہ اے میری قوم! ایمان لاؤ اور رسولوں کا اتباع کرو۔ ایسوں کا اتباع کرو جو تم سے ہدایت پر محنت و مزدوری نہیں مانگتے اور وہ سیدھی راہ پائے ہوئے ہیں۔

وَمَا لِيَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِيۡ فَطَرَنِيۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾

اور مجھے کیا ہوا جو اس (اللہ تعالٰی) کی بندگی نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا فرمایا اور تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے O

ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّيۡ

کیا میں اس کے سوا اور دوسرے معبود بناؤں' اگر مجھے رحمان کچھ نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش میرے

شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔـا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيۡۤ اِذًا لَّفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيۡۤ

کچھ کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں O بے شک جب تو میں کھلی ہوئی گمراہی میں جا پڑوں O بے شک میں تمہارے رب پر ایمان لا چکا تو

اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿۲۵﴾ قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيۡتَ

تم بھی میری بات سنو (اور اللہ تعالٰی پر ایمان لے آؤ) O (آخرکار کافروں نے اس کو شہید کر ڈالا تو اللہ تعالٰی کی طرف سے) اس کو حکم ہوا کہ جنت میں داخل ہو جا

قَوۡمِيۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيۡ رَبِّيۡ وَجَعَلَنِيۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾

اس نے (جنت میں جا کر) کہا کاش! کہ میری قوم بھی جان لیتی O کہ کن کاموں کے سبب مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے عزت والوں میں سے کر دیا O

۲۲ تا ۲۵- جب حبیب نجار نے ایمان ظاہر کیا تو کافروں نے ان کو سرزنش کی اور کہا کہ تم ہمارے پرانے دین سے پھر کر ہمارے دشمنوں کے نئے مذہب میں داخل ہو گئے' تب وہ بولے کہ مجھ کو کیا ہو گیا ہے جو میں اپنے مالک کو نہ پوجوں' جس نے مجھ کو پیدا کیا اس کی عبادت نہ کروں' اس کی طرف تم سب بعد موت کے لوٹ کر جاؤ گے۔ کیا یہ چاہتے ہو کہ میں اس کے سوا اوروں کی پرستش کروں اور معبود بناؤں میں یہ ہرگز نہ کروں گا' اس سے کیا فائدہ ہوگا' اگر خدا مجھ کو ضرر و مصیبت دینا چاہے گا تو وہ کچھ مدد نہ دے سکیں گے' ان کی سفارش کچھ نہ چلے گی۔ خدا کے عذاب سے نہ بچا سکیں گے اور نہ مجھ کو یہ کسی طرح سے چھڑا سکیں گے۔ میں خدانخواستہ اگر شرک کروں' سوائے خدا کے اور کو پوجوں تو میں ضرور بے شک سخت گمراہ ہوں اور کھلی ہوئی بے دینی پر ہوں۔ میں صاف صاف کہے دیتا ہوں کہ میں تمہارے سب کے خدا پر ایمان لایا ہوں پس تم بھی اسی پر ایمان لاؤ۔ ''انی امنت بربکم'' کا خطاب یا کفار سے ہو یا رسولوں سے ہو یعنی اے رسولو! میں ایمان لایا تم گواہ رہو۔ مروی ہے کہ حبیب نجار کو کفار نے قتل کر کے سولی دی۔ بعض کہتے ہیں کہ پاؤں سے یہاں تک کھندلا کہ آنتیں پاخانہ کی راہ سے نکل گئیں اور شہید ہوئے۔

۲۶ تا ۲۷- وہ جنت میں داخل ہوئے یا یہ کہ ان کی روح سے بعد موت کہا گیا کہ لو جنت میں جاؤ' یا یہ کہ زندگی میں رسولوں نے ان سے کہا۔ تب انہوں نے کہا کہ کاش! میری قوم کو معلوم ہو جاتا کہ میرے خدا نے میرے گناہ بخش دیے اور مجھ کو جنت میں کیا کیا اکرام کیا اور شہادت لا الہ الا اللہ کا اور شہادت فی سبیل اللہ کا کیا بدلہ دیا تو وہ بھی تصدیق کر لیتے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا

اور اس کے بعد ہم نے اس کی (کافر) قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ وہاں ہمیں کوئی لشکر

مُنْزِلِیْنَ ۝۲۸ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝۲۹

اتارنا تھا O وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی (اس قوم کی ہلاکت کے لیے) جبھی وہ (اس سے) آگ کی طرح بجھ کر رہ گئے O

وقف غفران

یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

(اور کہا گیا:) ہائے افسوس ان بندوں پر جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے (ہنسی اور)

یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۳۰ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ

ٹھٹھا ہی کرتے ہیں O کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں

ع ۲ / ۲۰ / ۱

اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝۳۱ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝۳۲ ع

کو ہلاک کر دیا کہ وہ ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ہیں O اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے دربار میں حاضر کیے جائیں گے O

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ

ان کے لیے (ہماری قدرت کی) ایک بڑی نشانی مردہ زمین ہے، ہم نے اسے (پانی برسا کر) زندہ (اور سرسبز) کیا، پھر اس سے غلہ نکالا

۲۸ تا ۲۹- جب کافروں نے حبیب کو مار ڈالا تو ہم نے اس کی قوم پر اس کی موت کے بعد کوئی بڑا سا لشکر آسمان سے ان کے ہلاک کرنے کے لیے نہ بھیجا نہ ہم کو اس کی ضرورت و حاجت تھی، بلکہ فقط اتنا ہوا کہ ایک چیخ ان کو پہنچی یعنی جبریل نے دروازہ شہر کے دونوں پھاٹک پکڑ کر ایک للکار بتائی، وہ سب دفعتاً مر کر بجھ کر رہ گئے، ٹھنڈے ہو گئے۔ ذرا حرکت نہ رہی بعض جند سے رسول مراد لیتے ہیں یعنی پھر اور رسول نہ بھیجے۔

۳۰ تا ۳۲- آدمیوں پر سخت حسرت و افسوس ہے، بڑی ندامت ہے کہ ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کو وہ جھٹلاتے نہ ہوں یعنی ہر رسول کی تکذیب کی، اس کے ساتھ مسخرا پن، ہنسی، گستاخی کی (چنانچہ بقول بعض اہل انطاکیہ نے رسولوں کو قتل کر کے کنویں میں چھپا دیا) کیا کافروں کو عموماً اور اہل مکہ کو خصوصاً یہ نہیں معلوم کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ مار ڈالے اور کیسے کیسے قوی لوگ سرکش ہلاک کیے جو وہ اب قیامت تک پھر دنیا میں آنے والے نہیں اور ان سے کوئی ایسا نہیں کہ جو ہمارے پاس آ کر حاضر نہ ہو، سب آئیں گے، اپنے اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔

۳۳ تا ۳۶- ان سب کو خصوصاً اہل مکہ کو زمین میں خدا کی قدرت و توحید کی کافی نشانیاں ہیں اور عبرت ہے کہ وہ مردہ ہوتی ہے، ہم اس کو بارش سے زندہ کرتے ہیں، اس میں سے صدہا اقسام کے اناج پیدا کرتے ہیں جس کو وہ کھاتے ہیں۔ اس میں ہم نے طرح طرح کے باغات بنائے چھوہارے انگور وغیرہ اور اس میں ہم نے چشمے زمین چیر کر بہائے

يَأْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا

جس کو وہ کھاتے ہیں O اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور ہم نے

فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ

اس میں کچھ چشمے جاری کیے O تاکہ وہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ چیزیں ان (بندوں) کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی تو نہیں

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

پھر (ہمارا) شکر کیوں نہیں بجا لاتے O پاک ہے وہ ذات جس نے زمین سے اگنے والی چیزوں کو قسم قسم کے جوڑے بنایا اور خود

الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ

ان سے بھی (قسم قسم کی نر و مادہ اولاد پیدا فرمائی) اور ان چیزوں میں بھی کہ جن کو وہ جانتے بھی نہیں ہیں O اور ان کے لیے (ہماری قدرت کی) ایک

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ

نشانی رات بھی ہے کہ اس میں سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو فوراً ہی وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں O اور سورج اپنے (ایک ٹھہراؤ اور) ٹھکانے

لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ

پر چلتا ہے' یہ اندازہ (اور حکم) ہے زبردست' علم والے کا O اور چاند کے لیے ہم نے

کہ وہ درختوں کے پھل میوے کھائیں اور جوان کے ہاتھوں نے کوشش کی بونا جوتنا وغیرہ اس کا ثمرہ پائیں۔ (اس تقدیر پر "مـــا" (موصولہ ہوگا) یا یہ کہ وہ چیزیں کھائیں حالانکہ ان کے ہاتھوں نے یہ چیزیں نہیں بنائیں بلکہ قدرت کی دستکاری ہے۔ (اس تقدیر پر "ما" نافیہ ہوگا) کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے اور اسی خدا کا جس کا دیا کھاتے ہیں احسان نہیں مانتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اقسام اقسام کے جوڑے بنائے اور چیزیں پیدا کیں' جن کو زمین نکالتی ہے وہ متفرق جوڑے جوڑے بنائے' کوئی میٹھی کوئی کھٹی اور ان کو بھی جوڑے جوڑے بنائے کوئی مرد کوئی عورت کوئی شقی کوئی سعید اور وہ چیزیں پیدا کیں جن کو وہ نہیں جانتے' بر و بحر میں ہزاروں عجائب غرائب پیدا کیے جہاں تک علم بشری نہیں پہنچا۔

۳۷- لوگوں کو شب تاریک میں عبرت نصیحت و نشان قدرت ہے۔ ہم رات میں سے دن کے نور کو بالکل کھینچ لیتے ہیں تب وہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

۳۸- آفتاب اپنی جائے قرار پر چلتا ہے یعنی اپنے منازل و برج میں سیر کرتا ہے۔ یا یہ کہ آفتاب رات دن چلتا ہے' اس کو کوئی مستقر نہیں' کبھی ٹھہرتا نہیں' یہ باتیں اللہ کی قدرت و اندازہ ہے جو غالب و علیم ہے۔

۳۹- اور ماہتاب کی ہم نے منزلیں مقرر کیں کہ ان میں چلتا ہے اور شمس کے قرب و بعد سے زائد و ناقص ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے' پھر خشک شاخ خمیدہ کہنہ کی طرح رہ جاتا ہے یعنی ہر مہینہ کے بعد

مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝٣٩ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ

منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی جھکی ہوئی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے O نہ سورج کی مجال ہے

لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آ سکتی ہے اور ہر ایک آسمان (کے ایک معین دائرہ) میں تیرتا پھرتا

يَّسْبَحُوْنَ ۝٤٠ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝٤١

ہےO اوران کے لیے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کوان کے بزرگوں کی پیٹھ میں بھی کشتی میں سوار کیا (یعنی نوح علیہ السلام کی کشتی میں) O

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝٤٢ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا

اور ہم نے ان کے لیے اس (کشتی) کی مثل اور (کشتیاں) بنا دی ہیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں O اور اگر ہم چاہیں تو ان کو ڈبو دیں پھر

صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝٤٣ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى

نہ ان کا کوئی فریاد رس ہو گا اور نہ وہ بچائے جائیں گے O مگر ہم نے اپنی رحمت سے اور ایک وقت

حِيْنٍ ۝٤٤ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ

معین تک فائدہ حاصل کرنے کے لیے (ان کو بچا دیا) O اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنے سامنے اور پیچھے

بدر ہلال ہو جاتا ہے۔ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں۔

۴۰- آفتاب کو یہ لائق نہیں کہ ماہتاب کو پکڑے یعنی یہ نہ ہوگا کہ آفتاب قمر کے طلوع کے وقت طلوع ہو یعنی رات گویا یہ کہ آفتاب اپنی رفتار ایسی کر لے کہ جس سے ماہتاب کا نور جاتا رہے اور یہ بھی نہیں ہونے کا کہ رات دن سے پہلے آ جائے کہ دن کی روشنی نہ ہو یا یہ کہ دو دن یا راتیں متواتر ہوں۔ سب ستارے اپنے اپنے طریقہ رفتار پر تیرتے ہیں اور گردش کرتے ہیں۔

۴۱ تا ۴۴- اور ہماری قدرت کی ایک دلیل کافی اور عبرت کے لیے وافی یہ ہے کہ ہم نے ذریت بنی آدم کو بھری ہوئی کشتی میں اٹھایا یعنی کشتی نوح میں کہ سب آدمی اس میں تھے۔ جو بعد کو پیدا ہوئے وہ ان کی پیٹھوں میں تھے۔ (''مشحون'' بمعنی بھری ہوئی یا وہ جو تیار ہو فقط چلنے کی دیر ہو یا بھاری) ہم نے بنی آدم کے لیے اسی طرح کی اور کشتیاں بنائیں اور سواریاں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو دریا میں غرق کر دیں، پھر وہاں ان کا کوئی فریاد رس بچانے والا نہ ہو اور یہ ڈوب جائیں ہرگز نہ بچیں، مگر یہ کہ ہماری رحمت دستگیر ہوتی ہے، ان کو غرق سے بچاتی ہے اور ایک وقت معین تک کے لیے ان کو اور مہلت دیتی ہے۔

۴۵ تا ۴۶- اور جب اہل مکہ سے کہا جاتا ہے کہ اپنے اگلے پچھلے زمانہ کا خیال کرو جو آئندہ ہوگا یعنی آخرت

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا

آنے والے عذاب سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو منہ پھیر لیتے ہیں اور مذاق بناتے ہیں) O اور جب ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے

كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ

کوئی نشانی آتی ہے تو وہ اس سے منہ ہی پھیر لیتے ہیں O اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے

اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ

میں سے کچھ خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کو کھلائیں جن کو اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا سکتا (مگر اس نے ان کو

اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۷﴾ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی

محتاج بنایا تو ہم کیوں کھلائیں) (تو ان کو جواب دیا گیا کہ) تم تو کھلی ہوئی گمراہی میں ہو (فقراء کی امداد کرنا تو انسانیت کا مسلمہ اصول ہے) O اور کافر

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۸﴾ مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً

کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) O وہ تو صرف ایک چیخ ہی کا انتظار کر رہے ہیں

وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً

ان کو یک بیک آ لے گی اور وہ (دنیا ہی کے) جھگڑے میں پھنسے ہوں گے O پھر نہ وہ کچھ وصیت ہی کر سکیں گے

اور جو پیچھے رہ جائے گا یعنی دنیا' دونوں کے لیے اچھے کام کرو' ایمان لاؤ کہ آخرت میں دنیا کی بھلائی پاؤ گے' تم پر رحمت کی جائے گی' عذاب نہ ہوگا تو وہ لوگ اور سرکشی کرتے ہیں۔ ان کافروں پر کوئی نشانی قدرت یا کوئی معجزہ نبوت کا اللہ کی طرف سے نہیں آتا مگر یہ لوگ اس سے منہ پھیرتے ہیں' تکذیب کرتے ہیں۔ آیات جیسے چاند کے دو ٹکڑے ہونا' سورج کا گہنا قرآن کا اترنا وغیرہ وغیرہ۔

۴۷- جب رؤساء مکہ سے کہا جاتا ہے کہ تم کو خدا نے جو مال و منال دیا ہے اس میں سے اللہ کے راستے میں دو یعنی فقراء مسلمین جو ان سے کہتے تھے' تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس شخص کو کیوں دیں جس کو اگر خدا چاہتا تو دیتا (یعنی تم لوگ تو اے مسلمانو! تقدیر کا اعتقاد رکھتے ہو' یہ جانتے ہو کہ خدا سب کو دیتا ہے تو پھر وہی تم کو کیوں نہیں دیتا ہم سے کیوں مانگتے ہو' وہ زندیق تھے' خدا کے دینے کے معتقد نہ تھے' خدا پر طعن کرتے تھے' ہنستے تھے۔ یا یہ کہ خدا کو مانتے ہوں اور یہ کہتے ہوں کہ جب وہ تم کو اگر چاہتا تو دے دیتا اور پھر اس نے نہیں دیا تو ہم اس کی مرضی کے خلاف کیوں دیں) اے مسلمانو! تم نری صاف کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ یا ''ان انتم ''مسلمانوں کا خطاب ہو کافروں سے یعنی کافروں کے جواب میں مسلمانوں نے کہا کہ اے کافرو! تم گمراہ ہو۔

۴۸ تا ۵۰- اے رسول! کفار مکہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ جو تم کرتے ہو کب آئے گا یعنی روز حشر' اگر تم سچے ہو کہ

۳ ع ۱۸ ۲

وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ

اور نہ اپنے گھر والوں ہی میں لوٹ سکیں گے ○ اور صور پھونکا جائے گا تو وہ فوراً اپنی قبروں سے

مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا

نکل کر اپنے رب کی طرف (یعنی میدان محشر کی طرف) دوڑے چلے آئیں گے ○ کہیں گے: ہائے ہماری خرابی

مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

وقف لازم وقف منزل وقف غفران

کس نے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے اٹھا دیا (فرشتے کہیں گے:) یہ وہی وقت ہے کہ جس کا رحمٰن نے وعدہ فرمایا تھا اور رسولوں نے سچ فرمایا تھا ○

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

وہ (قیامت) تو صرف ایک ہی زور کی آواز (چنگھاڑ) ہو گی پھر تو وہ فوراً ہی سب ہمارے سامنے حاضر کیے جائیں گے ○

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ

تو اس دن کسی جان پر کچھ بھی ظلم نہ ہو گا اور تم اسی کا بدلہ پاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے ○ بے شک

ہم مرنے کے بعد اٹھیں گے تو یہ کب آئے گا۔ اے رسول! یہ تکذیب کر کے قیامت کا انتظار کرتے ہیں' ایک ایسے زور کی چیخ کا انتظار کرتے ہیں جو ان کو یکا یک بے مہلت آ کر پکڑ لے گی اور وہ بازاروں میں جھگڑتے ہوں گے' کچھ مہلت بھی نہ دے گی۔ (یعنی نفخہ اولی) اس وقت آپس میں وصیت نہ کر سکیں گے' بات منہ سے نہ نکال سکیں گے اور نہ اپنے گھر کو پھر لوٹ کر آ سکیں گے۔

۵۱- صور پھونکا جائے گا۔ یعنی (نفخہ ثانیہ بعث) تب وہ لوگ یکا یک قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چل دیں گے۔

۵۲- جب قبور سے نکل کر میدان حشر دیکھیں گے تو کہیں گے: ہائے افسوس! ہم کو قبروں میں سے کس نے جگایا؟ تب آپس میں کہیں گے کہ یہ وہی قیامت ہے جس کی رحمٰن نے خبر دی تھی اور وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے بیان کیا تھا اور سچ کہا تھا۔ یا یہ قول فرشتوں کا ہو' کراماً کاتبین کا ہو کہ یہ وہی ہے جس کا وعدہ رسولوں نے رحمٰن کی طرف سے کیا تھا۔

۵۳ تا ۵۴- قیامت فقط ایک چیخ ہوگی۔ (یعنی نفخہ بعث) اس کے سنتے ہی سب ہمارے دربار میں حساب کتاب کو حاضر ہو جائیں گے۔ تو اس دن کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا کہ حسنات کا بدلہ نہ ملے یا سیئات زائد ہو جائیں اور اے لوگو! تم کو سوائے تمہارے کاموں کے اور کچھ جزاء نہ ملے گی' جیسا کرتے رہو گے وہی بھرو گے۔

۵۵ تا ۵۸- اس دن یعنی بروز قیامت جنت والے یعنی مسلمان عیش میں مشغول ہوں گے' ان کو کچھ خوف نہ ہوگا' وہ خوشحال' شادماں رہیں گے' حور عین ابکار کی صحبت عشرت لب جو ہوگی اور وہ اور نعمت و لذت ہوگی۔ اور وہ (فاکہ بمعنی ناعم اور فکہ بمعنی معجب دونوں ہیں) اور ان کی بیبیاں جنت کے درختوں کے سایہ میں ہوں گے' مسہریوں پر چھپر کھٹوں پر تکیہ لگائے ہوئے حجلہ کرامت میں مسند نشین ہوں گے۔ ان کو وہاں گوناگوں میوے ملیں گے اور جو ان کے جی میں آئے گا

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝٥٥ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ

جنت والے اس دن مزے سے دل بہلا رہے ہوں گے O وہ اور ان کی بیبیاں (درختوں کے)

ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝٥٦ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا

سائے میں تختوں (پر) تکیہ لگائے ہوئے (شان سے) بیٹھے ہوں گے O وہاں ان کے لیے (ہر قسم کے) میوے ہوں گے اور جو کچھ وہ مانگیں گے

يَدَّعُوْنَ ۝٥٧ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝٥٨ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ

ان کو ملے گا O مہربان رب کی طرف سے فرمایا ہوا ان پر سلام ہوگا O اور (دوزخیوں سے کہا جائے گا کہ) اے مجرمو! آج (جنتیوں

اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝٥٩ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا

سے) الگ ہو جاؤ (اور جہنم میں چلے جاؤ) O (اور فرمایا جائے گا کہ) اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تم سے یہ عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کی پوجا نہ کرنا

الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٦٠ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ

وقف غفران

کیونکہ وہ بے شک تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے O اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی

مُّسْتَقِيْمٌ ۝٦١ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝٦٢

سیدھا راستہ ہے O اور بے شک اس (شیطان) نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا پھر کیا تم کو کچھ بھی عقل نہ تھی O

اور ان کا دل چاہے گا اور وہ مانگیں گے وہ ان کو ملے گا۔ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے۔ فرشتے سلام کریں گے' رب رحیم کی طرف سے ان کو ہدیہ سلامت و کرامت ملے گا۔

۵۹- اس دن کافروں سے کہیں گے کہ اے نافرمانو سرکشو مجرمو! تم اچھوں کے ساتھ نہ رہو' الگ ہو جاؤ' تم اپنے اعمال کی پاداش پاؤ۔

۶۰ تا ۶۱- اس دن پھر بنی آدم سے ارشاد ہوگا کہ اے اولاد آدم کی! کیا میں نے تم سے یہ عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کو نہ پوجنا' کیا کتاب و رسول نہ بھیجے تھے کہ تم کو سمجھاتے تھے کہ تم شیطان کا کہا نہ مانو وہ تمہارا کھلا ہوا ظاہر ظہور دشمن ہے۔ اس کا حکم نہ کیا تھا کہ تم مجھ کو پوجو' شرک نہ کرو' یہ توحید بہت سیدھی راہ اور سچا طریقہ ہے۔

۶۲- اے بنی آدم! شیطان نے تم میں سے بہت بڑا حصہ گمراہ کر ڈالا' تم نے اس کا کہا مانا' کیا تم بے وقوف تھے' عقل نہ رکھتے تھے' یا یہ کہ بعد والوں سے خطاب ہو کہ اے لوگو! باوجودیکہ شیطان نے تم سے اگلوں کو گمراہ کیا تھا اور تم کو ان کا حال معلوم ہو چکا تھا اور پھر بھی تم نے اس کا کہا مانا۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ

یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا O آج اپنے کفر کے بدلے

تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ

اسی میں جاؤ O اس دن ہم ان کے مونہوں پر مُہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور جو کچھ

تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى

وہ (چل کر) کرتے تھے ان کے پاؤں اس کی گواہی دیں گے O اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں پٹ کر دیتے

اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ

پھر لپک کر وہ رستے کی طرف (ٹٹولتے ہوئے) جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا O اور اگر ہم چاہتے تو

ع ۴ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع

ان کے گھروں پر ہی ان کی صورتیں مسخ کر دیتے (بدل دیتے) پھر نہ وہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے ہٹ سکتے O

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ

اور جس کی عمر ہم بڑی کرتے ہیں اس کو (پیدائشی باتوں میں) الٹا پھیر دیتے ہیں (یعنی بچپن کی طرح اس کی قوتیں کمزور کر دیتے ہیں) پھر وہ

۶۳ تا ۶۴- اے کافرو! یہ جہنم وہی ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا تھا اور جس کا تم کو انکار تھا' اب اس میں جاؤ جلو اور کفر وانکار کا جو رسول و کتاب و آخرت کے ساتھ کرتے تھے بدلہ پاؤ۔

۶۵- آج یعنی بروز قیامت ہم ان کے مونہوں پر مہر سکوت لگاتے ہیں اور ان کے انکار کفر کے بعد ان کی زبان کو بولنے سے بند کرتے ہیں اور ان کے ہاتھ پاؤں اور سب اعضاء ان کی بری بری حرکات کی صاف صاف اظہار و گواہی دیتے ہیں اور ہم سے سب ان کا حال کہے دیتے ہیں کہ وہ دنیا میں یہ یہ کرتے تھے' ہاتھ سے جو جو کیا تھا اس کی گواہی ہاتھ دیں گے' پاؤں سے جس بری جگہ گئے ہوں گے اس کا بیان پاؤں کریں گے غرض یہ کہ ہر عضو حال بتائے گا۔

۶۶- اور اگر ہم چاہتے تو کافروں کی وہ آنکھیں جن کو وہ گمراہی میں استعمال کرتے ہیں پھوڑ دیتے اور ہدایت کی آنکھیں ان کو ملتیں پس وہ راہ دیکھنے لگتے اور سیدھے راستہ پر دوڑنے لگتے مگر وہ کہاں اور یہ بات کہاں۔ بعض یوں معنی لیتے ہیں کہ اگر ہم چاہتے تو ان کو اس کے عوض کہ وہ سیدھا راستہ نہیں دیکھتے اندھا کر دیتے۔

۶۷- اگر ہم چاہتے تو انہیں ان کے مکانوں اور گھروں میں مسخ کر دیتے بندر' کتے' سور وغیرہ بنا دیتے' تب یہ کہیں آ جا نہ سکتے اور نہ اپنے پہلے حال کی طرف لوٹ سکتے۔

۶۸- اور جس کو ہم بہت عمر دیتے ہیں' بوڑھا کرتے ہیں تو اس کو دنیا میں ذلیل ومحتاج اوندھا کر دیتے ہیں' کیا

نَشۡعُرُ وَمَا يَنۡۢبَغِيۡ لَهٗ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ ۙ﴿۶۹﴾ لِّيُنۡذِرَ

یوں نہیں سمجھتے O اور ہم نے نبی کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ یہ ان کی شان کے لائق ہے (یہ جو کچھ فرماتے ہیں) وہ تو صرف نصیحت اور روشن قرآن ہے O تاکہ

مَنۡ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا

یہ نبی اس کو ڈر سنائے جو زندہ (دل) ہے اور (مردہ دل) کافروں پر الزام اور حجت ثابت ہو جائے O کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے

خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّمَّا عَمِلَتۡ اَيۡدِيۡنَاۤ اَنۡعَامًا فَهُمۡ لَهَا مٰلِكُوۡنَ ﴿۷۱﴾

اپنے دستِ قدرت کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے بنائے تو وہ ان کے مالک بن رہے ہیں O اور ہم نے ان کو (جانوروں کو)

وَذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ وَمِنۡهَا يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ

ان کے لیے زم کر دیا (یعنی ان کے بس میں کر دیا) تو وہ ان میں سے کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں O اور ان کے لیے ان (چوپاؤں) میں اور

وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمۡ

بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں ہیں (یعنی دودھ) تو کیا وہ شکر نہیں کریں گے (یعنی ان کو ضرور شکر کرنا چاہیے) O اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود

یہ لوگ یہ باتیں نہیں سمجھتے یعنی بوڑھا ہو کر آدمی پھر لڑکا ہو جاتا ہے' نہ دانت رہتے ہیں نہ ڈاڑھی' نہ آپ پیشاب پاخانہ پھر سکتا ہے نہ اپنے پاؤں کہیں چل سکتا ہے۔ پس جس نے انقلاب ڈالے اور پھر حال اول کی طرف لوٹایا تو پھر وہ موت کے بعد حال اول کی طرف لوٹائے گا یعنی دوبارہ زندہ کرے گا۔

۶۹ تا ۷۰- کافر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہیں اس کا رد اترا کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہ شعر سکھایا نہ شعر ان کے منصب و مرتبہ کے لائق ہے' وہ تو رسول ہیں ان کا قول تو نصیحت ہے' وعظ و پند ہے اور قرآن ہے جس میں صاف حلال حرام امر و نہی بیان ہوا ہے۔ اور قرآن اس لیے اترا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ سے ان لوگوں کو ڈرائیں جو زندہ دل ہیں' عقل والے ہیں اور جو کافر ہیں ان پر کلمہ عذاب ثابت ہو جائے' وہ اس کا انکار کریں' عذاب کے مستحق ہوں' تقدیر ازلی ظاہر ہو۔

۷۱ تا ۷۳- کیا ان کو نہیں معلوم کہ ہم نے ان کے لیے اپنے دست قدرت کی مصنوعات میں سے چارپائے پیدا کیے۔ یعنی بلا شرکت غیرے ہم نے اپنے قول کُن سے ظاہر کیے' وہ ان کے مالک ہیں۔ ہم نے ان کو ان کا مسخر کیا اور وہ بعض پر سواری لیتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان میں صدہا منفعتیں ہیں اور شربت ہیں یعنی ان کا دودھ وغیرہ پیتے ہیں' کیا یہ لوگ یہ باتیں جان کر خدا کا شکر ادا نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے اور احسان نہیں مانتے۔

۷۴ تا ۷۶- اور کافروں نے خدا کے سوا اور چیزوں کو معبود بنایا اور ان کو پوجا اس لیے کہ وہ ان کی برے وقت پر مدد کریں اور خدا کے عذاب سے بچائیں۔ حالانکہ وہ بت تو خاک بھی قدرت طاقت نہیں رکھتے۔ مگر اس پر بھی کافر خواہ مخواہ ان کا لشکر بنے ہوئے ہیں' ان کے آگے فضول دست بستہ حاضر کھڑے رہتے ہیں۔ یا یہ کہ قیامت کو وہ سب حاضر کیے

وقف لازم

يَنْصُرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا

ٹھہرا لیے ہیں کہ شاید ان کی مدد کی جائے O وہ تو ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے اور وہ اور ان کے لشکر (پجاری وغیرہ) سب (ہمارے دربار میں) حاضر کیے جائیں گے O

يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ

تو (اے نبی!) آپ ان کی بات کا غم نہ کریں بے شک ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں O کیا انسان نہیں جانتا

أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَ

کہ ہم نے اس کو پانی کے ایک قطرے سے بنایا ہے پھر وہ کھلم کھلا (مخالف بن کر) جھگڑالو ہے O اور ہمارے لیے (بے جا)

نَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي

کہاوتیں بناتا ہے اور اپنا پیدا ہونا بھول گیا' کہنے لگا کہ گلی ہوئی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ

انہیں وہی زندہ فرمائے گا جس نے ان کو اول بار پیدا فرمایا تھا اور اسے ہر پیدائش کا بخوبی علم ہے O وہ کہ جس نے تمہارے لیے ہرے

الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي

درخت میں سے آگ پیدا کر دی تو جھٹ پٹ تم اس سے آگ سلگانے لگتے ہو O کیا وہ کہ جس نے آسمان

جائیں گے۔ پس اے رسول! تم کو ان کی خرافات باتیں مکر و فریب خیانت وغیرہ جو چھپاتے ہیں اور شرک وعداوت جو ظاہر کرتے ہیں کوئی غم میں نہ ڈالے یعنی ان کی تکذیب وخیانت سے کچھ رنج وغم نہ کرو۔

۷۷ تا ۸۰۔ ابی بن خلف ہڈی کو خوب پیس کر حضرت کے پاس لایا اور مجمع میں لا کر کہا کہ بھلا ان ذرّوں کو کون جمع کرے گا۔ اس کا جواب اترا کہ آدمی ابی بن خلف وغیرہ نے کیا اتنا بھی نہیں سمجھا اور جانا کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا ہے اس بدبودار ضعیف بے حقیقت شئے سے آدمی بنایا۔ پس وہ ہوش پا کر ہمیں سے جھگڑا کرنے لگا اور قدرت میں چون و چرا نکالنے لگا اور بے ہودہ باطل باتیں بکنے لگا۔ ہمارے لیے اس نے مثل بنائی یعنی ہڈیاں پیس کر پیش کی اور اپنی خلقت کا اور پیدائش کا حال بھول گیا۔ (پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے اور آگے کو کیا ہوگا' اگر آپ کو سوچتا اور اپنی حقیقت جانتا تو یہ باتیں نہ کرتا) کہنے لگا کہ خاک ہوئی ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا۔ اے رسول! تم کہہ دو کہ ہاں ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلے عدم محض سے وجود بخشا اور نطفہ سے بنایا' وہ تو سب کا عالم ہے' ہر بات سے خبردار ہے' اس کو پھر زندہ کرنا کیا بات ہے۔ اس نے سبز درخت سے تمہارے لیے آگ نکالی جس کو تم روشن کرتے ہو' دو درخت ہیں' ایک مرخ دوسرا عقار عرب کے جنگل میں مرخ کی تر شاخ کو شاخ عقار تر پر گھسنے سے چنگاریاں نکلتی ہیں۔

۸۱ تا ۸۳۔ کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اس بات پر قادر نہیں کہ ان کو مرنے کے بعد پھر زندہ کرے

وقف غفران

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَهُوَ

اور زمین بنائے اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے اور بنائے' کیوں نہیں اور وہی (بہت کچھ بنانے والا) بڑا پیدا کرنے والا

الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

سب کچھ جاننے والا ہے O اس کی تو یہ شان ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو صرف اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ موجود ہو جاتی ہے O

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

پس پاک ہے وہ ذات کہ جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز کا کامل اختیار ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے O

سورة الصّٰفّٰت مکیة ۵۶ آیاتها ۱۸۲	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	رکوعاتها ۵
سورۃ الصّٰفّٰت مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں ایک سو بیاسی آیات' پانچ رکوع ہیں

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾

المنزل ۶

قسم ہے باقاعدہ صف باندھ کر کھڑے ہونے والوں (نمازیوں' مجاہدوں و ملائکہ) کی O پھر قسم ہے جھڑک کر (اپنے گھوڑوں یا بادلوں کو) چلانے والوں کی یا لوگوں

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ؕ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

کو پند و نصیحت کرنے والوں کی O پھر قسم ہے قرآن پڑھنے والی جماعتوں کی O بے شک تمہارا معبود یقیناً ایک ہی ہے O وہ آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی

اور ان کی مانند بنا دے۔ ہاں بے شک وہ ضرور قادر ہے' وہ تو خالق ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ہر بات کا عالم ہے۔ اس کو کسی چیز کے پیدا کرنے میں بس حکم کی دیر ہے' جس چیز کی پیدائش کا ارادہ ہوتا ہے حکم فرماتا ہے' کُن کہتا ہے وہ چیز اسی آن میں موجود ہو جاتی ہے۔ یونہی قیامت کا جب ارادہ کرے گا دم بھر میں ظاہر فرمائے گا۔ وہ پاک ہے' مقدس ہے' منزہ ہے' برتر ہے ہر مثل سے۔ وہ جس کے ہاتھ میں جس کے دست قدرت میں ہر چیز کی حکومت بادشاہی و تصرف ہے' موت و حیات ہے' سب چیزوں کے خزانے بے نہایت ہیں۔ اے بنی آدم! مرنے کے بعد تم اسی کی طرف لوٹو گے۔ سب کو سب کے اعمال کی جزاء دے گا۔

سورۃ الصّٰفّٰت

ا تا ۵- اے لوگو! قسم ہے صافات کی یعنی ان فرشتوں کی جو آسمانوں میں ہیں' یوں صفیں باندھے کھڑے ہیں جیسے مسلمان نماز میں' اور زاجرات کی یعنی ان کی جو بادل کو ادھر ادھر جھڑک کر ٹہلاتے ہیں' الگ الگ کرتے ہیں' ملاتے ہیں' اور قرآن پڑھنے والے فرشتوں کی یا مسلمانوں کی کہ تمہارا معبود یکتا نرالا ہے' نہ اس کے اولاد ہے نہ شریک و سہیم۔ آسمانوں کا اور زمین کا پروردگار مالک و خالق ہے اور ان کا جو عجائب قدرت دونوں کے درمیان میں ہیں ہوائیں بادل وغیرہ۔ اور رب مشارق کا یعنی جہاں سے گرمی جاڑے میں سورج نکلتا ہے' ہر دن کے لیے جدا مشرق ہے۔

الْمَشَارِقِ ۝٥ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا

سب چیزوں کا مالک ہے اور مشرقوں (اور مغربوں) کا بھی رب ہے O بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں کی خوبصورتی سے سجایا ہے O اور ہر سرکش

مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ

شیطان سے اس (آسمان) کو محفوظ رکھنے کے لیے بھی (ان کو بنایا ہے) O وہ (شیطان) عالم بالا کے فرشتوں کی باتوں کی طرف کان نہیں لگا سکتے

يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝٨ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ اِلَّا

اور (ان کو بھگانے کے لیے) ان پر ہر طرف سے (انگاروں کی) مار اور پھینک ہوتی ہے اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے O مگر جو

مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ

کوئی کبھی کوئی بات (ان کی) لے بھاگتا ہے تو اس کے پیچھے دہکتا ہوا انگارا پڑتا ہے O تو (اے نبی ﷺ!) ان سے پوچھئے کیا ان کا بنانا

اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١ بَلْ

بڑی بات ہے یا ہماری مخلوق (آسمانوں اور زمین اور فرشتوں وغیرہ کا بنانا) بے شک ہم نے ان (انسانوں) کو لیس دار چمکتی مٹی سے پیدا کیا O

۶ تا ۱۰- ہم نے دنیا والے آسمان کو یعنی پہلے کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا اور ستاروں کے ذریعہ سے ہر شیطان متمرد سرکش خبیث کے پہنچنے سے اس کو محفوظ کیا کہ وہاں تک نہ پہنچ سکیں۔ شیاطین ستاروں کے سبب ملاء اعلیٰ یعنی فرشتے محافظین وغیرہ کی باتیں نہیں سن سکتے' جب وہاں جانا چاہتے ہیں تو ہر طرف سے ہر جانب سے انگاروں کی ان پر بوچھاڑ کی جاتی ہے اور وہ بھگا دیے جاتے ہیں اور باتیں سننے سے روک دیے جاتے ہیں اور ان کو سخت عذاب شدید لازمی ہوتا ہے مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک کر لے بھاگتا ہے اور سن کر لے اڑتا ہے اور غیبی خبر پالیتا ہے تو اس کے پیچھے ایک جلتا دہکتا انگارا عذاب کا آتا ہے اور اس کو جلاتا ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے شیاطین آسمانوں کے قریب پہنچ کر فرشتوں کی کچھ باتیں سن کر کاہنوں سے آ کر بیان کرتے تھے' اس لیے کاہن غیب دان مشہور ہوگئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بعد شیاطین کا آسمانوں کے قریب جانا بند کر دیا گیا' اب ان پر شہاب ثاقب دہکتا ہوا انگارا پھینکا جاتا ہے وہ اس سے جل کر خاک ہو جاتے ہیں۔ قادری غفرلہ

۱۱- اے رسول! یہ اپنے دوبارہ زندہ ہونے سے تعجب کرتے ہیں تو تم ان سے پوچھو کہ ان کا پھر زندہ کر دینا زائد مشکل بات ہے یا وہ جو ہم نے عجائب غرائب پیدا کیے ہیں وہ مشکل ہے یعنی آسمان فرشتے وغیرہ' ہم نے ان کو آدم سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا جو لیس والی تھی چپکتی تھی' پہلے جو ایسا کر سکتا ہے اس کو دوبارہ زندہ کر دینا کیا مشکل بات ہے۔

۱۲ تا ۱۵- بلکہ اے رسول! تم نے تو ان کی تکذیب سے تعجب کیا کہ اس قدر دلائل واضح قطعیہ موجود ہیں اور پھر یہ منکر ہیں' مگر یہ مسخرا پن کرتے ہیں اور قرآن کے اور تمہارے ساتھ ہنسی کرتے ہیں اور جب نصیحت سنائی جاتی ہے' سمجھائی جاتی ہے تو مانتے نہیں' حق پہچانتے نہیں اور جب کوئی قدرت کی نشانی دیکھتے ہیں مثلاً شق قمر یا کسوف الشمس تو آپس میں تمسخر

عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿۱۲﴾ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ﴿۱۳﴾ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً

بلکہ آپ نے (ان کی احمقانہ باتوں پر) تعجب کیا اور وہ (ٹھٹھا اور) مذاق کرتے ہیں O اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو وہ کچھ نہیں سمجھتے O اور جب کوئی (ہماری

يَسْتَسْخِرُونَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿۱۵﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَ

قدرت کی) نشانی دیکھتے ہیں تو (ٹھٹھا) ہنسی بناتے ہیں O اور کہتے ہیں: یہ تو محض کھلا ہوا جادو ہے O (کہتے ہیں:) کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں

كُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿۱۶﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿۱۷﴾ قُلْ

گے تو کیا پھر ہم دوبارہ (زندہ ہو کر) اٹھائے جائیں گے O اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے) O (اے نبی علیہ ﷺ!) آپ فرمائیے: ہاں (تم

نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ﴿۱۸﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿۱۹﴾

ضرور اٹھائے جاؤ گے) اور تم ذلیل اور بے بس ہو گے O بے شک وہ (قیامت) تو صرف ایک ہی جھڑکی (زور کی آواز) ہو گی پھر (یکایک) وہ (زندہ ہو کر محشر کے

وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿۲۰﴾ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ

حالات) دیکھنے لگیں گے O اور کہیں گے: ہائے ہماری کم بختی (تو ان سے کہا جائے گا:) یہی (انصاف اور) جزاء کا دن ہے O یہی وہ فیصلے کا دن ہے جس

بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿۲۱﴾ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا ع ۲۱ ۵

کو تم جھٹلایا کرتے تھے O (اس دن حکم ہو گا کہ) ظالموں کو اور ان کی بیویوں (یا ان کی مثل دوسرے لوگوں کو)

کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو نرا جادو ہے خدا کی طرف سے دلیل نبوت نہیں۔

۱۶ تا ۱۹- کافر کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مر کر بالکل مٹی اور ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم اٹھائے جائیں گے یا ہمارے اگلے باپ دادا زندہ ہوں گے۔ اے رسول! تم کہہ دو کہ ہاں بے شک تم سب اٹھو گے اور وہاں ذلیل و خوار بھی ہو گے۔ وہ تو ایک چیخ ہوگی (یعنی نفخہ صور دوبارہ زندہ ہونے کے لیے) اس کے سنتے ہی سب قبروں سے نکل کر زندہ ہو کر جمع ہو جائیں گے۔ دیکھنے لگیں گے اور امر الٰہی کا انتظار کریں گے۔

۲۰ تا ۲۱- کافر کہیں گے کہ ہائے افسوس! یہی قیامت ہے۔ یہی بدلہ کا دن ہے۔ تب فرشتے کہیں گے کہ ہاں یہ وہی دن ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے' یہ وہی دن ہے جس میں تم میں اور مسلمانوں میں فیصلہ ہوگا۔

۲۲ تا ۲۶- فرشتوں سے خدا کا ارشاد ہوگا کہ ظالم مشرک کافروں کو اور ان کے جوڑوں کو اکٹھا کرو۔ (جوڑے یعنی ان کے ہم زاد شیاطین وسوسہ ڈالنے والے اور رؤساء کفار) اور جس کو وہ پوجتے تھے۔ بت اور شیاطین ان کو بھی جمع کرو اور سب کو اکٹھا کر کے بیچ دوزخ کی راہ پر لے چلو اور وہاں کنارہ پر ٹھہراؤ کہ وہاں پر ان سے سوال ہونا ہے۔ (یعنی توحید و کلمہ لا الہ الا اللہ کا سوال ہوگا کہ کیوں نہ مانا اور انکار آخرت کا سوال ہوگا۔ یا سوال کا بیان آگے ہے کہ) اب تم کو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے سے کون منع کرتا ہے یعنی اے کافرو! ان سے کیوں نہیں مدد مانگتے' وہ تمہاری مدد کیوں نہیں کرتے۔

الربع

يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾

اور جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتے تھے ان سب کو (جانوروں کی طرح) ہانک کر لاؤ' پھر ان سب کو دوزخ کے راستے کی طرف ہانک لے جاؤ ○

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ

(پھر حکم ہوگا کہ) ان کو ٹھہراؤ بے شک ان سے (ان کے اعمال کے متعلق) سوال کرنا ہے ○ (اور ان سے کہا جائے گا کہ) تمہیں کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں

الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

کرتے (جس طرح دنیا میں کرتے تھے) (وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے) ○ بلکہ وہ اس دن ندامت سے سر جھکائے ہوں گے ○ اور وہ ایک دوسرے کی طرف

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا

متوجہ ہو کر آپس میں سوال کریں گے ○ (اور اپنے سرداروں سے) کہیں گے: بے شک تم ہمیں بہکانے کے لیے (زور میں) دائیں طرف سے آیا کرتے تھے ○

مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا

وہ (سردار جواب میں) کہیں گے: بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لاتے تھے ○ اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی (گمراہ اور)

طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ

سرکش لوگ تھے ○ (پھر کہیں گے کہ) ہم سب پر ہمارے رب کا فرمان (عذاب کے متعلق) ثابت (اور پورا) ہو گیا بے شک ہم سب کو

تمہارے رؤساء وہ بہکانے والے تم کو عذاب سے کیوں نہیں بچاتے' اس دن وہ کچھ نہ کر سکیں گے۔ بلکہ سب عابد اور معبود اس دن خدا کی تابعداری کا اظہار کریں گے اور عاجز ہوں گے۔

۲۷۔ اس دم کافر آپس میں جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کا مقابلہ کر کے سوال کرتا ہوگا۔

۲۸۔ کم درجہ والے کافر رئیسوں اور شیطانوں بہکانے والوں سے کہیں گے کہ تم ہی دنیا میں ہم کو سیدھے راستے سے بہکاتے تھے اور ہم پر دباؤ ڈال کر کافر کرتے تھے۔

۲۹ تا ۳۲۔ تب شیطان اور رؤساء کہیں گے کہ ہم نے کیا کیا تم تو خود مسلمان نہ تھے' کافر تھے' ہمارا تم پر قابو نہ تھا نہ کچھ زور کہ خواہ مخواہ مجبوراً کافر کر لیا ہو بلکہ تم خود قوم گمراہ کافر تھے۔ خیر اب ہم سب پر کلمۂ عذاب پروردگار متحقق ہو گیا۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا' رب کا غصہ و عذاب ثابت ہو گیا۔ اب کیا ہوتا ہے' اب تو ہم سب عذاب چکھنے والے ہیں' دوزخ میں جلنے والے ہیں' ہم خود گمراہ تھے تو تھے ہم نے تم کو بھی دنیا میں گمراہ کیا اور ایمان نہ لانے دیا۔

إِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ إِنَّا

(عذاب) ضرور چکھنا ہے O تو ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا بے شک ہم خود بھی گمراہ تھے O تو بے شک اس روز عذاب میں وہ سب یکساں شریک ہوں گے O

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ إِنَّهُمْ كَانُوْٓا إِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ إِلٰهَ

بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہیں O کیونکہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود

إِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ أَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ

نہیں تو وہ (اکڑ جاتے تھے اور) تکبر کرتے تھے O اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں

مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ إِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا

(حالانکہ وہ نبی نہ شاعر ہیں نہ دیوانے) O بلکہ وہ (نبی) دین حق لے کر آئے ہیں اور (خدا کے) سب رسولوں کی تصدیق کرتے ہیں O (اے منکرو!)

الْعَذَابِ الْأَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا عِبَادَ

بے شک تم کو یقیناً درد ناک عذاب چکھنا ہے O اور تم کو صرف تمہاری بد کرداری کا ہی بدلا دیا جائے گا O مگر جو اللہ تعالیٰ کے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ

خاص چنے ہوئے بندے ہیں O ان کے لیے وہ (بہترین) رزق ہیں جو (ہمارے) علم میں ہیں O وہ (ہر قسم کے) میوے ہیں'

۳۳ تا ۳۴- اس دن وہ سب عذاب دوزخ میں شریک ہوں گے' ضالین مضلین' عابدین اور معبودین رؤساء وتوابع سب سزا پائیں گے۔ بے شک ہم مشرک مجرموں کے ساتھ یہی کرتے ہیں یعنی جیسے وہ گمراہی میں شریک رہے عذاب میں بھی شریک رہیں گے۔

۳۵- یہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے لا الہ الا اللہ کہا جاتا تھا تو یہ اس کے قبول کرنے سے غرور کرتے تھے اور اس کو نہ مانتے تھے۔

۳۶ تا ۳۷- اور دنیا میں یہ کہتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر کے کہنے سے اور وہ بھی شاعر کیسے کہ مجنون ہیں چھوڑ دیں گے؟ ہرگز ان کی عبادت ترک نہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلکہ وہ تو خدا کے رسول ہیں' سچا دین لے کر آئے ہیں اور اگلے رسولوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ کافر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی شاعر کہتے کبھی مجنون' اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے کہ وہ نہ شاعر ہیں نہ مجنون ہیں' وہ تو ہمارے رسول ہیں۔

۳۸ تا ۴۰- اے کفار اہل مکہ! تم سخت عذاب موذی کے دوزخ میں چکھنے والے ہو' تم کو وہی ملے گا جو تم نے کیا ہے یعنی کفر۔ تم پر ظلم نہ ہوگا' اپنا کیا پاؤ گے۔ مگر جو اللہ کے مسلمان مخلص بندے ہیں ان کے گناہ مغفور ہوں گے۔ ''مخلصین'' اگر بصیغۂ فاعل ہو تو یہ معنیٰ ہیں کہ اخلاص والے اور بصیغۂ مفعول ہو تو اس کو معصوم مقبول ہیں۔ دونوں قراءتیں ہیں۔

۴۱ تا ۴۷- ان مخلص مقبول بندوں کو رزق معلوم معین مقدر ملے گا یعنی اتنی دیر بعد جتنی دیر بعد صبح شام دنیا میں ملتا ہے'

مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ

اور چین اور آرام کے باغوں میں ان کی (عزت اور) خاطر داری ہوگی O وہ تختوں پر (شان وشوکت سے) آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے O ان میں

عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا

سفید صاف ستھری شراب کے گلاسوں کا دور چل رہا ہو گا' وہ پینے والوں کو مزہ دے گی O نہ اس میں

غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

نشہ ہوگا نہ بہکنا اور نہ اس سے ان کے سر میں چکر پیدا ہوگا O اور ان کے پاس شرم سے نیچی نگاہ رکھنے والی (شوہروں کے سوا کسی

عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

دوسرے کی طرف نہ دیکھنے والی) بڑی آنکھوں والی عورتیں ہوں گی گویا کہ وہ چھپے ہوئے موتی یا انڈے ہیں O پھر وہ آپس میں ایک دوسرے

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ

کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے O ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا O وہ کہا کرتا

ءَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا

تھا: کیا تم اسے سچ سمجھتے ہو O کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

اگر چہ وہاں یعنی جنت میں نہ صبح ہے نہ شام۔ قسم قسم کے میوہ جات ہوں گے اور وہ وہاں عزت واکرام سے رہیں گے' طرح طرح کے تحفے پیش ہوں گے۔ ایسے جنت میں رہیں گے جس کی نعمتوں کو فنا و زوال نہیں۔ تختوں پر ان کو بٹھائیں گے' بیٹھے بیٹھے ایک دوسرے کے روبرو ملاقاتیں' محبت کی باتیں کریں گے۔ ان کے خادم ان کی محفل میں شراب مطہر کا دورہ کرائیں گے' پیالے سارے جلسہ میں پھرائیں گے' وہ شراب سفید رنگ کی ہوگی۔ پینے والوں کو عجیب لذت بخشنے والی ہوگی۔ اس کے پینے سے سرور ہوگا اعضاء شکنی نہ ہوگی' پیٹ میں بدہضمی قراقر نہ ہوگی' عقل نہ جائے گی' گناہ نہ آئے گا' بہکنے نہ لگیں گے' سر نہ پھرے گا' جی چھوڑنے کو نہ چاہے گا فقط مزا ہی مزا ہوگا' اس میں نشہ نہ ہوگا۔

۴۸ تا ۴۹۔ جنت میں ان کے پاس حوریں ہوں گی حیاء دار اور نیچی نگاہیں شرم آلودہ' غیروں کی طرف آنکھ نہ اٹھانے والیاں' خاوندوں کے سوا اوروں کی طرف خیال نہ لے جانے والیاں' بڑی بڑی آنکھوں والیاں' صفا و تازگی میں ایسی جیسے انڈے شترمرغ کے اور وہ بھی گرمی وسردی سے محفوظ اور چھپے ہوئے۔

۵۰ تا ۵۳۔ جنت کے رہنے والے آپس میں بعض بعض سے باتیں کریں گے' ان میں سے ایک اوروں سے کہے گا کہ میرا دنیا میں ایک دوست تھا' بھائی تھا' عزیز تھا' وہ مجھ کو بہکاتا تھا' مجھ سے کہتا تھا کہ کیا تو تصدیق آخرت کرتا ہے؟ کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک میں مل کر ہڈی اور مٹی رہ جائیں گے تو پھر زندہ کیے جائیں گے' حساب لیا جائے گا' قید ہوں

ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ

تو کیا ہمیں (دوبارہ زندہ کر کے) جزاء سزا دی جائے گی O وہ (جنتیوں سے) کہے گا: کیا تم (اس کو) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو O پھر جب وہ (اس کو)

فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا

جھانک کر دیکھے گا تو اس کو بھڑکتی ہوئی آگ کے بیچ میں دیکھے گا O وہ (اس سے) کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک ہی کر دیتا O اور اگر

نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾

میرے رب (کی عنایت اور اس) کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی ضرور (گرفتار ہو کر جہنم میں) حاضر کیا جاتا O تو کیا ہمیں سوائے پہلی موت کے پھر مرنا نہیں

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

اور کیا ہم پر عذاب نہ ہوگا O بے شک یہ ہی (دوزخ سے بچ جانا) بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا

کامیابی ہے O ایسی ہی کامیابی کے لیے کام کرنے والوں کو کام کرنا چاہیے O کیا یہ (جنت کی) مہمانی

گے کیا ایسا ہوگا یعنی وہ قیامت کا منکر تھا اور سخت منکر۔

۵۴ تا ۵۵- پھر وہ کہے گا کہ اے جنت والو! چلو ہم چل کر اس کا حال دیکھیں اور دوزخ میں جھانک کر اس کی کیفیت دریافت کریں، یہ کہہ کر وہ خود آئے گا اور اس کو درمیان دوزخ میں بانواع عذاب مبتلا پائے گا۔

۵۶ تا ۵۷- تب اس سے کہے گا کہ اے شخص! خدا کی قسم! تو مجھ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا، قریب تھا کہ تو مجھ کو دوزخ کا مستحق بنا دے، تو مجھ کو بہکاتا تھا اور اپنا تابعدار بنا کر عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا تھا۔ اگر مجھ پر خدا کی رحمت ہدایت نہ ہوتی، شرک سے میری حفاظت عصمت نہ ہوتی تو آج میں بھی تیری طرح معذب فی النار ہوتا۔ یہ دو شخص وہ ہیں جن کا ذکر سورہ کہف میں ہے، ایک یہودا نام تھا مسلمان، دوسرا ابو قطروس نامی کافر۔

۵۸ تا ۵۹- منادی ندا کرے گا کہ اے جنت والو! اب موت ذبح ہوگئی۔ اب وہ نہ آئے گی۔ تب وہ کہے گا خوشی میں کہ (آہا! کیا اب ہم نہ مریں گے اور سوائے اس موت کے جو ایک بار چکھ چکے اب پھر اس کا منہ نہ دیکھیں گے، فرشتہ کہے گا کہ ہاں تم اب نہ مرو گے۔) "وما نحن بمعذبين" دوسرا منادی کہے گا کہ اے دوزخیو! دروازے دوزخ کے بند ہوگئے اب نہ کوئی نکلے گا نہ آئے گا، تب وہ خوش ہو کر دوسرے جنتیوں سے کہے گا کہ لو اب ہم عذاب بھی نہ پائیں گے، دوزخ تو بند ہوگیا، فرشتہ کہے گا کہ ہاں اب جنت میں ہمیشہ رہو گے تب وہ کہے گا:

۶۰- بے شک یہ بہت اعلیٰ درجہ کی فوز و فتح یابی ہے کہ جنت و مافیہا ملے اور وہ بھی ہمیشہ کے لیے۔

۶۱- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی جنت کے لیے عاملوں کو چاہیے کہ عمل کریں۔ اپنی جان خدا کی رضا کے لیے کھپائیں، خرچ کرنے والوں کو چاہیے کہ اس کے لیے خرچ کریں، علم و عبادت والوں کو چاہیے کہ اس کی تلاش کریں۔

اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ

بہتر ہے یا (دوزخ میں) تھوہر کے درخت کی O بے شک ہم نے اس (تھوہر) کو ظالموں کے لیے فتنہ (اور جانچ) بنا دیا ہے O بے شک

تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾

وہ (تھوہر) ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ سے نکلتا ہے O اس کا خوشہ ایسا (بدصورت) ہے جیسے شیطانوں کے سر O

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ

پھر بے شک وہ اس میں سے (مجبوراً) کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے O پھر اس پر ان کو

عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ

کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ) ملا ملا کر دیا جائے گا O پھر ان کو جہنم (کی بھڑکتی آگ) کی طرف ضرور واپس ہونا ہے O (اس لیے)

اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ

کہ بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا O پھر بھی وہ ان کے نشان قدم کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیں O اور بے شک

ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾

ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں O اور بے شک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے (مگر انہوں نے ان کا کہنا نہ مانا) O

۶۲- یہ جنت کے لذائذ اور نعمتیں بہتر مہمانی ہے یا زقوم کا درخت جو کافروں کو ابوجہل وغیرہ کو ملے گا۔

۶۳ تا ۶۵- درخت زقوم کا نام سنا تو کافروں نے ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ زقوم خرما و مسکہ کو کہتے ہیں سو ہم کو وہاں ملے گا۔ تب یہ اترا کہ ہم نے زقوم کہہ کر کافروں کا امتحان لیا' ان کو فتنہ و بلا میں ڈالا۔ وہ تو دوزخ میں ایک درخت ہے جو خاص دوزخ کے درمیان میں جما ہے اور نہایت گڑھے میں دوزخ کی گہرائی میں اگا ہے۔ اس کے پھل کا خوشہ ایسا بدصورت ہے کہ جیسے بھوتوں کے سر یا سانپوں کے پھن۔ شیاطین سانپ ہیں نہایت شریر خبیث یمن کے نواح میں ہوتے ہیں۔

۶۶ تا ۶۸- دوزخی زقوم کھائیں گے' بہ مشکل تمام پیٹ بھریں گے' پیاس لگے گی تو کھولتا ہوا پانی ملے گا کہ زقوم میں مل جائے' پھر دوزخ میں جائیں گے اور بیچ دوزخ میں لوٹیں گے۔

۶۹ تا ۷۴- کافروں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا ہے' انہیں کے قدم بقدم یہ بھی چلتے ہیں' پرانی لکیر کے فقیر ہیں' اسی روش پر دوڑتے ہیں وہی عمل کرتے ہیں۔ اے رسول! اسی طرح ان سے پہلے لوگ گمراہ ہو چکے اور اگلی امتیں اکثر کافر ہوئیں۔ ہم نے ان میں رسول بھیجے جو ان کو ڈراتے تھے' انہوں نے ڈرایا سمجھایا وہ ہرگز ایمان نہ لائے' نصیحت پر خیال نہ کیا' ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا۔ اے رسول! غور کیجیے کہ ان کا کیا انجام ہوا اور ان کو ہم نے کس طرح ہلاک کیا اور کیسی کیسی سزا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ ع

پھر دیکھو کہ ڈرائے جانے والوں کا کیا انجام ہوا (یعنی ہلاک کر دیئے گئے) O مگر اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے خالص بندے (ہلاکت سے محفوظ رہے) O

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

اور بے شک ہم کو نوح (علیہ السلام) نے (مدد کے لیے) پکارا (تو ہم نے ان کی مدد کی) تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے (فریادرس) ہیں O اور ہم نے ان کو

الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾

اور ان کے گھر والوں کو (ان کی درخواست پر) بڑی تکلیف وعذاب سے بچا لیا O اور ہم نے ان کی نسل باقی رکھی O اور ہم نے آئندہ آنے والی نسلوں میں ان کی

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ

تعریف باقی رکھی O سارے جہان والوں میں نوح (علیہ السلام) پر سلام ہو O بے شک ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں O بے شک نوح (علیہ السلام)

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنْ

ہمارے (اعلیٰ درجے کے کامل) ایمان دار بندوں میں سے ہیں O پھر ہم نے دوسروں (نافرمانوں) کو غرق کر دیا O اور بے شک نوح کے گروہ سے (ان کے

شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ

طریقے پر چلنے والوں میں سے) ابراہیم بھی تھے O جب کہ وہ (غیروں سے پاک اور) سلامت دل لے کر اپنے رب کے پاس حاضر ہوئے O جب انہوں نے

دی۔ مگر جو ہمارے برگزیدہ مقبول بندے تھے یا یہ کہ توحید وعبادت میں اخلاص والے تھے انہوں نے کس اعتقاد سے کہا مانا اور ہم نے ان کو کیسا بچایا۔

۷۵ تا ۸۲- جب نوح (علیہ السلام) کی قوم نے حکم نہ مانا تب نوح نے ہم کو عذاب کے لیے پکارا' بددعا کی' اس وقت کیا اچھا جواب ہم نے جواب دیا' ان کی دعا قبول کی' کافروں کو ہلاک کیا' ان کو اور ان کی قوم کو' ان کے اہل وعیال کو جو مسلمان تھے کرب عظیم یعنی عذاب غرق سے نجات دی۔ انہیں کی اولاد کو ہمیشہ تک کے لیے باقی رکھا (کشتی والوں کی نسل نہ چلی سوائے نوح کے' ان کے تین بیٹے تھے' ایک سام وہ عرب اور اس کے جزائر اردگرد کے باپ ہیں' دوسرے حام وہ حبشہ بربر سند وغیرہ کے باپ ہیں' یافث کی اولاد میں اور جگہوں کے جتنے آدمی ہیں وہ سب ہیں۔ خلاصہ یہ کہ نوح کے بعد جو آدمی قیامت تک ہیں سب ان کی ذریّت ہیں۔) ان کی تعریف ان کے بعد والی قوموں میں باقی رہے گی۔ ہمارا نوح پر سلام و اکرام ہے' ہر وقت ان پر رحمت ہے' اپنے زمانہ میں وہ سب جہانوں سے زائد استعداد واسلام والے تھے۔ ہم ان کو جو قول و فعل میں اچھائی برتتے ہیں اچھی جزاء دیتے ہیں اور یونہی ان کو مکرم کرتے ہیں۔ نوح ہمارے مخلص مصدق بندوں میں سے ہیں۔ ہم نے ان کو اور مسلمانوں کو نجات دے کر جتنے باقی ماندہ کافر تھے سب کو ڈبو یا۔

۸۳ تا ۸۷- انہی کے یعنی نوح علیہ السلام کے گروہ سے ابراہیم تھے۔ (یا "شیعتہ" کی ضمیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾

اپنے باپ (یعنی چچا) اور اپنی قوم سے فرمایا: تم کس کو پوجتے ہو○ کیا خدا کو چھوڑ کر جھوٹ موٹ کے معبودوں کو چاہتے ہو○

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ

تو سارے جہانوں کے رب پر تمہارا کیا گمان ہے○ (جب ان کی قوم نے بت پرستی کے میلے میں چلنے کو کہا) تو آپ نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا○ پھر فرمایا

سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا

کہ بے شک میں تو بیمار ہوں (میں تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا)○ تو وہ لوگ ان کو چھوڑ کر پیٹھ پھیر کر چل دیئے○ پھر ابراہیم ان کے معبودوں کی طرف (بت

تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾

خانے میں چھپ کر) چلے پھر (وہاں پہنچ کر ان بتوں سے) کہا کہ تم (اس چڑھاوے کو) کھاتے کیوں نہیں○ تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے بھی نہیں○ پھر تو ابراہیم

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ

(علیہ السلام) لوگوں کی نظر بچا کر ان (بتوں) کے اوپر سیدھے ہاتھ سے مارنے پر پل پڑے (اور ان کو توڑ پھوڑ ڈالا)○ پھر کافر ابراہیم کی طرف دوڑتے ہوئے آئے

راجع ہو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ سے ابراہیم علیہ السلام تھے۔ یعنی ابراہیم نوح کے طریقہ و مذہب پر تھے اور اس کے طریقہ و سنت پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے)۔ ابراہیم اپنا صاف سچا ہر عیب و کدورت سے پاک دل لے کر اپنے رب کی عبادت کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے اپنے باپ آزر سے اور دوسرے اپنی قوم کے بت پرستوں سے کہا کہ اے قوم! تم خدا کے سوائے جن بتوں کو پوجتے ہو وہ کیا چیز ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود بت ہیں۔ ابراہیم نے کہا کہ خدا کے سوا سب کی عبادت باطل و بے ہودگی ہے' خدا کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے کیا وہ پرستش غیر سے تم سے راضی ہو گا تم کو سزا نہ دے گا' کیا تم اس کو سب جہاں کا مالک نہیں جانتے۔

۸۸ تا ۹۳- کفار بروز عید بت پرستی کو کہیں باہر جاتے تھے۔ آپ علیہ السلام سے چلنے کو کہا' انہوں نے تاروں کو دیکھا اور کہا کہ میں بیمار ہوں' مجھ کو نہ لے چلو۔ یعنی وہ لوگ نجومی تھے' انہوں نے بھی تاروں کی طرف دیکھ کر یہ بات بیان کی تا کہ وہ جانیں کہ ابراہیم نے اپنی بیماری بذریعہ علم نجوم جانی ہے' یا ''فنظر'' سے یہ مطلب ہو کہ اپنے دل میں ان کے اقوال مختلفہ پر غور کیا کہ کس طرح ان سے پیچھا چھڑاؤں۔ سوچ کر کہا کہ میں بیمار ہوں۔ یہ سن کر وہ اپنی عید کو چل دیے۔ جب وہ چل دیے تو ابراہیم بت خانہ پہنچے اور بتوں کی طرف متوجہ ہو کر جن کو وہ خدا سمجھتے تھے ان سے کہا کہ اے خداؤ! یہ جو تم پر شہد لگا ہوا ہے اس کو کیوں نہیں کھاتے چاٹتے؟ اس کے جواب میں صدائے برنخاست' تب ابراہیم بولے: ارے تم تو خدا ہو بولتے کیوں نہیں جواب نہیں دیتے کیا ہو گیا ہے۔ پھر تو سیدھے ہاتھ سے پھاوڑہ لے کر مارنا جو شروع کیا سب کو چکنا چور کر ڈالا۔ یا یہ کہ بسبب اپنی قسم کے کہ پہلے کھائی تھی' تا للہ لا کیدن اصنامکم'' یہ کام کیا۔ (یمین بتقدیر اول بمعنی دست راست بتقدیر دوم بمعنی قسم)۔

۹۴ تا ۹۶- کافر یہ خبر سن کر کہ ان کے بتوں پر آفت آئی وہ بھاگتے دوڑتے آئے۔ ابراہیم سے گفتگو ہوئی حتی کہ

خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾

(اور کہا یہ تم نے کیا حرکت کی) O (ابراہیم نے) فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھ کے تراشے ہوئے بتوں کو پوجتے ہو O حالانکہ تمہیں (اور تمہارے تراشے ہوئے بتوں) اور

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ

تمہارے سب کاموں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا (تو اسی کی پوجا کرنی چاہیے) O بت پرستوں نے (مشورہ کرکے) کہا کہ ان کے لیے ایک عمارت بناؤ (اس میں

اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ

آگ جلاؤ) پھر ان کو اس بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دو O تو کافروں نے ان کے ساتھ داؤ کرنا چاہا تو ہم نے انہیں نیچا دکھایا (کہ ابراہیم کے لیے آگ ٹھنڈی

بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي

کردی) O اور (جب کہ ان کے عرفی باپ (چچا) نے اپنے گھر سے نکال دیا تو) انہوں نے کہا میں (دار الکفر سے ہجرت کرکے) اپنے رب کی طرف جانے والا

الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا

ہوں تو وہی مجھے راستہ بتادے گا O (ملک شام پہنچ کر آپ نے دعا کی کہ) اے میرے رب! مجھے نیک اور لائق اولاد عطا فرما O تو ہم نے ان کو ایک بردبار عقل مند

ابراہیم نے کہا کہ افسوس ہے تم پر' کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جن کو خود اپنے ہاتھوں سے پتھر لکڑی سے تراشتے ہو کھود کر بناتے ہو؟ حالانکہ خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اور جو تم بناتے ہو یعنی لکڑی پتھر اینٹ وغیرہ سب کو اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا ہے تو تم اس کی عبادت چھوڑ کر غیروں کی عبادت کرتے ہو۔

۹۷ تا ۹۸- جب کفار دلیل سے قائل ہوئے تو لڑائی پر آمادہ ہوئے اور آپس میں کہا کہ ابراہیم کے لیے ایک بھٹی بناؤ اور آگ جلا کر اس میں اس کو ڈال دو۔ کفار نے ان کے ساتھ مکر و فریب کرنا چاہا' ایذاء کا قصد کیا' ہم نے سب کو ذلیل کیا یعنی عذاب دوزخ دیا' سزا دی' ناکام رہے۔

۹۹- جب آگ سے نجات دی تب ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام سے کہا کہ اب میں اللہ کی اطاعت کی طرف بالکلیہ متوجہ ہونے والا ہوں۔ وہ عنقریب مجھ کو ہدایت کرے گا اور ان کفار سے نجات بخشے گا۔

۱۰۰ تا ۱۰۱- جب کفار سے امان ملی تب ابراہیم نے دعا کی کہ پروردگار! مجھے ایک لڑکا دے جو صالح ہو یعنی منصب رسالت سے مشرف ہو۔ ہم نے ان کو خوشخبری دی اور واضح کیا کہ ایسا لڑکا دیں گے جو نہایت بردبار' عقیل' فہیم' حلیم ہوگا۔

۱۰۲- جس لڑکے کی ہم نے خوشخبری ابراہیم کو دی تھی جب وہ پیدا ہو کر بڑا ہوا اور ان کے ساتھ مل کر کام کرنے لگا یعنی عبادت الٰہی بجالانے لگا یا یہ کہ جنگل کو پہاڑوں پر جانے لگا تو ابراہیم نے اس سے کہا کہ اے پیارے بیٹے! مجھے خواب میں خدا کا یہ حکم ہوتا ہے کہ میں تجھے اس کی راہ میں ذبح کر ڈالوں' اب تو اس امر میں غور کر لے کہ تو اس بارے میں کیا خیال کرتا ہے یا یہ کہ کیا مشورہ اور کیا حکم دیتا ہے۔ اپنی رائے اور ارادہ دونوں سے مطلع کر۔ لڑکے نے کہا کہ بابا! جو خدا کا حکم ہوتا

تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا

لڑکے کی خوشخبری سنائی (پھر آپ کے لڑکا پیدا ہوا) O پھر جب وہ لڑکا آپ کے سامنے (چلنے پھرنے اور) کام کرنے کے قابل ہو گیا تو آپ نے کہا کہ اے

وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ

میرے پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو غور کر کے بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا اے میرے باپ! جو کچھ حکم

الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا

آپ کو ہوا ہے اس کو بجالا یئے ان شاء اللہ تعالیٰ آپ مجھ کو صبر کرنے والا ہی پائیں گے O پھر جب دونوں نے (ہمارے حکم کے سامنے) گردن جھکا دی اور باپ

الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾

نے بیٹے کو (ذبح کرنے کے لیے) منہ کے بل لٹایا (تو ہم نے اس کو روک دیا) O اور ہم نے ان کو نداء کی کہ اے ابراہیم O بے شک آپ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

بے شک ہم نیکوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں O البتہ یہ کھلی ہوئی آزمائش تھی O اور ہم نے ایک بڑا (فربہ) ذبیحہ اس کے فدیہ (بدلے) میں دے کر اسے بچالیا O

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا

اور ہم نے (اس قربانی کے ذریعے) آنے والی نسلوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا O ابراہیم پر سلام ہو O ہم نیکوں کو ایسا ہی (نیک) بدلہ دیتے ہیں O بے شک وہ

ہے اس کو بجالاؤ' خدا چاہے تو تم مجھے صابرین میں سے پاؤ گے' نافرمانی و جزع فزع نہ کروں گا۔ (ذبح میں دو قول ہیں یہ کہ اسماعیل علیہ السلام تھے دوسرے یہ کہ اسحاق علیہ السلام تھے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ اسماعیل ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں ایک حضرت عبداللہ دوسرے اسماعیل علیہ السلام)۔

۱۰۳ تا ۱۱۱۔ جب دونوں باپ بیٹوں نے خدا کا حکم مان لیا اور ذبح پر اتفاق کر لیا اور خدا کو جان سونپ دی تب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو منہ کے بل اوندھا اور بقول بعض کروٹ سے زمین پر لٹایا۔ تب ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! تیرا صبر مکمل ہو گیا۔ تیرا خواب پورا اور سچا ہوا تو نے حکم مانا' جو قول و فعل میں سچا راستہ چلتے ہیں ان کو ہم یونہی عمدہ بدلہ وعوض دیتے ہیں۔ واقع میں یہ بہت سخت امتحان تھا جس میں تو پورا اترا۔ ہم نے لڑکے کے بدلے ایک بڑا موٹا فربہ عمدہ مینڈھا دیا اور اس کو ذبح کیا اور ابراہیم کا ان کے بعد آنے والوں میں اچھا ذکر اور ثناء وصفت جاری رکھا کہ لوگ مدت تک ان کی تعریف کریں گے۔ ابراہیم (علیہ السلام) پر ہم نے سلام رحمت اتارا' سعادت دی اور ہم اچھوں کو یونہی بدلہ دیتے ہیں کہ دنیا میں مرنے کے پیچھے لوگ تعریف کریں اور قیامت میں جنت میں اعلیٰ مراتب ملیں۔ بے شک ابراہیم ہمارے سچے مخلص پاکیزہ بندوں میں سے تھا۔

۱۱۲ تا ۱۲۲۔ ہم نے ابراہیم کو اسحٰق کی پیدائش کی مبارک باد دی کہ وہ نبی ہوں گے اور خدا کے سچے رسول نیک بخت

عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

ہمارے (اعلیٰ درجہ کے کامل) ایمان دار بندوں میں سے ہیں O اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (دوسرے فرزند) اسحٰق کی بھی خوشخبری دی کہ وہ غیب کی خبر بتانے

مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ ج وَنَجَّيْنٰهُمَا وَ

والا (نبی) اور ہمارے قربِ خاص کے مستحق لوگوں میں سے ہوگا O اور ہم نے ابراہیم (یا ان کے پہلے فرزند اسمٰعیل) اور اسحٰق پر برکتیں نازل فرمائیں اور ان دونوں کی

قَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ ج وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ ج

اولاد میں کوئی نیک ہے اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ہے O اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بار بار احسان فرمایا O اور ہم نے ان دونوں اور ان کی قوم کو

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ ج وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ ج

بڑی مصیبت سے نجات دی O اور ہم نے (فرعونیوں کے مقابلے میں) ان کی مدد فرمائی تو وہی غالب رہے O اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب (توریت) عطا

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ لا سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا

فرمائی O اور ہم نے ان کو (ان کی قوم کے لیے) سیدھا راستہ دکھایا O اور پچھلوں میں ان کا ذکرِ خیر باقی رکھا O موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو O بے شک ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

نیکوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں O بے شک وہ دونوں ہمارے (اعلیٰ درجے کے کامل) ایمان دار بندوں میں سے ہیں O

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

اور بے شک الیاس بھی رسولوں میں سے ہیں O جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے O

ہوں گے اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت اتاری' ان کی تعریف جاری کی اور اولاد کثیر پھیلائی اور اسحٰق پر بھی۔ اور ان دونوں کی اولاد میں ہر طرح کے لوگ ہیں۔ بعض تو محسن یعنی مومن اور بعض کھلے ہوئے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے یعنی کافر۔ ہم نے موسیٰ و ہارون پر احسان و انعام کیا' نبوت کا اکرام کیا' ان کو اور ان کی قوم میں سے جو ایمان لائے تھے قربِ عظیم سے مشرف فرمایا' بڑی مشکل و مصیبت سے نجات بخشی یعنی نیل یا سمندر میں غرق ہونے سے بچایا اور ان کی مدد کی اور وہ فرعون اور اس کی قوم پر دلیل اور قوت میں غالب آئے۔ ہم نے ان دونوں کو کتاب توریت دی جو حلال و حرام کی بیان کرنے والی تھی اور ان دونوں کو صراطِ مستقیم کی ہدایت کی' سیدھے رستہ پر قائم کیا اور ان کے بعد آنے والوں میں ان کا ذکرِ خیر باقی چھوڑا۔ ان دونوں پر ہمارا سلام رحمت و سعادت ہوں۔ ہم محسنین کو جو قول و فعل میں اچھائی برتتے ہیں یونہی اچھی تعریف کا بدلہ دیتے ہیں۔

۱۲۳ تا ۱۳۲۔ بے شک الیاس بھی ہمارے رسولوں سے ہیں۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو! تم غیر اللہ کی

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ

کیا تم بعل (بت) کی پوجا کرتے ہو اور سب سے اچھے خالق اللہ تعالیٰ جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے

رَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ

کو چھوڑ دیتے ہو ○ پھر انہوں نے الیاس کو جھٹلایا تو وہ (عذاب میں گرفتار کیے گئے اور) جہنم میں ضرور حاضر کیے جائیں گے ○ مگر اللہ کے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤی

خالص چنے ہوئے بندے (محفوظ رہے) ○ اور ہم نے پچھلوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا ○ الیاس پر

اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

سلام ہو ○ بے شک ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ بے شک وہ ہمارے (اعلیٰ درجے کے)

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ

کامل ایمان دار بندوں میں سے ہیں ○ اور بے شک لوط بھی (ہمارے) پیغمبروں میں سے تھے ○ جب کہ ہم نے ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾

سوائے ایک بڑھیا (بیوی) کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی (عذاب سے) بچا لیا ○ پھر سب دوسرے (نافرمان) ہم نے ہلاک کر دیئے ○

عبادت کرتے ہو یعنی بعل کو پوجتے ہو' بعل کے معنی یا تو مطلق رب ہیں یعنی اور مجازی پالنے والوں کو پوجتے ہو اور جو سب سے بڑا اور اچھا پیدا کرنے والا ہے اس کو چھوڑتے ہو۔ اس کی عبادت نہیں کرتے ہو یا بعل بمعنی ثور یعنی بیل ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ بعل بت تھا بیس گز بلند سونے کا' اس کے چاروں طرف منہ تھے' اس کی عبادت کرتے تھے۔ تم اللہ کو چھوڑتے ہو جو سب کا پروردگار ہے۔ تمہارا اور تمہارے کاموں کا خالق ہے اور تم سے پہلے جو باپ دادا گزرے ان کا پیدا کرنے والا ہے۔
اس قوم نے الیاس کا کہنا نہ مانا' جھٹلایا' سزا پائی' اب وہ دوزخ میں پڑے ہوئے عذاب پا رہے ہیں' مگر اللہ کے مخلص بندے جو توحید و عبادت خالص دل سے بجا لاتے ہیں وہ ایسے نہیں۔ ہم نے الیاس کی تعریف پچھلے لوگوں میں باقی رکھی۔ الیاس پر سلام یعنی الیاس پر رحمت و سعادت ہو۔ ہم قول و فعل میں احسان برتنے والوں کو یونہی اچھی جزاء دیتے ہیں۔ الیاس میں دو قرائتیں ہیں۔ ایک الیاسین مضاف مضاف الیہ' بعض نے الیاسین حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مراد لیا ہے آل یٰسین پڑھا ہے۔ یعنی ان کی اولاد پر سلام ہو اور بعض کہتے ہیں کہ الیاسینؑ اور ادریس ایک تھے جن کو الیاسین اور آسمین بھی کہتے ہیں اور الیاس ہمارے سچے مسلمان اور سچے مصدق بندے تھے۔
۱۳۳ تا ۱۳۸۔ لوط ان میں سے تھے جن کو ہم نے ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا' ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی' دونوں لڑکیوں کو عذاب سے بچایا' مگر بڑھیا بیوی کہ وہ منافقہ تھی' وہ کافرہ تھی' وہ کافروں ہی میں شریک

ع ۴ / ۸

وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِاللَّيْلِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۳۸﴾ ع

اور (مکہ والو) بے شک تم ان (کی بستیوں) پر صبح کو اور رات کو بھی گزرتے ہو پھر کیا تمہیں کچھ بھی عقل نہیں (کہ ان سے عبرت حاصل کرو) O

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۹﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿۱۴۰﴾

اور بے شک یونس بھی (ہمارے) پیغمبروں میں سے تھے O جب کہ وہ (اپنی قوم سے چھپ کر) بھری کشتی کی طرف نکل گئے O (وہ کشتی

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿۱۴۲﴾

چلنے سے رک گئی) تو قرعہ ڈالا (تو ان کے نام کا قرعہ نکلا) لہٰذا وہ دریا میں پھینک دیئے گئے O پھر ان کو مچھلی نگل گئی اور وہ (اپنے دل میں بہت ہی) شرمندہ تھے O

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ

پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے O تو اس دن تک کہ جس میں سب لوگ اٹھائے جائیں گے (قیامت تک) یقیناً مچھلی کے پیٹ میں

النصف

يُبْعَثُونَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ

پڑے رہتے O (جب انہوں نے تسبیح پڑھی) تو ہم نے ان کو (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) چٹیل میدان میں لا ڈالا اور وہ بیمار (اور کمزور) تھے O اور

شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ ﴿۱۴۶﴾ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿۱۴۷﴾

ہم نے ان پر (سائے کے لیے) ایک درخت کدو کا اُگایا O اور ہم نے ان کو لاکھ آدمیوں بلکہ ان سے بھی زیادہ کی طرف بھیجا تھا O

فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَ

تو وہ (عذاب کے آثار دیکھ کر) ایمان لے آئے تو ہم نے ان کو ایک وقت معین تک (دنیا پر) برتنے دیا O تو (اے نبی!) آپ ان (کافروں) سے پوچھیے:

رہی، ان میں رہ کر ان کے ساتھ ہلاک ہوئی۔ باقی ماندہ کو ہم نے بالکل تباہ کر دیا۔ اے اہل مکہ! تم ان شہروں پر رات دن اکثر گزرتے رہتے ہو جہاں قوم لوط پر عذاب اترا تھا۔ شام صبح تمہاری راہ گزر ہے پھر بھی تم نہیں سمجھتے اور خدا کی تصدیق کر کے ان کی اقتداء سے باز نہیں آتے۔ قریات قوم لوط کی عمورا و صبورا و داوٗ ما و غیرہ راہ گزر کفار مکہ میں واقع تھیں۔

۱۳۹ تا ۱۴۸۔ اور بے شک یونس اپنی قوم کی طرف قاصد بنائے گئے یا یہ مطلب ہو کہ خدا کے رسول تھے اور اس کے بعد وہ مچھلی کے نگلنے کا واقعہ ہوا تھا۔ یہاں رسالت سے مراد قاصد تھا کہ بادشاہ نے قاصد بنا کر بھیجا تھا اور آپ کو رسالت و پیغمبری مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد ملی تھی۔ (دونوں قول ہیں) وہ اپنی قوم سے نکل کر بھاگ گئے یا یہ کہ ان کے پاس نہ گئے بلکہ کشتی کی طرف گئے جو بھری کھڑی تھی فقط چلنے کی ہی دیر تھی، اس میں سوار ہوئے، وہ نہ چلی تب لوگوں نے آپس میں قرعہ ڈالا کہ کون نافرمان ہے؟ قرعہ ان کے نام نکلا، لوگوں کا شک جاتا رہا تب انہوں نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔ حکم الٰہی سے ان کو مچھلی نگل گئی۔ اس وقت وہ نادم تھے، اپنے آپ کو ملامت کرتے تھے کہ میں کیوں قوم کے پاس سے بھاگ آیا۔

لَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

کیا (ان کے خیال میں) آپ کے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے O کیا ہم نے فرشتوں کو ان کے سامنے عورتیں بنایا ہے اور وہ حاضر تھے O

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

خبردار ہو جاؤ بے شک وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں O کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں O

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا

کیا وہ بیٹوں کو چھوڑ کر بیٹیاں زیادہ پسند کرتا ہے O تمہیں کیا ہوا ہے (اس کی شان کے خلاف) کیسا حکم لگاتے ہو O تو کیا تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

کچھ بھی دھیان نہیں کرتے O یا تمہارے پاس کوئی کھلی سند اور دلیل ہے O اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب لاؤ O اور کافروں نے اللہ تعالیٰ کے

اگر یونس پہلے سے تسبیح الٰہی کرنے والے نہ ہوتے، نماز پڑھنے والے نہ ہوتے تو مچھلی ہی کے پیٹ میں مرتے، وہی ان کی قیامت تک جب سب لوگ اٹھیں گے جگہ ہوتی۔ ہم نے ان کو عراء یعنی خشک صحرا پر جہاں گھاس کا نام نہ تھا ڈال دیا یعنی مچھلی نے اگل دیا۔ اس وقت وہ شکم ماہی میں رہنے کی وجہ سے بہت ضعیف و مریض ہو گئے تھے۔ ہم نے ان کے سایہ کے لیے ان کے اوپر ایسے درخت کی بیل پھیلا دی جو زمین پر پھیلتا ہے اور بڑے بڑے پتوں سے سایہ کرتا ہے، موٹا تنے والا نہیں ہوتا جیسے کدو، خربوزہ وغیرہ۔ ہم نے ان کو سو ہزار آدمیوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا بلکہ زائد کی طرف (بروایت ایک لاکھ بیس ہزار) وہ سب مسلمان ہوئے، یونس کے چلے جانے کے بعد انہوں نے توبہ کی، ہم نے ان پر عذاب نہ اتارا، ان کو ان کی موت سے مارا اور دنیا میں وقت موت تک ان کو مہلت دی۔

۱۴۹ تا ۱۵۷۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ابوجہل وغیرہ اہل مکہ سے پوچھو کہ کیا خدا کے لڑکیاں ہیں اور تمہارے لڑکے۔ وہ بولے ہاں بے شک ایسا ہی ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ تم خدا کے لیے ایسی چیز پسند کرتے ہو جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے۔ (وہ کہتے تھے کہ فرشتے عورتیں ہیں اور خدا کی لڑکیاں ہیں، اس کا جواب اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ) کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے تم کو یہ خوب معلوم ہے۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جو تم گواہی دیتے ہو بلکہ یہ لوگ اپنے شیطانی وسوسوں سے افتراء کر کے کہتے ہیں کہ فرشتے خدا کی اولاد ہے یعنی یہ لڑکیاں ہیں، یہ جھوٹے ہیں۔ کیا اس نے لڑکے چھوڑ کر لڑکیاں اپنے لیے بنائیں، عورتوں کو اپنے لیے پسند کیا۔ افسوس تمہارے حال و خیال پر تم کیسے نامعقول حکم لگاتے ہو خدا کو تم نے اپنے آپ سے بھی کم کر دیا۔ جو بات منہ سے نکالتے ہو اس کو سمجھتے بھی نہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے اور کیا بات اور کیا کام شان الوہیت و ربوبیت کے لائق ہے اور کیا منافی۔ کیا تمہارے پاس کوئی واضح کتاب آ گئی ہے جس کی دلیل عقلی و نقلی سے یہ بات ثبوت کو پہنچ گئی کہ فرشتے خدا کی لڑکیاں ہیں۔ اگر کوئی دلیل کوئی کتاب ہو تو پیش کرو اور اپنے اس دعوے کی سچائی دکھاؤ اگر سچے ہو۔ (''اصطفی'' میں دو قراءتیں ہیں ایک بفتح ہمزہ یعنی بہمزہ استفہام انکاری دوسری بغیر ہمزہ استفہام اس تقدیر پر ''لکذبون'' بیان ہوگا۔)

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ

درمیان اور جنوں کے درمیان رشتہ قائم کیا (اور کہا کہ جنیوں سے اللہ تعالیٰ کی شادی ہوئی ہے اور ان سے فرشتے پیدا ہوئے ہیں) حالانکہ جن یقیناً جانتے ہیں کہ وہ

الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ

(بہتان باندھنے والے ضرور گرفتار ہو کر دوزخ میں) حاضر کیے جائیں گے O ان باتوں سے جو یہ (کافر) بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ پاک ہے O مگر اللہ کے چنے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ

ہوئے مخلص بندے (ان بہتانوں سے اللہ کو پاک سمجھتے ہیں) O تو (اے کافرو!) تم اور تمہارے معبود اللہ تعالیٰ کے خلاف (اس کے راستے سے) کسی ک

بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ

نہیں بہکا سکتے O سوائے ان لوگوں کے کہ جو خود ہی جہنم میں جانے والے ہیں O اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں ہر ایک کا ایک مقام اور درجہ معلوم (او

مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ

معین) ہے O اور بے شک ہم پر پھیلائے یا صف بستہ (حکم کے منتظر) کھڑے رہتے ہیں O اور بے شک ہم (ہر وقت) اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں O

۱۵۸- کافران مکہ بنو طلیحہ وغیرہ نے خدا اور جنوں کے درمیان میں برادری ٹھہرائی (جنوں سے مراد فرشتے ہیں جن بنات اللہ کہتے تھے، بعض کے نزدیک مجوس وغیرہ، زنادقہ کے بارے میں یہ آیت ہے جو یزدان و اہرمن دو خداؤں کے قائ تھے کہ ابلیس خالق شر ہے اور یزدان اللہ خالق خیر ہے) حالانکہ جن یعنی فرشتے یہ خوب جانتے ہیں کہ کافر عذاب د جائیں گے، وہ دوزخ میں پڑیں گے، اس بناء پر ان کی عبادت اور جھوٹی تعریف سے سخت بیزار ہیں۔

۱۵۹ تا ۱۶۰- پھر اللہ تعالیٰ اپنی تنزیہ و تقدیس بیان کرتا ہے کہ وہ ان سب غلط باتوں سے پاک ہے جو کافر اس ک شان میں کہتے ہیں، وہ سب سے مبرا ہے۔ کفار اس پر استہزاء اور بہتان کرتے ہیں۔ مگر جو خدا کے سچے بندے اخلا والے ہیں، کفر و شرک و فواحش سے محفوظ ہیں وہ ایسی باتوں سے بے زار ہیں۔

۱۶۱ تا ۱۶۳- اے اہل مکہ! تم اور تمہارے جھوٹے معبود جن کو پوجتے ہو اتنی قدرت نہیں رکھتے کہ کسی کو فتنہ میں ڈال کر بتو کی عبادت کرا لیں اور خدا کی پرستش سے روک لیں گمراہ کر دیں مگر وہی آدمی جس پر روز اول سے شقاوت کا حکم لگ گیا ہے ا دوزخ میں تم سب کے ساتھ داخل ہونے والا ہے یعنی بغیر تقدیر کوئی کسی کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ جس کی قسمت میں کفر ہے وہ تو ضر کافر ہو کر دوزخ میں جائے گا اور اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آئے گا۔ بعض مفسر ''صال الجحیم'' سے مراد ابلیس لیتے ہیں۔

۱۶۴ تا ۱۶۶- کافر جو فرشتوں کو پوجتے تھے تو اس کا رد فرشتوں ہی کی زبانی اترا اور جبریل وغیرہ کا کہنا نقل فرمایا گ کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے لیے ایک مقام معین مقرر آسمان میں نہ بنا ہو، ہم خدا کی عبادت کرتے ہیں، نماز صف باندھ کر پڑھتے ہیں، اس کی تسبیح و تقدیس کہنے والے ہیں۔

۱۶۷ تا ۱۷۰- کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے قبل کہا کرتے تھے اور جب اور شہروں میں رسولو

اِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

اور بے شک وہ کافر کہتے تھے O اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت یا تذکرہ ہوتا O

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

تو بے شک ہم بھی اللہ تعالیٰ کے خالص بندے ہو جاتے O تو وہ اس (قرآن) کے منکر ہو گئے تو وہ عنقریب (اپنے انکار کا انجام) جان لیں گے O

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

اور بے شک ہمارا حکم ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے پہلے (ازل میں) ہو چکا O کہ بے شک انہی کی مدد کی جائے گی (وہی مظفر و منصور ہوں گے) O

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ

(اور وہ ہمارا لشکر ہے) اور بے شک ہمارا ہی لشکر غالب رہے گا O تو (اے نبی!) ایک وقت معین تک آپ ان سے منہ پھیر لیں O اور

اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا

آپ ان کو دیکھتے رہیں کہ عنقریب وہ (ہمارا عذاب) دیکھیں گے O تو کیا وہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں O پھر جب

نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

وہ (عذاب) ان کے صحن اور میدان میں اترے گا تو جن کو ڈر سنایا گیا ہے ان کی کیا ہی بُری صبح ہو گی O تو (اے نبی!) آپ ان سے ایک

کے آنے کا حال سنا کرتے تھے حسرت کیا کرتے تھے: اگر ہم میں بھی کوئی رسول آتا' جیسے اگلوں پر کتابیں اتریں یونہی ہم پر کوئی کتاب اترتی تو ہم بھی مخلص موحد ہوتے' مگر جب رسول قرآن لے کر آئے تو کفر کرنے لگے۔ اب یہ عنقریب بدلہ پائیں گے اور جو ان کے ساتھ موت کے وقت اور قبر میں اور بروز قیامت معاملہ کیا جائے گا وہ جان لیں گے۔

۱۷۱ تا ۱۷۳۔ بے شک ہمارا وعدہ مستحکم ہو چکا اور ازل سے تقدیر میں لکھا جا چکا کہ انجام کار فتح و نصرت و دولت ہمارے مبارک بندوں کو ہے جو رسول ہیں اور جو ان پر ایمان لانے والے ہیں وہی منصور و مظفر ہیں۔ ان کا ہی بول بالا دلیل ظاہر ہوگی اور ہمارا لشکر دنیا و آخرت میں ضرور غالب رہے گا' بروز قیامت بھی ان کو غلبہ ہوگا اور دنیا میں بھی وہی غالب رہیں گے۔

۱۷۴ تا ۱۷۵۔ اے حبیب! ان کافروں سے تھوڑے دنوں تک ایک وقت معین تک روگردانی کرو' کچھ نہ بولو مگر ان کو کان کھول کر سمجھا دو اور عذاب الٰہی کی خبر دے دو' ہوشیار کر دو' وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے کہ ان کو سزا ملے گی اور ان کا کیا ان کی آنکھوں کے آگے آئے گا۔ چنانچہ بروز بدر تھوڑے ہی عرصہ میں سب مغرور سرکش کفار تلوار کے عذاب سے مغلوب ہو کر جہنم رسید ہوئے۔

۱۷۶ تا ۱۷۹۔ کیا یہ کفار ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں' جب وہ ان کے شہر کے قریب آئے گا اور اس کو دیکھیں

حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا

وقت معین تک کے لیے منہ پھیر لیں O اور آپ انتظار کیجئے تو وہ عنقریب (ہمارا عذاب) دیکھ لیں گے O آپ کا رب جو عزت والا رب ہے ان کی اس

يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ ع ۵ ۹

بات سے جو وہ (کافر) کہتے ہیں پاک ہے O اور سب پیغمبروں پر سلام ہے O اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے O

(۳۸) سورۃ صٓ مکیۃ (۳۸)	بسم اللہ الرحمن الرحیم	آیاتھا ۸۸ رکوعاتھا ۵
سورۂ صٓ مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں اٹھاسی آیات، پانچ رکوع ہیں

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّ

صٓ (اس نامور اور) نصیحت والے قرآن کی قسم! (یہ ہمارا ہی نازل کیا ہوا ہے) O بلکہ کافر (اس کے ماننے سے) تکبر (اور سرکشی) اور مخالفت

گے تو ان کی صبح جو ڈرائے جاتے تھے اور نہ مانتے تھے بہت ہی بری ہوگی۔ اے حبیب! مدت موعودہ قریبہ تک نہ بولو منہ پھیرے ہوئے رہو اور ان کو قریب عذاب کی اطلاع دے دو۔ وہ عنقریب دیکھ لیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔

۱۸۰ تا ۱۸۲- اے حبیب! آپ کا رب جو عزت و قدرت و عظمت والا رب ہے وہ ان باتوں سے جو کافر اس کے خلاف شان اس کی طرف نسبت کرتے ہیں منزہ و مقدس و برتر ہے اور اولاد و شریک سے متعالی اور پاک ہے اور اس کی طرف سے رحمت و سلامتی رسولوں پر ہے جنہوں نے اس کے پیغام بندوں کو پہنچائے اور اس کے لیے ہر حالت میں شکر ہے اور سب تعریفیں ہیں کہ رسولوں کو اور مسلمانوں کو نجات و نصرت ملی اور کفار ہلاک و تباہ ہوئے۔ وہ رب العالمین ہے سب جہانوں کا سردار و مالک و پالنے والا ہے۔

سورۂ صٓ

اس سورت میں صٓ کا ذکر ہے، کل مکہ میں اتری۔

۱ تا ۲- صاد میں کئی اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ صاد بکسر دال حصادا ۃ سے صیغہ امر کا ہے۔ یعنی اے حبیب! قرآن کو بار بار پڑھو، اس کی تکرار کرو، خوب سمجھو کہ اس میں جو اوامر و نواہی مذکور ہیں واضح ہو جائیں، ایمان کفر سے سنت بدعت سے، حق باطل سے، صدق کذب سے، حلال حرام سے، خیر شر سے جدا ہو جائے۔ بعض کہتے ہیں کہ صاد اشارہ ہے ''صدمن الهدی'' کی طرف یعنی کفار مکہ ہدایت سے روکے گئے، وہ ایمان نہ لائیں گے مثل ابوجہل وغیرہ کے۔ بعض یہ مطلب کہتے ہیں کہ رسول اس قرآن کے بیان میں صادق القول ہیں، بعض کہتے ہیں کہ اللہ کے اسم صادق و صمد وغیرہ کی طرف اشارہ ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس حرف کی قسم کھائی ہے یعنی قسم اس حرف اور قرآن کی جو ذکر والا ہے، اولین و آخرین کے احوال صحیح کا ذخیرہ ہے۔ ایمان والوں کے لیے عزت و شرافت ہے کہ رسول سچے ہیں اور کافران مکہ جھوٹے بلکہ یہ کفار ریاست و کفر کے غرور میں اور تکبر میں مبتلا ہیں جو رسول سے خلاف و عداوت پر کمر باندھے ہوئے ہیں۔

شِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ فَنَادَوا وَّلَاتَ حِينَ

پر اڑے ہوئے ہیں ○ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا تو وہ (ہمارا عذاب دیکھ کر) چلانے لگے حالانکہ وہ چھوٹنے

مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكَافِرُونَ

(اور رہائی) کا وقت نہ رہا تھا ○ اور کافروں کو اس سے تعجب ہوا کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک شخص ڈر سنانے والا تشریف لایا اور کافروں نے کہا:

هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ

یہ تو جادوگر ہے بڑا جھوٹا ○ کیا اس نے سب معبودوں کو ایک معبود کر دیا' بے شک یہ تو بڑے

عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ

تعجب کی بات ہے ○ اور ان میں سے ان کے سردار یہ کہتے ہوئے چل پڑے کہ (اے لوگو! ان کے پاس سے) اٹھ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو

إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ﴿۶﴾ مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ

بے شک اس میں اس نبی کا اپنا کوئی مطلب ضرور ہے ○ یہ بات تو ہم نے سب سے پچھلے دین (عیسائیت) میں بھی نہیں سنی تھی'

۳- یہ کافر غرور کرتے ہیں' ہم نے ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر ڈالا۔ جب عذاب آیا تو وہ فریاد کرنے لگے' پناہ ڈھونڈنے لگے' تب فرشتوں نے کہا کہ اب کہاں جاتے ہو' اب مناص یعنی ملجا و ماویٰ پناہ کی جگہ ڈھونڈنے کا موقع نہیں' اب پناہ نہ ملے گی۔ لات کی ت زائد ہے۔ لا مشبہ بلیس' مناص یعنی حملہ وفرار۔ یہ دستور تھا کہ جب عرب دشمن سے مقابلہ کرتے تو آپس میں مناص مناص کہہ کر حملہ کرتے تھے یعنی سب ایک جا ہو کر زور سے حملہ کرو اور جب دشمن غالب ہوتا تو مناصہ مناصہ بہ نصب صاد کہتے تھے یعنی چلو دوڑ جاؤ اور یہ کہہ کر بھاگ جاتے تھے۔ مناص کا زبر بھاگنے کی علامت تھی۔ جب خدا کا عذاب آیا تو فرشتوں نے کہا کہ اب نہ حملہ کا وقت ہے نہ فرار اور بھاگنے کا۔ اب تو موت ہی موت ہے۔

۴ تا ۵- کفار قریش نے بڑا تعجب اس بات پر کیا کہ ان کے پاس ان میں سے ایک آدمی رسول خدا بن کر ڈرانے کیونکر آیا۔ اور جب اس نے معجزات باہرات صدق نبوت پر دکھائے تو کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر ہے' ہمارے دلوں میں تفریق ڈالتا ہے' مذہب بت پرستی بگاڑے دیتا ہے اور دروغ گو ہے' خدا پر افتراء کرتا ہے کہ اس نے بھیجا ہے۔ کیا یہ بہت سے خداؤں کو ایک ہی کیے دیتا ہے' یہ بات تو عقل میں نہیں آ سکتی' نہایت ہی عجیب وغریب بات ہے' وہ کہتے تھے کہ ایک خدا سے اتنے بڑے عالم کا انتظام کیونکر ممکن ہے اور کروڑوں آدمیوں کی حاجت روائی کے لیے ایک خدا کیونکر کافی ہے' اس لیے بہت سے خدا ہونے چاہئیں جن کے سپرد محدود محدود مکانوں کی حاجت روائی مستقلاً ہو۔

۶ تا ۷- رؤساء قریش جمع ہو کر صلاح ومشورہ کرنا چاہتے تھے' جب انہوں نے کلمہ لا الہ سنا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور سب ہم جنس کافروں سے کہا کہ لو چلو اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو' ان کی عبادت پر قائم رہو' تکلیفوں پر صبر کرو' مر جاؤ مگر بت پرستی نہ چھوڑو۔ اب تو یہ دین اسلام پھیلتا ہی چلا جاتا ہے' بظاہر غیب ہی سے اس کی اشاعت کا ارادہ کیا جاتا ہے خیر مجبوری

هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِيْ

یہ تو (ان کی) ایک نئی من گھڑت ہےO کیا ہم میں سے صرف انہی پر یہ ذکر (قرآن) اتارا گیا (اور کیا ہم میں کوئی اس کا مستحق نہ تھا)

شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ؕ ۝۸ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ

بلکہ وہ میری کتاب (قرآن) سے شک میں ہیں بلکہ انہوں نے ابھی میرا عذاب نہیں چکھا ہےO کیا ان کے پاس آپ کے غالب

رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور بہت بخشش کرنے والے رب کی رحمت کے خزانے ہیں (کہ جسے وہ چاہیں دے دیں)O کیا آسمان اور زمین اور جو کچھ

وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ

ان کے درمیان ہے ان سب پر ان کی حکومت ہے' اگر ہے تو رسیاں لٹکا کر (آسمان پر) چڑھ جائیںO اور خدا کے لشکر سے لڑیں

مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ

یہ لشکروں میں سے ایک ذلیل لشکر ہے (جو وہاں کے لشکروں سے شکست کھائے گا)O ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور

ہے مگر ہم سب مل کر کوشش کریں۔ یا یہ مطلب ہو کہ یہ رسول جو بادشاہ بن جانا چاہتے ہیں تو ایسی خواہش تو سب کو ہوا ہی کرتی ہے اور وہ اپنے ارادہ میں کوشش کیا ہی کرتے ہیں تو ہم بھی کریں گے اور یہ امر یعنی اشاعت اسلام اتفاقات زمانہ سے ہم پر مصیبت آئی ہے' اس کا نفع ضرور ہے۔ ہم نے ایسی توحید تو کسی ملت و مذہب میں جو پہلے گزرے ہوں نہ سنی یعنی یہود و نصرانی کوئی بھی یہ باتیں نہیں کہتے۔ یہ بات تو ایسی ہے کہ رسول نے اپنی طبیعت سے گھڑی ہے اور خدا پر افتراء کر دیا ہے۔

۸ تا ۱۱- کافر کہتے ہیں کہ کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی پر نصیحت آسمانی مخصوص ہو کر ہم سب سے جدا ہو کر اتری' وہی اس لائق ہوئے اور کوئی نہ ہوا۔ کفار مکہ میری نصیحت' میری کتاب' میرے رسول کی رسالت کے بارے میں شک میں گرفتار ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے تاہنوز میرے عذاب کا مزا نہیں چکھا ہے' اگر چکھ لیتے تو اس طرح نہ کہتے اور جب چکھیں گے تو بھی ایسا نہ کہیں گے۔ اے حبیب! کیا آپ کے رب کے خزائن رحمت ان کافروں کے ہاتھ میں ہیں کہ یہ جس کو چاہیں دیں' جس کو چاہیں نہ دیں۔ کیا نبوت و رسالت و وحی و کتاب ان کے پاس ہے کہ رائے لگائیں فلاں کو ملے فلاں کو نہ ملے۔ خدا عزیز ہے' کافروں پر غالب ہے ان کو سزا دے گا۔ وہاب ہے' نبوت و کتاب رسول کو اور بھلائی سب مسلمانوں کو دی۔ کیا یہ کافر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آسمانوں و زمین پر یہ حکمراں ہیں' ہر شئے پر قادر ہیں اور ان میں اور ان کے مابین جو عجائب ملکوت ہیں سب کے یہ مالک ہیں۔ اگر ایسا ہے تو یہ آسمان کے اوپر دروازوں میں گھس کر چڑھ جائیں اور وحی وغیرہ کی حکمرانی کریں اور دیکھیں کہ وہاں پہ فرشتے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی لاتے ہیں' اگر انہیں لانا پسند نہ ہو تو منع کریں' یہ سب کفار اس جگہ پڑے ہوئے ہوں گے اور لشکر کا لشکر وہاں مغلوب مقتول مقید ہوگا۔ "ھنالک" سے اشارہ مقام بدر کی طرف ہے۔ چنانچہ یہ پیش گوئی تھوڑے زمانہ میں ظاہر ہوگئی۔

ذُو الْأَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْئَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

چومیخا کرنے والے فرعون O اور قوم ثمود اور قوم لوط اور جنگل والوں نے (رسولوں کو) جھٹلایا یہ سب گروہ

الْأَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَمَا يَنْظُرُ ع ۱۴

(شکست پائے ہوئے) تھے O ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب (ان پر) لازم ہوا O یہ کفار

هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا

صرف ایک ہی چیخ (صور کی آواز) کا انتظار کر رہے ہیں جس کو نہ کوئی پھیر سکے گا (اور نہ اس کو دیر لگے گی) O اور کافر (تمسخر سے) بولے کہ

قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا

اے ہمارے پروردگار! ہمارا (عذاب کا) حصہ ہم کو حساب کے دن سے پہلے ہی دے دے O (اے نبی ﷺ!) آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے اور ہمارے

دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ

(نعمتوں والے) بندے داؤد کا ذکر کیجیے بے شک وہ (باوجود قدر وحشمت کے ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے O بے شک ہم نے ان کے

۱۲ تا ۱۵- اے حبیب! کفار مکہ سے پہلے نوح کی قوم نے اور ہود کی قوم عاد نے اور فرعون جو اوتاد والا تھا۔ (اوتاد سے مراد ملک عظیم قوی ہے یا اس کے عذاب کے اسباب جن سے مظلوموں کو ستاتا تھا) اور صالح کی قوم ثمود نے اور لوط کی قوم نے اور ایکہ والوں نے شعیب کی تکذیب کی' وہ سب بہ سبب تکذیب رسول کافر ہوئے اور تکذیب کا بدلہ پایا۔ عذاب الٰہی ان پر ثابت ہو گیا۔ متفرق اقسام کے عذابوں سے ہلاک ہوئے' اب یہ تمہاری قوم جو تکذیب کرتی ہے تو کیا یہ بھی اگلوں کی طرح عذاب کی منتظر ہے۔ ہاں ان کو سوائے قیامت کے دن کے صیحۂ بعث کے اور کوئی انتظار نہیں یعنی حجت معجزے وغیرہ سب ختم ہو چکے' اب فقط یہی رہ گیا ہے کہ میزان قیامت قائم ہو سو وہ بھی کچھ دور نہیں۔ پس ایک ہی چیخ کی آواز ہے جس میں کوئی مہلت یا تاخیر انتظار نہیں۔ کوئی اس کا پھیرنے والا نہیں۔

۱۶ تا ۱۷- جب قرآن شریف میں یہ اترا کہ قیامت میں اچھے بروں کو ان کے نامۂ اعمال ملیں گے۔ اچھوں کے سیدھے ہاتھوں میں اور بروں کے الٹے ہاتھوں میں تو کفار مکہ بطور استہزاء و تمسخر حضرت سے بولے کہ ہمارے نامۂ اعمال تو ہم کو یہیں دکھا دو' ہم دیکھ لیں کہ ہم نے کیا کیا ہے اور ان میں کیا لکھا ہے۔ تب یہ آیت اتری کہ اے حبیب! یہ کفار قرآن کی خبروں کو نہیں مانتے' کہتے ہیں کہ پروردگار حساب کے دن سے پیشتر ہمارے نامۂ اعمال ہم کو دے دے تو اے حبیب! تم ان خرافات کا کچھ جواب نہ دو۔ صبر کرو ان کی باتوں سے ملول نہ ہو۔ ہمارے بندے داؤد کا حال دیکھو لوگوں کو سناؤ جو قوت والے تھے یعنی عبادت الٰہی' روزہ' نماز پر بڑی محنت کھینچتے تھے۔ وہ اوّاب تھے یعنی ہمارے فرمانبردار بندے' ہماری طرف اور ہماری عبادت کی طرف متوجہ ہونے والے تھے۔

بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَ

لیے پہاڑوں کو تابع کر دیا جو شام اور صبح ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے O اور اکٹھے کیے ہوئے پرندوں کو بھی جو پرا باندھے رہتے تھے سب ان کے فرمانبردار تھے O

شَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ

اور ہم نے ان کے ملک (اور سلطنت) کو مضبوط کر دیا تھا اور ان کو حکمت (نبوت) اور فیصلہ کرنے والا قول (اور سلیقہ) بھی عطا کیا تھا O اور (اے نبی!) کیا

نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ وقف لازم

آپ کو ان جھگڑا کرنے والوں کی بھی خبر پہنچی جب وہ دیوار پھاند کر (داؤد کی) مسجد میں آئے O جب وہ داؤد کے مکان میں داخل ہوئے

مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ

تو آپ ان سے گھبرا گئے' ان لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ڈریئے نہیں ہم دو جھگڑا کرنے والے ہیں کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ

کی ہے تو آپ ہم میں انصاف سے سچا فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھا راستہ بتایئے O بے شک یہ میرا

۱۸ تا ۱۹- ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر کر دیے تھے۔ پہاڑ ان کے ساتھ صبح و شام خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے' سب پرندے اور پہاڑ خدا کے حکم کے مطیع و منقاد ہیں۔

۲۰- ہم نے داؤد کی بادشاہت کو نہایت مضبوط کیا۔ محافظ چوکیدار وغیرہ فوج بہت تھی۔ وہ لوگ جو ہر شب ان کی محراب عبادت کی پاسبانی کیا کرتے تھے وہ تینتیس ہزار تھے' ہم نے داؤد کو حکمت یعنی نبوت عطا کی اور فصل الخطاب یعنی وہ کلام وہ عقل جو مدعی مدعا علیہ کے درمیان جلد فیصلہ کرا دے۔ (کسی مقدمہ میں دیر نہ رکھتے سچا حکم' جھٹ فوراً سنا دیتے تھے۔ البینة علی المدعی والیمین علی من انکر پر عمل تھا۔)

۲۱ تا ۲۲- اے رسول! تم کو قرآن میں داؤد کے سامنے جو مخاصمت پیش ہوئی تھی اس کی خبر بھی آئی ہے اگر اب تک نہیں آئی تو اب سنو۔ داؤد کی محراب عبادت میں جہاں کوئی پہنچ نہ سکتا تھا چند آپس میں جھگڑنے والے چھت کے اوپر سے کود کر ان کے پاس اتر کر پہنچے' داؤد ان کو دیکھ کر دہشت کھانے لگے کہ باوجود حفاظت کے یہ لوگ اوپر چڑھ کر کیونکر آئے۔ ان لڑنے والوں نے کہا اور وہ درحقیقت فرشتے تھے کہ اے داؤد! تم خوف نہ کھاؤ' ہم فریاد لانے والے ہیں' ہم میں کچھ جھگڑا ہو گیا ہے' ایک نے ایک پر ظلم کیا ہے' مقدمہ لے کر تمہارے پاس آئے ہیں' اب تم ہمارے مقدمے کا فیصلہ کرو اور انصاف و راستی کا حکم دو' ہم میں سے کسی کی طرف داری نہ کرو' ظلم نہ ہونے پائے اور ہم کو سیدھی سچی راہ دکھاؤ۔

۲۳- ہمارا مقدمہ یہ ہے کہ یہ شخص مدعا علیہ میرا بھائی ہے' اس کے پاس ایک کم سو بکریاں تھیں اور میرے پاس ایک۔ اب اس نے کہا کہ وہ بھی مجھ کو دے دے اور مجھ کو مغلوب کر کے اپنی عزت کے بھروسے پر یہ کلام مجھ سے کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس کا یہ کہنا سزاوار تھا یا نہیں۔

هٰذَآ اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ

بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہی دنبی ہے تو اب یہ کہتا ہے کہ تو اپنی دنبی بھی میرے حوالے کر دے

اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ

اور بات میں مجھ پر زور ڈالتا ہے O داؤد نے کہا: بے شک۔ اس نے تجھ پر زیادتی کی کہ جو

نَعْجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ

تیری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کیا اور بے شک اکثر شرکت والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں

عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ

مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے (وہ زیادتی نہیں کرتے) اور وہ بہت ہی کم ہیں

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة

السجدۃ ۱۰

اب داؤد سمجھ گئے کہ بے شک ہم نے ان کو آزمایا ہے تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑے اور ہماری طرف متوجہ ہوئے (اور توبہ کی) O

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾

اور ہم نے ان کو معاف فرمایا اور بے شک ان کے لیے ہمارے نزدیک یقیناً قریب کا مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانہ (اور منزلت) ہے O

۲۴- داؤد علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس نے تجھ سے جو یہ درخواست کی اور تیری بکری بھی باوجود اس قدر بکریاں ہونے کے تجھ سے مانگی اور اس کا اپنی بکریوں میں ملا لینا چاہا تو اس نے بے شک تجھ پر ظلم کیا اور جب آپس میں مخالفت اور شرکت و قرابت ہوتی ہے تو اکثر ایسے معاملے پیش آتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی پر ظلم کرنے لگتا ہے مگر جو لوگ مسلمان ہیں، اعمال صالحہ خالصاً اللہ کے لیے ادا کرتے ہیں وہ ایسی باتوں سے بچتے ہیں اور وہ دنیا میں بہت تھوڑے ہیں۔

۲۵- داؤد علیہ السلام کا فیصلہ سن کر وہ دونوں فرشتے جیسے آئے تھے ویسے ہی بے تامل کود کر چل دیئے، تب داؤد علیہ السلام سمجھے کہ درحقیقت یہ مقدمہ والے نہ تھے بلکہ خدا کے فرشتے مجھے متنبہ کرنے آئے تھے اور اس بات کا ان کو یقین ہوا کہ ہم نے ان کو محنت و تکلیف میں مبتلا کیا اور ان کا امتحان لیا گیا اور ان سے باز پرس ہوئی تب وہ اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور سجدہ میں گر کر عاجزی، خضوع وخشوع وتوبہ وندامت ظاہر کرنے لگے۔ ہم نے ان کی مغفرت کی، ان کا ہمارے دربار میں بڑا مرتبہ وقرب ہے، وہ مقرب بارگاہ ہیں اور آخرت میں نہایت اچھے بازگشت والے ہیں۔ بعض مفسرین اس مقام میں کئی طرح سے قصہ اوریا کا نقل کرتے ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء کرام کی عصمت ہر گناہ سے قطعی یقینی داخل ضروریات دین سے ہے، وہ سب قصے خلاف عفت وعصمت ہیں بعض باطل بے اصل بعض ماوّل۔ ہاں ان سے بعض زلات جو درحقیقت گناہ نہیں ہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہیں سرزد ہو سکتے ہیں اور ہوئے

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ

(ہم نے فرمایا:) اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین میں اپنا نائب بنایا تو آپ لوگوں میں حق (اور انصاف) سے فیصلہ کیجیے

بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور نفس کی خواہش کی پیروی نہ کیجیے کہ وہ (آپ) کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بہکا دے گی

يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ

بے شک جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بہک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ وہ حساب کے

الْحِسَابِ ع ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۗءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ ع ۲ ۱۲ ۱۱

دن کو بھول گئے O اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے بے کار پیدا نہیں کیے'

ہیں جن کے سبب سے بلحاظ ان کے علومرتبت (بلند مرتبے) کے حضرت رب العزت سے باز پرس ہوئی ہے۔ اس قسم کا واقعہ حضرت داؤد کی طرف بھی مختلف طور سے منسوب کیا جاتا ہے جس کا خلاصہ صاحب تفسیر کی روایت کے بموجب یہ ہے کہ اوریا ایک شخص ان کے لشکر میں تھا' اس کی منگنی داؤد علیہ السلام کے چچا کی بیٹی سے ٹھہری تھی جس کا نام یتشایع تھا' اس میں سسرال والے جھگڑتے تھے' کوئی معاملہ طے نہ ہو چکا تھا' حضرت داؤد علیہ السلام نے جن کے پاس ننانوے (۹۹) عورتیں تھیں اپنی منگنی ٹھہرا کر یتشایع سے نکاح کر لیا۔ یہ معاملہ صرف خلاف اولیٰ ہوا' اس بات کی تنبیہ کے لیے فرشتے بھیجے گئے' اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو خلاف اولیٰ پر تنبیہ فرما دیتا ہے۔ بعض مفسر اس واقعہ کے بالکل منکر ہیں اور اس آیت کے اور طریقوں سے معنی بیان کرتے ہیں۔

نوٹ: ایک شخص کے پیغام کا فیصلہ ہونے سے پیشتر دوسرے شخص کو اپنا پیغام دینا ترک اولیٰ ہے کوئی گناہ نہیں لہٰذا داؤد علیہ السلام کی عصمت پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا جیسے آدم علیہ السلام کے ممنوعہ درخت کے پھل کھانے پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ایسی لغزشیں انبیاء علیہم السلام سے ہو سکتی ہیں' ان کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے' چونکہ انبیاء کرام کا منصب بہت بلند ہے اس لیے ایسی لغزشوں پر ان کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ (قادری غفرلہ)

۲۶- پھر خدا نے مغفرت کر کے داؤد علیہ السلام سے کہا کہ اے داؤد! ہم نے تجھ کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا' بنی اسرائیل کا نبی بھی اور بادشاہ بھی۔ آدمیوں میں عدل وانصاف سے فیصلے کرو اور اپنی خواہش کا اتباع نہ کرنا جیسا اوریا کی منگنی والی عورت کے بارے میں واقع ہوا' اگر بفرض محال خواہش نفسانی کا اتباع کرو گے تو وہ تم کو درجہ بدرجہ گمراہ کر دے گی اور خدا کی راہ سے بہکا دے گی اور جو خدا کی راہ سے بہکا' اس کی اطاعت سے بھاگا' اس کو اس بات کے بدلے کہ وہ حساب کتاب کے دن کو بھول گیا' آخرت کے لیے اعمال صالح نہ کیے عذاب شدید ملے گا۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام کا بہکنا محال ہے اس لیے بفرض محال کی قید لگائی گئی ہے۔

۲۷- ہم نے آسمان وزمین کو اور ان چیزوں کو جو ان میں اور ان کے درمیان میں ہیں بے فائدہ بے کار فضول پیدا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ؕ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ

یہ گمان تو کافروں کا ہے تو کافروں کے لیے آگ سے خرابی ہے O کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ

کام بھی کیے ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بدکاروں کے برابر کر دیں گے (ہرگز نہیں) O

كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ

یہ کتاب (قرآن) ہم نے آپ کی طرف اتاری جو برکت والی ہے تاکہ (عقل مند) لوگ اس کی آیتوں کو سوچیں (اور غور کریں) اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ؕ

نصیحت مانیں O اور ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عطا فرمایا (وہ سلیمان) کیا ہی اچھے بندے تھے بے شک (وہ اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے O

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ۙ فَقَالَ اِنِّيْٓ

جب ان کے سامنے تیسرے پہر کے وقت تین پاؤں پر کھڑے ہونے والے چوتھے پاؤں کے سم کا کنارہ زمین پر لگانے والے تیز رو گھوڑے حاضر کیے گئے O

نہیں کیا کہ وہ سب ایک مدت تک رہیں پھر معدوم ہو جائیں نہ کسی سے باز پرس ہو نہ داد نہ فریاد نہ انصاف ہو نہ کچھ امر ہو نہ نہی نہ وعدہ نہ وعید۔ یہ تو ان لوگوں کے خیالات ہیں جو کافر ہیں قیامت وغیرہ کے قائل نہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ زمانہ جیسے چلا آیا یوں ہی رہے گا۔ رسالت، نبوت، حکم الٰہی، قیامت کچھ بھی نہیں۔ تو ان کافروں کو قیامت میں اعلیٰ درجہ کا سخت عذاب پہنچے گا اور عنقریب مرنے کے بعد ہی سب حال کھل جائے گا۔

۲۸- کیا ہم ان لوگوں کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر ایمان لائے ان کافروں زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں گے؟ ہرگز نہیں، کیا ہم مومنوں متقیوں کو کفار فجار کی طرح کر دیں گے؟ ہرگز نہیں، بلکہ مومنوں کو جنت اور کافروں کو جہنم ملے گی۔ یہ آیت ان صحابہ کی شان میں اتری جو بروز بدر سب سے پہلے کافروں سے لڑنے نکلے تھے یعنی مولا علی اور حضرت حمزہ اور عبیدہ بن الحارث، یہ مومنین متقین ہیں اور کافر عتبہ، شیبہ، ولید ہیں۔ علی نے ولید کو، حمزہ نے عتبہ کو اور عبیدہ نے شیبہ کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دونوں گروہ ایک سے ہرگز نہیں ہو سکتے بلکہ انصاف ہوگا، اچھوں کو جنت بروں کو دوزخ ملے گی۔

۲۹- اے رسول! یہ قرآن ہماری کتاب ہے جو ہم نے بذریعہ جبرائیل تمہارے پاس بھیجی ہے، برکت ومغفرت رحمت والی کتاب میں مسلمانوں پر خدا کی رحمت ہے کہ وہ اس کی آیتوں میں فکر کریں، غور سے مطالب سمجھیں اور عقل والے اس سے نصیحت سیکھیں۔

۳۰- اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام) سا فرزند بخشا، وہ اچھا بندہ تھا، اللہ کی طرف رجوع کرنے والا، عبادت گزار، اپنے رب کا فرمانبردار۔

۳۱ تا ۳۳- سلیمان علیہ السلام کے سامنے بعد نماز ظہر عمدہ عمدہ گھوڑے صافنات پیش کیے گئے۔ صافنات عربی

اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾

تو (سلیمان نے) فرمایا: مجھے اپنے رب کی یاد کے لیے (اس کی راہ میں جہاد کے لیے) گھوڑوں کی محبت پسند آئی (پھرانہیں چلانے کا حکم دیا) یہاں تک کہ وہ نگاہ

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا

سے غائب ہو گئے O (پھر آپ نے حکم دیا کہ) ان گھوڑوں کو میرے پاس لوٹا لاؤ پھر ان کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے O اور بے شک ہم نے

سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ

سلیمان کو آزمایا اور ان کے تخت پر ایک بے جان (ناقص الخلقت بچہ) ڈال دیا پھر وہ (خدا کی طرف) رجوع ہوئے O (اور) دعا کی: اے میرے رب!

گھوڑے خالص یا وہ گھوڑے جو جب کھڑے ہوتے ہیں تو تین ہی پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں اور ایک پاؤں کا سم کا کنارہ زمین پر ٹکا رہتا ہے یعنی تیز وعمدہ نہایت ہی عجوبہ روزگار تھے ان کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ بعد ظہر جو وظیفہ پڑھا کرتے تھے یا خدا کی عبادت کیا کرتے تھے اس کا خیال نہ رہا' جب خیال آیا نہایت نادم ہوئے اور کہا کہ افسوس! میں نے مال دنیا کی محبت کو خدا کے ذکر وعبادت پر غالب کر دیا تھا یہاں تک کہ میرا ورد بعد ظہر یا نماز عصر فوت ہو گیا اور آفتاب حجاب میں یعنی پردہ میں دشت یا کوہ قاف میں جا چھپا۔ پھر خادموں سے کہا کہ لاؤ وہ مال جس نے یاد الٰہی سے مجھ کو روکا تھا اس کو اپنے پاس نہ رکھوں گا' سب گھوڑوں کو پھیر لاؤ۔ خدام سب گھوڑے واپس لے آئے' سب اللہ کی راہ میں تلوار سے کاٹ کر گوشت صدقہ کر دیا' ان کی پنڈلیاں وغیرہ دیکھنے میں نماز عصر فوت ہوئی تھی اور آفتاب ڈوب گیا تھا۔ بعض متکلمین ان روایات کو صحیح نہیں مانتے' کئی طرح سے مطلب بتاتے ہیں من جملہ ان کے ایک یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے گھوڑے دیکھ کر کہا کہ ان کی محبت مجھ کو خدا کے لیے ہے کیونکہ ان کے ذریعہ جہاد کیا جاتا ہے' ان کو دوڑا کر دیکھا یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ تب کہا: لوٹا لاؤ پھر نہایت محبت سے گردن اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ یہی زیادہ مناسب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۳۴ تا ۳۵۔ ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کو فتنہ بلا وامتحان میں مبتلا کیا اور ان کی کرسی مملکت پر ایک جسم ڈال دیا تب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور عاجزی سے بخشش چاہی اور دعا کی: اے پروردگار! میری خطا سے درگزر اور مجھ کو ایسا ملک مرحمت فرما جو پھر میرے بعد اس کا مستحق کوئی نہ ہو' تو بڑا بخشنے والا ہے' نبوت و بادشاہت جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔

ف: مفسر نے مثل عامہ مفسرین کے اس مقام پر مشہور قصہ کی طرف اشارہ کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک ملک فتح کیا' وہاں کی شہزادیوں کو اپنے تحت وتصرف میں رکھا۔ انہوں نے اس سبب سے کہ ظاہر میں مسلمان تھے اور درحقیقت کافر' چالیس دن تک حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھر میں بلا اطلاع سلیمان کے بت پرستی اختیار کی' اس سبب سے حضرت سلیمان علیہ السلام فتنہ میں ڈال دیے گئے۔ چالیس دن تک ان کے ملک پر ایک شیطان قابض رہا' پھر مغفرت ہوئی' جسد سے مراد شیطان ہے۔ محققین مفسرین ان روایات کو نامقبول و نامعتبر ٹھہراتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایک بار انہوں نے یہ تمنا کی کہ میں بہت سی عورتوں سے صحبت کروں گا اور سب کے فرزند پیدا ہوں گے اور سب خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے۔ ان کی آرزو پوری نہ ہوئی سوائے ایک لڑکے کے اور کچھ نہ ہوا اور وہ بھی کچا بچہ

اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي ۚ إِنَّكَ

مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد اور کسی کو سزاوار نہ ہو بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے O

أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ

تو ہم نے ان کے لیے ہوا تابع کر دی وہ ان کے حکم سے جہاں وہ چاہتے تھے نرم نرم چلتی تھیں O اور دیو بھی (آپ

أَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ

کے بس میں کر دیئے) جو ہر ایک عمارت بنانے والا اور سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے والا تھا O اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے رہا کرتے تھے (تا کہ وہ کسی کو

فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾

ستا نہ سکیں) O (اور ہم نے فرمایا) یہ (آپ کے لیے) ہماری (بے حساب) بخشش ہے تو آپ کسی پر احسان کریں اس میں سے کچھ دیں یا نہ دیں آپ پر کوئی حساب نہیں

ع ۳ ۱۴ ۱۲ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ

(آپ مختار ہیں) O اور بے شک سلیمان کے لیے ہماری بارگاہ میں یقیناً قرب کا مرتبہ اور عمدہ مقام ہے O اور (اے نبی!) ہمارے بندے ایوب کا ذکر کیجئے جب

(ادھورا ہوا) جسد سے مراد وہ لڑکا ہے اور انشاء اللہ نہ کہنے پر ان کو تنبیہ کی گئی۔

نوٹ: کیونکہ منصب نبوت بہت بڑا منصب ہے اس لیے بھول چوک پر بھی ان کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ بھول چوک کوئی گناہ نہیں ہے۔ انبیاء علیہم السلام چھوٹے بڑے ہر قسم کے گناہ سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں' بھول چوک پر بھی وہ اپنے رب سے معافی مانگتے ہیں اس لیے انہوں نے معافی مانگی۔ آئندہ بھول چوک سے حفاظت کی دعا مانگی۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی کہ اے میرے رب! مجھے ایسی سلطنت وحکومت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو' بے شک تو بڑا بخشنے والا ہے۔

۳۶ تا ۴۰۔ تو ہم نے حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی دعا قبول کی اور ان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا خدا تعالیٰ کے حکم سے یا ضمیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف راجع ہو یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے وہ نرم نرم مزے مزے سے جہاں کا ارادہ کرتے تھے وہیں کو ان کے تخت کو لے جاتی تھی۔ اور ہم نے جنوں کو اور شیطانوں کو بھی (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) کا مسخر (تابع) بنا دیا تھا' بڑے بڑے کاریگر' ہر قسم کے غوطہ خور' دریا کی تہہ سے جواہر نکالنے والے اور علاوہ ازیں اور بہت سے سرکش شریر زبردست جنوں کو مسخر کر دیا کہ جس کو چاہتے (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) قید کر دیتے' وہ آپس میں بندھے ہوئے لوہے کی طوق و زنجیریں پہنے ہوئے دم بخود کھڑے رہتے۔ جب توبہ کرتے فرمان بجا لاتے تب ان کو چھوڑتے اور ہزاروں عجائب غرائب کام لیتے تھے۔ ہم نے (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) سے کہا کہ اے سلیمان! یہ تو ہماری نعمت' ہماری بخشش' ہمارا ملک ہے' ہم نے تم کو جنوں پر حکومت دی ہے جو حکم چاہو دو۔ ان میں سے جس سرکش نافرمان کو چاہو قید رکھو' ان باتوں کا تم کو اختیار ہے' ان پر تم سے حساب کتاب نہ ہوگا' تم ماخوذ نہ ہو گے۔ کسی بات پر گناہ نہ ہوگا۔ (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) کا ہمارے دربار میں بڑا رتبہ ہے' مقرب بارگاہ ہیں اور آخرت میں ان کو اچھا اجر عطا کیا جائے گا۔

اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍؕ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ

انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے ایذاء اور تکلیف دینے کے لیے شیطان نے چھو دیا (جب آپ کو بیماری اور تکلیف ہوگئی) ○ (تو ہم نے فرمایا کہ اے ایوب) اپنا

بِرِجْلِكَۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَ

پاؤں زمین پر ماریئے (جس سے چشمہ نکل آیا ہم نے فرمایا) یہ آپ کے نہانے اور پینے کے لیے ٹھنڈا چشمہ (بہہ رہا) ہے (جس میں نہانے سے ان کو شفا ہوئی) ○

مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ

اور ہم نے ان کو ان کے اہل و عیال اور ان کے برابر اور اپنی رحمت سے عطا فرمائے اور یہ عقل مندوں کے لیے نصیحت ہے ○ (اور ہم نے ان کو اپنی قسم پوری کرنے کا

ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًاؕ نِعْمَ الْعَبْدُؕ

حکم دیا کہ) اے ایوب! اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے کر اپنی بیوی کو مار دو اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے ایوب کو (مصیبتوں میں) صابر پایا وہ بڑے اچھے

اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولِی

بندے تھے بے شک وہ (خدا کی طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے ○ اور (اے نبی!) ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو جو قدرت اور علم

الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَی الدَّارِۚ ﴿۴۶﴾

والے تھے یاد کیجئے ○ بے شک ہم نے ان کو ایک خاص بات کے لیے جو آخرت کے گھر کا یاد کرنا ہے (اور دوسروں کو یاد دلانا) ہے منتخب کر لیا تھا ○

۴۱ تا ۴۴- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (حضرت) ایوب (علیہ السلام) کا ذکر کرو اور کفار مکہ کو ان کی خبر سناؤ کہ جب وہ بہت پریشان ہوئے تب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے پروردگار! تیرے حکم سے شیطان نے مجھ کو چھو لیا' وہ طرح طرح کی مشقت و رنج و عذاب و مرض مجھ کو پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اے ایوب! اپنا قدم زمین پر مارو چنانچہ فی الفور ایک چشمہ شیریں زمین سے نمودار ہوا۔ اب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایوب علیہ السلام سے کہا کہ اے ایوب! اپنے ہاتھ میں ایسی جھاڑو لو جس میں سو شاخیں ہوں' اس سے اپنی بی بی کو مارو اور قسم نہ توڑو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ہم نے (حضرت) ایوب (علیہ السلام) کو بلاء و مصیبت میں' بیماری میں صبر کرنے والا پایا۔ وہ اچھے بندے تھے۔ اوّاب یعنی اللہ تعالیٰ کے تابعدار' اس کی یاد اور اطاعت میں مشغول رہنے والے۔ ایوب کی زوجہ رحیمہ یوسف پیغمبر کی لڑکی تھیں' بڑی ہی نیک بخت' بیماری کی حالت میں انہوں نے ایسی بات کہی جو خدا تعالیٰ کو ناگوار ہوئی' ایوب خفا ہوئے اور غصہ میں آ کر قسم کھائی کہ اگر خدا تعالیٰ نے مجھ کو شفاء عطا فرمائی تو اے رحیمہ! میں تجھ کو سو کوڑے لگاؤں گا۔ جب اللہ کے فضل سے اچھے ہو گئے' قسم کا پورا کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے آسانی فرما دی اور حکم دیا کہ ایک جھاڑو لو جس میں سو (۱۰۰) شاخیں ہوں اور وہ مار دو قسم پوری ہو جائے گی اور تکلیف بھی نہ ہوگی۔

۴۵ تا ۴۷- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! قرآن پاک میں ہمارے مقبول بندوں' سچے رسولوں کا ذکر کرو۔ (حضرت)

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ

اور بے شک وہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک بندوں میں سے تھے O اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل

الْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ

کو بھی یاد کیجئے اور یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے O یہ (قرآن) سراپا نصیحت ہے

لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾

اور بے شک پرہیزگاروں کے لئے (آخرت میں) اچھا ٹھکانہ ہے O (وہ) بسنے کے باغ ہیں جن کے دروازے ان کے لیے (پہلے ہی) کھلے ہوئے ہیں O

ابراہیم (علیہ السلام) جو خلیل الرحمان تھے اور اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) کہ یہ لوگ اپنے زمانوں میں بڑے قوت والے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اور بڑے عمدہ سمجھ والے امور دین و یقین میں گزرے ہیں۔ ہم نے ان کو خاص ایک ہی بات کے لیے خالص کر لیا تھا' دوسری چیز کی طرف توجہ والتفات ہی نہ کرتے تھے' وہ ذکر آخرت اور ذکر خدا تھا یعنی سوائے ذکر خدا اور ذکر آخرت کے دنیا کی طرف توجہ ہی نہ رکھتے تھے۔ وہ برگزیدہ اور اخیار تھے یعنی دنیا میں ہم نے ان کو نبوت اور مسلمانوں کی سرداری کا شرف بخشا تھا اور برگزیدہ کیا تھا اور روز قیامت وہ ہمارے مقربان دربار میں سے ہوں گے۔

۴۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! (حضرت) اسمٰعیل اور الیسع اور (حضرت) الیاس کے چچازاد بھائی ذوالکفل کا ذکر کیجیے۔ ذوالکفل میں چند اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ کسی پیغمبر کے خلیفہ تھے اس سے ان کا نام ذوالکفل پڑ گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کسی بات کو عمدہ طور سے پورا کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ سو (۱۰۰) پیغمبروں کی ضمانت وحفاظت کی کہ کافران کے قتل کو تیار تھے' وہ ان کو کھانا کھلاتے تھے اور حفاظت کرتے تھے تو ان کو قدرت خدا نے کافروں کے شر سے بچالیا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ خود بھی پیغمبر تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ رجل صالح ولی اللہ تھے۔ مفسر نے یہی قول اختیار کیا کہ ان کا ذکر کرو یہ سب اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے۔

۴۹ تا ۵۴- یہ تو ایک عمدہ نصیحت ہے یعنی ذکر انبیاء کرام کہ مسلمانوں کو نیکی اور خیر کی رغبت بڑھے یا یہ کہ قرآن میں سب اولین وآخرین کے ذکر ہیں آپ ان کا حال سنائیے جو اس نصیحت پر چلتے ہیں' خدا سے ڈرتے ہیں کفر وشرک وفواحش سے بچتے ہیں کہ ان کا انجام اور مآل کار کیا ہے' ان کو خدا کے پاس اچھا ٹھکانہ ملے گا۔ پھر اس کا بیان کیا کہ وہ اچھا گھر جو آخرت میں ان کو ملے گا وہ کیا ہے' وہ عدن کی جنتیں ہیں جو خدا کی رحمت کا معدن ہیں اور انبیاء وصلحاء کے ٹھہرنے کا مقام ہے' بروز قیامت ان کے دروازے ان کے واسطے کھلے ہوئے ہوں گے' ہر طرح سے آراستہ ہوں گے' وہ وہاں جا کر تخت عزت پر جلوہ افروز ہوں گے' چھپر کھٹوں پر بیٹھیں گے' تکیہ ومسند لگائے ہوئے عیش وعشرت میں طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کے شربت اور شرابیں منگائیں گے اور جو خواہش ہوگی وہ فوراً حاضر ہوگی۔ ان کے پاس حوریں ہوں گی جو نیچی نگاہ رکھنے والیاں ہوں گی' اپنے خاوند کے سوا کسی اور کی طرف نظر نہ اٹھائیں گی' اپنے خاوندوں کی ہم سر' ہم عمر' عالم شباب میں برابر ہوں گی۔ اے مسلمانو! ایسے ایسے عمدہ ثوابوں' انعاموں کا دنیا میں تم کو وعدہ دیا جاتا ہے اور وہ وعدہ یقینی ہے بشرطیکہ تم سچے متقی ہو جاؤ۔ یہ وعدہ بروز حساب پورا ہوگا۔ جنت کی نعمتیں اور عیش ایسے ہوں گے کہ کبھی ان کو فنا نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَ

وہ وہاں تکیہ لگا کر بیٹھیں گے، وہاں قسم قسم کے بہت سے میوے اور پینے کا شربت مانگیں گے O اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی

عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ

ہم عمر عورتیں ہوں گی (جو اپنے خاوندوں کے سوا دوسرے کی طرف نظر نہیں کرتی ہیں) O (اے مسلمانو!) یہ ہیں وہ نعمتیں جن (کے ملنے کا) تم سے

الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هٰذَا ط وَاِنَّ

قیامت کے دن وعدہ کیا جاتا ہے O بے شک یہ ہمارا دیا ہوا رزق ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا O (ان متقیوں کے لیے تو) یہ نعمتیں ہیں

لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هٰذَا

اور بے شک سرکشوں کا برا ٹھکانہ ہے O (وہ) جہنم ہے جس میں وہ جائیں گے تو وہ کیا ہی برا بچھونا ہے O یہ (کفار کے لیے) ہے تو جہنمی

فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هٰذَا

اس کو چکھیں جو کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے O اور اس کی شکل کی اور بھی طرح طرح کی چیزیں (ان کے کھانے کو) ہوں گی O (ان کے سرداروں سے کہا جائے گا:) یہ

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا بَلْ

ایک اور فوج تمہارے ساتھ (جہنم میں) دھنستی ہے (تو وہ کہیں گے:) ان کو کھلی جگہ نہ ملے بے شک ان کو آگ میں جانا ہی ہے (وہاں بھی تنگ جگہ میں رہیں) O

ہمیشہ رہیں گے اور ان سے چھینے نہیں جائیں گے۔

۵۵ تا ۵۸- یہ عیش و عشرت جو مذکور ہوا یہ متقیوں کو ملے گا۔ اب رہے نافرمان، طاغی و سرکش یعنی کافر ابوجہل وغیرہ ان کا حال سنیے کہ ان کو وہاں بہت ہی برا ٹھکانہ ملے گا۔ بری جگہ لوٹ کر جانا پڑے گا، وہ جہنم میں رہیں گے، اس میں بروز قیامت داخل ہوں گے، ان کے لیے جیسے کسی کے لیے فرش تیار ہوتا ہے اس آگ کی آفتیں تیار ہوں گی، وہ بہت ہی برا مقام ہے، یہ ٹھہرنے کا مذکور تھا۔ اب کھانے کا اور پینے کا بیان سنیے کہ ان سے کہا جائے گا کہ یہ گرم کھولتا ہوا جوش مارتا پانی موجود ہے، کافر اس کو سخت پیاس کی وجہ سے پئیں گے اور غاق بھی ہے دوزخیوں کا خون اور پیپ یا نہایت سخت ٹھنڈا گلا دینے والا وہ بھی اس گرم کی طرح سخت ایذاء دینے والا ہو گا اور بھی چند در چند اسی طرح کے حمیم وغساق جیسے عذاب ہوں گے۔

۵۹ تا ۶۱- اور کافروں کو مرتبہ بہ مرتبہ دوزخ میں لے جائیں گے، پہلوں کو پہلے پچھلوں کو پیچھے، رؤساء کفار کو پہلے تاکہ معلوم ہو کہ یہ سرداران کفر تھے اور ان کے چیلوں تابعداروں کو ان کے پیچھے پیچھے۔ اگلے پچھلوں کو اور پہلے اگلوں کو آپس میں لعنت کریں گے، جب رؤساء کے پاس ان کے گمراہ کیے ہوئے چیلے پہنچیں گے تو خدا تعالیٰ ان سے کہے گا کہ لو جیسے یہ دنیا میں تمہارے ساتھ رہے ہیں اب یہاں دوزخ میں بھی تمہارے ساتھ رہنے کو داخل ہوئے۔ تب وہ اگلے آئے

اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا

(ان کے تابع دار سرداروں سے) کہیں گے: بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملے (اور تم پر خدا کی مار ہو) کہ تم ہی یہ مصیبت ہمارے سامنے لائے تو وہ جہنم کیا ہی بُرا ٹھکانہ

رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا

ہے O (تابع دار) کہیں گے کہ اے ہمارے رب! جو اس مصیبت کو ہمارے سامنے لایا اس کو جہنم میں دگنا عذاب بڑھادے O اور جہنمی آپس میں کہیں گے:

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ

ہمیں کیا ہوا کہ جن لوگوں کو ہم (دنیا میں) بُرا سمجھا کرتے تھے وہ یہاں دکھائی نہیں دیتے O کیا ہم نے (ناحق) ان کی ہنسی بنائی تھی (اور ذلیل سمجھا تھا

سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ

جو وہ جہنم نہیں آئے) یا ہماری آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئیں (اور چندھیا گئی ہیں جو وہ ہم کو نظر نہیں آتے) O بے شک یہ دوزخیوں کا باہم

اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ ع ۴ ۴۴ ۱۳

جھگڑا یقیناً حق ہے O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ میں تو صرف ایک ڈر سنانے والا ہوں (اور اعلان کرتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ واحد قہار کے سوا کوئی

ہوئے کہیں گے: "لا مرحبا بھم" ان کو کہیں گے کہ ان کو آرام کا ٹھکانہ نہ ملے، کبھی خوش نصیب نہ ہوں، یہ کم بخت دوزخ میں داخل ہونے والے ہیں۔ وہ بعد والے کہیں گے کہ تم کو مرحبا نہ ہو، تم کو کشادگی نہ ملے، تم کو چھٹکارا نصیب نہ ہو، جو ہم کو برا کہتے ہو خود تم ہی نے تو ہم کو گمراہ کیا اور بری بری کفر و شرک کی رسمیں اور مذہب بت پرستی نکالے، گمراہ کیا، ہم تمہارے مقتدی بنے، ہم پر تو بلا تمہارے ہی سبب سے آئی اور تم پھر ہم ہی کو برا کہتے ہو۔ اب تو یہ برا ٹھکانہ ہم سب کے لیے ہے۔ تب سب اگلے پچھلے مل کر کہیں گے کہ پروردگار! جس نے گمراہ کیا ہے اور یہ برا راستہ نکال کر پچھلوں کو خرابی میں پھنسایا ہے اس کو دوگنا عذاب دے، سب پچھلے اگلوں کو کوسیں گے یہاں تک کہ سلسلہ ابلیس بانی فساد تک پہنچے گا اور وہ ان سب کے ساتھ جہنم میں جائے گا۔

۶۲ تا ۶۴۔ کفار جب سب رؤساء و غرباء کو دیکھیں گے اور مسلمانوں میں سے جن غریب فقیروں کے ساتھ دنیا میں مسخراپن کرتے تھے اور ان سے ہر طرح اپنے کو اعلیٰ و بالا جانتے تھے دوزخ میں نہ پائیں گے تو کہیں گے کہ آج مسلمانوں میں کے وہ فقیر لوگ کہاں ہیں جن کے ساتھ ہم ٹھٹھا کرتے تھے، ان کو نگاہ حقارت سے دیکھتے تھے، ہم کو وہ آج نظر کیوں نہیں آتے، کیا جیسا ہم انہیں ذلیل اور برائی کا مستحق جانتے تھے وہ ویسے نہ تھے۔ ہمارا ان سے مسخراپن کرنا نازیبا تھا۔ یا وہ بھی کہیں ادھر ادھر دوزخ میں ہیں، ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہو گئے ہیں، نظر نہیں آتے۔ دوزخیوں کے آپس کا یہ جھگڑا اور تکرار اور ایک دوسرے کا لعنت اور پھٹکار کرنا ضرور ہونے والا ہے جس میں شک نہیں۔

۶۵ تا ۶۶۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ میں تو خدا کا بھیجا ہوا ڈرانے والا ہوں، تم مانو یا نہ مانو میرا کام کہہ دینا ہے، میں تم کو خوب سمجھاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ سوائے اللہ وحدہ لاشریک کے کوئی قابل عبادت نہیں، نہ اس کا کوئی ساجھی، نہ اولاد۔ وہ یکتا ہے، قاہر ہے، سب مخلوق پر غلبہ والا ہے۔ سات آسمانوں کا اور زمین کا مالک پروردگار ہے اور اس کا بھی جو

الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾

معبود نہیں O جو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا رب ہے عزت والا بڑا بخشنے والا ہے O آپ فرمائیے کہ وہ (قیامت کی خبر)

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ

ایک بڑی (ہولناک) خبر ہے O تم اس سے منہ پھیرے ہوئے (غفلت میں) ہو O مجھے (بغیر وحی کے) عالم بالا کے لوگوں کی جب وہ (آدم کے بارے میں)

عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ

بحث کر رہے تھے کیا خبر تھی (میں تم سے جو کچھ کہتا ہوں بغیر وحی کے اپنی طرف سے بنا کر نہیں کہتا ہوں) O مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں تم کو صرف

اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا

صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں O (اے نبی! اس وقت کو یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے

مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ

انسان پیدا کرنے والا ہوں O پھر جب میں اس کو اچھی طرح بنا لوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں تو تم اس کو سجدہ

سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

کرنا O (جب آدم کو پیدا کیا) تو سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا (ان میں سے کوئی باقی نہ رہا) O مگر ابلیس نے نہ کیا'

ان کے درمیان میں ہے وہ عزیز غالب ہے' کافروں کو سزا دے گا' وہ غفار بھی ہے' مسلمان توبہ کرنے والے کا گناہ ضرور بخشے گا۔

۶۷ تا ۶۸۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اے اہل مکہ! اے کافرو! تم اس خبر قیامت کو کھیل سمجھ رہے ہو یہ بڑی ڈراونی' ہولناک' ہیبت ناک خبر ہے جس سے تم بے پروائی کرتے ہو۔ یا یہ کہ قرآن شریف کوئی ادنیٰ معمولی درجہ کا قصہ کہانی نہیں ہے' اس کے مضامین کو تو دیکھو کیا کہہ رہے ہیں۔ عجیب و غریب مقدس کتاب ہے عظمت و کرامت والی کہ اس میں سب اگلے پچھلے قصے مذکور ہیں اور سب سچے یقینی مگر پھر بھی اس کو تم جھٹلاتے ہو۔

۶۹ تا ۷۰۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ مجھ کو خود بخود کیا علم تھا کہ ملاء اعلیٰ کس بات میں گفتگو کرتے تھے اور جھگڑتے تھے' بات یہی ہے نا کہ میری طرف خدا کی طرف سے وحی بھیجی جاتی ہے' اس کے ذریعہ سے مجھ کو غیب کی خبریں معلوم ہوتی ہیں۔ میری طرف وحی یہ ہے کہ میں تم کو قرآن کے قصے عبرت خیز سنا کر ڈراؤں کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف نذیر ہوں یعنی کھلم کھلا تمہیں ڈرانے کے لیے آیا ہوں۔ میں تم کو تمہاری صاف فصیح بامحاورہ عربی زبان میں ڈراتا ہوں یعنی اگر میں رسول نہ ہوتا تو مجھ کو وہ اخبار جو عرب والوں نے کبھی نہ سنے تھے کیونکر معلوم ہوتے۔ یہ ایک سچی یقینی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر تعلم و تعلیم ظاہری مجھ سے اسرار غیبی ظاہر کرا دیے اور مجھ پر غیب کے دروازے کھول دیے۔

۷۱ تا ۷۴۔ پھر اس گفتگو کا ذکر کیا جو وقت ارادۂ تخلیق آدم اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کی تھی کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ

اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ

اس نے غرور کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا O (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے ابلیس! اس کو سجدہ کرنے

تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾

سے جس کو میں نے اپنے (قدرت کے) ہاتھوں سے بنایا تجھے کس چیز نے روکا' کیا تجھے غرور آ گیا یا تو تھا ہی مغروروں میں سے؟O

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾

ابلیس نے کہا: میں اس سے (یعنی انسان سے) بہتر ہوں' مجھے تو نے آگ سے بنایا اور اس کو مٹی سے بنایا ہے O

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْۤ اِلٰى

(اللہ تعالیٰ نے غضب سے) فرمایا کہ تو جنت سے نکل جا بے شک تو مردود (دھتکارا گیا) ہے O اور بے شک قیامت تک تجھ پر

وسلم)! یاد کرو جب کہ آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں آدمی مٹی سے بنانے والا ہوں۔ جب میں اس کے قالب خاکی کو بنا کر تیار کر لوں اور وہ خاکی پتلا پورا جسم بن جائے اور اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونک دوں تو اس وقت تم سب کے سب بے چون و چرا اس کے سامنے اس کی تعظیم کے لیے سجدے میں گر پڑنا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا' اس میں اپنی روح ڈال دی تو سب فرشتے سجدے میں گر پڑے' سب نے حکم مانا مگر ابلیس یعنی شیطان نے غرور کیا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے سرکشی کی اور وہ بسبب انکار و غرور کے کافروں میں سے ہو گیا اور مردود ہو گیا۔

۷۵- پروردگار نے فرمایا کہ اے ابلیس! تو نے ہمارا حکم نہ مانا' جس چیز کو میں نے یہ شرف بخشا کہ اس کو اپنے دونوں قدرتی ہاتھوں سے پیدا کیا' خاص اپنے دست قدرت سے اس کی صورت گری کی اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کس نے منع کر دیا؟ کیا تجھ کو آدم کے سجدہ کر لینے میں غرور آیا اور تو اپنے کو کچھ بہت بڑا سمجھا؟ کیا تو کوئی اس سے بڑے مرتبہ کا تھا کہ تجھ کو میرے حکم کی مخالفت جائز تھی ہرگز نہیں۔ ''بیدی'' سے مراد مجازاً قدرت ہے یعنی بلا واسطہ ملائکہ میں نے خاص اپنے حکم کُن سے آدم کو پیدا کیا اور یہی تاویلیں صحیح ہیں۔ بالجملہ ''بیــدی'' کا لفظ متشابہات سے ہے جن میں دو مذہب ہیں یا تاویل یا تفویض یعنی ظاہری متبادر یعنی انسانوں کا سا ہاتھ جو بدن کا ٹکڑا ہوتا ہے وہ تو قطعاً ہرگز مراد نہیں۔

نوٹ: تفویض کے معنی یہ ہیں کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے یا اس کے رسول کو' ہمیں اس کے حق ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے' اس کی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کہ کیا مراد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ فقیر قادری غفرلہ

۷۶- شیطان نے کہا: میں اس کو کیوں سجدہ کرنے لگا تھا' میں تو اس سے اچھا ہوں اور بہتر ہوں' آخر تو ہی نے مجھ کو آگ سے اور اس کو مٹی سے بنایا' آگ مٹی کو کھا جاتی ہے' اس سے اعلیٰ ہے پھر میں اس کو کیونکر سجدہ کرتا۔

۷۷ تا ۷۸- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ جب تو ہمارے حکم میں چون و چرا نکالتا ہے تو اب تو اس قابل نہیں رہا کہ تو جنت میں یا آسمان میں یا زمین یا صورت ملکی میں باقی رہے۔ جا یہاں سے دور ہو' باہر نکل جا' تجھ پر لعنت و پھٹکار اور میرا عذاب و عتاب و غصہ قیامت تک برابر رہے گا۔ پھر جہنم میں جائے گا۔

يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾

میری لعنت ہے O (ابلیس نے) کہا: اگر ایسا ہے تو اے میرے رب! مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن مردے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے O

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: (جا) پس تجھ کو مہلت دی جاتی ہے O اس جانے ہوئے معین وقت کے دن تک O (ابلیس نے) کہا: تیری عزت کی قسم!

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ

میں ان سب کو گمراہ کروں گا O مگر ان میں سے جو تیرے خالص چنے ہوئے بندے ہیں (وہ محفوظ رہیں گے) O (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: تو حق

فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

بات یہ ہے اور میں حق بات ہی کہتا ہوں O کہ میں تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری پیروی کریں گے سب سے ضرور ضرور جہنم بھر دوں گا O (اے نبی ﷺ!)

اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾

آپ فرمائیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹی باتیں بنانے والوں میں سے ہوں (میں تو سچی بات کہتا ہوں) O

۷۹ تا ۸۱- شیطان نے کہا کہ پروردگار! جب میں مردود دربار ہو گیا تو اب میری یہ تمنا پوری کر دے کہ مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ اور مہلت دے جس دن سب بنی آدم قبروں سے اٹھائے جائیں اور قیامت قائم ہو۔ (مطلب کم بخت کا یہ تھا کہ موت کبھی نہ چکھے کیونکہ قیامت کے بعد تو مرنا ہے ہی نہیں) ارشاد ہوا کہ یہ تو نہیں ہو سکتا مگر اتنا ضروری ہے کہ روز وعدہ معلومہ تک تجھ کو مہلت دی جاتی ہے یعنی نفخہ اولیٰ تک جب کہ سب فنا ہوں گے اور مریں گے۔

۸۲ تا ۸۵- شیطان نے کہا: پروردگار! جب میں گمراہ ہوا اور اتنی عمر بھی ملی تو میں اب تیری عزت ونعمت وقدرت کی قسم کھاتا ہوں کہ ان سب بنی آدم کو تیرے دین اور راہ سے دور ڈال کر گمراہ کر دوں گا۔ مگر تھوڑے سے لوگ جو تیری راہ میں اخلاص والے ہوں گے کہ وہ مجھ سے معصوم اور محفوظ رہیں گے۔ یعنی انبیاء وبعض اولیاء۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں حق ہوں اور حق کا طرف دار، سچ اور یقین کی بات کہتا ہوں کہ تجھ سے اور تیری تابعدار ذریت سے اور بنی آدم میں سے جو تیرا تابعدار ہوگا' تیرا دین اختیار کرے گا سب سے دوزخ کو بھروں گا۔

۸۶ تا ۸۸- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کافروں سے فرما دیجیے کہ اے لوگو! میں جو مذہب وتوحید سکھاتا ہوں' قرآن بتاتا ہوں ان باتوں پر تم سے کچھ محنت' مزدوری' انعام' روپیہ' پیسہ تو نہیں مانگتا جو تم پر جبر ہوتا ہے اور میں خواہ مخواہ کے لیے بیکار باتیں بنانے والوں سے بھی نہیں ہوں۔ بعض لوگ بے معلوم بات بھی خواہ مخواہ اپنے جی سے گڑھ کر بناوٹ کر کے کہہ دیتے ہیں میں ایسا نہیں ہوں۔ میں تو ایک پیغام رساں ہوں' وہ نہ صرف تمہاری طرف بلکہ وہ قرآن تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے تمام دنیا کے آدمی اور جن سب کے لیے۔ اور اے کافرو! تم اگرچہ اس کا انکار کرتے ہو اور اس کے وعدوں کو اور احکام واخبار کو یقینی نہیں جانتے ہو مگر عنقریب تھوڑا زمانہ گزرنے کے بعد تم سب کو یقین آ جائے گا اور اس کی

۵ع ۲۴ ۱۴

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾ ع

یہ (قرآن) تو سارے جہان والوں کے لیے سراپا نصیحت ہی ہے O اور ضرور تم تھوڑے زمانے کے بعد اس کی (بتائی ہوئی) خبر کو جان لو گے O

(۳۹) سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ (۵۹) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۷۵ رُكُوْعَاتُهَا ۸

سورۂ زمر مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں پچھتر آیات آٹھ رکوع ہیں

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ

اس کتاب کا نازل کرنا اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والے کی طرف سے ہے O (اے نبی ﷺ!) بے شک یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف حق کے

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ

ساتھ نازل فرمائی تو آپ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں خالص اسی کے بندے ہو کر O ہاں عبادت خالص

الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا

وقف لازم

اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اور والی) اور حمایتی بنا لیے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی پوجا صرف اس لیے

لِيُقَرِّبُوْنَآ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۗ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ

کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں گے بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان میں ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں

قدر معلوم ہوگی۔ ''بعد حین'' سے مراد موت ہے، جو مر گئے انہوں نے تو یقین کر لیا ہے، جو زندہ رہے ان سب کو آخر کار مسلمان ہونا پڑا اور سب کے دلوں سے شک جاتا رہا اور ابتداء ضعف اسلام میں جو نہایت عالیشان وعدے کیے گئے تھے کہ اس اس طرح شیوع خدمت مقدس ہوگا اور اس کو لوگ غلط سمجھتے تھے سب نے اس کی حقانیت و تصدیق اپنی آنکھوں سے دیکھ لی اور تابعدار جان نثار بن گئے۔ والحمد للہ

سورۃ الزمر

۱- یہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے، خدا کی اتاری ہوئی کتاب ہے جو بڑی عزت والی ہے۔ نافرمانوں پر قاہر و غالب ہے، اپنے حکم و قضا میں حکمت والا ہے۔ اس کا یہ حکم محکم ہے کہ سوائے اس کے سب کی عبادت و پوجا باطل ہے۔

۲ تا ۳- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے بواسطہ جبرائیل (علیہ السلام) آپ کی طرف یہ کتاب اتاری جو بالکل حق و یقین ہے باطل نہیں ہے۔ پس اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگوں کو پہنچاؤ اور اپنے اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو سچے دل سے اعلیٰ درجہ کے مرتبہ توحید خالص کے ساتھ نہایت اخلاص کے ساتھ (یہ خطاب بظاہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مگر مراد سب امت ہے۔) سب آدمیوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے اپنے دین کو خالص کر لیں، شرک کی بو بھی باقی نہ رہے۔ غیر کا ذرا سا شمہ بھی باقی نہ ہو، خدا ہی دین خالص کا مستحق ہے اور وہ اخلاص سے حاصل ہوتا ہے اور حقیقت

يَخۡتَلِفُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ لَوۡ اَرَادَ

خود فیصلہ فرما دے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اس کو جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا ہے ○ اگر اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰى مِمَّا يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ

اپنا بچہ بنانا چاہتا تو اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا چن لیتا (لیکن) وہ پاک ہے' وہی ہے ایک

اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ④ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ

اللہ سب پر غالب ○ اسی نے آسمان اور زمین کو درستی سے بنایا' رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن

الَّيۡلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيۡلِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ

کو رات پر لپیٹتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے' ہر ایک ایک ٹھہرائی ہوئی

میں اسی کے لیے خالص عبادت بھی ہے۔ اس لیے کہ جو اس کے سوا اور چیزوں کو معبود بناتے ہیں۔ غیروں کو پوجتے ہیں لات' عزیٰ' ہبل' منات وغیرہ وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں تو آخر کو ان کو بھی یہی کہنا پڑتا ہے کہ ہم تو ان کی پرستش اس لیے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو خدا تک پہنچائیں گے' اس کے دربار میں ہم کو مقرب و معزز بنائیں گے' ہماری شفاعت کریں گے' ان وجوہ سے ہم ان کو پوجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کافروں اور مسلمانوں کے درمیان میں جن باتوں میں وہ اختلاف رکھتے ہیں قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا اور سب پر ظاہر ہو جائے گا کہ کون سا مذہب حق اور کون سا باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقدس مذہب و شریعت کی طرف ایسے کو راہ نہیں دکھاتا جو خدا پر جھوٹ جوڑتا ہے اور کفر اختیار کرتا ہے۔ یہود و نصاریٰ عزیر و مسیح کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہہ کر مشرک ہیں' بنوطلیحہ فرشتوں کو خدا کی لڑکیاں بتاتے ہیں' مجوس آتش پرستی میں مبتلا ہیں' باقی مشرکین بتوں کو پوجتے ہیں' مسلمان صرف ایک ہی خدا کو مانتے ہیں جو سب سے اعلیٰ سب سے برتر و بلند ہے' نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ لڑکا نہ لڑکی (اولاد) اس پر کوئی زبردستی و جبر نہیں کر سکتا نہ اس کے کارخانہ قدرت میں کوئی دخیل کار ہے۔ ہاں اس کے انبیاء و اولیاء مقرب دربار ضرور ہیں۔ یہ اس کا فضل ہے' ان سے خدا بروز قیامت گناہ گاروں کی شفاعت قبول فرمائے گا' ان کو مرتبہ شفاعت دے گا مگر اس سے وہ مستحق عبادت و پرستش نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کوئی مسلمان ان کو ایسا سمجھتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے مقبول بندے سمجھ کر ان سے شفاعت طلب کرتے ہیں جو قرآن شریف کی آیات سے ثابت ہے۔ "من ذا الذی یشفع عندہ" یعنی اس کی اجازت سے شفاعت ہوگی۔

۴- اگر خدا تعالیٰ اپنے لیے لڑکا' لڑکی بنانے کا ارادہ کرتا تو اعلیٰ درجہ کا نئی طرز کا تمام مخلوقات سے نرالا برگزیدہ کر کے نہ بناتا' جنت کی مخلوقات میں سے کسی عمدہ مخلوق کو اپنی اولاد قرار دیتا یا فرشتوں میں سے اعلیٰ مرتبہ کے فرشتے کو نہ بناتا۔ آدمی ہی کا اولاد بنانا کیا رہ گیا تھا۔ سبحان اللہ! وہ مقدس و برتر سب سے بلند ہے' وہ تو سب سے نرالا ہے' ہر عیب سے منزہ و پاک ہے' وہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے جس کی نہ تو کوئی اولاد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے نہ برابر والا ہے' وہ ان سب رشتوں سے پاک ہے۔

۵- اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق طریقہ سے پیدا کیا بے کار بے فائدہ فضول نہیں بنایا۔ ان میں

كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ

میعاد کے لیے (اندازے سے) چلتا ہے' خبردار ہو جاؤ وہی زبردست ہے (اور) بڑا بخشنے والا ہے O اس نے تم کو

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ

ایک جان (آدم) سے پیدا کیا پھر اسی (جان) سے اس کو جوڑا بنایا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے اتارے

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ

(پیدا کیے) وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک طرح کے بعد دوسری طرح پر تین اندھیریوں میں بناتا ہے'

فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے' اسی کی بادشاہی ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' پھر تم کدھر

فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا

پھرے جا رہے ہو O (اے لوگو!) اگر تم ناشکری کرو گے تو بے شک اللہ تعالیٰ تم سے (بے پروا اور) بے نیاز ہے (تم اس کو کچھ نقصان نہیں

لاکھوں حکمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کبھی رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور کبھی دن کو رات میں یعنی کبھی دن بڑے ہو جاتے ہیں اور کبھی راتیں۔ یہ گردش زمانہ اس کی قدرت کا عجیب کرشمہ ہے جب رات میں دن داخل ہو جاتا ہے تو رات بڑھ جاتی ہے اور جب دن میں رات داخل ہوتی ہے تو دن بڑھ جاتا ہے۔ اسی نے تو روشنیٔ شمس وقمر کو مسخر وفرمانبردار بنایا ہے کہ تمام بنی آدم کو نفع پہنچتا رہے' یہ ساری گردشیں رات دن آفتاب ماہتاب کی ایک وقت معین تک کے لیے مقرر ہیں جو ہر وقت ہر آن اپنی میعاد تک چل رہے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ عزیز ہے' کافروں پر قاہر وغالب ہے' جو شرک وکفر وفواحش سے توبہ کرے' سچا مسلمان ہو اس کو بخشنے والا ہے' غفور ورحیم ہے۔

۶- اے آدمیو! اللہ تعالیٰ کی قدرت میں غور کرو کہ تم سب دنیا بھر کے آدمیوں کو ایک اکیلی جان یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کر ڈالا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کا جوڑا یعنی بی بی حوا کو آدم علیہ السلام ہی سے پیدا کیا اور تمہارے چوپایوں میں سے آٹھ قسم کے نر و مادہ اتارے پیدا کیے بکری' گائے' اونٹ' بھیڑ نر اور مادہ آٹھ ہوئے۔ وہ خدا تعالیٰ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں کس کس طرح کے پلٹے دے کر پیدا کرتا ہے۔ پہلے نطفے کا قطرہ چھوٹا سا ہوتا ہے' پھر وہی قطرہ ایک جما ہوا خون ہو جاتا ہے' پھر لوتھڑا بنتا ہے' پھر ہڈیوں کا سانچہ بنتا ہے' پٹھے تیار ہوتے ہیں' تین اندھیری کوٹھریوں کے اندر تم رہتے ہو' وہاں بھی تمہاری خبر گیری کرتا ہے' ایک شکم مادر' دوسرے بچہ دانی' تیسرے وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ وہ خدا ہے جو یہ کام کرتا ہے۔ تمہارا سب کا پالنے والا مالک ہے' اس کا ملک اور حکومت ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے' اس کو نہ زوال ہے نہ فنا۔ اس کے سوا کوئی دوسری ہستی عبادت کے لائق نہیں۔ اے خام خیال والے آدمیو! تم اپنے مالک و پروردگار کو ایسی بڑی شان والے خدا کو چھوڑ کر کدھر بے فائدہ بھٹکتے پھرتے ہو اور جھوٹے خیالات جوڑتے ہو۔ اس کی عبادت میں اوروں کو شریک جانتے ہو۔

يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

پہنچا سکتے) اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری پسند نہیں فرماتا اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ تم سے خوش ہو گا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان

وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۗ

کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی (یعنی ہر شخص کو اپنے کیے کی جزاء وسزا ملے گی) پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تم کو بتا دے گا

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ

جو کچھ تم کرتے تھے بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہےO اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف جھک کر

مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ

اسی کو پکارتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو (ناشکری کرنے لگتا ہے اور) جس مصیبت

مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعْ

کے لیے پہلے پکارا تھا اس کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے (برابر والے) شریک ٹھہراتا ہے تاکہ اور لوگوں کو بھی اس کے راستے سے بہکا دے

۷- اے اہل مکہ! اے کافرو! اگر تم اپنے مالک کا شکر ادا نہیں کرتے' ایمان نہیں لاتے' اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے ساتھ کفر کرتے ہو تو خوب سمجھ لو خدا تمہارے ایمان کا محتاج نہیں۔ وہ تو سب سے بے پرواہ ہے بے نیاز ہے ہاں اتنا ضرور ہے کہ وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کا طریقہ پسند نہیں فرماتا ہے اور سوائے مذہب اسلام کے کسی اور مذہب کو قبول نہ کرے گا کیونکہ اس کا برگزیدہ اور پسندیدہ مذہب وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں لے کر آئے ہیں۔ اے آدمیو! اگر تم شکر بجا لاؤ گے' ایمان قبول کرو گے تو وہ قبول فرمائے گا' تم سے راضی ہو گا۔ اے لوگو! اپنی اپنی عاقبت کی فکر کرو یاد رکھو تمہارے گناہ کوئی دوسرا نہ اٹھائے گا' ایسا نہ ہو گا کہ ایک کا گناہ دوسرا اٹھا لے یا ایک کے کیے کے بدلے دوسرا پکڑا جائے یا بے کیے کوئی پکڑا جائے' یا کسی کے زائد گناہ بڑھا دیے جائیں۔ دنیا میں چند روز رہنا ہے رہ لو پھر آخر کار تم سب کا مرجع اسی پروردگار کے پاس ہے' مر کر اپنے اپنے وقت سے وہیں پہنچو گے' وہ غافل نہیں تمہارے ہر کام کی ہر بات کی خبر دے گا کہ یہ یہ کیا تھا' وہ دل کے خطروں اور ارادوں تک سے واقف ہے کہ کس کے دل میں خیر ہے اور کس کے دل میں شر ہے۔

۸تا۹- کافروں یعنی ابوجہل وغیرہ کو جب کوئی سختی اور مصیبت پہنچتی ہے اور بلا میں پڑتے ہیں تو اس وقت خدا یاد آتا ہے' خوب خدا کو پکارتے ہیں کہ یا اللہ! مصیبت ٹل جائے اور اللہ سے عاجزی کرتے ہیں' اس کی طرف بہ خضوع اور خشوع متوجہ ہوتے ہیں' پھر جب وہ اپنی رحمت سے سختی دور کر کے نعمت دیتا ہے تو اب سب خدا کی یاد بھول جاتا ہے اور مصیبت میں جو خدا کو یاد کرتا تھا وہ سب فراموش کر دیتا ہے اور اب سوائے خدا کے اوروں کو پوجنا شروع کر دیتا ہے۔ بتوں کو خدا کا شریک' سہیم' ہمسر' مثل گردانتا ہے کہ خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر کے خدا کے سیدھے راستے سے اور اچھے مذہب

بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ النَّارِ ﴿٨﴾ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ

(اے نبی!) آپ فرمایئے: تو اپنے کفر کے چند دن اور مزے اڑا لے (آخر کار) تو بے شک تو جہنمی ہے O کیا وہ شخص جو (اپنے رب کی)

اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ

فرمانبرداری میں سجدہ اور قیام کی حالت میں رات کی گھڑیاں گزارتا ہے (اور) آخرت (کے حساب) سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا

رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ

امیدوار رہتا ہے (کیا وہ نافرمانوں کے برابر ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں) (اے نبی!) آپ فرمایئے: کیا جاننے والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں

ع ۱ ۹ ۱۵ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٩﴾ ع قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا

بے شک سمجھتے تو وہی ہیں جو عقل والے ہیں O (اے نبی!) آپ فرما دیجیے: اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرو جنہوں نے

رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ

اس دنیا میں بھلائی کی ہے ان کے لیے اچھا ہی بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین

وَاسِعَةٌ ؕ إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ

فراخ (کھلی ہوئی) ہے بے شک صبر کرنے والوں ہی کو ان کا بدلہ بے حساب دیا جائے گا O آپ یہ بھی فرمایئے

سے اور اس کی عبادت اور توحید سے لوگوں کو بہکاتا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم اس شخص سے کہہ دو کہ اے کافر! چند روز دنیا میں رہنا ہے اور رہ سہہ لے' کفر میں عیش اڑا لے آخر تو دوزخی ہے ہی' مرنے کے بعد تو ہے اور دوزخ۔ وہ شخص جو خدا کا فرمانبردار بندہ ہے عاجز طائع یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کہ رات دن خدا کی یاد میں عبادت میں گزارتا ہے' نماز میں کھڑا خدا کے سامنے عاجزی کرتا ہے' سجدہ کرتا ہے' عذاب آخرت اور خدا کے غصے سے ڈرتا ہے اور اس کی جنت کی آرزو رکھتا ہے' اس کی رحمت کا امیدوار ہے' اے رسول! پوچھو کہ آیا وہ اور یہ دونوں یکساں ہو سکتے ہیں؟ کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ جو توحید کو حق جانتے ہیں اور اوامر ونواہی کو مانتے ہیں وہ کافر ومشرک کی طرح کیونکر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ قرآن کی مثلوں سے وہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عقل والے ہیں ورنہ بے وقوف تو غور ہی کب کرتے ہیں۔

۱۰- صحابہ کرام کو قبل ہجرت کا فرستاتے تھے۔ ان کی تسکین کو یہ اترا کہ اے رسول! اللہ کے برگزیدہ بندوں سے جو مسلمان ہوئے' ایمان لائے' آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو ہر امر میں خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا اس کی فرمانبرداری کرو' دنیا کی چند روزہ تکلیف کا خیال نہ کرو' جو آدمی اس دنیا میں اچھے کام کر جائیں گے ان کو بھلائی ملے گی یعنی مذہب مقدس توحید واسلام اختیار کریں گے ان کو قیامت میں جنت ورحمت ملے گی اور اگر ایذاء کفار کا خیال ہے تو خدا تعالیٰ کی زمین بڑی گنجائش والی ہے ان کافروں کے پھندے سے نکل جاؤ (یعنی ہجرت کر جاؤ ایسا ہی ہوا) اور جو مصیبت پر صبر

إِنِّيٓ أُمِرۡتُ أَنۡ أَعۡبُدَ ٱللَّهَ مُخۡلِصٗا لَّهُ ٱلدِّينَ ۝١١ وَأُمِرۡتُ لِأَنۡ

کہ مجھ کو تو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خالص بندہ ہو کر اسی کی پوجا کروں O اور مجھ کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ

أَكُونَ أَوَّلَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ ۝١٢ قُلۡ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّي

میں سب سے پہلے (اس کی) فرمانبرداری کروں O آپ یہ بھی فرمایئے کہ اگر (بفرض محال) مجھ سے بھی اپنے رب کی کوئی نافرمانی ہو جائے تو بے شک

عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيمٖ ۝١٣ قُلِ ٱللَّهَ أَعۡبُدُ مُخۡلِصٗا لَّهُۥ دِينِي ۝١٤

مجھے بھی بڑے دن (قیامت) کے عذاب کا ڈر ہے O (اے نبی علیہ السلام!) آپ فرمایئے: میں تو خالص اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو کر اسی کی پوجا کرتا ہوں O

فَٱعۡبُدُواْ مَا شِئۡتُم مِّن دُونِهِۦۗ قُلۡ إِنَّ ٱلۡخَٰسِرِينَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ

(تو اگر تم میرا کہنا نہیں مانتے) تو تمہیں اختیار ہے اس کے سوا جس کو چاہو پوجو' آپ فرمایئے کہ بے شک بڑا نقصان اٹھانے

أَنفُسَهُمۡ وَأَهۡلِيهِمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ ٱلۡخُسۡرَانُ ٱلۡمُبِينُ ۝١٥

والے وہی ہیں کہ جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں (اہل وعیال) کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا ہاں (دیکھو) یہی کھلا ہوا نقصان ہے O

لَهُم مِّن فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٞ مِّنَ ٱلنَّارِ وَمِن تَحۡتِهِمۡ ظُلَلٞۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ

ان کے اوپر بھی آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے بھی آگ کے پہاڑ ہیں' اس عذاب سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

کرتے ہیں ان کو اتنا ثواب ملے گا جس کا کچھ شمار حساب نہ ہوگا' اوروں کو حساب تول سے ملے گا صابروں کو بے تول ماپ اور بغیر احسان جتانے کے یعنی صبر کا بڑا رتبہ ہے صبر کرو۔

۱۱ تا ۱۶- کافروں نے کہا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ بت پرستی چھڑاتے ہیں' اس کو برا کہتے ہیں' آخر ہم نے تو نہیں نکال لی' پرانے زمانوں سے بڑے بڑے عقلاء بزرگ باپ دادے کرتے چلے آئے۔ کبھی بھی برا نہ کہا' تم کو چاہیے کہ ان کی روش پر چلو اور خلاف راہ آبائی جو باتیں کر رہے ہو ان کو ترک کر دو' تب یہ اترا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ مجھ کو اللہ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ فقط اس کی عبادت کروں' توحید خالص نہایت اخلاص سے سچے دل سے مانوں اور اپنا دین وعبادت اس کے لیے مخصوص کر دوں اور یہ کہ اس زمانہ میں کہ توحید کا نام باقی نہ رہا ہے میں سب سے پہلے خود مسلمان ہونے کا اقرار کروں بعد کو اور لوگوں سے اقرار کراؤں۔ اے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ تم تو مجھ کو اپنے دین کی طرف بلاتے ہو اور خدا تعالیٰ کا حکم یوں ہے۔ تو اگر میں تمہارا کہا مانوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کروں اور شرک اختیار کر لوں تو خدا کے عذاب کا مستحق ہو جاؤں اور مجھ کو ڈر ہے کہ بڑے ہولناک دن میں مجھ کو سزا ملے یعنی روز قیامت کہ اس دن رنگ برنگ کے عذاب کافروں کو دیے جائیں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صاف صاف فرما دیجیے کہ میں تو اس دعوت توحید سے ہرگز منہ نہ موڑوں گا اور اللہ تعالیٰ ہی کو سچے خالص دل سے پوجوں گا اور کسی کو اس کا

اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ

کو ڈراتا ہے (فرماتا ہے) کہ اے میرے بندو! مجھ سے ڈرو O اور جو لوگ بتوں کی پوجا سے بچ گئے

اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ لا

اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے انہیں کے لیے (جنت کی) خوشخبری ہے تو (اے نبی!) آپ میرے (ان) بندوں کو خوشخبری دے دیجئے O

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

ان لوگوں کو (خوشخبری دے دیجئے) جو کان لگا کر (میری) بات سنتے ہیں پھر اس کی بہتر بات کی پیروی کرتے ہیں (جس میں ان کی بھلائی ہو) یہی ہیں

شریک نہ سمجھوں گا اور دین توحید کبھی نہ چھوڑوں گا۔ اب تم کو اختیار ہے کہ تم جو چاہو کرو‘ جو مذہب چاہو رکھو‘ جس کو چاہو پوجو شرک کرو خود سزا پاؤ گے۔ (یہ اجازت شرک نہیں ہے بلکہ غصہ اور خفگی اور تہدید ہے کہ آئندہ دیکھا جائے گا۔ چنانچہ غصہ بعد کو دنیا میں دیکھا گیا کہ جہاد کا حکم اترا اور قیامت میں عذاب ہوگا۔) کافروں نے یہ بھی کہا تھا کہ باپ دادوں کے طریقہ کو چھوڑتے ہو‘ سزاوار نہ ہوگا‘ نقصان اٹھاؤ گے۔ اس کا جواب اترا کہ (اے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ ٹوٹے اور نقصان میں تو وہ ہیں جو اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر رہے ہیں اور اچھی اچھی چیزیں عمدہ عمدہ گھر بار جوان کے لیے ہیں اس کو چھوڑ کر عذاب مول لیتے ہیں۔ بروز قیامت وہ ٹوٹے میں پڑیں گے‘ نہ دنیا ملی نہ دین‘ بے شک یہ خرابی و نقصان میں ہیں۔ (مروی ہے کہ ہر شخص کے لیے جنت میں مکانات حور و قصور ہیں‘ جو کفر کرتا ہے اس کی سب نعمتیں مسلمانوں کو دی جائیں گی تا کہ ان کو زائد ندامت و رنج ہو۔) ان کافروں کو دوزخ میں آگ سے سائبان ہیں‘ اوپر بھی اور نیچے بھی بچھونے اور وہ نیچے درجہ والوں کے لیے سائبان ہوں گے یعنی آگ ہر طرف سے گھیرے گی۔ یہ وہ عذاب ہیں جس سے خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور قرآن میں سمجھاتا ہے کہ اے مسلمانو! سمجھو اور ڈرو اور ہمارے احکام کی تعمیل کرو۔

۱۷ تا ۱۸- اے رسول! وہ اچھے بندے جنہوں نے عبادت شیطان و بت پرستی سے کنارہ کیا اور سچے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوئے‘ عاجزی کے ساتھ احکام اسلام مانے ان کو خوشخبری ہے (جب مرنے کا وقت ہوگا فرشتے مژدہ رحمت دیں گے‘ جب قیامت میں جنت کا حکم ہوگا اور دروازہ پر پہنچیں گے تو مبارک سلامت کا غل ہوگا‘ بشارت رحمت دی جائے گی)۔ اے رسول! ان اچھے بندوں کو دنیا میں بشارت دیجیے جو بات سن کر غور و تحقیق کرتے ہیں اور ہر بات میں عمدہ بات جو دیکھتے ہیں اس کو مانتے ہیں‘ مضبوطی کی طرف توجہ کرتے ہیں‘ شبہوں میں نہیں پڑتے‘ حق واضح پر اعتقاد رکھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں۔ وہ ایسے آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے راستہ کی ہدایت کی‘ صدق و صواب سمجھایا۔ یا ہر امر میں احسن طریقے لینے کی توفیق دی‘ وہ بڑے عقل والے ہیں اور دانش مند۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہنے سے بہت سے صحابہ کرام جو مشرف باسلام ہوئے ان کی شان میں یہ آیت اتری کہ ابوبکر کی اچھی باتیں سنی اور قبول کیں۔ یا یہ کہ عام ہے کہ ہر بات میں اچھائی لے لیتے ہیں اور برائی دور کرتے ہیں۔ سب دینوں سے اچھا دین دین اسلام سب مذہبوں میں حق اور درست ہے اور مذہبوں میں مذہب اہل سنت والجماعت ہے۔

هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ

جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی اور یہی لوگ عقل مند ہیں O کیا وہ شخص جس (کے کفر کے سبب اس) پر عذاب

كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

کا فرمان ثابت ہو چکا (نجات والوں کے برابر ہو جائے گا) تو کیا آپ (زبردستی ہدایت دے کر) آگ کے مستحق کو بچالیں گے O لیکن وہ لوگ

رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬

جو اپنے رب سے ڈرے ان کے لیے جنت میں بالا خانے ہیں ان کے اوپر اور بھی بالا خانے بنائے گئے ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں'

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو چکا' اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے O (اے سننے والے!) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ

السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا

نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس کو زمین کے چشموں میں بہایا پھر اس کے ذریعے مختلف رنگ کی کھیتی نکالتا ہے پھر

اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطٰمًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

وہ پک جاتی ہے تو تو اس کو زرد دیکھتا ہے پھر وہ اس کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے' بے شک ان سب باتوں

۱۹ تا ۲۰- اے رسول! وہ شخص جس پر عذاب کا فرمان ثابت ہو چکا اور اس کی قسمت میں معذب ہونا لکھا جا چکا تو کیا تم ایسے شخص کو جو آگ میں دیدہ و دانستہ پھنسا ہے اور یقیناً بد بخت ازلی ہے عذاب دوزخ سے بچا سکتے ہو' نجات دلا سکتے ہو' نہیں ہرگز نہیں' پس ان کے انکار سے غمگین نہ ہو- لیکن وہ آدمی جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں' موحد ہیں یعنی ابوبکر صدیق وغیرہ وہ اچھے قسمت والے ہیں' ان کے لیے جنت میں بالا خانہ دریچہ محل بلند عالیشان ہیں اور ان بالا خانوں پر اور بالا خانے مضبوط بنے ہوئے ہوا سے باتیں کرتے ہوئے آراستہ و پیراستہ' ان کے نیچے شراب ناب و آب صاف و شیر شفاف و شہد خالص کی نہریں رواں ہوں گی- اللہ کا سچا وعدہ مسلمانوں سے ہے- جس کو وہ ہرگز خلاف نہ کرے گا اور خدا کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے-

۲۱- اے رسول! تم نے کیا یہ خدا کی قدرت کا کرشمہ نہیں دیکھا اور قرآن میں اس کا ذکر نہیں سنا کہ اللہ آسمان سے مینہ اتارتا ہے' اس کو چشمہ چشمہ کر کے زمین میں چلاتا ہے نہریں' چشمے' ندیاں' نالے' تالاب وغیرہ پھر ان کے ذریعے سے مختلف قسم کی کھیتیاں پھل' پھول' اناج' میوے' گھاس وغیرہ نکالتا ہے' پھر وہ قریب خشکی آجاتا ہے' اس کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے- پہلے تو وہ ہرا بھرا لہلہاتا تھا اب وہ زرد زرد نظر آتا ہے- پھر اللہ اپنی قدرت سے اس کو سوکھی لکڑی بنا دیتا ہے' بھس ہو جاتا ہے- یونہی دنیا اور اس کے ساز و سامان' اس کی عیش و عشرت اس کے رہنے والوں کی مثل ہے کہ آخر فنا' ان باتوں میں

ع ۲/۱۶

لِذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ

میں عقل مندوں کے لیے بڑی عبرت (اور دھیان) کی بات ہے O تو پھر کیا وہ شخص کہ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے

عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ

تو وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی پر ہے (گمراہوں سنگ دلوں کے برابر ہو سکتا؟ ہرگز نہیں) تو ان لوگوں پر خرابی ہے کہ جن کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے (غفلت

فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ ق

کی وجہ سے) سخت ہیں، وہی کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں O اللہ تعالیٰ ہی نے اتاری یہ بہترین کتاب جو (اول سے آخر تک اپنے مضامین کی خوبی میں) ایک سی ہے

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ

اور دوہرے بیان والی ہے اس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں (اور رونگٹے) اور ان کے

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ

دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے سے سیدھا راستہ دکھاتا ہے اور جسے

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِىْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا ہدایت کرنے والا کوئی نہیں O تو کیا وہ شخص جو اپنے چہرے کو قیامت کے بُرے عذاب سے ڈھال بنائے

عقل والوں کے لیے بڑی عبرت و نصیحت ہے۔

۲۲- کیا وہ شخص کہ اللہ نے اس کے سینہ میں دروازہ علم و یقین کا کھول دیا' اس کے دل میں نور ہی نور اتارا اور وہ مسلمان ہو گیا۔ پس اس کا یہ حال ہے کہ اس کو اس کے پروردگار سے نور بالائے نور ملا ہے' اسلام اور اسلام کے دلائل قاطعہ بزرگی' خدا کی طرف دل کی توجہ' خدا اور رسول کا اتباع یعنی عمار بن یاسر اس جیسا ہو سکتا ہے۔ جس کے دل میں قساوت بدبختی بھری ہے یعنی ابوجہل وغیرہ۔ ہرگز دونوں ایک سے نہیں ہو سکتے' ان کے لیے جن کے دل خدا سے بے خبر و غافل ہیں سخت اور خشک اور تنگ ہیں ویل ہے۔ (یعنی افسوس ویل شدت عذاب اور بقول بعض جنگل کا کنواں یا نالہ پیپ اور خون کا جو دوزخیوں کی خوراک ہو گی) وہ کھلی گمراہی میں پھنسے ہیں' کافر ہیں۔

۲۳- اللہ نے سب کتابوں سے اچھی افضل اور اعلیٰ کتاب اتاری یعنی قرآن پاک جو متشابہ ہے یعنی ایک سی ہے' اس کی بعض آیتیں بعض سے مشابہ' وعدہ اور رحمت اور آخرت اور مغفرت اور عفو کی آیتیں آپس میں ایک سی ہیں' وعید عذاب زجر تخویف کی آیتیں آپس میں متشابہ ہیں اور وہ مثانی ہیں یعنی اس میں مضامین تاکید کے لیے اور خوب سمجھانے کے لیے بار بار سمجھائے گئے ہیں' پاس پاس دو طرح کا ذکر ہے' عذاب کے پاس رحمت کا' وعدہ کے پاس وعید کا' امر کے نزدیک نہی کا' زجر تخویف ترغیب و ترہیب' ناسخ و منسوخ' ایمان و کفر کا ذکر ملا ہوا ہے۔ اس مقدس کتاب میں ہیبت اور رحمت دونوں

وَقِيلَ لِلظّٰلِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

گا (یعنی آگ میں جھونکا جائے گا وہ نجات پانے والے کی طرح ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں) اور ظالموں سے کہا جائے گا: تم اپنے کیے کا مزہ چکھو O ان سے

فَأَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي

اگلوں نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا تو ان پر اس جگہ سے عذاب آیا کہ ان کو خبر نہ ہوئی O پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی زندگی ہی میں

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

وقف لازم

رسوائی کا مزہ چکھایا اور بے شک آخرت کا عذاب تو سب سے بڑا ہے' کاش کہ وہ جانتے O اور بے شک ہم نے اس

لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ قُرْاٰنًا

قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان فرمائیں کہ کسی طرح وہ دھیان کریں O وہ عربی زبان

ہیں' پہلے تو اس کتاب کو سن کر ان لوگوں کے دل جو خدا سے ڈرتے ہیں ہیبت کھا جاتے' رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں' کانپ اٹھتے ہیں' پھر جب رضوان و رحمت کا ذکر آتا ہے تو لطف الٰہی دستگیری کرتا ہے' ان کے بدنوں میں نرمی اور دلوں میں محبت کا مزا آ جاتا ہے۔ اللہ کے ذکر کی طرف اور رغبت بڑھ جاتی ہے۔ یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہے کہ زمین میں اتری ہے' خدا اس کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے مقدس و سچے طریقہ کی راہ دکھاتا ہے اور جس کو خود گمراہی میں چھوڑ دے' گمراہ قرار دے' اس کا پھر کوئی ہدایت کرنے والا نہیں' کوئی مرشد رہنما نہیں۔

۲۴- کیا وہ شخص جو قیامت کو عذاب کی سختی اپنے منہ سے ہٹائے گا اور وہ نہ ہٹے گی ان مقبول بندوں جیسا ہوسکتا ہے ہرگز نہیں' اس دن ظالموں کافروں سے کہا جائے گا کہ لو جو دنیا میں کماتے تھے' کفر کی باتیں کرتے تھے اس کا مزا آج چکھو اور سزا بھگتو۔ (ابوجہل وغیرہ کے ہاتھ گردن پر مثل مشکوں کے باندھ دیں گے' لوہے کا طوق پڑا ہوگا۔ زنجیر سے جکڑا ہوگا' جب دوزخ کی لپٹ آ کر پکڑے گی' منہ سے عذاب دفع کرنا چاہے گا مگر کیا فائدہ) اس وقت داروغہ دوزخ کہیں گے کہ آج بھاگتا ہے۔ دنیا میں جو ذوق و شوق سے کفر کرتا تھا اسی کا تو یہ جلوہ ہے۔ اب اچھی طرح اس کو چکھ کفر کا یہی نتیجہ ہے۔

۲۵ تا ۲۶- ان کافروں سے پہلے اگلے کافروں نے بھی اپنے رسولوں کی تکذیب کی تھی قوم ہود قوم صالح و شعیب وغیرہم اس کی سزا ان کو یہ ملی کہ آخر عذاب آ گیا اور اس طرح آیا کہ جس کا ان کو کچھ خیال بھی نہ تھا اور جانتے بھی نہ تھے۔ خدا نے ان کو ان کی زندگی دنیا میں بھی کفر کی ذلت دکھا دی اور عذاب چکھا دیا اور ذلیل و رسوا کر دیا اور قیامت کے عذاب کا تو کہنا ہی کیا' وہ سب سے بڑا ہے۔ مگر وہ سمجھتے اور مانتے نہیں' جب شامت آتی ہے تو آدمی مانتا نہیں ہے۔ اے رسول! یونہی یہ تمہارے زمانہ کے کافر ہیں' یہ آپ کی بات پر یقین نہیں کرتے ہیں' ان کا بھی وہی حشر ہونا ہے جو ان سے پہلوں کا ہوا۔

۲۷ تا ۲۸- ہم نے اس قرآن میں آدمیوں کے لیے ہر طرح سے سب مثلیں بیان کر دیں' کوئی دقیقہ فہمائش میں اٹھا نہ رکھا تاکہ وہ سمجھیں اور نصیحت پکڑیں۔ یہ قرآن ہے نہایت فصیح بامحاورہ زبان عربی میں جس میں کسی قسم کی کجی اور اختلاف وفتور و نقصان نہیں۔ توریت' انجیل' زبور وغیرہ اگلی کتب کے بھی مخالف نہیں' اس لیے اتارا ہے کہ لوگ نصیحت مانیں اور ڈریں

عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ

کا (بے عیب) قرآن ہے جس میں کوئی کجی نہیں تا کہ وہ ڈریں (اور کفر سے پرہیز کریں) O اور اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک غلام تو

شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ط

ایسا ہے کہ جس میں کئی بدخو آقا حصے دار ہیں اور ایک غلام صرف ایک ہی مولا کا ہے' کیا ان دونوں کی حالت برابر ہے؟ (یعنی چند معبودوں کی پوجا

اور اس کے احکام کی تعمیل کریں۔ (اس کے وقائع مذکورہ میں اور ان کے وقائع مذکورہ میں ذرّہ بھر کا فرق نہیں اور کیونکر ہو کہ ایک ہی متکلم کا کلام ہے۔ یا یہ کہ اصل توحید میں موافق ہے اور اگلی کتابوں کے نام لیواؤں نے جو کفر اختیار کرلیا ہے وہ خود ان کی کتابوں کے خلاف ہے۔ یہ قرآن بالکل ان کے مطابق ہے اور یونہی بعض احکام حدود میں بھی موافق ہیں۔ ان کے بہت سے احکام کو بدلتا بھی ہے' منسوخ کرتا ہے۔ سدی مفسر کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ یہ مخلوق نہیں)۔

ف: کلام الٰہی حقیقتاً وہ کلام ہے جو حق کی ازلیہ قدیمہ صفت ہے' اس کی ذات متعالی کے ساتھ قائم ہے' اس کو کلام نفسی کہتے ہیں' اس کی تعبیر ان حروف واصوات سے ہوئی جو ہمارے دلوں میں محفوظ اور قرآنوں میں منقوش ہیں' وہ صفحہ ہستی میں اصوات وحروف کے پیرایہ میں جلوہ گر ہوئے کلام لفظی ٹھہرے۔ یعنی اس کلام نفسی کی تعبیر اس کلام لفظی سے ہوئی اور یہ کلام لفظی بھی مخلوق ماسوا اللہ نہیں ہے بلکہ مخلوق الٰہی ہے یہ خلاصہ ہے قول متکلمین اہل سنت کا' ان میں سے بعض ان حروف مرتبہ کے بھی قائل ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تقدم وتاخر ہمارے آلات تکلم یعنی زبان ولب کا متصور ہے ورنہ فی نفسہا یہ تقدم وتاخر سے برتر ہیں۔ واللہ اعلم۔ اگلے زمانہ میں اس مسئلے میں بہت جھگڑا تھا۔ معتزلہ کلام الٰہی کو حادث مخلوقات بتاتے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل اسی بناء پر شہید کیے گیے۔ بعض جہلاء حنابلہ نے یہاں تک تشدد کیا کہ قرآن کے ان الفاظ مرتبہ کو جو زبان قاری سے نکلیں قدیم کہنا شروع کیا' نقوش مصاحف کے ازلیہ ہونے کے قائل ہوئے۔ متکلمین اہل سنت نے کلام کی دو قسمیں ٹھہرائیں' ایک نفسی اور ایک لفظی جس کا بیان اوپر ہوا اور قرآن میں جو بعض الفاظ قدیم ہونے پر دلالت کرتے تھے ان کو باعتبار نفسی کے اور جو بعض حدوث پر دلالت کرتے تھے ان کو باعتبار لفظی کے ٹھہرایا اور یوں موافقت ومطابقت کی اور یہی مذہب مطابق ارباب احادیث ودلائل عقلیہ مختار جماہیر اہل سنت وجماعت ٹھہرا۔ واللہ اعلم بالصواب

۲۹۔ اللہ نے ایک مثل بیان فرمائی ایک بندہ غلام تو ایسا ہے کہ اس میں بہت سے مالک شریک ہیں اور وہ سب آپس میں مختلف طبیعت کے ہیں' ایک ایک بات سے خوش دوسرا ناراض' کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے' کوئی کہیں پہنچتا ہے کوئی کہیں جاتا ہے' ایسا غلام سب کو خوش کرسکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ سب اس سے ناراض رہیں گے اور ایک غلام ایسا ہے کہ اس کا مالک ایک ہی ہے' وہ ہر وقت اس ایک ہی کی طرف متوجہ رہتا ہے' خالص دل سے اسی کو مالک جانتا ہے۔ آیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں' ان دونوں کا حال ایک سا ہوسکتا ہے ہرگز نہیں الحمدللہ حق واضح ہوگیا۔ سب تعریف وشکر خدا کے لیے ہے۔ یہ سب امثال قرآن بہت صاف طرح سمجھاتے ہیں' ان کے سمجھانے میں کوئی کمی نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ اکثر آدمی امثال قرآن کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور جانتے ہی نہیں' مسلمان موحد تو فقط ایک ہی خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں اور مشرک ڈانواڈول کی طرف توجہ کرتے ہیں' کبھی اس بت کو پوجا' کبھی اس کی پوجا کی اس کے آگے ناک رگڑی' پھر اگر بفرض محال وہ کچھ کر سکتے بھی ہوں تو بھی کچھ نہ کریں اور اس سے ان سب کی خدمت کبھی نہیں ہوسکتی حالانکہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتے' مالک حقیقی فقط خدا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾

کرنے والے صرف ایک اللہ تعالیٰ کی پوجا کرنے والے کے برابر ہو سکتے ہیں، ہرگز نہیں) سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے O

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

۳
ع ۱۰
۱۷

بے شک آپ کو بھی انتقال فرمانا ہے اور بے شک ان کو بھی مرنا ہے O پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے آپس میں جھگڑو گے O

۳۰ تا ۳۱۔ اے رسول! دنیا میں تم جب تک ہو پیغام پہنچائے جاؤ، کوشش کیے جاؤ، باقی فیصلہ یہاں نہ ہوگا۔ عنقریب تم بھی وفات پاؤ گے، یہ ظالم بخت کافر بھی مریں گے۔ پھر تم سب خدا کے سامنے بروز قیامت گفتگو کرو گے کہ تم نے ان کو پیغام پہنچایا اور انہوں نے نہ مانا، وہاں پورا فیصلہ ہوگا۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے اور جب اس کے پاس

اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِىْ

سچی بات آئے تو اس کو جھٹلا دے' کیا کافروں کا جہنم میں ٹھکانہ نہیں (کیوں نہیں) O اور وہ (نبی علیہ ﷺ)

جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ

جو حق بات لے کر آئے اور وہ مومن جنہوں نے اس کی تصدیق کی وہی (اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے) پرہیز گار ہیں O ان کے

مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ ج صلے

لیے ان کے رب کے پاس جو کچھ وہ چاہیں گے موجود ہے نیکوں کا یہی بدلہ ہے O

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ

تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بُرے سے بُرے کاموں کو ان سے (اتار دے) مٹا دے اور ان کے اچھے سے اچھے

بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ

کاموں پر جو وہ کرتے تھے ان کو ثواب (اور بدلہ) عطا فرمائے O کیا اللہ تعالیٰ اپنے خاص

عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ

بندے (نبی علیہ ﷺ) کے لیے کافی نہیں اور اے حبیب! وہ آپ کو اپنے ان معبودوں سے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ہیں ڈراتے ہیں

۳۲ تا ۳۵- اس سے زائد ظالم سرکش کفر میں کون ہوگا جو خدا پر تہمت باندھے اور جھٹلائے اور اس کے لیے اولاد و شریک ثابت کرے یعنی ابوجہل وغیرہ اور جب کوئی سچی یقینی بات اس کے پاس آئے تو اس کو جھٹلائے' کیا ان کافروں کا ٹھکانہ دوزخ میں نہ ہوگا؟ ضرور ہوگا اور جو سچی حق بات لایا یعنی رسول علیہ السلام کہ قرآن وتوحید واحکام الٰہی لائے اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی یعنی ابوبکر وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم تو وہ لوگ کفر وشرک وفواحش سے بچنے والے ہیں۔ ان کو خدا کے پاس جو وہ چاہیں گے اور خواہش کریں گے ملے گا۔ یہ جنت وکرامت محسنوں کے احسان کا بدلہ ہوگا۔ تاکہ خدا ان کے برے اعمال محو فرمادے اور ان کے اچھے کاموں کا جو وہ دنیا میں باخلاص کرتے رہے پورا پورا ثواب عمدہ سے عمدہ بدلہ دے۔

۳۶ تا ۳۷- کیا اللہ اپنے بندے اپنے رسول (علیہ السلام) کی مدد کے لیے کافی نہیں یعنی وہ کافی ہے۔ اے رسول! یہ کفار آپ کو ان چیزوں سے ڈراتے ہیں جو خدا کی قدرت کے سامنے بہت ہی حقیر ہیں اور کم درجہ ہیں۔ (وہ کفار کہتے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! بتوں کو برا نہ کہو وہ تم کو مجنون بنائیں گے' ستائیں گے) یہ لوگ گمراہ ہیں اور اللہ جس کو گمراہ

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

(وہ آپ کا کیا بگاڑ سکتے ہیں) اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں O اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے

مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ

اس کو کوئی بہکانے والا نہیں' کیا اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے O اور (اے نبی ﷺ!)

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کیے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ

بھلا دیکھو تو سہی تم جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ اس کی بھیجی ہوئی

اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ

تکلیف کو دور کر سکتے ہیں (ٹال سکتے ہیں) یا وہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس

هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ

کی مہربانی کو روک سکتے ہیں (ہرگز نہیں) آپ فرمایئے کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے اسی پر

قرار دے اور گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کون ہادی و رہبر ہو سکتا ہے' کوئی نہیں اور جس کو خدا ہدایت کرے اس کا کوئی بہکانے والا نہیں یعنی اصحاب رسول کا۔ کیا اللہ اپنے ملک وقدرت میں غالب نہیں' کیا وہ کافروں سے بدلہ لینے والا نہیں' ضرور ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عبد سے مراد حضرت خالد بن ولید ہیں کہ ان کو اسلام لانے کے بعد کافر ڈراتے تھے۔

۳۸- اے رسول! اگر کفارِ مکہ سے پوچھو گے کہ آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا تو مجبوراً جواب دیں گے کہ اللہ نے' پس تم کہنا کہ تم جو مجھ کو بتوں سے ڈراتے ہو تو یہ بتلاؤ کہ آیا ان میں بے حکم خدا کے کچھ قدرت ہے یا نہیں' آیا وہ بت لات وعزّیٰ' مناۃ وہبل وغیرہ جن کو تم پوجتے ہو اگر مصیبت کو تجھ سے ٹالنا چاہیں جس کا خدا نے ارادہ کیا ہو تو کیا وہ اس کو ٹال سکتے ہیں؟ اور خدا کے بگاڑے ہوئے کو بنا سکتے ہیں' ہرگز نہیں۔ اور اگر خدا میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے' رحمت وعافیت ونعمت دے تو اس کی بھیجی ہوئی نعمت کو وہ روک سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جب وہ خدا کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکتے تو پھر مجھ کو کیا ڈراتے ہو اور بت پرستی کی طرف بلاتے ہو۔ اے رسول! کہہ دو حسبی اللہ' بس مجھ کو خدا کافی ہے۔ میرا بھروسہ اسی پر ہے اور سچے مسلمان اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور لازم بھی یہی ہے کہ اسی پر بھروسہ رہے۔

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

بھروسہ کرتے ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اے میری قوم! (اگر تم میرا کہنا نہیں مانتے ہو تو) تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

میں اپنا کام (تبلیغ حق) کر رہا ہوں تو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا O کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

کر دے گا اور کس پر دائمی عذاب اترتا ہے O (اے نبی!) بے شک ہم نے آپ پر لوگوں (کی ہدایت) کے لیے

لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

یہ برحق کتاب نازل فرمائی پھر جو کوئی سیدھے راستے پر آئے گا تو وہ اپنی بھلائی

ع ۴ ۱۰ ۱ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع اَللّٰهُ

کے لیے اور جو کوئی گمراہ ہو گا وہ اپنی ہی برائی کے لیے گمراہ ہو گا اور (اے نبی!) آپ کچھ ان کے ذمہ دار نہیں O اللہ تعالیٰ ہی روحوں

يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ

کو قبضے میں لیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو مرتے نہیں ان کی روحوں کو خواب میں اپنے قبضے

فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى

میں کر لیتا ہے پھر جن پر موت کا حکم فرما دیا انہیں روک لیتا ہے

۳۹ تا ۴۰- اے رسول! کفارِ مکہ سے کہہ دو کہ اے قوم! اگر تم ایمان نہیں لاتے اور مجھ کو نقصان دینا چاہتے ہو تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر خوب میرے ہلاک ہونے کی فکریں کرو اور کوئی دقیقہ باقی نہ رہنے دو میں بھی اپنی فکر میں ہوں' عنقریب معلوم ہوا جاتا ہے کہ کون جھوٹا ہے اور کس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اس کو ذلیل کر دے اور کس پر خدا کا غضب ابدی اترتا ہے جو کبھی نہ ٹلے۔

۴۱- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے یہ معرفت جبرائیل سچا قرآن آپ پر اتارا جو حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے کہ اس سے آدمی ہدایت پائیں۔ پس تمہارا کام فقط یہی ہے کہ سنا دو سمجھا دو۔ اب جو ہدایت پائے گا تو وہ اپنی بھلائی کے لیے اور جو کفر کرے گا' قرآن کو نہ مانے گا تو اپنا نقصان کرے گا' گمراہ ہو گا' سزا پائے گا۔ کچھ تم ان کے ایمان کے ذمہ دار اور وکیل نہیں ہو کہ ایمان نہ لائیں تو تم سے مواخذہ ہو۔

۴۲- جب بندہ سوتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی روح ممیزہ کو قبض کرتا ہے اور وہی جب موت کا وقت آتا ہے تو اس

أَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ

اور دوسری روحوں کو ایک میعاد مقررہ تک چھوڑ دیتا ہے بے شک اس میں غور کرنے والوں کے لیے ہی (دلیلیں اور) نشانیاں ہیں O کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ

کافروں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اس کے مقابل) کچھ حمایتی اور سفارشی بنا رکھے ہیں' آپ فرمایئے: کیا (وہ حمایت کر سکتے ہیں)

شَيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ

اگرچہ وہ کسی چیز کے بھی مالک نہ ہوں اور ان میں کچھ عقل بھی نہ ہو O (اے نبی!) آپ فرمایئے کہ (حمایت اور) سفارش تو سب اللہ تعالیٰ کے ہی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

اختیار میں ہے' آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اس کے لیے ہے پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے O اور جب صرف اکیلے اللہ تعالیٰ

وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا

کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں یہ سن کر ان کے دل سمٹ جاتے ہیں (اور تنگ ہو جاتے ہیں) اور جب

ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

اللہ تعالیٰ کے سوا اور (فرضی معبودوں) کا ذکر ہوتا ہے تو وہ فوراً خوش ہو جاتے ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ

روح کو بھی قبض کرتا ہے جو سونے میں نہیں مرتی یعنی روح حیات کو' مگر جس جان پر موت واقع ہو جاتی ہے اس کو روک رکھتا ہے' بدن کی طرف واپس نہیں بھیجتا اور دوسری روح کو جو سوتے میں نہیں مرتی بلکہ علیحدہ کر لی جاتی ہے جب بندہ سوتے سے جاگتا ہے تو پھر واپس چھوڑ دیتا ہے اور جس وقت معین تک چاہتا ہے بدن سے متعلق رکھتا ہے۔ اس روح کے بار بار روکنے چھوڑنے میں فکر و غور کرنے والوں کے لیے عجیب و غریب حکمتیں ہیں جن کو وہی جانتا ہے یا جن کو وہ بتائے وہ جانتے ہیں یعنی انبیاء کرام و اولیاء عظام۔

۴۳ تا ۴۴- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا کفار مکہ بتوں کو اپنا خدا کے دربار میں سفارشی سمجھتے ہیں' یہ اس لیے ان کی عبادت کرتے ہیں کہ یہ ان کی شفاعت کریں تو آپ فرما دیجیے کہ ان خرافات خیالات سے باز آؤ' اگر یہ بت خدا کے یہاں کسی بات کے مالک نہ ہوئے تو تم کیا کرو گے یعنی وہ کفار کیا کر سکیں گے' ان کو وہاں کچھ بھی اختیار نہ ہوگا۔ وہ شفاعت کو جانتے بھی نہیں کہ کیا شئے ہے پھر کیا خاک شفاعت کریں گے۔ تم فرما دو کہ شفاعت بھی خدا کے اختیار میں ہے۔ جس کو چاہے گا منصب شفاعت دے گا۔ تمام کاموں کی بادشاہت اور پوشیدہ خزانے وغیرہ اور زمین اور اس کے خزانے گھاس وغیرہ سب خدا کے ہیں' وہ مالک ہے۔ تم سب قیامت میں اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے' اپنی اپنی جزاء سزا پاؤ گے۔

۴۵ تا ۴۶- اور جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے اور کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ کہا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ

عرض کیجئے کہ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے اور ظاہر کے جاننے والے اللہ تعالیٰ! تو ہی

بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ

اپنے بندوں کے درمیان جس معاملے میں وہ جھگڑتے ہیں فیصلہ فرمائے گا O اور اگر ظالموں کے پاس

ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ

جو کچھ زمین میں ہے سب ہوتا اور اسی قدر اس کے ساتھ اور بھی ہوتا تو ضرور وہ قیامت کے بُرے عذاب کے بدلے میں اسے دے کر چھوٹنا چاہتے

سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا

اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہو گی جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا (یعنی طرح طرح

يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا

کے سخت عذاب) O اور ان پر اپنے کرتوتوں کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور وہ (عذاب) جس کی وہ ہنسی بناتے تھے

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ز

ان پر آ پڑے گا O تو انسان کا عجب حال ہے جب اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو ہم کو پکارتا

جو آخرت و قیامت کے قائل نہیں نفرت کرتے ہیں اور توحید سے گھبراتے ہیں اور جب خدا کے سوا اور شریکوں لات و منات وعزیٰ وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جب خدا سے دعا مانگو اس کی طرف متوجہ ہو تو کہو: اے اللہ! ہم کو بھلائی دے اور بہتری کا ارادہ ہمارے ساتھ کر، تو ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جو باتیں بندوں سے پوشیدہ ہیں ان کا بھی واقف اور عالم ہے اور جو بندے جانتے ہیں ان کا بھی یعنی تیرا علم ہر شئے کو محیط ہے۔ تو ہی بندوں کی آپس میں ان باتوں میں جن میں وہ جھگڑتے تھے بروز قیامت فیصلہ فرمائے گا یعنی ان کے دین و مذہب کے بارے میں، کہ اچھوں کو جنت بروں کو دوزخ دے گا۔

۴۷ تا ۴۸۔ قیامت میں ان کا جو ظالم کافر ہیں یہ حال ہوگا کہ اگر ان کے پاس اتنا مال منال، عزت آبرو، جواہر، تجارت، شوکت ہو جتنی ساری زمین میں ہے بلکہ کل دنیا و مافیہا سے دوگنا تو بھی اس عذاب سے چھوٹنے کے لیے جان کو وہاں پہنچ کا سب دے ڈالیں اور دے کر عذاب سے پیچھا چھڑا لیں۔ مگر وہاں ان کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا۔ اس قدر عذاب الٰہی ظاہر ہوگا جس کا ان کے دل میں خطرہ ہی نہ گزرا۔ انہوں نے جس قدر برائیاں کی ہوں گی وہ سب پیش نظر ظاہر ظہور ہوں گی اور جن باتوں پر دنیا میں مذاق اڑاتے تھے یعنی عذاب الٰہی اور انکارِ رسول و قرآن وہی ان کو ہلاک کر دے گا اور لے ڈوبے گا۔

۴۹ تا ۵۱۔ جب کافر کو مصیبت شدت بلا پہنچتی ہے تو ہم کو یاد کرتا ہے، عاجزی سے پکارتا ہے، پھر جب اس کو

ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ؕ بَلْ

ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو کہنے لگتا ہے: یہ تو مجھے علم (اور عقل) کے ذریعے سے ملا ہے

هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِیْنَ

بلکہ وہ (نعمت) تو (فتنہ اور) آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں O بے شک ان کے اگلوں

مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ

نے بھی ایسا ہی کہا تھا تو ان کی کمائی ان کے کام نہ آئی O پھر ان کے کرتوتوں

سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَیُصِیْبُهُمْ

کی برائیاں ان پر آ پڑیں اور ان لوگوں میں جو لوگ ظالم ہیں ان پر بھی ان کی بد اعمالی کی برائیاں عنقریب آ پڑیں گی

سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ

اور وہ (اللہ تعالٰی کے) قابو سے باہر نہ ہو سکیں گے O کیا انہیں اس بات کا علم نہیں کہ بے شک

اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

اللہ تعالٰی جس کا چاہتا ہے اس کا رزق کشادہ اور فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، بے شک اس میں ایمان داروں کے لیے

رحمت سے دنیا کی نعمت دیتے ہیں تو بھول جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ضرور مجھ میں بھلائی نیکی دین کی اچھائی تھی جب ہی تو میری اچھائیاں خدا تعالٰی نے جان کر مجھ کو یہ نعمت دی ہے۔ بلکہ درحقیقت وہ نعمت فتنہ اور آزمائش ہوتی ہے اور ان کو ہلاک کرنے کی پوشیدہ تدبیر ہوتی ہے لیکن اکثر آدمی اس بات کو نہیں جانتے۔ وہ دولت دنیا ملنا خدا کا راضی ہونا سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ باتیں ان کافروں سے پہلے جو رؤساء کفار تھے اور ان سے پیشتر نافرمان گزرے ہیں انہوں نے بھی کہی تھیں، مگر ان کے مال ومنال، دولت وحشمت اور اقوال وافعال و بت پرستی وغیرہ نے جب ان پر عذاب الٰہی آیا کچھ فائدہ نہ دیا اور ان کی کسی بات نے ان کو نہ بچایا، وہ بری باتیں جو کرتے تھے اور مال ومنال پر جو اکڑتے تھے اس کی سزا نے ان کو پکڑ لیا۔ یونہی ان کفار مکہ میں سے جو مشرک رہیں گے عنقریب ان کی بدکاریوں کی سزا جیسے ان کے اگلوں کو پہنچی تھی ان کو بھی پہنچے گی، یہ کچھ خدا کو عاجز کر دینے والے عذاب سے چھوٹ کر بھاگ جانے والے نہیں۔

۵۲- کیا ان کفار مکہ نے یہ نہیں جانا کہ رزق کی کمی وبیشی سب خدا تعالٰی کے اختیار میں ہے اور اس پر کچھ مذہب کی اچھائی برائی کا مدار نہیں، وہ جس کو چاہتا ہے رزق بہت سا دیتا ہے اور مال زیادہ کرتا ہے اور وہ امتحان ہوتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگی فرماتا ہے اور وہ اس کی طرف سے مہلت ہوتی ہے۔ اس کمی وبیشی میں ایمان والوں کو جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کو مانتے ہیں خدا کی قدرت کی بے شمار نشانیاں ہیں۔

ع ۱۱ | ۲

لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾ قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ

بڑی نشانیاں ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر (گناہ کر کے) زیادتی

لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّهٗ

کی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ (جس کے لیے چاہتا ہے) سب گناہ معاف فرما دیتا ہے

هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيۡبُوۡۤا اِلٰى رَبِّكُمۡ وَاَسۡلِمُوۡا لَهٗ مِنۡ

بے شک وہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے O اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار

قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوۡۤا

ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے O اور اس اچھی سے

اَحۡسَنَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ

اچھی کتاب کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی اس سے پہلے کہ تم پر اچانک

الۡعَذَابُ بَغۡتَةً وَّاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۵﴾ اَنۡ تَقُوۡلَ نَفۡسٌ يّٰحَسۡرَتٰى

عذاب آ جائے اور تمہیں (اس کی) خبر بھی نہ ہو O (یہ کتاب اس لیے بھیجی گئی ہے) کہ کہیں کل کوئی جان یوں نہ کہے کہ

۵۳ تا ۵۹۔ وحشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جنگ احد میں شہید کیا تھا' پھر وہ مسلمان ہوئے اور بھی بعض اصحاب تھے کہ انہوں نے بڑے بڑے گناہ حالت کفر میں کیے تھے پھر مسلمان ہوئے تو وہ اگلے گناہوں سے ڈرتے تھے۔ اس بارے میں یہ حکم اترا کہ اسلام سب پچھلی خطائیں اور گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اور اپنے ان بندوں سے جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا' وہ کافر و مشرک تھے' زنا' قتل وغیرہ میں مشغول تھے فرما دیجیے کہ تم خدا کی رحمت و مغفرت سے ناامید نہ ہو' خدا تعالیٰ اس کے جو کفر سے توبہ کر کے ایمان لاتا ہے پچھلے سب گناہ ضرور بخش دیتا ہے' وہ مغفرت اور رحمت والا ہے' جو توبہ پر مرے گا اس پر ضرور رحم فرمائے گا اور یہ بھی فرما دیجیے کہ اے بندو! اپنے رب کی طرف متوجہ ہو' عاجزی کرو' کفر چھوڑ' اسلام لاؤ' اطاعت کرو اس سے پیشتر کہ تم پر عذاب الٰہی آئے کہ پھر تم مدد کے لیے چلاؤ گے اور کوئی مددگار نہ ہوگا اور جو باتیں صاف صاف بہت اچھی قرآن میں تمہارے رب کے پاس سے اتریں ان کا اتباع کرو یعنی محکمات قرآن پر عمل کرو' حلال و حرام کو بجا لاؤ' متشابہات پر صرف ایمان لاؤ قبل اس کے تم کو عذاب یک بیک آ گھیرے اور تم کو اس کے اترنے کی خبر بھی نہ ہو اور جب عذاب آ جائے تو اس وقت مرنے والی جان حسرت سے کہے گی کہ ہائے افسوس و ندامت ہے اس بات پر کہ میں نے عمر گذشتہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کمی کی اور اس کے ادائے حق کے بارے میں کوتاہی کی اور اپنی عمر رسول و قرآن کے ساتھ مسخراپن کرنے میں گزاری۔ یا کہے کہ اگر مجھ کو خدا ایمان دیتا

عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِىْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

ہائے افسوس ان تقصیروں اور کوتاہیوں پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے بارے میں کیں اور بے شک میں تو (ان احکام کی) ہنسی بنایا کرتا تھا O

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِىْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ

یا یوں نہ کہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت کرتا تو میں پرہیز گاروں میں ہو جاتا O یا جب عذاب دیکھے

حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِىْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

تو یوں نہ کہے: کاش کہ کسی طرح مجھے (دنیا میں) دوبارہ لوٹا دیا جائے تو پھر میں نیک ہو جاؤں O

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِىْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ

(اور اس کو جواب دیا جائے:) ہاں کیوں نہیں بے شک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے ان کو جھٹلایا اور (ان کے ماننے سے) تکبر کیا

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ

اور تو کافر ہی رہا O اور (اے سننے والے!) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھا ہے

وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾

قیامت کے دن تم ان کے منہ سیاہ دیکھو گے' کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے (ضرور ہے) O

وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ

اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو ان کی نجات کی جگہ بچائے گا' نہ انہیں کوئی (تکلیف اور) عذاب پہنچے گا

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ

اور نہ وہ غمگین ہوں گے O اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا فرمانے والا ہے اور وہی ہر چیز کا

اور ہدایت کرتا تو میں بھی موحدین متقین میں سے ہوتا۔ یا جب عذاب کا جوش دیکھے تو کہے کہ کاش! میں پھر دنیا میں لوٹوں تو توحید اور نیک اعمال اختیار کروں اور اس کا جواب خدا تعالیٰ یوں دے کہ اب دنیا کی تلاش ہے' جب دنیا میں تو تھا اور میرے رسول میرا فرمان لے کر آئے تھے تب تو جھٹلاتا تھا اور ایمان لانے سے غرور و تکبر کرتا تھا اور کافروں کے ساتھ رہنا پسند کرتا تھا' اب بھی انہیں کے ساتھ رہ اور جہنم میں جا' کفر کا یہی نتیجہ ہے۔

۶۰ تا ۶۳ - اے مخاطب! بروز قیامت جنہوں نے خدا پر تہمت اٹھائی تو دیکھے گا (یعنی یہود کو کہ عزیر کو ابن اللہ کہا اور نصاریٰ کو کہ مسیح کو ابن اللہ اور کفار عرب کو کہ ملائکہ کو بنات اللہ کہا) کہ ان کے منہ کالے ہوں گے اور آنکھیں کنجی بدشکل۔

شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ

مختار و نگہبان ہے O آسمان اور زمین کی کنجیاں (اور اختیارات) اسی کے قبضے میں ہیں اور جن لوگوں نے

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا وہ خود ہی نقصان میں ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے کہ اے جاہلو!

تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى

کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی عبادت کرنے کا حکم دیتے ہو O بے شک آپ کی طرف اور آپ سے پہلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ

انبیاء (علیہم السلام) کی طرف بھی یہی وحی کی گئی کہ (اے مخاطب!) اگر تو (اللہ کے ساتھ) شرک کرے گا تو تیرے اعمال ضرور اکارت و برباد

لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ

ہو جائیں گے اور ضرور تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا O بلکہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کر اور

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا

شکر کرنے والوں میں رہو O اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ایسی نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا (یعنی اس کے مرتبے کو نہیں پہچانا)

کیا جہنم میں غرور و تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہ ہوگا' ضرور ہوگا۔ خدا مسلمانوں متقیوں کو اپنے مطیعوں کو ان کے احسان و ایمان کے سبب نجات دے گا۔ غم ان کے پاس نہ پھٹکے گا۔ اللہ ہر ایک شئے کا پیدا کرنے والا ہے' سب سے برتر ہے' ہر شئے پر وکیل یعنی سب کا رزق رساں' سب کے اعمال کا گواہ ہے۔ تمام آسمان و زمین کے خزانوں کی کنجیاں اس کے پاس ہیں' جس کو جتنا چاہتا ہے دیتا ہے' جو رسول و قرآن کے ساتھ کفر کرتے ہیں وہ محروم خائب و خاسر ہوں گے۔ ان کو آخرت کی نعمتوں میں سے کچھ نہ دیا جائے گا' وہ خدا کی رحمت و نعمتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محروم کر دیے جائیں گے۔

۶۴ تا ۶۶۔ کفار مکہ نے جب بت پرستی کی درخواست حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تب یہ اترا کہ اے رسول! تم ان سے کہو کہ کیا تم اے نامعقول جاہلو! کافرو! مجھ کو یہ حکم اور رائے دیتے ہو کہ میں سوائے خدا کے غیروں کو پوجوں تم عجیب نامعقول ہو۔ اے رسول! آپ کی طرف اور آپ سے جو پہلے اور رسول گزرے ہیں سب کی طرف ہم نے یہ وحی بھیجی کہ جو کوئی شرک کرے گا خواہ امت ہو یا رسول اس کے اعمال سب بے کار ہوں گے اور نہایت خائب و خاسر سب بھلائیوں سے محروم ہوگا۔ بلکہ اے رسول! تم خدا کی توحید اختیار کرو اور پھیلاؤ اور خدا نے جو نعمت نبوت و کتاب و اسلام و معرفت تم کو دی اس کا شکر ادا کرو۔

۶۷۔ کافروں نے خدا کی عظمت کا خیال نہ کیا' جو اس کی عظمت و شان تھی اس کا پورا پورا حق ادا نہ کیا (یہودیوں نے جب یہ آیت اتری کہ خدا کو قرض دو یعنی اس کی راہ میں خیرات دو' وہ قیامت میں بدلہ دے گا"۔۔۔۔ کہا

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ

اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ کر اپنے قبضے میں کر لے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے وہ ان کے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ

شرک سے پاک اور بلند ہے O اور (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ

اور زمینوں میں ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے (مر جائیں گے) مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا (محفوظ رکھے گا) پھر اس (صور) میں دوبارہ

فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ

پھونکا جائے گا تو وہ سب کے سب فوراً (زندہ ہو کر) دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے O اور زمین اپنے رب کے نور سے

بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ

روشن ہو جائے گی اور نامۂ اعمال (لا کر) رکھے جائیں گے اور سب نبی لائے جائیں گے اور گواہ بھی (خاتم الانبیاء اور آپ کی امت کے لوگ ان

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ

پر گواہ ہوں گے) اور لوگوں میں انصاف سے سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا O اور ہر شخص کو جو کچھ اس نے

کہ خدا فقیر و محتاج ہے، ہم سے قرض مانگتا ہے اور بعض کہتے تھے کہ خدا کا ہاتھ تنگ ہے اور بند ہے۔ اچھی طرح رزق نہیں دیتا ہے۔ مالک بن ضیق وغیرہ یہودی یہ باتیں کہتے تھے۔ تب یہ آیت اتری) اس کی تو یہ شان ہے کہ بروز قیامت ساری زمین اس کے قبضہ و قدرت و اقتدار میں ہوگی اور سب آسمان لپٹے ہوئے اس کی قدرت کے سیدھے ہاتھ میں دھرے ہوں گے (قبضہ اور ہاتھ سے مراد قدرت اور حکومت کا اظہار ہے۔ خدا کے لیے ہاتھ ثابت کرنا اور پھر اس کو سیدھا ہاتھ کہنا متشابہات میں سے ہے۔ یا تو بطور استعارہ کہا گیا ہے یا اس کا مطلب کچھ اور ہی ہے جو ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ معانی ظاہرہ متبادرہ لغویہ پر اعتقاد رکھنا گمراہی ہے۔ حدیث میں ہے کہ خدا کے دونوں ہاتھ سیدھے ہیں اور مبارک) وہ ان باتوں سے اور سب کی عقول سے برتر ہے اور اس سے بھی جو شرک کرتے ہیں منزہ و رفیع و بلند تر ہے۔

۶۸ تا ۷۰۔ جب صور پھونکا جائے گا جتنے آسمان اور زمین کے رہنے والے ہیں سب ہلاک کر دیے جائیں گے اور سب کے ہوش و حواس غائب ہو جائیں گے مگر جو خدا چاہے گا (یعنی جنت اور دوزخ کے رہنے والے بقول بعض فنا نہ ہوں گے۔ بعض کہتے ہیں چاروں بڑے فرشتے پہلے نفخہ میں نہ مریں گے بعد میں وہ بھی مریں گے) پھر دوسرا نفخہ دوبارہ صور پھونکا جائے گا (دونوں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا) آسمان سے بارش ہوگی جس سے بدن بنیں گے یکا یک سب مردے قبروں سے نکل کر کھڑے ہو جائیں گے جیتے جاگتے دیکھتے بھالتے سنتے سمجھتے اور ساری زمین اپنے رب

ع ۷

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٧٠ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

عمل کیا ہے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور جو کچھ وہ کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے ○ اور کافروں کے گروہ

كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا

کے گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ

اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہاری قوم میں سے رسول نہ آئے تھے جو تم کو تمہارے

رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ

رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں آج کے دن کے ملنے سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہاں (بے شک آئے تھے)

كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٧١ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ٹھیک اترا ○ (ان سے) کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٧٢ وَ

میں چلے جاؤ اس میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہو گا تو غرور کرنے والوں کا کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے ○ اور جو

کے نور سے چمک اٹھے گی۔ (یہاں نور سے مراد عدل ہے) اور نامۂ اعمال سب کے سامنے رکھے جائیں گے، سیدھے الٹے ہاتھوں میں دیے جائیں گے اور پیغمبروں کو اور شہداء کو بلایا جائے گا۔ (شہداء سے مراد رسول ہیں، بعض شہداء سے وہ لوگ مراد لیتے ہیں جو رسولوں کی تبلیغ کی گواہی دیں گے) اور محکمہ عدل قائم ہوگا اور سچے سچے عین انصاف و تحقیق سے فیصلے کیے جائیں گے، کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ ایسا نہ ہوگا کہ کسی کی نیکی کا بدلہ کم دیا جائے بلکہ بہت زائد دیا جائے گا اور برائی کا بدلہ اتنا ہی دیا جائے گا جتنی برائی ہوگی۔ ہر جان کو اپنی اچھائی اور برائی کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور خدا ہر بات کا سب کے خیر و شر کا عالم ہے۔

۷۱ تا ۷۲۔ اور کفار فوج در فوج گروہ گروہ مرتبہ بہ مرتبہ اول سے لے کر آخر تک جہنم میں داخل کیے جائیں گے، یہاں تک کہ جب کفار دوزخ پر پہنچیں گے اس کے وہ دروازے جو ہمیشہ سے بند تھے کبھی نہ کھلے تھے ٹھونک کر کھولے جائیں گے، زبانیہ محافظین دوزخ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس دنیا میں رسول نہ آئے تھے جو شکل میں تمہارے جیسے آدمی تھے جو تمہارے رب کے اوامر و نواہی تم کو سناتے تھے اور اس دن کے عذابوں اور مصیبتوں سے تم کو طرح طرح سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ بے شک آئے تھے مگر ہم نے کفر کیا۔ لہٰذا عذاب کا فرمان جو ان کے حق میں روز ازل سے لکھا جا چکا تھا حق ہوگیا۔ تب کہا جائے گا یعنی زبانیہ کہیں گے کہ دوزخ کے دروازے میں گھسو اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہیں رہو۔ افسوس! غرور والے متکبر، منکر، کافروں کا قیامت میں کیا ہی برا ٹھکانہ ہوگا۔

سِيۡقَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَى الۡجَـنَّةِ زُمَرًا ‌ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوۡهَا

اپنے رب سے ڈرا کرتے تھے ان کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہ

وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا وَقَالَ لَهُمۡ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ طِبۡتُمۡ

وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے: آپ پر سلام ہو آپ بڑے اچھے رہے

فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِيۡنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ صَدَقَنَا

تو جنت میں ہمیشہ رہنے کے لیے چلے جایئے O (جنتی) کہیں گے: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں (اور اس کا شکر

وَعۡدَهٗ وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَـنَّةِ حَيۡثُ نَشَآءُ‌ ۚ

ہے) کہ اس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اس (جنت کی) زمین کا ہمیں مالک بنا دیا کہ

فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الۡمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيۡنَ مِنۡ حَوۡلِ

ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں تو عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے O اور تم فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے

الۡعَرۡشِ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ‌ ۚ وَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡحَـقِّ

اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوئے دیکھو گے اور لوگوں میں انصاف سے سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور (جنتی

وَقِيۡلَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۵﴾ ع

اور فرشتوں کی زبان سے) یہ کلمہ جاری ہوگا کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے O

۷۳ تا ۷۵- جو اپنے رب کے مطیع فرمانبردار متقی تھے وہ فوج درفوج جنت میں بھیجے جائیں گے۔ حتی کہ جب جنت کے دروازہ پر پہنچیں گے جو ان کے استقبال میں پہلے سے کھلے ہوں گے اور پھر پورے پورے کھولے جائیں گے۔ جنت کے خزانچی ان کو تعظیم وتکریم وتسلیم عرض کر کے اندر لیں گے اور مبارک باد اور تہنیت اور خوشخبری دیں گے۔ کہیں گے کہ لیجیے اب آپ پاک ومطہر وفوز وفلاح والے عیش وخوشی والے ہوئے اب جایئے اور ہمیشہ چین سے رہیے نہ موت ہے نہ یہاں سے نکلنا۔ وہ یہ نعمت وعظمت کرامت دیکھ کر کہیں گے: شکر واحسان اس پاک خدا کا جس نے اپنا وعدہ سچا فرمایا اور ہم کو جنت کی زمین کا مالک بنایا' جہاں چاہیں ہم رہیں' اب تو وہ ہماری ملک ہے' واہ وا! اللہ کے لیے خالص دل سے نیک کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا مرتبہ ہے کتنا ثواب ہے۔ اس وقت فرشتے علی الاعلان نظر آئیں گے کہ عرش کے آس پاس حلقے باندھے ہوئے صفیں آراستہ کیے ہوئے کھڑے ہوں گے' اپنے رب کی تسبیح اور تعریف اس کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہوں گے اور سب کے درمیان میں امتوں اور رسولوں میں عدل وانصاف سے حکم دیا جائے گا اور جب حساب وکتاب سے فراغت پائیں گے تو

ایاتہا ۸۵ رکوعاتہا ۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — (۴۰) سورۃ المؤمن مکیۃ (۶۰)

سورۂ مومن مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں پچاسی آیات' نو رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ

حٰمٓ O اس کتاب کا نازل کرنا اللہ تعالیٰ زبردست علم والے کی طرف سے ہے O جو گناہ معاف

وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ

فرمانے والا اور توبہ قبول کرنے والا (منکروں کو) سخت عذاب دینے والا (اور ماننے والوں کو) بڑا انعام دینے والا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اسی کی

اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

طرف (سب کو) پھرنا ہے O اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں تو وہی جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں

فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

تو (اے سننے والے!) کافروں کا شہروں میں (تکبر سے اترا کر) چلنا پھرنا تجھے دھوکے میں نہ ڈالے O ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم

وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ

اور ان کے بعد بہت سے گروہوں نے (اپنے زمانے کے رسولوں کو) جھٹلایا اور ہر امت نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں

اچھے لوگ کہیں گے کہ شکر و احسان ہے اس اللہ تعالیٰ کا جو تمام جہانوں کا سب جن و انسانوں کا سردار و مالک و آقا ہے۔

سورۃ المؤمن

ا تا ۳- "حم" سے مراد "حم الامر" ہے یعنی جو ہونا تھا وہ سب ہو چکا' سب کی تقدیر میں جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ یا ان حرفوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ یہ قرآن اس اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے جو زبردست اور سب پر غالب ہے' جو کافروں سے بدلہ لینے والا مسلمان و کافر سب کا عالم ہے۔ مسلمانوں کے گناہ بخشنے والا ہے' جو شرک سے توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول کرنے والا ہے' جو شرک پر مرا اس کو سخت شدید عذاب دینے والا ہے۔ صاحب طول یعنی احسان و فضل و رحمت مسلمانوں پر کرنے والا ہے' کافروں سے بے پرواہ ہے' ان کی سزا پر طاقت والا ہے' اس کے سوائے کوئی معبود نہیں' سب مسلمانوں اور کافروں کا ٹھکانہ اسی کی طرف ہے۔

۴ تا ۶- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! خدا کی آیتوں کی تکذیب تو وہی لوگ کرتے ہیں اور آپ کو اور قرآن کو تو وہی نہیں مانتے ہیں جو ہٹ دھرم ضدی کافر ہیں۔ اے رسول! آپ ان کے ملکوں ملکوں پھرنے سے اور تجارت و حکومت و شان و شوکت کے بڑھنے سے دھوکے میں نہ پڑیں۔ ان کی ظاہری شان و شوکت و تجارت وغیرہ کچھ چیز نہیں۔ ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم نے نوح کو جھٹلایا اور نوح (علیہ السلام) کے بعد اور گروہوں نے اپنے اپنے رسولوں کو جھٹلایا اور ہر گروہ نے یہی ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں اور ایذاء دیں' ہلاک کر دیں' ان کا دین نہ پھیلنے دیں اور جھوٹی جھوٹی باطل باتیں اور لغو جھگڑے اٹھائے تاکہ

لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ قف

اور باطل (اور غلط) طریقے سے جھگڑا کیا تاکہ اس کے ذریعے (دین) حق کو مٹا دیں (اور کمزور کر دیں) تو میں نے ان کو پکڑا

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵ وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ

پھر (ان پر) میرا عذاب کیسا ہوا O اور اسی طرح کافروں پر آپ کے رب کا فرمان

كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝۶ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ

ثابت ہو چکا ہے کہ بے شک وہ دوزخی ہیں O وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو

حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ

اس کے آس پاس ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح اور پاکی بیان کرتے رہتے ہیں

لِلَّذِينَ آمَنُوا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ

اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں (اور یوں کہتے ہیں) کہ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم

لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝۷

ہر چیز پر حاوی ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے تو ان کو بخش دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے O

وقف لازم

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حق اور سچے مذہب کو شبہ میں ڈالیں مگر کچھ نہ ہوا۔ آخر کار میں نے ان کو پکڑ لیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔ خیال کرو کہ ان کو کس کس طرح کے عذاب دیے اور ان کا کیا انجام ہوا۔ یونہی اے رسول (علیہ السلام)! آپ کے رب کا کلمہ عذاب و سزا رسول کے منکروں پر ثابت و متحقق ہو چکا ہے کہ وہ ضرور ہو کر رہے گا اور وہ ضرور بروز قیامت دوزخ میں داخل ہوں گے۔

۷ تا ۹- جو فرشتے اللہ کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں یعنی تخت رب العزت کو اور وہ جو اس کے آس پاس صف بہ صف گھومتے عرش کا طواف کرتے ہیں وہ سب اپنے رب کے فرمانبردار بندے ہیں' اس کی تسبیح و تعریف کرتے ہیں' ایمان والے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو رسول و قرآن پر ایمان لاتے ہیں مغفرت کی دعا مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار! تیری رحمت عظمٰی ہر چیز کو احاطہ کیے ہوئے ہے' سب پر عام و شامل ہے اور تیرا علم بھی ہر شے کو محیط و گھیرے ہوئے ہے' تو ہر بات کا عالم ہے' تو ان لوگوں کو جو شرک سے توبہ کریں اور تیری سیدھی راہ پر چلیں یعنی اسلام اختیار کریں بخش دے اور عذاب و دوزخ سے ان کو محفوظ رکھ وہ ان سے دور رکھ۔ اے رب! ان کو اپنی جنت عدن میں جو مقربین' انبیاء' اولیاء و ملائکہ کا مسکن ہیں جس کا تو نے اس کا ان سے قرآن میں وعدہ کیا ہے داخل فرما' ان کو اور ان کے باپ دادوں کو اور ان کی عورتوں اور بال بچوں کو جو مومن موحد تھے۔ تو اپنے ملک میں عزت والا' اپنی قدرت میں غلبہ والا' اپنے حکموں فرمانوں میں حکمت والا ہے۔ ان کو دنیا میں بری باتوں سے گناہوں سے محفوظ رکھ تاکہ ان کو آخرت میں عذاب نہ ہو' جس کو تو دنیا میں گناہوں سے اور آخرت میں عذاب سے بچاتا

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِي وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ

اے ہمارے رب! اور ان کو بسنے کے باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے باپ داداؤں اور بیویوں اور اولادمیں جو

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

کوئی نیک ہوں ان کو بھی (جنت میں داخل فرما) بے شک تو ہی زبردست'

الْحَكِيْمُ ۝ۙ۸ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ

حکمت والا ہے ۝ اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جس کو تو اس دن گناہوں کی شامت سے بچالے تو بے شک تو نے اس پر بڑی

رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ

ع ۱ ۹ ۶

مہربانی فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہے ۝ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا (قیامت کے دن) ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ جب تم

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ

کو ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اس وقت یقیناً اللہ تعالیٰ کی بیزاری تم سے اس سے زیادہ ہوتی تھی کہ جتنی بیزاری آج دوزخ

فَتَكْفُرُوْنَ ۝۱۰ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ

کا عذاب دیکھ کر تم کو اپنی جانوں سے ہے ۝ کافر کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہمیں دوبارہ موت دی

ہے تو تو اس کو درحقیقت اپنی پوری بڑی رحمت کا مستحق بناتا ہے' اس کو دارین میں معزز ومکرم معصوم رکھتا ہے اور یہ تیری رحمت بڑی فوز وفلاح وکامیابی ہے کہ جنت ملی دوزخ کے عذاب سے بچے۔

۱۰ تا ۱۲- اور جنہوں نے اللہ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کو نہ مانا' اس کے ساتھ کفر کیا' جب دوزخ میں جائیں گے تو اپنی جان کو کوسیں گے اور لعنت کریں گے' اپنے اوپر آپ ہی غصہ ہوں گے۔ تو ان سے فرشتے کہیں گے کہ تم تو آپ ہی اپنے اوپر غصہ ہوتے ہو مگر دنیا میں خدا کے غصہ کا کچھ خیال نہ کرتے تھے جب تم کفر کرتے تھے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو اس سے ڈراتے تھے حالانکہ خدا تعالیٰ کا غصہ تمہارے غصہ سے کہیں بڑھ کر ہے تم اس کے غصہ سے نہ ڈرتے تھے جب کہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور تم کفر وانکار کرتے تھے۔ کافر کہیں گے: اے پروردگار! تو نے ہمیں دوبار مارا دوبار جلایا (دو موتیں ایک وقت قبض ارواح دوسری بعد سوال منکر نکیر اور دو زندگیاں ایک وقت سوال منکر نکیر دوسری بروز قیامت) اب ہم نے بہت مصیبتیں اٹھائیں اور اب ہم خوب سمجھے اور گناہوں کا اقرار کیا کہ ہم بہت برے تھے' ہم مشرک تھے اب آیا کوئی طریقہ ایسا اور بھی ہے کہ یہاں سے نکل کر پھر دنیا میں جائیں اور ایمان لائیں اور اس ابدی غم سے چھوٹیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ تم کو یہ عذاب کیوں ہوتا یوں ہی ہوا کہ جب دنیا میں اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا تھا یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا جاتا تھا' تمہیں توحید خدا ماننے کو کہا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور جب شرک کیا جاتا تھا' بتوں کا ذکر ہوتا تو تم خوش ہو کر

فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ⑪ ذٰلِكُمْ

اور دوبارہ زندہ فرمایا تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا پھر اب (آگ سے) نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے O (جواب دیا جائے گا:

بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ

کوئی راہ نہیں) یہ دائمی عذاب اس لیے ہوا کہ جب تم کو اکیلے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور اگر اس کے

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ⑫ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ

ساتھ شریک ٹھہرائے جاتے تھے تو تم مان لیتے تھے تو اب حکم اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سب سے بلند (اور) بہت بڑی شان والا ہے O وہی

لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ⑬

اللہ تعالیٰ ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لیے روزی اتارتا ہے اور نصیحت وہی مانتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے O

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ⑭

تو تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو خالص اسی ہی کے بندے ہو کر اگرچہ کافر برا مانیں O (وہ اپنے مقبول بندوں کو)

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى

بلند درجے دینے والا عرش کا مالک ہے وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ایمان کی جان (وحی)

اقرار کرتے تھے اس کی جزاء تو آگ ہی ہے۔ سب حکم اللہ ہی کا ہے وہ اپنے بندوں میں فیصلہ فرماتا ہے اسی نے کافروں کو دوزخ کا حکم دیا۔ وہ ہر شے سے بلند و برتر ہے ہر شے سے بڑا ہے سب حاکموں کا حاکم ہے جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔

۱۳- اے اہل مکہ! اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ وہی تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اپنی توحید اپنی ربوبیت اپنی قدرت کی نشانیاں عجائب وغرائب دکھاتا ہے کہ بہت سے کافروں کو تباہ کیا اور مسلمانوں کو غالب کیا اور آسمان سے مینہ یعنی رزق اتارتا ہے۔ مگر سوائے ان مسلمانوں کے جو اللہ کی طرف سچے دل سے متوجہ ہیں نصیحت کوئی قبول نہیں کرتا۔

۱۴ تا ۱۷- اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو پوجو اپنا دین اسی کے لیے خالص کرو اس کی توحید و عبادت سچے دل سے بجا لاؤ اگرچہ کافروں کا جی جلے اور وہ نہ پسند کریں۔ وہ خدا بڑے مرتبے والا درجوں کا بلند کرنے والا ہے یعنی آسمان کا پیدا کرنے والا ہے جو نہایت بلند ہے عرش اعظم کا مالک ہے اپنی روح جس بندہ پر چاہتا ہے اپنے حکم سے ڈالتا ہے یعنی روح القدس جبرائیل اس کو جس پر چاہتا ہے اپنا حکم یعنی وحی دے کر بھیجتا ہے۔ چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن دے کر بھیجا تاکہ وہ بندہ اس وحی کے ذریعہ سے اس دن کے عذاب سے ڈرائے جو ملنے کا دن ہے آپس میں سب ملیں گے۔ یا یہ کہ سب بندے خدا تعالیٰ سے ملیں گے۔ اس دن قبروں سے نکل کر زمین پر ظاہر ہوں گے خدا سے کوئی شے مخفی نہیں رہ سکتی نہ وہ خود نہ ان کے اعمال۔ جب پہلا نفخہ موت کا ہو لے گا اور سب مر جائیں گے تب اکیلا خدا ہی خدا رہ جائے گا اس وقت وہ فرمائے گا کہ آج

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ

نازل فرماتا ہے تا کہ وہ (نبی) ملاقات کے دن (یعنی قیامت کے دن) سے (لوگوں کو) ڈرائے O جس دن لوگ (قبروں سے باہر نکل کر)

بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۗ لِمَنِ الْمُلْكُ

ظاہر ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ پر ان کی کوئی بات چھپی نہ رہے گی (وہ فرمائے گا:) آج کس کی حکومت ہے (پھر فرمائے گا:)

الْيَوْمَ ۗ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا

اکیلے اللہ تعالیٰ سب پر غالب کی (حکومت) ہی ہے O آج ہر جان اپنے کیے کا بدلہ پائے گی

كَسَبَتْ ۗ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ

آج کسی پر زیادتی نہ ہو گی، بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے O اور (اے نبی ﷺ!)

يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۗ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ

ان کو قریب آنے والے (خوف و مصیبت کے) دن سے ڈرائیے جب کہ دل غم سے گھٹ گھٹ کر گلوں تک آ جائیں گے اس دن

مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا

ظالموں کا نہ کوئی دوست (بچانے والا) ہو گا اور نہ کوئی سفارشی کہ جس کی بات مانی جائے O اللہ تعالیٰ چوری چھپے کی نگاہ اور

تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۗ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

دل کا بھید سب کچھ جانتا ہے O اور اللہ تعالیٰ سچا فیصلہ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو

بادشاہت وحکومت ومملکت کس کی ہے اور کون ملکیت کا دعوے دار ہے؟ جب کچھ جواب نہ ملے گا تو خود ہی ارشاد فرمائے گا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جو واحد قہار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ تم سب پر غالب ہے۔ اس دن ہر جان اچھی بری اپنے اعمال کا بدلہ پائے گی، کسی پر ظلم نہ ہوگا کہ نیکیاں کم کر دی جائیں یا برائیاں زائد کر دی جائیں۔ خدا جلد حساب لینے والا سزا اجزاء دینے والا ہے جب حساب لے گا بہت جلد لے گا۔

۱۸ تا ۲۰۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کفار کو اس دن سے ڈراؤ جو جلدی کا دن ہے یعنی جلد آنے والا ہے۔ یا یہ کہ اس دن ایک آدمی دوسرے کی طرف جلد دوڑے گا۔ اس دن دل غم اور رنج کے مارے گلوں میں آ کر اٹک رہے ہوں گے اور کلیجے منہ کو آتے ہوں گے، غم کے مارے جانیں گھٹتی جاتی ہوں گی۔ ظالم کافروں کا نہ کوئی رشتہ دار ہوگا کہ نفع دے اور نہ کوئی سفارشی جس کی سفارش چلے۔ اللہ تعالیٰ ہر بات جانتا ہے، آنکھوں کی چوری یعنی کن انکھیوں سے نیچے نیچے دیکھنا اور ایک بار کے بعد پھر چھپ کر تکنا سب جانتا ہے اور دل کی باتیں جو تنہائی کے وقت ہوتی ہیں اور آدمی چھپاتا ہے وہ بھی جانتا

ع ۲ / ۱۱ / ۷

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۲۰

یہ کفار پوجتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے' بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ سنتا (اور) دیکھتا ہے O

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے

الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا

زیادہ قوت والے اور ملک میں ان کی نشانیوں سے زیادہ نشانیاں باقی چھوڑنے والے تھے تو

فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ

اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں پر پکڑا اور ان کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے

اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۲۱ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

کوئی نہ بچا سکا O یہ (عذاب ان پر) اس لیے ہوا کہ بے شک ان کے پاس ان کے (زمانے کے) رسول کھلی نشانیاں

فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۲

لے کر آتے تھے تو انہوں نے (ان کا) انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا' بے شک اللہ تعالیٰ زبردست سخت سزا دینے والا ہے O

ہے۔ بروز قیامت حق وانصاف کا حکم کرے گا اور جس مسلمان کے حق میں جس کی شفاعت چاہے گا قبول فرمائے گا اور وہ ہر وقت عدل وصدق کا حکم فرماتا ہے اور جن کو یہ کفار پوجتے ہیں یعنی بت وہ خاک شفاعت نہ کر سکیں گے۔ یا یہ کہ کچھ حکم نہیں دے سکتے اور خدا ہر زبان میں ہر بات سنتا ہے اور جانتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے حکم فرماتا ہے اس کا حکم کوئی ٹال نہیں سکتا۔

۲۱ تا ۲۲۔ کیا ان کفار مکہ نے خدا کے ملک اور خدا کی زمین میں گشت نہیں کیا کہ کارخانہ ہائے قدرت دیکھ کر عبرت پکڑتے اور دیکھتے کہ اگلے کافروں کا کیا حال ہوا جو ان سے کہیں زائد قوی تھے اور مضبوط پہلوان' ان سے ہزاروں درجے زائد تھے' ان کی نشانیاں زمین میں اب تک موجود ہیں۔ قلعہ مکانات شہر ویران پڑے ہیں' وہ بہت پھرنے والے اور بڑی تجارت ومال وسامان والے تھے' انہوں نے کفر کیا خدا نے ان کو پکڑ لیا' سزا دی اور خدا کے عذاب سے ان کو کوئی بچانے والا نہ ملا۔ یہ عذاب ان پر یونہی آیا کہ جب ان کے پاس ان کے رسول آتے تھے اور اللہ کے اوامر ونواہی سناتے تھے اور معجزات دکھاتے تھے تو وہ کفر کرتے تھے' جھٹلاتے تھے' خدا نے یہ سزا دی کہ ان کو پکڑ لیا' ہلاک کر ڈالا' وہ بڑی قوت والا' سخت عذاب دینے والا ہے۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰی

پھر ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند (ظاہر حجت) دے کر، فرعون اور

فِرۡعَوۡنَ وَہَامٰنَ وَقَارُوۡنَ فَقَالُوۡا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ﴿۲۴﴾

ہامان اور قارون کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا: یہ بڑا جھوٹا جادوگر ہے O

فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡحَقِّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوا اقۡتُلُوۡۤا اَبۡنَآءَ

پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہمارے پاس سے حق (پیام) لے کر آئے تو انہوں نے کہا: جو

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ وَاسۡتَحۡیُوۡا نِسَآءَہُمۡ ؕ وَمَا کَیۡدُ

اس پر ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو اور کافروں کا داؤ

الۡکٰفِرِیۡنَ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ذَرُوۡنِیۡۤ اَقۡتُلۡ

محض غلط بھٹکنا پھرنا ہوتا ہے O اور فرعون نے کہا: مجھے چھوڑ دو کہ

مُوۡسٰی وَلۡیَدۡعُ رَبَّہٗ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّبَدِّلَ دِیۡنَکُمۡ اَوۡ

میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور وہ اپنے رب کو (مدد کے لیے) بلائیں کیونکہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ تمہارا دین بدل

اَنۡ یُّظۡہِرَ فِی الۡاَرۡضِ الۡفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوۡسٰۤی اِنِّیۡ عُذۡتُ

دیں یا زمین میں فساد ظاہر کریں O اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: میں تو اپنے اور تمہارے رب کی

۲۳ تا ۲۵- اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو فرعون اور اس کے وزیر ہامان اور موسیٰ (علیہ السلام) کے چچازاد بھائی قارون کے پاس نو (۹) معجزے اور قوی ظاہر دلیل دے کر بھیجا تو انہوں نے کہا: موسیٰ (علیہ السلام) جادوگر ہیں، لوگوں میں تفرقہ ڈالتے ہیں اور بڑے دروغ گو ہیں کہ خدا پر افتراء اٹھاتے ہیں۔ جب موسیٰ (علیہ السلام) توریت لے کر آئے اور ہمارا حکم ان کو پہنچایا تو انہوں نے کہا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ جو قوم مومنین ہیں ان کے لڑکوں کو مار ڈالو اور ان کی عورتوں کو باندیاں بنا لو یعنی پھر قتل کرنا شروع کرو اور انہوں نے یہ حکم دیا، حالانکہ کافروں کا داؤ کچھ چیز نہیں، نرا دھوکہ اور گمراہی اور بے ایمانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر اور دھوکہ کو ملیامیٹ کر دیا، ان سب کو ہلاک کر دیا۔

۲۶ تا ۲۷- اور فرعون نے کہا کہ مجھے کوئی نہ روکے، مجھے چھوڑ دو، مجھے موسیٰ (علیہ السلام) کو مار لینے دو، وہ کہتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اور وہ میرے سوا کوئی اور خدا جانتا ہے لو اب میں اس کو مارتا ہوں وہ اپنے اس خدا کو پکارے جس کا رسول اپنے آپ کو بتاتا ہے دیکھو کیسے بچاتا ہے۔ میں اگر موسیٰ (علیہ السلام) کو چھوڑ دوں تو خوف ہے کہ کہیں یہ تمہارا سچا دین بت

ع ۳/۸

بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ ع

ہر ایک متکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہیں لاتا ہے پناہ لے چکا ہوں (تو تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے) O

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ

اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن مرد نے جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا (فرعونیوں سے) کہا: کیا تم ایک ایسے شخص کو

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ

اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ

کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آیا ہے پھر اگر (بالفرض) وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال خود اس پر

يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو اس کی ان باتوں میں سے جن کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے تم پر کوئی نہ کوئی آفت پڑے گی

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو ہدایت نہیں فرماتا ہے O اے میری قوم کے لوگو! آج تمہاری حکومت

فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ

ہے اس زمین میں تم کو غلبہ ہے (تو تم بتاؤ) اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر آیا تو ہماری مدد کون کرے گا؟

پرستی نہ بدل ڈالے یا زمین میں فساد نہ پھیلائے جسے ہم نے بسایا ہے' کہیں ہماری قوم کے ساتھ ویسا برتاؤ نہ کرے کہ بچوں کو مار ڈالے' عورتوں کو باندیاں بنائے (ایک قرأت میں ''وان یظھر'' ہے اور ایک میں ''وان یظھرا'' اور ایک میں ''یظھر'' افعال سے ہے ایک میں ظہور سے ہے یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ کہیں مقابلہ کرے اور دین توحید پھیلائے۔) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ چاہتا ہوں اور اس کے حفظ وامن میں داخل ہوتا ہوں ہر غرور کرنے والے سرکش کافر کے شر سے جو آخرت سے نہیں ڈرتا اور اس پر ایمان نہیں لاتا یعنی فرعون اور اس کے مددگاروں کے شر سے میں اپنے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں' وہ مجھے ان کے شر سے بچائے اور محفوظ رکھے۔

۲۸ تا ۲۹۔ جب فرعون نے موسیٰ (علیہ السلام) کے قتل کا ارادہ کیا تب ایک مرد خدا نے جو فرعون ہی کی قوم میں سے تھا یعنی اس کا چچا زاد بھائی حزبیل نامی اور اپنا ایمان ان سے چھپاتا تھا بولا (مروی ہے کہ حزبیل نے سو برس تک اپنا ایمان چھپایا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ قوم فرعون میں سے نہ تھا۔ اس تقدیر پر ''من ال فرعون'' ''یکتم'' کا متعلق ہوگا اور کلام میں تقدیم وتاخیر

قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ

فرعون نے کہا: میں تم کو وہی سمجھاتا ہوں جو مجھے بہتر معلوم ہوتا ہے اور میں تو تم کو سیدھا بھلائی کا ہی

الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

راستہ بتاتا ہوں O اور (اس کے جواب میں) اس ایمان والے نے کہا: اے میری قوم! مجھے تمہاری نسبت اگلی امتوں جیسی

مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ

مصیبت کے دن کا خوف ہے (جنہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا) O جیسے (اللہ تعالیٰ کے عذاب کا) دستور قوم نوح

ثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے ان کے ساتھ گزرا اور اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں پر کچھ ظلم

لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾

نہیں کرنا چاہتا O اور اے میری قوم! میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی (یعنی قیامت کے دن) O

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ

جس دن کہ تم (اپنے لوگوں سے) پیٹھ پھیر کر بھاگو گے (اور) تم کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا

ہوگی) کہ افسوس اے لوگو! یہ کیا کرتے ہو؟ کیا موسیٰ علیہ السلام کو مارتے ہو ان کا کیا قصور ہے کیا ان کو اس بات پر مارتے ہو کہ وہ توحید کو مانتے ہیں اور خود رسالت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اللہ کو اپنا رب بتاتے ہیں اور تمہارے پاس کھلی کھلی نشانیاں نبوت کی اور اوامر و نواہی لے کر آئے ہیں کیوں مارتے ہو اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اس کا عذاب اس کو خود ملے گا اور جھوٹ اس کو لے ڈوبے گا اور اگر وہ سچا ہے اور تم نے جھٹلایا ہے تو کچھ نہ کچھ عذاب تو دنیا ہی میں تم کو پہنچ جائے گا۔ خدا اپنے دین کا راستہ کسی سرکش ہٹ دھرم مشرک دروغ گو کو نہیں دکھاتا ہے۔ اے قوم فرعون! آج تو خوب عیش میں ہو اور بنظر ظاہر تمہارا غلبہ ہے ملک مصر کے مالک ہو مگر یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے اوپر بسبب تکذیب موسیٰ علیہ السلام کے عذاب الٰہی آ گیا تو تم میں سے کون روکنے والا ہے اور ہمارا بچانے والا ہے۔ فرعون نے کہا کہ میں تو تم کو وہی بتاؤں گا جو میں جانتا ہوں یعنی اپنے سوا کسی کو معبود نہیں جانتا اس کا تم کو حکم کرتا ہوں اور میں تم کو سوائے سچی اور اچھی راہ کے حق و ہدایت کی راہ کے کوئی بری راہ نہیں دکھاتا ہوں۔

۳۰ تا ۳۳۔ حزبیل نے کہا کہ اے قوم! مجھ کو یہ خوف ہے کہ کہیں تم پر ایسا عذاب نہ آ جائے جیسا اگلوں پر آیا۔ پہلے گروہ ہلاک ہوئے جیسے نوح علیہ السلام کی قوم پر آیا جیسے عاد قوم ہود پر آیا جیسے قوم صالح پر آیا ان کے بعد بہت کافروں پر آیا خدا تعالیٰ بے گناہ بندوں کو نہیں ستاتا ان کے حق میں ظالم نہیں۔ اے قوم! مجھ کو خوف ہے کہ عذاب روز تناد کو پہنچے (یعنی پکارنے کے دن کا کہ آپس میں ایک دوسرے کو پکارے گا یا یہ کہ اصحاب اعراف جنت دوزخ والوں کو پکاریں گے۔

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا ہدایت کرنے والا کوئی نہیں O اور بے شک اس سے پہلے یوسف تمہارے پاس

يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا

کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تو تم برابر ان کے لائے ہوئے (پیغام) میں شک ہی کرتے رہے یہاں

جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ

تک کہ جب انہوں نے انتقال فرمایا تو تم نے کہا کہ اب ان کے بعد اللہ تعالیٰ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا

بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

اللہ تعالیٰ اسی طرح گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے ان لوگوں کو جو حد سے بڑھنے والے شک کرنے والے

مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾ ۚۖ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ

ہوتے ہیں O جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کو ملی ہو جھگڑا کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے

اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ

نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک کس قدر سخت بیزاری کی بات ہے اللہ تعالیٰ

اس صورت میں ''تناد'' مہموز لام ہوگا اصل میں ''تنادی'' تھا یا بہ معنی فرار ہو ''تناد'' تشدید دال مضاعفہ یعنی ایک ایک سے بھاگے گا)۔ آج تو مقابلہ کو تیار ہو اس دن عذاب الٰہی سے تمہارا بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور خدا جس کو اپنے دین سے گمراہی میں چھوڑتا ہے تو اس کا کوئی مرشد و رہنما و مددگار نہیں۔

۳۴۔ اے میری قوم! موسیٰ سے پہلے یوسف بہت سے اوامر و نواہی و علم تعبیر رؤیا اور بچے کی گواہی سے براءت بذریعہ چاک دامنی کرنے زلیخا کے تمہارے پاس آئے تھے' جب تک وہ زندہ رہے تم ان پر ایمان نہ لائے' ہمیشہ شک ہی میں رہے حتی کہ جب وہ انتقال کر گئے تب بھی تم نے کفر کیا اور کہا کہ نہ یوسف رسول تھے نہ اب بعد میں کوئی رسول آئے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ جو شرک کرتا ہے' حد سے بڑھتا ہے اور شک میں مبتلا ہوتا ہے اس کو یونہی اس کی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے' ڈھیل دے دیتا ہے۔ وہ گمراہی میں سرگرداں پھرتا رہتا ہے' اس کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی ہے۔

۳۵۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی آیتوں میں جھوٹے خیالات پکا کر جھگڑتے ہیں ان کے پاس نہ کوئی عقلی دلیل ہے نہ کوئی حکم ظاہر خدا کے پاس سے ان کو ملا ہے یعنی ابو جہل وغیرہ کافر جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن کو جھٹلاتے ہیں' بروز قیامت ان پر خدا کا بہت ہی بڑا غصہ ہوگا اور مسلمان لوگ بھی ان پر دنیا میں سخت غصہ کرنے والے ہیں۔ یعنی آخرت میں خدا سزا دے گا اور دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھوں نہایت ذلیل و خوار ہوں گے اور خدا ہر غرور و تکبر کرنے والے' حق قبول کرنے سے

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

ہر متکبر سرکش کے سارے دل پر اسی طرح مہر کر دیتا ہے O اور فرعون نے (اپنے وزیر

يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ

ہامان سے) کہا کہ اے ہامان! میرے لیے ایک بہت اونچا محل تیار کر تاکہ میں ان راستوں تک جو آسمان

السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَ

کے راستے ہیں پہنچ جاؤں اور موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور بے شک میں تو موسیٰ (علیہ السلام) کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں

كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ

اور یوں ہی فرعون کے بُرے کام اس کی نظروں میں اچھے کر کے دکھائے گئے تھے اور وہ (سیدھے) راستے سے روک دیا گیا تھا

وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ

اور فرعون کی تدبیریں اور اس کا داؤ ہلاک و تباہ ہونے والا ہی تھا O اور اس ایمان والے نے کہا: اے میری قوم!

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ ج يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ

تم میری پیروی کرو میں تم کو بھلائی کے سیدھے راستے پر لے چلوں گا O اے میری قوم! یہ دنیا کی

انکار والے کے دل پر کفر کی چھاپ اور مہر لگا دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ اس پر ایمان کا اثر نہ ہوگا لہٰذا اپنے علم ازلی کے مطابق اس کے دل پر لکھ دیتا ہے کہ یہ ایمان نہ لائے گا۔

۳۶ تا ۳۷۔ فرعون نے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ اے ہامان! موسیٰ (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ آسمان والے خدا نے مجھ کو بھیجا ہے تو میں اس کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اے ہامان! میرے لیے ایک بہت بلند مکان بنوا دے کہ میں آسمان کے دروازوں تک پہنچ جاؤں اور وہاں جا کر آسمان پر چڑھ کر موسیٰ (علیہ السلام) کے خدا کو دیکھوں موسیٰ (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ خدا آسمان والا ہے تو میں اس بات میں ان کو جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ (ہامان نے نہ بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے کی تدبیر میں مشغول ہوا) فرعون کے لیے اس کے اعمال خبیثہ یونہی زینت دیے گئے اور اس کی نگاہوں میں اچھے کر کے دکھائے گئے تھے اور وہ حق و ہدایت سے روک دیا گیا یعنی شیطان نے اس کی برائیاں اس کو اچھی کر کے دکھائیں اور اس نے بہت ہی مکر کیے مگر اس کے سب مکر ہلاک و تباہ اور بے کار گئے۔

ف: اس بارے میں اختلاف ہے کہ آیا فرعون نے واقع میں مکان عالیشان بنانے کو وزیر ہامان سے کہا تھا یا بطور تمسخر موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کے انکار کے لیے ایسا کہا تھا جب آسمان تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا تو پھر موسیٰ کے خدا کا حال کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ صاحب تفسیر عباسی کا مذہب ثانی ہے یعنی وہ محل بنانے کا انکار کرتے ہیں۔

۳۸ تا ۴۴۔ اس شخص نے جو ایمان لایا تھا یعنی حزبیل نے کہا کہ اے قوم! میرا کہا مانو دین میں میری اتباع کرو میں تم

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ

زندگی تو (کچھ تھوڑے دنوں کا) برتنا ہی ہے اور بے شک آخرت (کا گھر) وہ ہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ○ اور جو کوئی

سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ

برائی کرے گا تو اسے صرف اتنی ہی سزا دی جائے گی اور جو نیک کام کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت

اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا

(بشرطیکہ) وہ مسلمان بھی ہو وہ جنت میں داخل ہوں گے ان کو وہاں

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْۤ

بے حساب رزق ملے گا ○ اور اے میری قوم! مجھے کیا ہوا کہ میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں (صرف تمہاری ہمدردی کے لیے)

اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ

اور تم مجھ کو آگ کی طرف بلاتے ہو ○ کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ اس کو شریک کروں

بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا

جس کا مجھے علم بھی نہیں اور میں تمہیں عزت والے بہت بخشنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف بلاتا ہوں ○ اب ظاہر (اور ثابت) ہو گیا

تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ

کہ تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو اسے بلانا کہیں بھی کام نہیں آ سکتا نہ دنیا میں نہ آخرت میں

وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

اور بے شک ہم سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور بے شک حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں ○

کو حق و ہدایت کا سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے قوم! زندگانی دنیا پر بھروسہ مت کرو، یہ فانی ہے، تھوڑے دنوں کا سامان ہے جیسے رکابی، پیالہ وغیرہ کہ آج ہے کل نہیں اور آخرت کا عیش جو جنت میں مسلمانوں کو ملے گا حقیقت میں وہی ہمیشہ رہے گا کیونکہ اصل میں تو وہی دار القرار ہے کہ ہمیشہ رہے گا کبھی نہ بدلے گا نہ فنا ہوگا لہٰذا تم ایمان لاؤ کفر چھوڑو۔ اس لیے کہ جو دنیا میں برے کام کرے گا، شرک و کفر اختیار کرے گا اس کو برا ہی بدلہ ملے گا یعنی دوزخ اور جو مرد و عورت اچھے کام کرے گا خالصاً للہ بشرطیکہ وہ مسلمان ہو، اخلاص والا ہو تو وہ اچھا بدلہ پائیں گے، جنت میں داخل ہوں گے، وہاں طرح طرح کے رزق دیے جائیں گے، بے اندازہ بے حساب و بے خوف و بے زوال ہوں گے۔ اے قوم! خیال تو کرو کہ میں تو تمہارا نفع چاہتا ہوں اور

فَسَتَذْكُرُونَ مَآ أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِىٓ إِلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ

تو عنقریب (وہ وقت آئے گا کہ) جو میں تم سے کہتا ہوں اسے یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں بے شک

ٱللَّهَ بَصِيرٌۢ بِٱلْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقَىٰهُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِ مَا مَكَرُوا۟ ۖ وَحَاقَ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے ○ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کی برائیوں سے اس مومن کو بچا لیا

بِـَٔالِ فِرْعَوْنَ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا

اور فرعون کے لوگوں کو بُرے عذاب نے آ گھیرا (اور وہ ہلاک کر دیئے گئے) ○ (برزخ میں ان پر یہ عذاب ہو رہا ہے کہ) وہ صبح و شام

غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا۟ ءَالَ فِرْعَوْنَ

آگ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں (یعنی ان کو آگ سے جھلسایا جاتا ہے) اور جس دن قیامت برپا ہوگی (تو حکم ہوگا کہ) فرعونیوں کو (دوزخ

أَشَدَّ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَإِذْ يَتَحَآجُّونَ فِى ٱلنَّارِ فَيَقُولُ ٱلضُّعَفَـٰٓؤُا۟

کے) سخت عذاب میں داخل کر دو ○ جب دوزخی آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور اپنے بڑے (متکبر) سرکشوں سے

تم میرا نقصان' میں تو تم کو نجات اور توحید حق کی طرف بلاتا ہوں یعنی ایمان کی طرف اور تم مجھ سے شرک کرنے کو کہتے ہو' دوزخ کی طرف بلاتے ہو کہ میں کفر کروں اور خدا کے ساتھ ان چیزوں کو شریک کروں جن کو میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ناچیز اور عاجز ہیں' وہ اس کی ذرّہ بھر چیز میں بھی شریک نہیں۔ تم بتوں کی طرف بلاتے ہو میں خدا کی طرف جو غالب ہے' کافروں سے بدلہ لینے والا ہے' مسلمانوں کو بخشنے والا ہے۔ تم جس کی طرف بلاتے ہو اس کو نہ دنیا میں کچھ قدرت حاصل ہے نہ آخرت میں کچھ اختیار نہ اس میں بولنے کی طاقت اور ہم سب کو موت کے بعد خدا کی طرف لوٹنا ہے اور مشرک ظالم ضرور دوزخ میں جانے والے ہیں۔ وہ دنیا میں نہیں مانتے نہ مانیں عنقریب اس بات کا حال کھل جائے گا جو میں کہتا ہوں کہ نافرمانوں کے لیے دوزخ کا عذاب ایسا ہوتا ہے اور میں اپنا معاملہ خدا کو سونپتا ہوں' اس پر میرا بھروسہ ہے' وہ سب مسلمانوں کافروں کے حالات سے خوب واقف ہے' وہ سب کو ان کے اعمال کی جزا سزا دے گا۔

۴۵ تا ۴۶۔ جب اس مؤمن نے خدا سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بچالیا یعنی فرعون وغیرہ نے جب ان کے قتل کا ارادہ کیا تب ان کی مدد خدا نے کی اور ظالموں سے محفوظ رکھا اور آخر کار نہایت سخت عذاب نے فرعون اور اس کی قوم کو ہی آ گھیرا یعنی ڈوب گئیں۔ ان کی روحیں صبح و شام قیامت تک دوزخ پر پیش کی جاتی ہیں اور دوزخ ان کو دکھائی جاتی ہے اور دوزخ کی آگ کی لپٹیں ان کو جھلساتی ہیں' جلاتی ہیں۔ یہ عذاب ان پر قیامت تک ہوتا رہے گا۔ جب قیامت قائم ہو گی تو خدا فرشتوں کو حکم کرے گا کہ لو آج فرعون کی قوم کو نہایت سخت عذاب میں نیچے کے طبقے میں داخل کر دو۔

نوٹ: اس آیت سے قبر کا عذاب ثابت ہوا اور احادیث صحیحہ میں اس کی تفصیل ہے کہ کافروں اور مسلمان گناہ گاروں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے' پھر مسلمانوں کو ان کے پسماندگان کی دعا و ایصال ثواب کی برکت سے عذاب سے نجات ملتی ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا

کہیں گے کہ ہم تو تمہارے ہی تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کچھ حصہ بھی

نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ

دور کر سکتے ہو O متکبر (سرکش) کہیں گے کہ اب تو ہم اور تم سب ہی اس میں پڑے ہوئے ہیں

اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ

(کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا) بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرما چکا O اور دوزخی جہنم کے داروغوں

جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا

سے کہیں گے کہ تم اپنے رب سے عرض کرو کہ وہ ہم سے کسی دن تو عذاب ہلکا کر دے O وہ کہیں گے:

اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ

کیا تمہارے پاس زمانے کے رسول روشن نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ کافر کہیں گے: کیوں نہیں' داروغہ کہیں گے کہ تم خود

وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ ع ۵ ۱۳ ۱۰

ہی (اپنے رب سے) عرض کرو اور کافروں کا عرض کرنا بالکل بے کار ہو گا O بے شک ہم اپنے رسولوں اور

۴۷ تا ۴۸- جب سب کفار دوزخ میں جمع ہوں گے تو آپس میں جھگڑا کریں گے' رؤساء اور غرباء آپس میں نزاع کریں گے' ضعیف غریب کافر جو رؤساء سرکش متکبرین مضلین کے تابع تھے اپنے ان سرداروں گروؤں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے کفر میں تابع تھے' تم نے ہم کو کافر کیا' اب اس وقت تم ہماری کچھ مدد کر سکتے ہو؟ اور آگ کے عذاب میں رؤساء کافر کہیں گے کہ اب ہم تم سب یکساں ہیں' عاجز ہیں' ہم خود تم سب کے ساتھ اور معبودوں کے ہمراہ دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں' خدا نے اپنے سب کافر بندوں پر عذاب نار کا حکم لگا دیا یعنی اس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ کافروں کے لیے نار ہے مسلمانوں کے لیے جنت ہے۔

۴۹ تا ۵۲- جب دوزخیوں پر عذاب کی سختی ہوگی اور صبر باقی نہ رہے گا اور خدا کو پکارتے پکارتے تھک جائیں گے تو دوزخ کے دربان خزانچی فرشتوں سے کہیں گے کہ تم اپنے پروردگار کو پکارو کہ ہم سے کچھ تو عذاب کم کر دے' جتنا دنیا کا دن ہوتا تھا اتنی ہی دیر مہلت مل جائے۔ زبانیہ دربان فرشتے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس خدا کے رسول وقتاً فوقتاً آیا کرتے تھے' کیا معجزات نہ دکھاتے تھے' کیا اوامر ونواہی الٰہی تم کو نہ پہنچاتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں آتے تھے اور ہم کو ڈراتے تھے مگر ہم نہ مانتے تھے' تب زبانیہ دربان فرشتے کہیں گے کہ ہم تو دعا نہیں کر سکتے' اگر تمہارے جی میں آئے تو تم خود ہی پکارو یعنی بطور استہزاء کہیں گے کہ خدا سے دعا کرو۔ حالانکہ کافروں کی دعا بالکل بیکار و بے فائدہ ہوگی مقبول نہ ہوگی۔ یا دعا سے مراد عبادت ہو یعنی کافروں کی عبادت خواہ بتوں کی ہو خواہ خدا کی جو دنیا میں کرتے تھے سب بے کار تھی۔ ہم ضرور اپنے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾

ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اس روز بھی جب کہ گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کے روز) O

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

جس دن کہ ظالموں کو ان کے حیلے بہانے کچھ کام نہ دیں گے اور ان کے لیے لعنت ہی ہو گی

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا

اور ان کے لیے بُرا گھر (جہنم) ہو گا O اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت نامہ (توریت) عطا فرمائی

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا O عقل مندوں کی ہدایت اور نصیحت کے لیے O

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ

تو (اے نبی ﷺ!) آپ صبر کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے (لوگوں کے) گناہوں کی معافی چاہیے اور

بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ

صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے (یعنی نماز پڑھئے) O بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ

رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی دنیا میں بھی مدد کرتے تھے ان کو غالب کرتے ہیں ان کی مدد کرتے ہیں اور بروز قیامت بھی جب گواہیوں کے دفتر کھلیں گے تب بھی وہ ہی غالب ہوں گے۔ (''اشھاد'' سے مراد یا رسول ہیں یا کراماً کاتبین نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے۔) اس دن ظالم کافروں کو ان کی خوشامد اور ان کے عذر سے کچھ نفع نہ ہوگا۔ ان پر لعنت ہے اور ان کے لیے بہت برا گھر ہے۔

۵۳ تا ۵۴- اور ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی یعنی توریت جو ہدایت تھی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا، (حضرت) داؤد (علیہ السلام) پر زبور، (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) پر انجیل نازل کی جن میں ہدایت ہے، گمراہی سے نجات ہے اور عقل والوں کے لیے اچھی نصیحت ہے۔

۵۵- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صبر کریں کہ یہود و نصاریٰ مشرکین جو بھی ایذاء دیں اس کو برداشت کریں، اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق و یقینی ہے کہ تمہاری مدد ہوگی اور تمہارا دشمن ہلاک ہوگا۔ خدا کی نعمتوں کے شکر کے ادا ہونے میں جو تمہارے اصحاب سے تقصیر ہوئی ہے اس کے واسطے استغفار کرو، اپنے خاص اور عام امتی سب کے لیے بخشش مانگو اور صبح و شام اپنے رب کے نام کی تسبیح و تعریف کرو۔

۵۶ تا ۵۸- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں یعنی رسول و قرآن پاک کو

فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰٮهُمۡ‌ۙ اِنۡ فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ اِلَّا

کی آیتوں میں بغیر کسی سند کے جو انہیں ملے جھگڑا کرتے ہیں ان کے سینوں میں صرف ایک غرور (اور بڑائی)

كِبۡرٌ مَّا هُمۡ بِبَالِغِيۡهِ‌ ۚ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ

کی ہوس ہے جس کو وہ حاصل نہ کر سکیں گے تو آپ (ہر شر سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیے بے شک وہی سننے والا

الۡبَصِيۡرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اَكۡبَرُ مِنۡ خَلۡقِ

دیکھنے والا ہے O بے شک (عقل مندوں کے نزدیک) آسمانوں اور زمین کا بنانا آدمیوں کے

النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسۡتَوِى

بنانے سے بہت بڑھ کر ہے لیکن اکثر لوگ جانتے ہی نہیں O اور اندھا

الۡاَعۡمٰى وَالۡبَصِيۡرُ ۙ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

اور آنکھوں والا برابر نہیں اور نہ وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے بدکاروں کے

نہیں مانتے' جھوٹے خیالات پکاتے ہیں' نہ کوئی حجت و دلیل ہے نہ کوئی قیاس کہ ان کے پاس خدا کے ہاں سے آئی ہو۔ وہ بڑے متکبر و مغرور ہیں۔ ان کے دلوں میں حق قبول کرنے سے غرور اور ان کو اپنے لیے عظمت و عزت ملنے کا خیال ہے جس تک وہ پہنچ نہ سکیں گے اور وہ خیال اور آرزو ان کی پوری نہ ہوگی یعنی یہود کہتے ہیں کہ نبی آخر الزمان حضور پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں' وہ تو دجال ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ وہ خدا کی آیت و نشانی ہے اور اس کی ایسی عظمت و شان ہے کہ جب وہ بادشاہ ہوگا تو سارا ملک ہم یہود کا ہو جائے گا۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی' ان کے سینوں میں جو سلطنت کی خواہش و غرور باقی ہے اس وجہ سے یہ باتیں کرتے ہیں جو ان کو نہ ملے گی۔ پس یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں' بالخصوص دجال کے شر سے۔ اور اللہ تعالیٰ سب باتوں کا سننے والا ہے اور یہودیوں کا اور ان کے مآل سیاہ یعنی برے انجام کا اور فتنہ دجال کا دیکھنے والا ہے اور آسمان و زمین کی پیدائش سب آدمیوں کی پیدائش سے کہیں بڑھ کر ہے مگر اکثر آدمی سمجھتے نہیں اور یقین نہیں کرتے یعنی دجال کی حقیقت اور اس کی عظمت خدا تعالیٰ کے سامنے جس نے آسمان و زمین پیدا کیے خاک برابر بھی نہیں' وہ ایک شعبدہ باز آدمی ہوگا جو جادو یا شعبدہ سے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالے گا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا' یہودی اس کو خدا مانیں گے' مسلمان اس کو کافر سمجھیں گے' اس کی پیشانی پر کاف۔ ف۔ ر یا کافر لکھا ہوگا' مسلمان اس کو پڑھ کر اس کے فتنہ سے بچیں گے اور اندھا اور دیکھنے والا ہرگز برابر نہیں ہو سکتے یعنی مسلمان اور کافر ثواب و کرامت میں یکساں نہیں ہو سکتے اور نہ وہ جو حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر ایمان لائے اور انہوں نے خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے اچھے کام کیے کافر و مشرک' بدکار کے برابر ہو سکتے ہیں۔ اے لوگو! تم قرآن کی مثلوں کو بالکل نہیں سمجھتے اور غور نہیں کرتے۔

لَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ

برابر ہو سکتے ہیں تو تم بہت ہی کم دھیان کرتے ہو O بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے

لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ

اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے O اور تمہارے

رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ

رب نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول فرماؤں گا' بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی

ع ۶/۱۱ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے O وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کہ جس نے تمہارے آرام کے لیے رات بنائی اور دن (تمہاری) آنکھیں

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾

کھولنے والا بنایا' بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے O

وقف لازم ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى

وہ ہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو پھر تم

۵۹- بے شک قیامت آنے والی ہے اور ضرور آنے والی ہے' اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں مگر اکثر آدمیوں کو اس کا یقین نہیں۔

۶۰- اور اے بندو! تمہارے رب کا ارشاد ہے' اس نے یہ کہا ہے کہ مجھ کو ہی پکارو اور مجھ کو ہی پوجو' میری توحید کو مانو' میں تم کو جواب دوں گا' ثواب دوں گا' جنت میں داخل کروں گا' تمہاری طرف رحمت سے متوجہ ہوں گا' جو میری توحید و عبادت سے اور مجھ پر ایمان لانے سے غرور کرتے ہیں عنقریب وہ دوزخ میں ذلیل وخوار ہو کر داخل ہوں گے۔ دعا سے مراد یا توحید ہے یا عبادت یا توبہ یا اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ۔

۶۱ تا ۶۳- وہ خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات پیدا کی کہ تم اس میں تسکین و آرام پاؤ اور قرار پکڑو اور دن کو پیدا کیا کہ چلو پھرو کام دھندا دیکھو روشنی میں جو کام چاہو انجام دو' خدا تعالیٰ آدمیوں پر فضل کرنے والا' احسان کرنے والا ہے مگر اکثر آدمی شکر نہیں کرتے' ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے' سب سے بالا و برتر ہے سوائے اس کے

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

کہاں بہکے ہوئے اوندھے جاتے ہو O جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ یوں ہی بہک کر

يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ

اوندھے ہو جاتے ہیں O اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تمہارے ٹھہرنے کو زمین بنائی اور آسمان

السَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ

کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں تو اچھی صورتیں بنائیں اور تم کو پاکیزہ چیزوں

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

سے رزق عطا فرمایا' وہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے تو سارے جہاں کا رب اللہ تعالیٰ بڑی

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ

برکت والا ہے O وہی (حقیقی) زندہ ہے' اس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں تو خالص اس کے بندے ہو کر اسی کی

لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ

پوجا کرو' سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

کوئی معبود و خالق نہیں۔ پس اے اہل مکہ! تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں جوڑتے ہو۔ اللہ کا قانون و قاعدہ یوں ہی ہے کہ جو اپنے اختیار سے ایمان لانا نہیں چاہتے اور ہٹ دھرمی سے رسول و قرآن پاک کا انکار کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پھیر دیے جاتے ہیں' ان کے دل سیاہ ہو جاتے ہیں' وہ ایمان قبول نہیں کرتے ہیں۔

۶۴ تا ۶۵- اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے زمین کو لوگوں کے ٹھہرنے کی جگہ بنایا کہ زندوں اور مردوں کا مسکن ماویٰ ہے اور آسمان کو بلند چھت بنایا جو نہایت بلند ہے اور اے آدمیو! تمہاری ماؤں کے شکموں میں تمہاری صورتیں بنائیں' ان کو نہایت عمدہ طرح سے بنایا سنوارا یعنی اور حیوانات کی نسبت انسان کی شکل عمدہ پیدا فرمائی اور مضبوط بنائی اور تم کو مزیدار چیزیں کھلائیں یعنی جانوروں کی خوراک کے اعتبار سے انسان کی خوراک عمدہ پیدا فرمائی یا یہ کہ حلال کھانا دیا۔ یہ تمہارا خدا ہے جس نے تم پر ایسے ایسے احسانات کیے پس اس کا شکر ادا کرو۔ وہ بڑی عظمت و برکت والا خدا ہے' سب جہانوں کا پالنے والا ہے' سب حیوانوں' انسانوں وغیرہ کا پالنے والا ہے۔ وہ ایسا زندہ ہے جس کو موت نہیں' اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اے بندو! اس کو خلوص سے پوجو اور خالص توحید اختیار کرو اور کہو کہ الحمد لله رب العلمين یعنی سب فضل و رحمت و احسان و تعریف و خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے' سب کا پالنے والا ہے۔

۶۶- جب کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارا دین اختیار کر لیں تب یہ آیت نازل ہوئی

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ

مجھے تو ان چیزوں کی پوجا سے منع کر دیا گیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا تم پوجتے ہو جب کہ میرے رب کی طرف سے

الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ٘ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾

میرے پاس (کھلی کھلی) روشن دلیلیں آ چکیں اور مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب جہانوں کے پروردگار کے سامنے ہی اپنا سر جھکاؤں O

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ

وہی ہے جس نے تم کو (پہلی مرتبہ) مٹی سے بنایا پھر (تمہاری نسل کو) نطفے سے پھر خون کی پھٹکی سے بنایا پھر تمہیں

عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا

بچہ بنا کر (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے پھر تم کو باقی رکھتا ہے کہ تم اپنی جوانی کو

شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا

پہنچو پھر اس لیے باقی رکھتا ہے کہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی اس سے پہلے ہی اٹھا لیا جاتا ہے اور تمہیں اس لیے باقی رکھتا ہے

مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ

تاکہ تم ایک میعاد مقرر تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم (اس تدریجی پرورش سے اس کی قدرتوں کو) سمجھو O وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ مجھ کو میرے رب نے منع کر دیا ہے اور قرآن پاک میں ممانعت نازل ہوئی ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم پوجتے ہو یعنی بت اور مجھ کو میرے رب کے پاس سے روشن نشانیاں ملی ہیں اور مجھ کو قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العلمین کا ہی تابعدار ہوں اور اسلام پر مستقیم رہوں۔

۶۷ تا ۶۸- اللہ تعالیٰ وہ ذات اقدس ہے کہ جس نے تم کو (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے اور ان کو خاک سے پیدا فرمایا' پھر تم کو باپوں کی پیٹھوں میں نطفہ بنایا ماؤں کے شکموں میں نطفہ ڈالا' پھر علقہ یعنی جما ہوا خون' پھر ماں کے پیٹ سے تم کو ننھا سا بچہ بنا کر نکالا' پھر تم کو تھوڑا تھوڑا بڑھاتا رہتا ہے کہ تم اپنی پوری طاقت اور مضبوطی کو پہنچو یعنی ۱۸ سے ۲۰ سال تک پہنچو پھر تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ' بعض آدمی جلد مار ڈالے جاتے ہیں قبل بلوغ یا قبل شباب' یا قبل شیوخت (بڑھاپا) اور تم کو زندہ رکھا کہ اپنے اپنے معین وقت تک پہنچ جاؤ اور ان احوال کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور سمجھو کہ ہم کو خدا کے پاس جانا ہے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو اٹھنا ہے۔ وہی تو ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور موت کے بعد پھر زندہ کرے گا۔ جب وہ کسی بات کا ارادہ کرتا ہے تو ''کن'' کہہ دیتا ہے وہ چیز ہو جاتی ہے یعنی حکم کی دیر ہے جب بن باپ کے بچہ پیدا کرتا ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو نطفۂ پدر کی ضرورت نہیں ہوتی' اس نے حکم دیا اور وہ ہو گیا۔ یا یہ کہ جب قیامت لانا چاہے گا تو ''کن'' فرما دے گا قیامت برپا ہو جائے گی اور زندے مر جائیں گے اور مردے زندہ ہو جائیں گے۔

فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ اَلَمْ

پھر جب وہ کسی کام کا حکم کرتا ہے تو اس سے صرف یہی فرما دیتا ہے کہ ہو جاؤ تو وہ ہو جاتا ہے ○ کیا آپ

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾

نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں (فضول) جھگڑا کرتے ہیں وہ کہاں اوندھے بہکے چلے جا رہے ہیں○

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ

وہ جنہوں نے (ہماری) کتاب کو جھٹلایا اور جو ہم نے رسولوں کو دے کر بھیجا تھا سب کچھ جھٹلایا تو ان کو (اس کا نتیجہ) عنقریب

يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾

معلوم ہو جائے گا ○ جب کہ ان کے گلوں میں طوق اور زنجیریں ڈال کر ان کو کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹا جائے گا'

فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ

پھر آگ میں بھونے جائیں گے (بھڑکائے جائیں گے) ○ پھر ان سے کہا جائے گا: جن کو

مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا

تم اللہ تعالیٰ کے مقابل شریک بناتے تھے وہ کہاں گئے تو وہ کہیں گے: وہ تو سب ہم سے

بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ

غائب ہو گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کچھ بھی نہ پوجتے تھے (یعنی ہمارے فرضی معبود کسی قابل ہی نہ تھے) اللہ تعالیٰ کافروں کو یوں ہی گمراہی میں

اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ

(بدحواس) چھوڑ دیتا ہے ○ (ان سے کہا جائے گا:) یہ سزا اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں ناحق

۶۹ تا ۷۶ - یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان لوگوں کا حال نہیں دیکھتے جو خدا تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑا نکالتے ہیں' قرآن پاک کو نہیں مانتے' کیسے کیسے بہکتے ہیں' کہاں کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ پر تہمت اٹھاتے ہیں۔ جو اس کتاب کو اور ان کتابوں کو جو ہم نے اگلے رسولوں پر اتاریں نہیں مانتے' جھٹلاتے ہیں وہ عنقریب جان لیں گے کہ ان کا کیا انجام ہوا۔ ابھی نہیں مانتے ہیں اس وقت یقین آئے گا جب کہ لوہے کے طوق ان کے گلوں میں اور ہاتھوں میں بندھے ہوں گے اور شیطان ان کے ساتھ ہوگا۔ لمبی لمبی زنجیروں میں جکڑے ہوئے دوزخ میں کھینچے جاتے ہوں گے۔ پھر دوزخ ان سے بھڑکا بھڑکا کر جلائی جائے گی' پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ بولو وہ کہاں ہیں جن کو تم خدا تعالیٰ کا ساجھی جانتے اور پوجتے تھے؟

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

(غلط) بات سے خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ ہے کہ تم ناحق اتراتے تھے ○ اب جہنم کے دروازوں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾

میں اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے چلے جاؤ تو (جہنم) تکبر کرنے والوں کے لیے کیا ہی بری جگہ ہے ○

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ

تو (اے حبیب ﷺ!) آپ (کفار کی ایذاء رسانی پر) صبر کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ کا (عذاب کا) وعدہ سچا ہے پھر اگر ہم انہیں اس عذاب میں سے

الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾

کچھ دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا ہم آپ کو اس سے پہلے اپنے قبضے میں کر لیں تو پھر بھی ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے ○

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا

اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ان میں سے کسی کا (مفصل) حال ہم نے آپ کو سنا دیا

تب کہیں گے کہ اب ہمارا کوئی ساتھی نہیں' سب ہم کو بھول گئے' پھر کہیں گے: نہیں نہیں بلکہ ہم تو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی چیز کو کبھی پوجتے ہی نہ تھے یعنی بہکی بہکی باتیں کریں گے کبھی انکار' کبھی اقرار' کبھی ندامت' کبھی حسرت۔ خدا تعالیٰ کافروں کو یونہی گمراہی میں چھوڑتا ہے' کوئی بات ٹھکانے کی کہتے ہی نہیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ جو تم پر عذاب ہے اس کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں ایمان نہ لاتے تھے۔ بغیر کسی دلیل و برہان کے فقط غرور سے ایمان سے منہ موڑتے تھے اور مارے خوشی و گھمنڈ کے ناز و انداز و غرور سے آپے سے باہر نکلے جاتے تھے۔ اب دوزخ کے دروازوں میں جاؤ' وہاں ہمیشہ رہو نہ مرو گے نہ نکلو گے پس غرور والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

۷۷۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں کی ایذاء پر صبر کرو خدا تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے کہ تم کو فتح دے گا اور کافروں کو ہلاک کرے گا سو اس کا یہ وعدہ ضرور یقینی و قطعی ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔ اب یا تو یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ آپ کو وہ بعض باتیں جن کا وعدہ ہے دنیا ہی میں دکھا دے گا چنانچہ بروز بدر واقع ہوا۔ یا یہ ہوگا کہ ہم تم کو دنیا سے اپنے پاس واپس بلا لیں گے اور وعدہ بعد کو ہوگا' پھر وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئیں گے' مطلب یہ کہ عذاب تو ہو کر رہے گا خواہ تمہاری زندگی میں ہو خواہ بعد وفات شریف۔

۷۸۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول اور قوموں کی طرف بھیجے' ان میں سے بعض کا حال تو ہم نے آپ کو سنایا' نام بتایا جس کو آپ جانتے ہیں اور بعض کا حال مفصل نہیں سنایا' ان کو آپ ابھی نہیں جانتے ہیں۔ کسی رسول کا یہ مذہب نہ ہوا کہ کوئی معجزہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر لے آتا۔ کافر نئے نئے معجزے عناداً مانگتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ہاں یہ ہوا کہ پیغمبر نے معجزہ دکھایا' انہوں نے نہ مانا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ وقت آن پہنچا' عذاب نازل ہوا اور حق و انصاف کے مطابق فیصلہ کر دیا گیا اور کافر ہلاک ہوئے' اس وقت کافر باطل کی پچ کرنے والے

عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ وَمَا كَانَ

اور کسی کا (مفصل) حال بیان نہ فرمایا اور کسی رسول کو یہ لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی نشانی

لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

لے آئے پھر جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا تو سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا

اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ع ۷۸ اَللّٰهُ ع ۸/۱۰ ۱۳

اور باطل والوں کو وہاں نقصان ہی ہو گا O اللہ تعالیٰ

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۷۹ ن

ہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے کسی پر سواری کرو اور کسی کو کھاؤ O

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ

اور تمہارے ان میں اور بھی فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ تم ان کی پیٹھ پر سوار ہو کر اپنے دلی مقاصد

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۭ ۸۰ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ڰ

تک پہنچو اور ان (چوپایوں) پر اور کشتیوں پر بھی تم سوار کیے جاتے ہو O وہ تم کو اپنی بہت سی نشانیاں

فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۸۱ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

دکھاتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی کس کس نشانی کا انکار کرو گے O کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا

(باطل پر اڑے رہنے والے) خائب و خاسر محروم ہو گئے۔ یا یہ بیان قیامت کا ہو۔

۷۹ تا ۸۱- اللہ تعالیٰ وہ پاک ذات اقدس ہے کہ اس نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے کہ تم ان پر سواری لو اور ان کے گوشت کھاؤ' ان میں تمہارے لیے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں دودھ' دہی' ہڈیاں' چمڑا' بال' صوف وغیرہ اور تاکہ تم اپنے دلوں کی حاجتیں ان پر چڑھ کر پوری کرو۔ دوسرے شہروں ملکوں میں پھرو' جانوروں پر کشتیوں پر مسافرت' تجارتیں کرتے پھرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے' آفتاب' ماہتاب' تارے' شب و روز' دریا' ہوا' پہاڑ' بادل تمام مخلوق سب اسی کی قدرت کی دلیلیں ہیں پھر تم اللہ تعالیٰ کی کون سی قدرت کون سی نشانی کا انکار کرتے ہو۔

۸۲ تا ۸۵- کیا ان کفار مکہ نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی کہ عجائب قدرت دیکھ کر عبرت پکڑتے اور غور کرتے کہ ان کا کیا حال ہوا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں' ہم نے ان کو کس کس طرح سے ہلاک کیا جب وہ کافر ہوئے اور احکام خداوندی اور پیغمبروں کا انکار کیا۔ وہ ان سے لاکھوں حصے گنتی میں اور قوت و شوکت میں اور حوصلہ ملک گیری میں اور زمین کے

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا

تو وہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا' وہ ان سے تعداد اور قوت میں بھی زیادہ تھے اور

اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى

زمین میں ان کی نشانیاں بھی ان سے زیادہ تھیں تو ان کی کمائی

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ان کے کچھ بھی کام نہ آئی ○ پھر جب ان کے پاس ان کے (زمانے کے) رسول روشن نشانیاں

بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ

لے کر آئے تو وہ اپنے (دنیا کے) علم و دانش پر اترانے لگے اور جس عذاب کی وہ ہنسی

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا

اڑاتے تھے اس نے ان کو گھیر لیا ○ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب آتے دیکھا

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ

تو کہنے لگے کہ ہم اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جس کو ہم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کیا ○

يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ

تو جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اس وقت ان کے ایمان لانے کا ان کو کوئی فائدہ نہ ہوا' اللہ تعالیٰ کا دستور جو اس کے

چلنے پھرنے میں اور تجارتوں میں زائد تھے۔ ان کے افعال ان کے اموال نے ان کو کچھ بھی فائدہ نہ دیا' سب بے کار ہو گئے۔ جب ان کے پاس ان کے زمانے کے رسول خدا تعالیٰ کی کھلی نشانیاں' معجزے' اوامر و نواہی لے کر پہنچے تو وہ رسولوں کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے اور اپنی حالت' اپنی عزت و شوکت' اپنا علم دنیوی و دینی جو محض خیالات شیطانی تھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اترانے لگے اور گھمنڈ میں آ گئے اور رسولوں سے ٹھٹھا کرنے لگے' آخر کار ان کو وہی مسخراپن جو وہ عذاب کی خبروں پر کرتے تھے ان کو لے ڈوبا۔ جب انہوں نے عذاب الٰہی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو سارا غرور و تکبر خاک میں مل گیا' حیلے بہانے سب بھول گئے اور کہنے لگے کہ ہم اکیلے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور جو شرک پہلے کیا کرتے تھے اس سے نفرت بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ (سو وہ بھی فقط زبانی تھا جس میں یہ مقصد تھا کہ جب یہ عذاب ٹل جائے گا پھر ویسے کے ویسے ہی ہو جائیں گے) حالانکہ ایسا ایمان ان کو فائدہ دینے والا نہ تھا جب کہ انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تھا۔ (ایمان بعد رویت عذاب مقبول نہیں کہ وہ تو اختیار سے نہیں ہوتا مجبوراً ہوتا ہے' غیب پر نہیں ہوتا شہادت پر ہوتا ہے' ایسا ایمان قبل رویت عذاب صحیح

خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ۹ ع ۷ ۱۴

بندوں میں گزر چکا ہے (وہ ہو کر رہا) اور کافر اس جگہ نقصان میں ہی رہے ۞

آیاتہا ۵۴ سورۃ حٰمٓ السجدۃ ۴۱ مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | رکوعاتہا ۶

سورۂ حم السجدہ مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں چون آیات' چھ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ

حٰمٓ ۞ یہ (کتاب) بڑے مہربان نہایت رحم والے کی طرف سے اتاری گئی ہے ۞ یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ

عربی زبان میں علم و عقل والوں کے لیے واضح طور پر بیان کی گئی ہیں ۞ یہ خوشخبری دینے والی اور ڈر سنانے والی ہے تو ان لوگوں

اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا

میں سے اکثر نے (اس سے) منہ پھیر لیا تو وہ سنتے ہی نہیں ۞ اور کہنے لگے: (اے نبی ﷺ!) جس بات کی طرف آپ ہم

تَدْعُوْنَآ اِلَیْهِ وَفِیْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَیْنِنَا وَبَیْنِكَ

کو بلاتے ہیں اس سے ہمارے دل پردے (اور غلاف) میں ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈٹے لگے ہیں (یعنی ہم بہرے ہو گئے ہیں) اور ہمارے اور تمہارے

ہے) یہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے جاری کر رکھا ہے کہ جو تکذیب کرے گا وہ عذاب پائے گا اور وقت نزول عذاب توبہ قبول نہ ہوگی اور اس وقت کافر ضرور خائب و خاسر و ذلیل ہوں گے' کوئی بھی تدبیر ان کو نفع نہ دے گی' وہ عذاب سے نہ بچ سکیں گے۔

سورۂ سجدہ

یہ تمام کی تمام سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔

۱ تا ۴- ''حم'' بمعنی ''حم الامر'' ہے یعنی جو حکم الٰہی ہے اس کا ہونا مقدر ہو چکا ہے' وہ ضرور ہو کر رہے گا' یا ان دو حرفوں کی قسم کھائی گئی ہے کہ ان حرفوں کی قسم! یہ قرآن کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے جو رحمٰن و رحیم ہے' اس نے حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جبرائیل علیہ السلام کی معرفت یہ پاک کلام الٰہی نازل فرمایا ہے۔ اس کی آیات' اوامر و نواہی بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں خالص عربی زبان کے نہایت فصیح محاورہ میں صاف صاف ان لوگوں کے لیے جو علم والے ہیں اور مسلمانوں کو یہ قرآن پاک جنت کی خوشخبری سناتا ہے اور جو اس کو نہیں مانتا اس کو دوزخ سے ڈراتا ہے۔ اکثر کفار مکہ اس قرآن پاک سے روگرداں ہیں' رسول و قرآن کو نہیں مانتے حتیٰ کہ غور سے سنتے بھی نہیں اور قرآن کی کسی بات میں ایمان کے لحاظ سے غور بھی نہیں کرتے تو پھر ان کو ہدایت کس طرح نصیب ہو سکتی ہے۔

۵ تا ۷- کفار مکہ یعنی ابوجہل وغیرہ نے قرآن سن کر کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے دل تو ان باتوں سے جن کی

حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

درمیان ایک پردہ پڑا ہوا ہے تو آپ اپنا کام کیجئے ہم اپنا کام کرتے ہیں O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے کہ (ظاہری صورت

يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَ

میں تو) میں تمہیں جیسا آدمی ہوں (لیکن حقیقت میں میں نبی ﷺ ہوں) میری طرف یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی اللہ ہے

اسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ

تو سیدھے اسی کی طرف چلو اور اس سے معافی مانگو اور مشرکین کے لیے (خرابی اور) ہلاکت ہے O وہ جو زکوٰۃ بھی نہیں دیتے ہیں

الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں O بے شک جو لوگ ایمان لائے

ع ۸/۱ ۱۵ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ ع قُلْ اَئِنَّكُمْ

اور انہوں نے نیک کام بھی کیے ان کے لیے بے انتہا ثواب ہے O (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے:

طرف تم ہم کو بلاتے ہو یعنی توحید و قرآن سے بہت ہی پردوں میں ہیں' آپ کی باتیں تو ہمارے دلوں میں جاتی ہی نہیں' ہمارے کانوں کا بہرا پن آپ کی باتیں نہیں سن سکتا' منہ ڈھانپ کر کہنے لگے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ حائل ہے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسخرا پن کیا اور کہا کہ ہم ہرگز سننے والے نہیں' اب نہ تو ہم کو کچھ سناؤ اور نہ ہی کچھ سمجھاؤ' اپنا دین اپنے لیے رہنے دو اور اپنے خدا سے ہمارے ہلاک ہونے کی دعا مانگو اور ہماری فکر کرو' ہم اپنے دین پر قائم ہیں اور آپ کی ہلاکت اور دین نہ پھیلنے کی فکر اور تدبیر کرتے ہیں اور اپنے خداؤں سے مدد مانگتے ہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ بظاہر میں تو تمہیں جیسا آدمی ہوں' خدا نہیں ہوں کہ اپنی قدرت سے تم کو مار ڈالوں' ہاں اتنا ضرور ہے کہ اس کا رسول ہوں۔ خدا تعالیٰ نے بذریعہ جبرائیل علیہ السلام وحی بھیجی ہے' وہ تم کو پہنچاتا ہوں کہ جو تمہارا معبود حقیقی ہے وہ یکتا ہے' نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے' اس کی جانب متوجہ ہو کر شرک سے توبہ کرو' حق پر قائم ہو جاؤ' توحید الٰہی مانو اور اپنے شرک سے توبہ کرو اور استغفار کرو۔ ورنہ مشرکین کے لیے ویل یعنی افسوس ہے یا ویل ایک نالہ کا نام ہے کہ جس میں دوزخیوں کا لہو و پیپ بھرا ہے' وہ مشرکوں کی غذا ہے جو رسول و قرآن پر ایمان نہیں لاتے' ایمان لا کر زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت سے یعنی دوزخ و جنت سے بھی منکر ہیں۔

۸- بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور خالصاً للہ نیک اعمال کیے ان کے لیے جنت کا ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا یا یہ ناقص نہ ہوگا۔ یا یہ کہ ان پر احسان جتا کر ان کو شرمندہ نہ کیا جائے گا۔ یا یہ کہ اس چیز کا ثواب ان کو بعد مرنے کے بھی ملتا رہے گا۔

۹ تا ۱۲- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کفار مکہ سے کہیں کہ کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے ہو؟ سخت تعجب

لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ

کیا تم اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی اور تم اوروں کو اس کے برابر والا ٹھہراتے

لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ

ہو (حالانکہ) وہی سارے جہانوں کا پروردگار ہے ○ اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر سے

مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ

پہاڑوں کے لنگر ڈالے اور اس میں برکت رکھی اور اس میں بسنے والوں کی روزی کا اندازہ کیا' یہ سب کچھ پورے چار دن میں برابر ہوا

اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَ

ٹھیک جواب پوچھنے والوں کے لیے ○ پھر آسمان کا قصد فرمایا وہ دھواں (بخار) تھا پھر اس سے اور

هِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ

زمین سے فرمایا کہ خوشی یا جبر سے ہمارے حضور آ جاؤ (پیدا ہو جاؤ) ان دونوں نے (طبعی طور پر) جواب دیا کہ ہم

قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ

(آپ کے ارشاد کے مطابق) خوشی سے آ گئے (یعنی بن گئے) ○ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو (اپنی قدرت سے) دو دن

وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

میں پورے سات آسمان بنا دیا اور ہر آسمان میں اس کے کام کے احکام بھیجے اور ہم نے نیچے والے آسمان کو

ہے کہ تم اس پاک ذات کے ساتھ کفر کرتے ہو کہ جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا' زمین کو دو دنوں میں بنایا (ہر دن ہزار برس کا تھا اتوار اور پیر) اور تم اس کے لیے بتوں کو ساجھی بناتے ہو۔ اللہ تعالیٰ وہ ذات اقدس ہے کہ جس نے زمین کو پیدا فرمایا نہ کہ بتوں نے' وہ ہی سب جہانوں کا مالک ہے' ہر ذی روح کا پروردگار ہے۔ اس نے زمین پر بڑے بڑے مضبوط پہاڑ بطور میخوں کے زمین پر گاڑ دیے اور زمین پر برکتیں نازل فرمائیں۔ پانی' پھل' پھول' گھاس' ہریاول' سبزہ اور بھی متفرق قسموں کی معیشتیں مقدور مقرر فرمائیں' ہر زمین میں جداگانہ چیز پیدا فرمائی' جو ایک جگہ ہے وہ دوسری جگہ نہیں۔ یہ باتیں چار دن میں فرمائیں (ہر دن ہزار برس کا تھا یعنی چار ہزار برس میں سب مخلوق پیدا فرمائی اور روحوں کو بدنوں سے چار ہزار برس پیشتر پیدا فرمایا۔ پھر جب عالم ایجاد ہوا یعنی زمین ظاہر ہوئی تو اس میں ارواح کی قوتیں بدنوں سے متعلق چار ہزار برس قبل پیدا کیں)۔ یہ باتیں سوال کرنے والوں کے لیے صاف صاف جواب ہیں۔ یا یہ معنی ہوں کہ یہ باتیں سب کے لیے ہدایت ہیں خواہ کوئی پوچھے خواہ نہ پوچھے۔ پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی حالانکہ وہ دھواں تھا جیسے پانی کے بخارات ہوتے ہیں۔ جب

بِمَصَابِيْحَ ۖ وَ حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ

چراغوں سے (ستاروں سے) آراستہ کیا اور نگہبانی کے لیے مقرر کیا' یہ زبردست ہر چیز کے جاننے والا کا اندازہ کیا ہوا ہے ○ پھر اگر

اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ

وہ لوگ منہ پھیریں (نہ مانیں) تو (اے نبی ﷺ!) آپ فرمایئے: میں تم کو ایسی کڑک سے ڈراتا ہوں جیسی کڑک (قوم)

ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ ؕ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ

عاد اور (قوم) ثمود پر آئی تھی ○ جب کہ ان کے رسول (ان کو سمجھانے کے لیے) ان کے آگے پیچھے (ہر طرف)

خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ

سے آتے تھے (اور کہتے تھے) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پوجا نہ کرو' ان لوگوں نے کہا: اگر ہمارا رب چاہتا تو

مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ

فرشتے اتار دیتا تو تم جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے ○ وہ جو قوم عاد تھی

دونوں کو یعنی آسمان زمین کو بنالیا تب ان سے کہا کہ اب تم آؤ اور اپنے اپنے خزانے نکالو خواہ خوشی سے خواہ مجبور ہو کر یعنی تم کو اپنے خزانے ضرور بالضرور نکالنے ہوں گے۔ وہ دونوں کہنے لگے کہ ہم فرمانبردار بندے ہیں یعنی تیرے فرمانبردار ہیں مگر تیری مخلوق جو معصیت و گناہ کرے گی ان کے ظلم سے ہم کو کراہت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اوپر تلے بنائے دو دن میں' ہر آسمان کا جداگانہ کارخانہ بنایا اور ہر آسمان میں نئی طرح کی وحی بھیجی' نئے لوگ نئے احکام۔ پہلے آسمان کو جس کو سماء دنیا کہتے ہیں کہ وہ بہ نسبت باقی آسمانوں کے زمین کے قریب ہے تاروں سے زینت دی کہ تارے زینت بھی ہیں اور حفاظت بھی۔ بعض نجوم تو فقط زینت ہیں جگہ سے نہیں ہٹتے۔ بعض چلتے پھرتے ہیں اور ظلمات بحر و بر میں ان سے ہدایت ہوتی ہے' بعض شیطانوں کے رجم کے لیے' یہ تقدیر و تدبیر و تسخیر خدائے غالب کی ہے جو کافروں سے انتقام لینے والا ہے اور ممالک کی تدابیر کا اور ہر بات کا جاننے والا ہے۔

۱۳ تا ۱۴- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار ابوجہل و عتبہ وغیرہ اگر ایمان سے منہ پھیریں تو آپ فرما دیجیے کہ میں زبردستی کرنے والا نہیں ہوں' میں عذاب سے ڈراتا ہوں کہ کہیں وہ عذاب جو عاد و ثمود پر آیا تھا جو کہ ایک چیخ تھی کہیں تم پر نہ آ جائے۔ ان کے پاس وہ رسول جو ان سے پہلے آ چکے تھے آئے یعنی ان کے واقعات اور حالات انہوں نے سنے اور بعد والے رسول یعنی حضرت ہود و صالح علیہما السلام بھی آئے اور ان کے بعد والوں کے پاس بھی رسول آئے' ہر زمانہ میں رسول آتے رہے اور اگلے پچھلے رسول سب اپنی اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی دوسری ہستی کی عبادت نہ کرو' توحید کو مانو۔ ہر قوم نے اپنے رسول سے کہا کہ تم کو خدا تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا' تم میں ہم سے کیا فضیلت ہے؟ اگر اس کو ایسا ہی رسول بھیجنا تھا تو اگر وہ چاہتا تو فرشتے نہ نازل کر دیتا جو اس کے پاس رہتے ہیں' ہم تو ان باتوں کے

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ

تو انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ زور آور

مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ

کون ہے؟ کیا ان کو یہ بھی نہ سوجھا کہ وہ اللہ تعالیٰ جس نے ان کو پیدا فرمایا ہے وہ ان سے بھی زیادہ

مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ⑮ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

قوی اور زور آور ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے O تو پھر ہم نے (ان کے) شامت

رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي

کے دنوں میں ان پر ایک سخت گرج کی آندھی بھیجی تاکہ ہم ان کو دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ⑯

میں رسوائی کا عذاب چکھائیں اور بے شک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور ان کی کچھ مدد نہ کی جائے گی O

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ

اور وہ جو قوم ثمود تھی تو ہم نے ان کو سیدھا راستہ بتایا تو انہوں نے ہدایت

جو تم بیان کرتے ہو قائل نہیں، ماننے والے نہیں بلکہ ان سے منکر ہیں۔

۱۵ تا ۱۶- لیکن قوم عاد کا تو یہ قصہ ہوا کہ جب ہود آئے تو عاد نے زمین میں بڑا غرور کیا اور (حضرت) ہود (علیہ السلام) کا ہرگز کہا نہ مانا اور ناحق گھمنڈ میں پڑ گئے اور کہا کہ بھلا ہم سے بڑھ کر کون ہوگا جو ہم کو ہلاک کر سکے گا۔ طاقت میں، فوج میں عزت میں ہم سب سے زائد ہیں، عذاب ہمارا کیا کرے گا۔ کیا ان لوگوں کو اتنی بات بھی سمجھ میں نہ آئی کہ وہ خدا تعالیٰ کہ جس نے ان کو پیدا کیا ہے ان سے قدرت و شان و شوکت اور قوت میں کہیں بڑا اور زائد ہے، وہ ان کو ہلاک کر دینے پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ وہ لوگ ہماری کتاب اور نبی کی تکذیب کرتے تھے۔ ہم نے ان پر ٹھنڈی ہوا سخت بھیجی منحوس یعنی سخت مصیبت والی منحوس دنوں میں (یعنی وہ دن ان پر منحوس تھے) کہ عذاب تھا اور بڑی ہی مصیبت تھی کہ ہم ان کو دنیا ہی میں سخت ذلت و رسوائی والے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور قیامت کا عذاب تو دنیا کے عذاب سے کہیں بڑھ کر ہے اور وہ اس سے منع نہ کیے جائیں گے یعنی ان کو کوئی بھی بچا نہ سکے گا۔

۱۷ تا ۱۸- اور ثمود کا یہ حال ہوا کہ ہم نے (حضرت) صالح (علیہ السلام) کو بھیج کر ایمان و کفر، حق و باطل کو ظاہر کر کے ان کو طرح طرح سے ہدایت کا راستہ بتایا مگر انہوں نے کفر کو پسند کیا، ایمان کو چھوڑ دیا، راہ ہدایت نہ دیکھی اندھا رہنا پسند کیا، انجام یہ ہوا کہ عذاب کی چیخ نے پکڑ لیا جو نہایت سخت، ذلت رساں تھا اور وہ جو کفر بکا کرتے تھے اس کا ان کو بدلہ ملا۔ اونٹنی کے

صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ

کے بدلے گمراہی کو پسند کیا تو ان کو ذلت کے عذاب کی کڑک نے آ لیا ان کے کرتوتوں کے سبب سے ○ اور جو ایمان لائے

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ

اور (اپنے رب سے) ڈرتے تھے ہم نے ان کو بچالیا ○ اور جس دن کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو جہنم کی طرف ہانک کر لایا جائے گا تو ان کے اگلوں پچھلوں

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ

کو (قطار بنانے کے لیے) روکا جائے گا ○ یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو ان پر ان کے کان

وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ

اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے ○ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے

لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ

کہ تم نے ہم پر کیوں گواہی دی؟ کھالیں کہیں گی کہ ہمیں اس اللہ تعالیٰ ہی نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی ہے

شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ

اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا فرمایا اور اسی کی طرف تم (دوبارہ زندہ ہو کر) لوٹائے جاؤ گے ○ اور تم اپنے

پاؤں کاٹنے کی سزا پائی اور جو لوگ (حضرت) صالح (علیہ السلام) پر ایمان لائے تھے اور کفر و شرک و فواحش سے بچتے تھے ان کو ہم نے نجات بخشی۔

۱۹ تا ۲۰- اور جب قیامت برپا ہوگی اور خدا تعالیٰ کے دشمن جمع کر کے آگ کی طرف بھیجے جائیں گے اور اول لوگ آخر لوگوں کے انتظار میں ٹھہرائے جائیں گے یہاں تک کہ سب جمع ہو کر آگ کے پاس پہنچیں گے وہاں ان کی بدکاریوں پر ان کے بدن کے اعضاء گواہی دیں گے، کان کہیں گے کہ ان لوگوں نے ہماری قوتوں کو بری باتیں سننے میں صرف کیا تھا' آنکھیں کہیں گی کہ انہوں نے بدنظر سے فلاں فلاں جگہ دیکھا تھا' یونہی تمام اعضاء انسان کے خلاف اس دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اٹھیں گے اور ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

۲۱- کافر اپنی شرم گاہوں وغیرہ اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہماری برائی کی گواہیاں کیوں دیں اور کیسے دیں' ہم تو دنیا میں تمہارے ہی فائدے کی کرتے تھے' وہ کہیں گے کہ ہم کو طاقت گویائی اسی نے دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کیا ہے' اسی نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تمہارے خلاف گواہی دیں اور آج اس نے جانوروں کو بھی زبان صاف فصیح عطا فرمائی ہے کہ وہ بھی گواہی دیں۔ وہ خدا جس نے تم کو پہلے پہل دنیا میں پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم پھر بعد موت کے لوٹو گے۔

۲۲ تا ۲۴- اے کفار! دنیا میں جو تم چھپ چھپا کر کام کرتے تھے تو تم کو اتنی قدرت کہاں تھی اور یہ لیاقت کب رکھتے

تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ

کانوں اور اپنی آنکھوں اور اپنی کھالوں کی گواہی سے چھپ کر کہاں جا سکتے تھے لیکن

وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ

تم نے تو یہ گمان کیا تھا کہ جو کچھ تم کرتے ہو ان میں سے بہت سی چیزوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہی نہیں ہے O اور تمہاری

ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

اس بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب کے حق میں کی تم کو ہلاک کر دیا تو تم نقصان اٹھانے والوں میں پڑ گئے O

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ

پھر اگر وہ صبر کریں تو آگ ہی ان کا ٹھکانہ ہے اگر وہ عذر کریں گے تو

الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

ان کا کوئی عذر قبول نہ ہو گا O اور ہم نے ان (کفار) کے لیے (برے) ساتھی مقرر کر دیئے ہیں تو انہوں نے ان کی

وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ

اگلی اور پچھلی بُری باتوں کو ان کی نظر میں اچھا کر کے دکھایا اور ان پر بھی من جملہ جن اور انسانوں کے ان گروہوں کے جو ان سے پہلے

تھے کہ اپنے اعضاء کو گواہی دینے سے روک لیتے زبان ہاتھ پاؤں کان آنکھیں شرم گاہ وغیرہ اعضاء گواہی نہ دیں۔ یا اعضاء کا فعل اعضاء سے چھپا لیتے۔ لیکن تم یہ سمجھتے تھے کہ خدا کو بہت باتوں کی خبر ہی نہیں ہوتی ہے کچھ باتوں کی خبر ہوتی ہے اور اسی گمان نے جو تم نے اپنے رب کے ساتھ پکا لیا تھا اور اعتقاد کر لیا تھا تم کو ہلاک کر ڈالا کہ آج تم خائب و خاسر محروم و مردود ہو گئے۔ پس اب تو ان کے لیے دوزخ ہی دوزخ ہے خواہ صبر کریں خواہ نہ کریں اگر صبر کریں تو بھی دوزخ ہی ٹھکانہ ہے اور اگر بے صبری کریں اور دنیا کی طرف دوبارہ لوٹنا مانگیں کہ پھر زندہ ہو کر خدا کی خوشی کے کام کریں تو اب وہ زندہ ہونے والے نہیں۔ یا ''ما کنتم تستترون'' کا یہ مطلب ہو کہ اے کفار! تم اب قیامت میں اتنی قدرت نہیں رکھتے کہ اعضاء سے گواہی نہ لینے دو یا یہ ہو کہ تم کو دنیا میں یہ خیال نہ تھا کہ قیامت میں اعضاء گواہی دیں گے۔ بعض کا خیال تھا کہ ہم جو کام ظاہر کریں وہ تو خدا دیکھتا ہے اور جو کچھ پوشیدہ کریں وہ نہیں جانتا ہے چنانچہ صفوان بن امیہ اور اس کے دو داماد ربیعہ بن عمر اور حبیب بن عمر یا عبد یا لیل اور اس کے دو داماد ربیعہ و صفوان کعبہ میں گئے اور یہ بات کہی کہ خدا خفیہ بات نہیں جانتا ہے ان کے حق میں یہ آیت اتری۔

۲۵- اور ہم نے ان کافروں کے اوپر انہی کے ہم جنس ہم نشین ہم مشرب شیطانوں کو ساتھی مقرر کیا جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ انہوں نے اگلی پچھلی باتوں کو جو محض باطل تھیں نہایت خوشنما آراستہ کر کے ان کو دکھلایا اور دھوکہ دیا' آئندہ باتیں یہ کہ جنت دوزخ حساب کتاب کچھ نہیں' یہ سب بناوٹی باتیں ہیں' یوں

مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ ع ۴ ۱۷

گزر چکے ہیں (عذاب کا) فرمان پورا ہوا' بے شک وہ سب نقصان میں پڑے ہوئے تھے O اور کافروں نے (آپس میں) کہا

كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾

کہ اس قرآن کو نہ سنو اور (اس کے پڑھتے وقت) اس میں بے ہودہ شور وغل مچاؤ (تاکہ کوئی سمجھنے نہ پائے) شاید یوں ہی تم غالب آؤ O

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ

تو بے شک ہم کافروں کو ضرور سخت عذاب چکھائیں گے اور ان کو ان کے بُرے سے بُرے کاموں کا

الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا

بدلہ ہم ضرور دیں گے O یہ آگ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا ہے اس میں انہیں

دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

ہمیشہ رہنا ہو گا اس کے بدلے میں کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے O اور کافر کہیں گے

كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

کہ اے ہمارے رب! ہمیں دونوں گروہ جن اور انسانوں کے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا دکھا دے کہ ہم

ہی جینا اور مر جانا ہے پچھلی یعنی دنیاوی باتیں یہ کہ مال خدا کی راہ میں ہرگز نہ دو' یہ دنیا ہمیشہ سے چلی آئی ہے' قیامت وغیرہ کچھ نہیں یعنی دنیا میں ڈالا اور آخرت سے روکا اور ان پر ہمارا عذاب کا قول پورا ہو گیا اور دوزخ واجب ہو گئی' وہ بھی ان کے ساتھ ہو گئے جو ان سے پہلے بہت سی جماعتیں کافر آدمیوں اور جنوں کی گزر چکی ہیں۔ یہ سب کے سب خائب و خاسر ہوئے اور مردود بارگاہ ہوئے۔

۲۶ تا ۲۸۔ کفار مکہ ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ جب کوئی تدبیر و دلیل نہیں چلتی تو اب یہ کرو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قرآن نہ سنا کرو' جب وہ شروع کریں تو تم بھی ساتھ ساتھ خوب شور وغل مچاؤ کہ کوئی نہ سن سکے گا شاید اس طرح تم غالب ہو جاؤ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چپ ہو جائیں۔ یہ کافر بے کار حیلے کیے جائیں ہم عنقریب ضرور ان کو عذاب سخت چکھائیں گے اور سب حیلے باطل ہو جائیں گے۔ چنانچہ بروز بدر واقع ہوا۔ اور ان کو ان کے برے کاموں کی آخرت میں سخت سزا دیں گے جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔ یہ بدلہ تو دنیا میں ملے گا اور آخرت میں ان کی سزا دوزخ ہے' وہاں ان کے لیے ہمیشگی کا گھر ہے اس کے عوض کہ یہ ہماری آیتوں کی اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) و قرآن کی تکذیب کرتے تھے۔

۲۹۔ جب کافر دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو کہیں گے کہ اے پروردگار! ہم کو جن وانس میں سے جنہوں نے گمراہ کیا ہے ان کو ہم کو دکھا یعنی جنوں میں سے ابلیس اور آدمیوں میں سے قابیل جس نے سب سے پہلے گناہ کیا کہ اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا۔ یا عام

تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا

ان کو اپنے پاؤں کے تلے کچل ڈالیں تاکہ وہ ہر نیچے سے نیچے ذلیل ہو کر رہیں O بے شک وہ لوگ

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا

جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر وہ (اس قول پر) قائم رہے تو ان پر (موت کے وقت اور قبر اور حشر میں)

تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ

فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم کچھ خوف اور غم نہ کرو اور اس جنت سے خوش ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا O ہم تمہارے دنیا

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ

کی زندگی میں بھی دوست تھے اور آخرت میں بھی (دوست رہیں گے) اور بہشت میں تمہارے لیے ہر وہ

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ ط نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ ع وَمَنْ اَحْسَنُ ع ۱۸

چیز موجود ہے جو تم چاہو اور جو کچھ مانگو گے تم کو وہاں ملے گا O بڑے بخشنے والے مہربان (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے یہ مہمانی ہے O اور اس سے بہتر

قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ

کس کی بات ہو گی جو (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور (خود بھی) اچھے کام کرے اور کہے کہ

شیاطین ورؤسائے کفار مراد ہوں۔ ہم ان سے بدلہ لیں اور ہم اپنے پاؤں سے ان کو روندیں کہ وہ نہایت ذلیل وخوار ہو جائیں۔

۳۰ تا ۳۲۔ بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب جانتے ہیں اور مانتے ہیں' توحید والے ہیں' ایمان پر مستقیم ہیں' کفر کی طرف مائل نہیں یا ادائے فرائض پر قائم ہیں' حیلہ بازی روباہ بازی نہیں کرتے' تو ان پر فرشتے رحمت لے کر اترتے ہیں بالخصوص وقت قبض روح ان کو اطمینان دلاتے ہیں کہ خوش رہو آئندہ کے عذاب سے نہ ڈرو' پچھلی باتوں پر غم نہ کھاؤ' جس جنت کا وعدہ دنیا میں تھا وہ لو اور خوش وخرم رہو۔ ہم تمہارے دوست دنیا میں بھی رہے اور آخرت میں بھی ساتھ نہ چھوڑیں گے' وہ الہام ڈالنے والے فرشتے اور کراما کاتبین ہیں۔ جنت میں تم کو جو تمہارا جی چاہے گا ملے گا' جو دعا ہو گی قبول ہو گی' منہ مانگی مراد پاؤ گے' یہ اس کی مہمانی اور دعوت ہے جو توبہ کرنے والے کے لیے بخشنے والا ہے۔ مسلمانوں پر خاص رحمت کرنے والا ہے۔

۳۳۔ اور اس یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بڑھ کر کون اچھا مقبول بندہ ہو سکتا ہے جو لوگوں کو توحید کی طرف بلاتا ہے' اللہ کا راستہ دکھاتا ہے اور اچھے کام خدا کی مرضی کے مطابق کرتا ہے' فرائض قائم فرماتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اسلام کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ بعض مفسر کہتے ہیں کہ مؤذن' اور عمل صالح مؤذنین کا ہر اذان کے بعد دو رکعت پڑھنا مراد ہے سوائے اذان نماز مغرب کے۔

الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ

بے شک میں مسلمان ہوں O اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی تو (اے سننے والے!)

هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ

برائی کو نیکی سے دفعہ کر (یعنی جو تیرے ساتھ برائی کرے تو اس کے ساتھ بھلائی کر) تو اس وقت وہ شخص کہ جس کے اور تیرے درمیان عداوت

حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ

ہے ایسا ہو جائے گا جیسا کہ بڑا گہرا دوست O اور یہ دولت صرف صبر کرنے والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے اور اس دولت

عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ

کو بڑے نصیب والا ہی پاتا ہے O اور اگر تجھے شیطان کا کوئی وسوسہ پہنچے تو (اس سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ

بے شک وہی بڑا سننے والا جاننے والا ہے O اور اللہ تعالیٰ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج

وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ

اور چاند ہیں تو (اے لوگو!) تم سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو اور اس اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرو

۳۴ تا ۳۶- اور اچھائی اور برائی یکساں نہیں ہو سکتی۔ ایمان و کفر، توحید و شرک، ہدایت و گمراہی وغیرہ وغیرہ ایک سی نہیں ہو سکتی۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اچھائی سے اور اچھے طریقے سے برائی کو دور کرو، فتنہ شرک کو بزور لا الٰہ الا اللہ مٹا دو۔ یا یہ کہ ابوجہل وغیرہ کی ایذاء کو نرمی و خوش خلقی و لطافت کلام سے روکے رہو، ان کی نامعقول باتوں کا خیال نہ کرو، درگزر کرو، جب تم ایسا طریقہ اختیار کرو گے تو جو تمہارا سخت دشمن ہوگا، تم میں اور اس میں دلی عداوت ہوگی، کافر ہوگا، تمہارا ایسا دوست بن جائے گا کہ گویا پیارا قرابت دار ہے۔ ہدایت پائے گا، سختی کے بدلے نرمی برتے گا۔ آخرت میں جنت ان لوگوں کو ملے گی جو مصیبتوں پر اور اعدا کی ایذاؤں پر صبر کرتے ہیں، اور ایسی خوش خلقی کی کہ برائی کے بدلے بھلائی کرے تو فیق بڑے خوش قسمت والوں کو بڑے نصیب والوں کو ملتی ہے، جس کو یہ ملتی ہے اس کا بڑا مرتبہ بڑا اجر ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر کبھی آپ کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہو اور شیطان بہکانا چاہے، کافروں کے اوپر غصہ آئے اور بدلہ لینا چاہو تو خدا سے پناہ مانگو وہ سب کی باتیں سننے والا ہے اور جاننے والا ہے، اس کی ایذاء اور مسلمانوں کا صبر دیکھتا ہے، وہ خود ان کو بدلہ دے گا۔

۳۷ تا ۳۸- اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں اور علامات توحید میں سے رات دن، آفتاب، ماہتاب وغیرہ بھی ہیں۔ یہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، سب اس کی مخلوق ہیں، نہ آفتاب کو سجدہ کرو نہ ماہتاب کو، سجدہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو کرو، اسی کو پوجو جس نے یہ سب کارخانے پیدا کیے ہیں، اگر تم عبادت خدا کا ارادہ رکھتے ہو، اگر تم اللہ تعالیٰ کو پوجنا چاہتے

خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۳۷﴾ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ

جس نے ان سب کو پیدا فرمایا اگر تم اسی کے مخلص بندے بننا چاہتے ہو○ پھر اگر یہ کافر (اس کے ماننے سے) تکبر کریں

عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ﴿۳۸﴾ السجدۃ

تو (اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں) جو (فرشتے) آپ کے رب کے پاس حاضر ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح اور پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور تھکتے اکتاتے نہیں○

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو زمین کو پژمردہ (بے قدر خشک پڑا ہوا) دیکھتا ہے پھر جب ہم

الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ

اس پر پانی اتارتے ہیں تو وہ تر و تازہ ہو جاتی ہے اور بڑھتی ہے (یعنی اس پر سبزیاں وغیرہ نکل کر بڑھتی ہیں) بے شک جس نے اس مردہ زمین کو

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا

زندہ کیا وہی سب مردوں کو ضرور زندہ فرمائے گا بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے○ بے شک جو لوگ ہماری آیتوں میں ٹیڑھے

يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَنْ يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا

چلتے ہیں وہ ہم پر پوشیدہ نہیں تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا جو قیامت کے دن امن و امان

ہو تو ان کی پرستش ترک کردو کہ بغیر ان کی عبادت چھوڑے اللہ تعالیٰ کی عبادت درست نہیں ہو سکتی۔ یا یہ کہ اگر ان کی عبادت سے خدا تعالیٰ کی عبادت کا ارادہ ہے تو ان کی عبادت ترک کرو کہ ان کی عبادت سے خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں ہوتی۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر یہ کافر خدا تعالیٰ کی توحید اور خالص عبادت سے غرور کریں اور نہ مانیں تو کوئی پروا نہیں۔ وہ فرشتے جو آپ کے رب کے مقربین دربار ہیں رات دن اس کی تسبیح و تعریف میں لگے رہتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نہیں تھکتے اور تنگ نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ کو تو کسی کی عبادت کی ضرورت نہیں۔ ہاں اس کو بندوں کی عاجزی و عبادت پسند ہے جو کوئی صرف اسی کی عبادت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخشے گا۔

۳۹۔ اللہ تعالیٰ کی توحید و قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ زمین خشک مردہ خراب ہو جاتی ہے اور جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ سرسبز ہو کر لہلہا اٹھتی ہے اور لہرانے لگتی ہے خوشنما ہو جاتی ہے اور گھاس اور ہر قسم کی سبزی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یا یہ کہ زمین پھول جاتی ہے جو زمین کو بعد موت زندہ کرتا ہے وہی مردوں کو بھی قیامت میں زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قدرت کاملہ رکھتا ہے جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔

۴۰۔ جو ملحد ہیں ہماری آیتوں کو اور رسول قرآن پاک کو نہیں مانتے ان کی تکذیب کرتے ہیں تو نہ وہ ہم سے پوشیدہ ہیں اور نہ ان کے اعمال پوشیدہ ہیں کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا یعنی ابو جہل وغیرہ اچھا ہے یا جو بروز قیامت امن چین

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

سے (اپنے رب کے دربار میں) حاضر ہوگا اب جو تمہارا جی چاہے کرو بے شک وہ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○ بے شک جن لوگوں نے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ ۙ

نصیحت اور ذکر کا انکار کیا جب کہ وہ ان کے پاس آیا (ان کی خرابی اور تباہی کا کچھ حال نہ پوچھ) اور بے شک وہ یقیناً ایسی عزت والی کتاب ہے ○

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ

کہ باطل اور جھوٹ کو اس میں کسی طرح دخل ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے وہ اتاری ہوئی ہے سب خوبیوں والے حکمت والے

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ

(اللہ) کی طرف سے ○ (اے نبی ﷺ!) آپ سے (کفار کی طرف سے) وہی کہا جاتا ہے جو آپ سے پہلے

مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾

رسولوں سے کہا گیا' بے شک آپ کا رب (فرمانبرداروں کے لیے) مغفرت والا ہے اور (نافرمانوں کے لیے) دردناک عذاب دینے والا ہے ○

میں ہوگا' خوش خوش قبر سے اٹھے گا یعنی رسول کریم و اصحاب رسول۔ اے اہل مکہ! تم نہیں مانتے تو تم جانو جو چاہو کیے جاؤ' خدا تعالیٰ تمہارے سب اعمال دیکھتا ہے' سب کی سزا دے گا۔

۴۱ تا ۴۲۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے قرآن پاک کا جب کہ وہ نصیحت بھرا ہوا ان کے پاس آیا انکار کیا جہنم میں جائیں گے یعنی ابوجہل وغیرہ۔ وہ قرآن پاک ایک کتاب عزیز ہے' عزت و کرامت و شرافت والی ہے۔ کہیں سے اس میں باطل و لغویات کو دخل نہیں' وہ ہر طرح ہر طرف سے محفوظ ہے' یا یہ کہ کوئی باطل بات اس میں نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے یعنی کوئی کتاب یعنی توریت' انجیل' زبور اس کی مخالفت میں نہیں اور نہ ہی اس کے بعد کوئی اور کتاب الٰہی آنا ممکن ہے کہ اس سے مخالفت کرے۔ یا یہ کہ اس کی غیبی خبروں کی اور اولین و آخرین کے حالات کی نہ کوئی اگلی آسمانی کتاب تکذیب کرتی ہے نہ بعد میں کوئی ایسی آسمانی کتاب نازل ہوگی جو کہ اس قرآن پاک کو جھٹلائے۔ بلاشبہ کتاب قرآن حکیم سچی آسمانی کتاب ہے' اس کتاب میں نہ پہلے کوئی غلطی ہوئی نہ بعد کو ہوگی۔ اس کتاب میں رتی بھر کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں یعنی نہ اس کتاب کا کوئی حرف بڑھ سکتا ہے اور نہ ہی کم ہوسکتا ہے' جتنا خدا تعالیٰ کو منظور ہے اتنا ہی رہے گا۔ یا یہ کہ اگلا پچھلا سب یکساں ہے' آپس میں ایک آیت دوسری آیت سے مخالف نہیں۔ اگر غلط ہوتا یا کوئی کلام بشری ہوتا تو کہیں تو کلام میں لغزش' بھول چوک' آپس میں اختلاف ہوتا۔ وہ تو اس خدائے رحمٰن و رحیم کا نازل کردہ ہے جو اپنے قضائے حکم میں بڑی حکمت والا ہے اور اپنے افعال میں محمود اور تعریفوں والا ہے۔

۴۳ تا ۴۴۔ کافر کہتے ہیں کہ قرآن پاک عبرانی' فارسی زبان میں کیوں نازل نہیں کیا گیا لہٰذا فرمایا کہ اگر ہم اس قرآن پاک کو بذریعہ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) عبرانی وغیرہ میں نازل کرتے عربی میں نہ ہوتا تو کافر کہتے کہ کیوں عربی زبان

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ءَاَعْجَمِیٌّ

اور اگر ہم اس کتاب کو عجمی زبان کا قرآن کر دیتے تو کافر ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں (عربی میں) کھول کر کیوں نہیں بیان کی گئیں، کیا (کتاب) عجمی اور (نبی علیہ السلام)

وَّعَرَبِیٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

عربی (یعنی کتاب نبی علیہ السلام کی زبان کے خلاف کیوں اتری) آپ فرمایئے: وہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفاء ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں

فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی اُولٰٓئِكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾

میں (اس سے) بہرہ پن ہے اور وہ ان پر اندھا پن ہے (انہیں سوجھتی ہی نہیں وہ اتنے غافل ہیں) گویا ان کو دور سے پکارا جارہا ہے ○ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

کتاب عطا فرمائی تھی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا (جس طرح قرآن میں اختلاف کیا جاتا ہے) اور اگر (جزاء اور سزا کے قیامت میں ہونے کے متعلق) آپ

رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ

کے رب کا فرمان پہلے نہ صادر ہو چکا ہوتا تو ان کے درمیان ابھی فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک وہ اس (قرآن) کی طرف سے ضرور ایک دھوکہ ڈالنے والے شک میں

صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۴۶﴾

ہیں ○ (بہرحال) جو نیکی کرے گا تو اپنی بھلائی کے لیے اور جو برائی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور آپ کا رب تو بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں فرماتا ہے ○

میں نازل نہیں کیا گیا۔ یہ ایسا کیوں نازل نہیں ہوا کہ ہم سمجھ جاتے۔ اس کی آیتیں مفصل، فصیح عربی میں کیوں نازل نہ ہوئیں اور اعتراض کرتے کہ وہ رسول تو عربی زبان والے ہیں اور قرآن ہے عجمی زبان میں۔ یا یہ کہ ہم تو مخاطبین عرب ہیں اور کتاب عجم کی زبان میں اتری ہے۔ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ یہ قرآن پاک تو ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت ہے، گمراہی سے نجات دینے والا ہے، ان کے دلوں کی تاریکیاں دور کرنے کے لیے روشن شمع ہے اور ہر قسم کی بیماریوں کے لیے شفاء۔ اور جو لوگ کافر ہیں ایمان نہیں لاتے جیسے ابوجہل وغیرہ ان کے کانوں میں بہرا پن ہے، وہ قرآن پاک غور سے سن نہیں سکتے اور قرآن پاک کو ایسا سنتے ہیں جیسے کوئی بہت دور مکان سے سنتا ہے مثلاً آسمان سے پکارا جاتا ہے اور کان میں آواز بھی نہیں جاتی۔

۴۵ تا ۴۶۔ ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) پر توریت نازل کی، اس میں اختلاف کیا گیا، کوئی تصدیق کرتا ہے کوئی تکذیب کرتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت ازلیہ سے جو ہونے والی باتیں ہیں نہ ہو چکتیں اور یہ مقدر نہ ہو گیا ہوتا کہ اس امت سے عذاب مؤخر رہے گا تو ابھی فیصلہ کر دیا جاتا اور تکذیب کرنے کی صورت میں عذاب نازل ہو جاتا اور یہود و نصاریٰ و مشرکین سب ہلاک ہو جاتے۔ یہ لوگ قرآن پاک کو نہیں مانتے کھلے شک میں گرفتار ہیں۔ یا یہ کہ توریت کو نہیں مانتے یعنی یہود توریت کو بھی نہیں مانتے کہ اس میں صاف حضرت نبی کریم کے آنے کی پیش گوئی موجود ہے اور یہودی جان بوجھ کر اپنی ہٹ دھرمی سے اس کو نہیں مانتے ہیں۔

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ

قیامت کے (ذاتی) علم کا حوالہ تو اللہ تعالیٰ ہی پر دیا جاتا ہے (اسی طرح دوسرے غیبی علوم کا بھی) اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا ہے

اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ

اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اللہ تعالیٰ ہی کے (ذاتی) علم میں ہے اور جس دن وہ ان (بندوں) کو پکار کر

يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۴۷

فرمائے گا کہ کہاں ہیں میرے (وہ) شریک (جو تم نے بنائے تھے) وہ کہیں گے کہ ہم تو تجھ سے پہلے عرض کر چکے کہ (ہم میں کسی کو بھی خبر نہیں

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ

اور) ہم میں اس کا کوئی گواہ نہیں ہے ○ اور ان سے وہ غائب ہو جائیں گے جن کو وہ اس سے پہلے پوجتے تھے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کو

مَّحِيْصٍ ۴۸ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ

بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ○ انسان بھلائی کی دعا سے نہیں اکتاتا ہے اور اگر اس کو کوئی برائی اور تکلیف پہنچتی ہے تو وہ

فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۴۹ وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ

فوراً آس توڑ کر ناامید ہو جاتا ہے ○ اور اگر ہم اس کو اپنی رحمت کا کچھ مزہ چکھا دیتے ہیں اس تکلیف کے بعد

۴۷ تا ۴۸- قیامت کے قائم ہونے کا یقینی علم و وقت خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے، کوئی اللہ تعالیٰ کے بغیر بتائے اس کا یقینی زمانہ نہیں جانتا۔ خوشوں میں سے جو دانے نکلتے ہیں اور پھولوں سے پھل پیدا ہوتے ہیں یہ سب خدا تعالیٰ کے علم و قدرت وحکمت سے ہیں، عورتیں جو حاملہ ہوتی ہیں اور پھر بچے جنتی ہیں یہ سب اسی کے علم سے اور حکم سے ہے۔ کسی کو ان باتوں کا ذاتی وحقیقی علم واختیار نہیں، وہی سب باتوں کا حاکم و مالک ہے جس دن وہ دوزخیوں کو پکارے گا اور ان سے پوچھے گا کہ کہو وہ لوگ کہاں ہیں جن کو تم میرا شریک بناتے تھے اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے؟ تب وہ جواب دیں گے کہ ہم تو پہلے ہی کہہ چکے اور تجھ کو بتا چکے کہ ہم میں سے کوئی تیرے ساتھ اور کسی کے شریک ہونے کی گواہی نہیں دیتا ہے اور شرک کا اقرار نہیں کرتا ہے اس وقت وہ ان کے معبودان سے دور ہو جائیں گے، گم ہو جائیں گے۔ دنیا میں وہ جن کو پوجتے تھے وہ اپنے حال میں مبتلا ہو کر متفرق ہو جائیں گے اور یقین کرلیں گے کہ عذاب سے چھٹکارا نہیں اور کہیں بھی بھاگ جانے کی کوئی جگہ نہیں۔

۴۹- آدمی دنیا کے عیش بھلائی، مال، اولاد، اسباب وغیرہ کے مانگنے سے کبھی نہیں تھکتا، جتنا ملتا ہے اور زائد مانگتا ہے اور اگر کبھی خدا کی طرف سے ذراسی بھی سختی اور مصیبت پہنچتی ہے تو بالکل ناامید ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا خیال بھی نہیں رہتا جیسے اسے اللہ تعالیٰ نے کبھی کچھ دیا ہی نہیں تھا۔

۵۰- اور جب کافر کو ہم سختی اور مصیبت کے بعد اپنے پاس سے رحمت، نعمت، مال و اولاد دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ میں

مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ أَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ

جو اس کو پہنچی تھی تو وہ ضرور کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق ہے (یعنی یہ میری کوشش کا نتیجہ ہے) اور میرے گمان میں تو قیامت قائم

رُّجِعْتُ إِلٰى رَبِّيْٓ إِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ

نہ ہوگی اور اگر (بالفرض) مجھے (دوبارہ زندہ کرکے) میرے رب کی طرف لوٹایا گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی خوب اور بہتری ہوگی تو

كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَإِذَآ أَنْعَمْنَا

ضرور ہم کافروں کو ان کے کرتوت جتا (بتا) دیں گے اور ضرور ہم ان کو سخت عذاب چکھائیں گے ○ اور جب انسان پر ہم انعام فرماتے ہیں تو وہ (اکڑ کر

عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾

ہم سے) منہ پھیر لیتا ہے اور (ہمارا حکم ماننے سے) اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب اس کو کوئی دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لمبی چوڑی دعا کرنے لگتا ہے ○

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ

آپ فرمائیے کہ (اے لوگو!) تم بتاؤ اگر یہ (قرآن مجید) واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر تم نے اس کا انکار کیا تو اس سے زیادہ

أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ

گمراہ کون ہوگا جو پرلے درجے کی ضد اور ہٹ دھرمی میں ہے ○ ہم انہیں دنیا بھر میں اور خود ان کی

تو اس کا مستحق ہی ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اچھا جان کر اس نعمت سے نوازا ہے۔ دنیا ہی میں اچھائی برائی مل جاتی ہے یعنی جس کو مال وغیرہ ملا وہ اچھا ہے جو تنگی میں رہا وہ برا ہے۔ قیامت کو جہاں تک میں سوچتا ہوں قائم ہونی خیال میں نہیں آتی۔ یہ رسول یونہی کہتے ہیں اور اگر بالفرض قیامت ہوئی بھی اور خدا تعالیٰ کے پاس لوٹ کر گیا بھی تو جیسے مجھ کو دنیا میں اچھائی ملی ہے تو وہاں بھی ضرور ملے گی۔ جنت میں جائیں گے (یہ عتبہ بن ربیعہ کا قول تھا) ان کو جنت تو کیا ملے گی قیامت کے دن ان کی خرابیاں کفر وغیرہ سب ان کے سامنے پیش ہوں گی اور ان کے سب کام ان کو دکھائیں گے اور طرح طرح کے سخت عذاب یکے بعد دیگرے چکھائیں گے اور کہیں گے: یہ تیرے فلاں فلاں کاموں کا بدلہ ہے۔

۵۱ تا ۵۴۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کافروں سے کہہ دیں کہ تم جو بے دھڑک قرآن پاک کا انکار کرتے ہو اتنا خیال نہیں کرتے اور یہ نہیں بتلاتے کہ اگر یہ قرآن پاک خدا تعالیٰ کے پاس سے ہوا اور پھر بھی تم نے کفر کیا تو تمہارے ساتھ کس طرح پیش آئے گا اور کیا کیا کرے گا؟ اس سے بڑھ کر حق وہدایت سے دور بہکا ہوا کون ہوگا جو بے فائدہ رسول سے جھگڑتا ہے یعنی ابوجہل وغیرہ اور عداوت کرتا ہے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم عنقریب ان کو اپنی قدرت کی عجیب نشانیاں اور اپنی توحید اور ربوبیت کی نادر دلیلیں آفاق عالم اور خود ان میں دکھائیں گے یعنی زمین کے اطراف وجوانب میں پچھلے لوگوں کے ویران کھنڈر یعنی قوم عاد اور ثمود وغیرہ کے، اور خود ان کے بدنوں اور جانوں میں تکلیفیں درد و مصیبتیں تاکہ ان کو عبرت ہو (یا گزشتہ

وَفِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ

جانوں میں اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر یہ بات ظاہر ہو جائے گی کہ بے شک یہ (قرآن اور اسلام) یقیناً

اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ

برحق ہے کیا آپ کے رب کا ہر چیز پر گواہ (اور خبردار) ہونا کافی نہیں ہے ○ خبردار ہو جاؤ بے شک ان (کافروں) کو اپنے رب کی ملاقات

اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾

میں شک ہے خبردار ہو جاؤ کہ بے شک وہ ہر چیز کو (اپنے علم اور قدرت سے) گھیرے ہوئے ہے ○

سورۃ الشوریٰ مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — آیاتہا ۵۳ رکوعاتہا ۵

سورۂ شوریٰ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں ترپن آیات، پانچ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ یُوْحِیْۤ اِلَیْكَ وَ اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ

حٰم ○ عسق ○ اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا اسی طرح آپ کی طرف وحی فرماتا ہے اور ان (نبیوں) کی طرف بھی

لوگوں کی اور آئندہ لوگوں کی خبریں مراد ہوں) اور خوب جان لیں کہ جو بات رسول کہتے ہیں وہ بے شک درست ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ان کے لیے یہ دلیل و معجزہ نبوت کافی نہیں کہ ہزاروں پچھلے لوگوں کی خبریں ان کو غیب سے بتا دیں اور ان کو سینکڑوں واقعے جن کو انہوں نے دیکھا سنا بھی نہ تھا سنا دیئے، کیا یہ اس کی کافی دلیل نہیں کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے اور ان کے اعمال سے خبردار ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک یہ اہل مکہ قیامت آنے کے بارے میں اور بعد موت اپنے رب کے پاس جانے میں اور حساب کتاب کے ہونے میں شک رکھتے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ کے وعدے کا یقین نہیں تو نہ ہو۔ وہ بے شک ہر شئے کا عالم اور ہر شئے پر قادر ہے، وہ ان کو سزا دینے والا ہے۔

سورۃ الشوریٰ

۱ تا ۲۔ یہ سورت مکہ میں اتری مگر سات آیات "قل لا اسئلکم علیه" سے "والذین یحاجون فی الله" تک اور پانچ آیتیں صحابہ کرام کی شان میں "والذین یجتنبون کبائر الاثم .... عزم الامور" تک یہ مدینہ میں اتریں۔

حم عسق. ان حروف سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء و صفات اور اپنی حمد کی طرف اشارہ کیا۔ ح حلم، م ملک، ع علم، س سنا و نور، ق قدرت بر ہر شئے۔ بعض کہتے ہیں کہ بذریعہ ان حروف کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اجمالی کوائین آتیہ یعنی جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے اس کا علم دیا گیا۔ ح سے کل لڑائیاں۔ م سے ممالک کے انقلابات کے حالات۔ ع سے کل اعداء دین کے احوال۔ س سے سنین قحط سالی۔ ق سے قذف یعنی سنگساری وغیرہ۔ بعض کہتے ہیں کہ ان حروف کی قسم کھائی ہے کہ جو ایمان پر خالص دل سے کلمہ کہتا مر جائے گا وہ عذاب ابدی دوزخ سے یقیناً محفوظ ہو گا۔

۳ تا ۴۔ اے حبیب! جیسا تمہاری طرف یہ قرآن اتارا اور جبرائیل کی معرفت وحی پہنچی یونہی ان کی طرف بھی وحی پہنچی

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ

جو آپ سے پہلے تھے (وحی فرماتا تھا) ○ جو آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور وہی بلندی

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ

و عظمت والا ہے ○ قریب ہے کہ (آسمان اس کی ہیبت سے) اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے

الْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ

اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں

اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

خبردار ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ ہی بڑا بخشنے والا' مہربان ہے ○ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور والی (اور معبود)

اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۫ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶﴾ وَكَذٰلِكَ

بنا رکھے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہیں اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ○ اور اسی طرح

جو تم سے پہلے تھے۔ اللہ تعالیٰ یونہی سب کی طرف وحی بھیجتا ہے (یا یہ کہ حم عسق اور نبیوں پر بھی اتارا تھا) اللہ عزیز اور غالب ہے' بدلہ لینے والا ہے' حکمت والا ہے۔ اپنے احکام میں سے اس نے یہ حکم محکم دیا کہ اس کے سوا سب کی عبادت بے کار ہے اور باطل ہے۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب خدا کا ہے' سب اس کے غلام باندیاں ہیں' وہ ہر شئے سے اعلیٰ اور اعظم ہے۔ وہ ہر شئے کا مالک ہے۔

۵- آسمان باوجود اپنی عظمت و رفعت کے خدا کی ہیبت و عظمت' قدرت کے آگے ایسے حقیر ہیں کہ قریب ہوتا ہے کہ اوپر سے نیچے تک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں (یا یہ کہ یہود و نصاریٰ کی باتوں سے قریب ہوتا ہے کہ آسمان ٹوٹ پڑیں) اور فرشتے آسمانوں میں اپنے رب کے لیے عاجزی کرتے ہیں' تسبیح کرتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں' تعریف کرتے ہیں' زمین میں جو مخلصین مومنین ہیں ان کے لیے اللہ سے مغفرت مانگتے ہیں' بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور جو کوئی بھی توبہ پر مرے اس پر ضرور رحم کرنے والا ہے۔

۶- اور جو سوائے خدا کے غیروں کو پوجتے ہیں اور اپنا پروردگار و مالک سمجھتے ہیں تو خدا ان کے اعمال کا عالم اور گواہ ہے' ان کے اعمال کی حفاظت کرنے والا ہے' تم کچھ ان کے نگہبان ان کے ذمہ دار ہو کر نہیں آئے ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت جہاد سے منسوخ ہے۔

۷- اے حبیب! جیسے ہم نے اور پیغمبروں کو ان کی قوموں کی طرف انہی کی زبانوں میں بھیجا یونہی ہم نے تم پر قرآن بذریعہ جبرائیل خاص فصیح عربی زبان میں مطابق محاورہ فصحاء عرب اتارا کہ تم اس کے ذریعہ سے اے حبیب! ام القریٰ یعنی مکہ والوں کو ڈراؤ سمجھاؤ اور جو اس کے اردگرد شہر ہیں یعنی تمام روئے زمین ان کو بھی ڈراؤ اور روز اجتماع کا حال سنا کر خوف دلاؤ یعنی روز قیامت کا

أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

ہم نے آپ پر عربی قرآن کی وحی فرمائی تا کہ آپ تمام شہروں کی اصل مکے والوں کو اور اس کے اردگرد تمام دنیا کی بستیوں والوں کو ڈر سنائیں

وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي

اور اکٹھے ہونے کے دن (یعنی قیامت) سے بھی (لوگوں کو) ڈرائیں جس میں کوئی شک نہیں اس دن ایک گروہ جنت میں (جائے گا) اور ایک گروہ

السَّعِيْرِ ۝۷ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ

جہنم میں (جائے گا) ○ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کر دیتا لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸

اپنی رحمت میں داخل فرما لیتا ہے اور ظالم کافروں کا نہ کوئی حمایتی ہو گا اور نہ کوئی مددگار ○

أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ

کیا کافر اللہ تعالیٰ کے سوا اور والی (اور معبود) بنا لیتے ہیں (یہ ہرگز مناسب نہیں) حقیقتاً تو اللہ تعالیٰ ہی والی (اور معبود) ہے

الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۹ ع وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ ع ۹/۲

وہی مردے زندہ فرمائے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اور (اے نبی ﷺ! آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو!) جن باتوں میں تم نے اختلاف

کہ اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ یا یہ کہ آسمان زمین والوں میں اس دن اجتماع ہوگا' اس میں کوئی شک نہیں۔ بے شک ایک گروہ ان میں سے جنت میں جائے گا یعنی اہل اسلام اور ایک دوزخ میں یعنی کفار جو دوزخ کے ایندھن ہوں گے۔

۸- اگر خدا چاہتا تو سارے جہان کو ہدایت دیتا' یہود و نصاریٰ مشرکین وغیرہ سب کو ایک دین پر یعنی ملت اسلام پر جمع فرما دیتا۔ مگر نہیں اس کی حکمت ایسی نہیں' وہ جس کو چاہتا ہے اپنے دین کا اکرام کرتا ہے اپنی رحمت میں اپنے مقبول مذہب میں داخل فرماتا ہے اور ظالم یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکوں کا نہ کوئی ولی ہے کہ قیامت میں ان کو کوئی نفع دے نہ کوئی مددگار کہ عذاب سے بچائے۔

۹- کافر اسلام نہ قبول کریں گے بلکہ انہوں نے تو سوائے خدا کے اور بتوں کو اپنا مالک' اپنا رب' اپنا والی و معبود ٹھہرا لیا ہے اور درحقیقت سب کا مالک اور والی اللہ ہی ہے اور وہ مردوں کو زندہ کرے گا بروز قیامت اور وہ ہر بات پر یعنی زندگی و موت وغیرہ پر قدرت والا ہے۔

۱۰ تا ۱۲- اے لوگو! تم جس بات میں مختلف ہو' آپس میں اختلاف کرتے ہو تو اس کا حکم خدا اور رسول خدا اور کتاب خدا سے ڈھونڈو۔ اصل حکم اسی کا حکم ہے' وہ ہر بات کا حاکم ہے۔ اے حبیب! کہہ دو کہ وہی اللہ میرا خدا ہے' میں اسی کے حکم کے تابع ہوں اور اسی کی طرف جان و دل سے متوجہ ہوں۔ وہی تو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے' اسی نے تو اے لوگو! تمہارے

شَیۡءٍ فَحُکۡمُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبِّیۡ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ ٭ۖ وَ اِلَیۡہِ

کیا ہے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد ہے' یہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے' میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور اسی

اُنِیۡبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ

کی طرف رجوع کرتا ہوں O آسمانوں اور زمین کا ایجاد کرنے والا ہے اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لیے

اَزۡوَاجًا وَّ مِنَ الۡاَنۡعَامِ اَزۡوَاجًا ۚ یَذۡرَؤُکُمۡ فِیۡہِ ؕ لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ

جوڑے بنائے اور چوپایوں میں بھی نر و مادہ بنائے' اس تدبیر سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے'

شَیۡءٌ ۚ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱۱﴾ لَہٗ مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ

اس جیسا (علم میں) کوئی نہیں اور وہی سب کچھ سنتا دیکھتا ہے O اسی کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں

یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۱۲﴾

جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے' بے شک وہ سب کچھ جانتا ہے O

شَرَعَ لَکُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوۡحًا وَّ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ

تمہارے لیے اس نے وہی دین مقرر کیا جس کا نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور اسی دین کی ہم نے آپ کی طرف وحی کی

لیے تم ہی میں سے عورتیں بنائیں' جوڑے پیدا کیے مرد اور عورت اور چارپایوں کے بھی جوڑے پیدا کیے نر اور مادہ۔ وہی تو ماؤں کے رحموں میں تم کو مرد و عورت جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ یا یہ کہ پیدائش کا سلسلہ بڑھا کر نسل انسان کو زائد کرتا ہے' اس جیسا صفاتِ کمال علم' قدرت' تدبیر میں کوئی بھی نہیں۔ وہ ہر بات سننے والا دیکھنے والا ہے۔ آسمان زمین کے خزانے سب اسی کے ہیں' مینہ گھاس وغیرہ سب کا وہ مالک ہے۔ جس کو چاہتا ہے رزق بے شمار دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عیش تنگ کرتا ہے۔ وہ اپنے کارخانوں کا ذرّہ ذرّہ بھر کا علیم ہے جانتا ہے کہ کون وسعت رزق کے لائق ہے اور کون تنگی کے لائق۔

۱۳ تا ۱۴- اے مسلمانو! اے امت محمدیہ! خدا نے تمہارے واسطے وہ پاکیزہ مذہب و دین اسلام مشروع و مقرر فرمایا جس کی اس نے نوح کو وصیت کی تھی اور وحی بھیجی تھی کہ تم خود اس پر قائم رہ کر لوگوں کو اس کی طرف بلاؤ اور اے حبیب! اسی بات کی تم کو وصیت اور بذریعہ وحی حکم ہے کہ خود قائم رہ کر دوسروں کو سمجھاؤ راہ راست دکھاؤ اور یہ دین وہی ہے جس کی خدا نے ابراہیم کو وصیت کی تھی اور ان کے لیے یہ پسند کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ خود قائم رہو اور دوسروں کو بلاؤ اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی یہی تاکید کی تھی بلکہ کل انبیاء و رسل کو کہ دین پر مضبوطی سے قائم رہو اور سب متفق ہو کر ثابت قدم رہو' اس میں اختلاف نہ ہو۔ تم فرقہ فرقہ نہ بن جاؤ (سب انبیاء اصول دعوت میں متفق ہیں' طرق نصیحت و حکمت الٰہی علیحدہ علیحدہ ہیں) اے حبیب! یہ توحید جس کی طرف تم بلاتے ہو مشرکین کی جانوں پر سخت ہے گراں ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے برگزیدہ

إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا

اور اسی کا حکم ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا کہ اسی دین کو

الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ

قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو (اے نبی ﷺ!) جس دین کی طرف آپ مشرکوں کو بلاتے ہیں وہ ان پر بہت شاق

إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿۱۳﴾

اور بھاری ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی نزدیکی کے لیے برگزیدہ کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کو اپنی طرف راہ دیتا ہے O

وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَلَوْ

اور لوگوں نے جو اختلاف کیا تو اپنے پاس علم آنے کے بعد ہی کیا محض آپس کی ضد سے اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک

لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

مقررہ میعاد تک کا فرمان نہ گزر چکا ہوتا تو ان میں کبھی کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا تو

وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ

بے شک جن لوگوں کو اگلے لوگوں کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا (یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہ) وہ دین حق سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں

مُرِيبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذَلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ

پڑے ہوئے ہیں O تو اسی (اختلاف) کی وجہ سے آپ (لوگوں کو دین حق کی طرف) بلایئے اور خود بھی آپ (اس پر) ثابت قدم رہیے جیسا کہ آپ کو حکم دیا

مقبول بارگاہ بناتا ہے اپنے دین کے لیے اس کو پیدا کرتا ہے۔ (یعنی وہ لوگ جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے، پلے بڑھے ایمان پر مرے) اور وہ ہر اس شخص کو جو اس کی طرف صدق دل سے متوجہ ہوتا ہے راہ راست دکھاتا ہے۔ (یعنی وہ جو پہلے کافر تھے بعد میں مشرف باسلام ہوئے) اللہ تعالیٰ کا ان پر فضل ہوا۔

۱۵- اے حبیب! یہ لوگ جو متفرق ہو رہے ہیں یہود و نصاریٰ آپ کو نہیں مانتے تو یہ کچھ جاہل نہیں، غلطی میں پھنسے ہوئے نہیں، بلکہ یہ بعد ازاں کہ ان کو پورا پورا علم حقیقت نبی آخر الزمان کا اور اس کی شان و صورت کا آ چکا ہے صرف دشمنی و تکبر وحسد کی وجہ سے تفرقہ ڈالتے ہیں اور نہیں مانتے۔ اے حبیب! اگر خدا کا حکم محکم ازل سے یونہی ثابت نہ ہو چکا ہوتا کہ آپ کی اس امت پر عذاب عام نہ آئے گا اور ایک وقت معین تک ان کو مہلت ملے گی تو ابھی فیصلہ کر دیا جاتا اور یہ سب عذاب الٰہی سے ہلاک کر دیئے جاتے اور وہ لوگ جن کو ان رسولوں کے بعد کتاب کا وارث کیا گیا یعنی یہود و نصاریٰ کہ موسیٰ اور عیسیٰ کے بعد توریت و انجیل کے وارث ہوئے وہ اس قرآن میں شک و شبہ میں مبتلا ہیں یا یہ کہ اپنی کتابوں میں شک و شبہ نکالتے ہیں کہ

اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ

گیا ہے اور ان (گمراہوں) کی خواہشوں پر نہ چلیے اور فرما دیجئے کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی ہر کتاب پر ایمان لایا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے

لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۖ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۖ

درمیان انصاف کروں، اللہ تعالیٰ ہی ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال، ہم میں تم میں کوئی ذاتی

لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۖ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۖ ﴿۱۵﴾

جھگڑا نہیں (تم ہم سے دین حق میں جھگڑتے ہو) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکٹھا کرے گا (اور حق فیصلہ فرمائے گا) اور اسی کی طرف (سب کو) پھرنا ہے O

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے (دین کے) بارے میں اس کے بعد جھگڑتے ہیں کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کر چکے ہیں ان کے رب

حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ

کے نزدیک ان کی دلیل بالکل بے کار اور باطل ہے اور ان پر (اللہ تعالیٰ کا) غضب ہو گا اور ان کے لیے

ان کی کیا مراد ہے اور غلط معنی گھڑ لیتے ہیں' یا یہ مطلب ہو کہ ان کے اگلوں نے دشمنی وحسد عناد وخرابی کی تو پچھلوں کو شک کا موقعہ ملا۔ اے حبیب! تم اسی قرآن وتوحید کی طرف بلاتے رہو اور ہمیشہ صراط مستقیم پر رہو جیسا کہ تم کو قرآن میں حکم ہے اور ان میں سے کسی کی خواہشوں کی اتباع نہ کرو۔ یہودیوں کے قبلہ اور ان کے دین کی اتباع نہ کرو اور کہہ دو کہ میں تو ان سب کتابوں پر ایمان لایا جو خدا کے پاس سے اتری ہیں اور مجھ کو قرآن میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں انصاف پھیلاؤں یعنی توحید خدا۔ اللہ ہمارا تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے اعمال خدا کی پرستش اور اسلام ہے اور تمہارے اعمال بت پرستی کفر ہے۔ اب ہمارے تمہارے درمیان کوئی لڑائی کوئی بحث نہیں' تم کو سمجھا دیا گیا انتہا ہو گئی تم نہ سمجھے نہ سمجھو' خدا ہم تم سب کو قیامت میں جمع کرے گا' ہم سب اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے' وہ ہی فیصلہ کرے گا۔ بعض کے نزدیک یہ آیت جہاد سے منسوخ ہے۔

۱۶۔ جو لوگ خدا کے دین میں خرافات جھگڑے نکالتے ہیں بعد ازاں کہ وہ خود اس کو قبول کر چکے ہیں (یعنی یہود و نصاریٰ کہ توریت اور انجیل پر ایمان لائے ہیں اور رسول آخر الزمان کو مانا اور پھر دیدہ دانستہ جھوٹی باتیں بناتے ہیں' یا یہ مطلب ہو کہ کفار کہ باوجود اس کے کہ روز ''الست'' اقرار کر چکے ہیں اب انکار کرتے ہیں' یا یہ کہ جب رسول کا ذکر بداہتاً ظاہر ہو چکا ہے اور خدا نے ان کی دعا نصرتِ دین کی قبول فرمائی اور کوئی شک وشبہ نہ رہا اور وہ پھر بھی شک نکالتے ہیں)۔ تو وہ احمق ہیں' اللہ کے نزدیک ان کی دلیل لغو اور ان کا دعویٰ باطل ہے' ان پر خدا کا سخت غصہ اور سب سے زائد عذاب ہے۔

شَدِيدٌ ﴿١٦﴾ اَللّٰهُ الَّذِيٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا

سخت عذاب ہے O اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے سچی کتاب اور انصاف کی ترازو اتاری (یعنی قرآن کریم اور نبی کریم کی ذات)

يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا

اور تم کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو O قیامت کی جلدی وہی مچاتے ہیں جن کا اس پر

يُؤْمِنُونَ بِهَا ۚ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُونَ اَنَّهَا

ایمان نہیں ہے اور جن کا (اس پر) ایمان و یقین ہے وہ تو اس سے ڈرتے ہیں اور وہ یقین کرتے ہیں کہ بے شک وہ حق ہے'

الْحَقُّ ۗ اَلَآ اِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلٰلٍۭ

خبردار ہو جاؤ بے شک جو قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ یقیناً پرلے درجے کی گمراہی

بَعِيدٍ ﴿١٨﴾ اَللّٰهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ

میں پڑے ہیں O اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جتنی چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہی (سب سے) قوی

الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ عٓ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِي حَرْثِهٖ ۚ ع ۲ ۱۰ ۳

زبردست ہے O جو کوئی آخرت کی کھیتی (اور اس کے فائدے) چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی (کے نتائج) میں بہت زیادہ اضافہ کر دیتے

۱۷ تا ۱۸- اللہ کی وہ ذات ہے کہ جس نے کتاب کو یعنی قرآن کو بذریعہ جبرائیل اتارا حق کے ساتھ یعنی اس سے حق و باطل صاف کھل جاتا ہے اور میزان کے ساتھ یعنی وہ عدل و انصاف کی ترازو ہے کہ بغیر اس کے عدل نہیں مل سکتا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو حکم کرو کہ عدل و انصاف کو اختیار کرو ورنہ تم کو خود بخود کیا خبر کہ قیامت کب آئے گی شاید وہ قریب ہو ہاں وہ قریب ہے۔ اس کے آنے کی جلدی ان کو ہے جو اس پر ایمان نہیں لاتے ہیں یعنی ابوجہل وغیرہ کہ جلدی کرتے ہیں کہ قیامت کیوں نہیں آ چکتی۔ وہ یوں جلدی کرتے ہیں کہ اس کو سچ نہیں جانتے ڈرتے نہیں اور جو رسول و قرآن پر ایمان لائے یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ وہ تو اس سے ڈرتے ہیں اور اس کے مصائب و اہوال سے ترساں ہیں کہ دیکھیے حساب کتاب سے کیسی فراغت ہو اور وہ اس کو ضرور حق و یقینی جانتے ہیں' ان کو اس میں ذرا شک نہیں' ہاں جو قیامت کے آنے میں شک رکھتے ہیں وہ سخت گمراہی میں ہیں' حق سے بہت دور ہیں۔

۱۹- اللہ اپنے سب بندوں پر لطف والا ہے خواہ نیک ہوں خواہ بد کہ جلدی نہیں پکڑتا۔ یا یہ مطلب ہے کہ باریک بین ہے' ہر بات کا عالم ہے۔ ہر نیک و بد کا خبردار۔ وہ مالک ہے' جس کو جتنا چاہتا ہے مال و منال' رزق دیتا ہے' وہ ہر بات پر قوت والا ہے' وہ عزت والا ہے غالب ہے۔

۲۰- جو بندہ خالصاً للہ عمل کرتا ہے اور اپنے کاموں سے آخرت کا منافع لینا چاہتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ جو یہاں

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

ہیں اور جو کوئی صرف دنیا کی کھیتی (اور اس کے فوائد) ہی چاہتا ہے (اور آخرت کا یقین نہیں کرتا) تو ہم اس کو اس (دنیا) سے کچھ دے دیتے ہیں اور

مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ

آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں (کیونکہ اس پر وہ ایمان ہی نہیں لایا) O کیا ان کے لیے ان کے وہ شریک (معبود) ہیں کہ جنہوں نے ان کے لیے

يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ

وہ دین نکالا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک آخری فیصلے کا وعدہ نہ ہوتا تو ان کا (دنیا ہی میں) فیصلہ کر دیا جاتا'

الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے (قیامت میں) O تم ظالموں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے کرتوتوں (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں

كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ

گے اور وہ ان پر پڑ کر رہے گا اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے وہ

رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ

جنت کی پھلواریوں میں ہوں گے' جو کچھ وہ چاہیں گے اپنے رب کے پاس ان کو ملے گا

بوئں گا وہاں کاٹوں گا تو ہم اس کے کھیت کی پیداوار زائد کر دیتے ہیں یعنی اس کا ثواب ہزار ہا گنا دیں گے' یا یہ کہ اسے خوشی اور قوت اچھے کاموں کی زائد کریں گے اور اس کے دل میں اخلاص اور بھی بڑھا دیں گے' یا یہ کہ دنیا میں بھی دیں گے اور وہاں بھی زائد دیں گے اور جو فقط دنیا کی پیداوار چاہتا ہے آخرت سے غرض نہیں فقط ریا سے یا امید نفع دنیوی سے اچھا کام کرتا ہے اور اللہ کے احکام کو بنظر نفع دنیا ادا کرتا ہے تو ہم اس کو دنیا کا نفع دیتے ہیں اور ظاہری مصیبت دنیا ٹالتے ہیں' وہاں جا کر قیامت میں خالی رہے گا' کچھ نہ ملے گا کہ کام کرتے وقت اس کو اپنے وہاں کے نفع کا خیال ہی نہ تھا' اس نے فقط دنیا کے لیے کیا تھا' سو مل گیا۔

۲۱- یہ کفار جو بت پرستی وغیرہ بری بری باتیں کرتے ہیں تو کیا ان کے لیے خدا کے سوا کوئی اور معبود مالک ہیں جن کو یہ خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اپنا حامی؟ کیا ان کو انہوں نے کوئی دین بتایا ہے اور کوئی مذہب ان کے لیے مقرر کر دیا ہے جس کا خدا نے ان کو حکم نہیں دیا' اگر خدا کا حکم ازلی جو حق و باطل میں فاصل ہے اور یقینی ہے ان کے تاخیر عذاب کے بارے میں ثابت نہ ہو چکا ہوتا اور یہ بات تقدیر میں نہ مقرر ہو چکی ہوتی کہ اس امت پر اگلوں کا سا عذاب نہیں آئے گا تو کبھی کا عذاب آ چکتا اور یہ سب مر کر خاک میں مل چکے ہوتے۔ بے شک ظالم کافروں کو ابوجہل وغیرہ کو سخت دردناک عذاب پہنچے گا۔

۲۲ تا ۲۳- اے حبیب! بروز قیامت ان ہی ظالموں کو جو کفر کرتے ہیں اور بڑے غرور میں ہیں دیکھو گے کہ اپنے

الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿۲۲﴾ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ

یہی بہت بڑا فضل ہے O یہی وہ فضل ہے جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۗ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ

لائے اور انہوں نے نیک کام کیے (اے نبی ﷺ!) آپ فرمائیے: میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت

فِي الْقُرْبَىٰ ۗ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ

نہیں مانگتا مگر صرف قرابت (انسانی) کی محبت چاہتا ہوں (اس کو قائم رکھو) جو کوئی نیک کام کرے گا تو ہم اس کے لیے اس میں

اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۲۳﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن

اور خوبیاں زیادہ کر دیں گے بے شک اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا' قدر فرمانے والا ہے O یا وہ کہتے ہیں کہ اس (نبی ﷺ) نے اللہ تعالیٰ

اعمالوں کو' اپنے کفر کے افعال و اقوال جو دنیا میں کیے اور کہے تھے دیکھ کر ڈرتے اور کانپتے ہوں گے کہ کہیں ان کے بدلے عذاب آ کر نہ پکڑ لے حالانکہ وہ جس سے ڈرتے ہوں گے وہ تو واقع ہی ہوگا۔ اس دن جو لوگ رسول و قرآن پر ایمان لائے' خالصاً للہ نیک کام کیے (صحابۂ کرام) وہ جنت کے عمدہ عمدہ باغوں میں سیر کرتے ہوں گے' خدا کے پاس ان کی یہ عزت ہوگی کہ جنت میں منہ مانگی مراد ملے گی' جو خواہش کریں گے فوراً حاضر ہوگی' یہ بہت ہی بڑا افضل عظیم ہے۔ یہ جنت و رحمت وہ ہے جس کی خدا اپنے بندوں کو خوشخبری دیتا ہے اور اس کا وعدہ کرتا ہے وہ بندے جو رسول و قرآن پر ایمان لائے اور خالصاً للہ اعمال صالحہ بجا لائے۔ اے حبیب! تم اپنے اصحاب سے یا یہ مطلب ہو کہ کفار مکہ سے کہہ دو کہ میں تم کو جو ایمان و توحید قرآن کی تعلیم کرتا ہوں تو اس کی تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا' فقط اتنا چاہتا ہوں کہ تم قرابت کی دوستی کا خیال رکھو' جو آدمی کوئی اچھائی کرے گا' بھلائی کمائے گا تو ہم اس کی نیکی کو بہت ہی زائد کریں گے اور کم کا ثواب بہت دیں گے۔ خدا توبہ والوں کے لیے غفور ہے اور بھلائی کا قبول کرنے والا ہے۔ اغنیاء نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو ہم حضور کے واسطے مال جمع کر دیں جس کے سبب سے عسرت اور تکلیف دنیا جاتی رہے تب ارشاد ہوا کہ اے حبیب! کہہ دو کہ ہم تعلیم ایمان اس لیے نہیں کرتے کہ ہم کو اس کے بدلے کچھ مزدوری ملے ہاں اتنا چاہتے ہیں کہ ہمارے قرابت دار لوگوں' ہمارے اہل بیت کرام سے دوستی رکھو' ان کا حق اپنے اوپر سمجھو۔ یا یہ کہ جب کافروں نے آپ کو روپیہ دینا چاہا کہ آپ دعوت اسلام چھوڑ دیں تب آپ نے فرمایا کہ روپیہ تعلیم ایمان کے بدلے میں میں نہیں چاہتا' میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تم' نبی قرابت کا جو میرے ساتھ ہے لحاظ کرو اور جو میں کہتا ہوں اس میں غور کرو اور صلہ رحم بجا لاؤ' مسلمانوں کو نہ ستاؤ۔ یا ''قربی'' سے مراد عبادت و توحید ہو یعنی یہ چاہتا ہوں کہ تم عبادت کر کے خدا کے مقبول اور دوست بن جاؤ۔

۲۴- اے حبیب! کیا یہ کفار مکہ یہ کہتے ہیں کہ محمد نے قرآن جی سے جوڑ لیا ہے اور افتراء کر لیا ہے' یہ اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر ایسا ہوتا تو کیا خدا میں اتنی قدرت نہ تھی کہ وہ اپنے اوپر سے اس افتراء کو دور کر دیتا اور اگر چاہتا تو تیرے دل پر مہر لگا دیتا اور قرآن بالکل بھلا دیتا۔ بے شک اگر افتراء ہوتا تو وہ ضرور ایسا چاہتا اور کرتا۔ اللہ تو جھوٹی باطل بات کو بالکل محو فرما

يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ

پر جھوٹ باندھا ہے پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر (اپنی رحمت اور حفاظت کی) مہر فرما دے (تو آپ ان کی بدگوئیوں کی تکلیف کو محسوس ہی

بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

کریں) اور اللہ تعالیٰ جھوٹ کو مٹا دیا ہے اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کر دیتا ہے بے شک وہ دلوں کے بھید جانتا ہے O اور وہی ہے جو اپنے

عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ

بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کے گناہ معاف فرماتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتا ہے O اور جو

يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ

لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور

فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ

زیادہ (انعام) دیتا ہے اور کافروں کے لیے ہی سخت عذاب ہے O اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کا رزق

لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِى الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ

فراخ کر دیتا تو وہ ضرور زمین میں فساد (اور سرکشی) کرتے لیکن وہ جتنا چاہتا ہے اندازے سے اتارتا ہے کیونکہ وہ

دیتا ہے مٹا دیتا ہے اور حق اور سچی بات کو اپنے معجزات، اپنی دلیلیں، اپنے مقدس کلمات و احکام ظاہر کر کے خوب ثابت کر دیتا ہے جس میں پھر شک کی گنجائش نہیں رہتی چنانچہ کفر کو بالکل باطل اور اسلام کو بداہتًا ثابت فرما دیا۔ وہ تو سب کے دلوں کا حاکم ہے ان کے اچھے برے ارادوں کا عالم ہے۔ بعض یہ مطلب کہتے ہیں کہ حضور کو کفار نے مفتری بتلایا اور حضرت کو رنج ہوا تب یہ اترا کہ اگر خدا چاہتا تو تمہارے دل پر مہر لگا دیتا کہ غم کا گزر بھی نہ ہوتا۔

۲۵ تا ۲۶۔ خدا اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف فرماتا ہے، برائیوں سے درگزر کرتا ہے اور بندے جو خیر و شر کرتے ہیں وہ سب کا عالم ہے۔ وہ ان کی جو رسول و قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی مغفرت سے بخشتا ہے اور اپنے فضل و رحمت سے جنت میں ہزاروں درجے زائد دے گا (بعض کہتے ہیں کہ "یزید ہم" سے مراد دیدار الٰہی ہے) اور کافروں کو سخت عذاب ہوگا۔

۲۷ تا ۲۹۔ اگر خدا اپنا رزق اپنے بندوں پر کشادہ کر دیتا اور مال و منال بہت دیتا تو نہایت ہی سرکشی اور طغیان و فساد زمین میں پھیلاتے اور بہت دست درازی کرتے مگر نہیں وہ تو حکمت والا ہے، اندازۂ حکمت سے جتنا جتنا جس جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور غیب سے اتارتا ہے۔ وہ تو اپنے بندوں کے حال کا صلاح کار اور علیم ہے، ان کی ہر بات پر اس کی نظر ہے۔ وہی تو ہے جو اس وقت میں اور اس حالت کے بعد پھر مینہ برساتا ہے کہ بندے بالکل ناامید و مایوس ہو چکے ہوتے ہیں اور

بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا

اپنے بندوں - سے خبردار ہے' ان کو دیکھتا ہے ○ وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے

قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ

کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کارساز (اور) سب خوبیوں والا ہے ○ اور آسمان اور زمین کی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى

پیدائش اور جو چلنے والے ان دونوں میں پھیلائے اس کی (قدرت کی) بڑی نشانیوں میں سے ہیں اور

جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ ع وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا

وہ جب چاہے انہیں اکٹھا کرنے پر قادر ہے ○ اور تم کو جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کے

كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ ؕ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

کیے ہوئے کرتوتوں کی ہی وجہ سے پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ تو (اپنے فضل ہی سے) معاف فرما دیتا ہے ○ اور تم زمین میں (بھاگ کر

فِى الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾

اللہ تعالیٰ کے) قابو سے باہر نہیں نکل سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا کوئی حمایتی ہو سکتا ہے نہ مددگار ○

الربع ع ۳

اپنی رحمت زمین میں پھیلا دیتا ہے اور سیراب فرماتا ہے۔ وہ ہر کام کا والی ہے' وقتاً فوقتاً رحمت کی بھرن بھیجتا ہے' وہ سب کاموں میں تعریف والا ہے' ستودہ صفات ہے۔ اس کی علامات قدرت وتوحید سے آسمانوں کا اور زمین کا اور جس قدر اس میں بے انتہا جانور ہیں سب کا وجود ہے' وہ ان کا پیدا کرنے والا اور سارے جہان میں پھیلا دینے والا ہے' جب وہی پیدا کرتا ہے اور وہی مارتا ہے تو ضرور وہ ان کے زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

۳۰ تا ۳۱- اے آدمیو! تم کو دنیا میں جتنی مصیبتیں پہنچتی ہیں' تمہاری جان کو تکلیف ہوتی ہے وہ سب ان ہی کاموں کے سبب سے ہیں اور ان کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیے یعنی گناہوں کے سبب سے۔ اور خدا بہت سے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے' معاف فرما دیتا ہے' ان کا بدلہ نہیں دیتا (اچھوں کو جو تکلیف ہوتی ہے وہ ان کی مدارج کی ترقی کے باعث ہوتی ہے) اے لوگو! تم خدا کو عاجز کر دینے والے نہیں کہ اس کے عذاب سے بچ کر کہیں بھاگ جاؤ اور نہ خدا کے عذاب سے کوئی تمہارا رشتہ دار عزیز قریب نفع دینے والا ہے اور نہ کوئی مددگار جو مدد کرے اور بچائے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۳۲ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دریا میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں ہیں O اگر وہ چاہے تو

الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

ہوا کو ٹھہرا دے تو وہ کشتیاں پانی کی سطح پر ٹھہری ہوئی رہ جائیں' بے شک اس میں ہر ایک بڑے صبر کرنے والے شکر کرنے

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۳۳ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝۳۴

والے کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O یا ان (کشتیوں) کو لوگوں کی بدعملی کی وجہ سے تباہ وغرق کر دے اور وہ بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے O

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۵ فَمَآ

اور جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ انہیں (ہماری پکڑ سے) کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں مل سکتی O پھر جو کچھ

اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

بھی تم کو دیا گیا ہے تو وہ دنیا کی زندگی کے برتنے کا اسباب ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۳۶ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ

اور سدا رہنے والا ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں O اور جو بڑے بڑے گناہ

۳۲ تا ۳۵- خدا کی قدرت و وحدانیت کی عجیب نشانیوں میں سے کشتیاں ہیں جو دریاؤں میں پہاڑ جیسی اونچی چلتی ہیں۔ اگر خدا چاہے تو ہوا کو روک دے جس سے وہ چلتی ہیں تو وہ ایک ہی جگہ ٹھہری رہ جائیں۔ پانی کے اوپر قائم رہیں۔ ان کشتیوں میں خدا کی قدرت کے عجیب نشان ہیں اور نہایت عبرت و نصیحت ہر صبر والے کے لیے جو طاعت و مصیبت پر صبر کرتا ہے اور ہر شکر والے کے لیے جو نعمت پر شکر ادا کرتا ہے اور اگر خدا چاہے تو ان کشتی والوں کی نافرمانی کے سبب اور ان کے برے کاموں کے بدلے دریاؤں میں ان کو ہلاک اور پاش پاش کر دے مگر وہ رحمت کرتا ہے اور بہت سے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے کہ بدلہ نہیں لیتا۔ یا یہ کہ اگر خدا چاہے تو ان کشتی والوں میں سے جتنوں کو مناسب سمجھے مارے اور جتنوں کو بہتر جانے معاف کر دے' تو اس وقت میں لفظ ''یعف'' بجزم ہوگا۔ خدا یہ باتیں اس لیے بیان کرتا ہے کہ جو رسول وقرآن کے حق ہونے میں جھوٹ خرافات اور بے جا جھگڑا نکالتے ہیں وہ خوب جان لیں کہ خدا کے عذاب سے ان کا کوئی بچانے والا نہیں اور نہ ہی کوئی جائے پناہ۔

۳۶ تا ۴۳- اے آدمیو! تم کو دنیا میں جتنی چیزیں دی گئی ہیں مال ومنال' اولاد' عزت' روپیہ' پیسہ' یہ سب چیزیں دنیا کی چہیتی زندگی کی زینت وآراستگی ہیں' کچھ بھی باقی نہ رہے گا' جو نعمت لازوال اور رحمت وثواب بے غایت خدا کے پاس ہے وہ ان سب دنیا کی نعمتوں سے لاکھوں درجے بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے جس کو کبھی فنا نہیں۔ وہ جانتے ہو کس

كَبٰٓىِٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ۳۷ وَ الَّذِیْنَ

اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب انہیں (کسی پر) غصہ آتا ہے تو وہ معاف کر دیتے ہیں O اور وہ جنہوں نے

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَیْنَهُمْ ۪ وَ مِمَّا

اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے

رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۳۸ وَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ۳۹

کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں O اور (وہ غیرت مند) جب کہ ان پر (سرکشی اور) بغاوت سے حملہ کیا جائے تو وہ اس کا بدلہ بھی لے لیتے ہیں O

وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى

اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی سے لیا جا سکتا ہے پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا (اچھا) بدلہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۴۰ وَ لَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ

ہے بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں فرماتا O اور بے شک جو لوگ اپنے اوپر ظلم کیے جانے کے بعد اس کا بدلہ لیں

مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ؕ ۴۱ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَى الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ

تو ان پر کچھ (الزام اور گرفت کی) راہ نہیں O گرفت تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

کے لیے ہے؟ جو رسول و قرآن پر ایمان لایا۔ "صحابہ کرام" وہ ایسے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ہر بات میں بھروسہ رکھتے ہیں، دنیا کی دولت پر تکیہ نہیں کرتے، وہ بڑے گناہوں یعنی شرک وغیرہ سے بچتے ہیں اور فحش سے دور بھاگتے ہیں یعنی زنا اور کل معاصی سے اور جب کسی پر غصہ ہوتے ہیں تو بردباری کرتے ہیں، بدلہ نہیں لیتے معاف کر دیتے ہیں۔ خدا نے ان کو اپنے دربار میں بلایا وہ فوراً اجابت کر کے آئے، توحید و طاعت میں مشغول ہوئے، پنج وقتہ نماز بخضوع و خشوع عمدہ طور سے ادا کرتے ہیں اور جب کوئی دینی یا دنیوی کام کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اس کا آپس میں بیٹھ کر مشورہ کر لیتے ہیں پھر کام کرتے ہیں اور ہم نے جو ان کو روپیہ پیسہ مال و منال دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خوب صدقہ خیرات کرتے ہیں اور جب ان کو کوئی ستاتا ہے، ظلم کرتا ہے، ان سے سرکشی بغاوت کرتا ہے تو وہ انصاف و حقانیت سے بدلہ لیتے ہیں، غصے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ جو کسی کو برائی پہنچائے تو اس کا بدلہ بھی برائی ہے یعنی مظلوم بھی اتنا بدلہ لے لے جیسا زخم ہو ویسا ہی زخم بھالے سے لے لے اور ظلم اٹھانے کے بعد جو معاف کرے اور بخش دے صلح کر لے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس پر بہت ثواب عطا فرمائے گا اور اللہ ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ہاں جو مظلوم ہو اور اپنا بدلہ لینا چاہے برابر برابر تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کوئی گناہ نہیں کیونکہ وہ تو اپنا حق لیتا ہے۔ اعتراض اور گناہ تو اس پر ہے جو ظلم کرتا ہے اور دست درازی کرتا ہے اور بے انصاف زمین میں ناحق بغاوت کرتا ہے تو ایسوں کو سخت عذاب در۔ ساں پہنچے گا اور جو ظلم پر

النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں ان کے لیے درد ناک

اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَمَنْ

عذاب ہے O اور بے شک جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے O اور جس کو

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ

اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کا کوئی ساتھی اور حمایتی نہیں (جو اس کو ہدایت دے) اور جب ظالم عذاب دیکھیں

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَ

گے تو تم ان کو دیکھو گے کہ کہتے ہوں گے: کیا (دنیا میں) واپس جانے کا کوئی راستہ ہے (کہ وہاں پہنچ کر ہم کفر سے توبہ کر لیں) O اور تم

تَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ

ان کو دیکھو گے کہ وہ ذلت سے ڈرتے ہوئے آگ کے سامنے لائے جائیں گے چھپی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے

طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ

اور ایمان والے کہیں گے کہ بے شک نقصان میں وہی لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ

قیامت کے دن نقصان میں ڈالا دیکھو بے شک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں

ع ۴ / ۵

صبر کرے گا اور بخشش کرے گا' بدلہ نہ لے گا تو یہ بہت بڑا مرتبہ ہے اور نہایت نہایت بہتر اور عالی درجے کا امر ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عدیمہ انصاری میں جھگڑا ہوا' انصاری نے صدیق کو برا بھلا کہا' حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے معاف کر دیا۔ تب یہ اترا اور اس میں اور بھی اقوال ہیں۔

۴۴ تا ۴۶۔ خدا جس کو اپنے مقدس مذہب سے بہکا ہوا چھوڑتا ہے اور گمراہ قرار دیتا ہے تو اس کا کوئی ولی نہیں ہوتا کہ پھر خدا کے گمراہی میں چھوڑنے کے بعد اس کو راہ دکھائے اور جب ظالم مشرک ابوجہل وغیرہ بروز قیامت عذاب کی سختی اور تکلیف دیکھیں گے تو اے مخاطب! تو ان کا حال پریشان دیکھے گا کہ وہ کہتے ہوں گے: ہائے افسوس! ایسا بھی کوئی راستہ ہے کہ ہم پھر دنیا میں لوٹ سکیں۔ ایسا بھی کوئی حیلہ ہے کہ جہاں سے آئے ہیں وہیں لوٹ کر جائیں۔ ان کو دیکھو گے کہ غمگین' آنکھیں نیچے کیے' سر جھکائے' ذلیل و خوار آگ پر پیش کیے جائیں گے' ادھر ادھر کنکھیوں سے حسرت اور افسوس ذلت و شرم سے دیکھتے ہوں گے اور جو رسول و قرآن پر ایمان لائے وہ کہیں گے کہ آج ٹوٹا نقصان و خسارہ اور حسرت و افسوس ان لوگوں

عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن

رہیں گے O اور ان کا کوئی حمایتی نہ ہو گا کہ جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کی مدد کر سکے اور جس کو

دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا

اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے لیے (ہدایت کا) کوئی راستہ نہیں O (اے لوگو!) اس دن کے

لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم

آنے سے پہلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اپنے رب کا حکم مانو (کیونکہ) اس دن تمہیں کوئی پناہ

مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا

کی جگہ نہیں ملے گی اور نہ تم انکار کر سکو گے O تو (اے نبی ﷺ!) اگر وہ (آپ سے) منہ پھیر لیں

أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا

تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا' آپ کے ذمہ پر تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہی ہے اور بے شک جب

الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ

ہم انسان کو اپنی رحمت کا کچھ مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتا ہے (اور اترانے لگتا ہے) اور اگر ان کے اگلے کرتوتوں کی

أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ﴿٤٨﴾ لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

وجہ سے ان پر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہو جاتا ہے O اور آسمان و زمین کی سلطنت صرف اللہ تعالیٰ

کے لیے ہے جو ایمان نہ لائے' نہایت خائب و خاسر ہیں وہ جو جنت جیسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں' ان لیے جنت میں جو مکانات و خدم وحشم تیار ہوئے تھے ان سب سے وہ محروم ہیں اور اپنے اہل و عیال سے بھی محروم کہ وہ سب مسلمانوں کو ملیں گے۔ بے شک ظالم مشرک ایسے عذاب میں گرفتار ہوں گے جو ابدی اور دائم ہوگا' کبھی ختم نہ ہوگا۔ وہاں ان کے اقرباء عزیز دوست کام نہ آئیں گے کہ ان کی مدد کریں اور عذاب الٰہی سے بچالیں اور جس کو خدا گمراہ قرار دیتا ہے اس کو کہیں راستہ نہیں ملتا' اس کے مذہب' اس کی دلیل کا کوئی اعتبار نہیں۔

۴۷- اے لوگو! خدا کی طرف آ ؤ' اس کا حکم مانو' توحید قبول کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے یعنی قیامت جس کا کوئی پھیر دینے والا نہیں ہے اور عذاب الٰہی کا اس دن کوئی منع کرنے والا روکنے والا نہیں ہے' اس دن تم کو کہیں پناہ کی جگہ نہیں ملے گی اور نہ کوئی مددگار ہوگا نہ موقع انکار کا ہوگا۔

۴۸- اے حبیب! اگر وہ منہ پھیریں' آپ کی بات نہ سنیں' آپ کا کہنا نہ مانیں تو غمگین نہ ہو ہم نے آپ کو ان

یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۭ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ

ہی کی ہے، جو کچھ چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے، جسے چاہے لڑکیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے

الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ

لڑکے عطا فرمائے O یا لڑکے اور لڑکیاں دونوں ملا کر دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے

عَقِیْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا

بے شک وہی علم و قدرت والا ہے O اور کسی بشر کے لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر

وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ

(جاگتے میں یا خواب میں) یا اس طرح کہ بشر عظمت کے پردے کے پیچھے ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو کچھ اللہ تعالیٰ

مَا یَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ

چاہے وحی کرے بے شک وہ عالی شان حکمت والا ہے O اور اسی طریقے سے ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے ایک جاں فزاء (قرآن)

کے اوپر محافظ بنا کر نہیں بھیجا کہ خوامخواہ یہ مسلمان ہی ہو جائیں۔ تم پر تو صرف یہی واجب ہے کہ پیغام الٰہی پہنچا دو۔ (بعد کو جہاد کا حکم ہوا) اور ہم جب آدمی کو یعنی کافر کو اپنی نعمت دیتے ہیں اور رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ خوشی میں پھول جاتا ہے' ہمارا شکر کرنا بھول جاتا ہے' غرور میں آتا ہے۔ اگر کبھی مصیبت آتی ہے' سختی' فقیری' بیماری اور وہ بھی اس کے اپنے اعمال کی شامت سے' اس کے کاموں کی نحوست سے کہ شرک کرتا ہے تو وہ سب نعمتوں کو فراموش کر کے کفر بکنے لگتا ہے' ناشکری کے کلمات بکنے لگتا ہے۔

۴۹ تا ۵۰۔ آسمان و زمین کا مالک خدا ہی ہے اور دونوں کے خزانے اور عجائبات قدرت سب خدا کے ہیں' جو چاہتا ہے کرتا ہے' جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے' جس کو چاہتا ہے فقط لڑکیاں دیتا ہے (جیسے کہ لوط پیغمبر کو) جس کو چاہتا ہے فقط لڑکے دیتا ہے (جیسے ابراہیم پیغمبر کو)۔ جس کو چاہتا ہے دونوں ملا کر دیتا ہے (جیسے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اور جس کو چاہتا ہے لاولد کرتا ہے نہ فرزند اور نہ دختر (جیسے کہ یحییٰ پیغمبر کو) وہ مالک ہے' ہر بات کا عالم ہر بات پر قادر ہے۔

۵۱۔ کسی آدمی میں یہ طاقت نہیں اور اس کو یہ لیاقت نہیں کہ خدا اس سے روبرو بے پردہ بے حجاب کلام فرمائے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ سوتے میں یا بذریعہ الہام باتیں فرمائے یا پس پردہ اپنے کلام سے مشرف فرمائے (جیسے موسیٰ علیہ السلام نے سنا تھا دیدار نہیں ہوا تھا) یا جبرائیل کو قاصد بنا کر بھیجے کہ ان کے ذریعے سے وحی بھیجے اور جو حکم چاہے دے اور اوامر و نواہی اتارے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے' مشابہت خلق سے برتر ہے' اپنے امور قضاء و قدر میں حکمت والا ہے۔

۵۲ تا ۵۳۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے ہم نے اگلوں کو پیغمبر بنایا یونہی ہم نے آپ کی طرف اپنی روح بھیجی یعنی دلوں میں جان و زندگی پیدا کرنے والی وحی بھیجی یعنی جبرائیل کو حکم و قرآن دے کر بھیجا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)!

أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ

کی وحی کی (اس سے پہلے) آپ نہ (اپنی اٹکل سے) کتاب جانتے تھے اور نہ احکام شرع کی تفصیل

نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ

ہاں ہم نے اس (قرآن) کو نور بنایا ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس کے ذریعے سے ہدایت کرتے ہیں

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

اور بے شک آپ (لوگوں کو) یقیناً سیدھا راستہ بتاتے ہیں ○ اس اللہ تعالیٰ کا راستہ کہ جس کے قبضے میں آسمان و زمین کی

ع ۵ / ۱۰ / ۶ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾

سب چیزیں ہیں، خبردار ہو جاؤ سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف پھرتے ہیں ○

سورة الزخرف مكية | بسم الله الرحمن الرحيم | آیاتها ۸۹ رکوعاتها ۷

سورۂ زخرف مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں نواسی آیات، سات رکوع ہیں

معٓ حمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

حم ○ اس روشن کتاب کی قسم! ○ ہم نے اسے عربی قرآن اتارا تاکہ

عند المتقدمین ۱۲

آپ اس سے پہلے یعنی مرتبہ نبوت ملنے سے پہلے خود بخود یہ بھی تو نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا چیز ہے یعنی قرآن کیا ہے اور آپ پڑھنا لکھنا بھی تو نہ جانتے تھے۔ اُمی تھے اور احکام شرع اور ایمان کی تفصیل بھی خود بخود نہ جانتے تھے کہ بغیر حکم خدا لوگوں کو دعوت توحید دیتے اور احکام پہنچاتے کچھ بھی نہ تھا، ہم نے قرآن کو نور روشنی پھیلانے والا بنایا اور قرآن کو اپنا چراغ بنا دیا کہ امر و نہی، حق و باطل، حلال و حرام، صاف صاف بیان کرتا ہے، ہم بذریعہ قرآن جس کو چاہتے ہیں اور اپنے بندوں میں سے جس کو لائق سمجھتے ہیں اس کو اپنا راستہ اور اس قرآن کی روشنی دکھاتے ہیں اور آپ تو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! فقط لوگوں کو خدا کی راہ کی طرف بلانے والے ہیں جو نہایت سیدھی ہے اور سب خرابیوں سے پاک ہے وہ صراط مستقیم وہ مقدس مذہب یعنی اسلام جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ اور اسی کے ملک ہیں جو کچھ آسمان و زمین میں بے شمار خزائن ہیں، خوب سمجھ لو کہ کل امور خدا کی طرف انجام کار لوٹیں گے (ایمان سے مراد دعوت الی التوحید ہے)۔

سورۃ الزخرف

۱ تا ۲۔ اگر "حم" سے مراد "حم الامر" ہے تو یہی مقسم بہ ہے یعنی قسم ہے اس کتاب کی جو ظاہر ہے اور صاف صاف بیان کرنے والی ہے حلال حرام امر نہی سمجھانے والی کہ جتنی باتیں ہونے کو ہیں سب معین و مقرر ہو چکی ہیں۔ چنانچہ حکیم کے شعر میں "حم" بمعنی "قضی الامر" واقع ہے۔ وہ شعر یہ ہے

الا یا لقومی کلما حم واقع
وذا الطیر یسری والنجوم طوالع

تَعْقِلُوْنَ ۝۳ وَاِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ۝۴ اَفَنَضْرِبُ

تم سمجھو O اور بے شک وہ (قرآن) ہمارے نزدیک لوح محفوظ میں یقیناً بلند مرتبہ حکمت والا ہے O تو کیا ہم

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝۵ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

تم سے صرف اس وجہ سے کہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ذکر اور نصیحت کا پہلو پھیر لیں (یعنی تم کو کچھ حکم نہ دیں یہ ہماری عادت کے خلاف ہے) O

مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝۶ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

اور ہم نے کتنے ہی غیب کی خبر دینے والے نبی (تم سے) اگلوں میں بھیجے ہے O اور ان کے پاس جو کوئی نبی بھی آیا تو وہ اس کا

یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷ فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ

(ٹھٹھا اور) مذاق ہی بناتے رہے O اور ہم نے ان (مکہ والوں) سے زیادہ زور اور طاقت والوں کو ہلاک کر دیا اور اگلوں کا حال

الْاَوَّلِیْنَ ۝۸ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

گزر چکا ہے (اور ان کی کہاوتیں چلی آتی ہیں) O اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کیے تو وہ ضرور

یعنی اے قوم! جو مقرر ہو چکا ہے وہ ضرور واقع ہوگا اور ہو گیا۔

اگر "حم" سے مراد حا و میم ہیں تو یہ بھی قسم میں داخل ہیں یعنی قسم ہے ان دو حرفوں کی اور کتاب مبین کی اور جواب "انا جعلنه قرانا عربیاً" ہوگا۔

۳ تا ۸۔ ہم نے اس قرآن کو بھیجا' یہ ہمارا کلام ہے' ہم نے اس کو عربی زبان میں نہایت فصیح و بلیغ مطابق محاورہ عرب خالص اس لیے اتارا کہ تم سمجھو اور اس کے حلال حرام اور اوامر و نواہی کو مانو' اس پر چلو۔ یہ قرآن ہمارے پاس ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں مکتوب ہے' بہت بلند مرتبہ اور بالا مقام ہے۔ بڑی کرامت و بزرگی و شرف والا ہے' حلال حرام کا ظاہر کرنے والا ہے۔ اے اہل مکہ! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم انکار کر کے چھوٹ جاؤ گے اور قرآن کو رد کر دو گے' کیا ہم اس وجہ سے کہ تم مشرک ہو اور مشرک ہی رہو گے کیونکہ تمہاری تقدیر میں شرک ہی ہے تم پر قرآن اتارنا چھوڑ دیں گے اور تم کو شتر بے نکیل کی طرح رہنے دیں گے اور تم سے منہ پھیر لیں گے اور دین بت پرستی کو یوں ہی بڑھنے دیں گے' کوئی امر و نہی نہ اتاریں گے؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں بلکہ ہم خوب اپنی حجت تم پر قائم کریں گے اور نوشتۂ ازلی یعنی تمہارا اپنی ہٹ دھرمی سے دوزخی ہونا ظاہر کریں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول اگلی امتوں یعنی اگلے زمانوں میں بھیجے' باوجودیکہ ہم جانتے تھے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے ہم نے ان کے ایمان نہ لانے سے اور انکار کر دینے سے ان کو بے کتاب و بے رسول نہ چھوڑا بلکہ رسول بھیجتے رہے۔ جب کسی قوم کا کوئی رسول آیا تو انہوں نے اس سے مسخراپن استہزاء کیا۔ ہم نے سخت سے سخت گروہوں کو ہلاک کیا' ان اہل مکہ سے کہیں زائد قوی لوگوں کو خاک میں ملا دیا اور ہمارا یہ طریقہ اوّل ہی سے ثابت و مقرر ہوتا چلا آیا ہے اور سنت الٰہی یونہی جاری ہو چکی کہ جس قوم نے رسولوں کو جھٹلایا وہ ہلاک و تباہ کر دی گئی' اس کا

لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

کہیں گے کہ ان کو (اللہ تعالیٰ) زبردست علم والے ہی نے پیدا کیا O وہ (اللہ تعالیٰ) کہ جس نے تمہارے لیے

الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾

زمین کو بچھونا بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ O

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا

وہ (اللہ تعالیٰ) کہ جس نے اندازے سے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس پانی کے ذریعے ایک مردہ شہر (خشک زمین) زندہ (تروتازہ) فرمادیا

كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿١١﴾ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ

اسی طرح تم بھی (قبروں سے زندہ کرکے) نکالے جاؤ گے O وہ اللہ تعالیٰ جس نے ہر قسم کے سب جوڑے بنائے اور تمہارے لیے

مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ

کشتیاں اور چوپائے سواریاں بنائیں جن پر تم سوار ہوتے ہو O تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر بیٹھ جاؤ پھر

تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ

جب تم اس پر درست ہو کر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کا احسان یاد کرو اور یوں کہو: پاک ہے وہ ذات جس نے

نام ونشان مٹادیا گیا۔

۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر ان کافروں سے آپ یہ پوچھیں گے کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تب یہ سب بالاتفاق کہیں گے کہ ان چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے جو غالب وعزت والا ہے' اپنے ملک میں تصرف کرنے والا ہے اپنی حکمت کا تدبیر کا جاننے والا ہے' جب یہ سچ ہے تو پھر یہ اوروں کو کیوں پوجتے ہیں۔ اسی اللہ تعالیٰ کو کیوں نہیں پوجتے۔

۱۰- اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم بچھونا بنایا اور اس میں راہیں گلیاں کوچے بنائے کہ تم چلو پھرو' جہاں چاہو وہاں جانے کی راہ پاؤ۔

۱۱- اسی نے تو آسمان سے مینہ برسایا مگر ایک مقررہ اندازہ کے مطابق یعنی اپنے خزائن غیب سے بذریعہ خزانچیوں کے ایک حد مقرر کرکے اتروایا' پھر اس سے مردہ خشک ویران شہر زمین کو سرسبز ہرا ابھرا اور تروتازہ بنادیا۔ اے لوگو! یونہی تم بھی زندہ ہو جاؤ گے' دیکھو زمین مرنے کے بعد کیسے زندہ ہو جاتی ہے یونہی وہ تم کو بھی جلادے گا۔

۱۲ تا ۱۴- اور اس نے سب جوڑے بنائے' قسم قسم کی مصنوعات پیدا کیں' اس نے دریاؤں میں کشتیاں پیدا کرکے چلائیں اور چار پائے پیدا کیے جن پر تم سوار ہوتے ہو' اس لیے کہ تم ان کی پیٹھوں کے اوپر مزے سے عمدہ طرح سے سواری

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اس کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم خود اس کو قابو میں نہ کر سکتے تھے O اور بے شک ہم اپنے رب کے پاس یقیناً واپس جانے والے ہیں O

ع ۱۵ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ع ط

اور کافروں نے اس کے بندوں میں سے (اس کا ٹکڑا اور) اس کی اولاد ٹھہرائی' بے شک (کافر) انسان یقیناً کھلا ہوا ناشکرا ہے O

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ

کیا اس (اللہ) نے اپنی مخلوقات میں سے اپنے لیے بیٹیاں لے لیں اور تم کو بیٹے چن کر دیئے (تم نے کیا خوب فیصلہ کیا) O اور جب ان میں سے کسی

اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ

کو اس چیز (یعنی لڑکی) کی خوشخبری دی جائے جس کی مثل وہ رحمٰن کے لیے بیان کر چکا ہے تو دن بھر اس کا منہ غصے سے سیاہ ہو جائے اور وہ غم وغصہ کے گھونٹ

كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾

پیتا رہے O کیا (ایسی کمزور مخلوق کو) جس کی زیور میں پرورش ہو اور وہ بحث وگفتگو میں صاف بات بھی نہ کر سکے (اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے) O

لو یعنی اونٹ وغیرہ اور جب ان کے اوپر سوار ہو جاؤ اور اچھی طرح بیٹھ جاؤ تو اس وقت خیال کرو کہ یہ کیسی پروردگار کی نعمت ہے اور اس کی رحمت ونعمت کو یاد کر کے اس کا شکر بجالاؤ اور کہو کہ پاک ہے ہمارا وہ مالک جس نے ہمارے لیے ایسے ایسے جانور سخت مسخر وفرمانبردار بنا دیے' ہم میں اتنی طاقت کہاں تھی کہ ان کو رسیوں سے باندھ لیتے اور مسخر کر لیتے اور مالک بن جاتے۔ ہم سب بعد موت اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

۱۵ تا ۱۶- تعجب فرماتا ہے کہ باوجودیکہ کافروں نے خدا تعالیٰ کو خالق مانا مگر شرک پھر بھی نہ چھوڑا اور اس کے لیے اس کے بندوں میں سے جز یعنی اولاد ٹھہرائی (بنوطلیحہ کے بعض مشرک کہتے ہیں کہ فرشتے خدا کی لڑکیاں ہیں) آدمی سخت کافر ہے اور کھلے ہوئے کفرونہ ک وگمراہی میں مبتلا ہے یعنی بنوطلیحہ وغیرہ' کیا خدا نے اپنے مخلوق میں سے اپنے لیے بیٹیاں بنائیں اور تم کو لڑکے دیے یعنی اول تو اولاد ثابت کرنا ہی جرم ہے اور پھر وہ بھی کم درجہ کی اولاد یعنی لڑکیاں جن کو وہ خود اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ خدا کے لیے ثابت کرتے ہیں' کس قدر تعجب اور حماقت کی بات ہے' ان کی عقلیں شیطان نے گم کر دی ہیں۔

۱۷ تا ۱۸- یہ لوگ خدا کے لیے لڑکیاں بتاتے ہیں اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لیے بتاتا ہے اور خدا کو اس کے ساتھ متہم کرتا ہے تو اس کا منہ رنج کے مارے سکڑ جاتا ہے' اور رنگ پر تاریکی برسنے لگتی ہے' منہ کالا ہو جاتا ہے اور وہ رنج وغصہ میں لال پیلا ہو جاتا ہے' دل پریشان ہو جاتا ہے کہ افسوس لڑکا کیوں نہ ہوا' تو یہ کیا انصاف ٹھہرا کہ اپنے لیے تو فرزند ہوں اور خدا کے لیے لڑکیاں بتاتے ہیں جو ناز ونعمت میں پرورش کی جاتی ہیں اور سونے چاندی کے زیوروں سے آراستہ وپیراستہ کی جاتی ہیں اور جب گفتگو کا جھگڑنے لڑنے کا موقع ہوتا ہے تو ان سے صاف صاف عمدہ طور سے گفتگو بھی نہیں کی جاسکتی تو ایسی چیز خدا کے لیے ثابت کرنا کیا زیبا ہے' وہ کچھ عقل سے کام نہیں

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ

اور کافروں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرایا (اور ان کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیا) کیا وہ ان کے پیدا کرتے وقت موجود تھے

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا

تو ان کی گواہی لکھی جائے گی اور (اس بہتان کے متعلق) ان سے ضرور جواب طلب ہوگا O اور کافروں نے (یہ بھی) کہا کہ اگر رحمٰن چاہتا تو

عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ؕ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ

ہم ان کی پوجا نہ کرتے، انہیں اس کی حقیقت کچھ بھی معلوم نہیں وہ صرف انکل ہی دوڑاتے ہیں O یا ہم نے ان کو

كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے تو وہ اس کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں (یہ کوئی بات نہیں) O بلکہ وہ (اندھی تقلید کرتے ہیں اور) کہتے ہیں

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم انہی کی لکیر پر چل رہے ہیں O اور ایسے ہی ہم نے آپ سے پہلے جب کسی شہر

لیتے، نرے جاہل بے وقوف ہیں۔

۱۹- (حضرت نے ان سے پوچھا کہ تم جو فرشتوں کو بنات اللہ بتاتے ہو تو یہ کس خیال سے، اس پر کوئی دلیل بھی ہے؟ کیا تم فرشتوں کی پیدائش کے وقت بیٹھے تھے جو گواہی دیتے ہو تو وہ بولے کہ ہم اپنے باپ دادوں سے سنتے چلے آتے ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ جھوٹے نہ تھے تب یہ اترا کہ) انہوں نے ملائکہ کو جو خدا تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں عورتیں بنا دیا، کیا یہ ان کی پیدائش کے حاضر اور شاہد موقعہ پر تھے جو وہ جانتے ہیں۔ یہ جو دروغ شہادت دیتے ہیں یہ لکھی جائے گی اور نامۂ اعمال میں چڑھائی جائے گی اور ان سے بروز قیامت اس شہادت کا حال پوچھا جائے گا۔ تب حقیقت کھلے گی اور جب جہنم میں ڈالے جائیں گے تب پتہ چلے گا۔

۲۰ تا ۲۲- کافروں نے کہا: اگر خدا نہ چاہتا تو ہم ان بتوں کی عبادت کیوں کرتے، اس کا تو حکم ہے، اس کی مرضی ہے، اگر بری بات ہوتی تو ہمیں کرنے کیوں دیتا، ہم کو روک نہ دیتا (یہ باتیں بعض لوگ بطور استہزاء کہتے تھے) اور وہ بالکل جاہل ہیں، ان کو اس بات کا جو یہ کہتے ہیں کچھ بھی علم نہیں اور ان کے پاس کوئی بھی حجت و دلیل نہیں اور یہ فقط جھوٹی خرافات بے ہودہ خیال پکاتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان کو منع کیا ہے اور کبھی شرک کا حکم نہیں دیا۔ یہ جو کہتے ہیں کہ خدا کا حکم ہے تو کیا ہم نے ان کے پاس قرآن سے پہلے اور کوئی کتاب بھیجی تھی جس میں حکم کیا تھا کہ خوب شرک کرو جو وہ اس کو پکڑے ہوئے عمل کرتے چلے آتے ہیں (اس کا جواب دیا کہ کوئی کتاب تو نہیں ہے مگر ہمارے باپ دادا یہی کرتے اور کہتے تھے اور وہ سچے تھے تب اترا) بلکہ کافر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی طریقہ اسی مذہب پر پایا اور ہم انہی کے پیرو ہیں، انہی کے تابع انہی کے قدم بقدم چلنے والے ہیں۔

قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا

میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے دولت مندوں نے یہی کہا کہ ہم نے تو اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا

عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ

اور بے شک ہم بھی ان کی لکیر کی پیروی کرتے ہیں O رسول (ﷺ) نے فرمایا: کیا اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے زیادہ سیدھا اور بہتر

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

راستہ اور دین لے کر آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟ (تب بھی تم میری بات نہ مانو گے) انہوں نے کہا (ہمارا فیصلہ تو یہی ہے کہ) جو کچھ تم

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾ ع النصف

لے کر آئے ہو ہم اُسے (کسی حالت میں بھی) نہیں مانیں گے O تو ہم نے ان سے (ان کے جرائم کا) بدلہ لیا پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا O

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ لا

اور (اے نبی! یاد کیجئے) جب ابراہیم نے اپنے (عرفی) باپ (چچا آزر) اور اپنی قوم سے کہا کہ بے شک میں تو تمہارے معبودوں سے بیزار ہیں O

اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾ وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ

سوائے اس (معبود) کے جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے (میرا اسی سے تعلق ہے) تو بے شک وہی مجھے سیدھے راستے پر (قائم) رکھے گا O اور اس کلمے (توحید)

۲۳ تا ۲۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے آپ کی قوم یہ حجتیں نکالتی ہے اور خرافات بکتی ہے یونہی اگلے لوگ تھے، ہم نے پہلے بھی جس شہر گاؤں میں کوئی ڈرانے والا رسول بھیجا تو وہاں کے غرور والے رئیسوں امیروں نے یہی کہا کہ ہم تو یہ اپنے باپ دادوں سے سنتے چلے آئے ہیں' ان کو جس راہ پایا اسی کی پیروی کرنے والے ہیں۔ ان کے قدم بقدم چلنے والے ان کی سنت کے پیرو ہیں تو اس نبی نے کہا (''قال'' میں دو قراتیں ہیں ایک صیغہ ماضی' دوسرا صیغہ امر ''قل'' یعنی اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہیں کہ) اگر ایسا ہو کہ میں تمہارے پاس اس مذہب سے اچھا اور ہدایت والا مذہب لایا ہوں جس پر تم نے اپنے بوڑھوں بڑوں کو پایا تھا تو تب بھی انہی کو مانو گے' یہ تو نہ چاہیے بلکہ میں ایسا ہی اچھا مذہب لایا ہوں پھر تم اس سچے نئے مذہب کو کیوں نہیں قبول کرتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو تمہارے رسول ہونے سے اور تمہاری کتاب سے انکار کرتے ہیں۔ ہم ایمان نہیں لاتے' ہم کافر ہیں اور رہیں گے۔ تب ہم نے ان پر عذاب بھیجا اور بدلہ لیا پس دیکھو کہ ان کا کیا انجام ہوا جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے' سوائے ہلاکت وتباہی کے اور ان کو کیا نصیب ہوا۔

۲۶ تا ۲۹- ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفی باپ چچا آزر اور قوم سے کہا جب ان کے پاس پہنچے کہ تم یہ پتھر پوجتے ہو تو میں ان سے بالکل بری اور بے بیزار ہوں' میں کسی کی عبادت نہیں کرتا سوائے اس خداوند کریم کے جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور وہ عنقریب مجھے اپنے دربار قرب کی راہ دکھائے گا اور مجھ کو اپنے دین اور اطاعت پر ثابت قدم رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے

عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

کو ابراہیم نے اپنی نسل میں اپنے بعد باقی چھوڑا تا کہ وہ (دین حق کی طرف) لوٹیں (مگر بعض کے والے دین حق سے پھرے ہوئے ہیں) O بلکہ میں نے ان

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا

لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا برتنے کو دی (اور ان کو پھلنے پھولنے دیا) یہاں تک کہ ان کے پاس حق (قرآن) اور صاف صاف بتانے والا رسول (نبی امی)

سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ

تشریف لایا O اور جب ان کے پاس سچا (دین) پہنچا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور بے شک ہم اس کو نہیں مانتے O اور کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں (مکہ

مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ

اور مدینہ) کے کسی بڑے (مال دار) آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا O (اے نبی!) کیا وہ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں (ان کو اس کا کیا حق ہے

قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ

مالک تقسیم تو ہم ہیں) وہ دیکھتے نہیں ہم نے ہی دنیا کی زندگی میں ان میں ان کی روزی تقسیم فرمائی اور ہم نے ہی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ کلمہ توحید کو ان کی اولاد میں پشت در پشت باقی اور قائم رکھا یعنی کوئی نہ کوئی مسلمان ہوتے رہے تا کہ وہ لوگ یعنی کافر کفر سے پھر کر ایمان لائیں۔ بلکہ میں نے ان کو یعنی اہل مکہ کو اور ان سے پہلے جو آباء و اجداد گزر چکے ہیں ان کو بہت مہلت و مدت دی، نعمت و عمر دراز دی۔ حتی کہ زمانہ ہدایت آ پہنچا اور حق یعنی قرآن اور رسول یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو انہی کی زبان میں صاف صاف دلائل توحید و رسالت بیان کرتے ہیں تشریف لائے۔

۳۰ تا ۳۲۔ اور جب ان کے پاس برحق کتاب و رسول آئے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچی کتاب قرآن لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بالکل جادو ہے، ہم اس کو ہرگز نہ مانیں گے، ہم تو رسول اور قرآن کے منکر ہیں اور بے شک کافروں نے یہ بھی کہا ہے کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی میں کیا خصوصیت تھی کہ رسول بن کر آئے وہ تو کچھ بڑے مالدار نہ تھے یہ قرآن اگر خدا کا تھا تو ان گاؤں میں سے (یعنی مکہ اور طائف میں) کسی مرد عالی مقدار مالدار پر کیوں نہ اترا (ولید نے کہا تھا کہ یہ قرآن تو مجھ پر اترنا تھا یا طائف کے ابو مسعود ثقفی پر) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ان کے ہاتھوں میں اللہ کی نعمت رحمت ہے۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے رب کی رحمت یہ تقسیم کرتے ہیں کہ جس کو چاہیں کتاب دے دیں جس کو چاہیں محروم کر دیں، ان کو کیا حق ہے؟ یہ کوئی شئے نہیں ہم نے ان کو دنیا کے مال کا بھی اختیار نہیں دیا ہے اس منصب یعنی نبوت و رسالت کو یہ کیا جانیں، ہم نے خود ان کے درمیان میں دنیا کی معیشت مال منال اولاد عزت تقسیم کی ہے اور ان کے مختلف مرتبے درجے بنائے ہیں، بعض کو بعض پر زیادتی عطا فرمائی ہے اس لیے کہ دنیا کا انتظام چلے، بعض کو بعض کا تابعدار کیا ہے کہ کوئی کسی کا خادم غلام ہے کوئی مالک آقا ہے۔ اے رسول! آپ کے رب کی رحمت یعنی نبوت و کتاب اس چیز سے جو یہ جمع کرتے ہیں یعنی مال دنیوی کہیں افضل و اعلیٰ ہے یا مراد جنت ہے، جو مسلمانوں کو جنت میں مرتبے ملیں گے وہ دنیوی عزت و رفعت سے کہیں اعلیٰ ہیں۔

بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا ؕ وَ رَحۡمَتُ رَبِّكَ

ان میں ایک کو دوسرے پر درجوں میں بلندی دی تا کہ ایک (مال دار) دوسرے (تنگ دست) کا مذاق بنائے اور آپ کے

خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

رب کی رحمت ان کے مالوں کے ذخیرے (اور ان کے جتھوں اور گروہوں) سے بہت بہتر ہے O اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی دین

لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ يَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُيُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّ

(کفر) پر ہو جائیں گے تو ضرور ہم ان لوگوں کے لیے جو رحمٰن کے منکر ہیں چاندی کی چھتیں اور

مَعَارِجَ عَلَيۡهَا يَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِبُيُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيۡهَا

سیڑھیاں بنا دیتے جن پر وہ چڑھتے O اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت (چاندی کے بنا دیتے) جن پر

يَتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ زُخۡرُفًا ؕ وَ اِنۡ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ

وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے O اس کے علاوہ اور بھی طرح طرح کی زیب و زینت دیتے اور یہ جو کچھ بھی ہے سب جیتی دنیا کا ساز و سامان ہے

وَ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۵﴾ ع وَ مَنۡ يَّعۡشُ عَنۡ ذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ ع ۱۰/۹

اور آخرت (کی نعمتیں) آپ کے رب کے نزدیک صرف پرہیزگاروں کے لیے ہیں O اور جو کوئی رحمٰن کی یاد سے غافل (اور اندھا)

۳۳ تا ۳۵- اگر مسلمانوں کے دل پریشان ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا اور یہ نہ ہوتا کہ کافروں کو دیکھ کر مسلمان بھی کفر اختیار کرنے لگیں گے اور سب آدمی کافر و گمراہ ہو جائیں گے تو ہم ان کے لیے جو رحمٰن کو نہیں مانتے یعنی کافروں کو دنیا بے اندازہ دے دیتے یعنی دنیا کا مال زیادہ ہو جانا خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا مندی کی کوئی دلیل نہیں' ہم ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں جن کے ذریعے سے ان پر چڑھتے وہ بھی خالص چاندی کی اور ان کے دروازوں کے کواڑ' چوکھٹیں' دروازے چاندی کے ہوتے اور تخت چھپر کھٹ چاندی کے جن پر وہ سوتے اور تکیہ لگاتے اور نیز سونے کے برتن اور سونے چاندی کی طرح طرح کی زینت ناز و نعمت دیتے مگر پھر کیا فائدہ تھا۔ وہ سب کتنے دن رہتے' جیتے دم تک کے سامان ہیں پھر کچھ بھی نہیں' سب فنا ہو جائیں گے' یہ زندگی دنیا تک کے اسباب ہیں مرنے کے پیچھے کچھ بھی نہیں اور آخرت کی نعمتیں جو خدا تعالیٰ کے پاس سے ان کو ملیں گی جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں' مسلمان اور پرہیزگار ہیں' وہ تمام دنیا کی زینتوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔

۳۶ تا ۳۹- جو خدا تعالیٰ کے ذکر و توحید و کتاب سے اعراض کرتا ہے' منہ پھیرتا ہے یا تنگدل ہوتا ہے' قصداً اندھا بنتا ہے (''یعش'' میں تینوں قرأتیں ہیں زیر' زبر' پیش' بالضم معنی اندھا بنتا ہے بالنصب اندھا ہوتا ہے) تو ہم اس کے ساتھ ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہر وقت اس کا ساتھی اور دوست بنا رہتا ہے' وہ نہ دنیا میں الگ ہوگا نہ دوزخ میں۔ بہکاتے

نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کردیتے ہیں تو وہ اس کا (ہر کام میں) ساتھی رہتا ہے O اور بے شک وہ (شیاطین) لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کے)

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ

راستے سے روکتے ہیں اور وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سیدھے راستے پر ہیں O یہاں تک کہ جب کافر ہمارے پاس آئے گا تو (شیطان سے)

بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ

کہے گا: کاش کہ مجھ میں تجھ میں مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا تو وہ شیطان کیا ہی بُرا ساتھی ہے O اور (ان سے کہا جائے گا:) تم کو یہ

الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ

بات ہرگز کچھ نفع نہ دے گی جب کہ تم (زمین میں) ظلم کر چکے بے شک تم سب عذاب میں شریک رہو گے O تو (اے نبی ﷺ!) کیا آپ

الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا

بہروں کو سنا سکتے ہیں یا خود اندھے بنے ہوؤں کو اور ان کو جو کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں راہ دکھا سکتے ہیں O پھر اگر

بہکاتے دوزخ میں اپنے ہمراہ لے جائے گا۔ وہ شیاطین کافروں کو سیدھے اچھے راستے سے روکتے ہیں' حق کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتے' وہ دل میں وسوسہ ڈالتے ہیں' کافر یہ خیال کرتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے سیدھی راہ پالی ہے' ہم بڑے سچے مذہب پر ہیں۔ شیطان ان کا پیچھا نہ چھوڑیں گے اور یہ شیطانوں کا کہا مانے جائیں گے یہاں تک کہ جب کفار شیطانوں کے ساتھ ساتھ زنجیروں میں بندھے ہوئے ہمارے دربار میں آئیں گے تو اس وقت کافر افسوس وحسرت کریں گے کہ کاش! ہم اس کے ساتھ نہ ہوتے' ہم میں اور اس میں اتنا فرق ہوتا جتنا کہ دو مشرقوں یعنی مغرب و مشرق میں ہے۔ پس خیال کرنا چاہیے کہ وہ شیطان کس قدر' بدتر ساتھی اور ہمراز ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اب جو ندامت کرتے ہو تو تم کو یہ بات اور ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی کہ دنیا میں تو تم اس کے ساتھ رہے اور اس کو اچھا سمجھا اور کافر ہوئے آج اس کو برا جانتے ہو' الگ ہونا چاہتے ہو۔ یہ نہ ہوگا' آج تم اور یہ شیاطین سب دوزخ کے عذاب کا مزا چکھو۔ لہٰذا سب کو دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔

۴۰۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جو ان کے ایمان لانے میں اتنی کوشش کرتے ہیں تو کیا آپ ان لوگوں کو خوامخواہ مسلمان کرلیں گے' کیا آپ ہٹ دھرم بہروں کو اپنی بات سنا سکیں گے' جو خود بہرا بن جائے بات سننا بھی نہ چاہے آپ اسے حق بات سنا کر کیسے منوا دیں گے' کیسے حق بات سنا دیں گے' کیا جو اندھے بن گئے ہیں آپ ان کو راستہ دکھا دیں گے اور جو کھلی ہوئی صاف گمراہی میں پڑا ہوا ہو اور اس سے نکلنا نہ چاہتا ہو تو ایسوں کو آپ زبردستی کیسے راہ راست پر لے آئیں گے' آپ کے ذمہ تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے' مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے کفر کا رنج نہ کریں' ان پر افسوس نہ کریں کیونکہ وہ تو دیدہ دانستہ خود گڑھے میں گر رہے ہیں' آپ کا کیا قصور ہے آپ نے تو اپنا فرض منصبی اچھی طرح ادا کر دیا' آپ پر کوئی الزام نہیں۔

نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ

ہم آپ کو (ان پر عذاب آنے سے پہلے دنیا سے) لے جائیں تو بھی بے شک ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے O یا ہم آپ کو دنیا سے جانے سے

فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ

پہلے وہ عذاب دکھادیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو بے شک ہم ان پر قادر ہیں O تو آپ اس وحی کو مضبوط پکڑے رہیں جو آپ کی طرف کی گئی ہے

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ

بے شک آپ ہی سیدھے راستے پر ہیں O اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت (اور شرف اور بزرگی) کا ذریعہ ہے اور عنقریب

تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا

تم لوگوں سے سوال کیا جائے گا (کہ تم نے اس امانت کے ساتھ کیا سلوک کیا) O اور (اے نبی ﷺ!) آپ سے پہلے جو ہم نے اپنے رسول بھیجے ہیں ان سے

۴۱ تا ۴۴۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو کفر کا عذاب ضرور پہنچے گا مگر وقت پڑا تو یہ ہوگا کہ ہم آپ کو دنیا سے اپنے پاس بلا لیں گے اور آپ کو وفات دیں گے پھر اس کے بعد ان سے بدلہ لیں گے اور عذاب دیں گے' یا یہ ہوگا کہ آپ کو عذاب دکھائیں گے' آپ کی زندگی میں آپ کی آنکھوں کے سامنے یہ سزا پائیں گے (چنانچہ بروز جنگ بدر حضرت کے ہاتھوں سے انہوں نے سزا پائی) غرض یہ کہ ہم ہر طرح قدرت والے ہیں جو چاہیں گے کریں گے مگر عذاب ضرور ہوگا۔
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو قرآن پاک آپ پر بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑیں اور اس پر خوب عمل کریں کوئی مانے یا نہ مانے' بے شک آپ سیدھے مستقیم راستے پر ہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قرآن پاک تو نصیحت ہے اور آپ اور آپ کی قوم قریش کے لیے باعث عزت وفخر ہے کہ کلام الٰہی ان کے گھروں میں پڑھا جائے' ان کی زبانوں میں نازل ہو ان کے لیے بڑا شرف اور بزرگی ہے' عنقریب سب سے سوال ہوگا کہ اس عزت وشرف ملنے کا کیا شکریہ ادا کیا گیا۔ یہ قرآن پاک سب مسلمانوں کے لیے باعث شرف و بزرگی ہے بالخصوص عرب کے لیے کہ انہی کی مادری زبان میں اترا ہے اور ان کا شکر اس کو سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔
۴۵۔ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار توحید میں شک رکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ توحید تمہاری نکالی ہوئی ہے' تو تم ان کافروں سے ان کا حال پوچھو جو تم سے پہلے ہمارے رسول (علیہم السلام) دنیا میں آئے تھے موسیٰ' عیسیٰ' ابراہیم علیہم السلام وغیرہ ان کے سامنے ان کی امتوں سے پوچھو کہ وہ کیا لے کر آئے تھے' کیا ہم نے اپنے سوا اور بھی کوئی معبود بنائے ہیں جو کہ مستحق پرستش ہوں؟ کیا ہم نے اپنے اگلے پیغمبروں کو یہ حکم دیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ توحید تو تمام انبیاء ورسل کی اجماعی یقینی چیز ہے' کل انبیاء اسی کے لیے آئے پھر اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا اختراع اپنی طرف سے گھڑ لینا کیسے ہوسکتا ہے؟ یا یہ مطلب ہو کہ جب آپ معراج کو گئے تھے اور آپ سب انبیاء ورسل اولوالعزم کے امام ہوئے تھے اس وقت آپ سے کہا گیا تھا کہ لو اب سب انبیاء موجود ہیں ان سے پوچھ دیکھو کہ کیا خدا کے سوا اور بھی کوئی معبود ہے یا نہیں اور غیر کی عبادت کا حکم ہے کہ نہیں۔ حضرت کو پوچھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ آپ جانتے تھے کہ توحید

ع ۴/۱۰

مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

دریافت فرمایئے (یعنی ان کی امت کے علماء سے) کیا ہم نے ان کے لیے رحمٰن کے سوا کچھ اور معبود ٹھہرائے ہیں جن کی پوجا کی جاتی ہو (ہرگز نہیں) O اور بے شک

بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾

ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو آپ نے فرمایا کہ میں سارے جہاں کے پروردگار کا بھیجا ہوا ہوں O

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے جبھی وہ ان کا مذاق اڑانے لگے O اور ہم ان کو جو کوئی

اٰيَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ

نشانی دکھاتے تھے وہ پہلی نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی اور ہم نے ان کو مصیبت میں بھی گرفتار کیا تاکہ وہ (اپنے کفر سے) باز

يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ

آئیں O اور انہوں نے (موسیٰ سے) کہا: اے جادوگر! اپنے اس عہد کے ذریعے سے جو تیرے رب نے تجھ سے کیا ہے ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾

(تاکہ یہ مصیبت ٹل جائے) بے شک ہم سیدھے راستے پر آجائیں گے O پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت دور کر دی تو فوراً وہ اپنے عہد توڑنے لگے O

اجماعی ہے تمام انبیاء کرام کا یہی مذہب ہے۔

۴۶ تا ۴۸۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو فرعون کے پاس اور اس کی قوم قبط کے پاس اپنی قدرت کی نشانیاں معجزے دے کر بھیجا۔ عصا، ید بیضاء۔ انہوں نے جا کر کہا کہ مجھ کو اس خدا نے تمہارے پاس بھیجا ہے جو سب جہانوں کا مالک ہے۔ انہوں نے انکار کیا، دلیل مانگی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے معجزے پیش کیے تو اس وقت وہ تعجب سے ہنسنے لگے اور انکار اور مسخرہ پن کرنے لگے۔ تب ہم نے طرح طرح کے عذاب ایک سے ایک بڑھ کر بھیجے طوفان، ٹڈی، جوں، کھٹمل، مینڈک، خون، قحط، بیماری، کہ کسی طرح تو یہ مانیں اور کفر چھوڑ دیں۔

۴۹ تا ۵۰۔ جب بھی عذاب اترتا تو فرعون وغیرہ موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارتے تھے کہ او ساحر صاحب! (ساحر ان کی زبان میں بڑے عالم کو کہتے ہیں، یہ کلمہ توقیر و تعظیم کا بھی تھا ورنہ وقت عذاب یہ کلمہ نہ کہتے، یا یہ کہ عادت کے سبب ان کی زبان سے نکلتا تھا) خدا سے اپنے پروردگار سے اس عہد کا واسطہ دلا کر جو اس نے تجھ سے کیا ہے کہ تمہاری دعا قبول کروں گا اور اگر یہ لوگ مسلمان ہوئے تو عذاب دور کروں گا دعا کر کے اب کی مرتبہ ہم پر سے عذاب ہٹا دے، ہم بے شک ایمان لائیں گے اور تمہارے راستہ پر چلیں گے، وہ جب عذاب دیکھتے یہی کہتے اور جب ہم عذاب کھول دیتے جھٹ اپنے قول و قسم سے پھر جاتے، کفر کرنے لگتے۔

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ

اور فرعون نے اپنی قوم میں نداء کی کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت میری نہیں ہے اور یہ نہریں میرے (محل مکانوں کے)

وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥١﴾ ؕ اَمْ اَنَا خَيْرٌ

نیچے نہیں بہہ رہی ہیں کیا تم دیکھتے نہیں (میرے پاس ہر قسم کا سامان موجودہ ہے) O کیا میں اس سے بہتر

مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَاۤ اُلْقِىَ عَلَيْهِ

نہیں ہوں جو ذلیل (بے سروسامان) اور صاف بات بھی نہیں کر سکتا O (اگر وہ پیغمبر ہے) تو اس کے اوپر سونے

اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ

کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے یا اس کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں آئے جو اس کی اردلی میں رہتے (لہٰذا یہ پیغمبر نہیں) O تو فرعون نے (ایسی

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا

باتوں سے) اپنی قوم کو احمق بنا دیا تو وہ اس کے کہنے پر چلنے لگے بے شک وہ لوگ (بدکار اور) نافرمان ہی تھے (نافرمانی کے عادی ہو گئے تھے) O جب انہوں

انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا

نے اپنی نافرمانی سے ہمارے غضب کو جوش دلایا تو ہم نے ان سے (ان کی بدکرداری کا) بدلہ لیا تو ان سب کو ڈبو دیا O تو ہم نے ان کو اگلی داستان

۵۱ تا ۵۴- فرعون نے اپنی قوم کو اکٹھا کیا اور موسیٰ علیہ السلام کے رد کا خطبہ سنایا اور کہا: اے قوم! غور کرو کہ بادشاہ کون ہے؟ میں ہوں۔ کیا میرے قبضہ میں مصر جیسا عالیشان ملک نہیں ہے کہ چالیس دروازے چالیس کوس ہے اور پھر کیا سبز شاداب تروتازہ میرے اردگرد نہریں بہتی ہیں (بعض کہتے ہیں کہ انہار سے مراد گھوڑے ہیں) کیا یہ بات کچھ پوشیدہ ہے' کیا تم یہ چیزیں نہیں دیکھتے۔ اب یہ بتاؤ کہ میں جو اتنا بڑا جلیل القدر بادشاہ ہوں میں بہتر ہوں یا موسیٰ (علیہ السلام) جو ذلیل آدمی ہیں اور طاقت میں بہت کم۔ موسیٰ (علیہ السلام) کو سیدھی طرح بات کرنا بھی تو نہیں آتی' اپنا مطلب بھی تو صاف نہیں کہہ سکتا۔ تقریر بھی تو شستہ نہیں ہے تو اب میں سرداری کے لائق ہوں یا موسیٰ (علیہ السلام)۔ اگر موسیٰ (علیہ السلام) سرداری کے لائق ہوتے اور خدا نے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں سردار بنایا ہوتا تو سرداری کی نشانی تو یہ ہے کہ خدا نے سونے کی قبا کنگن وغیرہ پہنائے ہوتے' وہ اس کے اوپر کہاں ہیں' یہ سونے کے کنگن اور قبا وغیرہ پہنا کر کیوں نہ بھیجا گیا یا اس کے فرشتے تائید کرنے کو اس کے ساتھ آتے' وہ اس کی مدد و تائید و تصدیق رسالت کے لیے کیوں نہ آئے۔ ایسی باتیں کر کے اس نے اپنی قوم کو دھوکہ دیا اور کم عقل بے وقوف پا کر ان کو پھسلایا' انہوں نے اس کا کہا مانا' اطاعت کی' وہ سب فاسق و بدکار تھے' گناہوں اور نافرمانیوں کے عادی تھے۔

۵۵ تا ۵۶- تو جب انہوں نے ہمارے غصہ اور عذاب کا خیال نہ کیا اور ہمارے پیغمبر موسیٰ (علیہ السلام) کو رنج و غم میں

لِلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ ع ۵/۱۱

اور پچھلوں کے لیے (مثل اور) کہاوت بنادیا (تا کہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں) O اور جب عیسیٰ ابن مریم کی مثل بیان کی جاتی ہے تو فوراً آپ کی قوم اس کو ہنسی

یَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ

و مذاق بناتی ہے O اور (آپ کی قوم کے لوگ) کہتے ہیں: کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور جب عیسیٰ کی پوجا کی جاتی ہے تو ہم اپنے

بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَجَعَلْنٰهُ

معبودوں کی پوجا کیوں نہ کریں) انہوں نے آپ سے یہ بات صرف جھگڑے ہی کے لیے کہی ہے بلکہ وہ بڑے جھگڑالو ہی ہیں O عیسیٰ تو صرف (ہمارے)

مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؕ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِی

ایک بندے ہیں (بغیر باپ کے پیدا کیے ہوئے) جس پر ہم نے انعام واحسان فرمایا اور ہم نے ان کو بنی اسرائیل کے لیے (اپنی قدرت کا) ایک عجیب نمونہ بنا

الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ

دیا O اور اگر ہم چاہتے تو تمہارے بدلے زمین میں فرشتوں کو بسا دیتے (آباد کر دیتے) O اور بے شک عیسیٰ (کا آسمان سے اترنا) قیامت کی خبر اور نشانی ہے تو

ڈالا تو ہم نے بدلہ لیا' ان کو دریا میں ڈبو دیا' ہم نے ان کو دوسرے اور کافروں کا پیشوا بنا دیا اور بعد والوں کے لیے عبرت اور مثل اور نصیحت بنا دیا۔

۵۷ تا ۶۰۔ اور جب عیسیٰ بن مریم کا حال بیان کیا جاتا ہے تو اے رسول! آپ کی قوم اس سے اعراض و انکار کرتی ہے یعنی اس کے سبب سے وہ حق سے انکار کرتے ہیں۔ جب یہ اترا کہ جتنی چیزیں ہیں جن کو کافر سوائے خدا کے پوجتے ہیں وہ سب دوزخ کا ایندھن ہیں تو عبداللہ بن زبعریٰ نے اعتراض کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نصاریٰ پوجتے ہیں' فرشتے بھی تو پوجے جاتے ہیں' جب وہ سب دوزخ میں جائیں گے تو ہم بھی اپنے معبود بتوں کے ساتھ دوزخ میں چلے جائیں گے تو کیا برائی ہے یہ اور ان کے کفر کا سبب ہوا۔ یا یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی مثل بتوں کے ساتھ لگا کر جب عبداللہ بن زبعریٰ پکارتا ہے تو یہ کافر خوش ہو کر چیخنے چلانے لگتے ہیں کہ ہم جیت گئے واہ وا۔ (''یصدون'' میں دو قرأتیں ایک بضم صاد بمعنی انکار ایک بکسر صاد بمعنی آواز' وہ خوشی و خندہ کرتے) اور ہنستے ہیں اور کہتے ہیں: آہا! ہمارے خدا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارے نزدیک بہتر مرتبے والے ہیں یا وہ یعنی عیسیٰ۔ جب عیسیٰ کو تم نصاریٰ کے ساتھ دوزخ میں بتاتے ہو تو پھر ہم اور ہمارے معبود کیا ہیں۔ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! انہوں نے یہ کوئی عمدہ دلیل بیان نہیں کی بلکہ خوامخواہ ایک جھگڑے اور باطل جنگ کی بات بنا کر بطور مثل بیان کی بلکہ یہ قوم واقع میں بڑی جھگڑالو اور مفسد ہے کہ بتوں کے ذکر میں عیسیٰ کا ذکر لے آئے۔ حالانکہ وہ تو ہمارے ایک مقبول بندے ہیں' ان پر ہم نے رسالت کا احسان کیا ہے' وہ بت جیسے کیونکر ہو سکتے ہیں؟ ہم نے عیسیٰ کو بنی اسرائیل کے لیے اپنی قدرت کی عجیب نشانی بنایا کہ بن باپ کے پیدا کیا' ہم ہر بات پر قادر ہیں۔ اگر اے آدمیو! ہم چاہیں تو تم کو بالکل ہلاک کر کے تمہارے قائم مقام فرشتوں کو بنائیں یعنی آسمان کی طرح زمین میں فرشتے

اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ

(اے لوگو!) تم قیامت کے بارے میں شک نہ کرو اور میرا کہا مانو یہی سیدھا راستہ ہے O اور شیطان تمہیں ہرگز (سیدھے راستے سے) نہ روکنے پائے (اس کے

لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ

بہکانے میں نہ آؤ) بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے O اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) روشن دلیلیں لے کر (بنی اسرائیل کے پاس) آئے تو آپ

بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا

نے (ان سے) کہا: بے شک میں تمہارے پاس حکمت وثبوت لے کر آیا ہوں اور تاکہ میں تم سے (توریت کی) بعض وہ چیزیں جن میں تم اختلاف

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا

کرتے ہو بیان کردوں تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو O بے شک اللہ تعالیٰ ہی میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب ہے تو اُسی کی پوجا

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ

کرو یہی سیدھا راستہ ہے O پھر (عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بعد) وہ گروہ آپس میں اختلاف کرنے لگے (کسی نے ان کو خدا کا بیٹا

لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

کسی نے تیسرا خدا وغیرہ کہنا شروع کردیا) تو دردناک دن کے عذاب سے ایسے ظالموں کے لیے (خرابی اور) ہلاکت ہے O (اب ایمان لانے میں

بسائیں۔ یا آدمیوں سے فرشتوں کو پیدا کریں۔ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔

۶۱ تا ۶۲۔ عیسیٰ (علیہ السلام) کا اترنا قیامت کا علم ہے یعنی جب وہ اتریں گے تو قیامت کا بہت ہی قریب ہونا معلوم ہو جائے گا (''علم'' بکسر عین مصدر بھی ہے اور بفتحتین بمعنی نشانی بھی دونوں قرأتیں ہیں) پس اے لوگو! قیامت میں شک نہ کرو اور توحید میں میرا کہا مانو' اتباع کرو' یہ توحید واسلام صراط مستقیم ہے اس پر چلو گے نجات پاؤ گے۔ دیکھو ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو اس مقدس دین سے روک دے اور قیامت کا منکر بنا دے' وہ تمہارا کھلا ہوا سخت دشمن ہے۔

۶۳ تا ۶۶۔ جب عیسیٰ (علیہ السلام) رسول ہو کر معجزے امر و نہی لے کر دنیا میں آئے تھے تو کہا تھا کہ میں خدا تعالیٰ کا قاصد ہوں' حکمت لایا ہوں' امر و نہی اسرار نبوت سکھاتا ہوں اور اس لیے جو توریت کے بعض حکموں میں مختلف ہو رہے ہو اور جھگڑتے ہو اس کا فیصلہ کردوں' اے یہودیو! تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کا کہا مانو' میری نصیحت ووصیت کی اطاعت کرو۔ میں اس کا بندہ ہوں' اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا دونوں کا پروردگار ہے' خالق ہے' پس اے لوگو! اللہ کی توحید مانو یہی صراط مستقیم ہے اور سوا اس کے سب مذہب باطل ہیں' یہی مذہب مقبول و پسندیدہ ہے باقی سب مذہب مردود ہیں۔ عیسیٰ کے بعد ان کی امت کے لوگ مختلف ہو گئے' آپس میں جھگڑنے لگے (فرقہ نسطوریہ کا قول ہے کہ عیسیٰ خدا تعالیٰ کے لڑکے ہیں اور یعقوبیہ کہتے ہیں کہ وہ خود خدا ہیں' مالکانیہ کا خیال ہے کہ خدائی میں عیسیٰ خدا کے شریک ہیں' عرفوسیہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ تین

السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ

کس بات کا انتظار ہے) کیا وہ صرف قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان پر یک بیک آ جائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو ○ (خبردار ہو جاؤ) اس روز

ع ۶ / ۱۲ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ

سوائے پرہیزگار لوگوں کے تمام گہرے دوست آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے ○ (متقیوں سے فرمایا جائے گا:) اے میرے

الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا

بندو! آج تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم ○ (ہمارے) وہ بندے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور

مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

فرمانبرداری کرتے رہے ○ (ان سے فرمایا جائے گا:) تم اور تمہاری بیویاں خوشیاں مناتے ہوئے (عزت و احترام کے ساتھ) جنت میں داخل ہو جاؤ ○

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا

ان پر سونے کے پیالوں اور جاموں کا دور چلے گا (جن میں شراب طہور بھری ہو گی) اور اس میں وہ چیزیں ملیں گی جو ان کے دل

تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ۚ

چاہیں گے اور جن سے آنکھوں کو لذت پہنچے اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے ○

خداؤں کا ایک ٹکڑا ہیں) پس افسوس ہے اور سخت عذاب ہے اور دوزخ کا سخت عذاب والا جنگل ہے ان کے لیے جو کم بخت ظالم عیسیٰ کے بارے میں ایسے خیالات پکاتے ہیں' ان کو عذاب الیم پہنچے گا۔ یہ جو اپنے نامعقول خیالات سے باز نہیں آتے اور توبہ نہیں کرتے تو نہیں معلوم انہیں کس بات کا انتظار ہے' دلیل عقلیہ ونقلیہ سے تو قائل ہیں اب کیا انہیں اسی کا انتظار ہے کہ ہمارا عذاب ان کو یکا یک آ گھیرے اور ان کو اس کے آنے سے پہلے کچھ خبر بھی نہ ہو کہ کیا یہ اس دن توبہ کریں گے' اس دن کیا ہوگا کچھ بھی نہ ہوگا عذاب آنے کے بعد پھر توبہ کیسی۔ اگر عذاب سے پیشتر توبہ کرتے تو عذاب سے بچ سکتے تھے۔

۶۷ تا ۷۳۔ قیامت کے دن جو نفسانی شیطان دوست تھے مثلاً کافر بدمذہب وہ آپس میں سب دشمن ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے مگر پرہیزگار مسلمان سچے دوست جو آپس میں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دوستی رکھتے تھے جیسے حضرات خلفاء اربعہ اور تمام صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور ان کی پیروی کرنے والے۔ تو یہ آپس میں شیر وشکر یک جان دو قالب ہی رہیں گے۔ ایسوں سے خداوند قدوس اس دن کہے گا کہ اے میرے مقبول بندو! آج جب اور لوگ ڈریں گے تو تم کو کچھ ڈر نہ ہوگا اور جب اوروں کو غم ہوگا تو تم کو کچھ غم نہ ہوگا۔ یہ وہ ہوں گے جو ہماری آیتوں اور رسول وقرآن پر ایمان لائے ہوں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ لو اب تم اور تمہاری بیبیاں سب جنت میں جاؤ مکرم و معظم' نعمت و راحت ناز عیش کے تحفے پاؤ۔ ان کے پاس ان کے خادم حور و غلامان سونے کی رکابیاں قسم قسم کے کھانوں اور میووں سے بھرے ہوئے اور طرح طرح

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا

اور یہ وہی جنت ہے جس کا تمہیں اپنے (نیک) کاموں کے بدلے میں وارث و مالک بنایا گیا O اس میں تمہارے

فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ

لیے بہت قسم کے میوے ہیں ان میں سے کھاتے رہو O بے شک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے

جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ

ہیںO وہ عذاب کبھی ان سے دور نہ ہوگا اور وہ اس میں (ناامید اور) بے بس ہوکر رہیں گے O اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے

وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ط

(لہٰذا اس کا نتیجہ بھگتیں گے) O اور دوزخی پکاریں گے کہ اے مالک (داروغہ دوزخ)! تمہارا رب ہمیں تو موت ہی دے دے (مالک) جواب دیں گے کہ

قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ

بے شک تم ہمیشہ اسی حال میں رہوگے O (اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ) بے شک ہم تمہارے پاس (اپنے رسولوں کی معرفت) حق لے کر آئے لیکن تم میں سے اکثر

کے کوزے گول گلاس آبخورے شرابوں اور شربتوں سے بھرے ہوئے لیے پھریں گے اور آپس میں بیٹھ کر خوش ہو رہے ہوں گے۔ وہاں ان کو وہ ملے گا جو خیال میں بھی نہ گزرا ہوگا' جو جی چاہے گا جو دل میں اور ارادہ میں آئے گا وہ چیز حاضر ہو گی اور وہ چیز ملے گی جس سے آنکھوں کو لذت وٹھنڈک ملے گی یعنی دیدار الٰہی کہ اس کے سامنے سب جنت کی نعمتیں حقیر ہیں' سب نعمتوں کو دیکھ کر جب آنکھیں اس کو دیکھیں گی تو تعجب سے بے خود ہو جائیں گی۔ اے مسلمانو! تم اس میں ہمیشہ رہو گے' نہ مرنا ہوگا نہ نکلنا ہوگا' اے لوگو! تم کو جو یہ جنت ملی اور تم اس کے مالک و وارث ہوئے تو کیوں؟ اسی سبب سے جو تم دنیا میں اچھے کام کہتے اور کرتے تھے' تم کو یہاں لاکھوں طرح کے میوے ہیں ان میں سے جو چاہو خوب کھاؤ۔

۷۴ تا ۷۶- بے شک مشرک گناہ گار ابوجہل وغیرہ اور تمام کفار عذاب جہنم میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ وہ عذاب ایک دم کو نہ تھمے گا' نہ کم ہوگا نہ اس سے اٹھایا جائے گا' وہ ہمیشہ اس میں ناامید ہوکر پڑے رہیں گے' ہر بھلائی سے دور ہوں گے۔ ان کو جو ہم نے ہلاک کیا اور عذاب دیا تو کچھ ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ تو خود کفر وشرک کر کے اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

۷۷- دوزخیوں سے جب صبر نہ ہو سکے گا تو فریاد کریں گے اور دوزخ کے دربانوں کو یا مالک کہہ کر داروغۂ دوزخ کو بلائیں گے کہ کاش! تمہارا خدا ہم کو موت ہی دے دے' ہم ہلاک ہی ہو کر دوزخ سے چھٹیں' مالک موت کے بعد بعض کے نزدیک چالیس برس کے بعد کہے گا کہ اب تم یہیں رہو گے۔ نکل نہیں سکتے' نہ تم کو موت آسکتی ہے۔

۷۸- خدا فرمائے گا کہ ہم نے تو حق بھیجا تھا' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قرآن بذریعہ جبرائیل بھیجا انہوں نے تم کو سنایا مگر تم تو اکثر بلکہ سب کافر ناپسند ہی کرتے رہے اور منکر رہے۔

لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ یَحْسَبُوْنَ

لوگوں کو حق ناگوار رہاO کیا انہوں نے اپنے خیال میں (ہمارے نبی کی مخالفت میں) کوئی بات (تدبیر) پکی کر لی ہے تو بے شک ہم بھی (ان کے خلاف) اپنی

اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾

تدبیر پکی کرنے والے ہیںO کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اوران کے پوشیدہ مشورے نہیں سنتے ہیں ہاں (ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے بھیجے ہوئے

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ

فرشتے بھی ان کے پاس سب کچھ لکھتے رہتے ہیںO (اے نبی!) آپ فرمایئے: (بفرض محال) اگر رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اس کی پوجا کرتاO

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَ یَلْعَبُوْا

آسمان اور زمین کا رب اور جو عرش کا بھی رب ہے ان تمام باتوں سے پاک ہے جو یہ کافر (اس کے متعلق) بیان کرتے ہیں O تو (اے نبی!) آپ ان کو چھوڑ دیجئے

حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ

کہ بے ہودہ باتیں اور کھیل کود کرتے رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو پالیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی قیامت کا دن) Oاور وہی اللہ

۷۹ تا ۸۰- یہ کافر جو ڈرتے نہیں تو کیا انہوں نے کوئی نہایت مضبوط بات مقرر کر لی ہے کہ اب ان کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا یہ تو کچھ بھی نہیں مگر ہم نے ان کے عذاب و ہلاکت کی مضبوط تدبیر کر لی ہے کہ وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی باتیں جو چھپ کر اور خلوتوں میں کرتے ہیں اور سرگوشیاں اور خفیہ سازشیں ہوتی ہیں نہیں سنتے ہیں؟ اگر یہ خیال ہے تو محض غلط ہے ہاں بے شک ہم سب سنتے ہیں۔ بلکہ ہمارے فرشتے ان کی ہر بات بیٹھے ہوئے ان کے پاس لکھ رہے ہیں گو یہ نہ دیکھیں۔ یہ اس قصہ کی طرف اشارہ ہے کہ بعض کافروں نے کہا تھا کہ خدا سنتا ہے، بعض نے کہا کہ ظاہر کی بات سنتا ہے، پوشیدہ نہیں سنتا ہے، ان کو جواب دیا گیا کہ خدا ظاہر و پوشیدہ ہر بات سنتا ہے اور ہر بات کو جانتا ہے۔

۸۱ تا ۸۳- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار نضر بن حارث وغیرہ جو خدا کی اولاد ثابت کرتے ہیں تو تم کہہ دو: اگر تمہارے نزدیک ایسا ہے تو ہونے دو ہمارے نزدیک ہرگز ایسا نہیں۔ رحمٰن کے اولاد نہیں پس میں سب سے پہلے اقرار کرتا ہوں کہ وہ ولد و شریک سے پاک ہے (اس تقدیر پر ''ان'' نافیہ ہے اور ''ان'' شرطیہ بھی ہو سکتا ہے) آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہر عیب و مثل سے پاک ہے، وہ بلند و برتر ہے، عرش کا مالک ہے۔ کافر جو یہ صفتیں کہتے ہیں، اس کے حال بیان کرتے ہیں ان سب سے وہ برتر اور پاک ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو چھوڑ دیں، ان کو بکنے دیں کہ حماقت کی باطل باتوں میں خوب گھسیں اور کھیلیں، دین و دنیا میں عیش کریں، دین کے ساتھ مسخراپن کریں یہاں تک کہ وہ دن آئے جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی ان کی موت و عذاب کا دن آنے تک ان کو چھوڑ دیں، آپ کا فرض یعنی ہمارے پیغام پہنچانا پورا ہو چکا۔

۸۴ تا ۸۶- وہ ہر شئے کا مالک ہے، آسمان اور جو آسمان میں ہے زمین اور جو زمین میں ہے وہ سب کا مالک ہے۔ وہ ہر جگہ معبود ہے یعنی ہر جگہ اس کی عبادت ہوتی ہے، وہ اپنے حکم میں حکمت والا ہے، اپنی مخلوق اور اس کی تدبیر کا عالم ہے۔ ہر

اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ

آسمان والوں کا بھی خدا ہے اور زمین والوں کا بھی خدا ہے اور وہی حکمت والا علم والا ہے O اور بڑی برکت والا ہے وہ خدا کہ جس کی حکومت

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ

آسمان و زمین اور جو ان دونوں کے درمیان میں ہے سب پر ہے اور اسی کے نزدیک قیامت کا (ذاتی) علم ہے اور تم سب

وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ

اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے O اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو یہ کافر پوجتے ہیں انہیں شفاعت کا کچھ بھی اختیار نہیں ہاں (شفاعت

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

کا اختیار) ان علم والوں کو ہے جو حق کی گواہی دیتے ہیں O اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انہیں کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ

مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ ۙ وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ

اللہ تعالیٰ نے پھر وہ کہاں اوندھے بہکے جاتے ہیں O ہمیں رسول (علیہ السلام) کے اس قول کی قسم کہ اے میرے رب! بے شک یہ لوگ ایمان نہیں لائیں

هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ ۘ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع ۲۲/۱۳ وقف لازم

گے O تو (اے نبی!) آپ ان سے درگزر فرمایئے اور فرما دیجئے: بس سلام ہے (مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں) (اپنا انجام) ان کو عنقریب معلوم ہو جائے گا O

عیب سے پاک و برتر ہے۔ وہ ولد و شریک سے پاک ہے' وہ ذات ہے کہ مملکت و حکومت آسمان و زمین و مافیہا کی اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اس کے پاس قیامت کا ذاتی علم ہے کہ کب قائم ہوگی' سب اسی کی طرف آخرکار لوٹ کر جائیں گے۔ جو اس کے سوا پوجے جاتے ہیں اور کافر ان کو اپنا معبود بناتے ہیں یعنی فرشتے وہ کسی کے واسطے بے (بغیر) اس کی اجازت کے شفاعت کے مالک نہیں' وہ کسی کی سفارش ہرگز نہیں کر سکتے' مگر اس کی جو حق کی گواہی دیتا ہے یعنی صدق دل سے کلمہ پڑھتا ہے اور مسلمان مرا ہے اور وہ فرشتے جانتے ہیں کہ ہم بے (بغیر) اجازت خدا تعالیٰ کے کچھ نہیں کر سکتے۔

۸۷- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر ان سے پوچھا جائے کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔ پھر نہیں معلوم کہ یہ باوجود اس اقرار کے کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں اور غیروں کو پوجتے ہیں' ان پر افسوس ہے۔

۸۹- رسول نے کہا اور خدا سے شکایت کی کہ اے پروردگار! یہ لوگ ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے' تیرے رسول قرآن کو نہیں مانتے' اب تو ان کے ساتھ جو چاہے کر تب خدا نے کہا: اے رسول! ابھی ان سے درگزر کر' منہ پھیر لو اور اچھی سچی اسلام کی بات کہے جاؤ' یہ عنقریب جان لیں گے کہ ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ پیش گوئی بہت جلد ظاہر ہوئی' روز جنگ بدر' روز احد' روز احزاب سزا پائی۔ ''وقیلہ'' میں کئی تاویلیں ہیں' ایک یہ کہ 'قیل'' تھا' ہ' زائد ہے۔ ایک یہ کہ ''قیل'' مصدر مضاف ہے یعنی خدا یہ قول اپنے رسول کا جانتا اور سنتا ہے کہ وہ شکایت کافروں کے شرک کی کرتے ہیں۔

سورۃ الدخان مکیۃ ۴۴ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰیاتہا ۵۹ رکوعاتہا ۳

سورۂ دخان مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں انہتر آیات' تین رکوع ہیں

حٰمٓ ۚ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

حٰم O اس روشن کتاب کی قسم! O بے شک ہم نے اس کو برکت والی رات میں اتارا' بے شک ہم اس کے ذریعے سے

مُنْذِرِيْنَ ۝٣ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝٤ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا

ڈرسنانے والے ہیں O اسی رات میں ہر حکمت والا کام ہمارے حکم سے (کارکنان قضاء وقدر میں) تقسیم کردیا جاتا ہے' بے شک ہم ہی رسولوں

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٥ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦ رَبِّ

کو بھیجنے والے ہیں O (یہ) آپ کے رب کی رحمت سے ہے' بے شک وہی (اللہ تعالیٰ) سب کچھ سننے والا' جاننے والا ہے O جو آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ لَآ اِلٰهَ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اگر تمہیں یقین ہو O اس کے سوا کوئی

معٓ عند المتقدمین ۱۲

وقف لازم

سورۃ الدخان

ا تا ۳- "حم" سے مراد "حم الامر" ہے یعنی قسم اس کتاب کی جو حلال حرام حق و باطل کی ظاہر کرنے والی ہے کہ جو کچھ ہونے کو ہے وہ مقدر ہو چکا ہے' یا مراد حروف ہیں یعنی قسم ہے ان حرفوں کی اور اس کتاب کی جو ظاہر ہے اور ہر بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ہم نے اس کتاب یعنی قرآن کو مبارک رات میں اتارا ہے (مروی ہے کہ حق تعالیٰ نے قبل اس کے کہ قرآن حضور پر اترے معرفت جبرائیل علیہ السلام آسمان دنیا پر اتار کران فرشتوں کو لکھوایا جو کتاب وحفاظ ہیں پھر وہاں سے وقتاً فوقتاً موقع موقع سے ایک ایک آیت یا ایک ایک سورت تئیس برس کے عرصہ میں حضرت پر جبرائیل لاتے رہے) وہ رات رحمت اور بخشش و برکت وعزت والی شب قدر ہے' ہم اس قرآن سے کافروں کو ڈراتے ہیں کہ وہ ایمان لائیں۔

۴ تا ۶- مبارک رات میں ہر امر جو تقدیر میں ہو چکا ہوتا ہے الگ الگ کرلیا جاتا ہے (یعنی ایک سال کا حساب کتاب دفتر الگ بن جاتا ہے' جبریل علیہ السلام میکائیل' اسرافیل' عزرائیل وغیرہ فرشتوں کو ان کے سب کام جن پر وہ مقرر ہیں ایک سال کے سپرد ہو جاتے ہیں مثلاً موت' رزق' بارش پیدائش وغیرہ) یہ ہمارا حکم ہے کہ ہر سال جاری رہتا ہے۔ منجملہ ہمارے حکم و حکمت کے یہ بھی ہے کہ ہم ہی رسولوں کے بھیجنے والے ہیں۔ اے رسول کریم! یہ آپ کے پروردگار کی رحمت ہے کہ اس نے سب رسولوں کو کتابیں دے کر ہدایت کو بھیجا بالخصوص تم کو۔ وہ قریش کی اور دیگر سب کافروں کی باتوں کا سننے والا ہے کہ جب عذاب آیا تھا تو انہوں نے "ربنا اکشف عنا العذاب" کہا تھا اور ان کے اعمال کا اور ان کی سزا کا جاننے والا ہے۔

۷ تا ۸- آسمان زمین کا مالک پروردگار ہے اور جو ان کے درمیان عجائب وغرائب ہیں ان کا مالک ہے' اے اہل مکہ! اگر تم سمجھو اور مانو تو آیات قدرت بہت واضح ہیں۔ اس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں' وہی تو جلاتا (زندہ کرتا) ہے اور مارتا ہے' دنیا میں مارے گا قیامت میں جلائے (زندہ کرنا) گا۔ تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا سب کا وہی پروردگار و خالق ہے۔

إِلَّا هُوَ يُحْيِۦ وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ءَابَآئِكُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ

معبود نہیں' وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادا کا بھی رب ہے ○ بلکہ وہ (کافر)

فِى شَكٍّ يَلْعَبُونَ ﴿٩﴾ فَٱرْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِى ٱلسَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾

شک میں پڑ کر کھیل رہے ہیں ○ تو (اے نبی ﷺ!) آپ اس دن کا انتظار کیجئے جب آسمان ظاہر دھواں (اس قدر) لائے ○

يَغْشَى ٱلنَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ رَّبَّنَا ٱكْشِفْ عَنَّا ٱلْعَذَابَ

جو سارے لوگوں کو ڈھانک لے گا (اور ان کافروں سے کہا جائے گا:) یہ ہے دردناک عذاب ○ (اس وقت وہ کہیں گے:) اے ہمارے رب! ہم سے عذاب دور

إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ ٱلذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾

فرما دے بے شک ہم ایمان لاتے ہیں ○ انہیں نصیحت ماننا کہاں نصیب ہوگا حالانکہ ان کے پاس کھول کر (احکام الٰہی) سنانے والا رسول تشریف لا چکا ○

ثُمَّ تَوَلَّوْا۟ عَنْهُ وَقَالُوا۟ مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا كَاشِفُوا۟ ٱلْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ وقف لازم

پھر انہوں نے اس (رسول) سے منہ پھیر لیا اور کہا: یہ تو سکھایا ہوا دیوانہ ہے ○ (ہم نے فرمایا:) بے شک ہم کچھ دنوں کے لیے عذاب دور کیے دیتے ہیں

إِنَّكُمْ عَآئِدُونَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ ٱلْبَطْشَةَ ٱلْكُبْرَىٰٓ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وقف لازم

مگر تم پھر وہی کرو گے (جواب تک کرتے رہے) ○ جس دن ہم سب سے بڑی اور سخت گرفت فرمائیں گے بے شک ہم ضرور بدلہ لے کر رہیں گے ○

۹ تا ۱۶- اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار مکہ نہیں مانتے بلکہ یہ روز قیامت کے بارے میں شک وشبہ میں پڑے ہیں اور جب اس کا ذکر آتا ہے تو ہنستے اور مسخرہ پن کرتے ہیں اور ڈرتے نہیں کھیلتے کودتے ہیں۔ تو تم ان کے اوپر عذاب آنے کے منتظر رہو وہ اس دن آئے گا جب آسمان سارے جہان میں دھواں گھونٹ دے گا اور پھیلا دے گا' جہان تیرہ و تار نظر آئے گا اور دھواں اپنی تاریکی میں چھپا لے گا' وہ سخت دردرساں عذاب ہوگا۔ اس وقت وہ رو رو کر دعائیں کریں گے کہ پروردگار! اب تو عذاب رفع فرما' مشکل آسان کر' ہم تجھ پر اور تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائیں گے۔ مگر یہ ان کا فقط قول ہی ہوگا' ان کی قسمت میں ایمان کہاں۔ ان کو توبہ کہاں نصیب۔ وہ نصیحت بعد رفع عذاب بھی نہ مانیں گے' یا یہ کہ جب عذاب آئے گا تو پھر روز بدر یا روز قیامت توبہ سے کیا فائدہ ہوگا اور نصیحت ماننے سے کیا حاصل ہوگا یا یہ کہ وہ نصیحت کیا مانیں گے حالانکہ ان کے پاس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے رسول آئے جو ان ہی کی زبان میں ان کو سمجھاتے اور ان کو معجزے دکھاتے ہیں اور پھر بھی انہوں نے ان کو نہ مانا اور منہ پھیرا اور کہا کہ (حضرت) محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سکھائے ہوئے ہیں' کسی سے سیکھ لیتے ہیں اور کہتے تھے کہ جبر و یسار دو آدمی ان کو سکھا جاتے ہیں اور مجنوں ہیں اور دماغ میں خلل ہے۔ اب ہم تھوڑا عذاب کھولتے ہیں' کچھ دن کے لیے ہٹائے لیتے ہیں' اے اہل مکہ! تم پھر اسی کفر کی طرف کی لوٹ آؤ گے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ہم جس دن اپنی بڑی پکڑ تم پر بھیجیں گے اور تم کو سخت پکڑیں گے اس دن تم سے بدلہ لیں گے' حضرت نے بددعا کی' کئی سال ایسا قحط رہا کہ ضعف کے

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ

اور بے شک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس ایک عزت والے رسول (حضرت موسیٰ علیہ السلام) تشریف لائے O (اور

أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى

انہوں نے ان سے کہا) کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو بے شک میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں O اور یہ کہ اللہ تعالیٰ

اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ

کے مقابل سرکشی نہ کرو بے شک میں تمہارے پاس ایک کھلی ہوئی دلیل لاتا ہوں O اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ چاہتا ہوں

أَنْ تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا

اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو O اور اگر تمہیں میرا یقین نہیں ہے تو تم مجھ سے الگ ہو جاؤ (مگر وہ نہ مانے اور آپ کے قتل پر آمادہ ہو گئے) O تو

رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا

آپ نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ لوگ عادی مجرم ہیں O تو (ہم نے حکم فرمایا کہ اے موسیٰ!) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر یہاں سے نکل

إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾

جائیے بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا O اور دریا کو یوں ہی جگہ جگہ سے کھلا ہوا چھوڑ دیں بے شک وہ لشکر (یعنی فرعون کا) غرق کر دیا جائے گا O

الثلثۃ

مارے غبار ہی غبار نظر آتا تھا یا یہ کہ زمانہ قحط میں تیرگی چھا جاتی ہے تب کافروں نے آکر عاجزی کی اور کہا کہ ہم ایمان لائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ایمان نہ لاؤ گے۔ خیر ہم عذاب ہٹاتے ہیں اگر ایمان نہ لاؤ گے تو بطش کبریٰ کے دن یعنی بروز بدر انتقام لیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ عذاب بھوک کا تھا اور دخان سے مراد وہی تیرگی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ قریب قیامت ایک دھواں عالم کو گھیر لے گا' کافر اقرار ایمان کریں گے' جب وہ جاتا رہے گا تو پھر وہ کافر کے کافر ہو جائیں گے' پھر بطش کبریٰ یعنی قیامت ہوگی واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷ تا ۱۹- اور جیسے کہ قریش وغیرہ کافر ہیں یوں ہی ہم نے ان سے پہلے فرعون اور اس کی قوم کو فتنہ میں ڈالا تھا یعنی ان کو عذاب دیا اور امتحان میں ڈالا اور ان کے پاس خدا کے برگزیدہ کرامت والے رسول یعنی موسیٰ آئے اور آکر ان سے کہا: اے قوم فرعون! بنی اسرائیل کو مت ستاؤ اور ان کو مجھے دے دو' خدا کے ان بندوں کو میرے ساتھ روانہ کر دو' میرا کہا مانو' میں خدا کا سچا رسول ہوں' امانت دار ہوں' خدا کے مقابلے میں سرکشی اور تکبر وغرور اختیار نہ کرو' میں جھوٹا نہیں' میں رسالت کی روشن واضح دلیل یعنی معجزہ لایا ہوں۔

۲۰ تا ۲۴- اگر تم مجھے ستانا چاہتے ہو اور ایذاء کا قصد ہے تو میں نے اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لی ہے اس بات سے کہ تم مجھے ستاؤ یا قتل کرو اور میں اس کی حفاظت میں ہوں۔ اگر تم ایمان نہیں لاتے تو تم کو اختیار ہے مگر مجھ کو ستاتے

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٢٥﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٦﴾ وَّ

دیکھو فرعون کے لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور عمدہ مقام چھوڑ گئے O اور بہت

نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾

سی ایسی نعمتوں کو (چھوڑ گئے) جن میں وہ مزے کرتے تھےO ہم نے یوں ہی کیا اور ان سب چیزوں کا وارث دوسری قوم کو کر دیاO

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ ع ۱۴/۲۹

تو ان (کی ہلاکت) پر آسمان و زمین نہ روئے اور ان لوگوں کو مہلت بھی نہ دی گئی O اور بے شک

نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ

ہم نے بنی اسرائیل کو اس ذلت کے عذاب سے جو فرعون کی طرف سے کیا جاتا تھا نجات دی' بے شک وہ بڑا

اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

سرکش اور حد سے بڑھنے والے لوگوں میں سے تھا O اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ان

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾

کے زمانے کے تمام لوگوں سے دیدہ ودانستہ برگزیدہ کیاO اور ہم نے ان کو وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں کھلے ہوئے انعام (یا امتحان) تھے O

کیوں ہو' مجھے چھوڑ دو' مجھ سے الگ ہو جاؤ' اگر تم ایمان نہیں لاتے تو تم کو اختیار ہے مگر مجھے نہ ستاؤ۔ جب انہوں نے نہ مانا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ یا اللہ! یہ قوم نہایت مجرم سرکش قابل ہلاکت ہے اب تو اس پر عذاب نازل فرما۔ خطاب آیا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! تم میرے بندوں بنی اسرائیل کو رات ہی رات میں خفیہ طور سے شہر سے باہر نکال لے جاؤ اور ذرومت تمہارا پیچھا کیا جائے گا یعنی فرعون تمہارا پیچھا کرے گا۔ اے موسیٰ! جب تم اور بنی اسرائیل دریا پار اتر جاؤ تو دریا کو بند نہ کر دینا بلکہ اس کو ویسا ہی کھلا ہوا اور تھما ہوا چھوڑ دینا کہ ان کو ڈبو دینے کا ارادہ ہے' وہ سب غرق ہونے والے ہیں۔

۲۵ تا ۲۹۔ لہٰذا ہم نے ان سب کو غرق کر دیا' انہوں نے لاکھوں باغات اور نہریں اور چشمے' کھیت' عمدہ عمدہ مکانات عالی شان قلعے' محل' نعمت' مال منال دولت جس میں وہ عیش کیا کرتے تھے اور جس کے اوپر گھمنڈ کرتے تھے دنیا سے چھوڑ کر فنا کی راہ لی۔ ہم نے ان کے ساتھ یہی کیا جو زیبا تھا اور سب چیزیں اوروں کو دے دیں یعنی بنی اسرائیل کو۔ نہ تو ان کے اوپر آسمان رویا اور نہ زمین روئی (مروی ہے کہ ہر مسلمان کے اچھے کاموں کے آسمان پر جانے کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور اس کے رزق اترنے کا' جب بندہ مرتا ہے تو وہ دروازے اس پر روتے ہیں اور وہ زمین جہاں وہ بندہ خدا کی یاد کرتا تھا اس پر روتی ہے' فرعون والے کافر تھے' ان پر کوئی کیوں روتا) اور جب عذاب آ گیا تو ان کو کچھ مہلت بھی نہ ملی۔

۳۰ تا ۳۳۔ اور ہم نے فرعون کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو سخت دردرساں ذلت و عذاب سے چھڑایا جو ان

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ لَيَقُولُونَ ﴿۳۴﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ

بے شک یہ کافر تو یہ کہتے ہیں ○ کہ ہمارے لیے تو صرف یہی پہلی موت ہے اور ہم (مر کر دوبارہ زندہ ہو کر)

بِمُنشَرِينَ ﴿۳۵﴾ فَأْتُوا۟ بِـَٔابَآئِنَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿۳۶﴾ أَهُمْ خَيْرٌ

نہ اٹھائے جائیں گے ○ (اور رسول سے کہتے ہیں کہ) اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ ○ کیا یہ بہتر ہیں

أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَٰهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ مُجْرِمِينَ ﴿۳۷﴾

یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے گزر چکے جن کو ہم نے (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر دیا' بے شک وہ سب مجرم (نافرمان لوگ) تھے ○

وَمَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَٰعِبِينَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنَٰهُمَآ

اور ہم نے آسمان و زمین اور جو ان دونوں کے درمیان ہے کھیل اور تماشے کے لیے نہیں بنایا (بلکہ ان میں ہماری قدرت کی بے شمار نشانیاں ہیں) ○

کو فرعون دیتا تھا' ان کے فرزندوں کو ذبح کرتا تھا اور عورتوں کو باندیاں بناتا تھا وغیرہ۔ وہ بڑا سرکش' متکبر' مشرک' کافر تھا۔ ہم نے بنی اسرائیل کو مستحق جان کر اور اہل سمجھ کر اس زمانہ کی سب قوموں سے افضل کیا اور اپنا پسندیدہ اور برگزیدہ بنایا' من وسلویٰ اتارا' فرعون اور غرق سے نجات بخشی' اتنی نشانیاں دیں کہ ان میں پورا امتحان کھلا ہوا تھا (بلا سے مراد نعمت ہو یا نجات وغیرہ یا مصیبت فرعون کا عذاب دونوں ہو سکتے ہیں۔)

۳۴ تا ۳۷۔ یہ لوگ قریش کہتے ہیں کہ بس ایک ہی موت ہے یعنی موت ہی ہے پھر زندگی نہیں اور ہم مرنے کے بعد پھر نہ اٹھائے جائیں گے۔ کہتے ہیں کہ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر تم اپنے وعدے میں سچے ہو اور قیامت میں ہم پھر زندہ ہوں گے تو تم ہمارے باپ دادوں کو زندہ کر کے ہمارے سامنے لاؤ' ہم ان سے وہاں کا حال پوچھیں کہ آیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچ کہتے ہیں یا نہیں ورنہ یوں تو ہم تمہارا کہا نہیں مانتے (اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے) اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو ایسی باتیں کر کے آپ کا دین گھٹانا چاہتے ہیں تو یہ کچھ نہیں کر سکتے' کیا یہ بہتر ہیں یا قوم تبع اور وہ جو اس سے پہلے تھے؟ کیا ان کے پاس ان سے زائد مال ومنال' عزت و دولت ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو اس سبب سے کہ وہ مجرم مشرک تھے ہلاک و خاک کر دیا پھر یہ کیا کر سکتے ہیں۔ (تبع حمیری اس کا نام اسعد بن معدی کرب ہے اور کنیت ابوکرب' تبع بسبب کثرت اتباع لقب ہوا۔ تبع حمیری مومن بادشاہ تھا' اس کی قوم کافر تھی' اس نے ان کو ایمان کی طرف بلایا لیکن وہ ایمان نہ لائی' وہ قوم بڑی طاقتور تھی' اس کے پاس مال واسباب دنیا کا ساز و سامان بہت کچھ تھا مگر ایمان نہ لانے کی وجہ سے اس کو ہلاک کیا گیا تو مکہ والوں کو اس کا واقعہ سنا کر عبرت دلائی گئی کہ تم سے قوت میں زائد جماعتوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ تمہاری کیا حقیقت ہے' عذاب الٰہی سے ڈرو' اسلام کی مخالفت نہ کرو۔ فقیر قادری غفرلہ۔)

۳۸ تا ۴۲۔ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو ان میں اور ان کے درمیان عجائب وغرائب قدرت ہیں ان کو بے فائدہ بے حکمت نہیں بنایا' یہ بنانا ہزاروں حکمتوں پر شامل ہے' یہ کھیل کود نہیں ہے' ہم نے ان کو باطل کے لیے نہیں بنایا بلکہ نہایت حق و انصاف سے بنایا ہے مگر اکثر کفار اہل مکہ وغیرہ تصدیق نہیں کرتے اور جانتے اور مانتے نہیں' ان کا ضرور

إِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

ہم نے تو ان کو صرف حق (اور مصلحت) کے ساتھ ہی بنایا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ (ان کی حکمتیں) نہیں جانتے O بے شک فیصلے کا دن ان سب

مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا

(کے اکٹھے ہونے) کی میعاد ہے O جس دن کوئی دوست کسی (کافر) دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ

هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ ع ۲ ۱۳ ۱۵

ان کی مدد کی جائے گی O مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے (یعنی مومن کی دوستی کام آئے گی) بے شک وہی زبردست عزت والا مہربان ہے O بے شک

شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾

تھوہر کا درخت O گناہ گاروں کی خوراک ہے O وہ پگھلے ہوئے تانبوں کی طرح پیٹوں میں اس طرح جوش مارے گا O

كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ

جیسے کھولتا ہوا پانی (جوش مارتا ہے) O (حکم ہوگا کہ) اس کو پکڑو پھر زبردستی اس کو گھسیٹتے ہوئے جہنم کے بیچ میں لے جاؤ O پھر

صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ

اس کے سر کے اوپر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو O (اور کہا جائے گا: اس کا مزہ) چکھ

انصاف ہوگا' اچھوں کو جنت بروں کو دوزخ ملے گا اور یوم الفصل جبکہ فیصلے ہوں گے اور اچھے برے جدا جدا ہو جائیں گے ان سب کے جمع ہونے کی جگہ ہے' وہاں سب اکٹھے ہوں گے' وہ خالص انصاف کا وقت ہوگا' اس دن کوئی عزیز قریب رشتہ دار اپنے قرابت دار کے کام نہ آئے گا' کوئی کافر کسی کافر کی مدد نہ کر سکے گا' نہ کسی کی سفارش کافروں کو فائدہ دے گی' نہ وہ عذاب سے روکے جائیں گے کہ کوئی زبردستی خدا سے بچالے۔ مگر جس پر خدا رحمت کرے یعنی مسلمان گناہ گاروں پر کہ ان کے لیے شفاعت رحمت ہوگی اور خدا عزیز' غالب' منتقم ہے۔ مسلمانوں پر رحم والا کافروں کو سزا دینے والا ہے۔

۴۳ تا ۵۰۔ وہاں اثیم یعنی کافر ابو جہل وغیرہ کا کھانا زقوم ہوگا یعنی دوزخ میں زقوم کھانے کو ملے گا' وہ مہل جیسا ہوگا یعنی کالا غلیظ اور متعفن جیسے تیل کی تلچھٹ یا گرم جیسے چاندی وغیرہ پگھلی ہوئی' وہ ان کے پیٹوں میں ایسے جوش کھائے گا جیسے گرم پانی دیگ میں۔ ان کی آنتوں کو گلا دے گا' جب ابو جہل وغیرہ بھاگنا چاہے گا تب دوزخ کے فرشتوں سے جن کا نام زبانیہ ہے خدا کہے گا کہ لو اس کو پکڑ کر زنجیروں میں جکڑ کر ذلت سے کھینچتے ہوئے دوزخ کے درمیان میں لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر حمیم کا عذاب ڈال دو یعنی پہلے اس کے سر کو لوہے کے ہتھوڑوں سے توڑ و پھر کھولتا پانی ڈال دو اور اس سے کہا جائے گا کہ لے اب عذاب چکھ تو بڑا عزت والا ہے بڑی کرامت و مرتبہ والا ہے (وہ کہتا تھا میں سب سے زائد عزت والا ہوں مجھے کون ذلیل کر سکتا ہے) اور سب کافروں سے کہا جائے گا کہ یہ عذاب وہی شئے تو ہے جس میں تم کو دنیا میں شک تھا' تم اپنے اکثر خیال

الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ

بے شک تو (دنیا میں) بڑا عزت والا کرم والا بنتا تھا ○ بے شک یہی وہ عذاب ہے جس میں تم شک کرتے تھے ○ بے شک پرہیز گار

فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۵۱﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۵۲﴾ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ

امن کی جگہ میں ○ باغوں اور چشموں میں ہوں گے ○ باریک ریشمی کریب اور قناویز (ریشمی دبیز کپڑے)

وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۵۴﴾

کالباس پہن کر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ○ ایسا ہی ہوگا اور ہم ان کو خوبصورت بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والی عورتوں سے بیاہ دیں گے ○

یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا

اور وہ اس میں ہر قسم کا میوہ امن و امان سے مانگیں گے ○ وہ اس میں پہلی موت کے

الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا

سوا اور موت کا مزہ نہ چکھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لے گا ○ آپ کے رب کے فضل

مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

سے یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ تو ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی

یہی بکاتے تھے کچھ بھی نہ ہوگا قیامت وغیرہ کچھ بھی نہیں لہٰذا اب اپنے کفر و انکار کا مزہ چکھو۔

۵۱ تا ۵۹۔ بے شک مسلمان متقی جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں یعنی ابوبکر صدیق و دیگر صحابہ کرام وغیرہ اس دن بڑے امن والے مقام میں ہوں گے، ہر بات سے رنج و فکر، عذاب، زوال، موت سے امان ہوگی۔ باغوں میں شراب و شہد ناب و آب شیریں کی نہروں چشموں میں مزے کرتے ہوں گے۔ سندس اور استبرق کے عجیب شاندار کپڑے پہنے ہوں گے (سندس ریشم باریک اور استبرق موٹا) جب مہمانی ہوگی دعوت تو آپس میں شان و شوکت سے روبرو بیٹھ کر مزے کریں گے۔ جیسے ہم نے کھانے پینے کی عیش و عشرت دی ہوگی یونہی ان کو حوریں ہم جنت میں دیں گے جن کے چہرے نورانی سفید اور خوبصورت آنکھیں بڑی بڑی۔ وہاں قسم قسم کے میوے لذت دار جو چاہیں گے مانگیں گے اور بے تامل ان کو ملیں گے۔ خلاصہ یہ کہ ہر غم سے ان کو امن ہوگا، بجز پہلے والی موت کے یعنی دنیا والی موت کے پھر کبھی ان کو موت چھوئے گی بھی نہیں اور وہ موت کو دیکھیں گے بھی نہیں، خدا نے ان کو عذاب جحیم سے محفوظ رکھا ہوگا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے پروردگار کا مسلمانوں پر یہ کچھ فضل و احسان ہوگا اور عطائے بے پایاں ہوگی اور واقعہ میں یہ بہت ہی فوز و فلاح عظیم ہے کہ جنت ملی دوزخ سے بچے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے یہ قرآن آپ پر اتارا اور اس کا پڑھنا سنانا آپ پر آسان کیا تاکہ یہ لوگ بھی سمجھیں اور مانیں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم ان کے ہلاک ہونے کا انتظار کرو یہ تمہاری ہلاکت کے

۳ ع ۱۷ / ۱۶

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع

زبان میں آسان کر دیا تا کہ وہ سمجھیں O تو (اے نبی ﷺ!) آپ بھی انتظار کیجئے بے شک وہ بھی کسی انتظار میں ہیں O

(۴۵) سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۵) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آيَاتُهَا ۳۷ رُكُوْعَاتُهَا ۴

سورۂ جاثیہ مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں سینتیس آیات چار رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

حٰمٓ O اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والے کی طرف سے ہے O بے شک آسمان

وَالْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ

اور زمین میں ایمان والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O اور تمہاری پیدائش میں بھی

دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ

اور جو کچھ جانور وہ پھیلاتا ہے (ان میں بھی) یقین لانے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O اور رات اور دن کے اختلاف میں

مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

اور جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے رزق کا سبب (بارش) اتاری تو اس سے زمین کو اس کے مرنے (یعنی خشک ہونے) کے بعد زندہ کیا

منتظر ہیں، خدا نے ان کو بروز بدر ہلاک کیا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے مقدس مذہب کو قیامت تک جاری اور دن دونا رکھے گا۔ والحمد للہ علی ذلک

سورۃ الجاثیہ

۱ تا ۲۔ "حم" یا بمعنی "حم الامر" یا ان حرفوں کی قسم ہے کہ قرآن اللہ کا اتارا ہوا ہے جو عزیز، غالب، منتقم ہے، حکمت والا ہے، اپنے احکام میں یہ حکم دیا ہے کہ شرک نہ کرو۔ یا یہ کہ عزت والا ہے، غالب ہے، اپنے ملک وسلطنت میں اور اپنے ہر امر میں قضا وقدر میں حکمت والا ہے۔

۳ تا ۶۔ بے شک آسمانوں میں خدا کی قدرت کی نشانیاں ظاہر ہیں آفتاب ومہتاب ستارے بادل وغیرہ، زمین میں اس کے کارخانے کے عجیب آثار وعلامات ہیں، درخت پہاڑ اور جانور وغیرہ اور یہ سب چیزیں ایمان وتصدیق والوں کے لیے خدا کی قدرت کی اور اس کی وحدانیت کی سچی دلیلیں ہیں۔ اے بندو! اپنے آپ کو دیکھو تمہاری پیدائش میں کیا کیا خدا کی علامات باہرہ قدرت کی نشانیاں موجود ہیں، کیسے کیسے زندگی بسر کرتے ہو، تم پر کیا کیا خیال گزرتے ہیں، انقلاب ہوتے رہتے ہیں اور خدا جو جانور پیدا کرتا ہے چھوٹے اور بڑے اور ان کو پھیلا دیتا ہے اس میں یقین والوں کے لیے روشن دلائل ہیں۔ رات دن کے لوٹ پوٹ میں کمی بیشی میں بڑی عبرت ہے، گردش روزگار ایک عجیب نشانی قدرت ہے۔ خدا جو آسمانوں سے روزی اتارتا ہے یعنی بارش اور زمین جو سوکھی مری مرجھائی قحط زدہ پڑی ہوتی ہے اس کو تروتازہ شاداب سیراب زندہ لہلہاتی فرما

بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۵ تِلْكَ

اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں ۝ یہ اللہ تعالیٰ

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ

کی آیتیں ہیں جو ہم آپ پر حق کے ساتھ ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے چھوڑنے کے بعد

وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۷ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ

کس بات پر ایمان لائیں گے ۝ ہر بڑے بہتان والے گنہگار پر (خرابی اور) ہلاکت ہے ۝ جو اللہ تعالیٰ کی ان آیتوں کو جو اس پر

تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ

پڑھی جاتی ہیں سنتا ہے پھر تکبر میں آ کر اپنی ہٹ پر جم جاتا ہے گویا کہ اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں تو اسے دردناک عذاب کی خوشخبری

اَلِيْمٍ ۝۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

سنا دیجئے ۝ اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کسی آیت پر اطلاع پاتا ہے تو وہ اس کی ہنسی اڑاتا ہے ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا

بڑی ذلت کا عذاب ہے ۝ اور ان کے مرنے کے بعد ان کے لیے جہنم ہے اور ان کا کمایا ہوا

دیتا ہے اور ہواؤں کو بدلتا رہتا ہے کبھی پروائی، کبھی پچھاؤ، خشک، تر، سرد، گرم، رحمت، عذاب ان باتوں میں عقل وتصدیق والوں کے لیے عجیب عجیب نشانیاں ہیں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ خدا کی ظاہر کھلی نشانیاں ہیں جو ہم تم پر بذریعہ جبرائیل (علیہ السلام) اتارتے ہیں محض حق وانصاف والی جس میں ذرا بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں تاکہ حق وباطل الگ الگ ہو جائے، جب یہ اس پر بھی ایمان نہیں لاتے تو اب یہ اس کے بعد اور کون سی کتاب پر ایمان لائیں گے یعنی نہ اس کتاب سے بڑھ کر کوئی ہدایت نہ اس کے بعد کوئی ہدایت کی کتاب اترنے والی ہے، یہ آخری کتاب آخری نبی پر اتری ہے، قیامت تک کے لیے ہدایت ہے۔

۷ تا ۱۱۔ یعنی نہایت افسوس وحسرت ہے یا ویل دوزخ کے تالاب یا ریم وخون کا چاہ (کنواں) نام ہے اس کے لیے ہے جو جھوٹا ہے، نبی کریم اور مسلمانوں پر جھوٹی تہمت رکھتا ہے، فاسق فاجر کافر ہے یعنی نضر بن حارث کہ وہ خدا کی صاف روشن آیتیں سنتا ہے اور وہ اس پر پڑھی جاتی ہیں، خدا کے اوامر ونواہی اس کو پہنچتے ہیں اور پھر وہ ایمان نہیں لاتا، پھر بھی غرور وتکبر سرکشی کے مارے خوامخواہ انکار ہی کیے جاتا ہے اور سب کچھ سن سنا کے ان سنا کر دیتا ہے گویا کچھ بھی نہیں سنا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کو دردناک عذاب کی یقینی خوشخبری پہنچا دو اور پیش گوئی کر دو چنانچہ بروز بدر نہایت ذلت سے مارا گیا۔ جب یہ ہماری مقدس آیتوں میں سے کچھ سنتا ہے تو اس سے مذاق اور مسخرہ پن کرتا ہے، ایسوں کو سخت ذلت رساں عذاب ہوگا، یہ یہاں خوب

شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰ ط

ان کو کچھ کام نہ دے گا اور نہ وہ حمایتی کچھ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا رکھا تھا اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے O

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ

یہ تو (ان کو) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لیے درد ناک

ع۱ ۱۱ ۱۷ اَلِيْمٌ ۝۱۱ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ

عذاب کی سخت سزا ہے O اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ اس کے

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي

حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل (روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو O اور اس نے آسمان و زمین

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

کی سب چیزوں کو اپنے حکم سے تمہارے کام میں لگا دیا ہے بے شک اس میں فکر کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں O

يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۳ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ

(اے نبی ﷺ!) آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ جو اللہ تعالیٰ کے واقعات کی امید اور پروا نہیں کرتے (یعنی عذاب الٰہی سے نہیں ڈرتے) ان سے ابھی

مذاق اڑائیں گے ان کے آگے جہنم ہے، مرتے ہی داخل دوزخ کر دیا جائے گا، انہوں نے دنیا میں جو مال و منال، عزت و حشمت جمع کیا ہے اور جو کام کیے ہیں ان کو کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے اور نہ وہ وہاں ان کی مدد کریں گے جن کو انہوں نے سوائے خدا کے اپنا معبود بنایا تھا اور اپنا رب و مالک ٹھہرایا تھا اور ان کو وہاں سخت عذاب ہوگا، نضر بن حارث کی شان میں یہ آیت اتری۔ یہ قرآن بڑی اچھی ہدایت ہے گمراہی سے بچانے والا، جو اپنے رب کی آیتوں کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا انکار کرتے ہیں اور کافر ہیں ان کو سخت ذلت رساں عذاب پہنچے گا۔

۱۲ تا ۱۳۔ اے لوگو! خدا تعالیٰ وہ پاک ذات اقدس ہے کہ اس نے تمہارے واسطے دریا کو مسخر کر دیا کہ اس میں کشتیاں خدا تعالیٰ کے حکم و قدرت سے چلیں تاکہ تم شہر بہ شہر جا کر خدا تعالیٰ کا رزق تلاش کرو اور اس کا فضل ڈھونڈو اور اس کا شکر ادا کرو۔ اس نے تمہارے لیے وہ چیزیں مسخر کر رکھی ہیں جو آسمانوں میں ہیں آفتاب و ماہتاب ابر و باد اور جو کچھ زمین میں ہیں درخت، پتھر، جانور، دریا، پہاڑ، اس بات میں خدا تعالیٰ کی قدرت کی عجیب عجیب نشانیاں اور عبرتیں ان کے لیے ہیں جو خدا تعالیٰ کی مخلوقات میں غور کی نظر دوڑاتے ہیں اور تفکر کرتے ہیں اور ٹھنڈے دل سے سوچتے ہیں۔

۱۴ تا ۱۵۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان لوگوں سے جو ایمان لائے کہہ دیجیے کہ جو کافر ہیں، خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہیں ڈرتے اور اس کی عادتوں سے کہ دم میں کیا سے کیا کر دیتا ہے خوف نہیں کھاتے ان سے درگزر کریں اور ابھی بدلہ نہ لیں،

اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ

درگزر کریں (اور ان سے کوئی انتقام نہ لیں) تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کی بدکرداری کا خود بدلہ دے O جو نیک کام کرتا ہے تو وہ

وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

اپنی ہی بھلائی کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی برا کام کرتا ہے تو وہ اپنے ہی سر پر وبال لیتا ہے پھر تم کو اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا O اور بے شک ہم نے

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے روزی بھی دی اور ہم نے ان کو

وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا

اپنے زمانے والوں پر بزرگی بھی دی O اور ہم نے ان کو اس دین کی روشن دلیلیں بھی عطا فرمائیں پھر

اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ

انہوں نے ان کے پاس علم آنے کے بعد ہی صرف آپس کی ضد سے (دین میں) اختلاف کیا' بے شک آپ کا رب

يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ

ان کے درمیان قیامت کے دن جس چیز میں وہ اختلاف کرتے ہیں خود فیصلہ فرما دے گا O پھر ہم نے آپ کو

وہ ظلم بھی کریں تو بھی جواب نہ دیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کام کا بدلہ دے' تم جو صبر کرو تو اس کا ثواب تم کو دے اور وہ جو ظلم کریں تو اس کا عذاب ان کو دے (یہ حکم قبل ہجرت و جوب جہاد تھا) جو اچھے کام کرے گا ایمان خالص لا کر اعمال صالحہ کرے گا تو اپنے لیے خود ثواب پائے گا اور جو بدکاری کرے گا' شرک کرے گا تو وہ خود اپنا نقصان کرے گا' سزا پائے گا۔ تم سب کے سب مرنے کے بعد اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جاؤ گے اور اپنا اپنا کیا بھگتو گے۔

۱۶ تا ۲۰۔ ہم نے بنی اسرائیل کو ان کے زمانہ میں کتاب دی' حکم' علم' فہم' نبوت بخشی' اپنا قاصد بنا کر بھیجا' ان کے لیے اچھی پاک نعمتیں غیب سے کھانے کیلیے اتاریں جیسے من وسلویٰ یا مراد غنیمتیں ہیں اور ان کو اس زمانہ میں سب جہانوں سے افضل کر دیا۔ سب کا سردار بنایا۔ ان کو حلال حرام اوامر نواہی سکھائے۔ کھلے کھلے صاف دلائل اتارے اور ان کی کتابوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا صاف صاف بیان کر دیا' جب وہ آئے تو ان کو کچھ شک وشبہ نہ رہا' سب کو یقین تھا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے اور یہ سچے آخری نبی ہیں' مگر وہ غرور وحسد میں مبتلا ہو کر اختلاف کرنے لگے اور دیدہ و دانستہ جان بوجھ کر ہر طرح کے علم و یقین واتمام حجت کے بعد عناداً کافر رہے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب ان سب مذہبوں میں بروز قیامت فیصلہ کر دے گا اور جو اختلاف تھے ان کو اٹھا دے گا۔ جب بنی اسرائیل کا زمانہ گزر چکا تو یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا اور مضبوط شریعت' سچا راستہ' سیدھا طریقہ اپنی اطاعت کا آپ کو بتایا۔ اب آپ اس کی اتباع کریں'

عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا

اس دین کے عمدہ راستے پر قائم کیا تو آپ اسی پر چلیے اور جاہلوں (نادانوں) کی خواہشات

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

پر نہ چلیے O بے شک وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ کام نہ دیں گے اور بے شک

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ

ظالم آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور پرہیز گاروں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے O یہ (قرآن) لوگوں کے دلوں

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا

کی آنکھیں کھولنے والا ہے اور یقین کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے O کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیاں کمائی ہیں

السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً

یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور ان کی اور ان کی زندگی اور

مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ ع۲ ۱۸

موت برابر ہو جائے یہ تو بہت ہی بُرا فیصلہ کر رہے ہیں O اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں

اس پر خود بھی قائم رہیں اور ان کو بھی ہدایت کریں۔ ان کی اطاعت نہ کریں، کہا نہ مانیں، ان سے بیزار رہیں جو خدا تعالیٰ کو نہیں جانتے اس کی توحید کو نہیں مانتے یعنی یہود و نصاریٰ و مشرک۔ اگر بفرض محال تم اگر ان کا کہا مانو گے تو تمہیں کیا فائدہ ملے گا، یہ تمہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچا نہ سکیں گے، کچھ بھی تو فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ ظالم کافر آپ سے کیونکر ملیں کیونکر آپ سے محبت ملاپ اختیار کریں گے، وہ تو کافر کافر آپس ہی میں دوست یار مددگار آشنا ہیں۔ اور سچے مسلمانوں، پرہیز گاروں، شرک و فواحش سے بچنے والوں کا تو خدا ہی ناصر، مددگار، کفیل کار ہے، پھر ان کو کس کی پروا۔ یہ قرآن پاک عجب نور ہے، روشنی ہے، پاکیزہ بیان ہے۔ مضبوط دلیلیں ہیں۔ تمام جہان کے آدمیوں کے لیے گمراہی سے بچانے والا، ہدایت دینے والا، رحمت والا ہے۔ عذاب سے نجات دلانے والا ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر اور اس کے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان و یقین لاتے ہیں۔

۲۱ تا ۲۲۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ لوگ جو بے دھڑک برائیاں کرتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں عذاب سے نہیں ڈرتے۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو بروز قیامت ثواب رحمت میں مسلمانوں جیسا کر دیں گے جو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے، اعمال صالحہ خالصتاً اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کیے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے نہ ان دونوں گروہوں کی زندگی اور موت یکساں ہو سکتی ہے ہرگز نہیں۔ مسلمانوں کی زندگی بھی اچھی، موت بھی اچھی اور

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

اور زمین کو حق کے ساتھ (درستی سے) بنایا اور اس لیے کہ ہر شخص اپنے کیے کا بدلہ پائے اور ان پر کوئی

يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى

ظلم نہ کیا جائے گاO بھلا اس شخص کو تو دیکھئے کہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرایا اور اللہ تعالیٰ نے باوجود اس کے (سمجھ دار) اور علم والا

عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ

ہونے کے اس کو گمراہی میں چھوڑ دیا اور اس کے کان اور اس کے دل پر مہر کر دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا (یعنی اس نے اپنے علم اور حواس

فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا

سے کچھ کام نہ لیا) تو اللہ تعالیٰ کے بعد اس کو کون ہدایت دے سکتا ہے کیا تم دھیان نہیں کرتے O اور کافروں نے کہا: یہ تو صرف

کافروں کی زندگی موت دونوں یکساں۔ دونوں بری۔ کیا یہ کافر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی اور مسلمانوں کی زندگی موت یکساں ہو گی یعنی جیسے وہ دنیا میں مال منال میں زائد ہیں یونہی آخرت میں زائد رہیں گے؟ تو ایسا نہ ہوگا بلکہ مسلمانوں کی حالت ہر حال میں ان سے اچھی رہے گی۔ یہ کیا برا حکم کرتے ہیں اور خلاف حق وانصاف رائے لگاتے ہیں۔ شرک وتوحید برابر کیے دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو انصاف وعدالت سے حق طور پر بنایا' اپنی حقانیت کی دلیل بنایا' محض کھیل کود کے طور پر نہ بنایا۔ آسمان وزمین ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں' یہ نہیں کہ جو ہو گیا سو ہو گیا پھر اس سے سروکار نہ رہا۔ ان کو دلائل کو دیکھ کر ہمارے حق ہونے پر یقین کرنا چاہیے اور ہمارے احکام پر ایمان لانا چاہیے' ہماری وحدانیت کو تسلیم کرنا چاہیے' بلکہ ہر شخص نیک وبد کو اس کے اچھے برے کاموں کی پاداش ملے گی اور رتی رتی ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا اور کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا کہ بھلائی کم ہو برائی زائد۔ عتبہ' شیبہ' ولید نے حضرت علی اور حمزہ اور عتبہ بن حارث صحابہ سے بروز بدر کہا کہ اگر آخرت حق ہو گی تو بھی ہم ہی اچھے رہیں گے جیسے دنیا میں ہم تم سے عزت مال ومنال میں زائد ہیں' اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۲۳- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم نے اس شخص کا حال دیکھا جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا خدا بنا لیا' جس بت کو چاہا پوجا' جب چاہا چھوڑ دیا اور کو پوجنے لگا' خدا کو اپنی خواہش کا تابع بنا لیا (یعنی نضر بن حارث یا ابوجہل یا حارث بن قیس) خدا نے اپنے علم ازلی کے مطابق اس کو گمراہ کیا یعنی جیسا کہ خدا جانتا تھا کہ اس کی قسمت میں گمراہی ہے وہی ہوا۔ خدا نے اس کے کانوں پر مہر لگا دی کہ وہ حق سن کر قبول نہ کرے' دل پر چھاپ لگا دی کہ کچھ نہ سمجھے' اس کی آنکھوں پر گاڑھا پردہ ڈال دیا کہ حق نہ دیکھ سکے۔ جب اس کی قسمت میں ایمان نہیں' گمراہی کا تمغہ ازل سے اس کو ملے گا تو اب خدا کے ارادہ کے بعد کون اس کو ہدایت کر سکتا ہے' کیا اے کفار مکہ! تم اتنا نہیں سمجھتے کہ خدا ایک ہے' وحدہ لاشریک لہ ہے' تم سمجھانے سے بھی نہیں سمجھتے۔

۲۴ تا ۲۶- اور کفار مکہ کہتے ہیں کہ قیامت کوئی شے نہیں' دنیا ہی دنیا ہے' یہیں کی زندگی ہے بس اس کے بعد اور کچھ نہیں یونہی زندگی وموت ہوتی چلی آئی ہے' باپ دادا مرے بیٹے پوتے زندہ ہوئے یکے بعد دیگرے یونہی مرتے جیتے چلے جاتے

حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ

ہماری دنیا ہی کی زندگی ہے، ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے پر ہمیں یقین نہیں) اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

(خالق زمانہ کوئی نہیں ہے) حالانکہ انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں وہ محض اپنی اٹکلیں اور گمان دوڑاتے ہیں O اور جب ان کے سامنے ہماری روشن

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ

آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی حجت صرف یہی ہوتی ہے کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ

ہمارے سامنے) لے آؤ O (اے نبی علیہ السلام!) آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو موت دے گا پھر تم کو قیامت

الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَلِلّٰهِ مُلْكُ ۳ ع ۵ ۱۹

کے دن اکٹھا کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے O اور آسمانوں و زمین کی بادشاہی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾

صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہو گی تو جھٹلانے والوں کو اس دن نقصان اور تباہی ہو گی O

ہیں اور یونہی چلے جائیں گے' زمانہ گردش رات دن کا گزرنا مہینے برس کی گردش ہم کو فنا کر دے گی پھر لوٹ کر کہاں آنا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ فقط خیالات پکاتے ہیں' گمان سے قیاس لگا لگا کر عقیدے بنا لیتے ہیں' یہ خود شک میں متردد ہیں' ان کو یقین نہیں' ان کے پاس کوئی دلیل عقلی یا نقلی اس بات پر نہیں فقط خیالی ڈھکوسلے ہیں۔ جب ان کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں جو روشن دلائل ہیں اوامر ونواہی حلال وحرام کا بیان اور قیامت کا ذکر تو یہ کوئی دلیل اور حجت سوائے اس کے نہیں لا سکتے کہ اگر اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم اس بات میں سچے ہو کہ قیامت آنے والی ہے اور ہم مرنے کے بعد پھر اٹھیں گے تو لاؤ ہمارے باپ دادوں کو تو زندہ کر کے ہمارے سامنے لاؤ' ہم ان سے مرنے کے بعد کا حال پوچھیں اور دریافت کریں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں یا نہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم کہہ دو کہ اگر تم میرے سچے ہونے کا انکار کرتے ہو تو دنیا میں کیے جاؤ مرنے کے ساتھ ہی قبر میں پہنچ کر یقین کر لو گے' ضرور ضرور خداوند کریم تم کو زندہ کرے گا یعنی قبر میں' پھر مارے گا یعنی قبر ہی میں پھر تم سب کو بروز قیامت جمع کرے گا' ان باتوں میں کوئی شک نہیں مگر اکثر آدمی یعنی اہل مکہ وغیرہ اس کو نہیں جانتے نہیں مانتے۔ بعض تقدیم تاخیر بتاتے ہیں یعنی خدا تم کو دنیا میں مارے گا' پھر قبر میں زندہ کرے گا' پھر قیامت میں زندہ کر کے اکٹھا کرے گا یا یہ کہ دنیا میں زندہ کرتا ہے پھر مارتا ہے اور قبر میں لے جاتا ہے پھر قیامت میں سب کو جمع کرے گا۔

۲۷ تا ۳۲۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شئے کا مالک ہے' آسمان و زمین کا ملک سب اسی کا ہے' دونوں کے خزانے ہوائیں' بارش'

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

اور تم ہر گروہ کو (خوفِ الٰہی) سے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے دیکھو گے ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) آج تم کو

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۲۸ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ

تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ یہ ہمارا لکھا ہوا دفتر تم پر سچ سچ بولتا ہے جو کچھ تم کرتے تھے ہم اس کو لکھواتے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۲۹ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ

رہتے تھے ○ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں

رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝۳۰ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫

داخل فرمائے گا یہی کھلی ہوئی کامیابی ہے ○ لیکن جو کافر ہوئے (تو ان سے کہا جائے گا:)

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝۳۱

کیا تم پر ہماری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں تو تم نے (ان پر ایمان لانے سے) غرور و تکبر کیا اور تم نافرمانی کرنے کے عادی تھے ○

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا

اور جب کہا جاتا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت کے متعلق) سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں تو تم کہتے تھے:

گھاس وغیرہ سب اسی کے ہیں، جب قیامت قائم ہوگی اس دن مبطل یعنی جھوٹے مذہب والے شرک والے سب خائب و خاسر ہوں گے، نقصان میں پڑیں گے، نہ دنیا رہی نہ ثواب ملا۔ اے رسول! اس دن یہ حال نظر آئے گا کہ ہر گروہ دہشت کے مارے گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے، سب اکٹھے ہوں گے، ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال دینے کے لیے بلایا جائے گا۔ بعض کے سیدھے بعض کے الٹے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا: آج تم سب کو دنیاوی کاموں کی سزا دی جائے گی، اگر تم اس وقت انکار کرو گے تو فائدہ نہ دے گا اس لیے کہ نامۂ اعمال سب کے سامنے ہاتھوں میں موجود ہے۔ دیکھو یہ کتاب ہماری تم پر برابر سچی گواہی دے رہی ہے، ایک بات بھی تو جھوٹی نہیں۔ تم کہتے تھے کہ ہمیں کون دیکھتا ہے؟ حالانکہ ہم تمہاری بات جو تم کرتے تھے یا کہتے تھے برابر لکھتے جاتے تھے۔ پس جو مسلمان ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لائے ہیں، اعمال صالحہ خالصاً للہ کیے ہیں خدا ان کو اپنی رحمت میں، اپنی جنت میں، اپنی نعمت میں داخل فرمائے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی و فلاح عظیم ہے کہ جنت و مافیہا ملی دوزخ و مافیہا سے بچے۔ یہ ان کا حال ہے جن کے سیدھے ہاتھوں میں نامۂ اعمال ملیں گے۔ اور جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتے تھے کافر تھے ان سے کہا جائے گا: کیا تم پر رسول نہیں آئے۔ کیا تم کو رسولوں نے ہماری آیتیں نہیں سنائی تھیں، اوامر و نواہی تم کو نہیں پہنچے تھے۔ ضرور پہنچے تھے مگر تم نے ایمان لانے سے غرور و تکبر کیا، سرکشی کی اور تم دنیا میں نافرمان مشرک رہے۔ جب تم سے کہا جاتا تھا کہ خدا وحدہ لاشریک سچا ہے اور یہ یقینی

نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے ہم تو (اس کو) صرف ایک خیالی بات جانتے ہیں اور ہمیں (اس کا) کچھ یقین نہیں O

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور ان پر ان کے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور انہیں وہ (عذاب) گھیر لے گا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے O

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ

اور فرمایا جائے گا: آج ہم تم کو اسی طرح چھوڑ دیں گے جس طرح تم نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا

النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

اور تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں O یہ (سزا) اس لیے ہے کہ بے شک تم نے اللہ تعالیٰ

هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ

کی آیتوں کو ہنسی میں اڑایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈالا تو آج نہ ان کو دوزخ سے نکالا جائے گا اور نہ

لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ

ان کا کوئی عذر ہی قبول ہو گا O تو ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں کا رب اور

بات ہے کہ تم مرنے کے بعد پھر اٹھو گے‘ قیامت حق ہے‘ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم قیامت نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز ہے‘ ہم تو فقط خیال سمجھتے ہیں یونہی گڑھی ہوئی بات ہے۔

۳۳ تا ۳۷۔ اور وہ جتنی بری باتیں دنیا میں کرتے تھے اور چھپاتے تھے وہ سب بروز قیامت ظاہر ہو گئی ہوں گی اور سب ان کے پیش نظر ہوں گی۔ اور جو مسخرہ پن کرتے تھے اور جب رسول کا ذکر کرتے تھے تو وہ ہنستے تھے یہ ان کو لے ڈوبا اور اسی نے آ کر ان کو گھیر لیا۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ تم دنیا میں قیامت کے دن کو بھولے ہوئے تھے‘ ہماری ملاقات کی یاد سے بالکل غافل تھے یونہی اب ہم تم کو دوزخ میں ڈال کر ہمیشہ کے لیے چھوڑتے ہیں جیسے کوئی بھول جاتا ہے‘ کبھی تمہارے نکالنے کا ارادہ بھی نہ ہو گا‘ دوزخ ہی تمہارا ہمیشہ کا ٹھکانہ ہے‘ اب تمہاری مدد کو کوئی نہ آئے گا اور نہ ہی تمہیں عذاب سے چھٹکارا ملے گا۔ یہ عذاب یونہی تو تم کو نہیں دیا گیا تم لوگ دنیا میں خدا تعالیٰ کی آیتوں کو کھیل سمجھا کرتے تھے رسول و قرآن پاک و ذکر الٰہی سے تمسخر کیا کرتے تھے۔ تم دنیا کی زینت و عیش و عشرت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو بیٹھے تھے‘ دنیاوی زندگی نے تم کو دھوکہ میں ڈال رکھا تھا‘ تمہارا یقین تھا کہ ہم کو کبھی عذاب نہ ہو گا تو اب تم سے کبھی عذاب جدا نہ ہو گا‘ اس دن وہ عذاب میں پڑ کر پھر نہ نکلیں گے اور نہ ہی ان کو عذر و معذرت کی اجازت دی جائے گی کہ پھر دنیا میں لوٹ جائیں‘ یہ وہی لوگ ہوں گے جن کے بائیں ہاتھوں میں اعمال نامے ہوں گے۔ پس تمام تعریفیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ

زمین کا رب اور سارے جہانوں کا رب ہے O اور آسمان و زمین میں اسی کے لیے بڑائی ہے اور وہی

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع

زبردست (اور) حکمت والا ہے O

ع ۲۰ (۱۱)

ہی کی پاک ذات کے لیے ہیں کہ جس کے قبضۂ قدرت میں تمام آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی ہے۔ حاکم، پروردگار ہے، سب جہانوں کا مالک ہے۔ ہر وہ شئے جو کہ آسمانوں میں ہے اور جو کہ زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے اور عظمت و کبریائی و برتری اسی کی شان کے لائق ہے، آسمانوں اور زمین میں اس کی عظمت کا ہر جگہ نشان موجود ہے، وہ سب سے اعظم و اعلیٰ ہے، وہ عزت والا ہے، غلبہ والا ہے، اپنے ملک میں جیسا تصرف چاہے فرمانے والا ہے، حکیم ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۴۶) سُوۡرَۃُ الۡاَحۡقَافِ مَکِّیَّۃٌ (۶۶) — اٰیَاتُهَا ۳۵ رُکُوۡعَاتُهَا ۴

سورۂ احقاف مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں پینتیس آیات، چار رکوع ہیں

حٰمٓ ۝﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾

حٰمٓ ۝ یہ کتاب اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والے کی طرف سے اتاری گئی ہے ۝

مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ

اور ہم نے آسمان و زمین کو اور ان دونوں کے درمیان کی چیزوں کو حق کے ساتھ (درستی سے) اور ایک مقررہ میعاد تک

مُّسَمًّی ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾ قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ

کے لیے ہی بنایا ہے اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے (یعنی قرآن سے) تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں (اور ایمان نہیں لاتے) ۝ (اے نبی!)

مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ

آپ فرمایئے: بھلا بتاؤ تو سہی جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ کہ زمین میں انہوں نے کون سی چیز پیدا کی

اَمۡ لَهُمۡ شِرۡکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیۡتُوۡنِیۡ بِکِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ هٰذَاۤ اَوۡ

یا آسمانوں (کی پیدائش) میں ان کا کچھ حصہ ہے اگر تم سچے ہو تو میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی

سورۃ الاحقاف

یہ سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی سوائے ''و شهد شاهد'' کے کہ یہ مدنی ہے، عبداللہ بن سلام کی شان میں اتری اور تین آیتیں ''ووصينا الانسان'' سے ''اساطير الاولين'' تک حضرت ابوبکر اور ان کے لڑکے عبدالرحمٰن کے بارے میں نازل ہوئیں اگرچہ ان دونوں باتوں میں اختلاف ہے جیسا کہ آئندہ آتا ہے۔

ا تا ۲۔ ''حم'' میں وہی دو قول ہیں ایک بمعنی ''قضی الامر'' دوسرے ان حروف کی قسم کھائی گئی ہے کہ قسم ان کی یہ قرآن پاک وہ مقدس کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کی معرفت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی، وہ اس کا سچا کلام ہے جو عزت والا اور غالب ہے، کافروں سے بدلہ لینے والا اپنے حکم و تقدیر میں حکمت والا ہے۔ اسی نے سب اچھے اچھے حکم کیے ہیں، سب سے بڑھ کر یہ کہ شرک کو حرام کیا۔

۳۔ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں عجائب غرائب قدرت ہیں ان سب کو بے ہودہ بے فائدہ فضول پیدا نہیں کیا، بے کار نہیں بنایا بلکہ حق و انصاف کے لیے بہ مقتضائے حکمت و عدالت ایک وقت معین مخصوص تک کے لیے کہ اس کے بعد سب فنا ہو جائیں گے۔ اور جو کافر ہیں یعنی اہل مکہ وغیرہ وہ ان آیتوں اور دلیلوں سے جن سے ان کو رسول سمجھاتے اور ڈراتے ہیں، روگرداں ہیں، منہ پھیر لیتے ہیں، نہ مانتے ہیں نہ سوچتے ہیں رسول و قرآن کے منکر ہیں۔

۴۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کافروں سے پوچھیں کہ اے کافرو! بتوں کو پوجنے والو! تم مجھ کو یہ بتاؤ

اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ

کتاب یا (پہلوں کا) کچھ بچا کھچا علم ہی لے آؤ O اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا

يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیز کو پوجتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار نہیں سن سکتی (اور نہ اس کو جواب دے سکتی

وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ

ہے) اور انہیں ان کی پوجا کی خبر بھی نہیں O اور جب (قیامت میں) آدمی اکٹھے کیے جائیں گے تو (جن کی یہ پوجا کرتے تھے) وہ ان کے

اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے O اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی ہوئی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر

بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ ط

اپنے پاس آئی ہوئی سچی بات کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے O

اور جو کچھ جانتے ہو اس کی خبر دو کہ آیا ان چیزوں نے جن کو تم پوجتے ہو اور سوائے خدا تعالیٰ کے ان کو معبود کہتے ہو کچھ پیدا بھی کیا یا نہیں؟ اگر پیدا کیا تو بتاؤ کہ وہ کیا ہے آیا زمین کا کچھ حصہ پیدا کیا یا یہ کہ خدا تعالیٰ کے آسمانوں کے بنانے میں شریک و معاون تھے کہ خدا تعالیٰ اور یہ دونوں اس میں ساجھی اور شریک ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو اس کی کوئی دلیل بھی ہے یا فقط خیال ہی خیال۔ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل دکھاؤ' اس قرآن پاک سے پہلے جو اور پیغمبروں پر آسمانی کتابیں نازل ہوئی ہیں انہی میں کچھ دکھاؤ' تم پر کوئی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہو تو وہی دکھلا دو' یا پرانے علماء و فضلاء و حکماء و انبیاء کے کسی قول سے سند پکڑو یعنی یہ ایسی بات ہے جس کو کبھی کسی پیغمبر یا حکیم عاقل نے اختیار نہیں کیا نہ اس پر کوئی عقلی دلیل ہے نہ نقلی فقط لغو خیال ہی خیال ہے۔

۵ تا ۶- اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور حق و ہدایت سے دور کون ہو گا جو شرک کرتا ہے' خدا تعالیٰ کے سوا اوروں کو معبود بناتا ہے اور ایسوں کو پکارتا ہے جن میں بات کرنے کی بھی طاقت نہیں اور جو قیامت تک ان کو جواب نہ دے سکیں اگرچہ یہ ان کو لاکھ پکار پکار کے تھک جائیں' یہ فضول ان کی پرستش کرتا ہے' ان کو پکارتا ہے اور وہ اس کے پکارنے سے بے خبر اور بالکل غافل ہیں۔ جب قیامت قائم ہو گی اور لوگ عرفات میں جمع ہوں گے تو خود وہ جن کو یہ پکارتا ہے اس کے دشمن ہو جائیں گے اور عبادت سے بے زاری ظاہر کریں گے تو جو ایسوں کو پوجتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے۔

۷ تا ۸- اور جب قرآن پاک کی آیتیں ان کو سنائی جاتی ہیں جو نہایت صاف اور واضح ہیں' کھلے ہوئے معجزات و دلائل نبوت اوامر و نواہی وغیرہ سمجھائے جاتے ہیں تو کافر سچی یقینی باتوں کو کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے اور ظاہر جھوٹ۔ بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر محمد نے افتراء کر لیا ہے' تہمت باندھ لی ہے۔ خود کہہ لیا ہے اور خدا تعالیٰ کا نام لے

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِیْ مِنَ

کیاوہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے آپ بنالیا ہے (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ ان سے فرمائیے کہ اگر میں نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے

اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ

تو تم کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں میرا کچھ اختیار نہیں (یعنی تم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مجھے نہیں بچا سکتے) وہ خوب جانتا ہے جن فضول باتوں میں تم مشغول ہو اور

بَیْنَكُمْ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ

میرے اور تمہارے درمیان میں اسی کی گواہی کافی ہے اور وہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○ (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ میں کوئی انوکھا (اور میں کوئی نیا) رسول نہیں

مَاۤ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَ لَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ وَ مَاۤ

ہوں (بلکہ مجھ سے پہلے بہت سے رسول آ چکے ہیں) اور میں (اپنی اٹکل سے) نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا (بلکہ

دیا ہے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجئے کہ اگر بفرض محال تمہارے کہنے کے مطابق خدا تعالیٰ پر افتراء کرلیا ہے تو اس کا عذاب بھی مجھے خدا تعالیٰ ضرور دے گا اور جب اس کا عذاب آئے گا تو مجھے کیا نفع دو گے۔ تم خدا کے عذاب کے مالک نہیں ہو کہ مجھے بچالو' پھر مجھے کیا پڑی تھی کہ تمہارے سمجھانے کے لیے میں دیدہ دانستہ نبوت کا دعویٰ کر کے خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے لگتا اور اس کے عذاب کا خوف نہ کرتا۔ خیر تم جو چاہو خیال کرو' وہ تمہاری سب باتیں جانتا ہے اور تم جن باتوں پر غور کرتے ہو اور اوہام باطل خیالات پکاتے ہو وہ سب باتوں کو جانتا ہے یعنی اگر میں افتراء کرتا تو وہ عالم ہے مجھ کو سزا دیتا۔ اور جب میں سچا رسول ہوں اور تم اس کا انکار کرتے ہو اور وہ جانتا ہے تو اب وہ ضرور تم کو سزا دے گا۔ پس مجھ میں اور تم میں اسی کی گواہی کافی ہے' وہ توبہ کرنے والوں پر مہربان اور ان کو بخشنے والا ہے۔

۹- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجئے کہ میں کوئی نیا انوکھا رسول نہیں ہوں' یہ نہیں کہ سب سے پہلے میں ہی رسول بن کر اس دنیا میں آیا ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بھی بہت سے رسول آ چکے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچائے وہی میں کرتا ہوں' میں کوئی غیب کی خبریں اپنی اٹکل اور قیافہ سے بنا کر سنانے والا نہیں ہوں بلکہ اس کی وحی سے کہتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے میرے اور تمہارے ساتھ جو کچھ ارادہ کیا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا' میں ان سب کے تفصیلی حالات اپنے قیافہ اور اٹکل سے نہیں جانتا ہوں' میں تو فقط وہی جان سکتا ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے' جو میرا خدا مجھ کو بتاتا ہے یعنی علم غیب کا جاننا ذاتی طور پر صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے وہی مجھ کو بذریعہ وحی اس سے آگاہ کرتا ہے' رسول خزانہ غیب کے خود بخود مستقل حاکم نہیں ہوتے۔ بلکہ میں تو فقط اسی کی پیروی کروں گا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر وحی نازل ہوگی اور قرآن پاک میں حکم نازل ہوگا' میں فقط تم لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں جو تمہاری زبان میں تم کو صاف صاف سمجھائے دیتا ہوں۔ مشرک جو غیب کی باتیں پوچھتے تھے کہ ہم سب کب تک زندہ رہیں گے اور ہر شخص کا کیا کیا حال ہوگا' لڑائیوں کے حالات' بیماریوں کے حالات' قحط و فراخی کے حالات وغیرہ وغیرہ اس کا جواب یہ بتایا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ صحابہ جب کافروں کے ایذاء سے تنگ آ گئے تو وقت ہجرت پوچھنے لگے تب یہ آیت نازل ہوئی' اس میں یہ بتایا گیا کہ مستقل غیب دان ذاتی طور

اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ⑨ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ

اللہ تعالیٰ کی وحی سے جانتا ہوں جو یقینی اور قطعی ہے) میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صرف کھلم کھلا ڈر سنانے والا

بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ

ہوں○ (اے نبی!) آپ فرمایئے: بھلا بتاؤ تو اگر قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (اور یقیناً ہے) اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل کا ایک گروہ (حضرت

ع ۱ ۱۰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑩ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

موسیٰ علیہ السلام یا عبداللہ بن سلام وغیرہ) اس پر گواہی دے چکا تو وہ تو ایمان لے آیا اور تم نے تکبر کیا (اور ایمان نہ لائے) بے شک اللہ تعالیٰ ناانصاف لوگوں کو

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ

ہدایت نہیں دیتا ہے○ اور کافروں نے مسلمانوں سے کہا: اگر یہ دین بہتر ہوتا تو مسلمان اس کی طرف ہم سے پہلے نہ پہنچ جاتے اور جب ان (کافروں) کو اس

فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ⑪ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا

(دین) کی ہدایت نصیب نہ ہوئی تو یہ کہیں گے: یہ تو پرانا بہتان ہے○ اور اس کتاب سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب پیشوا اور

پر تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، وہ مجھے بذریعہ وحی غیب کی اطلاع دیتا ہے تو میں جو کچھ غیب کی خبریں بتاتا ہوں وہ اسی کی وحی کے ذریعہ بتاتا ہوں اور وہ یقینی ہوتی ہیں، ان میں اٹکل اور قیافہ کو دخل نہیں لہٰذا جو خبریں آپ نے قیامت تک کی دی ہیں وہ ضرور ہو کر رہیں گی، ان میں شک کرنا کفر ہے۔

۱۰- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان یہودیوں سے فرما دیجئے کہ اگر یہ قرآن پاک خدا تعالیٰ ہی کے پاس سے ہوا اور پھر تم نے اس کو نہ مانا کفر اختیار کیا حالانکہ اس کی گواہی تم ہی میں سے سچا گواہ دے چکا ہے وہ بنی اسرائیل ہی میں سے ہے یعنی عبداللہ بن سلام، اور خوب غور و تامل کے بعد ایمان لایا ہے اور اپنے جیسے ایک گواہ کی تصدیق و تائید کر چکا ہے یعنی بنیامین کی، اور گواہیوں پر گواہیاں گزرتی ہیں اور اس حالت پر بھی تم نے نہ مانا اور ایمان لانے پر غرور اور تکبر کیا تو پھر تم سے بڑھ کر ناانصاف و نافہم کون ہوگا، جب ان دلائل کے قائم ہونے کے بعد بھی تم کفر کرتے ہو تو جب عذاب آئے گا تو تم کیا کرو گے، خدا تعالیٰ اپنے دین کی ہدایت ظالم قوم کو نہیں کرتا اور اس مقدس مذہب کا راستہ نااہلوں کو نہیں دکھاتا ("شاهد" سے مراد بنیامین ہیں اور "مثله" سے مراد عبداللہ بن سلام ہیں یعنی بنیامین نے بھی عبداللہ بن سلام کی طرح اسلام قبول کیا اور گواہی دی اور یہ دونوں بنی اسرائیلی ہیں) لہٰذا اے یہودیو! اب تم کو انکار کی گنجائش نہیں بعض مفسر "مثله" سے مراد توریت اور شاہد سے موسیٰ علیہ السلام مراد لیتے ہیں، یعنی موسیٰ علیہ السلام نے توریت میں قرآن کی گواہی دی تو اب اس کے ثبوت سے قرآن پاک کا ثبوت لازمی ہوا کہ اس میں قرآن پاک کی پیش گوئیاں موجود ہیں تو اگر تم توریت مانتے ہو تو قرآن و نبی آخر الزمان پر ایمان لانا ضروری ہوا، قرآن و نبی آخر الزمان کا انکار حقیقت میں توریت کا انکار ہے۔

۱۱ تا ۱۴- کافر مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد کا قول حق ہوتا اور مذہب اسلام اچھا ہوتا اور اس دین میں

وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن) اس کی تصدیق کرنے والی ہے عربی زبان میں تاکہ ظالموں کو ڈرائے (اور خبردار

ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

کر دے) اور نیکوں کو خوشخبری دینے والی ہے O بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر (اس پر)

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ

ثابت قدم رہے تو نہ ان کو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے O یہی لوگ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ

جنت والے ہیں، وہ اس میں اپنے اعمال کے انعام میں ہمیشہ رہیں گے O اور

بھلائی ہوتی تو یہ لوگ کم درجہ والے غریب مسافر کم عقل والے ہم سے پیش قدمی کیونکر کر لیتے ہم میں عقل زائد مال زائد ہے، حالانکہ یہ نہیں جانتے کہ ہدایت وضلالت تو خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ ہے، جب انہوں نے اسلام کی راہ نہ پائی اور کافر ہوئے تو اب جھوٹی جھوٹی باتیں بکیں گے، کبھی کہیں گے کہ یہ تو تہمت وافتراء ہے، اگلے وقتوں سے ایسا ہی ہوتا چلا آتا ہے وغیرہ وغیرہ، حالانکہ یہ قرآن سچا مقدس کلام الٰہی ہے جو حضور پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) پر توریت نازل ہو چکی ہے، وہ امام تھے، اس کا اتباع اس زمانہ میں ضروری تھا، وہ رحمت تھی، مسلمانوں کو عذاب سے بچانے والی تھی، اس کو یہ کب مانتے ہیں جیسے پہلے توریت اپنے زمانہ میں تھی یونہی اب یہ کتاب مقدس یعنی قرآن پاک ہے یعنی قرآن اس کے مخالف نہیں ہے بلکہ اصول میں توحید میں اس کی پیش گوئیوں کی تصدیق کرنے والا ہے یعنی اس میں نبی آخرالزمان کی صفت وشان وشوکت وحالت سب موجود ہے اور اصول دین میں اسی کے مطابق قرآن نازل ہوا ہے۔ یہ قرآن پاک خاص عربی فصیح زبان میں نازل کیا گیا کہ ان کو جنہوں نے ظلم وشرک کیا ہے ڈرائے اور ان کے لیے جو مشرف بایمان ہیں جنت ونعمت الٰہی کی بشارت ہے۔ بنی اسد وغطفان وحنظلہ کہتے تھے کہ کم مرتبہ والے غریب ومسافر لوگ ایمان لائے ہیں، بڑے بڑے مالدار ایمان نہیں لائے یہی دلیل ہے کہ اسلام حق نہیں اس کا جواب یہ نازل ہوا کہ۔

۱۳ تا ۱۴۔ جو لوگ مومن کامل ہیں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں دل وجان سے مستقیم ہیں، سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی طرف رجوع نہیں کرتے، کھیل کود لغویات ادھر ادھر بھٹکتے پھرنے سے پاک ہیں تو وہ مقرب دربار ہیں، ان کو نہ آئندہ عذاب کا کچھ خوف ہے نہ کسی پچھلی بات کا غم وملال۔ یا یہ کہ جب اور لوگ کافر فاجر بروز قیامت خوف وحزن میں مبتلا ہوں گے وہ امن میں ہوں گے۔ وہ جنت والے ہیں، وہاں ہمیشہ رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے، یہ ان کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

۱۵ تا ۱۶۔ ہم نے آدمی کو وصیت کی یعنی حکم دیا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی احسان کرے، ان کی خدمت بجا لائے۔ اس کی ماں نے اس کو اپنے پیٹ میں بہ مشکل ومصیبت تمام اٹھایا اور یونہی مشکل سے اس کو جنا۔ اس کا ماں کے

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ

ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کا تاکید سے حکم دیا (کیونکہ) اس کی

كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ

ماں نے اس کو تکلیف سے (پیٹ میں) رکھا اور تکلیف سے جنا اور اس کو اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس

وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

مہینے میں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب انسان اپنی پوری طاقت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! مجھے اس بات کی

الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ

توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائیں اور اس بات کی توفیق دے کہ میں وہ نیک کام کروں جو تجھے

وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۵﴾

پسند ہوں اور میرے لیے میری اولاد میں اصلاح اور درستی رکھ (تاکہ ان کے کردار نیک ہوں) اور بے شک میں تیری طرف لوٹا اور بے شک میں مسلمان ہوں ○

پیٹ میں رہنا اور پیدا ہو کر دودھ پینا سب تیس ماہ میں تمام ہوتا ہے یعنی اقل مدت حمل چھ مہینے اور اکثر مدت دو برس' تو جولڑکا مسلمان نیک بخت سعید ہوتا ہے وہ جب جوانی کو پہنچتا ہے یعنی اٹھارہ سال سے لے کر تیس سال کی عمر تک اور پھر پورا چالیس سال کا ہو جاتا ہے' والدین کی خدمت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں کہ تو نے مجھے مشرف باسلام کیا اور میرے والدین کو بھی مشرف باسلام کیا اور مجھے ان کی خدمت سے مشرف کیا اور اس کی کہ اب آئندہ کو اعمال صالحہ کیا کروں' وہ کام مجھ سے سرزد ہوں جو تیری مرضی کے عین مطابق ہوں جن کو تو پسند اور مقبول کرے اور جیسے تو نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اسلام دیا یونہی میری اولاد کو بھی صالح اور نیک بنانا اور مشرف باسلام کرنا' پروردگار! میں تیری طرف متوجہ ہوں' توبہ کرتا ہوں' میں سچے دل سے اہل اسلام کے ساتھ ان کے دین پر ہوں (بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں نازل ہوئی کہ انہوں نے اٹھارہ برس کی عمر سے ہی رسول اللہ کی خدمت کی اور اڑتیس برس کی عمر میں ایمان لائے اور ان کے ماں باپ' ان کی اولاد سب مشرف بہ اسلام ہوئے' عبدالرحمٰن اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے ان کے لیے اسلام کی دعا مانگی جو مقبول ہوئی' بعض کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن کی شان میں ہے جبکہ وہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے اپنے لڑکے کے ایمان کی دعا مانگی کہ الٰہی! ہماری اولاد کو صلاح کار عطا فرما۔ چنانچہ چار پشت تک برابر مشرف باسلام وصحابہ ہونا سوائے ابوبکر کے کسی کو نصیب نہ ہوا۔ ابوبکر کے والد ابوقحافہ صحابی اور ان کی ماں صحابیہ' خود ابوبکر صحابی ان کے لڑکے عبدالرحمٰن صحابی' ان کے لڑکے محمد صحابی۔ بعض کہتے ہیں کہ خاص کسی کا بیان نہیں ہے بلکہ نیک بخت اولاد کی عام مثل ہے) تو جو ایسے لوگ ہیں سچے اسلام والے ہم ان کے اعمال صالحہ اچھی باتیں تو قبول کرتے ہیں اور ان کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں' درگزر کرتے ہیں' وہ لوگ جنت والے

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے اچھے کام ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے' یہ اس سچے وعدے

سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا

کے مطابق ہو گا جو ان سے کیا جاتا تھا (کہ وہ جنتیوں میں

يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ

ہوں گے) ○ اور ایک وہ بھی ہے جس نے اپنے ماں باپ سے کہا: اُف تم سے تو دل پک گیا' کیا تم مجھے یہ

اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ

وعدہ دیتے ہو کہ میں (قبر سے زندہ ہو کر) پھر نکلوں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سے زمانے والے گزر چکے (اور ان میں سے اب تک کوئی زندہ نہ ہوا)

اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ڰ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ

اور وہ دونوں (یعنی ماں باپ) اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں (اور اس اولاد سے کہتے ہیں:) او کم بخت! تیری خرابی ہو ایمان لے آ'

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ

بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو صرف اگلوں کے قصے کہانیاں ہیں (اور کچھ نہیں) ○ یہ وہ لوگ ہیں جن پر (اللہ تعالیٰ کا) فرمان صادق

ہیں' یہ ان سے اللہ تعالیٰ کا یقینی سچا وعدہ ہے' یہ سچا وعدہ جو دنیا میں کیا جاتا ہے قیامت میں ملے گا اور ان سے کہا جائیگا کہ لو یہ وہی وعدہ ہے۔

۱۷ تا ۱۸- کافر اولاد ایسی ہوتی ہے کہ جب اس سے اس کے مسلمان ماں باپ ایمان لانے کو کہتے ہیں اور قیامت کے دن سے خوف دلاتے ہیں تو وہ کہتا ہے: تم پر افسوس ہے' تم تو بے وقوف ہو' تم جو قیامت کے دن کا ذکر کرتے ہو اور مجھ سے اس کا وعدہ کرتے ہو کہ میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا تو یہ تو نہ ہو گا' یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے ہزاروں لاکھوں قومیں گزر چکیں اور مر کر کوئی بھی زندہ نہ ہوا تو پھر میں کیسے زندہ ہو جاؤں گا اور وہ دونوں ماں باپ اس کے حال پر افسوس کرتے ہیں' خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں' فریاد کرتے ہیں' اس کو سمجھاتے ہیں کہ اے کم بخت! تجھ پر افسوس ہے۔ تجھ پر مصیبت آئے تو کافر نہ رہ مسلمان ہو جا' رسول و قرآن پاک کو مان۔ خدا تعالیٰ کا یقینی وعدۂ قیامت ضرور بالضرور پورا ہو کر رہے گا' وہ تو بے شک حق ہے' تو اور سارا جہان مرنے کے بعد جی اٹھیں گے۔ تو وہ کہتا ہے کہ یہ بات جو رسول کہتے ہیں یہ تو اگلے زمانے والوں کے بناوٹی قصے ہیں' ہمیشہ سے یونہی لوگ کہتے چلے آئے ہیں' صرف خیالات ہیں ان کا کیا اعتبار۔ تو ایسی کافر اولاد پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور نازل ہو کر رہے گا' وہ بھی ان ہی ہزاروں امتوں اور گروہوں میں شمار ہیں جو ان سے پہلے جن و انس میں سے کافر گزر چکے ہیں' وہ سب دوزخ میں جائیں گے' یہ بھی جائے گا۔ یہ سب لوگ کافر خود ہی خائب و خاسر

أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۭ إِنَّهُمْ كَانُوْا

آیا ان جن اور انسانوں میں سے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ بے شک وہ خود

خٰسِرِيْنَ ⑱ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا

نقصان اٹھانے والے ہیں O اور ہر ایک کے لیے اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ہیں اور تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا ان کو پورا پورا بدلہ دے

يُظْلَمُوْنَ ⑲ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ أَذْهَبْتُمْ

اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا O اور جس دن کافر آگ کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے فرمایا جائے گا کہ) تم

طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

اپنے حصے کی پاکیزہ چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں لے کر ختم کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے تو آج تم کو تمہارے اس

عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

جرم کے بدلے میں کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کرتے تھے اور اس جرم کے بدلے میں کہ تم نافرمانی کرتے تھے

ہوئے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑا۔ دنیا میں چند روز رہ کر ہمیشہ کا عذاب بھگتنا۔

ف: پہلی آیت میں نیک بخت' سعادت مند' پاکباز مسلمان اولاد کا ذکر تھا۔ اس آیت میں نا ہنجار' نا خلف' بدکار اور کافر اولاد کا ذکر ہے کسی خاص شخص کا ذکر نہیں' عام مثل بیان ہوئی ہے مگر بعض علماء مثل صاحب تفسیر یہ خیال رکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جب ان سے ان کے باپ ابو بکر مسلمان ہونے کو کہتے تھے تو وہ حالت کفر میں ایسی باتیں کہا کرتے تھے۔

۱۹ تا ۲۰۔ ہر شخص کو بروز قیامت خواہ وہ مسلمان ہو خواہ کافر اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے درجات ملیں گے' اہل اسلام کو درجات جنت اہل کفر کو درکات دوزخ۔ تاکہ خدا تعالیٰ ان کے اعمال کو کم نہ کرے اور پورا پورا ہر شخص کو بدلہ ملے کمی بیشی نہ ہو وہاں کسی شخص پر ظلم نہ ہوگا کہ نیکیاں خوامخواہ کم ہو جائیں یا برائیاں زائد۔ اس دن کافر دوزخ کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے اور اس پر پیش ہوں گے اور افسوس و حسرت کریں گے' دنیا میں جو بھی انہوں نے اچھے کام کیے ہوں گے وہ سب کفر کے سبب ضائع و برباد ہو جائیں گے' ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تم کو جو عیش و عشرت' آرام و راحت' مال' اولاد ملی تھی وہ سب تمہاری دنیا میں بھلائیوں کا بدلہ تھا جو تم وہیں پا چکے اور کھا چکے اور دنیا کی زندگی کی مزے لے چکے اور فائدے اٹھا چکے' اس لیے کہ تم کو تو قیامت کے دن کے قائم ہونے کا خیال تک بھی نہ تھا' اس دن کے لیے تو تم نے دنیا میں کچھ کیا ہی نہیں۔ تم تو دنیا ہی کو مایہ ناز بنا کر تکبر و غرور میں پڑے ہوئے رہتے تھے اور اسی کی اپنے دلوں میں تمنا اور آرزو کرتے تھے' تمہاری دلی تمنا تو وہیں دنیا ہی میں پوری ہو گئی' اب آج کے دن کے لیے بھلائی تو کچھ نہیں صرف گناہ اور برائیاں باقی رہ گئی ہیں۔ پس آج کے دن تم کو سخت عذاب دیا جائے گا اور اس کی سزا ملے گی جو تم بے فائدہ ناحق بات دنیا میں غرور و تکبر سے کیا کرتے تھے

ع ٢ ١٠ ٢

وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ

ذلت کا عذاب دیا جائے گا○ اور (اے نبی!) قوم عاد کے ہم قوم (ھود علیہ السلام) کو یاد کیجئے جب کہ انہوں نے مقام احقاف میں اپنی

وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا

قوم کو ڈرایا حالانکہ ان سے پہلے بھی ڈرانے والے گزر چکے تھے اور ان کے بعد بھی (باقی اقوام کو ڈرانے والے آئے) (اور وہ یہی کہتے تھے) کہ

اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو‘ بے شک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے○ تو وہ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس اس لیے

عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ

آئے ہو کہ ہم کو ہمارے (خاندانی) معبودوں سے پھیر دو تو تم جس عذاب کی ہمیں دھمکی دیتے ہو اسے ہم پر لے آؤ اگر تم سچے ہو○ (ھود نے) فرمایا:

اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ٘ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا

اس کی خبر (کہ وہ عذاب تم پر کب آئے گا) اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں تو تم کو (اپنے رب کے) وہ پیغام پہنچاتا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے لیکن میرے

اور خدا تعالیٰ کے احکامات سے منکر تھے‘ فسق و فجور‘ کفر و معاصی بے دھڑک کرتے تھے۔

۲۱ تا ۲۳- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! قوم عاد کے پیغمبر کا ذکر سناؤ اور کافروں کو سمجھاؤ کہ عاد کا کیا حال ہوا تھا‘ جب ان کے پیغمبر نے اپنی قوم کو احقاف پر کھڑے ہو کر ڈرایا (احقاف جمع حقف ریت کا ٹیلہ کم اونچا نیچے سے دراز اوپر سے گول۔ بعض کہتے ہیں کہ یمن کی طرف ایک پہاڑ ہے‘ بعض مفسر شام میں بتاتے ہیں‘ بعض ریت کا پہاڑ یمن میں بتاتے ہیں کہ اس پر کھڑے ہو کر ڈرایا‘ بعض کہتے ہیں کہ ایک جنگل ہے عمان کے قریب‘ یا یہ مطلب ہے کہ دوزخ کے پہاڑوں سے ڈرایا کہ بے انتہا دوزخ کے پہاڑ ہیں‘ ان پر یکے بعد دیگرے چڑھنا اترنا پڑے گا اور ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے تھے اور بعد کو بہت آنے والے تھے‘ سب رسول توحید الٰہی بتانے کو آئے۔ اسی طرح ہود (علیہ السلام) نے بھی عاد سے کہا کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کی پرستش نہ کرو‘ توحید کا اقرار کرو شرک کو چھوڑ دو‘ اگر نہ مانو گے تو مجھ کو خوف ہے کہ تم پر نہایت سخت دن کا عذاب آئے گا۔ وہ بولے کہ اے ہود! کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہم کو باتیں بنا کر ہمارے معبودوں سے بدعقیدہ کرو تاکہ ہم ان کی پرستش نہ کریں‘ جو ہمارا ایمان ہے ہم سے چھڑانا چاہتے ہو‘ ایسا خیال نہ کرو ہم چھوڑنے والے نہیں‘ اگر عذاب سے دھمکاتے ہو تو یہاں اس سے کون ڈرتا ہے‘ اگر سچے ہو تو لاؤ ہم کو سزا دلاؤ‘ ہم مشرک ہیں لو ہم کو ہلاک کراؤ۔ ہود (علیہ السلام) نے کہا: میں تو اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں‘ جو اس نے فرمایا سو تم کو سمجھا دیا‘ میں کوئی عذاب کا مالک نہیں ہوں‘ عذاب کے وقت کا علم اس کے پاس ہے کہ کب آئے گا؟ میں تو جو پیغام مجھ تک پہنچتا ہے تم لوگوں تک پہنچائے دیتا ہوں‘ توحید کا حکم کرتا ہوں‘ میں جہاں تک غور کرتا ہوں تو تم کو نری جاہل بے وقوف قوم پاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہو‘ عذاب کی جلدی مچاتے ہو اس سے ڈرتے نہیں۔

تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا

نزدیک تم نرے جاہل لوگ ہو O پھر جب انہوں نے (آسمان کے کنارے میں) بادل کی طرح پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا اس عذاب کو

عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ

دیکھا تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے ہم پر برسے گا (ان سے کہا گیا کہ یہ بادل نہیں) بلکہ یہ تو وہی عذاب ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے وہ ایک آندھی

اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ

تھی جس میں دردناک عذاب تھا O وہ (آندھی) اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو (تباہ اور) ہلاک کر رہی تھی تو صبح کو وہ اس حال میں رہ گئے

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ

کہ ان کے مکانوں کے (کھنڈرات) کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا' ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں O اور بے شک ہم نے قوم عاد کو وہ قدرت

فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۫ۖ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ

اور طاقت دی تھی (اے مکے والو!) جو تم کو نہیں دی اور ہم نے ان کو کان' آنکھیں اور دل بھی دیئے تھے تو ان کے کان

وَلَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَلَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ

اور ان کی آنکھیں اور ان کے دل' ان کے کچھ کام نہ آئے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا

ع ۳ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا

انکار ہی کرتے رہے اور (آخر کار) جس عذاب کا وہ مذاق اڑاتے تھے اس نے آ کر انہیں گھیر لیا O (اے مکے والو!) بے شک ہم نے تمہارے

۲۴ تا ۲۵- جب مدت تک بارش نہ ہوئی اور ان کا کفر ویسا ہی رہا اور وہی عذاب کی خواہش۔ تو عذاب بادل کی شکل میں آیا' جب انہوں نے کالا کالا بادل اپنے شہر گاؤں کی طرف آتا دیکھا تو ناز و غرور سے کہنے لگے کہ عذاب کیا یہ تو بادل آیا' قحط دور ہوا' اب بارش ہوگی' کھیتی باڑی کا کام چلے گا۔ ہود (علیہ السلام) نے کہا کہ افسوس کہ یہ مینہ نہیں یہ تو وہی عذاب ہے جس کی تم کو جلدی تھی اور مانگتے تھے' یہ ہوا کا عذاب ہے' اس میں سخت سزا ہے' نہایت دردناک رنج دینے والا عذاب ہے۔ یہ ایسی ہوا ہے کہ اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو زیر و زبر ہلاک کر ڈالے گی۔ یہ کہہ کر ہود وہاں سے چلے گئے اور ان پر عذاب آ گیا' ان کا تختہ تباہ ہو گیا' اس سرزمین پر سوائے ان کے خراب خستہ مکانوں کے کوئی چیز نظر ہی نہ آتی تھی' کوئی بھی باقی نہ رہا۔ ہمارا دستور ہے کہ ہم مجرم مشرک قوم کو جب وہ نہیں سمجھتے یونہی بدلہ دیتے ہیں۔

۲۶ تا ۲۸- اے اہل مکہ! تم کو اپنے مال و دولت' قوت کا غرور ہے تو قوم عاد تم سے کہیں زائد قوی تھی' ان کو ہم نے وہ قوت و شوکت' مال و منال' اولاد' عمر بہت زائد دی تھی کہ تم کو اتنا دیا بھی نہیں' وہ بھی آدمی عقل و سمجھ والے تھے' ان کو ہم نے

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا

آس پاس کی بستیاں (ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے) ہلاک کر دیں اور ہم نے طرح طرح کی نشانیاں ظاہر فرمائیں تاکہ وہ باز آجائیں O تو کیوں

نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا

مدد نہ کی اُن کی ان چیزوں نے جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا نزدیکی حاصل کرنے کو معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ (فرضی معبود) سب ان سے گم ہو گئے

عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ

(اور ان کی کچھ مدد نہ کی) اور یہ ان کا محض بہتان اور گھڑی ہوئی باتیں تھیں O اور (اے نبی! یاد کیجئے) جب کہ

اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

ہم نے چند جنوں کو آپ کی طرف پھیر دیا وہ کان لگا کر قرآن سننا چاہتے تھے پھر جب وہ وہاں (آپ کے قریب) آئے تو وہ (آپس میں ایک

قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

دوسرے سے اشارے سے) کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب پڑھنا ختم ہو گیا تو اپنی قوم کی طرف ڈر سنانے کے لیے واپس آئے O

آنکھیں دی تھیں، کان دیئے تھے، دل دیئے تھے، ہوشیاری وغیرہ سب کچھ دیا تھا، تم سے زائد بھی تھے کم تو نہ تھے مگر جب عذاب آیا تو نہ ان کو ان کی قوت نے نہ آنکھ نے نہ کانوں نے نہ عقل و چالاکی نے نہ دل کی ہوشیاری نے کسی چیز نے بھی تو فائدہ نہیں دیا، کیونکر فائدہ دیتے وہ تو خدا تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے تھے، ہود (علیہ السلام) کو جھٹلاتے تھے ان پر وہی عذاب آپڑا جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ عاد کو جانے دو اپنے شہر کے قرب و جوار میں دیکھو کتنے شہر گاؤں ہم نے ہلاک کر ڈالے اور ان کو کیسے کیسے سمجھایا اور اوامر و نواہی بھیجے، دلائل دکھائے کہ وہ کسی طرح سمجھیں اور کہا مانیں اور کفر سے توبہ کریں مگر جب انہوں نے نہ مانا تو عذاب نازل کر دیا گیا۔ ان پتھروں ان کے بتوں نے جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے اور اپنا ذریعۂ قرب شرک کو سمجھتے تھے کیونکر ان کی مدد نہ کی، وہ کیا مدد کرتے جب عذاب آیا سب شرک کفر بھول گئے، الگ الگ ہو گئے۔ ناامید خائب و خاسر ہو گئے، شرک ان کے بے ہودہ خیالات تھے، جھوٹا افتراء تھا جو وہ خدا پر جوڑ لیتے تھے۔

۲۹ تا ۳۲۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے قوم جن میں سے چند لوگ آپ کی طرف متوجہ کر دیئے، ان کے دلوں میں ڈالا کہ وہ آپ کی جانب آئیں (یعنی جن تلاش میں تھے کہ کیا واقعہ ہے جو آسمانوں کی راہیں بند ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں جو ایک مقام ہے نماز میں قرآن پاک پڑھ رہے تھے کہ وہ جن ڈھونڈتے ڈھونڈتے آپہنچے تو جنوں کے سردار آکر بغور و تامل قرآن سننے لگے۔) جب قرآن سنا تو آپس میں کہنے لگے: چپ رہو دیکھو غور سے سمجھو کہ کیا قصہ ہے جب قرآن پڑھنا ختم ہوا (یعنی حضرت نماز سے فارغ ہوئے اور وہ آپ کی خدمت اقدس سے مشرف ہو کر ایمان لائے۔) تو وہ اپنی قوم کی طرف مشرف بہ اسلام ہو کر لوٹ گئے اور اپنے گروہ کو خدا تعالیٰ سے ڈراتے تھے، اپنی قوم سے جا کر انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے ایک ایسی سچی مقدس کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل کی گئی ہے یعنی قرآن پاک جو کہ

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى

انہوں نے (جا کر اپنی قوم سے) کہا کہ اے ہماری قوم کے لوگو! بے شک ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد اتاری

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ

گئی ہے وہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے حق کی طرف راہ نمائی کرتی ہے اور سیدھا راستہ

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ

دکھاتی ہے ○ اے ہماری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے (پیغمبر) کی بات مانو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ

فرما دے گا اور تم کو درد ناک عذاب سے بچا لے گا ○ اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی

دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ

بات نہ مانے تو وہ زمین میں (اللہ تعالیٰ کے) قابو سے باہر نہیں نکل سکتا اور اللہ کے مقابلے میں اس کا کوئی مددگار نہ ہو گا

اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ

اور وہ کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ○ کیا انہوں نے نہ مانا کہ بے شک وہ

حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے وہ ان کتابوں کی جو ان سے پہلے اتری تھیں تصدیق کرتا ہے اور توحید میں نیز اخبار غیب میں اس کے مطابق ہے یعنی توریت میں جس کی پیش گوئی تھی اور جس نبی کا حال بیان کیا گیا تھا کہ وہ ایسے ایسے ہوں گے سو وہ قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہیں وہ سارے جہان کو مذہب حق کی ہدایت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا سیدھا عمدہ راستہ بتاتے ہیں وہ ایسا دین سکھاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ اے قوم! مسلمان ہو جاؤ، خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو، دوڑ و یہ نعمت حاصل کرو ان پر ایمان لاؤ، خدا تعالیٰ تمہارے سب پچھلے گناہ بخش دے گا اور قیامت کے دن درد ناک عذاب سے رہائی عطا کرے گا۔ یہ سمجھ لو کہ جو خدا تعالیٰ کے داعی یعنی حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانے گا تو ان کا کیا بگاڑے گا اپنی ہی ذات کو نقصان پہنچائے گا ضرور عذاب پائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی حیلہ و مکر سے عذاب الٰہی سے بھاگ جائے اور زمین میں کہیں چھپ رہے سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی عزیز و قریب مال منال، دولت، نفع دینے والا نہیں۔ جو لوگ کافر ہیں وہ صریحاً کھلی گمراہی میں ہیں ان کو توبہ کر کے اسلام قبول کرنا چاہیے اور ہٹ دھرمی اور ضد سے باز آنا چاہیے۔

۳۳ تا ۳۵۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر قیامت میں جو شک رکھتے ہیں تو کیا یہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ خدا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا فرمایا اور ان کے بنانے سے کچھ بھی ضعف، عاجزی، تھکان لاحق نہیں ہوئی وہ اس بات پر بھی ضرور ہی قادر ہے کہ پھر مردوں کو زندہ کر دے۔ بے شک وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے جو چاہے کر ڈالے جسے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ

اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور وہ ان کے بنانے میں نہ تھکا

يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ

وہ مردے زندہ کرنے پر قادر ہے کیوں نہیں بے شک وہ تو ہر چیز پر قادر ہے O اور (اس دن کو یاد کرو) جس روز

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ

کافر آگ کے سامنے لائے جائیں گے (ان سے پوچھا جائے گا:) کیا یہ برحق نہیں؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم (ضرور برحق ہے)

قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو O تو (اے نبی!) آپ بھی اسی طرح

اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ

صبر کیجئے جس طرح ہمت والے رسولوں نے صبر کیا اور ان کے (عذاب کے) لیے جلدی نہ کیجئے، کیونکہ جس دن یہ لوگ

مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ

اس (قیامت) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو گویا ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ (دنیا میں) ایک دن میں سے ایک

يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع

گھڑی بھر رہے، آپ کا کام تو صرف پہنچا دینا ہے اور ہلاک تو صرف وہی کیے جائیں گے جو کہ بے حکم نافرمان ہیں O

جاہے مار ڈالے جسے چاہے جلائے (زندہ کرے)۔ سب کا مالک ہے، پھر قیامت لانا اس کے نزدیک کوئی مشکل امر نہیں ناممکن نہیں۔ یہ کافر آج تو قیامت کے منکر ہیں مگر جس دن یہ رسول وقرآن کے نہ ماننے والے قبروں سے اٹھا کر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو قبل داخل کرنے کے ان سے سوال ہوگا کہ کیا یہ عذاب جس کا تم انکار کرتے تھے حق نہیں ہے؟ کیا قیامت خیالات تھے؟ تب وہ کہیں گے کہ خدا کی قسم! وہ سب وعدے سچے ہوئے اور یہ بے شک حق ہے۔ تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ اب لو اپنے کفر کے بدلے عذاب ابدی کے مزے چکھو۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کافروں کے ستانے پر ایسا صبر کرو جیسا کہ اولوالعزم رسول کرتے تھے یعنی بڑے عالی مرتبہ رسول یعنی نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام۔ یا یہ کہ تکلیف ومصیبت اٹھانے والے رسول نوح، ایوب، زکریا، یحییٰ علیہم السلام وغیرہ اور ان کے ہلاک ہونے کی جلدی نہ کیجئے۔ جب عذاب آئے گا اور جس امر کا ان سے وعدہ ہے وہ اپنی آنکھوں کے آگے دیکھیں گے تو یہ ایسے سرگشتہ و پریشان اور اندوہ گین ہو جائیں گے کہ یہ سمجھیں گے کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی بھر ٹھہرے تھے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ پیغام ہے جس کا پہنچا

سورۃ محمد مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۳۸ رکوعاتہا ۴

سورۂ محمد مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اڑتیس آیات‘ چار رکوع ہیں

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝١ وَ

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) بھی اللہ کے راستے (دین اسلام) سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے O اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کیے اور جو کچھ (حضرت) محمد مصطفٰے پر اتارا گیا (یعنی قرآن) اس پر بھی ایمان لائے اور وہی

وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝٢

(قرآن) حق ہے ان کے رب کی طرف سے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ان کے گناہ مٹا دیئے اور ان کے حالات درست فرما دیئے O

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

یہ اس لیے ہوا کہ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے جھوٹ کی پیروی کی اور جو ایمان لائے انہوں نے

اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝٣

اپنے رب کے برحق دین کی پیروی کی‘ اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کے حال بیان فرماتا ہے O

دینا ہی آپ کے ذمے ہے‘ جو لوگ فاسق و نافرمان ہیں وہ ہلاک ہو جائیں گے‘ ان کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱ تا ۳- جن لوگوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک کے ساتھ کفر کیا اور دوسرے بندوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلنے سے‘ ایمان لانے سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اعمال بے کار ضائع و باطل کر دیئے‘ وہ ان کو بروز قیامت کچھ نفع نہ دیں گے (بروز بدر بارہ آدمی تھے جو سب کافروں کا خرچ اپنے ذمے اٹھائے ہوئے تھے اور کافروں کو لڑائی پر برانگیختہ کرتے تھے اور اس خرچ کو بڑے ثواب کا کام سمجھتے تھے۔ عتبہ‘ شیبہ پسران ربیعہ‘ منبہ اور بنیہ پسران حجاج اور ابو البختری بن ہشام و ابوجہل بن ہشام وغیرہ‘ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے‘ خالصاً للہ اعمال صالح کیے یعنی اصحاب رسول اور اس کو مانا جو کہ بواسطہ جبرائیل (علیہ السلام) محمد مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر احکام الٰہی نازل ہوئے ہیں اور وہ سچے اور بے شک سچے ہیں‘ ان کے پروردگار کی طرف سے اترے ہیں‘ تو ایسے لوگوں کی برائیاں اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے‘ محو کر دیتا ہے‘ ان کا کفارہ ہو جاتا ہے‘ ان کا جہاد ان کو پاک کر دیتا ہے اور ان کا حال درست ہو جاتا ہے‘ ان کے اعمال‘ ان کی نیت کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ریاکاری سے پاک رکھتا ہے اور ان کی سچائی اور راست بازی کا اظہار فرما دیتا ہے اور دلوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اور کافروں کے اعمال حسنہ باطل کر دیتا ہے اور مسلمانوں کی برائیاں مٹا دیتا ہے اس وجہ سے کہ کافروں نے باطل کا اتباع کیا‘ غلط راستہ اختیار کیا یعنی شرک اختیار کیا‘ اور مسلمانوں نے اس کو مانا جو یقینی سچے شریعت کے احکام ان کے رب کی

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ

تو (اے مسلمانو!) جب تمہارا کافروں سے مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب قتل کر چکو تو

فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ

باقیوں کی مشکیں مضبوط باندھو پھر اس کے بعد یا انہیں احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ (اور معاوضہ) لے کر چھوڑ دو یہاں تک

اَوْزَارَهَا ۛ۫ ذٰلِكَ ؕۛ وَ لَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَا۟

کہ جنگ اپنے بوجھ (ہتھیار) ڈال دے (اور جنگ ختم ہو جائے) تم کو حکم یہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سے خود بدلہ

بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ

لے لیتا لیکن اللہ تعالیٰ تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ امتحان کرنا چاہتا ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے تو اللہ تعالیٰ ہرگز ان کے اعمال

اَعْمَالَهُمْ ۴ سَیَهْدِیْهِمْ وَ یُصْلِحُ بَالَهُمْ ۵ وَ یُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا

ضائع نہیں فرمائے گاO ان کو اپنے مقصود تک جلد پہنچائے گا اور ان کا کام بنا دے گاO اور ان کو اس جنت میں لے جائے گا جس کی

طرف سے ان کو ملے (یعنی اسلام وقرآن) خدا یونہی کافروں کے اور مسلمانوں کے قصے اور حالات بطور امثال قرآن پاک میں بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ متنبہ ہوں اور نصیحت حاصل کریں اور اگلی امتوں کے حالات سنا کر تنبیہ کرتا ہے کہ جب انہوں نے رسول کی تکذیب کی تو کس طرح ان سے سلوک کیا گیا اگر تم نہ مانو گے تو تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوگا۔

۴ تا ۶۔ اے مسلمانو! جب تم کافروں سے جنگ کے لیے ملو اور ان کے مقابلہ میں آؤ اور لڑائی کا ہنگامہ گرم ہو تو کوتاہی اور سستی نہ کرو بے تامل ان کے سر اتارو اور ان کی گردنیں مارو خدا تعالیٰ کی راہ میں اس وقت تک لڑتے رہو کہ ان پر غالب آ جاؤ جب تم ان کو خوب مار کوٹ کر قید کر لو تو ان کو مضبوط باندھو ایسا نہ ہو کہ قید سے نکل کر بھاگ جائیں' پھر اس کے بعد تم کو اختیار ہے خواہ ان پر احسان کرو کہ ان کو ایسے ہی مفت چھوڑ دو خواہ ان سے فدیہ لے لو یعنی وہ روپیہ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لیں' ان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں یہاں تک مارو اور مرو کہ جنگ کرنے والے کافر ہتھیار رکھ دیں' عاجز ہو جائیں یا مسلمان ہو جائیں یا جزیہ دینا قبول کر لیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ کافروں سے قیامت تک لڑتے جاؤ جب تک کہ وہ کفر نہ چھوڑیں یعنی زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مہدی تک لڑتے رہو۔ اے مسلمانو! اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو ویسے ہی ان کافروں سے بدلہ لے لیتا اور ان کو سزا دیتا' فرشتوں کے ذریعے سے ان کو ہلاک کر دیتا یا اور جو کچھ چاہتا کرتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا تاکہ وہ تمہارا امتحان لے اور بلا میں ڈالے کہ کون لڑتا ہے اور کون جی چراتا ہے' کون اسلام کا خیال کرتا ہے کون قرابت کا تاکہ اسلام و کفر میں امتیاز ہو جائے' تم کو ثواب ملے وہ ذلیل ہوں۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں روز بدر مارے گئے یعنی شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ ہرگز ان کے اعمال کو بے کار ضائع نہ ہونے دے گا ہاں ان کی پچھلی برائیاں مٹا دے گا اور عنقریب خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اعمال صالحہ کی ہدایت و توفیق دے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کرے گا اور ان کے دلوں کو نور معرفت سے آراستہ کر دے گا' ان کے اعمال کو قبول

معہ ۱۳ وقف بعد القولہ ذالک ولکن حسن الفصل و یوقف علی ذالک ۱۲ عند المتقدمین ۱۲

لَهُمْ ﴿٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ

انہیں پہچان کرا دی ہے O اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا (اور تمہیں کامیابی

اَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾

عطا فرمائے گا) اور تمہارے قدم جما دے گا O اور جن لوگوں نے کفر کیا ان پر (اللہ کی) پھٹکار اور تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے O

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ اَفَلَمْ

یہ خرابی ان پر اس لیے ہوئی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب کو بُرا سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد فرما دیئے O تو کیا

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے اگلے نافرمانوں کا کیا انجام ہوا' اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک (اور تباہ)

قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

کر دیا اور کافروں کے لیے ایسی بہت سی مثالیں ہیں (مگر وہ عبرت حاصل نہیں کرتے) O یہ اس لیے کہ ایمان

کرے گا' یا یہ مطلب ہے کہ ان کو بروز قیامت جنت کی راہ دکھلائے گا اور نیک اعمال کے بدلے دے گا۔ خدا تعالیٰ نے جنت کے گھر ان کو بطور الہام بتلا دیئے ہوں گے سو ہر نیک شخص اپنے اپنے گھر کا راستہ لے گا اور وہاں جا داخل ہوگا۔ نہ بھکے گا نہ دھوکہ کھائے گا۔

ف: امام ابوحنیفہ اس آیت کو منسوخ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیدیوں کو یا تو غلام باندیاں بنا لو یا قتل کر ڈالو اب نہ مفت چھوڑنا جائز ہے نہ فدیہ لے کر آزاد کر دینا' اور فدیہ کا حکم خاص جنگ بدر کے لیے بتاتے ہیں اور بعض ایسے معنی لیتے ہیں کہ جس سے فقط دو ہی صورتیں نکلتی ہیں یعنی تاویل کرتے ہیں اور دوسرے ائمہ کے نزدیک اب بھی سب باتیں جائز ہیں یعنی فدیہ لے کر یا یونہی مفت چھوڑ دینا یا غلام ولونڈی بنا لینا۔

۷ تا ۹- اے مسلمانو! تم خوب سمجھ لو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی یعنی اس کے رسول محمد مصطفیٰ کی جان و دل سے مدد کرو گے تو خدا تعالیٰ بھی ضرور تمہاری مدد کرے گا' تم کو غالب کرے گا' فتح دے گا اور تمہارے دل بڑھائے گا' قدموں کو میدان کارزار میں جما دے گا اور جو لوگ رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں یعنی رؤساء کفار محاربین بدر ان پر تو خدا تعالیٰ کی لعنت پھٹکار ہے۔ ان پر ہلاکت و ذلت و رسوائی و تباہی ہے' خدا تعالیٰ نے ان کی سب نیکیاں بے کار کر دی ہیں' دنیا میں جو اچھے کام کرتے ہیں ان کا اجر ثواب اسی دنیا میں ہی ان کو مل جائے گا آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں وہاں ان کو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے سچے مذہب دین اسلام کو جسے اللہ تعالیٰ نے (حضور پاک) نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا برا سمجھا انکار کیا' اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دی اور ان کے اعمال باطل وضائع کر دیئے۔

۱۰ تا ۱۱- کیا ان کفار مکہ نے دنیا میں کہیں سیر نہیں کی؟ کہیں چلے پھرے نہیں؟ نظر عبرت سے جہان کو نہیں دیکھا؟ اگلوں

ع ۱ ۱۱ ۵

مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ

والوں کا حمایتی اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کا کوئی حمایتی نہیں O جو لوگ

يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے بے شک اللہ تعالیٰ انہیں باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ

جاری ہیں اور کافر لوگ (دنیا) برتتے ہیں اور اس طرح کھاتے ہیں جیسے چوپائے (جانور) کھاتے ہیں

الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ

اور (آخر کار) ان کا ٹھکانہ آگ ہے O اور ایسی بہت سی بستیاں ہیں کہ جو اس بستی (مکہ)

قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾

سے زیادہ طاقتور تھیں کہ جس نے آپ کو باہر نکالا ہم نے ان کو (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر دیا تو ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوا O

کے حالات پر غور نہیں کیا کہ انہوں نے رسولوں کو نہ مانا تو ان کا کیا حال ہوا اور انجام کار ان کو کیسی سزا ملی' خدا تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا' خاک میں ملا دیا سو ویسا ہی کافران مکہ کا حال ہونے والا ہے' اسی طرح کے عذاب ان کو پہنچیں گے' یہ سب مقہور و مغلوب و ذلیل و خوار ہو جائیں گے اور اسلام جس کو یہ سب بحیثیت مجموعی مغلوب کرنا چاہتے ہیں وہ تو بڑھتا ہی چلا جائے گا' یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا والی و سرپرست و مددگار ہے اور کافروں کا والی و ناصر نہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عرب میں ایک بھی کافر نہ رہا۔ الحمد للہ

۱۲۔ بے شک مسلمانوں کو جو رسول و قرآن پاک پر ایمان لائے اور ان کے مقر و مصدق ہیں' اعمال صالحہ سچے دل سے خالصاً للہ کرتے ہیں جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے یعنی ان کے درختوں اور مکانوں کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو کافر ہیں' رسول و قرآن پاک کو نہیں مانتے' قیامت کے قائل نہیں تو وہ دنیا میں عیش کرتے ہیں اور خوب مزے لیتے ہیں' خوب پیٹ بھر بھر کے کھاتے پیتے ہیں اور سوائے کھانے کے اور سونے اور کچھ نہیں جانتے' روز فردا کی کچھ فکر و پروا نہیں' وہ ویسا ہی کھاتے پیتے زندگی دنیا گزارتے ہیں جیسے چارپائے کہ کل کی کچھ پروا نہیں' حالانکہ جب کل قیامت قائم ہو گی تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف کھانے ہی کے لیے پیدا ہوئے ہیں اور جیتے ہیں اور بس۔ حالانکہ کھانا تو فقط جینے کے لیے ہے اور جینا اسلام و عبادت کے لیے ہے۔ انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام کو ماننا' ان پر عمل کرنا لازمی ہے ورنہ وہ جانوروں سے بدتر ہے۔

۱۳ تا ۱۴۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بہت سے گاؤں اور شہر والوں کو جو ان لوگوں سے یعنی اہل مکہ سے جنہوں نے آپ کو آپ کے گھر سے باہر کر دیا قوت و شوکت و ہمت میں کہیں زائد تھے' جب انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی اور کفر کیا تو ہم

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ

تو کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ان لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے کہ جن کے بُرے عمل ان کے سامنے

اتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ

اچھے کر کے پیش کیے گئے اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چلے ○ اس جنت کا حال جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے ایسا ہے

اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ

کہ اس میں ایسے صاف پانی کی نہریں ہیں جو کبھی خراب نہیں ہوتا ہے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلتا

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ

اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے لذت بخش ہے اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا ہوا ہے اور ان کے لیے

وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ

وہاں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی طرف سے مغفرت' کیا ایسے چین اور آرام والے لوگ ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں

نے ہلاک کر دیا' عذاب بھیج کر خاک کر دیا' پھران کا کوئی عذاب الٰہی سے حامی و مانع اور بچانے والا نہ ہوا' بتوں نے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا' پھران کی کیا اصل ہے یہ بھی اسی طرح مغلوب ہوں گے۔ کیا کفر و اسلام والے یکساں ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں' کیا جس کے پاس خدا کی ظاہر' قوی سچی دلیلیں ہوں اور مقدس مذہب ہو یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان اس جیسے ہو سکتے ہیں جو کافر ہوں' بدکاریاں کرتے ہوں' کفر کرتے ہوں اور ان کو اچھا سمجھتے ہوں' ان کو ان کی برائیاں اچھی کر کے دکھلائی گئی ہوں یعنی ان کو شیطان نے بہکا دیا ہو جیسے ابوجہل وغیرہ کافر اور انہوں نے اپنی نفسانی خواہشات کا اتباع کیا ہو' بت پرستی میں مشغول رہے ہوں ہرگز نہیں یعنی مسلمان اور کافر دونوں یکساں نہیں ہو سکتے۔

۱۵- جو لوگ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں' متقی اور پرہیز گار ہیں' کفر و شرک اور فواحش سے بچتے ہیں ان کو جو جنت ملے گی اس کی ایک شان و شوکت یہ ہے کہ اس میں ہر طرح کی نہریں رواں ہوں گی' آب شیریں خوش گوار اور خوشبودار خوش مزہ' دودھ مفرح اور خوش ذائقہ جس کے جھاگ مزیدار ہوں گے' وہ دودھ غیبی ہوگا' اونٹنیوں سے نہ نکلا ہوگا' مزا نہ بدلا ہوگا' ترشی بساندھ وغیرہ نہ ہوگی۔ صاف صاف شراب کی نہریں جو بادہ نوشاں خمخانہ محبت کے لیے عجیب لذت افزاء ہوگی' خمار نہ ہوگا' پاؤں سے گوند کر نہ نکالی گئی ہوگی۔ شہد مصفیٰ کی نہریں روشن مزیدار خوشبودار مکھیوں سے نکلا ہوا نہ ہوگا وہاں ان کو ہر طرح کے میوے جو چاہیں گے ملیں گے اور کل گناہ بخش دیئے جائیں گے' رحمت الٰہی کا شامیانہ ہوگا تو کیا ایسے مقبولان دربار اس کافر جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں پڑ کر جلے گا' نہ مرے گا نہ نکلے گا جیسے ابوجہل وغیرہ کافر' اور جب پیاس لگے گی تو حمیم پلایا جائے گا یعنی کھولتا ہوا جوش کھاتا ہوا پانی جو ان کی آنتوں کو معدوں کو کاٹ کر پرزے پرزے کر دے گا۔

خٰلِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَآءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ

جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور انہیں کھولتا ہوا (گرم) پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا O اور ان میں

مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ

سے کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جو (اے نبی!) آپ کی طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک کہ جب آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو

أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا ۫ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

علم والوں سے پوچھتے ہیں کہ ابھی انہوں نے (نبی نے) کیا فرمایا تھا' یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ

قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

نے مہر کر دی ہے اور انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی O اور جو سیدھے راستے پر آگئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت اور

وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ

زیادہ فرمائی اوران کو پرہیز گاری عطا فرمائی O تو کیا وہ (کافر) قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان پر اچانک آجائے' بے شک اس کی نشانیاں

۱۶ تا ۱۷- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض منافقین ایسے ہیں کہ آپ کی مجلس وعظ میں یا خطبۂ جمعہ میں آتے ہیں اور کفر کی مذمت سنتے ہیں مگر دل سے متوجہ نہیں ہوتے۔ جب بعد ختم باہر نکل کر جاتے ہیں تو علم والے لوگوں سے بطور مسخراپن واستہزاء پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے تھے' ہم سمجھے نہیں کہ ابھی منبر پر بیٹھ کر کیا کہا تھا' ہم کو کچھ خیال نہ رہا کیا منافقوں کو برا کہا تھا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن عباس وغیرہ سے بطور مسخراپن یہ کہتے تھے۔ اے رسول! ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی کے مطابق کفر کی چھاپ لگا دی ہے اور مہر کر دی ہے کہ ان کو ہدایت نہ ہوگی' انہوں نے اپنی خواہشات کو اپنا کردار بنا لیا ہے' وہ اپنے نفس امارہ کے بندہ فرمانبردار ہیں' منافق ہیں' خائن ہیں' دشمن ہیں' دھوکہ باز ہیں گو ظاہر میں ایمان کا دعویٰ ہے اور جو سچے ایمان والے ہیں' خدا کی راہ پائے ہوئے ہیں تو اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے وعظ اور آپ کی نصیحت نے ان کو اور زیادہ راہ دکھادی اور نور معرفت وایمان دوبالا کر دیا' وہ اعمال صالحہ سچی نیک نیتی سے اور زیادہ کرنے لگتے ہیں اور ان کے تقویٰ اور پرہیز گاری میں اور زیادتی ہو جاتی ہے اور دل میں خیر' رحمت کے فرشتے اچھے الہام کرتے ہیں' وہ گناہ وحرام بالکل چھوڑ دیتے ہیں' یا یہ مطلب ہو کہ جب انہوں نے حکم منسوخ پر اس کی مدت تک عمل کر لیا تو خدا تعالیٰ نے اور عمدہ حکم اس سے اچھا اتارا جس سے زائد فائدہ اور آسانی اور زیادہ ثواب ہوا اور ان کو متقی کیا کہ خدا تعالیٰ کے سب احکام ناسخہ ومنسوخہ کی تعمیل اپنے اپنے وقت پر کی اور منسوخ کو چھوڑنے اور ناسخ کو ماننے کی ہدایت پائی۔

۱۸ تا ۱۹- یہ کافران مکہ جو ایمان نہیں لاتے یا یہ کہ منافقین جو نفاق سے باز نہیں آتے تو اب ان کا کیا انتظار باقی ہے' ہر طرح حجت تمام ہو چکی' دلائل عقلیہ ونقلیہ سب واضح ہو چکے فقط ایک قیامت کا برپا ہونا باقی رہ گیا ہے' کیا یہ انتظار ہے کہ جب وہ بے خبری میں آکر ان کو پکڑ لے گی تو ایمان لائیں گے' اگر ایسا ہے تو اس کی بھی نشانیاں برابر ظاہر ہو رہی ہیں اور آ

فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ

تو آ ہی چکی ہیں (جیسے شق القمر وغیرہ) پھر جب وہ آ ہی جائے گی تو کہاں وہ اور کہاں ان کا سمجھنا (اس وقت کا سمجھنا کچھ مفید نہ ہوگا) O

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

تو جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور (اے نبی!) آپ اپنے خاص لوگوں کے اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگیے

ع ۸ / ۲۶ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ

اور اللہ تعالیٰ (دن کو) آپ کا (تبلیغ کے لیے) پھرنا اور (رات کو) آپ کا آرام کرنا جانتا ہے O اور ایمان والے کہتے ہیں (کہ جہاد کے لیے)

لَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ

کوئی سورت کیوں نہ نازل کی گئی' پھر جب کوئی پختہ سورت نازل کی گئی اور اس میں جہاد کا ذکر کیا گیا تو (اے نبی!) آپ

رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ

ان لوگوں کو دیکھیں گے جن کے دلوں میں مرض ہے کہ وہ آپ کی طرف اس شخص کی طرح تکیں (دیکھیں) گے جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہوتی ہے تو

گئی ہے (چاند کو رسول نے دو ٹکڑے کر دیا یا رسول اللہ قرآن پاک لے کر آئے) جب قیامت آئے گی تو اس وقت یہ کیا خاک نصیحت پکڑیں گے اور توبہ کریں گے اور اس وقت کچھ قبول نہ ہوگا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! خوب یقین کر لو کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی معبود کوئی مالک نفع یا نقصان پہنچانے والا یا چھین لینے والا یا عزت دینے والا یا ذلیل کرنے والا نہیں' ہر بات کا وہی مالک ہے یعنی ان کے مکروں سے بے پرواہ ہو جاؤ' جو خدا تعالیٰ چاہے گا کرے گا۔ یا مطلب ہوا کہ اے رسول! جان لو کہ وہ یعنی ہر چیز کی اصل اور ہر ذکر سے افضل لا الہ الا اللہ ہے' اس کے برابر کسی کی فضیلت نہیں' اس کا ذکر کیجئے اور اس کو سارے جہان میں پھیلایئے اور اپنے خاص لوگوں کے گناہوں کی مغفرت مانگیے اور سب عام مسلمان مرد اور عورتوں کی بھی بخشش چاہیے یعنی سب کی شفاعت کیجیے (انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم اور پاک ہوتے ہیں اور ان سے چھوٹا بڑا کوئی گناہ نہیں ہوسکتا۔ معصوم کے معنی یہ ہیں کہ ان کے دل میں گناہ کا ارادہ ہی نہیں ہوسکتا لہٰذا جہاں کہیں قرآن کریم میں استغفار کا ذکر آیا ہے اس سے امت کے گناہ مراد ہیں' اسی طرح آیت مذکورہ میں امت کے گناہ مراد ہیں۔ ہاں ترک اولیٰ پر بھی کبھی ذنب کا لفظ انبیاء خود اپنی نسبت بولتے ہیں جیسے داؤد علیہ السلام کی نسبت ''استغفر ربہ'' فرمایا' صرف ترک اولیٰ پر استغفار کیا' ان کی عظمت شان کی وجہ سے ترک اولیٰ بھی ذنب قرار دیا گیا ورنہ حقیقتاً وہ ذنب نہ تھا۔ فقیر قادری غفرلہ)۔ خدا تعالیٰ تم سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے یعنی دنیا میں جو آتے جاتے' چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے ہیں سب کاموں کو جانتا ہے' اور آخرت میں کس کس کا ٹھکانہ کہاں کہاں ہوگا وہ سب جانتا ہے۔

۲۰ تا ۲۱۔ جو لوگ سچے مسلمان ہیں' رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پاک پر ایمان لائے ہیں' خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے اعمال صالحہ کرتے ہیں وہ جب قرآن پاک اترنے میں کچھ بھی دیر ہو جاتی ہے بے قرار ہو جاتے ہیں اور اشتیاق کلام الٰہی

عَلَيۡهِ مِنَ الۡمَوۡتِ ؕ فَاَوۡلٰى لَهُمۡ ۚ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّ قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ ۟ قف

ان کے حق میں بہتر یہ تھا O کہ وہ فرمانبرداری کرتے اور اچھی بات کہتے' پھر جب (جنگ کے متعلق) قطعی حکم ہو گیا

فَاِذَا عَزَمَ الۡاَمۡرُ ۟ قف فَلَوۡ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ۚ﴿۲۱﴾ فَهَلۡ

تو اگر وہ اللہ تعالیٰ (کے حکم) کو سچا سمجھتے (ایمان اور اطاعت پر قائم رہ کر) تو یقیناً ان کے لیے بہتری ہوتی O تو کیا تم سے یہی

عَسَيۡتُمۡ اِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ اَنۡ تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَتُقَطِّعُوۡۤا

امید کرنی چاہیے کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے انسانیت کے رشتے کاٹ دو (لوگوں کے جان و مال پر ظلم

اَرۡحَامَكُمۡ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمۡ وَاَعۡمٰٓى

اور زیادتیاں کرو) O یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی پھر ان کو (حق بات سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں

اور شوق شہادت میں کہتے ہیں کہ کوئی سورت کلام الٰہی کی کیوں نہیں اتری' حضرت جبرائیل (علیہ السلام) مدت سے کلام الٰہی لے کر نہیں آئے۔ جب جبرائیل (علیہ السلام) وہ سورت لے کر آتے ہیں' ان کے لیے وہ قرآن اتارا جاتا ہے جو قطعی احکام پر مشتمل ہوتا ہے' صاف صاف احکامات اس میں لکھے ہوتے ہیں' حلال و حرام' امر و نہی اور اس میں جہاد کا حکم بھی مذکور ہوتا ہے تو وہ لوگ جن کے دلوں میں شک و نفاق کی مہلک بیماری ہے پریشان ہو جاتے ہیں' جہاد کا نام سن کر جان نکلتی ہے ان کا یہ حال نظر آتا ہے کہ بڑی آنکھوں سے دیدے پھیر پھیر کر نفرت سے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو گھورنے لگتے ہیں' ایسی آنکھیں ہو جاتی ہیں جیسے مرتے وقت مردہ کی پتلیاں چڑھنے لگتی ہیں اور اس وقت جب کہ موت اپنی چادر اوڑھا دیتی ہے اور ڈھانپ لیتی ہے تو آنکھیں بدہیئت ڈراونی ہو جاتی ہیں' ایسی حالت ان کی جہاد کا نام سن کر ہو جاتی ہے' ان کے لیے جہاد گویا موت ہے' اگر یہ ہے تو موت ہی بہتر ہے یعنی ان کے لیے اس جینے سے موت ہی بہتر ہے (یا ''اولی لھم'' وعید ہو یعنی اچھا جو چاہیں کریں ان کو دیکھا جائے گا) ان کو لائق تو یہ تھا کہ حکم الٰہی کی اطاعت کرتے' اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے اور اس وقت خوش ہوتے' اچھی باتیں کہتے جیسے مسلمان کہتے اور کرتے ہیں (''طاعة و قول معروف'' سچے مسلمانوں کا بیان ہے یعنی مؤمنوں کی آواز طاعت کی نکلتی ہے یا منافقوں کو ہی نصیحت ہو کہ یہ منافق اگر اطاعت کرتے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ادب و اخلاص سے پیش آ کر اچھی باتیں یعنی عاجزی و عقیدت کی کرتے تو مخالفت سے بہتر تھا یعنی ''طاعة' قول معروف'' خبر ہے۔ اصل میں یوں ہے ''اطیعوا طاعة اللہ وقولوا قولاً معروفاً'' پس اگر نفاق سے ایک دو بات وہ کہہ بھی دیتے ہیں مگر جب امر قائم ہو جاتا ہے مثلاً جہاد کی تیاری ہوتی ہے تو رک رہتے ہیں) اگر یہ سچ کہتے اور اخلاص برتتے اور اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے صاف رکھتے تو ان کے لیے اس حالت سے بہتر ہوتا۔ یا یہ مطلب ہو کہ جب اسلام ظاہر ہو گیا اور مسلمان بحمد اللہ کثیر ہو گئے اب یہ کیوں نفاق برتتے ہیں' اب تو حقیقت حق و باطل کی کھل گئی تو اگر یہ بھی سیدھے راستے پر آ جائیں اور نفاق چھوڑ کر مخلص بن جائیں تو بہتر ہے۔

۲۲ تا ۲۳۔ کیا اے منافقین! تم یہ خیالات پکاتے ہو اور تمنا رکھتے ہو کہ اگر اس امت کے والی بن جاؤ' تمہارے

اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

بھی پھوڑ دیں O تو کیا وہ قرآن شریف میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں O

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى

بے شک جو لوگ ہدایت ظاہر ہو جانے کے بعد بھی الٹے پلٹ گئے تو شیطان نے انہیں فریب دیا

الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۗ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ

انہیں (مدتوں دنیا میں رہنے کی) امید دلائی O یہ اس لیے کہ انہوں نے ان لوگوں سے کہ جن کو

كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اللہ کا نازل کیا ہوا ناگوار گزرا (یعنی کفار سے) یہ کہا کہ ہم کچھ باتوں میں تمہارا بھی کہنا مانیں گے اور اللہ تعالیٰ

اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ

ان کی چھپی ہوئی باتیں جانتا ہے O پھر اس وقت ان کی کیا کیفیت ہو گی جب فرشتے ان کے منہ اور پیٹھوں پر مار مار

وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا

کر ان کی روحیں نکالیں گے O یہ سزا ان کو اس لیے ملے گی کہ جو بات اللہ تعالیٰ کو ناگوار تھی انہوں نے اس کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ کی خوشی انہیں

تھ میں حکومت و سلطنت دے دی جائے تو تم جس کو چاہو مارو جو چاہو کرو زمین میں فساد مچاؤ صلہ ارحام کا خون کرو قرابت کا لحاظ نہ کرو گناہ علی الاعلان کرو خوب سوچ سمجھ لو جو ایسا ویسا کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ ملعون کرتا ہے ہر خیر اور بھلائی سے دور رکھتا ہے ان کو حق و ہدایت سے بہرا کرتا ہے کہ وہ سن نہیں سکتے یعنی غور سے نہیں سن سکتے ہر خیر نیکی سے بے بہرہ کرتا ہے ان کی آنکھوں کو اندھا کرتا ہے کہ جنت کا راستہ اور حق کا طریقہ نہ دیکھ سکیں وہ لوگ جہاد کو فساد سمجھتے تھے اس کا جواب اترا کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو خود تم سارے جہان میں فساد پھیلاؤ جیسے تمہارے دل میں خیالات ہیں اور جہاد کو تو در حقیقت فساد دور کرتا ہے فساد سمجھتے ہو۔

۲۴- کیا یہ قرآن پاک کے اتنے پرزور پر اثر وعظ نصیحتیں نہیں سنتے سمجھتے اس کے اسرار میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر ضد اور ہٹ دھرمی کے قفل لگے ہوئے ہیں کہ سمجھ کا نام ان تک جا ہی نہیں سکتا یعنی وہ جان بوجھ کر قصداً ہٹ دھرمی سے انکار کرتے ہیں گویا ان کے دلوں پر قفل لگا ہوا ہے۔

۲۵ تا ۲۸- بے شک جو لوگ بعد اس کے کہ حق آفتاب کی طرح واضح ہو گیا اور ہدایت ان کی آنکھوں کے آگے روشن ہو گئی اور توحید و قرآن کی سچائی بداہتاً کھل گئی پھر اپنے پچھلے پاؤں لوٹنے لگے اور الٹے منہ بھاگنے لگے اور اس دین سے منہ پھیر کر دین باطل آبا و اجداد اختیار کرنے لگے تو شیطان نے ان کے دلوں میں ان باتوں کی زینت دی ہے ان کو دھوکہ

(الخیر کا جواب)

ع ۹ ۳
رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ع ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

گوارا نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیئے O کیا جن کے دلوں میں (نفاق) کی بیماری ہے وہ اس (گمان اور)

مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ

گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی چھپی ہوئی دشمنی کبھی ظاہر نہ فرمائے گاO اور (اے نبی!) اگر ہم چاہتے تو ضرور آپ کو انہیں

دے کر پھسلا لیا ہے اور عناداً دیدہ و دانستہ ان سے کفر اختیار کرایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ڈھیل چھوڑ دی مہلت دے دی ہے کہ جو چاہو کیے جاؤ' انجام کار خود دیکھ لو گے' ان کا مرتد ہو جانا اور خدا تعالیٰ کا ان کو چھوڑ دینا اس طور پر اور یہاں تک ہوا کہ ان کے کھلے ہوئے مرتدوں نے ان منافقوں سے کہا جو خدا تعالیٰ کے احکام کو بظاہر مانتے ہیں اور درحقیقت جو احکام بذریعہ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترتے ہیں وہ اپنے دل و جان سے ناپسند کرتے ہیں' ان کو برا سمجھتے ہیں مگر مجبوری کو نام اسلام کا لیتے ہیں کہ ہم تمہارا بعض باتوں میں ساتھ دیں گے اور تمہاری اطاعت کریں گے یعنی تم اگر کوئی تدبیر ایسی نکالو جس سے اسلام کو نقصان پہنچے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اس لیے کہ تم گھر کے بھیدی ہو تو ہم مدد کو موجود ہیں۔ یا یہ کہ اگر حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر غالب ہو گئے تو ہم بھی تم میں مل جائیں گے اور یونہی منافق بن جائیں گے اور پھر خفیہ مل کر کوشش کریں گے۔ یہ آپس میں ایسی نامعقول باتیں بکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ تو ان کے خفیہ مشورے اور پوشیدہ خیالات سب جانتا ہے۔ اس وقت یہ کیا کریں گے جب فرشتے ان کی جانیں عذاب سے نکالتے ہوں گے' دوزخ کے آگ کے اور لوہے کے بنے ہوئے ہتھوڑے ان کے چہرے اور پیٹھوں پر برابر مارتے ہوں گے کیا اس وقت بھی کوئی خفیہ مشورہ کام آئے گا ہرگز نہیں۔ اور یہ عذاب کیوں ہوگا اسی سبب سے ہوگا کہ انہوں نے ان باتوں کو خوشی سے مانا' ان کا اتباع کیا جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تھیں اور جو خدا تعالیٰ کی رضامندی تھی اس کو ناپسند کیا' برا سمجھے' توحید کا انکار کیا' خدا تعالیٰ نے ان کے سب اعمال صالح باطل اور ضائع کر دیے۔ مرتدین سے مراد یہاں یہود ہیں کہ باوجودیکہ توریت میں صاف قرآن اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر اور صفت شان و شوکت سب بیان تھے اور ان کو یقین بھی ہو گیا تھا کہ یہ سچے پیغمبر ہیں مگر پھر بھی سچے دل سے ایمان نہ لائے تھے اور منافقوں سے خفیہ مشورے کرتے تھے' بعض مفسرین کہتے ہیں کہ مرتدین سے وہ مراد ہیں جو پہلے منافق تھے پھر کھلے کافر ہو کر مدینہ سے مکہ بھاگ آئے تھے' بعض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے تو حکم بن العاص وغیرہ منافقوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر بعد وفات رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلافت و سلطنت ہم کو مل جائے تو ہم یوں کریں گے فلاں کو سزا دیں گے فلاں کو قتل کریں گے بے ہودہ مشورے کرتے تھے۔ حضرت کا خطبہ سنا بعد کو بطور مسخرا ابن عبداللہ بن مسعود وغیرہ سے پوچھا کہ آج کے خطبہ میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (بہت سے منافق ایسے تھے کہ کچھ دنوں تک منافق یا ضعیف الایمان رہے بعد کو سچے مخلص مسلمان ہو گئے اور بہت سے نفاق ہی پر مرے ان کا تعین جب تک احادیث صحیحہ سے ثابت نہ ہو جائے ہم متعین نہیں کر سکتے یعنی ان کے نام لے کر کہ فلاں فلاں تھے متعین نہیں کر سکتے)۔

۲۹ تا ۳۱۔ کیا جن کے دلوں میں نفاق اور شک کی بیماری ہے اور مکار عیار ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ یونہی چھپتے رہیں گے اور بات بنی چلی جائے گی؟ خدا تعالیٰ ان کی پوشیدہ عداوت جو خدا تعالیٰ اور رسول سے رکھتے ہیں ظاہر نہ کرے گا؟ ان کا نفاق' ان کا کفر اہل اسلام پر آشکارا نہ فرما دے گا؟ ایسا خیال نہ کریں عنقریب ان کا نفاق ظاہر ہوا جاتا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ

دکھا دیتے تو آپ ان کو ان کی صورتوں سے پہچان لیتے اور آپ ضرور ان کو ان کے طرز کلام سے بھی پہچان لیں گے

يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ

اور اللہ تعالیٰ تم سب کے اعمال خوب جانتا ہے O اور ضرور ضرور ہم تمہارا امتحان لیں گے تاکہ ہم دیکھ لیں تمہارے جہاد کرنے والوں کو اور صبر

وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

کرنے والوں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں (تاکہ فرمانبردار اور نافرمان ظاہر ہو جائیں) O بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو بھی) اللہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

کی راہ سے روکا اور اس کے بعد کہ ان پر ہدایت ظاہر ہو چکی تھی انہوں نے رسول کریم کی مخالفت کی وہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز نقصان

الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

نہیں پہنچا سکتے اور بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دے گا O اے ایمان والو!

اگر ہم چاہیں تو ابھی سب کے نام لے کر آپ کو بتا دیں' ان کی صورتیں آپ کو دکھا دیں' ان کی چہروں وغیرہ پر نشانیاں لگا دیں' کالے داغ ڈال دیں کہ ان کو دیکھ کر آپ صاف پہچان لیں' مگر نہیں ہم یوں پردہ فاش نہ کریں گے' آپ خود ان کی مکاری عیاری اور چالاکی کی باتوں سے پہچان لیں گے کہ یہ منافق ہے۔ اس لیے کہ سچے دوست اور عیار اور فریبی کی باتیں الگ الگ ہوتی ہیں' وہ چھپ نہیں سکتا۔ اللہ سب کے اعمال سچے اور برے جانتا ہے کہ کون منافق ہے اور کون مخلص۔ ہم عنقریب تم سب کا امتحان لیں گے کہ کس کے دعوی اخلاص کے ہیں' ہم جہاد کا حکم دیں گے تاکہ ہم دیکھ لیں کہ کون مجاہد صابر جان فدا کرنے والا ہے کون باتیں بنانے والا ہے وقت پر گھر میں بیٹھے رہنے والا' اور تم سب کی پوشیدہ باتیں کھول دیں گے اور جھوٹی سچی خبروں کو میدان عدالت میں تولیں گے اور نفاق و اخلاص بے پردہ ہو جائے گا۔ مخالفت و اطاعت' بغض و عداوت' عشق و محبت سب کھل جائیں گے۔

۳۲- بے شک جو لوگ کافر ہیں' رسول و قرآن پاک کو نہیں مانتے' خود بھی گمراہ ہیں اور لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ کے سچے راستے سے اور اس کی اطاعت سے روکتے ہیں اور بعد اس کے کہ حق و ہدایت صاف صاف واضح ہو گیا ہے رسول کی مخالفت کرتے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کو ہرگز ہرگز ان بے ہودہ باتوں سے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے' وہ خود اپنا برا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا کیا بگڑتا ہے' وہ عنقریب ان کو سزا دے گا اور ان کے سب نیک اعمال ظاہرہ دنیویہ باطل و بے کار کر دے گا یعنی وہ اسلام کے خلاف کفار کو جو کھانا وغیرہ کھلاتے تھے وہ سب برباد ہو جائیں گے۔

۳۳- اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو' سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ' نفاق و عداوت و مخالفت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اختیار کر کے اپنے اعمال ضائع نہ کرو' اور اس تقدیر پر خطاب ان سے ہو گا جو ضعیف

اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾

اللہ کا حکم مانو اور رسول کریم (ﷺ) کا حکم مانو اور (ان کی مخالفت کر کے) اپنے اعمال ضائع نہ کر

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُ

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) اللہ کے راستے سے روکا پھر وہ کافر ہی مر

كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْ

تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گاO تو (اے مسلمانو!) تم سُست (اور بودے) نہ بنو اور تم خود پہلے صلح کے لیے (کفار کو) نہ بلاؤ (ہاں اگر وہ خود صلح کرنا چا

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾

کرلو) اور (اگر مقابلہ کرو گے تو) تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تعالیٰ (مدد کے لیے) تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُ

دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہی کا نام ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو وہ تم کو تمہارے (اعمال کے) ثواب عطا فر

الاسلام ہیں۔ یا یہ کہ اے اخلاص والے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو فرائض صلوٰۃ زکوٰۃ اور اوامر ونواہی بجا لاؤ۔ کی اطاعت کرو۔ نوافل غزوہ جہاد میں نام آوری وغرور وغیرہ اخلاق رذیلہ سے اعمال ضائع نہ کرو ہر کام اللہ تع رضامندی کے لیے کرو۔

٣٤۔ جو لوگ رسول وقرآن کو نہیں مانتے ہیں خود گمراہ ہیں اوروں کو بھی خدا تعالیٰ کے دین وطاعت وطری روکتے ہیں اور پھر کفر کی حالت میں مر گئے ہیں ان کو خدا تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یعنی جس کا خاتمہ کفر پر ہوگا وہ ہمیشہ دوز رہے گا اس کی مغفرت نہ ہوگی۔

٣٥۔ اے مسلمانو! جب تم یہ سمجھ چکے کہ تمہارے اعمال باطل نہ ہوں گے اور مر کر تم جنت پاؤ گے تو تم قتا ضعیف وسست نہ بنو خوب مضبوطی سے قوت سے جانیں دو اور کافروں کو صلح کا پیغام نہ دو کہ اس میں تمہاری ذلت کے سامنے ۔ بزی نہ کرو۔ حالانکہ تم غالب ہو قوی ہو فتح ونصرت والے ہو اس لیے کہ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے مظفر ومنصور کرے گا اور دشمن کو مخذول کرے گا۔ تم جہاد میں جو کام کرو گے ذرّہ ذرّہ کا ثواب پاؤ گے تمہارے کسی بھی بے کار نہ کرے گا۔ بعض مفسر ''تدعوا الی السلم'' کے یہ معنی بتاتے ہیں کہ جنگ سے پہلے ان کے سامنے دعوت پیش کرلو جب وہ نہ مانیں حجت تمام ہو جائے تو پھر خوب قوت سے لڑو۔

٣٦۔ اے مسلمانو! دنیا کی زندگی ناپائیدار ہے جس کا کچھ اعتبار نہیں کھیل کود ہے باطل ہے خوشی زائل ہے د نہیں اصل چیز جنت ہے۔ اگر تم ایمان پر مضبوط اور مستقیم رہو گے اللہ تعالیٰ اور رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یا رہو گے متقی پرہیزگار بنو گے کفر وشرک وفواحش سے بچو گے اور پھر اعمال صالحہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنو

أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ إِن يَسْـَٔلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا

گا اور تم سے تمہارے مال طلب نہ فرمائے گا O (کیونکہ) اگر وہ تم سے مال طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تو تم بخل

وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هَٰأَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ

کرنے لگو گے اور وہ (بخل) تمہارے دلوں کے میل (اور خیانت) ظاہر کر دے گا O ہاں ہاں (اے لوگو!) تم وہ ہو کہ تم کو

اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو بلایا جاتا ہے تو تم میں سے کوئی بخل کرتا ہے اور جو کوئی بخل کرتا ہے تو وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے

وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم (اس کے احکام سے) منہ پھیرو گے تو وہ تمہارے بدلے اور دوسرے لوگ پیدا فرما

غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم ﴿۳۸﴾

دے گا پھر وہ تمہاری طرح (نافرمان) نہ ہوں گے O

لیے کرو گے تو خدا تم کو تمہارے کاموں کے بدلے ثواب دے گا' وہ تم سے تمہارا سب مال نہیں مانگتا بلکہ بہت معمولی رقم یعنی زکوٰۃ یعنی کل رقم کا چالیسواں حصہ' وہ بھی اپنی قرابت کے فقراء کو دے دو یہ کوئی مشکل کام نہیں۔

۳۷ تا ۳۸۔ اے مسلمانو! تم جانتے بھی ہو کہ تم سے کیا چاہا جاتا ہے' تم اسی کی طرف بلائے جاتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جتنا اس نے حکم دیا ہے اتنا نکالو اس پر بھی تم میں سے بعض لوگ صدقہ خیرات زکوٰۃ نہیں دیتے اور بخل کرتے ہیں' جو خدا تعالیٰ کی عبادت سے بخل کرے گا اور جی چرائے گا تو وہ خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا وہ تو بے پروا ہے اپنا نقصان آپ ہی کرے گا۔ بخیلی کا نقصان خود اس کی اپنی جان پر ہی لوٹے گا' وہ ثواب و کرامت سے محروم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تو بالکل غنی ہے' وہ تمہارے مالوں صدقات زکوٰۃ ہر چیز سے بے پروا ہے' تم سب فقیر ہو محتاج ہو تم اس سے بے پروا نہیں ہو سکتے' تم اس کی رحمت اس کی مغفرت اس کی جنت کے محتاج ہو۔ اگر تم اس کی اطاعت سے منہ پھیرو گے' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہنا نہ مانو گے' صدقہ سے جی چراؤ گے تو خدا تعالیٰ مالک ہے' وہ ایسی قوم تمہارے سوا پیدا کر دے گا جو تم سے کہیں اچھی تابعدار ہوگی' پھر وہ تمہاری طرح جی نہ چرائیں گے' دل سے فرمانبردار ہوں گے۔ اوپر کی آیتیں منافقین بنی اسد و غطفان وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی تھیں جو کہ بخیل و نافرمان تھے اور پیش گوئی کی تھی کہ اچھی قوم کو خدا تعالیٰ ہدایت دے گا چنانچہ قبیلہ مزینہ جہینہ مشرف بہ اسلام ہوئے جو نہایت ہی فرمانبردار سخی تھے اور اس قوم موصوف میں اور بھی کئی اقوال ہیں۔ واللہ اعلم

(۴۸) سُوْرَۃُ الْفَتْحِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۱۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اٰیَاتُهَا ۲۹ رُکُوْعَاتُهَا ۴

سورۂ فتح مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انتیس آیات، چار رکوع ہیں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

(اے نبی!) بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح عطا فرمائی O تاکہ اللہ تعالیٰ (آپ کے سبب اور وسیلے سے) آپ کے

ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا

اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمائے اور آپ پر اپنی نعمتیں پوری فرمائے اور آپ کو سیدھے راستے پر

مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

قائم رکھے O اور اللہ تعالیٰ آپ کی زبردست مدد فرمائے O وہی ہے کہ جس نے ایمان داروں کے دلوں میں سکون اور اطمینان اتارا تاکہ ان کے

سورۃ الفتح

کُل مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

۱ تا ۳- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے عزت کا تاج آپ کے سر پر رکھا اور بغیر جنگ و جدل و ہنگامہ کارزار کے آپ کو فتح مبین ارزانی فرمائی' آپ کو غالب کیا اور خزائن ونعمت و رحمت کے دروازے کھولے اور آپ کے نام پر غلبہ وعزت کا فیصلہ فرمایا' یا یہ کہ آپ کو رسالت کا اکرام کیا' آپ کو ہم نے حکم دیا کہ آپ تمام مخلوق کو ہماری عبادت کے لیے بلائیں' نبوت و رسالت ومغفرت سب چیزیں آپ کو عطا کر دیں اور آپ کو سیدھا راستہ دکھا دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سیدھے راستے پر اور سچے مذہب اسلام پر قائم رکھے اور دشمنوں پر آپ کو غلبہ عطا فرمائے اور نہایت پرزور آپ کی مدد فرمائے اور ایسی شان وشوکت عزت عطا کرے جس کے بعد کبھی ذلت رسوائی نہ ہو۔ فتح مبین سے مراد بعض صلح حدیبیہ لیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ فتح کعبہ کی غیبی پیش گوئی بطور مژدہ دی گئی۔ صلح حدیبیہ کو فتح اس لیے کہا کہ وہ مقدمہ فتوحات تھی۔ جب حضرت نے خواب میں دیکھا کہ آپ مع اصحاب کعبہ کی زیارت کو گئے ہیں اصحاب کو شوق غالب ہوا' اسی سال اس کی تیاری کرنا شروع کر دی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ اصحاب عمرہ کے قصد سے چلے' احرام باندھ لیا' کفار مکہ نے روکا۔ حضرت نے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا کہ جا کر سمجھاؤ۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ لیا اور خبر قتل مشہور کر دی۔ تب حضرت نے اصحاب سے بیعت کی کہ سب اپنی جانیں قربان کریں' اس کا نام بیعت رضوان ہوا۔ کافر ڈر گئے اور حضرت عثمان کو چھوڑ دیا اور صلح کی درخواست کی۔ حضور نے منظور کر لی اور انہوں نے ایسے شرائط پیش کیے جو بظاہر تحقیر وضعف اسلام پر دلالت کرتے تھے۔ حضرت نے سب منظور مقبول کر لیے اس لیے کہ آپ تو اسرار وغیب سے بحکم الٰہی مطلع تھے اور جانتے تھے کہ یہ صلح عنقریب شکست پائے گی۔ اور صحابہ کو صدمہ تھا کہ یہ شرطیں کیوں قبول ہوتی ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام عمرہ توڑ ڈالا اور مدینہ کو واپس گئے۔ مگر یہ صلح بڑی برکت خیز ہوئی ہزاروں قبیلے جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ آ سکتے تھے مکہ والوں کے ڈر کی وجہ سے اب بے کھٹکے آنے لگے اور اسلام قبول کرنے لگے اس لیے صلح حدیبیہ کو فتح قرار دیا گیا۔

۴ تا ۷- اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ اس نے سچے مسلمانوں کے دلوں میں نور' رحمت' یقین' تسکین' اطمینان اتارا

السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْۤا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ

یقین پر اور زیادہ یقین ہو جائے (یعنی یقین اور پختہ ہو جائیں)

وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۴﴾

اور آسمان اور زمین کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے O

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے تا کہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کی برائیاں دور فرما دے (معاف فرما دے) اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک

کہ ان کے ایمان میں اور ایمان زائد اور مستحکم ہو جائے یعنی ان کا یقین کامل ہو جائے اصول و فروغ سب پر ایمان لائیں اور معجزات دیکھ کر بار بار اپنے ایمان کو مقرر و مکرر و مؤکد کریں (مثلاً اسی واقعہ حدیبیہ میں حضرت کی تصدیق کے واقعات سال آئندہ میں واقع ہوئے) اور مسلمانوں کے دلوں میں سکون و اطمینان اور جرأت زیادہ ہوئی) اور اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں سب آسمان و زمین کا لشکر ہے یعنی فرشتے جن و انس سب اس کے تابع ہیں وہ جب چاہے گا مسلمانوں کو کافروں پر مسلط کر دے گا۔ مگر اس کی حکمت ہے کہ تاخیر کرتا ہے۔ وہ علیم ہے مسلمانوں کو جو فتح، مغفرت، نصرت، ہدایت، رحمت دی اور سکینہ ان کے دل و سینہ پر اتارا سب جانتا ہے۔ حکیم جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے (جب ''لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک'' اترا تب صحابہ نے کہا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوب خوشخبری سنائی ہم کو بھی کچھ خوشخبری سنایئے کہ ہم کو تسکین ہو تب یہ آیت نازل ہوئی کہ) خدا تعالیٰ نے جو یہ باتیں کہ دلوں میں سکینہ اتارا تو یہ اس لیے کہ وہ سچے مخلص مسلمان مرد اور عورتوں کو جنت کے باغوں میں داخل فرمائے جس کے مکانوں درختوں کے تلے دودھ اور شراب پانی شہد کی نہریں رواں ہوں گی وہ وہاں سدا رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے اور ان کے گناہ بری باتیں سب دور کر دے گا۔ دنیا میں جتنی بری باتیں کی تھیں سب سے پاک کر کے جنت میں لے جائے گا اور یہ بات نہایت اعلیٰ درجہ کی فلاح و ظفر و نعمت ہے کہ جنت ملے دوزخ سے بچیں۔ (منافقوں نے کہا کہ ہم بھی اس بشارت میں داخل ہیں اس لیے کہ ظاہر میں مومن تو ہم بھی ہیں ہمارا بھی قیامت میں یہی حال ہوگا اور جنت و کرامت ملے گی اور حضرت سے آ کر بھی پوچھا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ) خدا تعالیٰ نے یہ سامان اس بات کے ڈالے ہیں کہ مسلمانوں کو تو نصرت و مغفرت دے اور منافق مرد اور منافق عورتوں کو اور کھلے ہوئے مشرک مرد اور عورتوں کو بروز قیامت سخت ترین عذاب دے۔ یہ کافر و منافق خدا تعالیٰ کے ساتھ برے برے گمان پکاتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فتح نہ ہوگی جنت و دوزخ کچھ نہیں ہے۔ حدیبیہ سے حضرت واپس نہ آئیں گے یہ خود مردود ہیں انجام کار انہی کی قسمت میں خرابی و خسران و ذلت لکھی ہوئی ہے ان کی قسمت کا پھیر ان ہی کو لے ڈوبے گا۔ ان باتوں سے اور خدا تعالیٰ کا قہر و غضب ان پر اترا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو لعنت کرتا ہے ہر بھلائی سے محروم رکھتا ہے۔ اس نے ان کے

عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۵ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

یہی بڑی کامیابی ہے O اور تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے جو اللہ تعالیٰ پر بدگمانی کرتے ہیں' ان پر بُری گردش ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے غضب

دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ

فرمایا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار کیا اور وہ بہت ہی

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝۶ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ

بُرا انجام ہے O اور آسمانوں اور زمین کے لشکر سب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۷ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۸

زبردست حکمت والا ہے O (اے نبی!) بے شک ہم نے آپ کو (شاہد) حاضر و ناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا O

لیے جہنم تیار کیا ہے' وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے' خدا تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔ سب آسمان و زمین کا لشکر اس کے قبضہ' قدرت میں ہے' جس کو چاہے فتح و نصرت دے' وہ عزیز غالب ہے' حکمت والا ہے۔ اپنے قضاء و قدر میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نصرت میں' مسلمانوں کی ہدایت میں' کافروں کی ذلت میں اس کی بہت حکمتیں ہیں۔

ف: تاکہ آپ کے اگلے گناہ اور الزام جو کافروں کے زعم باطل اور خیال باطل میں تھے یا آئندہ وہ الزام لگانے والے تھے اللہ تعالیٰ مٹا دے اور آپ کو تمام الزامات سے بری و محفوظ فرما دے اور لوگوں کو یقین ہو جائے کہ بے شک آپ سچے نبی ہیں' آپ پر کفار جھوٹے الزام تراشتے تھے مثلاً کوئی کہتا تھا کہ آپ شاعر ہیں' کوئی کہتا تھا کہ آپ کاہن ہیں' کوئی کہتا تھا کہ آپ مجنوں ہیں' وہ سب الزامات ملیامیٹ کر دے۔ جب حدیبیہ میں صلح ہوئی اور مشرکین اور مسلمانوں میں آمدورفت شروع ہوئی تو سب کو یقین ہو گیا کہ آپ پر جو الزامات لگائے جاتے تھے وہ غلط تھے اور لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت پوری کی۔ اسلام کو چاروں طرف پھیلایا ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی گناہ ممکن نہیں۔ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ چھوٹا بڑا ہو ہی نہیں سکتا' ان کے دل میں گناہ کا ارادہ ہی نہیں ہو سکتا۔ دوسرے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سبب اور آپ کے وسیلہ سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ مٹا دے اور معاف فرما دے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جو مخلوق ہوئی ہے اس کے اور اب قیامت تک جو پیدا ہونے والے ہیں ان کے گناہ معاف فرما دے۔ آپ کی شفاعت عظمیٰ سے ساری مخلوق کو فائدہ پہنچا دے اور آپ کی بزرگی اور وجاہت جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے آشکارا ہو جائے اور آپ کو جو انعامات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں وہ سب مخلوق جان لے۔ کذافی تفسیر خازن۔ فقیر قادری غفرلہ اور ہم نے آپ پر اپنی نعمت پوری کر دی الخ۔

۸ تا ۹۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو سب مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور حاضر و ناظر بنا

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً

تاکہ (اے لوگو!) تم۔ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم اور توقیر وعزت کرو اور صبح اور شام اللہ کی

وَّاَصِیْلًا ۝۹ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ

پاکی بیان کرو (نماز پڑھو) O (اے نبی!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ (درحقیقت) اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت

اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ

کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے تو جس کسی نے عہد توڑا تو وہ اپنی ہی خرابی کے لیے عہد توڑے گا اور جس نے

وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝۱۰

اس عہد کو پورا کیا جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اس کو بڑا بدلہ عطا فرمائے گا O

کر بھیجا۔ آپ اپنی امت کے اوپر قیامت کے دن گواہ ہیں' تبلیغ کی اور امت کے سب حالات کی گواہی دیں گے۔ (گواہی کے لیے حالات کا علم ہونا ضروری ہے لہٰذا شاہد کے معنی حاضر و ناظر کیے گئے ہیں یعنی آپ کے علم میں پچھلی امتوں اور انبیاء کرام کے حالات بھی ہیں اور آئندہ قیامت تک جو کچھ ہوگا وہ بھی جانتے ہیں۔ تمام اگلے پچھلے حالات آپ کے پیش نظر ہیں' آپ کا علم سب پر حاوی ہے اور سب کو آپ دیکھ رہے ہیں۔ بعطاء الٰہی آپ حاضر ناظر ہیں آپ مبشر ہیں نذیر ہیں۔ فقیر قادری)

آپ مبشر ہیں کہ مسلمانوں کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ نذیر ہیں کافروں کو دوزخ سے ڈراتے ہیں۔ اے مسلمانو! ہم نے اس لیے ان کو یعنی حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمہاری طرف بھیجا ہے کہ تم ان کی اطاعت کرو۔ خدا تعالیٰ پر اور اس کے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نہایت مضبوطی اور جانبازی سے مدد کرو۔ ان کو تقویت دو اور ان کی توقیر و تعظیم و تکریم بجا لاؤ۔ ان کا ادب ملحوظ رکھو اور خدا تعالیٰ کے لیے تسبیح و تہلیل پڑھو' صبح شام رات دن اس کی عبادت کرو۔ ''تعزروہ و توقروہ'' کی ضمیریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہیں۔ بعض مفسر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع کہتے ہیں اور دونوں طرف صحیح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اور نبی کریم کی تعظیم و توقیر عین ایمان ہے بغیر تعظیم و توقیر کے زبانی ایمان کا اقرار بے کار ہے۔ ایسا اقرار منافق بھی کرتے تھے مگر منافقوں کو کافر قرار دیا گیا۔ مؤمن وہی ہے جس کے دل میں خدا اور رسول کی تعظیم اور سب مخلوق سے زائد محبت ہو۔

۱۰۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں تو وہ گویا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ آپ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے گویا اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ان کے ہاتھوں پر ہے یعنی اس کا دست قدرت و رحمت و ثواب و شفقت یعنی گویا خدا تعالیٰ ان سے عہد کرتا ہے کہ جنت و رحمت دے گا وہ عہد جو ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا' جو ان میں سے بعد عہد کرنے کے پھر توڑ دے گا تو اس کے گناہ کی خود سزا بھگتے گا خدا تعالیٰ کا کیا کرے گا اور جو شخص وہ عہد جو اس نے اللہ تعالیٰ سے باندھا ہے پورا کرے گا اور باوفا ہوگا' صادق القول نکلے گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس کو اجر عظیم عطا کرے گا۔ جنت میں ثواب بے حساب عطا فرمائے گا۔ یہ بیعت رضوان کا حال ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ أَمْوَالُنَا وَ

جو گنوار (جہاد میں جانے سے) قصداً آپ سے پیچھے رہ گئے تھے اب وہ آپ سے کہیں گے کہ ہمارے مالوں اور گھر والوں نے (جہاد میں جانے

أَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ

سے) ہمیں باز رکھا' اب حضور! ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے) معافی چاہیں' وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں

قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ

نہیں (اے نبی!) آپ فرما دیجیے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ فرمائے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے

بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنتُمْ

تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا کسی کو کیا اختیار ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے ○ بلکہ تم نے تو یہ سمجھا تھا

أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَ

کہ رسول اور مسلمان ہرگز اپنے گھروں کو واپس نہ آئیں گے اور یہی بات تمہارے دلوں میں کھب (بیٹھ) گئی تھی اور تمہیں

زُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا

اچھی معلوم ہوتی تھی اور تم نے بڑی بدگمانی کی تھی اور تم ہلاک ہونے والے

بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ

ہی لوگ ہو ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو بے شک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ

کی فضیلت بدرجہ غایت ارشاد فرمائی۔ ان کی بیعت کو اپنی بیعت' ان کے دست رحمت کو اپنا دست قدرت قرار دیا۔ اس جنگل میں ایک درخت سمرہ کا تھا اس کے نیچے حضرت رونق افروز تھے اور اصحاب سے بیعت لیتے تھے' پندرہ سو سے کچھ زائد آدمی تھے۔ سب نے یہ عہد کیا تھا کہ جہاد سے ہرگز نہ بھاگیں گے۔ سو ان میں سے کسی نے ہرگز اپنے عہد کو کبھی نہ توڑا۔ وہ سب مقربین دربار تھے اور مخلصین راست کردار تھے' سب اپنا عہد اپنے ساتھ لے گئے۔ خدا تعالیٰ کا عہد وہاں جا کر پائیں گے سوائے ایک آدمی کے جو منافق تھا۔ بیعت کی خبر سن کر اپنے اونٹ کی بغل میں جا چھپا اور حضرت سے بیعت نہ کی' وہ منافق ہی مرا۔ اس کا نام جد بن قیس کہتے ہیں۔

۱۱ تا ۱۳۔ جب حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نیت عمرہ مدینہ سے چلے تو آپ نے بنی غفار' بنی اسلم وغیرہ قبائل اعراب (عرب کے قبیلوں کے نام ہیں) سے کہلا بھیجا کہ ہمارے ساتھ مکہ کو چلو۔ وہ قریش کے ڈر کے مارے نہ آئے۔ ان میں بعض لوگ منافق تھے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! عنقریب جب آپ واپس

سَعِيْرًا ⑬ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

تیار کر رکھی ہے O اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جسے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ⑭ سَيَقُوْلُ

چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O اب (جہاد سے) پیچھے

الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ

بیٹھ رہنے والے کہیں گے کہ (اے مسلمانو!) جب تم غنیمتیں لینے جاؤ تو ہمیں بھی اپنے ساتھ لے لو وہ اللہ تعالیٰ

مدینہ تشریف لے جائیں گے تو ایسے لوگ جو کہ آپ کے ساتھ نہیں آئے طرح طرح کے حیلے بہانے بنائیں گے اور ظاہرداری کے عذر نکالیں گے کہ ہم مجبور تھے' گھربار میں مشغول تھے' خرچ نہ تھا' بال بچے پریشان تھے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ہمارے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اس قصور کی خدا تعالیٰ سے بخشش چاہیں۔ سو حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں' فقط زبانوں سے باتیں بناتے ہیں دلوں میں ان کا کچھ اثر نہیں۔ خواہ ان کے لیے استغفار کیجئے خواہ نہ کیجئے سب برابر ہے اور ان کے جواب میں کہہ دیجئے کہ میرا استغفار تم کو کچھ بھی فائدہ نہ دے گا' تمہارے دلوں میں تو اخلاص ہے ہی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ تم کو عذاب دے گا اور ضرر پہنچانا چاہے گا تو اس کو کون روکنے والا ہے اور اگر وہ کوئی نفع دینا چاہے نصرت' غنیمت' عافیت تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو تمہارے دلوں کے بھیدوں تک کی خبر ہے' وہ خوب جانتا ہے کہ تم نبی کے ساتھ کیوں نہ آئے۔ بلکہ اے گروہ منافقین! تم نے اپنے دلوں میں یہ خیال فاسد پکایا اور گمان پیدا کیا تھا کہ اب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمان جو مکہ کو جاتے ہیں تو وہاں لڑائی ہوگی اور کافر غالب ہوں گے اور مسلمان مارے جائیں گے' اب نہ رسول آئیں گے نہ مسلمان مدینہ کو لوٹ کر آئیں گے اور یہ بات شیطان کی طرف سے تمہارے دلوں میں زینت دے دی گئی تھی اور تم نے برے برے خیالات پکانے شروع کیے تھے کہ مسلمانوں کو ہرگز فتح نہ ہوگی اور تم عجب قوم برے خیال والی سخت دل ہلاک ہونے والی ہو۔ جو خدا تعالیٰ اور رسول پاک پر ایمان نہ لائے گا' ان کی تصدیق نہ کرے گا تو ان کا کیا کرے گا۔ ہم نے ایسے لوگوں کے لیے نار سقر یعنی آتش شعلہ مارنے والی دوزخ تیار کر لی ہے۔

۱۴- اور خدا تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں سب آسمانوں کا اور زمین کا ملک ہے' سب خزانے اس کے ہاتھ میں ہیں بارش گھاس وغیرہ' وہ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دے ڈالے یعنی مسلمانوں کے بڑے بڑے گناہ بخشے' کافروں کے صغیرہ گناہ پر عذاب دے ڈالے' وہ اس کا فضل' یہ اس کا عدل ہے۔ یا یہ کہ جس کو چاہے ایمان و توبہ دے کر مغفرت کا راستہ بتائے اور جس کو چاہے کفر و نفاق کے راستہ پر چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں کے صغیرہ و کبیرہ گناہ بخشنے والا ہے۔ جو لوگ توبہ پر مریں گے ان پر رحمت ہے یعنی جو شخص توبہ کرتا ہوا مرے اس کو تو ضرور بخشے گا۔ باقی اس کی مشیت ہے جسے چاہے سزا دے۔ مگر کفر کی کافر کو ضرور سزا دے گا کفر و شرک کی بخشش ہرگز نہ ہوگی۔

۱۵- جب صحابہ کو نہ تو عمرہ ملا اور نہ لڑائی ہوئی کہ غنیمت ملتی۔ تب اللہ تعالیٰ نے بطور پیش گوئی غزوہ خیبر میں غنیمت

يُرِيدُونَ اَنْ يُّبَدِّلُوا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ

کا کلام (حکم) بدلنا چاہتے ہیں (اے نبی!) آپ (اُن سے) فرما دیجئے: ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ

اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا

اللہ تعالیٰ نے تمہارے متعلق پہلے سے یوں ہی فرما دیا ہے' پھر تو وہ کہیں گے کہ (اے مسلمانو!) تم ہم سے جلتے ہو

يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ

بلکہ وہ خود بہت کم بات سمجھتے تھے (اور اپنے آپ کو بیوقوف بنائے ہوئے تھے) O (اے نبی!) ان (جہاد سے) پیچھے رہ جانے والے گنواروں سے فرما دیجئے

اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ

کہ تمہیں عنقریب ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلایا جائے گا پھر تم ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں' پھر اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ

تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ

تم کو اچھا بدلہ عطا فرمائے گا اور اگر تم اسی طرح پھر جاؤ گے جس طرح پہلے پھر گئے تھے

وفتح کا وعدہ کیا اور یہ کہہ دیا کہ غزوہ مخصوص انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا جو حدیبیہ میں آئے تھے اور جو حدیبیہ میں نہ آئے تھے اس خیال سے کہ غنیمت تو ملے گی ہی نہیں وہ غزوہ خیبر میں بھی نہ جا پائیں گے اور یہ بھی بتا دیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ غنائم خیبر لینے جائیں گے اس وقت یہ لوگ جو حدیبیہ جانے سے ڈرتے تھے۔ آپ کے ساتھ نہ آئے تھے خوشامد سے کہیں گے کہ ہم بھی ساتھ چلیں گے۔ تاکہ مال غنیمت ملے۔ ہم کو بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ حالانکہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ وہاں نہ جا سکیں گے۔ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو پلٹ دیں یا یہ کہ خدا تعالیٰ کے حکم کو بدل دیں جو اس نے رسول کو دیا ہے کہ متخلفین حدیبیہ کو نہ خیبر کے غزوہ میں لے جانا اور نہ ہی کسی اور غزوہ میں' یہ نہ ہوگا کہ حدیبیہ سے بیٹھ رہیں اور خیبر کی غنیمت لیں (بعض کہتے ہیں کہ حضرت کو حکم ہوا کہ کہہ دو کہ ہمارے ساتھ نہ آؤ۔ بعض کہتے ہیں کہ غیب سے روک دیئے گئے) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب وہ ساتھ چلنے کے لیے خوشامد اور منت کریں تو کہہ دینا کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ خیبر کو نہ جا سکو گے تم کو وہاں کے مالِ غنیمت میں کوئی حصہ نہیں مل سکتا۔ خدا تعالیٰ تو پہلے سے ہم کو خبر دے چکا ہے اور یہ سب باتیں بتا چکا ہے اب خیبر وغیرہ جانے کا تم کو اذن نہ ہوگا (تب انہوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تو حکم کچھ بھی نہیں دیا ہے تم کو خوامخواہ کا حسد ہے کہ سب غنیمت خیبر کی ہم ہی لے لیں۔ اس کا جواب یہ نازل ہوا کہ) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ یہ کہنے والے ہیں کہ اے مسلمانو! تم کو حسد ہے کہ ہم کو کچھ نہیں ملنا چاہیے۔ بلکہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ ایسی قوم ہیں کہ امر الٰہی بالکل نہیں سمجھتے اور بالکل احمق و بے عقل ہیں۔

۱۶- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان اعراب متخلفین حدیبیہ سے کہہ دو کہ غزوہ خیبر میں تو تم ساتھ نہ جا سکے مگر خیر اب تم دعویٰ ایمان و اخلاص کا کرتے ہو تو تمہارا امتحان لیا جائے گا کہ تم کو ایک ایسی قوم کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے کہا جائے

قُلْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ⑯ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى

تو تم کو اللہ تعالیٰ درد ناک عذاب دے گا O نہ اندھے پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ اور نہ مریض پر کوئی

الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

گرفت (کیونکہ یہ معذور ہیں) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ

اس کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو

ع ٢ ٧ ١٠ النصف

عَذَابًا اَلِيْمًا ؑ ⑰ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ

دردناک عذاب دے گا O بے شک اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے راضی ہو گیا جب کہ وہ اس درخت کے نیچے آپ سے (جہاد کی) بیعت کر رہے

گا جو بڑی ہی مردمیدان شجاعت والی' خونخوار ہتھیاروں سے لیس ہوگی۔ تم ان سے یہاں تک لڑو کہ وہ سب کے سب قتل ہو جائیں یا وہ مسلمان ہو کر آپ کی فرمانبرداری اختیار کریں۔ اگر تم اس امتحان میں پورے اترے اور تم نے اطاعت کی اور اخلاص سے اور سچے دل سے جہاد کیا تو اللہ تعالیٰ تم کو جنت میں داخل فرمائے گا اور جب بھی تم نے منہ پھیرا جیسے پہلے غزوہ حدیبیہ میں اور توبہ نہ کی' اخلاص سے کام نہ لیا' دل میں نفاق ہی رکھا تو خدا تعالیٰ تم کو سخت ترین عذاب دے گا۔

ف: اس امتحان میں اختلاف ہے' بعض کہتے ہیں کہ مراد جنگ فارس و روم ہے جو حضرت عمر کی خلافت میں ہوئی۔ بعض جنگ حنین مراد لیتے ہیں جو حضرت کی حیات میں بعد غزوہ خیبر ہوئی۔ بعض مرتدوں سے جو لڑائی ہوئی تھی حضرت صدیق اکبر کی خلافت میں یعنی مسیلمہ کذاب وغیرہ سے وہ مراد لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا لڑنا کہ یا قتل ہو یا اسلام لائے' یہ تو اہل استرداد ہی سے ہے یعنی مرتدین کے متعلق یہ حکم ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں تو خیر ورنہ ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ دوسرے کفار کی طرح ان کو جزیہ لے کر زندہ نہ رکھا جائے گا۔ جو حنین وغیرہ مراد لیتے ہیں وہ "یسلمون" کے معنی انقیاد کے لیتے ہیں۔

١٧- جب آیات سابقہ نازل ہوئیں تو ان قبائل وغیرہ میں سے جو لوگ مخلص تھے اور مجبوراً جہاد میں نہ جا سکتے تھے وہ حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تو مخلفین کو سخت وعید سناتا ہے' ہم مجبور ہیں ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اندھے آدمیوں پر اور لنگڑوں پر اور بیماروں پر اگر جہاد کو نہ چلیں تو کوئی اعتراض نہیں۔ ان پر کوئی گناہ نہیں کہ احکام الٰہی مقدر بطاقت ہیں۔ جو خدا تعالیٰ اور رسول کا کہا مانے گا سراً و علانیاً ہر طرح تابعداری کرے گا۔ جب بلایا جائے گا فوراً آئے گا' جہاد میں جانے سے عذر نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنتوں میں داخل کرے گا جس کے مکانوں اور درختوں کے نیچے شراب و شہد' دودھ و آب صاف کی نہریں رواں ہوں گی اور جو خدا تعالیٰ کی اطاعت سے منہ پھیر لے گا' جہاد میں باوجود طاقت و قدرت جھوٹے عذر پیش کرے گا' حیلہ بازی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب دے گا۔

١٨ تا ١٩- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے راضی خوش ہو گیا اور ان کو مقبول دربار کر لیا جو درخت کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں (یعنی بروز حدیبیہ درخت سمرہ کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ
تھے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کا حال جانتا تھا تو ان پر اللہ تعالیٰ نے سکون اور اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح

اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
(خیبر) کا انعام دیا O اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ لیں گے اور اللہ تعالیٰ

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ
زبردست حکمت والا ہے O اور اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے جنہیں تم لو گے (فارس وروم وغیرہ) تو تم کو یہ (فتح خیبر)

لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
جلد عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھوں کو تمہارے ساتھ لڑنے سے روک دیا اور تاکہ مسلمانوں کے لیے (مذکورہ باتیں

وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ
ہماری قدرت کی) نشانی ہو جائیں اور تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو سیدھے راستے پر قائم رکھے O اور دوسری فتوحات بھی ہیں جو اب تک تمہارے بس میں

وہ یقینی جنتی ہوئے) اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کا حال جان لیا کہ یہ لوگ بے شک باوفا مخلص راست کردار ہیں۔ ان کے دلوں میں اطمینان وتسکین اتاری۔ رنج، فکر، غم، جاہلیت ان سے دور کی اور فتح قریب ان کو عطا فرمائی (یعنی فتح خیبر جو بعد واپسی ہوئی اس میں بہت غنیمت ملی) خدا تعالیٰ عزیز غالب ہے۔ ہر کام میں حکمت والا ہے، حدیبیہ میں صلح کرادی، اس میں اس کی بے شمار حکمتیں ہیں۔

۲۰ تا ۲۱۔ اے مسلمانو! دل خوش رکھو اللہ تعالیٰ نے تم سے ہزاروں فتوحات جن کی کوئی انتہا نہیں وعدہ کر لیا جو وقتاً فوقتاً ہوں گی۔ فارس روم وغیرہ قیصر وکسریٰ کے خزانے سب تمہارے نام لکھ دیئے۔ تم ان سب کو اپنے قبضہ اختیار میں لے لو گے اور خیبر والوں کو بے یار و مددگار کر دیا اور ان کے خاص خاص دوست ہم عہدوں کو اس بات سے کہ ان کی مدد کریں اور تم پر ہاتھ ڈالیں ہیبت غیبیہ سے روک دیا (اسد، غطفان وغیرہ زبردست قبیلے یہود خیبر کے معین و مددگار و حلیف تھے، سب شوکت اسلام دیکھ کر ڈر گئے اور قلعہ بند ہو گئے، یہود خیبر کی مدد نہ کر سکے) تاکہ یہ باتیں مسلمانوں کے لیے خدا تعالیٰ کی قدرت کے نشان بن جائیں۔ پیغمبر کی رسالت کی سچائی کے لیے معجزہ ہوں کہ مطابق اخبار غیبی وعدہ فتح خیبر اور غنیمتوں کا ملنا ظاہر ہوا اور نیز یہ کہ مسلمان کل آٹھ ہزار تھے اور اہل خیبر ستر ہزار کے قریب نوگنا زائد تھے۔ مگر تقدیر کا کرشمہ اور نصرت الٰہی کا جلوہ کہ سب مغلوب و مقہور ہوئے۔ یہ خدا تعالیٰ اس لیے کرتا ہے کہ مسلمانوں کو عبرت و نصیحت ہو اور خدا تعالیٰ تم کو صراط مستقیم دکھائے، مذہب برگزیدہ اسلام پر تم کو ثابت قدم کرے۔ اور بھی اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ غنائم اموال ممالک سلطنتیں تمہارے لیے رکھ چھوڑی ہیں جن پر ہنوز تمہارا قبضہ نہیں۔ ہر چیز اس کے احاطہ علم میں ہے اور وہ ہر بات پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ

نہیں آئیں البتہ وہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے O (اے مسلمانو!) اور اگر کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾

تم سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے (یا اور لڑیں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے) پھر کوئی (اپنا) حمایتی اور مددگار نہ پائیں گے O

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ښ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ

اللہ کا قدیم دستور پہلے سے یوں ہی چلا آتا ہے (یعنی مسلمانوں کی فتح) اور تم اللہ تعالیٰ کا دستور

تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ

ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے O اور وہی اللہ ہے جس نے تم سے کفار کے ہاتھ وادی مکہ میں روک

بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

دیئے اور تمہیں ان پر فتح دینے کے بعد تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ

سب کام دیکھ رہا ہے O یہ (مغلوب) وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام میں جانے سے روکا

۲۲ تا ۲۳- اہل خیبر کے حلیفوں کو ہیبت اسلام نے روک دیا اور اگر نہ بھی رکتے اور اے اہل اسلام! وہ تمہارے مقابلہ و مقاتلہ کو آتے اور لڑائی لڑتے یعنی اسد و غطفان وغیرہ تو کیا ہوتا' تو بھی شکست کھاتے' پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے۔ پھر کہیں ان کو ملجا و ماوا نہ ملتا تم یونہی سب کو قتل کرتے' قیدی بناتے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ ہمیشہ سے یونہی جاری چلی آتی ہے جو اگلے وقتوں میں بھی ظاہر ہوتی رہی ہے کہ جو قوم پیغمبر سے لڑتی ہے انجام کار دنیا میں ہی سزا پا لیتی ہے اور تم ہرگز اللہ تعالیٰ کے دستور کو بدلتا ہوا نہ پاؤ گے یعنی پیغمبر کے تابعداروں کو فتح ہوگی اور کافروں کو شکست۔

۲۴- زمانہ قیام حدیبیہ میں مکہ سے کچھ کافر لڑنے کو شب خون مارنے کو لشکر اسلام پر آ گئے تھے۔ اہل اسلام نے بقول بعض پتھر مار مار کر بھگا دیا۔ بقول بعض ان کو پکڑ لیا اور پھر آزاد کر دیا۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ اس نے کافروں کے ہاتھوں کو روک لیا کہ تم تک نہ پہنچ سکیں، تم کو قتل نہ کر سکیں اور تمہارے ہاتھوں کو بھی روک دیا کہ تم ان کو مکہ حد حرم میں نہ قتل کر سکے یعنی تھوڑی سی سنگ باری پر کفایت ہوئی۔ زائد نوبت قتال نہ آئی اور بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ان پر فتح و نصرت عطا کی۔ اور تم غالب ہو گئے مگر پھر بھی لڑائی کو زائد نہ بڑھنے دیا۔ خدا تعالیٰ ہر وہ بات اور ہر وہ کام جو تم کرتے ہو خوب دیکھتا ہے اور جانتا ہے۔

۲۵- کفار مکہ ایسے ناحق کوش ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور قرآن پاک کو نہیں مانتے۔ اے مسلمانو! تم

الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ

اور قربانی کے جانور بھی اپنی جگہ پہنچنے سے روکے رہے اور اگر یہ نہ ہوتا کہ کچھ ایمان دار مرد اور کچھ ایمان دار عورتیں جن کو تم جانتے

وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ

نہیں تھے کہیں (لاعلمی سے) انہیں کچل ڈالو پھر تمہیں ان کی وجہ سے لاعلمی میں کچھ ناگواری اور نقصان پہنچے (تو ہم تمہیں لڑنے کی اجازت ضرور

مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا

دیتے) (ان کا یہ بچاؤ اس لیے کیا گیا کہ ان کے ذریعہ) اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اپنی رحمت (اسلام) میں داخل فرمائے گا اور اگر (وہ مومن اور کافر)

لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ

الگ الگ ہو جاتے تو ہم ان میں سے کافروں کو ضرور دردناک عذاب و سزا دیتے (یعنی تمہارے ہاتھوں سے قتل کراتے) O جب کہ کافروں نے

کو مسجد حرام تک جانے سے روکتے ہیں' قربانیوں کو الٹا واپس پھیر دیتے ہیں اور ان کو ان کی جگہ تک جانے نہیں دیتے یعنی منیٰ تک۔ یہ اس قابل کب تھے کہ ان سے درگزر کی جاتی مگر بات یہ ہے کہ مکہ میں بہت لوگ سچے مسلمان ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔ یہ مسلمان مرد ولید' سلمہ' سلیم' ہشام' عیاش بن ربیعہ' ابوجندل بن سہیل بن عمرو اور مسلمان عورتیں جو دل سے مسلمان ہیں مگر ظاہر نہیں کرسکتیں۔ اگر تم کافروں میں شریک اور ملا ہوا سمجھ کر ان کو قتل کرڈالتے اس لیے کہ تم کو خبر نہ تھی تو تم کو سخت نقصان پہنچتا' گناہ گار ہوتے' ذلیل ہو جاتے۔ کافر تم پر طعن کرتے۔ ہاں اگر یہ نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ تم کو قتل کرنے کی اجازت دے دیتا اور ان پر مسلط کر دیتا۔ مگر ان ضعفاء مسلمین کی بدولت کفار کو بھی سزا نہ دی گئی۔ خدا تعالیٰ یہ امور اس لیے واقع کرتا ہے کہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرلے یعنی اگر جنگ ہوتی تو بہت لوگ کافر مرتے اور ان کی قسمت میں تو ایمان تھا۔ پھر لڑائی کیسے ہوتی۔ اللہ نے صلح ٹھہرادی کہ لوگ مشرف بہ اسلام ہوں اور جو اس پاک مذہب میں داخل ہونے کی لیاقت رکھتا ہو وہ داخل ہو جائے۔ اگر مسلمان الگ ہو گئے ہوتے اور کافروں میں شامل نہ ہوتے تو ہم کافروں کو خوب عذاب الیم دیتے یعنی آپ کو حکم دیتے کہ ان کو بے کھٹکے مارو اور قتل کرو۔

۲۶۔ صلح حدیبیہ میں کافر نہایت سخت ہوگئے اور بہت مشکل نازیبا شرطیں لگاتے تھے' مسلمان پریشان تھے' ان کا جی جواب ترکی بہ ترکی دینے کو چاہتا تھا کہ ابھی لڑلڑا کر فیصلہ کردیں اور مکہ کو فتح کرلیں۔ لیکن مصلحت الٰہی بسبب مخفی اور پوشیدہ ہونے کمزور مسلمانوں کے مکہ میں اور بعض اور وجوہ سے صلح کو چاہتی تھی۔ اس لیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شرط کو قبول کرتے تھے گو اس میں بظاہر اسلام کی ذلت نکلتی تھی۔ صحابہ کا جی بے قرار ہوتا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں تسکین اتاری کہ جو کام خدا تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کرتے ہیں ان کے اسرار تم نہیں جانتے۔ تب وہ سب مان گئے۔ اس کے بارے میں یہ نازل ہوا کہ یاد کرو جب کہ کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کی سختی اور حمیت بھرلی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کو خانہ کعبہ تک پہنچنے سے روکا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مسلمانوں کے اوپر سکینہ اتارا اور ان کے دلوں میں اطمینان بھر دیا' بے جا حمیت دور کردی۔ ''کلمۃ التقوی'' یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ

اپنے دلوں میں جہالت کی آڑ اور ہٹ قائم رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مسلمانوں پر بھی سکون

عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰی وَكَانُوْۤا

اور اطمینان نازل فرمایا (اور پرہیز گاری کی بات پر ان کو قائم رکھا) اور پرہیزگاری ان پر لازم کر دی اور وہ (پرہیزگار)

اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾ ع لَقَدْ صَدَقَ ۴ع ۱۱

اس کے زیادہ لائق اور قابل بھی تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے O بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے

اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ

رسول کا خواب سچا کر دکھایا کہ تم انشاء اللہ ضرور مسجد حرام میں امن و امان کے ساتھ

شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ

اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے یا کترواتے ہوئے بے خوف وخطر داخل ہو گے تو اللہ تعالیٰ جانتا تھا جو تمہیں معلوم نہیں تو اللہ تعالیٰ

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾

نے اس سے پہلے ہی ایک قریب آنے والی فتح (خیبر) مقرر فرما دی O

(صلی اللہ علیہ وسلم) اور اتباع شریعت پر مستحکم کر دیا اور وہ اس کے مستحق و اہل بھی علم الٰہی میں تھے اور اللہ تعالیٰ کو ہر شئے کا علم ہے کہ مسلمانوں کو ایسی ایسی کرامت ورحمت ومراتب ملیں گے۔

ف: یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد نامہ میں "بسم الله الرحمن الرحيم هذا من محمد رسول الله" لکھا تھا۔ وہ کافر اس سے راضی نہ ہوئے اور زبردستی "باسمک اللهم هذا من محمدبن عبد الله" لکھوایا۔ اس بارے میں یہ آیت اتری ہے کہ اس "کلمة التقوی" سے وہ کافر راضی نہ ہوئے تو نہ ہوں مسلمان صحابہ کرام اس کے لائق و اہل ہیں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو سچے دل سے مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے حال جانتا ہے کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔

۲۷- بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کو سچا کر دیا (یعنی حضرت نے خواب دیکھا تھا کہ سب مسلمانوں کے ساتھ کعبہ جا کر حج کیا ہے مگر کوئی متعین برس نہ دیکھا تھا۔ صحابہ شوق میں چل دیے۔ وہاں پہنچ کر کافروں نے روکا۔ تب بعض کے دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ خواب کب ظاہر ہوگا۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کے خواب کو سچ کر دکھایا اور اس کے اسباب مہیا کر دیے اپنی حکمت اور مصلحت سے اس سال تاخیر فرما دی۔ وہ بے شک سچا اور صحیح خواب ہے وہ خواب یہ ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے کہا تھا کہ تم سب مسجد حرام میں انشاء اللہ تعالیٰ بہ امن و امان دشمن سے بے خوف وخطر داخل ہو گے عمرہ ادا کرو گے۔ کوئی سر منڈوالے گا کوئی بال کترائے گا تو اس خواب کو اللہ تعالیٰ

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس کو سب دینوں پر غالب

الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ

فرما دے اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے O (کہ) محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو مسلمان

مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا

آپ کے ساتھی ہیں (یعنی تمام صحابہ کرام) وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں بڑے مہربان (نرم دل)

نے سچا کر دیا یعنی کہہ دیا کہ یہ ضرور واقع ہوگا۔ وہ جانتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے (یعنی تم یہ جانتے تھے کہ امسال ہی اس کا ظہور ہوگا لیکن یہ علم الٰہی کے خلاف تھا۔ وہ ایک سال کے بعد ہونا تقدیر میں مقرر فرما چکا تھا) اور قبل از دخول مکہ تمہارے لیے ایک بڑی فتح قریب مہیا کر دی یعنی صلح حدیبیہ اور اس کے بعد فتح خیبر مقرر کر دی اور اس کے بعد فتح مکہ' اور مسلمانوں نے خیبر فتح کی اور بے شمار غنیمتیں حاصل کیں' اس کے بعد مکہ فتح ہوا۔

(صلح حدیبیہ درحقیقت فتح تھی کہ اس کے بعد کفار و مسلمان آپس میں ملنے لگے اور اسلام لانے لگے اور ڈیڑھ سال میں ہزاروں کافر مسلمان ہو گئے۔ حدیبیہ میں حضور کے ساتھ ۱۴ سو مسلمان تھے اور فتح میں آپ کے ساتھ دس ہزار صحابی تھے۔ اس طرح وہ پیش گوئی جو توریت میں موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے لکھی گئی تھی پوری ہوئی' وہ یہ تھی کہ خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران کی پہاڑی سے ان پر جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے سیدھے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت ان کے لیے تھی۔ استثناء ۳۳'۲۔)

۲۸۔ اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ اس نے حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور مقدس مذہب توحید اور مبارک کتاب قرآن اور دین حق یعنی کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نصرت و رحمت دے کر دنیا میں بھیجا۔ اس لیے کہ ان کے ذریعے سے دین توحید کو تمام جہان میں غالب و شائع کر دے اور مذاہب باطلہ اور ادیان شرک و کفر کو جڑ سے اکھیڑ کر برباد کر دے اور ہمیشہ قیامت قائم ہونے تک اسی مقدس مذہب کو ہر مذہب پر غالب رکھے (یہ سچا فرمان ہے کہ دین اسلام ہر دین پر قیامت تک غالب رہے گا۔ جب قیامت قائم ہونے کو ہوگی اس میں کمی شروع ہوگی۔ یہاں تک کہ جب کوئی بھی مسلمان نہ رہے گا تب قیامت قائم ہوگی۔ جب تک دنیا میں ایک بھی مسلمان باقی ہے قیامت نہ آئے گی) اللہ تعالیٰ بذات خود لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر گواہ ہے۔ کافران مکہ گواہی نہ بھی دیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً رسول اللہ ہیں' اللہ کی گواہی کافی ہے۔

۲۹۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ جو لوگ ان کے ساتھ سچے دل سے مسلمان ہوئے وہ بھی نہایت خوش قسمت ہیں کہ دولت' معیت و شرف وصحبت سے مشرف ہیں۔ وہ کافروں پر نہایت سختی و شدت کرنے والے ہیں' دین میں مداہنت روا نہیں رکھتے۔ آپس میں رحمدل و نرم دوست' نیکی کرنے والے' احسان کرنے والے' اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں۔ جب بھی ان کو دیکھو یا تو رکوع کر رہے ہیں یا سجدہ کی حالت میں ہیں۔ ان لوگوں کا منشاء ان باتوں

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ

(اے دیکھنے والے!) تو ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا مندی چاہنے کے لیے رکوع اور سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا'

اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ قف

ان کے انوار ان کے سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں میں نمودار ہیں' ان کی یہ صفت توریت میں ہے

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ

اور ان کی صفت انجیل میں ایسی ہے کہ ایک کھیتی نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے مضبوط کیا پھر وہ موٹی ہوئی

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پھر وہ اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی کسانوں کو خوش کرتی ہے تاکہ ان (صحابہ کرام) کی ترقی دیکھ کر کفار کے دل جل جائیں اور اللہ تعالیٰ نے

سے کیا ہے یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے' یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ثواب و رحمت ڈھونڈتے ہیں۔ خوب ہی جہاد کرتے ہیں' ان کے چہروں پر نور عبادت جلوہ گر ہوگیا ہے' سعادت و خیر و شرافت و عبادت و معرفت کے آثار و انوار ان کے چہروں سے ظاہر ہورہے ہیں۔ یہ ان کی صفتیں اور تعریفیں توریت میں لکھی تھیں اور انجیل میں ان کی تعریف کی مثال یوں بیان کی گئی ہے کہ جیسے ایک کھیتی ہوتی ہے' اس نے اپنا سرسبز یعنی ہرا بھرا کلا نکالا یعنی پہلی شاخ نکالی' پھر اس کو کسی شخص نے مدد پہنچائی پانی دیا' وہ بڑھتا گیا یہاں تک کہ خوب موٹا ہوگیا اور اپنے تنا پر نہایت قوت و سختی سے اور غایت شان و شوکت سے کھڑا ہوگیا۔ وہ کھیتی کرنے والے کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ لوگ اس کو دیکھ کر تعجب کرتے ہیں کہ کتنی جلد بڑھا اور کب مضبوط ہوگیا۔ یہ اس لیے کہ کافروں کو غیظ و غضب میں ڈالے اور اپنی شان دکھا کر ان کے دلوں کو جلائے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو مسلمان ہوئے' رسول و قرآن پاک کو سچے دل سے مانا اور اعمال صالحہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے کیے ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے' اس عہد و وعدہ کو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور پورا فرما کر رہے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت سب اصحاب بیعت رضوان کی شان میں نازل ہوئی۔ اور بعض خاص خاص صحابی کا اشارہ نکالتے ہیں' "الذین معه" سے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کہ دولت معیت سے مالا مال تھے' سب سے پہلے مسلمان ہوئے' جب کہ کوئی دین کو مدد پہنچانے والا نہ تھا اس وقت آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ "اشداء علی الکفار" سے عمر فاروق ناصر دین محمدی قوی و مستحکم و شدید و قاہر و قاتل کفار تھے۔ "رحماء بینھم" سے نیک کردار حلیم الطبع' سلیم و کریم' خوش مزاج' خوش خلق' باحیا' باوفا' احسان کرنے والے ذوالنورین عثمان بن عفان مراد ہیں۔ "تراھم رکعا سجدا" سے فانی فی اللہ' باقی باللہ' عابد و زاہد راکع و ساجد شیر بیشہ ولایت حیدر کرار مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہیں۔ بعض کے نزدیک "اخرج شطاہ" سے حضرت ابوبکر مراد ہیں کہ وہ سب سے پہلے اسلام لائے۔ "فازرہ" سے مراد حضرت فاروق اعظم ہیں جن کی تلوار سے مشرق سے مغرب تک دین احمدی کا ڈنکا بجا۔ انہوں نے دین اسلام کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی۔ "فاستغلظ" سے عثمان غنی مراد ہیں جنھوں نے اپنا مال جہاد میں خرچ کر کے دین کو قوی کر دیا۔ "فاستوی علی سوقه" سے حیدر کرار مراد ہیں جن کی ہمت و شجاعت

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے ○

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۸ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ حجرات مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں اٹھارہ آیات' دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو (ان کے احکام کی پابندی کرو اور ان کے ادب اور تعظیم کو ملحوظ رکھو)

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے ○ اے ایمان والو! اس غیب کی خبر دینے والے

سے دین کو قیام ہوا اور بنی ہاشم اور قریش کو فخر ہوا۔ "یعجب الزراع" سے طلحہ و زبیر وغیرہ تمام اصحاب کرام مراد ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی مثل بیان فرمائی کہ یہ درخت ان لوگوں کی مدد سے بہت جلد بڑھا اور خوب بڑھتا رہے گا۔ حتیٰ کہ تمام ادیان پر یہ غالب ہوگا' اس وقت کافروں کی جانیں حسد سے جلیں گی۔ اس سے ثابت ہوا کہ اصحاب کرام سے جلنے والے' ان سے بغض و عداوت رکھنے والے' ان سے حسد کرنے والے کافر ہیں' ان کو قرآن مجید نے کافر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے' احکام شریعت کی پابندی کی' حرام و فواحش سے بچے' پچھلے گناہوں کی مغفرت اور آئندہ اجر عظیم بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ (اس میں تمام صحابہ کرام کی مغفرت اور جنتی ہونے کی خوش خبری سنائی گئی ہے۔ اہل سنت و جماعت کا مذہب یہی ہے کہ تمام صحابہ کرام قطعی جنتی ہیں۔ ان کے دشمن دوزخی ہیں۔ قادری غفرلہ)

سورۃ الحجرات

کل مدینہ میں نازل ہوئی۔

۱۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ و رسول سے کسی کام میں پیش دستی نہ کرو' خدا تعالیٰ ہی سے ڈرو' تقویٰ اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ تمہاری سب باتیں سننے والا ہے اور جاننے والا ہے یعنی کوئی کام نہ کرو جب تک کہ رسول تم کو حکم نہ دیں۔ جو وہ کہیں وہی کرو۔ جس بات سے منع کریں وہ نہ کرو۔ بعض صحابہ نے بقرعید کو نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی تھی وہ مقبول نہ ہوئی دوبارہ کرنے کا حکم ہوا۔ یا "لا تقدموا" کے یہ معنی ہوں کہ اللہ تعالیٰ و رسول کی مخالفت نہ کرو' جو اشارہ ہو فوراً بجالاؤ' تامل واقع نہ ہو یعنی قرآن و حدیث کے خلاف نہ چلو۔ بعض کہتے ہیں کہ تین صحابہ نے بنی سلیم کے دو آدمیوں کو مار ڈالا حالانکہ ان سے صلح ہو گئی تھی۔ وہ یہ سمجھے کہ یہ دو آدمی بنی عامر کے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بعض صحابہ کسی کسی بات کی آرزوئیں کرتے تھے کہ کاش! اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم نازل ہو جائے اور رسول فلاں کام کریں یا فلاں کام نہ کریں' تب یہ آیت نازل ہوئی کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر بات خوب جانتے ہیں' تم کو پیش دستی کرنے کا کوئی حق نہیں اس میں اور بھی کئی اقوال ہیں۔

۲۔ اے مسلمانو! رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بہت بہت ادب کرو' ان کے دربار میں چلّا کر نہ بولو' ان کے سامنے

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

(نبی) کی آواز سے اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اور نہ ان سے اس طرح چلا کر بات کرو

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ

جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے چلا کر باتیں کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال ضائع (اور برباد) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو ۝ بے شک

الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

جو لوگ رسول اللہ کے سامنے (ادب سے) اپنی آوازیں پست اور نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ

کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے ازل سے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے ۝ (اے نبی!) بے شک

الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴

جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بیوقوف ہیں (آپ کے آداب سے واقف نہیں) ۝

دم نہ مارو ان کی آواز سے اپنی آواز قطعاً اونچی نہ کرو ان کے سامنے سختی سے بات نہ کرو ان کو نام لے کر نہ پکارو یا محمد نہ کہو بلکہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہہ کر پکارو ان سے بات کرنے کو ایسا نہ سمجھو جیسے آپس میں بات چیت بے دھڑک چلا کر جھڑک کر ہر طرح سے کر لیتے ہو آپ کا نام لے کر پکارتے ہو بلکہ ان کی توقیر و تعظیم و ادب کو ملحوظ خاطر رکھو اس لیے کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو کہیں سب اعمال حسنہ نماز روزہ وغیرہ تمہارے بیکار اور ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو کچھ خبر بھی نہ ہو یعنی رسول اللہ کے ترک ادب سے اعمال صالحہ باطل و ضائع ہو جاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس کے کانوں میں گرانی تھی وہ اونچی آواز سے بولتے تھے انہوں نے ڈر کی وجہ سے حضور کی خدمت میں آنا چھوڑ دیا۔ عمر فاروق اتنی دھیمی آواز سے گفتگو کرتے تھے کہ سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ ایک روایت ہے کہ بنی تمیم حضرت کی خدمت میں آئے تب انہوں نے کوئی بات چلا کر عرض کی جس سے حضرت کے دل کو تکلیف ہوئی فوراً یہ آیت نازل ہوئی ''لا ترفعوا اصواتکم الخ''۔

۳- جب آیت سابقہ اتری تو ثابت بن قیس کے دل کو نہایت قلق و تفکر لاحق ہوا کہ اب جب تک میرا قصور معاف نہ ہو جائے گا اور مجھ کو حاضری دربار کی اجازت نہ ملے گی کہیں گھر سے باہر نہ نکلوں گا اور عہد کیا کہ اب سے کبھی چلا کر دربار نبوت میں نہ بولوں گا تب انہی کی تعریف اتری کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو تیرے دربار میں اپنی آوازیں پست کرتے ہیں آہستہ آہستہ بولتے ہیں ادب کا لحاظ رکھتے ہیں۔

۴ تا ۵- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو آپ کو حجروں کے پیچھے سے چلا چلا کر پکارتے ہیں اور یا محمد یا محمد کہتے ہیں اور ادب و تعظیم کا خیال نہیں کرتے تو یہ پاگل بالکل بے وقوف نافہم نامعقول ہیں گنوار ہیں خدا کے رسول کی عظمت ابھی ان کے دلوں میں نہیں پہنچی ہے (یعنی اگر عقلاء ہوتے اور پھر قصداً بے ادبی کرتے تو سزا پاتے مگر چونکہ بے وقوف جاہل تھے اس لیے

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ باہر تشریف لاتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا

مہربان ہے O اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی خوب تحقیق کر لو ایسا نہ ہو

اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶

کہ تم کسی قوم کو بے خبری میں ایذاء پہنچاؤ پھر اپنے کیے پر تم کو پچھتانا پڑے O

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ

اور جان لو کہ بے شک تم میں اللہ کا رسول موجود ہے اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہاری خوشی کرے (تمہارا کہنا مانے) تو بے شک تم مشقت میں پڑ جاؤ (اس لیے اپنی

لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

خواہش چھوڑ کر ہر امر میں رسول کی اطاعت کرو) لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایمان سب سے زیادہ پیارا کر دیا اور اس (ایمان) کو تمہارے

وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝۷

دلوں میں آراستہ کر دیا ہے اور پسندیدہ کر دیا ہے اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہاری نظروں میں (بری اور) ناگوار کر دی ہے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل

فقط تنبیہ و تادیب فرمائی) اگر یہ جلدی نہ کرتے تو جب آپ خود نکلتے اور اپنا حال جو عرض کرنا تھا کر لیتے' آپ کے دولت خانہ سے برآمد ہونے کا انتظار کرتے تو ان کے حق میں بہت بہتر و نافع ہوتا' دنیا و دین کی بھلائی پاتے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کے لیے بخشنے والا' رحمت والا ہے کہ جلد سزا نہیں دیتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن حصین کو ایک مختصر سے لشکر کا سردار بنا کر بنی عنبر کے کفار سے جو بنی خزاعہ کا ایک قبیلہ ہے جہاد کو بھیجا' وہ لوگ بھاگ گئے' یہ ان کے بال بچوں کو پکڑ لائے پھر بوقت ظہر یہ ان کو چھڑانے کو آئے اور چونکہ گنوار تھے' ادب تعظیم سے ناواقف تھے' حجرے کے دروازے پر حضرت کا نام لے لے کر پکارنا شروع کیا۔ حضرت آرام فرما رہے تھے جاگ گئے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! ادب کا ہر وقت خیال رکھو پھر ایک آدمی پر فیصلہ ٹھہرا جس کو خود انہوں نے پسند کیا۔ اس نے یوں فیصلہ کیا کہ آدھوں کو آزاد کر دینا چاہیے آدھوں کا فدیہ لینا چاہیے اگر ادب برتتے اور تعظیم کا خیال رکھتے تو کل آزاد ہو جاتے۔ تو خدا نے ان کے دلوں کا امتحان لیا کہ آیا ان میں تقویٰ ہے کہ نہیں' سو تقویٰ سے مالا مال پایا' ان کے دلوں کو مصفا و مطہر و منور کر دیا اور توحید خالص ان کے دلوں میں بھر دی' دنیا میں ان کو گناہوں سے مغفرت دی جنت میں ثواب عظیم ملے گا۔

۶ تا ۸- ولید بن عتبہ بن معیط کو حضرت نے قبیلہ بنی المصطلق کے پاس اس لیے بھیجا کہ زکوٰۃ وصول کر کے لائیں' بنی المصطلق میں اور ان میں جاہلیت کے زمانہ کی سخت عداوت چلی آتی تھی' بنو مصطلق نے ان کا اس سبب سے استقبال بطور

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۸ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ

اور اس کے احسان سے نیک چلن اور سیدھے راستے پر ہیں اور اللہ تعالیٰ جاننے والا' حکمت والا ہے ○ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا

آپس میں لڑیں تو تم ان کے درمیان صلح کرا دو' پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی

عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ

(اور بغاوت) کرے تو تم اس زیادتی (اور بغاوت) کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف پلٹ آئے'

فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

پھر اگر وہ پلٹ آئے (بغاوت سے باز آ جائے) تو ان دونوں میں انصاف کے ساتھ صلح کراؤ اور عدل اور انصاف قائم رکھو' بے شک عدل اور انصاف

تعظیم کیا کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد ہیں' ولید سمجھے کہ یہ لوگ میرے قتل کو آئے ہیں' ولید کو ان پر غصہ آیا' وہ لوگ بھی حضور کے پاس آئے اور اپنا حال بیان کیا' حضرت نے بعد تحقیق قصہ فیصلہ فرمایا اور آیت نازل ہوئی کہ فاسقوں کی بے تحقیق خبروں کا اعتبار نہ کیا کرو۔ اے مسلمانو! جب تمہارے پاس کوئی (بے شرع) فاسق خبر لے کر آئے تو اس وقت لغزش نہ کھاؤ اس کو سوچو سمجھو فکر و غور و اطمینان سے کام لو کہ آیا یہ سچ ہے یا جھوٹ۔ اس کا خیال رکھا کرو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی قوم سے بے تحقیق لڑائی ہو پڑے اور غفلت سے ان کو مارنے لگو پھر تم ان کو مار کر پشیمان ہو۔ اے مسلمانو! یہ بات اچھی طرح جان لو کہ تم کو خود کوئی امر طے کر لینے کا اختیار نہیں' تم میں خدا تعالیٰ کے رسول موجود ہیں' تم ان کا کہا مانو' ان کی رائے پر اپنے کام سونپ دو' اگر تمہاری بہت سی باتوں میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری اطاعت کر لیں' تمہاری بات مان لیں تو سخت مشکل میں پڑو' تم گناہ گار ہو جاؤ۔ مگر خدا تعالیٰ کی رحمت تو یہ ہے کہ اس نے تم کو توفیق اطاعت رسول دی ہے' ایمان کی تصدیق کی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق کی' خدا تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں زینت دے دی اور کفر یعنی انکار رسول اور فسق یعنی کفر و نفاق اور کل گناہ تمہارے دلوں میں ناپسند کر دیئے' ایسے ہی لوگ سچے اور مخلص ہیں۔ یہ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے' نعمت و رحمت ہے' اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ثواب و کرامت کا عالم ہے' حکمت والا ہے۔ مفسر نے ولید کو نفاق کی طرف منسوب کیا تو فاسق سے مراد وہی ہوں گے مگر اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ عام فساق مراد ہیں۔

۹ تا ۱۰۔ اے مسلمانو! اگر تمہارے آپس میں دو فرقے پیدا ہو جائیں اور آپس میں لڑیں تو اول تو ان میں صلح کرا دو اور اگر وہ صلح نہ مانیں اور ان میں سے ایک دوسرے پر بغاوت اختیار کرے یعنی حق ایک کا ہو اور دوسرا خواہ مخواہ تعدی و دست درازی کرتا ہو اور صلح کو نہ مانے تو اس باغی ظالم گروہ کو خوب سزا دو' خوب مارو' اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ قرآن پاک کو مانے اور حکم الٰہی کی طرف جھک جائے اور رجوع کرے اور صلح کر لے' پرایا حق دے دے' اگر وہ مان جائے' صلح کر لے' امر الٰہی قبول کر لے تو انصاف و عدل سے آپس میں صلح کرا دو اور انصاف و عدل قائم رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ عدل و انصاف والوں کو دوست رکھتا ہے (''انما المومنون اخوۃ'' الخ) بے شک سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اے مسلمانو!

الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ

کرنے والے اللہ کو پیارے ہیں ○ مسلمان بھائی بھائی ہیں تو (اے لوگو!) اپنے دو بھائیوں میں صلح (اور ملاپ) کرا دیا کرو اور

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ

ع ۱۳

اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کی ہنسی (اور

مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى

مذاق) نہ بنائے (اس کی بے عزتی نہ کرے) عجب نہیں کہ وہ ان ہنسی کرنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کی ہنسی

اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ

(اور مذاق) بنائیں، ممکن ہے کہ وہ ہنسی (اور مذاق) بنانے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو اور

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ

ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا اور فسق کے نام لینا بہت ہی بُرا ہے اور جو

اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرا دو اور اللہ ہی سے ڈرو کہ خدا تم پر رحم کرے تم کو عذاب نہ دے۔ حضرت ایک جگہ تشریف لے گئے تھے، وہاں بڑا مجمع تھا۔ مشرکین یہود، مسلمان سب تھے۔ عبداللہ بن ابی منافق بھی تھا جب تک اس نے اسلام ظاہر بھی نہ کیا تھا، اس نے کچھ گستاخی کا کلمہ کہا حضرت عبداللہ بن رواحہ کو غصہ آیا اور آپس میں مسلمانوں، مشرکوں، یہودیوں میں خوب چلی، عبداللہ بن ابی کی قوم کے بعض مسلمان بھی ناواقفی سے شریک ہو گئے تھے اور قریب تھا کہ دونوں قبیلے مسلمان مسلمان بھی آپس میں خوب لڑ پڑیں مگر حضرت نے قصہ فیصل فرما دیا، سب کو چپ کرا دیا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۱- اے مسلمانو! آپس میں ایک دوسرے سے مذاق اور ٹھٹھا نہ کرو، ایک گروہ دوسرے کا مذاق اڑا کر ذلیل و شرمندہ نہ کرے کیا خبر ہے جس کا تم مذاق اڑاتے ہو اور ذلیل کرتے ہو وہی اللہ کے نزدیک ان مسخرا پن کرنے والوں سے افضل و اشرف ہو، اور نہ کوئی عورت دوسری عورت سے مسخرا پن کرے کیا خبر کہ وہی عورت جس سے ٹھٹھا کیا جا رہا ہے وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بہتر و افضل ہو یعنی مسخرا پن کرنا ذلیل کرنا تو آپ سے کم درجہ والوں کو چاہیے اور کمی و زیادتی دنیا کی کچھ معتبر نہ رہی اور اللہ تعالیٰ کے پاس کی کمی بیشی کی خبر نہیں پس کسی سے مسخرا پن زیبا نہیں کیا خبر کہ وہی اعلیٰ ہو اور اپنے آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ، تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو پھر کیوں ایک دوسرے کو عیب لگاتے ہو، آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو اور نہ ایسے ناموں اور صفتوں سے یاد کرو جس کو دوسرا برا مانے یا ایام جاہلیت و کفر کے نام ہوں، جب ایمان کا درمیان آ گیا اور نور ایمان سے دل منور ہو گئے تو اب پہلے زمانہ کی رنجشیں اور زمانۂ جاہلیت کی خصلتیں اور اس زمانے کے نام اور پھبتیاں سب بری ہو گئیں سب سے توبہ کرو اور پاک دل سچے مخلص ایک دل مسلمان بن جاؤ، جو نازیبا امور جاہلیت سے توبہ نہ کرے گا وہی ظالم سزا پائے گا۔ بعض مسلمانوں نے بعض مسلمانوں کو ٹھٹھا کیا، ان کی تنگ

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫

توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں O اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچو بے شک کچھ گمان گناہ ہوتے ہیں

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ

اور ایک دوسرے کے پوشیدہ عیب نہ ڈھونڈو اور دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی بیان نہ کرو' کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہو گا

اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا

کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے (ہرگز نہیں) تو یہ (غیبت) بھی تم کو گوارا نہ ہونی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ

بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے O اے انسانو! بے شک ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت سے پیدا کیا (آدم وحوا) اور تمہارے جدا جدا خاندان

وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ

اور قبیلے اس لیے بنائے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لو (نہ دوسروں پر فخر اور تکبر کرنے کے لیے) بے شک تم میں سب سے زیادہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے

دستی کی وجہ سے ان کو حقارت و ذلت کی نظر سے دیکھا تھا ان پر عتاب ہوا۔ ثابت بن قیس خاص حضرت کے پاس بیٹھتے تھے اس لیے کہ وہ اونچا سنتے تھے' ایک مرتبہ دیر ہوگئی' حضرت کے پاس بمشکل پہنچے' ایک انصاری حضرت کے پاس پہلے ہی سے بیٹھے ہوئے تھے' ثابت بن قیس نے ان کو اٹھانا چاہا وہ نہ اٹھے تب ثابت نے ان کی ماں کا نام لے کر کہا کہ یہ فلاں عورت کا لڑکا ہے جن کو لوگ زمانہ جاہلیت میں کم مرتبہ ذلیل جانتے تھے اور ان کے اوپر طعن کی پھبتی کہتے تھے' اس شخص کو رنج ہوا تب یہ اترا۔ حضرت کی بیبیوں میں حضرت ام سلمہ پست قامت تھیں' ان کو حضرت کی بعض دوسری بیویاں حقارت سے دیکھتی تھیں' ہنستیں تب یہ آیت ''ولا نساء من نساء'' نازل ہوئی' بعض مسلمان بعض ان مسلمانوں کو جو پہلے یہودی یا نصرانی تھے ''یا یہودی'' ''یا نصرانی'' کہہ کر پکارتے تھے تب یہ اترا ''ولا تنابزوا بالالقاب''۔ ابو بردہ بن مالک نے عبداللہ بن جدن کو ''یا یہودی'' کہہ کر پکارا' انہوں نے ''یا نصرانی'' جواب دیا اور بھی کچھ گفتگو ہوئی' اس بارے میں بھی یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی۔

ف: ایک آیت کے کئی شان نزول ہو سکتے ہیں اور کئی مسائل کا تعلق ہو سکتا ہے جیسا کہ آیت مذکورہ میں ہوا۔

فقیر قادری غفرلہ

۱۲۔ حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے چلے اور آپ کا قاعدہ تھا کہ امراء صحابہ کے ساتھ غرباء کو کر دیا کرتے تھے کہ وہ خدمت کرتے چلیں اور دونوں کا کام نکلے' دو آدمیوں کے ساتھ آپ نے سلمان کو کر دیا' سلمان تیاری طعام وغیرہ کرتے گئے کہ ایک دن نیند غالب ہوئی' سو گئے کھانا نہ ملا' انہوں نے سلمان کو حضرت کے پاس بھیجا' حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کے حوالے کر دیا کہ سب کھانے کے اس سفر میں خزانچی وہی تھے' وہ وہاں گئے' وہاں

اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ

نزدیک وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا (ہر چیز سے) خبردار ہے ○ گنوار دیہاتیوں نے

لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ

کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ تم ہرگز ایمان نہیں لائے لیکن یوں کہو کہ ہم (ظاہر میں) مسلمان تابع دار ہو گئے ہیں

بھی کچھ نہ ملا' آ کر کہا کہ کھانا ختم ہو چکا تب اور کہیں بھیجا اور آپس میں کہا: یہ سلمان ایسے ہیں کہ اگر دریا پر بھی جائیں وہ بھی خشک ہو جائے یعنی نامبارک اور منحوس ہیں اور اسامہ پر بدگمانی کی کہ کھانا ہوگا مگر دیا نہ ہوگا اور خفیہ تجسس کیا کہ آیا کھانا ہے یا نہیں؟ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مسلمانو! بدگمانی سے بچو' سب مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان کرو یعنی کوئی مسلمان کہیں کو گیا یا کہیں سے آیا تو بری جگہ کا خیال نہ کرو' نیک گمان پیدا کرو' سمجھ لو کہ تمہاری بدگمانیاں اور برے خیالات جو ایک دوسرے کی نسبت پکاتے ہو اور اس بناء پر لڑتے ہو سخت گناہ ہیں ہاں نیک گمان اچھا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے عیب کھوج لگا لگا کر تلاش نہ کرو کہ دیکھیں فلاں کیا برا کام کر رہا ہے فلاں کہاں گیا ہوا ہے' خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پردہ پڑا ہوا ہے وہ پڑا رہنے دو اور نہ ہی آپس میں اپنے ایک دوسرے مسلمان بھائی کی غیبت کرو یعنی کوئی پیٹھ پیچھے کسی دوسرے مسلمان بھائی کو برا نہ کہے' کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا جائے؟ اس بات کو تم یقیناً نہایت ہی برا جانتے ہو غیبت کو کیوں برا نہیں جانتے۔ خدا تعالیٰ ہی سے ڈرو اور غیبت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا' بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۱۳- اے آدمیو! تم آپس میں فخر و غرور کیوں کرتے ہو ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد عورت یعنی ماں باپ آدم وحوا سے پیدا کیا' حقیقت میں تم سب ایک ہی ہو مگر کنبے کنبے قبیلے قبیلے اس لیے الگ کر دیے کہ آپس میں پہچان رہے مثلاً جب دو کا ایک نام ہو تو قبیلہ سے پہچان ہو جاتی ہے پس تم سب حقیقت میں یکساں ہو مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ اس کا زائد ہے جس کا کہ تقویٰ و ایمان زائد ہے' خدا تعالیٰ تمہارے حسب نسب سے خبردار ہے' تمہارے کاموں سے واقف ہے اور جانتا ہے کہ کون اعلیٰ ہے کون ادنیٰ۔ شعب وہ کنبہ جس میں بہت سے قبیلے شامل ہوں' بعض کہتے ہیں کہ قبائل سے مراد اصل عرب ہیں اور شعوب سے مراد عجم اور غلام یعنی یہ کنبے قبیلے تو پہچان کے واسطے دنیا میں بحکمتِ الٰہی بن گئے ہیں نہ اس لیے کہ تفاخر کیا جائے۔ ثابت بن قیس نے ایک شخص کو اس کی ماں کے ساتھ طعنہ دیا کہ تیری ماں فلانی عورت ہے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم سب ایک سے ہو' جو تقویٰ زائد رکھتا ہے اسی کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وقعت و عزت زیادہ ہے' بعض کہتے ہیں کہ حضرت بلال نے اذان کہی تو بہت سے قریشیوں نے طعنہ کیا یعنی سہیل بن عمرو' حارث بن ہشام' ابوسفیان بن حرب وغیرہ نے کہ اللہ تعالیٰ و رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اذان کہلوانے کے لیے بھی سیاہ فام حبشی غلام جس کی کوے کی سی صورت ہے رہ گیا تھا کسی اور سے اذان کہلوائی ہوتی تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی۔

۱۴ تا ۱۵- قبیلہ بنی اسد میں قحط پڑا لہٰذا اس خیال سے کہ ہم مسلمان ہو جائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مدد کریں گے بہت سے لوگ ان میں سے اسلام ظاہر کر کے مع اپنے کل اہل و عیال بال بچوں کے مدینہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے' ان کے آنے کے سبب سے مدینہ میں غلہ کا نرخ نہایت گراں ہو گیا' قحط کے آثار ظاہر

وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان کا تو گزر ہی نہیں ہوا اور اگر تم (دل سے) اللہ اور رسول کی اطاعت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال (کے بدلے)

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ

میں کچھ کمی نہیں فرمائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O ایمان والے تو وہی ہیں جو (سچائی سے) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے

لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

پھر انہوں نے کسی طرح کا شک و شبہ نہ کیا اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا' وہی سچے

هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي

مسلمان ہیں O (اے نبی!) آپ فرمائیے: کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دین داری جتاتے ہو (حالانکہ تمہارے دل میں کفر بھرا ہوا ہے) اور جو کچھ آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ

زمین میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے (سب سے خبردار ہے) O (اے نبی!) وہ اپنے اسلام لانے کا

ہونے لگے' جگہ سب کے رہنے کی نہ تھی' سڑکوں پر غلاظت جمع ہونے لگی تھی' تو منافق کہنے لگے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم مخلصین ہیں' ہم آپ پر ایمان لائے ہیں' ہمارا اکرام ہونا چاہیے' ہم کو کھانا پینا دلوایئے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ بدوی لوگ یعنی اعراب بنی اسد کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اے بنی اسد! تم کو ایمان نصیب نہ ہوا ہاں ظاہر میں تابعداری کر لی کہ کوئی تم کو نہ مارے قیدی نہ بنائے' تم "امنا" نہ کہو بلکہ "اسلمنا" کہو یعنی ہم بظاہر تابعدار ہیں اس لیے کہ اب تک تمہارے دلوں میں ایمان کی لذت' حلاوت و محبت و تصدیق داخل نہیں ہوئی ہے' اگر اللہ تعالیٰ' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دل سے اطاعت کرو' کفر و نفاق سے توبہ کر لو ظاہر و باطن یکساں کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال صالحہ کا تم کو ثواب دے گا ناقص نہ کرے گا' خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور ان پر رحمت کرنے والا ہے۔ ہاں سچے مسلمان جانتے ہو کون ہیں وہ ہیں جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تابعداری کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں شک و شبہ نہیں ہے۔ اپنی جانیں اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں جہاد کرتے ہیں تو ایسے ہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔

۱۶- جب انہوں نے اصرار لیا کہ ہم سچے مسلمان ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ کیا تم خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہو؛ اپنے مذہب کا حال خلاف واقع اس کو بتانا چاہتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کی سب باتیں جانتا ہے' سب کے دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے' اس کو ہر شئے کی خبر ہے۔

۱۷ تا ۱۸- یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگ آپ پر اس بات کا احسان جتلاتے ہیں کہ انہوں نے تابعداری کر لی' آپ ان سے فرما دیجیے کہ تم لوگ اپنی تابعداری کا احسان مجھ پر نہ جتلاؤ مجھ کو کوئی ضرورت نہیں' جب تم ایمان کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر احسان کیا جتاتے ہو اگر تم سچے مسلمان ہو تب تو تم پر خدا تعالیٰ ہی کا احسان ہے کہ اس نے تم کو ہدایت کی'

عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُلْ لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ

آپ پر احسان جتاتے ہیں، آپ فرمایئے کہ اپنے احسان لانے کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا احسان جتاتا ہے کہ اس نے تم

أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۷﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ

کو ایمان کی ہدایت کی اگر تم (دعویٰ اسلام میں) سچے ہو ○ بے شک اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾ ع

سب غیب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○

سُورَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	آيَاتُهَا ۴۵ رُكُوعَاتُهَا ۳
سورہ ق مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں پینتالیس آیات، تین رکوع ہیں

قٓ ۚ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ

ق قرآن مجید کی قسم (کہ آپ برحق رسول ہیں) ○ بلکہ ان کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ان کے

فَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿۲﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۖ

پاس انہی میں سے ایک ڈرسنانے والا (پیغمبر) تشریف لایا تو کافروں نے کہا کہ یہ تو ایک عجیب اچنبھے کی بات ہے ○ کیا جب ہم مرجائیں گے

تمہیں اس کا شکر گزار و ممنون ہونا چاہیے یعنی ہمارا تم پر احسان ہے کہ تم کو اسلام نصیب ہوا، تم اللہ کے رسول پر اپنے اسلام کا احسان کیا جتاتے ہو تم کو ان کا احسان ماننا چاہیے۔

سورۂ ق

اس سورت میں قاف کا ذکر ہے۔

ا تا ۵۔ قسم ہے قاف کی "ق" میں بہت اقوال ہیں منجملہ ان کے ایک یہ کہ کوہ قاف دنیا کے گرد احاطہ کیے ہوئے ہے اور سبز ہے اور اسی کے سبب سے آسمان سبز نظر آتا ہے اس کی قسم کھائی گئی، بعض کہتے ہیں کہ صرف ق مراد ہے قسم اس حرف کی اور جو اس سے شروع ہوا ہے یعنی قرآن پاک کی جو نہایت بزرگی و کرامت و شرافت والا ہے کہ قیامت ضرور بالضرور قائم ہونے والی ہے اور کافر نہیں مانتے، بلکہ جب حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اس کی خبر دیتے ہیں کہ تم مرنے کے بعد زندہ کیے جاؤ گے تو وہ تعجب کرتے ہیں (اُبی اور امیہ پسران خلف اور نبیہ اور منبہ پسران حجاج مراد ہیں) اور اس کا بھی ان کو اچنبھا ہے کہ انہیں میں سے ایک آدمی ان کو ڈرانے کو کیوں کر بھیجا گیا۔ جب وہ رسول آیا تو کافروں نے کہا کہ اول تو رسول کا خدا کے پاس سے آنا ہی تعجب ہے پھر قیامت کے دن اٹھنا یہ تو بہت ہی تعجب خیز امر ہے، کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ رسول کیا کہتے ہیں، کیا جب ہم مرجائیں گے اور خاک میں مل جائیں گے تو پھر زندہ کیے جائیں گے یہ بات تو بہت ہی بعید از عقل و قیاس ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) گو یہ اس کو بعید سمجھیں اور نہ مانیں مگر ہماری قدرت کے سامنے بہت ہی نزدیک و سہل ہے جب یہ

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ

اور (گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو (پھر زندہ ہو جائیں گے) یہ دوبارہ زندہ ہونا عقل سے بہت دور ہے ○ بے شک ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین مردوں

عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْۤ

کے جسم میں سے کھاتی اور کم کرتی ہے اور ہمارے پاس ایک محفوظ کتاب ہے (اس میں ہر بات لکھی ہے) ○ (یہ نہیں) بلکہ جب ان کے پاس حق آیا تو

اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا

انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ایک بے اصل پریشان کن خلجان (معاملے) میں پڑے ہوئے ہیں ○ تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا کہ ہم نے اس کو

وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ

کس طرح بنایا ہے اور (ستاروں سے) آراستہ کیا ہے اور اس میں کوئی شگاف نہیں ○ اور (اسی طرح) ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں (پہاڑوں کے)

وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ

لنگر ڈال دیئے (تاکہ وہ جنبش نہ کرے) اور اس میں ہر ایک خوشنما جوڑا اُگایا ○ تاکہ ہر وہ بندہ جو (خدا کی طرف) رجوع کرنے والا ہے اس کو دیکھ لے

مُّنِيْبٍ ﴿۸﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ

اور سمجھ لے (ہماری قدرت پر ایمان لائے) ○ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا اس کے ذریعے سے باغ اور کھیتی

مر جاتے ہیں اور زمین میں ان کے گوشت پوست ہڈیاں پٹھے وغیرہ سب پراگندہ ہو جاتے ہیں، کچھ زمین کھا جاتی ہے ان سب کا ذرہ ذرہ کا ہم کو علم ہے ہمارے پاس کتاب ہے جو تغیر تبدل سے شیطان کے تصرف سے محفوظ ہے یعنی لوح محفوظ کہ اس میں موت وحیات قبر قیامت سب کا حال لکھا ہوا ہے ان کافروں نے حق ویقین کی اور خدا تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی ایسے وقت میں تکذیب کی جبکہ وہ ظاہر و ثابت ہو گیا معجزوں سے دلائل قاہرہ قطعیہ سے حجت تمام ہو چکی شک وشبہ کا موقعہ نہ رہا مگر وہ اپنے شبہ میں پڑ کر مختلف خیالات پکار رہے ہیں اور ضلالت میں پڑے ہیں، کوئی سحر جادو کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت وغیرہ وغیرہ۔

۶ تا ۱۱- یہ کفار مکہ قدرت الٰہی میں شک رکھتے ہیں، کیا انہوں نے ایسی کے کارخانہ قدرت نہیں دیکھے؟ کیا انہوں نے اپنے سروں پر آسمان نہیں دیکھا؟ یہ نہیں سوچا کہ ہم نے اس کو کس حکمت بالغہ سے بنایا؟ بے ستون کھڑا ہے اس کو تاروں سے زیب وزینت دی آراستہ کیا، ہر عیب وخلل سے، جوڑ سے دراڑوں سے شگافوں سے خالی بنایا۔ زمین کو نہیں دیکھتے؟ پانی پر اس کو کس قدرت کاملہ سے پھیلایا اور اس کے ثابت واستوار وقائم رکھنے کے لیے اس پر پہاڑوں کو مثل میخوں کے گاڑ دیا اس میں انواع واقسام کے میوے ہرے بھرے درخت اور تروتازہ خوشنما دلکش مناظر پیدا کیے کہ لوگ عبرت حاصل کریں ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کو یاد کریں، ان چیزوں میں ہر اس بندہ کو جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور دل سے تحقیق وحقیقت، حقائق

الْحَصِيْدِ ﴿٩﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿١٠﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَ

کے دانے اور بلند کھجوریں O جن کے پکے خوشے تہ بہ تہ ہیں، بندوں کی روزی کے لیے اگائے اور ہم نے اس (پانی) کے ذریعے مردہ شہر

اَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

(خشک زمین) کو زندہ (اور تروتازہ) کردیا (جس طرح یہ چیزیں نکلیں) اسی طرح (تم کو بھی زندہ ہوکر قبروں سے) نکلنا ہے O ان سے پہلے نوح (علیہ السلام)

نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿١٢﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ

کی قوم نے اور کنوئیں والوں نے اور قوم ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کے ہم قوم

لُوْطٍ ﴿١٣﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

لوگوں نے اور بَن کے رہنے والوں اور تبع کی قوم نے جھٹلایا، ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا، تو (ان پر) میرے عذاب کا وعدہ ثابت پورا ہوا (کہ وہ

وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ

سب ہلاک کردیئے گئے) O تو کیا ہم پہلی بار (ساری مخلوق کو) بنا کر تھک گئے (اور عاجز ہوگئے) (ہرگز نہیں) بلکہ وہ (دوبارہ) نئے پیدا کرنے میں

کی طرف متوجہ ہوتا ہے بڑی ہی عبرت اور نصیحت ہے۔ ہم ہی نے آسمانوں سے مینہ برسایا برکت والا نفع اور خیر اور رحمت و زندگی والا، پھر اس سے طرح طرح کے باغات اگائے اور وہ دانے جن کو آدمی کاٹتے اور جمع کرتے ہیں، گیہوں، جو وغیرہ لمبے لمبے موٹے موٹے چھواروں کے درخت پیدا کیے جن کے خوشے عمدہ خوبصورت تہ برتہ دانوں والے ہیں۔ یہ چیزیں ہم نے اپنے بندوں کے لیے روزی بنا کر اتاری ہیں اور بذریعہ باران ان کو پیدا کیا ہے اور مردہ خشک ویران جنگلوں اور شہروں کو مینہ سے دم بھر میں زندہ فرمایا ہے۔ جب اتنے اتنے تغیر ہمارے نزدیک کوئی مشکل کام نہیں پھر قیامت کیا ہے، آخر ساری مردہ زمین کو بارش سے جلا دیتے ہیں یونہی قبروں سے آدمیوں کو بذریعہ بارانِ حکمت وقدرت زندہ کر کے نکال دیں گے۔

۱۲ تا ۱۵- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے آپ کی تکذیب یہ کافر کرتے ہیں اور قیامت کو نہیں مانتے یونہی ان سے پہلے جو کافر گزرے انہوں نے اپنے اپنے پیغمبروں کی تکذیب کی (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی قوم نے نوح کو جھٹلایا، اصحاب رَس نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا (رس بقول بعض یمامہ کے پاس ایک کنواں ہے بعض ان کے پیغمبر شعیب علیہ السلام کو کہتے ہیں اور بھی کئی اقوال ہیں) ثمود نے (حضرت) صالح (علیہ السلام) کو، عاد نے (حضرت) ہود (علیہ السلام) کو، فرعون اور اس کی قوم نے (حضرت) موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کو، قوم لوط نے (حضرت) لوط (علیہ السلام) کو، اصحاب الایکہ نے (حضرت) شعیب (علیہ السلام) کو (الایکہ ایک سرسبز درخت بعض ان کو قوم شعیب کہتے ہیں) اور قوم تبع نے اپنے رسول کو (تبع حمیر کا بادشاہ تھا اور اس کا نام اسد بن معدی کرب تھا اور کنیت ابوبکر تھی، وہ مسلمان تھا بزرگ تھا، حضرت پر کئی سو برس پہلے ایمان لایا تھا۔ تبع بہ سبب کثرت اتباع کے اس کا لقب ہوگیا)۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سب قوموں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا حکمِ الٰہی نہ مانا، میری سزا اور میرا عذاب ان پر واجب ہوا، سب کو ہلاک کرڈالا، ہم نے لاکھوں قومیں پیدا کیں لاکھوں ماریں، پھر جب ہم نے اپنی

ع ۱ ۱۵ ۱۵

جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ

شبہ کرتے ہیں (حالانکہ اس میں شبے کی گنجائش نہیں) O اور بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو کچھ اس کا نفس (اس کے دل میں) وسوسے

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ

ڈالتا ہے وہ ہم سب کچھ جانتے ہیں' ہم اس سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں O جب کہ دو ملنے والے (نگران فرشتے اس انسان

الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ

سے) ملتے ہیں ایک اس کے دائیں اور ایک اس کے بائیں بیٹھتا ہے O جو لفظ وہ زبان سے بولتا ہے تو اس کے پاس ایک ہوشیار محافظ تیار رہتا ہے O

عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آئی (جن باتوں سے وہ منکر تھا وہ موت کے وقت سب ظاہر ہو جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے:) یہی تو وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا O

قدرت سے اپنی حکمت سے ایک بار پیدا کیا تو اب پھر دوبارہ زندہ کر دینا کون سا دشوار ہے' کیا ہم پہلے بنانے سے تھک گئے کہ اب عاجز ہو گئے نہیں بنا سکتے' جب یہ کوئی بات نہیں پھر قیامت لانا کیا مشکل ہے بلکہ یہ کفار قریش خواہ مخواہ پھر دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں اور نئی زندگی کا ان کو یقین نہیں آتا۔

۱۶- ہم نے آدمی کو پیدا کیا یعنی ہر آدمی کو یا خاص آدمی کو یعنی ابوجہل کو اور ہم جانتے ہیں جو اس کے دل میں وسوسے وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں اور خطرے گزرتے ہیں یعنی برے خطرے اور شبہے۔ آدمی ہمارا حکم نہیں مانتا اور خیالات پکاتا ہے' ہم کو غائب جانتا ہے حالانکہ ہم اس کے رگ گلو (شہ رگ) سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا علم' اس کی قدرت آدمی کو گھیرے ہوئے ہے' ہر ہر ذرّہ میں آدمی کے ہر رونگٹے میں جلوہ گر ہے پھر اس سے بھاگ کر آدمی کہاں جائے گا۔ ''حبل الورید'' وہ رگ ہے جو سینہ اور حلقوم میں ہے' آدمی کے دل سے نزدیک ہے' اس سے زائد کوئی رگ نزدیک نہیں' حبل الورید میں دو قول ہیں' اس کو جبل بھی کہتے ہیں ورید بھی۔

۱۷ تا ۱۸- بندہ خدا تعالیٰ کو دور جانتا ہے' خیال کرتا ہے کہ اس کی بری باتوں کو کون دیکھے گا' کون پرسش کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کے دو موکل فرشتے ہر دم ساتھ ہیں' وہ جو کام کرتا ہے اچھا یا برا وہ اس کو جھٹ پٹ لے کر دفتر نامۂ اعمال میں ٹانک لیتے ہیں' ایک سیدھی طرف ہے ایک الٹی طرف ہے' برابر بیٹھا ہوا اپنا کام انجام دے رہا ہے۔ آدمی اپنے منہ سے کوئی کلمہ نہیں نکالتا خواہ اچھا خواہ برا مگر کہ اس کے نزدیک لکھنے والا ایک نگہبان ہے حفاظت کرنے والا ہر وقت حاضر ہر وقت تیار۔ ادھر منہ سے بات نکلی ادھر درج نامۂ اعمال ہوئی' نہایت تیز اور اپنے کام میں مستعد ہے۔

۱۹- دنیا میں آدمی ان کو نہیں دیکھتا اور وہ آدمی سے باتیں نہیں کرتے مگر جب موت کی سکرات آئے گی اور روح نکلنے لگے گی اور جو کچھ سعادت یا شقاوت ہونی ہو گی ثابت و متحقق ہو جائے گی یعنی یا خاتمہ بالخیر ہو گا یا انجام بد ہو گا کفر پر مرے گا اس وقت آدمی ان کو دیکھے گا اور وہ کہے گا: اے فرزند آدم! دنیا میں تو اس دن سے بہت بھاگتا تھا اور موت سے بہت ڈرتا تھا' ناگواری ظاہر کرتا تھا مگر وہ آج آ ہی گئی۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝۲۰ وَجَاۗءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا

اور صور میں پھونکا جائے گا (اور کہا جائے گا:) یہ ہے (عذاب کے) وعدے کا دن O اور ہر جان (حساب کے لیے) اس طرح حاضر

سَاۗىِٕقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝۲۱ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا

ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک فرشتہ ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا O (اور اس سے کہا جائے گا کہ) تو اس سے غفلت میں رہا تو ہم نے

عَنْكَ غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝۲۲ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا

تجھ سے پردہ اٹھا لیا تو آج تیری نگاہ بہت تیز ہے O اور اس کے ساتھ رہنے والا فرشتہ (کراماً کاتبین میں سے)

مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝۲۳ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۲۴ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ

کہے گا: یہ (اس کا اعمال نامہ) میرے پاس موجود ہے O (فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) تم دونوں ہر ایک سرکش کافر، ہٹ دھرم، بھلائی سے بہت

مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۨ ۝۲۵ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي

روکنے والے، حد سے بڑھنے والے، شک کرنے والے کو جہنم میں ڈال دو O جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہرایا تو

۲۰ تا ۲۶- اور جب صور پھونکا جائے گا، قیامت ہوگی، سب مجمع حشر میں اکٹھے ہوں گے تو وہ دن جزاء اور سزا کا ہوگا، اولین و آخرین سب جمع ہوں گے، وہ دن جس کی خبر دہشت ناک سنائی گئی ہے ظاہر ہوگا یعنی روز جزاء۔ ہر آدمی زندہ ہوگا، اس کے ساتھ ایک سائق ہوگا جو اس کو لے جا کر دربار رب العزت میں کھڑا کرے گا یعنی فرشتہ بطور پیادہ (بقول بعض وہ فرشتہ کاتب سیئات یعنی برائیاں لکھنے والا ہوگا) اور ایک شہید یعنی گواہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے سب کاموں کی گواہی دے گا۔ بقول بعض وہ کاتب نیکیوں کا لکھنے والا ہے اور بقول بعض اس کا عمل صالح اور اعضاء اور جوارح۔ اس وقت آدمیوں سے خدا تعالیٰ یا فرشتے کہیں گے کہ اے فرزند آدم! آج کے دن سے تو غافل تھا، بالکل خیال نہ تھا، بے پروا تھا، نادان و جاہل تھا، آج وہ بے پردہ ظاہر ہے، ہم نے پردہ آنکھوں سے اٹھا دیا ہے، جتنے اعمال برے یا بھلے کیے ہیں وہ سب پیش نظر ہیں، آج تیری نظر تیز ہے، آج تجھ کو سب نظر آتا ہے، جتنی باتوں کو نہ مانتا تھا آج تو سب کو مانتا ہے اور ظاہر ظہور دیکھتا ہے، دنیا میں مانتا تو فائدہ ہوتا۔ جب وہ دربار میں حاضر ہوگا تو اس کا ساتھی کاتب اعمال نیک و بد اعمال خدمت میں پیش کر کے کہے گا: پروردگار! یہ جس قدر اعمال اس بندہ کا ہے میرے پاس حاضر ہے، یا یہ کہ اس بندہ کی طرف اشارہ ہے کہ اے رب! یہ وہ بندہ حاضر ہے جس پر تو نے مجھے مسلط و مقرر کیا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ اے فرشتے! ہر کافر کو جہنم میں ڈال دے یعنی اس قرین کو حکم ہوگا یا یہ خطاب مالک داروغہ دوزخ سے ہے یا سائق و شہید سے ہے، جو خدا تعالیٰ کو نہ مانتا تھا عنید تھا یعنی سرکش، نافرمان خود بھی ایمان سے متنفر اوروں کو بھی منع کرنے والا، اپنے بھائی بندوں، قرابت داروں کو اسلام سے روکنے والا، ظالم بدکار، حد سے گزرنے والا، خدا تعالیٰ پر افتراء اٹھانے والا، شک و شبہ میں گرفتار، وہ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ اور شریک بناتا تھا اور اس کے لیے لڑکا لڑکی شریک ثابت کرتا تھا تو ایسے کم بخت کافر کر پکڑ کر بہ ہزار ذلت عذاب شدید غلیظ دردناک میں

الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ

تم دونوں اس کو سخت عذاب میں ڈال دو O اس (کافر) کا ساتھی (شیطان) کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے اس کو (سرکش اور) گمراہ نہیں کیا تھا

كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ

بلکہ یہ خود ہی بڑی گمراہی میں پڑا ہوا تھا O اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے سامنے جھگڑا نہ کرو میں تم کو پہلے ہی ڈر سنا (کر خبردار

اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ

کر) چکا تھا O ہمارے یہاں بات نہیں بدلتی (ہمارے عذاب کا حکم نہیں بدل سکتا) اور میں بندوں پر ظلم بھی نہیں فرماتا ہوں (بلکہ ان کے اعمال

لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ ع يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ ۲ ع ۱۴ ۱۶

کی جزاء دیتا ہوں) O جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے: کیا تیرا پیٹ بھر گیا اور وہ عرض کرے گی نہیں کچھ اور زیادہ بھی ہے (تو اس سے میرا پیٹ

مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا

بھر دیا جائے) O اور پرہیزگاروں کے لیے جنت نزدیک لائی جائے گی اور وہ ان سے کچھ دور نہ ہوگی O (اور کہا جائے گا:)

ڈالا جائے گا‘ بقول بعض اس سے مراد ولید بن مغیرہ مخزومی ہے کہ نہایت اسلام سے روکنے والا تھا اور سارے ہی کافر مراد ہو سکتے ہیں۔

۲۷ تا ۲۹- جب کافر کو حکم دوزخ ہوگا تو اس کا قرین ہم نشین بولے گا کہ پروردگار! میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا (قرین سے مراد کاتب بدی ہے) جب کافروں کو دوزخ کا حکم ہوگا تو وہ کہے گا کہ اس فرشتہ نے جو چاہا لکھ لیا‘ جو باتیں بری میں نے کبھی نہ کیں وہ اس نے لکھ لیں اور اس نے جلد جلد خود ہی ایک ایک کی چار چار جوڑ لیں‘ تب وہ فرشتہ کہے گا کہ پروردگار! یہ جھوٹا ہے‘ میں نے اس پر گمراہی کی تہمت نہیں جوڑی تب اس کے اعضاء گواہی دیں گے اور وہ قائل ہوگا‘ یا قرین سے مراد شیطان ہمزاد ہے یعنی کافر کہے گا کہ مجھ کو شیطان نے بہکا دیا تب شیطان کہے گا: میں نے کچھ بھی گمراہ نہیں کیا تھا تو خود بڑی سخت گمراہی میں پڑا ہوا تھا‘ حق و ہدایت سے بہت دور تھا۔ اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تم سب دوزخ کو جاؤ میرے پاس مفت فضول جھگڑا نہ پھیلاؤ‘ اب جھوٹے حیلے حوالے بہانے ظاہر کرنے سے کیا فائدہ دنیا میں کیوں اسلام نہ لائے‘ میں نے تم کو اطلاع جزاء وسزا کی دے دی تھی اور میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تم کو اس دن سے ڈرایا تھا۔ میری تقدیر کا لکھا ہوا تو کبھی ٹلتا ہی نہیں یا یہ کہ آج جو تقدیر میں لکھا تھا ظاہر ہوگیا‘ اب کیا تغیر وتبدل ہوسکتا ہے‘ اب کئی کئی بار عذر کرنے حیلے ڈھونڈنے سے کیا نتیجہ ہوسکتا ہے‘ میں بندوں پر ظالم نہیں کہ مفت خواہ مخواہ بے گناہ ان کو پکڑ لوں بلکہ جس نے جو کیا ہوگا اس کی جزاء پائے گا۔

۳۰ تا ۳۵- بروز قیامت ہم کافروں کو دوزخ میں پہنچاتے جائیں گے اور دوزخ سے پوچھتے جائیں گے کہ کیوں اور بھی خواہش ہے اور بھی تجھ میں گنجائش ہے تو بھر گئی یا اور بھی کچھ چاہیے؟ وہ اس دن کہے گی کہ اور بھی جو کافر ہوں وہ بھی بھیج

مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ

یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر ایک توبہ کرنے والے (حکم الٰہی کو) یاد رکھنے والے کے لیے O جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرا اور متوجہ ہونے

وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿۳۳﴾ اِۨدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾

والا دل لے کر آیا O (اس کے لیے حکم ہو گا کہ) سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ' یہ ہے ہمیشہ رہنے کا دن O

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ

ان کو وہاں جو چاہیں گے ملے گا اور ہمارے پاس اور زیادہ بھی ہے O اور ان سے پہلے ہم نے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر دیا جو گرفت میں ان سے

قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾

زیادہ سخت اور طاقت ور تھے تو (عذاب کے وقت) شہروں میں دوڑتے پھرتے (اور بچنے کی کوشش کی) تو کیا (ان کو) کہیں (بھاگنے کی جگہ اور) پناہ مل سکی O

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ

بے شک اس میں اس کے لیے نصیحت ہے جس کا دل (ہوشیار) ہو یا متوجہ ہو کر کان

دیے جائیں (یعنی برابر لاؤ لاؤ کہے گی اور دریافت کرے گی کہ کافروں میں اور بھی کوئی رہا یا نہیں' اگر رہا ہے تو لاؤ۔ بعض استفہام انکاری مراد لیتے ہیں یعنی اب زیادتی کی گنجائش نہیں اب کہاں تک لوگ مجھ میں سمائیں گے میں بھر گئی' یہ اس وقت کہے گی جب کوئی کافر باقی نہ رہے گا) اور اس دن باغ جنت خدا تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لیے جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں سنوارا جائے گا۔ ان کے پاس روبرو پیش کیا جائے گا کہ جانے میں تکلیف نہ ہو وہ پاس کے پاس اپنے اپنے عیش کے محلوں میں چلے جائیں گے۔ یہ ثواب و کرامت اس کو ملے گی جو اواب ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والا' اس کی عبادت کی طرف ہر وقت متوجہ ہونے والا' ہر مشکل میں اس کی طرف رجوع کرنے والا اور حفیظ ہو گا یعنی خدا تعالیٰ کی عزت و جلال کو نگاہ رکھنے والا۔ خلوتوں میں اس سے ڈرنے والا' نمازوں کا پابند' جو خدا کو بے دیکھے خدا سے خوف کھاتا ہے اس کو مانتا ہے' اس کے لیے خالصاً اعمال صالحہ بجا لاتا ہے اور سچا اخلاق والا خضوع خشوع عجز و نیاز والا دل لے کر آیا ہے۔ تو ایسوں سے کہا جائے گا کہ تو اب عذاب سے سلامتی پا کر جنتوں میں داخل ہو اور خوش ہو کہ وہ دن ہے کہ عیش دائمی تم کو ملا ہے نہ نکلنا ہے نہ مرنا' وہ وہاں جو آرزو کریں گے جو مانگیں گے پائیں گے اور ہم اپنے پاس سے جو زائد دیں گے اس کا کہنا ہی کیا' ہر آن ہر لحظہ عیش و عشرت ثواب و کرامت میں گزرے گا۔

۳۶ تا ۳۷۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کفار مکہ نہیں مانتے نہ مانیں' ہلاک ہوں گے' ہم نے ان سے پہلے ہزاروں قومیں زمانہ ہائے گذشتہ میں ہلاک کر ڈالیں جو ان سے طاقت و عزت' شوکت اسباب و ہمت و دولت میں بدرجہا زائد تھیں' جنہوں نے تمام دنیا کے شہروں کو چھان ڈالا تھا' ہزاروں سفر کیے ہوئے تھے' بڑے بڑے تجارتوں کے محکمے قائم کیے تھے ان سب کو اپنے اپنے وقت پر ہلاک کر دیا' پھر کیا وہ ہم سے بچ کر کہیں بھاگ سکے یا ان میں سے کسی کا اب نام و نشان

شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ

لگائے O اور بے شک ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے چھ دن میں بنائے اور تکان (تھکاوٹ) ہمارے پاس بھی

اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ

نہ آئی O تو (اے نبی!) ان کی باتوں پر (جو آپ کے خلاف کہتے ہیں) صبر کیجئے اور آفتاب نکلنے سے پہلے بھی (فجر کے وقت) اور آفتاب غروب ہونے سے پہلے

بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ

(یعنی ظہر اور عصر کے وقت) اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے (یعنی نماز پڑھیے) O اور کچھ رات میں بھی (یعنی مغرب اور عشاء

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ

کے وقت) اس کی پاکی بیان کیجئے (نماز پڑھیے) اور ان پانچوں نمازوں کے بعد اور زائد نماز پڑھیے (یعنی نوافل) O اور (اے سننے والے!) تو آواز سننے کا منتظر رہ

مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾

جس دن کہ پکارنے والا قریب سے پکارے گا O جس دن کہ سب لوگ ایک چیخ کی آواز یقیناً سنیں گے یہی دن ہے (قبروں سے) باہر نکلنے کا O

باقی ہے۔ ان باتوں میں اور خود ان کی جانوں میں اس شخص کے لیے عبرت و نصیحت ہے جو عقل و فہم، سلیم دل والا ہے یا کان لگا کر غور سے بات سنتا ہے بشرطیکہ اس کا دل حاضر ہو اور دین و مذہب کو کھیل کود نہ جانتا ہو۔

۳۸ تا ۴۰۔ اے پیارے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو ان کے درمیان میں عجائب و غرائب مخلوقات ہیں سب کو چھ دن کے عرصہ میں بنایا اور ہم کو تکان لاحق نہ ہوئی، کچھ رنج و فکر و تعب نہ ہوا (ہر دن ہزار برس ایام دنیا سے تھا، پہلا اتوار کا اور آخری دن جمعہ کا) یہود کہتے تھے کہ جب جمعہ کو خدا تعالیٰ سب کچھ بنا کر فارغ ہو چکا تو تنگ آ کر گر پڑا اور آرام کے لیے لیٹ گیا اور ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر سو گیا، ان شیطانوں کا رد اترا کہ اس کی ذات لوازم جسم سے منزہ اور ہر عیب سے مبرا اور پاک ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ یہود کا یہ بیان سن کر حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا غصہ اور طیش آیا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافروں کو بے ہودہ باتیں بکنے دو صبر کرو، بعض کہتے ہیں کہ جب عرب کے پانچ قبیلوں نے مل کر استہزاء کی عادت ڈالی اور یہی کام اختیار کیا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صبر اختیار کریں، ابھی وقت انتقام نہیں آیا ہے اور اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں، تسبیح و تحمید تہلیل میں مشغول رہیں قبل طلوع آفتاب نمازِ صبح اور قبل غروب نماز ظہر و عصر اور رات میں نماز مغرب و عشاء اور بقول بعض نماز تہجد بھی ادا کریں اور سجود کے بعد تسبیح کریں یعنی فرائض کے بعد سنن و نوافل بھی پڑھیں بعض مغرب کی دو سنت بھی مراد لیتے ہیں۔

۴۱ تا ۴۵۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس دن کا حال سنو جس دن پکارنے والا نزدیک مکان سے پکارے گا (یا "استمع" بمعنی "انتظر" ہو یعنی اس دن کا انتظار کرو کہ اس دن کفار کو سزا ملے گی یعنی بروز قیامت یا بمعنی "اعمل" ہو یعنی اس دن

اِنَّا نَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ اِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾ یَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ

بے شک ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف (سب کو) پھرنا ہے O جس دن زمین ان سے پھٹ جائے گی تو

سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَ

لوگ دوڑتے ہوئے نکل آئیں گے یہ (لوگوں کا) اکٹھا کرنا ہم پر بہت آسان ہے (کچھ مشکل نہیں) O (اے نبی!) جو کچھ وہ (آپ کے خلاف) کہتے ہیں

مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ﴿۴۵﴾ ع ۳ ۱۶ ۱۷

ہم خوب جانتے ہیں اور آپ ان سے کچھ زبردستی کرنے والے نہیں تو آپ قرآن کے ذریعے اس کو نصیحت کیجئے جو میرے عذاب سے ڈرے O

سورۃ الذّٰریٰت مکیۃ ۶۷	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اٰیاتها ۶۰ رکوعاتها ۳
سورۂ ذاریات مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں ساٹھ آیات، تین رکوع ہیں

وَ الذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

قسم ہے بکھیر کر اڑانے والی ہواؤں کی O پھر بوجھ (بادل) اٹھانے والی ہواؤں کی O پھر بادلوں کو لے کر آہستہ چلنے والی ہواؤں کی O پھر حکم الٰہی کے مطابق

کے لیے عمل کرو اور مکان نزدیک سے بعض کے نزدیک یہ مراد ہے کہ اسرافیل صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر سب مردوں کو آواز دیں گے کہ او سونے والو! اٹھو اس سے زائد کوئی جگہ زمین سے نزدیک نہیں۔ بعض مکان قریب سے مراد یہ لیتے ہیں کہ قدموں کے نیچے سے آواز سنیں گے) اس دن مؤمن و کافر سب چیخ سنیں گے سچی اور واقعی یقینی اور وہ دن قبروں سے مردوں کے نکلنے کا ہوگا اس دن قیامت قائم ہوگی۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ہر بات پر قادر ہیں، ہم دنیا میں مارتے ہیں قیامت کو زندہ کریں گے، سب کا بازگشت ہماری طرف ہوگا مرنے کے بعد سب ہمارے پاس لوٹ کر آئیں گے۔ اس دن زمین جھٹ پٹ پھٹ جائے گی اور مردے قبروں سے نکل پڑیں گے، ہم سب کو ہانک کر جمع کریں گے، یہ بات یعنی اٹھانا اور جمع کرنا ہمارے نزدیک بہت آسان کام ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم جانتے ہیں جو یہ قیامت کے بارے میں لغو خیال پکاتے ہیں اور بے ہودہ باتیں کہتے ہیں، ہم سب کا بدلہ لیں گے تم ابھی ان پر مسلط اور چوکیدار نہیں ہو (اگر اس سے نفی جہاد نکلے گی تو یہ آیت جہاد سے منسوخ ہوگی کہ) آپ کسی کو مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ خواہ مخواہ ایمان لے ہی آئے، آپ تو ناصح ہیں، قرآن سے ان لوگوں کو ڈراؤ سمجھاؤ، جو میرے عذاب کی خبر سن کر دہشت کھائیں اور وعید کو سچا جانیں وہی لوگ آپ کی نصیحت قبول کریں گے جو مجھ سے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

سورۃ الذّٰریٰت

۱ تا ۶۔ قسم ہے ان تیز ہواؤں کی جو خاک اڑاتی پھرتی ہیں اور ادھر ادھر دوڑتی ہیں اور شہروں کو برباد کر دیتی ہیں، بخارات کو اٹھاتی ہیں، اور قسم ہے ان بادلوں کی جو بھاری بھاری بوجھ لاکھوں من پانی کا اٹھائے ہوئے ہوا میں معلق پھرتے ہیں، اور قسم ہے ان کشتیوں کی جو مزے مزے سے آہستہ آہستہ پانی میں ہزاروں من بوجھ لے جاتی ہیں ڈوبتی نہیں، اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو امور و احکام الٰہی خلق میں بانٹتے پھرتے ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل،

أَمْرًا ﴿۴﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَاءِ

بانٹنے تقسیم کرنے والی ہواؤں کی قسم O بے شک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ برحق ہے (یعنی قیامت) O اور بے شک جزاء اور سزا ضرور ہونے والی ہے O اور

ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ﴿۹﴾

آسمان کی قسم جس کے ستاروں کے سبب راستے نمودار ہیں O بے شک (اسی طرح) تم بھی مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو O اس (قرآن) کے ذریعے سے وہی

قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ﴿۱۰﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ﴿۱۱﴾ يَسْأَلُونَ أَيَّانَ

اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت میں ہی اوندھا ہونا ہے O اپنے دل سے گھڑ کر اٹکل پچو باتیں بنانے والے ہلاک ہو جائیں O جو غفلت کے نشے میں بھولے

يَوْمُ الدِّينِ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ﴿۱۳﴾ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَٰذَا

ہوئے ہیں O وہ (آپ سے) پوچھتے ہیں کہ انصاف کا دن کب ہوگا O جس دن وہ آگ پر بھونے جائیں گے O (ان سے کہا جائے گا:) اپنی شرارتوں کا مزہ

اسرافیل، عزرائیل کہ یہ خلق پر مؤکل ہیں، ان سب کی قسم ہے کہ اے بندو! جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی قیامت کا وہ ضرور آنے والی ہے اور وہ وعدہ یقیناً سچا ہے اور روزِ قیامت جس میں سب باتوں کا فیصلہ ہوگا، اچھی بری باتوں کی پاداش ملے گی، جزاء سزا ملے گی، ایک دوسرے کا حق دلوایا جائے گا ضرور ضرور آئے گا، اس میں کوئی شک نہیں۔

۷تا۹- قسم ہے آسمان کی جو حبک یعنی خوبصورتی والا ہے (''حبک'' بضمتین حُسن و جمال و زیب و زینت، استواری، مضبوطی، بلندی و رفعت والا ہے بعض ''حبک'' سے مراد راستے لیتے ہیں یعنی سڑکیں اور راہیں، بعض آفتاب، ماہتاب، ستارے مراد لیتے ہیں، بعض موج کہتے ہیں، جب پانی کو ہوا لہراتی ہے تو چھوٹی چھوٹی لہریں مثل بادلوں کے اٹھتی ہیں یا ہوا سے ریت میں دھاریاں پیدا ہو جاتی ہیں یا ''حبک'' سے مراد حلقے ہیں جیسے لوہے کی زرہ میں یا گھونگر والے بالوں میں۔ بعض کہتے ہیں کہ مراد آسمان ہفتم ہے) کہ اے اہل مکہ! تم مختلف خیالات و حالات میں ہو، کوئی تصدیق میں ہے کوئی تکذیب میں ہے، کوئی رسول کو کچھ کہتا ہے کوئی کچھ اور، حقیقت الامر یہ ہے کہ تم خود نہیں پھرتے بلکہ جو اس لائق نہیں ہوتا اور دوزخ کا سزاوار ہوتا ہے اور قسمت کا کھوٹا ہوتا ہے وہ اس مقدس مذہب سے پھیر دیا جاتا ہے یا یہ کہ جو گمراہی میں حق و ہدایت سے دور ڈالا گیا وہ اپنی طرح اوروں کو بھی روکتا ہے۔ ولید مخزومی، ابوجہل، ابی بن خلف، امیہ، منبہ سب لوگ رسول و قرآن سے خود بھی منکر تھے اور دوسرے لوگوں کو بھی دھوکے دے دے کر روکتے تھے ان کا اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۰تا۱۴- ان کفار کذابین جھوٹ بولنے والوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار ہے، یہ خیر اور بھلائی سے دور ہیں جو کافر جھوٹ اور بہتان اٹھاتے ہیں کہ رسول (معاذ اللہ) ایسے اور ایسے ہیں یعنی کوئی جادوگر کہتا ہے، کوئی کاہن، کوئی شاعر کہتا ہے اور لوگوں کو بہکاتے ہیں یعنی بنو مخزوم اور ولید بن مغیرہ وغیرہ غفلت و جہالت و نابینائی میں پڑے کھیل کود رہے ہیں، دنیا گزار رہے ہیں، قیامت کی خبر نہیں۔ بطور مسخرہ پن پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی اور ہم عذاب کب پائیں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کا جواب یہ ہے کہ قیامت اس دن آئے گی جس دن یہ لوگ آگ پر پیش کیے جائیں گے اور جلائے جائیں گے۔ یا یہ کہ عذاب دیے جائیں گے اور کھینچے جائیں گے، اس دن دوزخ کے فرشتے زبانیہ کہیں گے کہ تم آج عذاب

الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ

(آگ میں بھننا) چکھو یہی ہے وہ دن جس کی تم جلدی کرتے تھے O پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہوں گے O اپنے رب کی بخشش اور نعمیں لیے ہوئے

مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ

بے شک وہ اس سے پہلے نیکو کار تھے O وہ رات میں (عبادت کے سبب) کم سویا کرتے تھے O اور پچھلی رات

الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

کو (گناہوں کی) معافی چاہتے تھے O اور ان کے مالوں میں مانگنے والوں اور بے مانگنے والوں ہر ایک کا حصہ تھا O اور زمین میں

لِّلسَّآىِٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ

یقین کرنے والوں کے لیے (ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں O اور خود تمہارے اندر بھی تو کیا تم دیکھتے نہیں O اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور تمام

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ

وہ چیزیں جن کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے O اور آسمان اور زمین کے رب کی قسم! بے شک یہ (قرآن) اسی طرح حق ہے جیسا تمہارا آپس میں باتیں کرنا O (اے

چکھو اور دوزخ میں خوب جلو، یہ وہی چیز ہے جس کو دنیا میں تم نہ مانتے تھے اور جلدی کرتے تھے، بت پوجتے تھے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول و قرآن کا انکار کرتے تھے اس کا مزا چکھو۔

۱۵ تا ۱۹- بے شک جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، خدا سے ڈرتے ہیں، کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں وہ اس دن جنت کے عمدہ عمدہ باغوں میں ہوں گے، نہروں کے درمیان میں جلوس کریں گے جن میں صاف صاف آبِ شیریں رواں ہوگا، وہ نعمتیں ان کو خدا سے ملتی ہوں گی، ان کے لینے میں مزے اڑانے میں مشغول ہوں گے، یا یہ کہ جو متقی ہوں گے اور جو بات ان کے پاس خدا کے پاس سے آئی ہے اس کو اچھی طرح قبول کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں وہ جنت میں جائیں گے اس لیے کہ وہ پہلے دنیا میں محسن تھے، نیکیاں کرتے تھے، قول و فعل میں اخلاص برتتے تھے، وہ اللہ عزوجل کی یاد میں راتوں کو کم سوتے تھے، شب زندہ دار تھے، صبح سویرے اندھیرے سے اٹھ کر توبہ و استغفار میں مشغول ہوتے تھے، نماز ادا کرتے تھے۔ ان کے مال بند نہ رہتے تھے بلکہ ان میں فقیروں، محتاجوں اور مسکینوں کا حق بھی ہوتا تھا یعنی زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات دیتے تھے، اپنے مالوں میں فقیروں کا حق سمجھتے تھے، سائل وہ فقیر جو لوگوں سے مانگتے ہیں اور لوگ ان کو دیتے ہیں، محروم وہ جو کسی سے کچھ نہ مانگے اور اسے کچھ نہ ملے، یا وہ جو غنیمت کے حصہ سے محروم رہے یا وہ جس کے مال اور کھیت وغیرہ میں آگ لگ جائے یا عام تنگدست اور تنگ روزی یا جن کے پاس ایک دن کا بھی کھانا نہ ہو ان کو محروم کہا جاتا ہے۔

۲۰ تا ۲۳- زمین میں قدرت کی نشانیاں یقین رکھنے والوں کے لیے جو رسول و قرآن پر ایمان لائے ہیں بے پردہ ظاہر ہیں آدمی نباتات، حیوانات، پہاڑ معادن، دریا وغیرہ۔ اے آدمیو! خود تمہارے جسموں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی ہزاروں کھلم کھلا نشانیاں و علامات بینات موجود ہیں، تم اپنے آپ میں کیوں غور نہیں کرتے اور اپنے آپ کو کیوں نہیں دیکھتے، خدا پر دلیل

ع ۲۳/۱۸

وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

نبی!) کیا آپ کے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی O جب وہ ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس آئے تو سلام کیا ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی (جواب

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ

میں) سلام کیا (اور اپنے دل میں کہا) یہ لوگ اجنبی معلوم ہوتے ہیں O پھر ابراہیم اپنے گھر کی طرف گئے تو ایک فربہ بچھڑا (بھنا ہوا) لے آئے O پھر اسے ان کے

وقف لازم

قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ج فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ لا فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ

پاس رکھ کر کہا کہ تم کھاتے کیوں نہیں O (جب انہوں نے نہ کھایا) تو ابراہیم (علیہ السلام) اپنے جی میں ان سے ڈرے ان کے نہ کھانے کی وجہ سے آپ نے سمجھا

قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ز فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ

کہ یہ عذاب لانے والے فرشتے ہیں) فرشتوں نے کہا آپ نہ ڈریئے اور آپ کو ایک علم والے لڑکے (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی O اس پر ابراہیم (علیہ

بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ

السلام) کی بیوی (سارہ) خوشی سے چلاتی ہوئی آئیں پھر (عورتوں کی عادت کے مطابق) اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا اور (تعجب سے) کہنے لگیں: کیا بڑھیا اور بانجھ

عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

کے لڑکا پیدا ہوگا O فرشتوں نے کہا تمہارے رب نے یوں ہی فرمایا ہے (وہ جب چاہے اولاد دے سکتا ہے) بے شک وہ حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے O

چاہتے ہو تو تم خود دلیل ہو' اپنی ہستی کو' اپنے انقلابات اپنے حالات کو دیکھو امراض و مصائب' بلائیں' خوشیاں' عیش و راحت و آرام وغیرہ وغیرہ تغیرات کو دیکھو۔ خیال کرو کہ کھاتے کہاں سے ہو' وہ تو ایک سوراخ سے ہوا نکالتا ہے دو سوراخوں سے' بدن میں جو رگیں ہیں اور قوتیں ہیں ان کو غور سے دیکھو اور خدا کی خلقت و کرشمہ ہائے قدرت کی سیریں کرو۔ دیکھو کہ آسمان سے خدا رزق اتارتا ہے' اگر بارش نہ ہو تو تھوڑی سی مدت میں مر جاؤ مگر وہ رحمت سے تمہیں رزق دیتا ہے اور جس کا تم سے وعدہ ہے وہ بھی آسمان میں ہے یعنی جنت کہ وہ ساتویں آسمان میں ہے' آسمان سے پانی اتارتا ہے' 'فی السماء رزقکم '' کا مطلب ''علی رب السماء رزقکم '' ہے یعنی ہر بات خدا کے قبضہ میں ہے۔ پس اے آدمیو! قسم ہے اس اللہ پاک کی جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے کہ یہ بات حق ہے ایسے یقینی ہے جیسے تمہارا بولنا یقینی ہے یعنی قیامت میں اور مذہب اسلام کے سچا ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ یا مسلمانوں سے خطاب ہے کہ اے مسلمانو! جیسے وہ بات یقینی ہے جس کا تم اکثر ورد رکھتے ہو یعنی کلمہ طیبہ یونہی یہ بھی یقینی ہے کہ رزق آسمان میں ہر ایک شخص کا مقدر ہے' جو قسمت میں لکھا گیا اس سے نہ زائد ملے نہ کم۔

۲۴ تا ۲۷۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ پہنچا یا نہیں جن کی ابراہیم نے خاطر داری و تعظیم و تکریم کی تھی؟ ان کا قصہ یہ ہے کہ فرشتے ان کے پاس گئے' جبرائیل اور ان کے ساتھ دو فرشتے اور بعض کہتے ہیں کہ بارہ فرشتے آدمیوں کی صورت میں گئے اور جا کر کہا: سلام یعنی سلام بجا لائے' ابراہیم نے جواب سلام دیا اور کہا: تم

کون لوگ ہو یہاں کے باشندے تو معلوم نہیں ہوتے ہو اس لیے کہ یہاں سلام کا طریقہ اور ہے تمہاری صورتیں بھی اور ہیں اور ابراہیم ان کے کھانا کھلانے کی فکر میں اٹھ کر اپنے اہل خانہ کے پاس چلے گئے اور وہاں سے گائے کا یا بکری کا بچہ خوب عمدہ بھون کر جو نہایت فربہ اور تیار تھا لائے اور ان کے سامنے پیش کیا اور کہا: کھاؤ' انہوں نے کھانے سے ہاتھ روکا نہ کھایا تب وہ بولے کہ تم کھاتے کیوں نہیں' تم اس کا سبب کیوں نہیں بتاتے؟ ابھی سفر سے آئے ہو بھوکے ہو کھاؤ' جب نہ کھایا تو ابراہیم (علیہ السلام) ڈرے کہ کہیں چور' ٹھگ' دشمن نہ ہوں اس لیے کہ یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی کھانا نہ کھاتا تو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس کے دل میں کدورت وعداوت ہے اور اگر کھانا کھالیتا تب اطمینان ہو جاتا کہ دشمن نہیں ہے۔

۲۸ تا ۳۰- جب فرشتوں نے کہا کہ اے ابراہیم! آپ نہ ڈریں اور انہوں نے ایک علم والے لڑکے کی ابراہیم کو خوشخبری دی تو ان کی بی بی خوشی سے چیخ مار کر آگے آئیں اور پھر عورتوں کی عادت کے مطابق اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر تعجب سے کہنے لگیں کہ مجھ بڑھیا بانجھ کے لڑکا پیدا ہوگا؟ فرشتے بولے: تمہارے رب نے یونہی فرمایا ہے' وہ جب چاہے اولاد دے سکتا ہے' بے شک وہ حکمت والا' سب کچھ جاننے والا ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ

ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے فرشتو! آپ کس کام کے لیے آئے ہیں O انہوں نے کہا: ہم کو ایک

اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾

(گناہگار) مجرم قوم (قوم لوط) کی طرف بھیجا گیا ہے O تاکہ ہم ان پر گارے کے بنائے ہوئے سخت پتھر برسائیں O

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ

جو آپ کے رب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لیے نامزد کیے ہوئے رکھے ہیں O تو ہم نے ان بستیوں سے جو مسلمان تھے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَ

انہیں نکال لیا O اور ہم نے ان (بستیوں) میں صرف ایک ہی گھر مسلمانوں کا پایا (لوط علیہ السلام کا) O اور

تَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ

ہم نے ان (بستیوں) میں (ان کو ہلاک کرنے کے بعد) ان لوگوں کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں کچھ نشانیاں باقی رکھی ہیں O اور

۳۱ تا ۳۷۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہوگیا کہ یہ فرشتے ہیں جبرائیل وغیرہ ہیں اور بات چیت ہونے لگی تو ابراہیم نے ان سے پوچھا کہ اے فرشتو! خدا کے بھیجے ہوئے ہو تم دنیا میں کس کام کے واسطے آئے ہو مطلب کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم خدا کی طرف سے ایک قوم سرکش فاسق و فاجر مشرک گناہ گار کی طرف بھیجے گئے ہیں انہوں نے اعمال خبیثہ کر کے اپنے اوپر ہلاکت و عذاب واجب کر لیا ہے یعنی قوم لوط علیہ السلام۔ ہم اس لیے آئے ہیں کہ ان پر پتھر برسائیں جو پختہ پکی ہوئی مٹی کے بنے ہیں اللہ کے پاس ان کے واسطے تیار کیے گئے ہیں اور نشان لگا کر ان کے نام پر رکھے ہیں جو مسرف ہیں حد سے گزرنے والے مشرک ہیں وہ پتھر آسمان سے ان پر برسیں گے۔ مروی ہے کہ سرخ پتھر تھے سیاہ نشان کیے ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوط علیہ السلام کا خیال آیا کہ ان کا اس ہنگامہ میں کیا حال ہوگا فرشتوں نے کہا: اے ابراہیم (علیہ السلام)! ہم جب عذاب لائیں گے تو ان گاؤں شہروں سے جتنے آدمی مسلمان ہوں گے ان سب کو نکال دیں گے مگر ہم نے جو خیال کیا تو وہاں کوئی مسلمان ہی نہیں کوئی طاعت کا اقرار کرنے والا ہی نہیں سوائے ایک گھر کے کہ وہاں تو خدا کا ذکر بھی ہوتا ہے اور وہ تو مسلمان ہیں باقی سب مشرک ہیں یعنی لوط علیہ السلام کا گھر خود وہ اور ان کی دولڑکیاں زاعورا اور ریثا۔ لوط علیہ السلام اور ان کی لڑکیوں کو اس بستی سے باہر نکال کر جو عذاب اتارا تو تختہ تباہ کر دیا اور پتھر برسا کر ایسا حال کر دیا کہ آئندہ کو مدت تک عقل والوں عبرت پکڑنے والوں نصیحت ماننے والوں کو جو خدا کے عذاب الیم سے دنیا و آخرت میں ڈرتے ہیں عبرت ہو جائے تو پھر کوئی ایسا کام نہ کرے لوگ خدا کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

۳۸ تا ۴۰۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے میں بھی عجیب قدرت کی نشانیاں اور عبرت کے کرشمے ہیں کہ ہم نے ان کو اتنے بڑے ظالم بادشاہ فرعون کے پاس بھیجا بڑی قاہر زبردست دلیل دے کر یعنی ید بیضاء اور عصا۔ فرعون نے موسیٰ

مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى

موسیٰ (علیہ السلام کے قصہ) میں بھی (عبرت) ہے جب کہ ہم نے ان کو کھلی ہوئی سند دے کر فرعون کی طرف بھیجا O تو وہ (اپنے زور اور طاقت کے گھمنڈ پر) مع

بِرُكْنِهٖ وَ قَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ

اپنے لشکر کے پھر گیا اور کہنے لگا: یہ جادوگر ہے یا دیوانہ O تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑا اور ان کو دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ

فِی الْیَمِّ وَ هُوَ مُلِیْمٌ ﴿۴۰﴾ وَ فِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ﴿۴۱﴾

کو ملامت کر رہا تھا (مگر اس وقت کی ملامت کچھ کام نہ آئی) O اور (قوم) عاد (کے قصے) میں بھی (عبرت) ہے جب ہم نے ان کے اوپر سخت خشک آندھی بھیجی O

مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾ وَ فِیْ

وہ جس چیز پر گزرتی تھی تو گلی سڑی ہوئی چیز کی طرح چورا چورا کر دیتی تھی O اور (قوم) ثمود

ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ

(کے واقعہ) میں بھی (عبرت) ہے جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک دنیا برت لو O تو انہوں نے اپنے رب کا حکم ماننے

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَ هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ

سے سرکشی کی تو ان کو ایک زبردست کڑک نے آ لیا اور وہ دیکھتے ہی رہ گئے (اور ہلاک ہو گئے) O پھر نہ وہ اٹھ کر کھڑے ہی ہو سکے

(علیہ السلام) پر اور ان معجزوں پر ایمان لانے سے اپنے لشکروں اور قوت کے گھمنڈ میں منہ پھیرا اور مع کل لشکر کے انکار کیا اور کہنے لگا کہ موسیٰ (علیہ السلام) یا تو ساحر ہیں یا مجنون ہو گئے ہیں ان کے دماغ میں کچھ خلل آ گیا ہے۔ لہٰذا ہم نے ان کو دریا میں ڈال کر غرق کر دیا اور وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرتا رہا ہائے وائے مچاتا رہا مگر نفع کچھ نہ ہوا یا یہ کہ وہ خدا کے نزدیک مستحق ملامت تھا اور اس پر خدا کی طرف سے ملامت ہوئی۔

۴۱ تا ۴۲۔ اور ہود کی قوم عاد کے ہلاک ہونے میں بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے جب انہوں نے ہود کو کسی طرح نہ مانا تو ہم نے ان پر ایک تیز ہوا مسلط و مقرر کی پچھیا و سخت ہولناک طوفان نحوست والا۔ جس پر وہ ہوا کا طوفان گرتا اس کا نام و نشان نہ چھوڑتا اس کو خاک میں ملا دیتا تھا ہر شئے کی اور آدمیوں جانوروں وغیرہ کی یہ حالت ہو جاتی جیسے گلی ہوئی بوسیدہ ہڈیوں کی ہوتی ہے۔ غرض کہ وہ سب کے سب فنا ہو گئے اور انہوں نے سزا پائی۔

۴۳ تا ۴۵۔ اور صالح کی قوم ثمود میں بھی عجیب عبرت ہے جب انہوں نے کفر کیا اور صالح (علیہ السلام) سے معجزہ مانگا تو پتھر سے اونٹنی برآمد ہوئی مگر وہ کافر ہی رہے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور ان پر عذاب آنا لازمی ہو گیا۔ وہ عذاب کے مستحق ہو گئے۔ اس وقت ان سے صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ اب تم ہرگز نہ بچو گے پس چند ہی روز اور دنیا میں رہ لو اب بہت ہی جلد عذاب تم پر آ رہا ہے اب بھی اگر بچنا ہے تو عاجزی کرو توحید مانو مگر وہ ان سب باتوں کو کھیل کود جانتے تھے۔ انہوں نے اپنے پروردگار

قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ

اور نہ وہ بدلہ ہی لے سکتے تھے O اور ان سے پہلے (ہم) نوح کی قوم (کو ہلاک کر چکے تھے)

كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ ع وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ ع ۲ ۲۳ ۱

بے شک وہ بڑی نافرمان قوم تھی O اور آسمان کو ہم نے اپنی قدرت سے بنایا اور بے شک ہم وسیع قدرت والے ہیں O

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ

اور زمین کو ہم نے فرش بنایا تو ہم کیا ہی اچھا بچھانے والے ہیں O اور ہم نے ہر چیز کا

خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ

جوڑا پیدا کیا تاکہ تم دھیان کرو O تو (اے نبی! آپ ان سے فرمائیے کہ اے لوگو!)

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ۚ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ

اللہ کی طرف بھاگو بے شک میں تم کو اس کی طرف سے صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں O اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور شریک نہ ٹھہراؤ بے شک

کے حکم سے سرکشی کی اور انکار کیا' ان کو عذاب کی چیخ نے پکڑ لیا' وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ خدا کا عذاب اتر رہا ہے اور کلیجہ پھاڑ پھاڑ کر عزیز و قریب' دوست و آشنا مر رہے ہیں مگر ان میں اتنی طاقت بھی نہ تھی کہ کھڑے ہوتے یعنی کہیں کو بھاگتے یا روکتے یا روکنے میں ہاتھ پاؤں چلاتے یا اپنی اس قوت و شوکت سے مدد پاتے جس کا گھمنڈ تھا۔ کسی نے ان کی مدد نہ کی' وہ سب ہلاک ہو گئے۔ اور اس سے پہلے ہم نے نوح علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کیا بے شک وہ قوم بڑی نافرمان تھی۔

۴۶ تا ۵۱- اور ہم نے آسمان کو اپنی قدرت سے بنایا' جس قدر چاہا اس کو وسیع کر دیا۔ یا ''موسعون'' بمعنی ''قادرون'' ہو یا یہ معنی ہوں کہ ہم روزی دینے میں وسعت والے ہیں۔ ہم نے زمین کا بچھونا بچھایا' اس کو پانی پر پھیلایا پس خیال تو کرو کہ ہم کیا عمدہ فرش بچھانے والے ہیں۔ ہم نے ہر چیز سے جوڑے بنائے یعنی ایک دوسرے کے مقابل کوئی نیک ہے کوئی بد' کوئی مالدار ہے کوئی فقیر' گرمی' سردی وغیرہ وغیرہ اور قسم قسم کے میوے کہ تم خدا تعالیٰ کی مخلوقات میں نظر غور سے دیکھ کر عبرت پکڑو اور نصیحت مانو اور توحید کو یقین جانو۔ اے خدا تعالیٰ کے بندو! تم کو چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو یعنی اسی سے اسی کی طرف بھاگو یا یہ کہ اس کے عذاب سے ثواب کی طرف' معصیت سے طاعت کی طرف' شیطان کی طاعت سے رحمان کی طرف ماسوا سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ یہ پیغام پہنچا دیجیے اور کہہ دیجیے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو ڈرانے کے لیے بھیجا گیا ہوں جو تمہاری ہی زبان میں بفصاحت و بلاغت تم کو ڈراتا ہوں اور یہ بات کہے دیتا ہوں کہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ خوب سمجھ لو کہ میں تم کو پھر سمجھائے دیتا ہوں' اور ڈرائے دیتا ہوں تمہاری ہی بولی اور محاورہ میں صاف صاف تم کو پیغام الٰہی پہنچا کر ڈراتا سمجھاتا ہوں۔

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥١﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

میں تم کو اس کی طرف سے صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں O اسی طرح جب ان سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا

مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ

تو انہوں نے یہی کہا کہ یہ جادوگر یا دیوانہ ہے O کیا وہ ایک دوسرے سے یہی بات کہہ کر مرے

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ

تھے بلکہ وہ خود بھی سرکش لوگ ہیں O تو (اے نبی!) آپ ان سے منہ پھیر لیجئے تو آپ پر کوئی الزام نہیں O اور آپ سمجھاتے رہیے

الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا

بے شک سمجھانا ایمان لانے والوں کو فائدہ دیتا ہے O اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے بنایا

لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾

کہ وہ صرف میری ہی بندگی کریں O میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھانا کھلائیں O

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

بے شک اللہ تعالیٰ خود ہی بڑا روزی دینے والا زبردست قوت والا (اور) قدرت والا ہے O تو بے شک ان ظالموں کے لیے بھی

۵۲ تا ۵۵- یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جیسے آپ کی قوم آپ کو ساحر یا مجنون وغیرہ کہتی ہے یونہی ان سے پہلے کوئی رسول نہیں آیا جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو اور ساحر و مجنون نہ کہا ہو یعنی آپ کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ یہ بات ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے سب امتوں نے رسولوں سے یہی باتیں کہی ہیں' جو اگلے والوں کی باتیں تھیں وہ سب پچھلے کرتے ہیں۔ ان کے ایک ہی سے دل ہیں' کفر کی سب باتیں قریب قریب ہیں گویا اگلے پچھلوں کو وصیت کر گئے ہیں کہ جو ہم کہتے تھے وہی تم کہا کرو یہ نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ سب نافرمان' سرکش' گمراہ ہیں۔ پس یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کی طرف سے منہ پھیر لیجیے اور کنارہ کشی اختیار کیجیے ان کے کہنے کا برا نہ مانیے' آپ نے پیغام پہنچا دیا ہے اپنا کام پورا کر دیا ہے اب آپ پر کوئی اعتراض نہیں' آپ پر کچھ ملامت نہیں ہو سکتی۔ (اس کے بعد حکم جہاد نازل ہوا) یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خوب نصیحت کریں سمجھائیں اگر کافر نہ سمجھیں گے نہ سمجھیں' آپ کی نصیحت صرف مسلمانوں کو ہی نفع دے گی۔ کافروں کے نہ ماننے کی وجہ سے مسلمانوں کو نصیحت کرنا نہ چھوڑیں' آپ کی نصیحت سے ان کی اصلاح' ان میں محبت اور تقویٰ زائد ہوگا۔

۵۶ تا ۶۰- اور ہم نے جنات کو اور آدمیوں کو فقط اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ ہماری عبادت کریں' ہمارے احکام مانیں' میں نے ہی ان کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے کہ وہ توحید اختیار کریں۔ یا یہ کہ اس سے مراد اچھے ہوں یعنی اچھے آدمی اور جن عبادت ہی کے لیے پیدا ہوئے تھے چنانچہ وہ عبادت کرتے ہیں۔ میں نے سب کو پیدا کیا ہے' پھر میں نے ان کو اپنے فائدہ کے

ذَنُوۡبًا مِّثۡلَ ذَنُوۡبِ اَصۡحٰبِهِمۡ فَلَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيۡلٌ

عذاب کی ایک باری (اور وقت) مقرر ہے جیسا کہ ان سے پہلے ان کے کفر کے ساتھیوں کے لیے باری مقرر تھی تو مجھ سے عذاب کی جلدی نہ کریں O

لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ يَّوۡمِهِمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۰﴾ ع

تو کافروں کے لیے خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے O

(۵۲) سُوۡرَةُ الطُّوۡرِ مَكِّيَّةٌ (۷۶) — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — اٰيَاتُهَا ۴۹ رُكُوۡعَاتُهَا ۲

سورۂ طور مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انچاس آیات، دو رکوع ہیں

وَالطُّوۡرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ﴿۲﴾ فِىۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ﴿۳﴾ وَّالۡبَيۡتِ

کوہ طور کی قسم O اور اس کتاب کی قسم جو کھلے ہوئے ورقوں میں لکھی ہوئی ہے (لوح محفوظ یا قرآن اور باقی آسمانی کتابیں) O اور آباد گھر کی

الۡمَعۡمُوۡرِ ﴿۴﴾ وَالسَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِ ﴿۵﴾ وَالۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ

قسم (جو فرشتوں کا قبلہ ہے) O اور اونچی چھت (آسمان) کی قسم O اور جوش دیے ہوئے سمندر کی قسم O بے شک آپ کے رب کا

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنۡ دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَّوۡمَ تَمُوۡرُ السَّمَآءُ مَوۡرًا ﴿۹﴾ وَّ

عذاب (کفار پر) ضرور ہو کر رہے گا O اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں O جس دن آسمان زور سے ہلیں گے O اور پہاڑ (ہوا میں)

لیے نہیں بنایا یا میں ان کو اس بات کی تکلیف نہیں دیتا کہ وہ اپنی روزی آپ پیدا کریں یا یہ مجھ کو رزق پیدا کرنے میں مدد دیں۔ اللہ تعالیٰ تو خود سب کا پیدا کرنے والا ہے سب کا روزی رساں ہے اپنے دشمنوں کی ہلاکت، تباہی پر قادر ہے اور نہایت سخت طاقت و شدت وقدرت والا ہے۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اطمینان و یقین رکھیں یہ لوگ جو گستاخیاں کرتے ہیں تو ان ظالم سرکش کفار مکہ وغیرہ کی باتوں کی پاداش اور پوری پوری سزا ان کو مل کر رہے گی جبکہ ان سے پہلے جو کافر گزر چکے ہیں ان کو سزا ملی ہے عذاب پر عذاب سزا پر سزا پے در پے جیسے زمین کو پانی دیتے ہیں ڈول پر ڈول، اب ان کو چاہیے کہ جلدی نہ کریں جتنی دیر ہو رہی ہے غنیمت جانیں اور سوچیں سمجھیں۔ سخت افسوس ہے ان پر جو کافر ہیں۔ رسول، قرآن پاک کو نہیں مانتے اس دن کا جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی روز قیامت کا انکار ہی کر رہے ہیں۔

سورۃ الطور

یہ پوری سورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔

ا تا ۱۰۔ قسم ہے طور کی (طور وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حق تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا۔ اس کا نام زبیر تھا اور لغت سریانی وقبطی میں ہر پہاڑ کو طور کہتے ہیں) اور قسم ہے کتاب مسطور کی۔ جو صاف صاف کھلے ہوئے صحیفہ میں لکھی ہے۔ (کتاب مسطور سے مراد یا قرآن پاک ہے یا لوح محفوظ جس میں احوال بنی آدم مندرج ہیں یا بندوں کے نامہ اعمال مراد ہیں جن کو بندے بروز قیامت پڑھیں گے) اور قسم ہے بیت معمور کی۔ (بیت معمور یعنی

تَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝١٠ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ الَّذِيْنَ

اڑتے پھریں گے ○ تو اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے ○ جو نکتہ چینیوں

هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝١٢ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝١٣

وقف لازم

میں کھیل رہے ہیں ○ جس دن وہ آتش جہنم کی طرف دھکے دے کر دھکیلے جائیں گے ○

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝١٤ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا

(ان سے کہا جائے گا:) یہی وہ آگ ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے ○ تو پھر کیا یہ جادو اور نظر بندی ہے

تُبْصِرُوْنَ ۝١٥ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا

یا تمہیں سوجھتا ہی نہیں ○ اس آگ میں جاؤ صبر کرو یا نہ کرو سب تمہارے لیے برابر ہے تمہیں تمہارے

آباد گھر' چھٹے یا ساتویں آسمان میں ایک گھر ہے' فرشتوں کا قبلہ ہے' خاص اس کعبہ کے جو زمین میں ہے مقابلہ پر ہے' اس کعبہ کے اوپر عرش تک اور نیچے تحت الثریٰ تک سب حرم کعبہ ہے۔ (۱) ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر لوٹ کر نہیں آتے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں سمیت اس کو بنایا تھا' وقت طوفان نوح آسمانوں پر اٹھا لیا گیا' اس کا نام صرح ہے کعبہ کے مقابل۔) اور قسم ہے بلند چھت یعنی آسمان کی جو سب چیزوں سے بلند ہے اور قسم ہے بھرے ہوئے دریا کی (بحر مسجور سے مراد وہ دریا ہے جو ساتویں آسمان کے اوپر عرش اعظم کے نیچے رواں ہے' اس کو بحر الحیوان بھی کہتے ہیں' قیامت کے دن سب مردے اس کے ذریعے سے زندہ ہوں گے' قبروں پر اس سے مینہ برسایا جائے گا' وہ اٹھ کھڑے ہوں گے' بعض کہتے ہیں کہ ایک دریا ہے جس کو آگ کا جوش دیا جاتا ہے' وہ گرم آگ ہو رہا ہے' بروز قیامت جہنم میں اس کا منہ کھولا جائے گا تاکہ جہنم تیز ہو جائے اور بھی اقوال ہیں) ان سب کی قسم! آپ کے پروردگار کا عذاب یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ضرور واقع ہو کر رہے گا اور ضرور آئے گا جس میں کوئی شبہ نہیں۔ جس کا کوئی دفع کرنے والا ہی نہیں۔ اس دن آئے گا کہ جس دن آسمان سب کو لے کر چکی کی طرح پلٹا کھائے گا اور پھٹ جائے گا' سب مخلوق ایک دوسرے میں گھس جائے گی۔ پہاڑ' بادلوں کی طرح دھنی ہوئی اون کی طرح ہو کر ہوا میں اڑیں گے۔

(۱) یعنی زمین سے عرش تک اور زمین و آسمان کی فضا میں اور زمین کے نیچے تحت الثریٰ تک کہیں بھی نماز پڑھی جائے تو کعبہ کی سمت ہی کی طرف ہوگی۔ مثلاً ہوائی جہاز وغیرہ میں پڑھیں تو قبلہ کی سمت ہی کی طرف ہوگی عرش تک ساری فضا کعبہ ہے۔ قادری غفرلہ

۱۱ تا ۱۶۔ اس دن یعنی بروز قیامت ان لوگوں کے لیے جو رسول و قرآن پاک کو جھٹلاتے تھے' توحید و بعث کو نہ مانتے تھے یعنی ابوجہل وغیرہ سخت افسوس و حسرت والا عذاب ہوگا' وہ لوگ جو دنیا میں خرافات باتوں میں غور و فکر کیا کرتے تھے' سچی باتوں کے ساتھ مذاق اڑاتے تھے' حق و یقین کو کھیل جانتے تھے۔ وہ ایسا دن ہوگا کہ یہ لوگ دوزخ کی آگ میں دھکے دے کر ڈالے جائیں گے اور ذلت و خواری سے کھینچے جائیں گے یعنی زنجیروں میں جکڑ کر گھسیٹ گھسیٹ کر مار مار کر منہ کے

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّنَعِيۡمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمۡ

کرتوتوں کا ہی بدلہ دیا جاتا ہے O بے شک پرہیزگار باغوں اور نعمتوں میں چین کرتے ہوں گے O اپنے رب کی بخشش پر خوش وخرم

رَبُّهُمۡ‌ ۚ وَوَقٰٮهُمۡ رَبُّهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓــئًۢا بِمَا كُنۡتُمۡ

ہوں گے اور ان کا رب ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا O (ان سے کہا جائے گا کہ) اپنے (نیک) اعمال

تَعۡمَلُوۡنَ ۙ‏ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـــِٕيۡنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصۡفُوۡفَةٍ‌ ۚ وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ

کے بدلے (جنت میں) مزے سے کھاؤ پیو O قطار سے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم بڑی آنکھوں

عِيۡنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ بِاِيۡمَانٍ اَلۡحَـقۡنَا بِهِمۡ

والی خوبصورت حوروں سے ان کا نکاح کر دیں گے O اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی تو

ذُرِّيَّتَهُمۡ وَمَاۤ اَلَـتۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَمَلِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ‌ ؕ كُلُّ امۡرِیءٍۢ بِمَا كَسَبَ

ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے اعمال میں سے ہم سے کچھ کمی نہ کریں گے' ہر آدمی اپنے اپنے کیے

بل ان کو دوزخ میں پھینکیں گے۔ جب وہاں پہنچیں گے تو زبانیہ فرشتے دوزخ کے کہیں گے کہ یہی وہ آگ ہے جس کا تم دنیا میں انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو جھٹلاتے تھے' ان کو جادو بتاتے تھے کہ یہ جادو ہے نظر بندی ہے حقیقت میں کچھ نہیں۔ کیا یہ یعنی روز قیامت یا عذاب دوزخ جب تم پیغمبروں کو جب وہ معجزے دکھاتے تھے کہتے تھے کہ نظر بندی ہے کہیں دوزخ تو نظر بندی نہیں ہے' اب سب غرور کی باتیں تمہاری مٹ گئیں لو اب دوزخ میں جلو خواہ صبر کرو خواہ نہ کرو سب برابر ہے' اب تو یہیں رہنا ہے' جی میں آئے تو چیخو' چلاؤ جی میں آئے تو چپ پڑے رہو' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظلم نہیں ہے بلکہ یہ تمہارے اپنے ہی اعمال ہیں جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے اور اب تم کو انہی اعمال کا بدلہ دیا جا رہا ہے جو مل رہا ہے۔

۱۷ تا ۲۰- پھر اچھوں کا حال بیان کیا کہ جو لوگ شرک وکفر فواحش سے بچتے ہیں' اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں وہ اس دن باغات پر بہار میں ہوں گے' چشمے بہتے ہوں گے' ان کے پروردگار نے ان کو جو نعمتیں عیش ولذتیں دی ہوں گی ان میں مشغول ومصروف ہوں گے' خوشیاں مناتے ہوں گے' اس کا شکر ادا کرتے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو دوزخ سے بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ اے میرے اچھے بندو! جنت میں جو چاہو کھاؤ جو چاہو پیو میوے مزیدار نہریں خوشگوار سب موجود ہیں جو کام دنیا میں کرتے تھے اس کے بدلہ میں آج عیش لوٹو۔ مبارک وسلامت اب نہ موت ہے نہ نکلنا' نہ گناہ۔ وہ جنت کے تخت اور مسہریوں پر صف بہ صف آپس میں برابر برابر بادشاہوں کی طرح تکیہ لگائے بیٹھیں گے۔ ہم نے ان کا خوبصورت عورتوں نور سے بنی ہوئی سپید رنگ' بڑی آنکھوں والیوں سے نکاح کیا ہوگا' ان سے وہ لذتیں اٹھائیں گے۔

۲۱- جو لوگ رسول وقرآن پاک پر سچے دل سے ایمان لائے ہوں گے اور ان کی اولاد نے ان کا اتباع کیا ہوگا تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے باپوں کے ساتھ جنت میں ملا دیں گے۔ اگر ماں باپ کے مراتب جنت میں برتر ہوں گے اور

رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ

کا پابند ہوگا O اور ہم ان کو پے درپے میوے اور جس چیز کا وہ گوشت چاہیں گے عطا فرمائیں گے O وہ ایک دوسرے سے ایسی

فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

شراب کے پیالے لیں گے جس میں نہ (بکواس اور) بے ہودگی ہوگی اور نہ گناہ کی باتیں O اور ان کے اردگرد (ان کے خدمت گار) ایسے

كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

خوبصورت لڑکے پھریں گے گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہیں O اور وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے بات کرنے کو متوجہ ہوں گے O

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا

کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے (دنیا کے) گھروں میں (اللہ تعالیٰ کے) ڈر کے مارے سہمے رہتے تھے O تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں

اولاد گناہ گار ہوگی' ان کے درجے پست ہوں گے تو اللہ تعالیٰ باپوں کی خوشی کے لیے اولاد کے مرتبہ کو بلند کر دے گا۔ یا یہ کہ جو اولاد نابالغی کی حالت میں مرگئی ہوگی ان کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا اور انہی درجوں میں جہاں ان کے ماں باپ ہوں گے۔ اس صورت میں ''بایمان'' سے مراد روز میثاق ہوگا کہ مسلمانوں کے بچے بھی مسلمان ہیں حکماً تبعاً۔ یا یہ مطلب ہو کہ جب مسلمان جنت میں جائیں گے اور ان کی بالغ اولاد کو ہم جنت میں ایمان کے سبب سے بلند مراتب دے دیں گے تو ہم کسی کا عمل کم نہ کریں گے یعنی اولاد کو جو والدین کے درجہ پر پہنچائیں گے تو اس سبب سے ان کے والدین کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی' بلکہ وہ تو خدا تعالیٰ کا فضل و رحمت ہے۔ ہر گناہ گار اپنے اپنے عملوں میں قید ہوگا یعنی یہ نہ ہوگا کہ ایک کا گناہ دوسرے پر ڈال دیا جائے' پھر ان میں جو خدا تعالیٰ چاہے گا ویسا حکم فرمائے گا۔

۲۲ تا ۲۴۔ ہم نے اہل جنت کو طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کے گوشت جن جانوروں کے چاہیں گے دیے ہوں گے۔ آپس میں بیٹھ کر شراب طہور کے دورے کریں گے اور ساغر بھر بھر کر آپس میں ایک دوسرے کو دیں گے' خوب پئیں گے اور پلائیں گے۔ اس شراب مصفی میں درد شکم' قراقر' نشہ' بے ہودہ بکنا نہ ہوگا' پاک صاف شربت ہوگا' جھوٹی بات منہ سے نہ نکلے گی ہاں تسبیح وتہلیل کا شوق بڑھ جائے گا' ان پر سر مو گناہ نہ ہوگا' آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہیں گے بلکہ محبت وتحمل اور زیادہ ہوگی۔ ان کی خدمت میں خوبصورت لڑکے پھرتے ہوں گے ایسے صاف شفاف جیسے موتی ہوتا ہے جو سیپی کے اندر محفوظ رہتا ہے۔

۲۵ تا ۲۸۔ جنت میں مسلمان دنیا کی باتیں کریں گے کہ کیا کیا کام کرتے تھے' آپس میں پوچھیں گے کہ ہم جنت میں دنیا سے کیوں آئے' تب ایک دوسرے سے کہے گا کہ سب برکت اسلام کی ہے جو ہم اپنے گھروں میں دنیا میں یہاں آنے سے پہلے خدا کے عذاب سے ڈرا کرتے تھے اور گناہوں سے توبہ کیا کرتے تھے۔ اس کے بدلہ میں خدا نے ہم پر احسان کیا ہے' گناہ بخشے' رحمت کی' جنت دی' ہم کو عذاب سے محفوظ رکھا یعنی عذاب آتش دوزخ سے۔ ہم اس مغفرت و رحمت ملنے سے پہلے اسی کی پوجا کرتے تھے' موحد تھے' اس نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ جنت ملے گی سو آج اس نے اپنا وعدہ پورا کیا' وہ بڑا ہی

ع ۲۸ ۳

عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع

(جہنم کی) لو کے عذاب سے بچالیا O بے شک ہم اپنی پہلی (دنیا کی) زندگی میں اس کی عبادت کرتے تھے بے شک وہ بڑا احسان کرنے والا (اور) مہربان ہے O

فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

تو (اے نبی!) آپ نصیحت کیے جائیں کیونکہ آپ اپنے رب کی عنایت سے نہ کاہن ہیں نہ دیوانے O کیا وہ لوگ (آپ کی نسبت)

شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ

کہتے ہیں کہ آپ شاعر ہیں ہم ان کے لیے زمانے کی گردش کے منتظر ہیں O (اے نبی!) آپ فرمائیے: ہاں تم انتظار کیے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ

الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ ؕ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ ج

انتظار میں ہوں (کہ کس پر بلا نازل ہوتی ہے) O کیا ان کی عقلیں ان کو یہی (مخالف کی) باتیں سکھاتی ہیں یا وہ خود (شریر اور) سرکش ہیں O

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ ج فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ

یا وہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن رسول کریم نے خود بنالیا ہے (ہرگز نہیں) بلکہ ان کو یقین نہیں آتا (کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے) O تو اگر وہ (اپنی بات میں) سچے ہیں تو اس

سچا' وعدہ کا وفا کرنے والا اور مسلمانوں پر رحم کرنے والا ہے کہ ہم پر رحم کیا۔

۲۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو مواعظ قرآنیہ سنا کر نصیحت کیجیے اور آپ غمگین نہ ہوں' آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے پروردگار کی نعمت پھیلانے میں یعنی اشاعت اسلام وقرآن میں نہ کاہن ہیں نہ مجنون ہیں کہ جنون کے ذریعہ سے آئندہ کی بات بتاتے ہوں یا مرگی وغیرہ کا یا کسی بیماری کا دورہ ہوتا ہو اس میں بے اختیار آپ کچھ بتاتے ہوں' آپ تو بذریعہ وحی لوگوں کو کلام الٰہی پڑھ کر اس کے مطالب سمجھاتے ہیں۔

۳۰ تا ۳۱- اے حبیب اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلکہ یہ کفار آپ کے حق میں یہ کہتے ہیں کہ وہ پیغمبر خدا نہیں ہیں بلکہ شاعر ہیں' دماغ والے ہیں اچھی نثر یعنی قرآن کی عبارت اپنے دل سے جوڑ کر خدا پر بہتان باندھ لیا ہے اور ایسے شاعر بہت گزر گئے مر گئے' ہم ان کے مرنے کا انتظار کرتے ہیں' عنقریب موت کی سختیاں آ کر پکڑ لیں گی' سب وعدے غلط ہو جائیں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ اے ابوجہل وغیرہ کافرو! تم میری موت کا انتظار کرو میں بھی تمہاری موت کا انتظار کرتا ہوں کہ عنقریب تم پر عذاب آتا ہے اور تم ہلاک ہوتے ہو چنانچہ بروز بدر وہ سب فنا ہو گئے اور حضرت کا دین مقدس قیامت تک باقی رہے گا نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا نہ مٹا ہے نہ مٹے گا۔

۳۲ تا ۳۴- کیا ان کافروں کو ان کی عقلیں ان مہمل لغو بے ہودہ باتوں کا حکم کرتی ہیں' کیا کوئی عقل والے کے کام ہیں کہ سچے مقدس مذہب کو دیدہ ودانستہ چھوڑتے ہیں' خدا کے سچے رسول کی تکذیب وایذاء برتتے ہیں اور باتیں ان کی نسبت غلط اور جھوٹی کرتے ہیں۔ تو تعجب ہے کبھی شاعر کہتے ہیں کبھی مجنون بتاتے ہیں' یہ دونوں باتیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں تو ایسے متزلزل بے ہودہ خیالات کیا عقل سے سرزد ہوتے ہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ قوم بڑی سرکش ہے' یہ لوگ معصیت کی پروا

اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

(قرآن) کی مثل سب مل کر کچھ کلام (ایک چھوٹی سی سورت کے برابر) تو بنا لائیں O کیا وہ بغیر کسی اصل کے آپ ہی بن گئے ہیں یا وہ کسی چیز کے پیدا کرنے

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ

والے ہیں (ہرگز نہیں) O کیا انہوں نے آسمان اور زمین پیدا کیے ہیں (ہرگز نہیں) بلکہ ان کو یقین ہی نہیں (کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے) O کیا ان کے

رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ

آپ کے رب کے خزانے ہیں یا وہ ان پر نگہبان ہیں (خود مختار ہیں جس کو چاہیں دے دیں جس کو چاہیں نہ دیں) O کیا ان کے پاس سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ

نہیں کرتے، خدا سے نہیں ڈرتے۔ کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے جی سے بنا لیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ دیدہ و دانستہ ایمان نہیں لاتے اور نہ ایمان لائیں گے اس لیے کہ ان کی قسمت میں ایمان نہیں۔ اگر ان کا یہ خیال ہے کہ یہ قرآن اپنے دل سے بنایا گیا ہے خدا کا نہیں تو ان کو چاہیے کہ وہ بھی اس جیسا قرآن فصیح و بلیغ دل کھینچنے والا اپنے دل سے تصنیف کر کے پیش کریں اگر اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ کہ یہ بھی تو بڑے بڑے عالی دماغ فصحاء ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور یہ سب مل کر بھی اس کی ایک چھوٹی سی سورت کی مثل بھی بنا نہیں سکے نہ بنا سکتے ہیں۔ پھر اس کی مخالفت کر کے اپنے آپ کو کیوں جہنم میں جھونک رہے ہیں۔

۳۵ تا ۳۹۔ یہ کافر جو اتنا غرور و سرکشی کرتے ہیں تو یہ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں، کیا یہ کوئی انوکھے آدمی ہیں، بے کسی چیز کے یعنی بے ماں باپ کے پیدا ہو گئے ہیں، وہی ہیں جو اپنے ماں باپ کے صلب و رحم میں نطفہ تھے پھر ذرا ذرا سے بچے ہوئے پھر خدا نے عقل دے دی (یا ''من غیر شیءٍ'' کا مطلب یہ ہو کہ کیا یہ بے پیدا کرنے والے کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں جو پیدا کرنے والے کا حق نہیں سمجھتے) یا ان کو یہ دعویٰ ہے کہ یہ خود اپنوں اور غیروں کے خالق ہیں، کیا آسمان و زمین پیدا کرنے والے یہی ہیں جو ان کے خالق کے حکم سے سرکشی کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں کوئی بات نہیں، صرف اتنی بات ہے کہ بدگمان آدمی ہیں، یقین نہیں رکھتے، رسول و قرآن کی تصدیق نہیں کرتے۔ یہ جو کہتے ہیں کہ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیوں رسول بنے ان کو یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ یہ کون ہیں، کیا ان کے ہاتھوں میں قدرت کے خزانے اور پروردگار کی بے شمار نعمتیں ہیں۔ بارش، رزق، پھل، پھول، نبوت و رسالت وغیرہ، یا یہ کوئی قدرت کے کارخانوں کے داروغہ ہیں کہ جو چاہیں کریں، سب قدرت رکھتے ہیں؟ کیا خدا نے ان کو اپنے قدرت کے کارخانوں پر مسلط و مقرر کر دیا ہے، ان کو حاکم با اختیار بنا دیا ہے کہ خدا کی حکمتوں میں چون و چرا کریں کہ فلاں رسول کیوں نہیں ہوا اور فلاں کیوں ہوا۔ یہ جو آسمانی خبروں کا انکار کرتے ہیں اور گواہیاں دیتے ہیں کہ وحی کوئی شئے نہیں تو یہ کس سبب سے کہتے ہیں، کیا ان کے پاس کوئی نقلی یا عقلی دلیل ہے۔ یا ان کے پاس کوئی ایسی سیڑھی ہے کہ جس کے ذریعہ سے یہ آسمان پر جا کر وہاں کی خبریں سب دریافت کر آتے ہیں اگر ایسا ہے تو اس کا دعویٰ کرنے والا اور سن کر آنے والا اپنے دعوے پر کوئی سچی دلیل لائے جس سے حق و باطل کا فرق ظاہر ہو جائے یعنی جیسے رسول اللہ معجزات جو دلائل قاطعہ وقطعیہ صدق رسالت میں ظاہر کرتے ہیں اس کے مقابلہ میں کوئی اور معجزہ دکھائے۔ کیوں اے بے وقوف کافرو! کیا خدا تم سے بھی گیا گزرا ہوا ہے کہ اس کے لیے لڑکیاں بتاتے ہو اور خود ان کے

مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ

پاس (آسمانی باتیں) سن آتے ہیں پھر ان میں جو سننے والا ہو تو کوئی روشن سند پیش کرے O کیا اس کے لیے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے O کیا (اے

اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾

نبی!) آپ ان سے اس (تبلیغ) پر اجرت مانگتے ہیں تو وہ اس کے تاوان سے دبے جاتے ہیں O کیا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے تو وہ (آپ کے خلاف) حکم

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ

لگاتے ہیں O یا وہ (آپ پر) کوئی داؤ چلانا چاہتے ہیں تو کافروں ہی پر ان کے داؤ کا وبال پڑنا ہے O یا اللہ کے سوا

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا

ان کا کوئی اور معبود ہے، اللہ ان کے شرک کرنے سے پاک ہے O اور (ان کی ہٹ دھرمی اس حد کو پہنچی ہے کہ) اگر وہ آسمان کا

مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى

کوئی ٹکڑا بھی گرتا دیکھیں گے تو کہیں گے: یہ تو گہرا بادل ہے O تو (اے نبی!) آپ ان کو (ان کی لغویات میں)

يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ

چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس میں وہ بے ہوش ہوں گے O اس دن ان کا کوئی

نام سے جلتے ہو اور اپنے لیے لڑکے بتاتے ہو یعنی تم اتنے تو بے وقوف ہو اور تم کو اس قدر غرور و سرکشی ہے۔ خدا کے لیے ناقص کم درجہ کی اولاد ثابت کرتے ہو یعنی لڑکیاں اور اپنے لیے لڑکی ہونا ذلت سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو اولاد و شریک سے پاک ہے۔

۴۰ تا ۴۳۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ اس قدر دلائل واضح دیکھ کر کیوں ایمان نہیں لاتے' کیا تم ان پر ایمان کے بدلے میں کوئی مزدوری یا انعام مانگتے ہو جس کے بوجھ کے مارے یہ دبے جاتے ہیں اور ایمان پر ان کو تاوان دینا پڑتا ہے کہ اس سے بھاگتے ہیں۔ یا یہ بات کہ ان کے پاس غیب کا لکھا ہوا نوشتہ ہے لوح محفوظ کا حال معلوم ہے کہ ہرگز مر کر نہ اٹھیں گے اور اس لوح محفوظ سے جو چاہتے ہیں لکھ لیتے ہیں۔ یا اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کوئی چالاکی فریب مکر کرنا چاہتے ہیں اور آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں تو اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! خوب سمجھ لو کہ ان کا مکر تم کو کچھ ضرر نہیں دے سکتا' یہ کافر خود ہی ایسا دھوکہ کھائیں گے کہ یاد کریں گے یعنی مکر کا بدلہ ملے گا چنانچہ بروز بدر سب مقتول ہو گئے۔ یہ خدا کے عذاب سے کیوں نڈر ہیں' کیا ان کا کوئی دوسرا خدا ہے کہ وہ ان کو بچا لے گا۔ سبحان اللہ! یہ بات ناممکن ہے کہ خدا کا کوئی شریک ہو وہ تو نرالا و یکتا ہے' ان کی شرک کی باتوں سے برتر ہے' ان کی شرک کی باتوں سے وہ بے زار ہے اور وہ متعال بہت بلند درجہ والا ہے۔

۴۴ تا ۴۷۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ اہل مکہ ایسے کٹے پکے کافر ہیں کہ اگر ان کی خواہش کے مطابق ہم ان کے اوپر عذاب اتاریں اور آسمان کے ٹکڑے اوپر سے ان کی ہلاکت کے لیے گرائیں تب بھی یہ ایمان نہ لائیں' ایسے پابند۔

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا

داؤ انہیں کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی O بے شک ظالموں کے لیے بڑے عذاب سے پہلے

دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ

(دنیا میں) بھی ایک عذاب ہے (جیسے جنگ بدر وغیرہ میں ہوا) لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہیں O اور (اے نبی!) آپ اپنے رب کے

رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَ

حکم کے انتظار میں رہیے بے شک آپ ہماری حفاظت میں ہیں اور جب آپ اٹھیں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہیں O

مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع ۲ (۲۱) ۴

اور پھر رات میں بھی اس کی پاکی بیان کرتے رہیے اور ستاروں کے ڈوبنے کے بعد بھی O

اسباب ظاہری ہیں کہ ان کو بادل بتائیں کہ یہ عذاب کیا ہے یہ تو تہہ بتہہ موٹا سا بادل ہے ہاں جب ہلاک ہونے لگیں تب واویلا مچائیں جو پھر کچھ فائدہ نہ دے اور ہمیں ہلاک کرنا ان کا ابھی منظور نہیں' اس لیے یہ خاص معجزہ یعنی عذاب ابھی جلد ظاہر نہیں کیا جاتا ہے۔ پس اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! چونکہ ابھی آپ کو حکم جہاد نہیں دیا گیا ہے اس لیے ان کو اسی حالت پر چھوڑ دو' ان کو بکنے دو' ان کی بکواس کی پروانہ کرو' اس دن تک ان کو چھوڑے رہو جو ان کی خواہش کے پورے ہونے کا دن ہے جس دن یہ اپنی منہ مانگی ہوئی مراد پائیں گے یعنی اس دن عذاب کو پیش نظر دیکھیں گے اور سب زندہ کافر مر جائیں گے یعنی روز قیامت وقت نفخہ اولیٰ' اس دن ان کی چالاکیاں' عیاریاں' مکاریاں' فریب سب باطل و بے کار ہو جائیں گے' پھر کوئی چال فائدہ نہ دے گی اور نہ عذاب توبہ وغیرہ سے رکے گا۔ ان کفار مکہ کو سوائے اس عذاب دوزخ کے اور بھی عذاب ہوگا یعنی عذاب قبر یا دنیا میں قحط کا عذاب ہوگا مگر یہ اپنے انجام کار کی خرابی جانتے نہیں اور جو کوئی بتاتا ہے تو تصدیق نہیں کرتے۔

۴۸ تا ۴۹۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کرو اور اس کے پیغام پہنچاتے رہو' اس کی راہ میں جو تکلیف پہنچے اس سے راضی برضا ہو کہ آپ ہر وقت ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں' ہم آپ کو دیکھتے ہیں' ضرور آپ کی مدد کریں گے۔ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کریں جب آپ سونے سے اٹھتے ہیں یعنی فجر کی نماز پڑھیں اور جب رات ہو یعنی فجر کے بعد سے رات تک سونے کے وقت تک ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور جب تارے چھپنے لگیں یعنی فجر کی سنتیں وقت طلوع صبح صادق پڑھیں۔

سورۃ النجم مکیۃ آیاتہا ۶۲ رکوعاتہا ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ نجم مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں باسٹھ آیات' تین رکوع ہیں

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝۱ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝۲ وَمَا يَنْطِقُ

اس چمکتے ہوئے ستارے (محمد ﷺ) کی قسم جب وہ (معراج سے) اترے O (اے لوگو!) تمہارے مالک (محمد مصطفیٰ) نہ بھکے نہ بے راہ چلے O اور وہ اپنی خواہش

عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝۵ ذُوْ

سے کوئی بات نہیں فرماتے ہیں O (جو کچھ آپ فرماتے ہیں) وہ تو صرف وحی ہے جو آپ پر (اللہ کی طرف سے) کی جاتی ہے O انہیں وہ (وحی) سخت قوتوں والے'

سورۃ النجم

یہ سورت کل مکہ میں اتری مگر آیت ''الذین یجتنبون کبائر الاثم'' الخ کہ ابن عباس وقتادہ سے مروی ہے کہ یہ آیت مدنی ہے۔

۱۔ قسم ہے پیارے مبارک چمکتے ہوئے ستارے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جب وہ معراج کی شب آسمان سے واپس اترے کہ تمہارے مالک محمد مصطفیٰ نہ گمراہ ہوئے نہ بھکے۔ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ حق ہے۔ نجم میں کئی اقوال ہیں' ایک یہ کہ مراد ستارہ ہے یعنی زحل ہو یا زہرہ یا کوئی اور ستارہ۔ مطلب یہ کہ قسم تارے کی جبکہ چمک کے چھپے اور نکل کر ڈوبے۔ یا یہ کہ مراد نجم قرآنی ہو یعنی آیتیں ہیں جو وقتاً فوقتاً تھوڑی تھوڑی ہو کر ایک ایک دو دو اتری ہیں' اول سے آخر تک بیس برس میں حسب ضرورت زمانہ نازل ہوا۔[1]

ف: جب یہ آیت نازل ہوئی یعنی ''والنجم اذا ھوی'' تو عتبہ بن ابولہب نے یہ سن کر کہ قرآن خود بخود قرآن کی قسم کھاتا ہے تو لوگوں سے کہا کہ جاؤ حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو میری طرف سے پیغام پہنچا دو کہ میں ان کے نجوم قرآن سے منکر ہوں' نہیں مانتا ہوں' کافر ہوں اور بھی کچھ کلمات گستاخی کہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر پہنچی تو آپ نے کہا ''اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک سبعا من سباعک'' اے پروردگار! اپنا ایک کتا اس پر مسلط کر دے کہ یہ گستاخی کی سزا پائے۔ جب قافلہ قریش کا سفر کو گیا ساتھ میں عتبہ بھی گیا پھر ان کے نزدیک رات کو ایک شیر آیا' عتبہ کو بیچ میں سے سب کے اٹھا کر لے گیا۔ تھوڑی دور جا کر سر سے پاؤں تک دو ٹکڑے کر کے پارہ پارہ کر ڈالا۔ اس کے گوشت کو شیر نے بھی نجاست وخباثت کے سبب سے نہ کھایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بھی اثر ظاہر ہو گیا۔ ''ھوی'' بمعنی ''طلع و غرب'' یعنی طلوع ہوا اور غروب ہوا اور اترا اور چڑھا' اس میں اور بھی اقوال ہیں۔

[1] امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ نجم سے مراد حضور نبی کریم کی ذات ہے اور ''ھوی'' سے آپ کی معراج کی رات واپس ہو کر اترنا' تو معنی یہ ہوئے کہ قسم ہے چمکتے ہوئے پیارے مبارک ستارے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جب وہ معراج سے واپس اترے۔ تفسیر خازن میں یہی مذکور ہے۔ (فقیر قادری غفرلہ)

۲ تا ۱۲۔ اے لوگو! تمہارے صاحب' تمہارے مالک' تمہارے ہادی یعنی پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز گمراہ نہیں ہوئے' ان پر ایسی تہمت نہ لگاؤ اور نہ وہ بھکے نہ غلطی میں پڑے' وہ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے والے غلطیوں کے مٹانے والے ہیں' وہ جو قرآن پڑھتے ہیں خدا کے احکام پہنچاتے ہیں تو اپنی طرف سے اپنے نفس کی خواہش سے ایک کلمہ بھی نہیں بولتے۔ جو خدا کی وحی ان کو ملتی ہے اور جبرائیل (علیہ السلام) لا کر ان کو سناتے ہیں وہ اپنی زبان سے ارشاد فرماتے ہیں۔ ان کو

مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ

طاقت والے رب نے سکھائی پھر اس رب کے جلوے نے قصد فرمایا O اور وہ (یعنی نبی علیہ السلام) آسمان بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھے O پھر وہ جلوہ

قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ

آپ (نبی علیہ السلام) کے نزدیک ہوا تو بہت ہی قریب ہوا O تو اس جلوے اور نبی کریم میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم O پھر اس جلوے نے اپنے

الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۳﴾

بندے پر جو وحی فرمانا تھی فرمائی O نبی کریم نے جو کچھ دیکھا تھا ان کے دل نے اسے جھوٹ نہ کہا O تو (اے لوگو!) کیا تم نبی سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے

بڑی عظمت والے فرشتے' بڑی قوت والے فرشتے نے خدا کا پیغام پہنچایا ہے' اللہ کا قرآن بتایا ہے۔ یعنی جبرائیل نے جو بڑی سختی اور شدت والے ہیں قوی ہیکل طاقتور' حضرت جبرائیل کی قوت کے بارے میں لکھا ہے کہ تمام قوم لوط شہر کے نیچے ہاتھ ڈال کر آب سیاہ سے اٹھا کر آسمان تک لے گئے اور وہاں سے الٹا کر کے چھوڑ دیا' وہ آسمان سے زمین تک گرتے ہوئے چلے آئے۔ قوم انطاکیہ پر جب عذاب کا حکم آیا تو دروازہ کے دونوں بازو پکڑ کر ایک للکار بتائی اور چیخ' جس قدر وہاں آدمی تھے سب دفعتاً کلیجہ پھاڑ کر مر گئے۔ بیت المقدس کی ایک چوٹی پر یا ٹیلے پر شیطان کو اپنے پر کے ایک بال کی ہوا لگا دی اور اسے آہستہ سے دھکا دیا' ہندوستان کے منتہا کے پہاڑ پر زور سے جا کر لگا وغیرہ وغیرہ) حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انہوں نے قرآن سکھایا بحالیکہ وہ خوب اچھی طرح سے اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہو گئے تھے' یا یہ کہ نہایت لطیف حسین صورت میں ظاہر ہوئے یا یہ کہ اپنے کام میں مستعد ہوئے اور وہ اس وقت افق اعلیٰ پر تھے یعنی جہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے یا مراد ساتواں آسمان ہے۔ پھر جبرائیل (علیہ السلام) حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نزدیک ہوئے یہاں تک کہ بہت پاس آ گئے اور پاس اتر آئے' اتنے پاس ہو گئے کہ جبرائیل حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دو کمان کی مقدار فاصلہ پر تھے بلکہ اس سے بھی زائد نزدیک یعنی آدھی کمان یا آدھی سے بھی کم کا فاصلہ تھا۔ اس وقت جبرائیل (علیہ السلام) نے اللہ کے بندے یعنی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجی یعنی پیغام پہنچایا جو خدا نے جبرائیل کو وحی بھیجی اور حکم دیا یا نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل نے جو باتیں دیکھیں سرموان کے خلاف بیان نہ دیا یعنی جبرائیل علیہ السلام کا دیکھنا باتیں سننا سب سچ ہے۔ ان آیات مقدسہ کی دوسری تفسیر یوں ہے کہ ضمائر "دنی" اور "کان" کے راجع بسوئے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں یعنی جب جبرائیل علیہ السلام نے اسرار قرآنی کا پیغام پہنچایا تب حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ مرتبہ ملا کہ شب معراج میں اپنے پروردگار سے قریب ہوئے اور اوپر سے نزول تجلی اور تقرب وتدلی ظاہر ہوئی۔ طرفین میں اتنا اتصال ہوا کہ دو کمانوں کا بلکہ کم فاصلہ رہ گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سرگوشی کی' اسرار مخفیہ ظاہر فرمائے اور جو چاہا فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دل سے دیکھا اس میں ذرہ بھر بھی جھوٹ کو دخل نہیں' وہ سب یقینی سچے ہیں۔ (مسئلہ رویت الٰہی میں یہ اختلاف ہے کہ آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں؟ بعض کہتے ہیں کہ دل سے دیکھا' بعض کہتے ہیں کہ بچشم سر مشاہدہ فرمایا' جمہور محققین کہتے ہیں کہ آپ نے کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ کو دل کی آنکھوں سے دیکھا اور کئی مرتبہ سر کی آنکھوں سے بھی دیکھا جیسا کہ تفسیر خازن میں مذکور ہے۔)

۱۳ تا ۱۸۔ اے کافرو! کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو معراج وغیرہ کے اخبار بیان فرماتے ہیں ان میں تم ان کی

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ

ہو○ اور بے شک نبی نے تو اس جلوے کو دوبار سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک دیکھا○ اسی (سدرہ) کے پاس جنت الماویٰ ہے○ جب کہ سدرہ پر چھا رہا تھا جو

مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ

کچھ چھا رہا تھا (یعنی نور)○ (نبی کریم کی) آنکھ (محبوب حقیقی سے) نہ ادھر ادھر پھری (نہ پھسلی) اور نہ حد سے بڑھی○ بے شک آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی

الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾

نشانیاں دیکھیں○ تو کیا (اے لوگو!) تم نے لات اور عزیٰ کو (غور سے) دیکھا○ اور تیسرے منات کو بھی دیکھا (کیا یہ پوجا کے قابل ہیں؟ ہرگز نہیں)○

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ

کیا تم اپنے لیے بیٹا پسند کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹی○ جب تو یہ بہت بری (بھونڈی) تقسیم ہے (کہ ناقص چیز اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہو)○

تکذیب کرتے ہو ان کو جھٹلاتے ہو اور جھوٹی باتیں بنا کر جھوٹ کہہ کر ان پر غالب ہونا چاہتے ہو (اس وقت میں ''افتمرونہ'' مجرد سے ہوگا بمعنی کذب' یا یہ معنی ہوں کہ ان سے جھگڑتے ہو تو باب مفاعلۃ سے ہوگا' دونوں قرائتیں ہیں) اور بے فائدہ جھگڑتے ہو اور جو باتیں کہ انہوں نے آنکھوں سے دیکھیں اور ان کی خبر دیتے ہیں۔ اور بے شک انہوں نے جبرائیل (علیہ السلام) کو بعض مفسرین کے نزدیک اپنے رب کو اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ نے اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دوبارہ دیکھا۔ سدرہ المنتہیٰ کے نزدیک یہ وہ مقام ہے کہ تمام مقرب فرشتے اور نبی مرسل اس کے آگے نہیں بڑھ سکتے' اور بعض کہتے ہیں کہ اس مقام تک سفر ہر مقرب فرشتے کا اور نبی مرسل کا ہے' اس سے آگے نہیں بڑھتا' اسی کے نزدیک جنت الماویٰ ہے کہ جس میں شہداء کی ارواحیں آرام لیتی ہیں۔ جبکہ سدرہ پر چھا رہی تھیں وہ چیزیں اور اس کو ڈھانک رہی تھیں وہ چیزیں جو ڈھانک رہی تھیں یعنی سونے کے رنگ کے پروانے' اور بعض کہتے ہیں نور' اور بعض کہتے ہیں کہ فرشتے اس کو ڈھانک رہے تھے یعنی اس کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اس چیز سے جس کو وہ دیکھ رہے تھے دائیں بائیں نہ پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ آپ نے جبرائیل (علیہ السلام) کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا' ان کے چھ سو باز و نورانی تھے بے شک نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کی بڑی بڑی عجیب نشانیاں دیکھیں۔

۱۹ تا ۲۳- کافر ملائکہ کو بنات اللہ کہتے ہیں ان سے خطاب کیا کہ اے کافرو! کیسی بے انصافی ہے کہ اپنے لیے تو لڑکوں کو پسند کرو اور خدا کے لیے لڑکیاں تجویز کرو واہ وا' یہ بھی خوب تقسیم ہے کہ اپنے آپ اچھی اچھی چیز لو اور خدا کو وہ دو جس کو خود ناپسند کرو یہ تقسیم تو بالکل غلط و نامعقول ہے حق تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لڑکی' لڑکے' بیوی' برادری سب سے پاک ہے۔ وہ یکتا ہے' اس کی مثل عالم میں کوئی چیز نہیں' وہی عبادت کا مستحق ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں' نہ لات ہے نہ عزیٰ نہ منات' کسی کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ سب تمہارے خیالات ہیں تم نے نام گھڑ کر رکھ لیے ہیں اور ان کی عبادت تمہارے باپ دادوں نے اور تم نے اختیار کر لی ہے۔ (یعنی پتھروں کے یہ نام نہیں تم نے ان کے یہ نام اپنے خیالات سے رکھ لیے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ تم نے ان کو خدا سمجھ لیا ہے ورنہ وہ خدائی کے قابل نہیں) خدا نے کسی کتاب میں کبھی یہ بات نہ بتائی جس

أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ

(اے لوگو!) یہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو ان کی کوئی سند نہیں اتاری وہ (کافر) تو صرف

إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن

اپنے وہم و گمان اور اپنے نفس کی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آ چکی O

رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿٢٣﴾ أَمْ لِلْإِنسَٰنِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾ فَلِلَّهِ ٱلْءَاخِرَةُ وَٱلْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ ع

کیا آدمی (کافر) کو ہر وہ چیز مل سکتی ہے جس کی وہ تمنا (اور امید) رکھتا ہے (یعنی بتوں کی سفارش سے نجات ہرگز نہیں) O تو دنیا اور آخرت کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہی

وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ لَا تُغْنِى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا إِلَّا مِنۢ بَعْدِ

ہے O اور کتنے ہی فرشتے آسمان میں ہیں کہ ان کی سفارش کسی کے کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ چاہے اجازت دے دے

أَن يَأْذَنَ ٱللَّهُ لِمَن يَشَآءُ وَيَرْضَىٰٓ ﴿٢٦﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

اور جس کے لیے پسند فرمائے (اور کفار کے لیے سفارش کی ضرورت نہیں) O بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں

سے تم دلیل پکڑ سکو۔ یہ لوگ عجیب احمق ہیں خیالات غلط اوہام کے پابند ایسی بے ہودہ باتوں کو یقینی مذہب ٹھہرالیا ہے جن پر نہ عقلی دلیل ہے نہ نقلی۔ بلکہ دونوں کے خلاف فقط اپنی نفسانی خواہشوں کا اتباع کرتے ہیں، وہم و گمان پر چلتے ہیں اور خدا کے پاس سے جو یقینی و قطعی بات آئی ہے اور قرآن ہدایت کے لیے اترا ہے کہ خدا کا نہ کوئی شریک ہے نہ اولاد و بیوی وغیرہ اس کو نہیں مانتے۔

۲۴ تا ۲۵۔ کیا آدمی سمجھتا ہے کہ جو وہ آرزو کرے گا وہ چیز اس کو مل جائے گی یعنی اہل مکہ نے جو خیال پکالیا ہے کہ بت اور فرشتے مل کر ان کی شفاعت کریں گے تو کیا یہ بات ہو ہی جائے گی کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اللہ کے لیے آخرت بھی ہے اور اول بھی یعنی دنیا بھی اور آخرت بھی۔ اچھوں کو ہر جگہ اچھائی اور بروں کو ہر جگہ برائی۔ دنیا میں مسلمانوں کو اپنی معرفت دی، توفیق اتباع رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دی، قیامت کو ثواب کرامت و شفاعت دے گا، وہ دونوں جہانوں کا مالک ہے جس کو جو کچھ چاہے دے۔

۲۶۔ مکہ کے کافر فرشتوں کی شفاعت کا خیال رکھتے ہیں، فرشتے کب بے (بغیر) حکم خدا بول سکتے ہیں، بہت سے مقرب فرشتے آسمانوں کے رہنے والے ان کی شفاعت کچھ فائدہ نہ دے گی ہاں جس کو خدا چاہے گا کہ اس کی شفاعت کی جائے، اور خدا تعالیٰ شفاعت کا ہونا جس کے لیے پسند کرے گا اس کے حق میں شفاعت ہوگی اور قبول ہوگی بے (بغیر) خدا کے حکم و رضا کون سی کی شفاعت کر سکتا ہے۔

۲۷ تا ۳۰۔ جو مذہب مقدس اسلام کو نہیں مانتے، قیامت پر ایمان نہیں لاتے، مرنے کے بعد اٹھنے کے قائل نہیں تو ایسوں کا مدار مذہب وسوسوں غلط وہموں و خیالات واہیہ پر ہے۔ اور فرشتوں کو عورتوں کے سے نام دیتے ہیں، کہتے ہیں

بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ

وہ فرشتوں کے زنانے (عورتوں والے) نام رکھتے ہیں O حالانکہ انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ﴿۲۸﴾

وہ تو صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں اور بے شک وہم و گمان حق اور یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا O

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ﴿۲۹﴾

تو (اے نبی!) جو ہماری یاد سے منہ پھیرتے ہیں اور وہ صرف دنیا ہی کی زندگی چاہتے ہیں آپ بھی ان سے منہ پھیر لیجئے O

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ

ان کے علم کی رسائی تو یہیں تک ہے بے شک آپ کا رب ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گئے اور وہ

وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ الربع

ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے راستے پر آئے O اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے (اس نے شریعت کے

کہ خداوند کریم کی لڑکیاں ہیں حالانکہ نہ ان کو کوئی دلیل عقلی ملی نہ نقلی فقط غلط خیالات پکا کر یقین کرلیا' افتراء کر لیے خیالات گھڑ لیے پھر ان گمانوں اور خیالوں پر چل نکلے حالانکہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اعتقاد کے لیے یقینی دلیل درکار ہے برے گمانوں خیال سے کام نہیں نکل سکتا۔ فقط گمان پکا لینا ثابت نہیں کر سکتا اور نہ حق و یقین کے مقابلے میں اس کی کچھ وقعت نہ اللہ کے عذاب کو بروز قیامت ٹال سکے۔ پس اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کے خیالات میں کیونکر الجھ گئے اور اگر نہ مانیں گے تو کیونکر مجبور کرو گے ہٹ دھرمی وضد کا کیا علاج ہے' بہتر یہی ہے کہ ان لوگوں سے جو ہماری یاد' ہماری توحید' ہمارے قرآن سے منہ پھیرتے ہیں آپ بھی ان سے منہ پھیر لیں۔ وہ ایسے ہیں کہ ان کے نزدیک اسلامی زندگی کوئی شئے ہے ہی نہیں' وہ جو کام کرتے ہیں دنیا ہی کی غرض سے کرتے ہیں' دنیا ہی کی زندگی ان کا منتہائے نظر ہے نہ علم ہے نہ فہم ہے آگے ان کی عقل ہی نہیں چلتی۔ ان کے نزدیک بس یہی بات بت پرستی مذہب و دین ہے جس پر وہ اڑے ہوئے ہیں کہ فرشتے خداوند کریم کی بیٹیاں ہیں' بتوں کی پرستش ضروری ہے قیامت کوئی شئے نہیں۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا رب سب کا حال جانتا ہے کون راہ راست پر ہے' ایمان لایا ہے اور کون اس کے سیدھے راستہ سے بھٹکا ہوا گمراہ ہے۔ "من ضل عن سبیلہ" سے مراد ابوجہل وغیرہ کافر ہیں اور "من اھتدی" سے حضرت ابوبکر وغیرہ صحابہ کرام ہیں۔

۳۱ تا ۳۲- اور خدا ہر چیز کا مالک ہے' جو کچھ آسمانوں میں مخلوقات ہیں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کے بندے ہیں غلام ہیں' وہ حقیقی بادشاہ ضرور اپنی رعایا میں اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا کہ بدکاروں کو یعنی کافروں مشرکوں کو ان کے شرک و اعمال کا بدلہ دے گا اور اچھوں کو احسان کا یعنی توحید و ایمان کا اچھا بدلہ دے گا یعنی جنت اور اپنا قرب دے گا۔ اچھے لوگ جو شرک و کفر اور کل بڑے گناہوں سے بچتے ہیں (کبائر میں جو اختلافات ہیں ان کی تفصیل اقوال مطولات میں مذکور ہے)

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

احکام اس لیے بھیجے) تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے کیے کی سزا دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا بدلہ

بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ

عطا فرمائے O ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے

اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

(یا چھوٹا گناہ ایک مرتبہ کیا دوبارہ نہ کیا) بے شک آپ کے رب کی مغفرت بہت وسیع ہے (اے لوگو!) وہ تم کو خوب جانتا ہے

وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ

جب کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے تو تم اپنی جانوں کی پاکیزگی نہ جتلاؤ وہ (اللہ) پرہیزگاروں

بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾ ع ۷ ۶

کو خوب جانتا ہے O (اے نبی!) تو کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے (ہمارے احکام سے) منہ پھیر لیا O اور کچھ تھوڑا سا مال دیا اور (کسی کے

اور فواحش سے دور بھاگتے ہیں یعنی زنا و معاصی فحاشہ سے ہاں اگر کبھی گناہ کے نزدیک ہو بھی جاتے ہیں مگر پھر ڈر کر باز رہتے ہیں یعنی اگر کبھی ان کو شیطان بہکا کر گناہ کے راستہ پر لگا بھی لیتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ وہ گناہ کر لیں تو وہ فوراً توبہ کر لیتے ہیں۔ لمم میں بھی کئی اقوال ہیں' بعض کہتے ہیں کہ صغیرہ گناہ مراد ہیں مثلاً گناہ کا ارادہ کرنا اور خیال کرنا یا بدنگاہ سے غیر عورت سے آنکھوں آنکھوں میں باتیں کرنا یہ چھوٹے گناہ ہیں' ان میں سے اگر کوئی گناہ ہو بھی جاتا ہے تو دل پر گراں گزرتا ہے فوراً توبہ کرتے ہیں نادم ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ لمم سے مراد نکاح ہے یعنی بدکاری سے بچتے ہیں اور نکاح پر قناعت کرتے ہیں۔ تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان لوگوں کے لیے آپ کا پروردگار واسع المغفرت بڑی مغفرت والا ہے ان کو بخش دے گا اور جو صغائر اور کبائر سب گناہوں سے توبہ کر لے گا اسے ضرور بخش دے گا اور جس نے توبہ نہیں کی اس کی سزا اور معافی اس کے اختیار میں ہے' ان کی نسبت کچھ وعدہ نہیں کیا خواہ ان کو بخش دے خواہ سزا دے۔ اے مسلمانو! خدا تمہارا حال جانتا ہے' وہ ہر وقت تمہارے حالات سے تم سے زائد واقف و دانا ہے' جب آدم کو خاک سے پیدا کیا تھا اور خاک کو زمین سے اور تم کو آدم (علیہ السلام) سے تو اس وقت سے وہ تمہارے کل احوال جانتا تھا' جب باپوں کی پشتوں سے آ کر ماؤں کے پیٹوں میں بچہ بن کر ٹھہرے تھے اور درجہ بدرجہ رنگ بدلتے تھے تب بھی وہ سب حالات دیکھتا تھا اور سب کا عالم تھا اور جو تم دنیا میں کرنے کو تھے وہ بھی سب ازل سے جانتا تھا۔ پس اے لوگو! خدا تمہارا سب حال جانتا ہے کہ کون اچھا ہے کون برا اور کون آئندہ کیسا ہو جائے گا' تم اپنی زبان سے اور اپنے دل سے خود ہی اپنے آپ کو پاس نہ سمجھو' اپنے آپ کو پاکیزہ نہ بتاؤ' اپنے منہ اپنی تعریفیں نہ کرو وہ سب کو جانتا ہے کہ کون پرہیزگار ہے' نیک کردار ہے اور کون بدکردار' گناہ گار ہے۔

۳۳ تا ۵۵۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اس کا حال بھی دیکھا جو حق سے منہ پھیرتا ہے اور جان

أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ﴿۳۵﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿۳۶﴾

درغلانے سے باقی سارا روک رکھا) اور سخت دل ہو گیا ○ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ (یہ) دیکھ رہا ہے (کہ کوئی اس کے گناہ کا بوجھ اٹھالے گا) ○ کیا اس کو

وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ﴿۳۷﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿۳۸﴾ وَأَن لَّيْسَ

اس بات کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھی ○ اور ہمارے فرمانبردار بندے ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھی ○ (وہ یہ تھی)

لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿۳۹﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزَاهُ

کہ (قیامت میں) کوئی کسی کا بوجھ (یعنی گناہ) نہیں اٹھائے گا (یعنی یہ نہ ہوگا کہ جرم کوئی کرے اور سزا کسی دوسرے کو دی جائے) ○ اور یہ کہ انسان کو وہی ملے گا جو

الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ﴿۴۱﴾ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ﴿۴۲﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَ

اس نے کوشش کی ہے ○ اور یہ کہ عنقریب (قیامت کے دن) اس کی کوشش (دربارِ الٰہی میں) دیکھی جائے گی ○ پھر اس کو (اپنی کوشش کا) پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ○

أَبْكَىٰ ﴿۴۳﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ

اور یہ کہ آپ کے رب کی طرف ہی سب کی انتہا ہے (یعنی سب کو اس کے سامنے حاضر ہونا ہے) ○ اور بے شک وہی ہے جو ہنساتا اور رلاتا ہے ○ اور یہ کہ بے

الْأُنثَىٰ ﴿۴۵﴾ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ﴿۴۶﴾ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿۴۷﴾ وَ

شک وہی ہے جو مارتا اور جلاتا ہے ○ اور یہ کہ بیشک وہ نر و مادہ جوڑا پیدا کرتا ہے ○ ایک پانی کی بوند سے جب کہ وہ (رحم میں) ڈالا جاتا ہے ○ اور یہ کہ اسی کے ذمے

بوجھ کرانجان بنتا ہے۔ خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات تو دیتا ہی نہیں اور اگر دیتا بھی ہے تو بہت تھوڑا اور دے کر پھر روک لیتا ہے یعنی جاہل بھی ہے اور بخیل بھی ہے۔ یہ کیا سمجھتا ہے کیا اپنے آپ ہر بات کا عالم جانتا ہے' کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے اور لوح محفوظ کا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے کہ وہ جو بات خیال کرے گا پھر اس کے خلاف نہ ہوگا' یہ کچھ نہیں سمجھتا نرا جاہل ہے۔ کیا اس کو ان باتوں کی خبر قرآن میں نہیں ملی جو پہلے موسیٰ و ابراہیم (علیہما السلام) کے صحیفوں میں اتری تھیں۔ وہ ابراہیم (علیہ السلام) جو نہایت باوفا تھے جنہوں نے خدا کے عہد پورے کیے' اس کے احکام بندوں کو صاف صاف پہنچائے اور اپنی جان و مال اور اولاد کو راہ خدا میں وقف کر دیا' خواب میں جوان کو حکم ہوا وہ پورا کیا' فطرتاً اسلام پر قائم تھے۔ ان کے صحیفے میں یہ بات اتری تھی کہ ہرگز کسی کا گناہ دوسرے کے سر نہیں تھوپا جا سکتا اور کسی کے بدلے دوسرے کو عذاب نہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ ہر آدمی کو اس کے کام کا بدلہ ملے گا خواہ وہ اچھا ہو خواہ برا۔ یہ نہ ہوگا کہ کسی کی نیکیاں بدیاں زبردستی دوسرے کو دے دی جائیں یا دنیا میں بغیر نیک کام کرنے کے قیامت میں جنت مل جائے۔

ف: (یعنی جو کرنی سو بھرنی' بے ایمان لائے عمل کیے وہاں کچھ نہ ملے گا پس دنیا میں غافل نہ رہنا چاہیے وہاں غیروں کی اچھائیاں ہرگز نہ مل جائیں گی۔ ہاں خود اگر کوئی اپنے کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچا دے' صدقہ دے' نیاز فاتحہ دلائے' اللہ تعالیٰ کے نام پر خیرات کرے اس کو ثواب پہنچائے' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ وغیرہ جو بھی نیکی کی ہو اس کا ثواب بسبب

أَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿۴۸﴾ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ﴿۴۹﴾ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ

(موت کے بعد) دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا ہے O اور یہ کہ وہی مال دار کرتا ہے اور قناعت دیتا ہے O اور یہ کہ وہی ستارہ شعریٰ کا رب ہے O اور یہ کہ اسی نے پہلے عاد کو

عَادًا الْأُولَىٰ ﴿۵۰﴾ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ

ہلاک کیا O اور ثمود کو بھی ہلاک کیا ان میں سے کوئی بھی باقی نہ چھوڑا O اور ان سے پہلے نوح کی قوم کو (بھی ہلاک کیا) بے شک

كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ﴿۵۳﴾ فَغَشَّاهَا

وہ ان سے بھی زیادہ ظالم اور زیادہ سرکش تھے O اور اسی نے (قوم لوط کی) الٹنے والی بستیوں کو الٹ دیا O تو ان پر چھا گیا جو کچھ (غضب

یہ کہ دوسرے کو پہنچے گا کسی زندہ یا مردہ کا ... وثواب پہنچے گا یہ بھی ''ما سعی'' میں داخل ہے۔ بعض علماء نے اس آیت کو منسوخ کہا ہے بعض نے تاویلیں کی ہیں وصول ثواب صدقہ وخیرات فیما بین المسلمین مسئلہ اجماعیہ اہل سنت ہے)۔

اور یہ کہ ہر آدمی کے کام جو دنیا میں اس نے کیے ہوں گے وہ عنقریب میزان عمل میں تول کر دیکھے جائیں گے پھر ہر شخص کو پوری جزا وسزا ملے گی اچھوں کو اچھی بروں کو بری۔ اور یہ کہ سب کا لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے دنیا میں رہ سہہ کر مرنے کے بعد سب خدا ہی کے سامنے جائیں گے۔ وہی تو شادی (خوشی) وغم کا مالک ہے بہت لوگوں کو ہنسایا عیش دیا بہت کو رلایا مصیبت ڈالی مسلمانوں کو جنت میں سامان کرامت دے کر خوش کیا کافروں کو دوزخ میں انواع عذاب میں مبتلا کر کے محو گریہ وبکا وزاری کیا جس کا کوئی فائدہ نہیں۔ جس کو چاہا مار ڈالا جس کو چاہا جلا (زندہ کرنا) دیا یعنی دنیا میں مار کر قیامت کو یا قبر میں جلائے گا یا یہ کہ باپ دادوں کو مار کر ان کے بچوں پوتوں کو ان کا قائم مقام کرتا ہے اور یوں ہی دنیا کا سلسلہ چلاتا ہے۔ وہی تو آدمیوں کو دو قسم مرد عورت نطفہ سے بناتا ہے شکم مادر میں جبکہ نطفہ ٹھہرتا ہے۔ (''تمنی'' بمعنی ''تخلق و تقدر'' ہے یا ''تهراق'' دونوں معنی ہو سکتے ہیں) جیسے دنیا میں اس نے سب کو بسایا ویسا ہی ان سب کو دوسری زندگانی میں بھی ضرور لے جائے گا یعنی مرنے کے بعد سب کو اٹھایا جائے گا۔ اسی نے تو امیر فقیر بنائے جس کو چاہا امیر کیا جس کو چاہا فقیر۔ (یا یہ کہ آپ سب سے غنی برتر بے پروا ہے اور مخلوق سب اس کی محتاج ہے ''اقنی'' بمعنی ''افقر'' ہو یا بمعنی ''اعطی القینه'' یعنی بندوں کو امیر کیا اور ان کے لیے سب سامان مہیا کر دیے یا یہ کہ ان کو راضی وخوش کر دیا۔ یا ''اقنی'' بمعنی ''زاد'' ہو یا ''افنی'' بمعنی ''اغنی'' ہو یعنی ''اغنی'' مالدار کیا سونے چاندی سے اور ''اقنی'' جانوروں سے اونٹ گائے بیل وغیرہ سے مالدار کیا۔ وہی تو شعری ستاروں کا مالک ہے۔ (وہ تارے جو جوزا کے پیچھے ہیں چونکہ بنو خزاعہ اس کو پوجتے تھے اس لیے اس کی خصوصیت کی کہ وہ ان کے معبود کا بھی مالک ہے) اسی نے تو عاد اولی قوم ہود کو ہلاک کر دیا۔ اس نے ثمود قوم صالح کا نام تک باقی نہ رکھا۔ اور قوم نوح کو قوم صالح سے بھی پیشتر ہلاک کر چکا تھا وہ لوگ نہایت ظالم کافر سرکش گمراہ تھے۔ موتفکات یعنی وہ شہر جو زمین میں دھنس گئے ان کو آسمان سے زمین پر گرایا اور دھنسایا۔ (قریٰ لوط سدوم صادوم عمورا صوائم یقال افک فائتفک) پھر جس چیز نے ڈھانپ لیا یعنی ڈھانپ لیا بڑے عذاب نے پتھروں کے مینہ نے۔ پس اے کافرو! (یہ خطاب عام مطلق کافروں سے ہے تمام مخاطب سے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے) اپنے خدا کی کس کس نعمت کی ناشکری کرتے ہو اور کس کا انکار کرتے ہو کہ یہ خدا کی نہیں۔

ف: بقول بعض ''افرءیت الذی تولی'' ولید کے بارے میں نازل ہوئی کہ ایک مرتبہ اس نے اسلام کا ارادہ کیا

مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ

الٰہی) چھا گیاO تو (اے سننے والے!) تو اپنے رب کی کس کس نعمت میں شک (اور جھگڑا) کرے گاO یہ نبی اگلے ڈرانے والے

النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

نبیوں کی طرح ایک ڈر سنانے والے ہیںO قریب آ گئی قریب آنے والی (یعنی قیامت)O اس کو اللہ کے سوا کوئی (کھولنے والا)

اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

ظاہر کرنے والا نہیں (اس کے پوشیدہ رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ لوگ ہر وقت ڈرتے رہیں)O تو کیا تم اس (قیامت کی) بات سے تعجب کرتے ہوO اور

تَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا

ہنستے (اور مذاق بناتے) ہو اور (اس مصیبت سے ڈر کر) روتے نہیںO اور تم غفلت سے کھیل میں پڑے ہوئے ہو (تو غفلت سے چونکو)O

لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ ع السجدة

اور اللہ ہی کو سجدہ کرو اور اسی کے لیے ہر قسم کی عبادت کروO

بعض کافروں نے سرزنش کی اس نے کہا کہ اگر محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! سچے ہوئے اور مجھ کو قیامت میں عذاب ہوا تو کون بچائے گا؟ انہوں نے کہا کہ ہم سب تیرے بدلے کا عذاب بھگت لیں گے بشرطیکہ ہم کو اتنا روپیہ دے دو اس نے کچھ روپیہ تو اس وقت دے دیا کچھ کا وعدہ کیا پھر باقی نہ دیا اور بھی کئی اقوال ہیں۔

۵۶ تا ۶۲- اے لوگو! یہ سچے رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگرچہ سب سے پیچھے آئے ہیں مگر ہیں انہیں عالی مرتبہ رسولوں میں سے جن کی قومیں ہلاک ہوگئیں اگر تم ان کا کہنا نہ مانو گے یونہی تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے یا اولیٰ سے یہ مطلب ہے کہ ان میں سے ہیں جن کا نام لوح محفوظ میں سب سے پہلے لکھا ہے کہ فلاں فلاں رسول اپنی قوم میں پہلے پہل ڈرانے کو جائے گا۔ اے لوگو! قیامت قریب ہے اس کے آنے کا وقت کوئی سوائے خدا کے خود بخود نہیں جانتا۔ اے لوگو! کیا تم اس مقدس قرآن کو سن کر عبرت نہیں پکڑتے، تعجب سے سنتے ہو مسخراپن کرتے ہو اس کے زجر و توبیخ وعذاب کا ذکر اور ڈرانے کا ذکر سن کر روتے نہیں۔ تم بالکل غفلت میں گرفتار ہو کھیل کود لہو و لعب میں مبتلا ہو پس توبہ کرو ایمان لاؤ خدا کی توحید کو مانو خدا ہی کے لیے سجدہ کرو اسی کی عبادت کرو۔

ع ۳ النجم

سورۃ القمر مکیۃ ۵۴ آیاتہا ۵۵ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رکوعاتہا ۳

سورۂ قمر مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں پچپن آیات، تین رکوع ہیں

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝١ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ

قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا O اور اگر یہ (کافر) کوئی نشانی (اور معجزہ) دیکھتے ہیں تو اس سے منہ

يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝٢ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ

پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تو جادو قدیم سے چلا آتا ہے O اور انہوں نے (نبی کو) جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا

مُّسْتَقِرٌّ ۝٣ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝٤ حِكْمَةٌۢ

ایک وقت مقرر ہو چکا ہے (وہ اپنے وقت پر ہوگا) O اور بے شک ان کے پاس خبریں آ چکیں جن میں کافی عبرت تھی O وہ انتہائی دانائی اور پوری حکمت کی باتیں

بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝٥ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ

وقف لازم

تھیں (جن سے عقل مند عبرت حاصل کرتے ہیں) مگر ان ہٹ دھرموں کو تو ڈر سنانے والے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے ہیں (وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں) O تو

سورۃ القمر

کل مکی ہے۔

۱ تا ۵- قیامت کا قائم ہونا نزدیک ہوا (کہ نشانیاں ظاہر ہوگئی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان ظاہر ہوگئے۔ دخان اتر آیا یعنی دھواں اتر آیا) ماہتاب پھٹ گیا، شق القمر ظاہر ہونا قیامت کی نشانی تھی سو وہ معجزہ ظاہر ہوگیا، چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ یہ سب نشانیاں اور معجزے ظاہر ہوتے ہیں مگر یہ کافر یقین نہیں لاتے، جب کوئی نشانی قدرت و دلیل نبوت مثل شق القمر وغیرہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں، جھٹلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ (''مستمر'' یعنی قوی و شدید مصنوع) نظر بندی ہے جس کو بقا نہیں۔ انہوں نے حق و ہدایت کو قیام قیامت کو جھٹلایا اور اپنی خواہشوں، وسوسوں کا اتباع کیا، بت پرستی کی۔ حالانکہ خدا کی حکمت کے اعتبار سے ہر کام کا ایک منتہیٰ اور مقررہ وقت ہے۔ جو باتیں خدا اور رسول (علیہ السلام) نے کہی ہیں وعدہ، وعید، جنت، دوزخ، عذاب، رحمت وغیرہ سب یقینی حق ہیں مگر ظاہر اپنے اپنے وقت سے ہوں گے، بعض امور دنیا میں بعض آخرت میں، یا یہ کہ جو بندے کرتے کہتے ہیں سب کی حقیقت کا اعتبار ہے اور حقیقت کا دل پر اور اعتقاد پر دار و مدار ہے۔ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے حالانکہ قرآن میں ان کو اگلے پیغمبروں اور امتوں کے وہ سچے قصے عذاب و ہلاکت کے سنائے گئے جن میں نہایت عبرت و نصیحت تھی، صاف صاف تنبیہ تھی، زجر و توبیخ تھی (''مزدجر'' مصدر میمی افعال سے زجر مادہ بولتے ہیں ''زجرته'' یعنی کسی بری بات سے روکنا، جھڑکنا) یہ قرآن بڑی بڑی حکمت بالغہ کا مجموعہ ہے جو خدا کے پاس سے اتری ہے مگر جس کے نصیب میں ایمان نہ ہو اور داغ شقاوت ان کے اوپر ازل سے لگا ہوا ہو ان کو ڈرانے والے رسول اور کتابیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔

۶ تا ۸- تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اب آپ ان سے منہ پھیر لو جبکہ ہر طرح حجت الٰہی قائم ہو چکی، عقلاً نقلاً

تُكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ

(اے نبی!) آپ ان سے کنارہ کر لیجئے جس دن پکارنے والا ایک سخت ناپسند (بے پہچانی ہوئی) بات کی طرف بلائے گا O (تو اس دن) خوف سے اپنی آنکھیں

مُّنْتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾

نیچی کیے ہوئے اپنی قبروں سے ایسے نکل پڑیں گے جیسے کہ ٹڈیاں پھیل پڑی ہوں O اس بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جارہے ہوں گے کافر کہتے ہوں

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّ

گے یہ تو بڑا ہی سخت دن ہے O (اے نبی!) ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تو ہمارے بندے نوح کو جھوٹا بتادیا اور کہا یہ دیوانہ ہے تو (نوح کو) جھڑکا گیا اور

ازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَاۗءِ

دھمکایا گیا O تو نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی کہ (اے رب!) بے شک میں مغلوب ہوں تو تُو ہی میری مدد فرما (اور میرا بدلہ لے) O تو ہم نے

بِمَاۗءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَاۗءُ عَلٰٓي اَمْرٍ

(ان پر) پانی کے بہتے ہوئے ریلوں سے آسمان کے دروازے کھول دیئے O اور زمین کے چشمے کھول کر بہادیئے پھر دونوں مل کر اس مقدار پر چڑھ گئے جو

قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰي ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا

(ہمارے علم میں) مقرر ہو چکی تھی O اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کیا O جو ہماری نگاہ (یعنی حفاظت) میں چلتی تھی (یہ طوفان) اس

صاف صاف سمجھا دیا گیا اور پھر یہ نہیں سمجھتے تو اب ان سے بات نہ کیجیے (بعد کو جب حکم جہاد آیا تو یہ آیت منسوخ ہوگئی) اب اس دن پر فیصلہ پورا پورا چھوڑیے جبکہ ان کو پکارنے والا بڑی ہولناک، سخت وحشت خیز شئے کی طرف بلائے یعنی دوزخی دوزخ کی طرف ذلیل وخوار، پشیمان، حیران ہو کر جائیں۔ آنکھیں ذلت وندامت کے مارے اوپر کو نہ اٹھیں، قبروں سے ایسے گھبرائے، بوکھلائے، پریشان نکلیں کہ راستہ نہ سوجھے، ٹڈیوں کی طرح آپس میں ایک دوسرے پر گرتے پڑتے سرگرداں بے ہوش چل نکلیں، پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے کہ وہ کیا کہتا ہے؟ اس دن یہ کافر یہ حالت دیکھ کر کہیں گے کہ افسوس! یہ دن تو بڑی آفت ومصیبت کا بڑا کٹھن اور سخت دشوار ہے۔

۹ تا ۱۷۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی قوم سے پہلے قوم نوح نے نوح (علیہ السلام) کی تکذیب کی تھی، ہمارے مقبول بندے نوح (علیہ السلام) کو جھٹلایا اور کہا کہ نوح جو دعویٰ نبوت کرتے ہیں، بت پرستی چھڑاتے ہیں تو یہ مجنون ہوگئے ہیں، مرگی کی بیماری ہے، طرح طرح سے نوح (علیہ السلام) ستائے گئے، جھڑکے گئے، ان کی دعوت توحید رد کی گئی (یا یہ کہ کافروں نے کہا کہ یہ جنوں کی قوم کے پھندے میں پھنس گئے ہیں، انہوں نے ان کا دل اڑا دیا ہے اور دیوانہ بنادیا ہے۔ ''ازدجر'' یا ''قالوا'' پر عطف ہو یا مقولہ میں داخل ہو دونوں ہو سکتے ہیں) تب انہوں نے پروردگار کو پکارا اور دعا مانگی کہ یا اللہ! میں ان کے ہاتھوں عاجز آ گیا مغلوب ہوگیا، اب میری مدد کر عذاب بھیج۔ ہم نے آسمانوں کے دروازے کھول دیے اور بے انتہا آسمان سے زمین پر

جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾

کا بدلہ تھا جس کا انکار کیا گیا تھا O اور بے شک ہم نے اس (کشتی) کو (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنا کر چھوڑ دیا تو کیا (اس واقعے سے) کوئی نصیحت حاصل کرنے

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

والا ہے O پھر تم نے دیکھا میرا عذاب اور میری دھمکی کیسی ہوئی O اور بے شک ہم نے یہ قرآن (سمجھنے اور) یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا پھر کوئی یاد

مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا

کرنے والا (اور سمجھنے والا) ہے O (قوم) عاد نے بھی (اپنے نبی کو) جھٹلایا تھا پھر (دیکھا) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا O بے شک ہم نے ان

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

پر ایک ایسے دن جس کی نحوست ان پر ہمیشہ رہی ایک سخت آندھی بھیجی O وہ لوگوں کو اس طرح اٹھا کر پٹک دیتی تھی کہ گویا

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ

وہ جڑ سے اکھڑی ہوئی کھجوروں کے شہتیر ہیں O پھر (دیکھا) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا O اور بے شک

پانی برسایا (مروی ہے کہ چالیس شبانہ روز زور سے برسا دم بھر نہ رکا) اور زمین کے چشمے چیر دیے گئے کھول دیے گئے۔ (چالیس رات دن ادھر آسمان سے پانی برسا ادھر زمین سے فوارے ابلتے رہے) یہاں تک کہ دونوں پانی مل گئے اس حد تک کہ اس کے واسطے مقرر کر دی گئی تھی یعنی جس مقدار تک کہ دونوں کو حکم تھا اس تک پہنچے۔ یا یہ کہ یہاں تک خدا کا حکم تھا وہ پورا ہوا یعنی قوم نوح (علیہ السلام) بالکل ہلاک ہوگئی۔ نوح (علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھ والے مسلمانوں کو کشتی پر سوار کیا جو بڑے بڑے تختوں اور میخوں اور رسیوں والی تھی (''دسر'' میخیں رسیاں لکڑیاں وغیرہ جو کشتی کی درستی کے کام میں آئیں) ہماری حفاظت و نگہبانی میں ہمارے سامنے اس طوفان شورش خیز میں چل رہی تھی، ہم نے یہ عذاب اس لیے دیا کہ نوح جن کے ساتھ کفر کیا گیا تھا ان کا جی خوش ہو اور ان کو اچھا بدلہ ملے کہ دشمن روبرو ہلاک ہوگئے (''من کفر'' سے مراد نوح ہیں یا ''من'' بہ معنی ''ما'' ہو یعنی قوم نوح کو کفر کا بدلہ ملا) ہم نے اس کشتی کو نوح (علیہ السلام) کے بعد بہت مدت تک لوگوں کی عبرت و نصیحت بنایا۔ پس آیا کوئی نصیحت ماننے والا ہے جو ان کا حال دیکھ کر نصیحت مانے اور معصیت الٰہی چھوڑ دے۔ اے حبیب! خیال کر کہ کیا سخت عذاب تھا کہ ایک بھی نہ بچا اور کیسے ڈرانے والے تھے۔ یعنی نوح (علیہ السلام) اور کیسے ڈرائے گئے تھے' کسی طرح ایمان نہ لائے۔ ہم نے قرآن کو بہت ہی آسان کر دیا' صاف صاف حق و ہدایت ہے جو چاہے نصیحت مانے' قرآن کا لکھنا پڑھنا یاد کرنا سمجھنا اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کے واسطے نہایت آسان فرما دیا' جو شوق و رغبت سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے خود بخود نہایت آسانی سے حاصل ہو جاتا ہے۔

۱۸ تا ۲۲- عاد قوم ہود نے ہود (علیہ السلام) کی تکذیب کی تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیکھو کہ میرا عذاب ان کو کس طرح پہنچا اور میں نے کس طرح ڈرایا (''نذر'' بضمتین جمع نذیر بمعنی ''انذار'' یا ''منذرون'') اور میرے عذاب سے ان کا کیا حال ہوا۔

ع ۱ ۲۲ ۸ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾

ہم نے یہ قرآن یاد کرنے (اور سمجھنے) کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا (اور سمجھنے والا) ○ (قوم) ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ○

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾

تو کہنے لگے: کیا ہم اپنے میں سے ایک آدمی کی تابعداری کریں تب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں ○ کیا ہم سب میں سے اسی (صالح) پر وحی بھیجی گئی

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ

(اس کی کیا خصوصیت ہے) بلکہ (ہمارے خیال میں تو) وہ بڑا ہی جھوٹا اور شیخی خورہ ہے ○ (ہم نے کہا اے صالح!) ان کو کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

جھوٹا شیخی خورہ ہے ○ اور ہم ان کی آزمائش کے لیے ایک (خاص) اونٹنی بھیجنے والے ہیں تو (اے صالح!) آپ ان کا انتظار کیجئے اور صبر کیجئے ○ اور انہیں آگاہ

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ

کردیجئے کہ پانی ان کے اور اونٹنی کے درمیان تقسیم کردیا گیا ہے ہر ایک (اپنی اپنی باری سے) پانی پر حاضر ہوا کرے ○ (جب قوم ثمود اونٹنی سے تنگ آ گئی) تب

ہم نے ان پر ہوا کا لشکر مسلط کر دیا پچھّم کی ہوا جسے پچھیاؤ کہتے ہیں سخت دہشت ناک اس دن میں جوان کے واسطے نہایت منحوس و بدفال تھا اور اس دن کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لیے ثابت ہو چکی۔ چھوٹے بڑے سب اس کی نحوست میں مبتلا ہو کر فنا ہو گئے۔ وہ ہوا آدمیوں کو ان کے مکانوں سے اٹھا اٹھا کر ایسا پھینکتی تھی جیسے کھجور کے خشک بوسیدہ پرانے درخت گلی ہوئی جڑ والے جڑ سے اکھڑ کر زمین پر پڑے ہوتے ہیں یعنی سر الگ دھڑ الگ (بعض اعجاز بمعنی اوراق کہتے ہیں) پس اے حبیب! دیکھیے کہ میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا اور ان کا جن کو ہود (علیہ السلام) نے ڈرایا تھا کیا حال ہوا۔ ہم نے قرآن کو نصیحت سمجھنے اور پڑھنے اور یاد کرنے کے لیے بہت آسان کر دیا جو چاہے نصیحت مانے اور قوم ہود کا قصہ سن کر عبرت پکڑے۔

۲۳ تا ۳۲۔ قوم ثمود نے صالح (علیہ السلام) کی اور سب رسولوں کی تکذیب کی اور ڈرانے کو نہ مانا۔ بولے کہ صالح کا ہم کیوں کہا مانیں وہ ہم سے کیا فوقیت رکھتے ہیں ہم ہی جیسے آدمی ہیں' کیا ہم اپنے میں سے ایک ایسے آدمی کے جو ہم ہی سا ہو فرمانبردار بن جائیں اور اس کا دین اختیار کر لیں اگر ہم ایسا کریں تو بالکل گمراہ ہو جائیں اور مفت کی مصیبت و مشقت میں پڑ جائیں کہ ایک آدمی سب کو خواہ مخواہ جدھر چاہے لے جائے جو راستہ چاہے چلائے اپنی عقل سے کچھ کام نہ کریں سب اختیار اس کو دے دیں۔ کیا وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر آسمان سے نصیحت اترتی ہے' خاص اس کو منصب نبوت ملا ہے اور ہم سب میں سے جو ہزاروں بڑے بڑے اعلیٰ درجہ کے عقلاء و رؤسا اس سے اشرف و اعظم ہیں اسی کو رسالت و نبوت کے لیے مخصوص کیا گیا ہے یہ تو عقل میں نہیں آتا کچھ بھی نہیں بلکہ وہ اللہ پر جھوٹ جوڑتا ہے' اپنی حد سے گزرنا چاہتا ہے کہ ہم سب کو محکوم بنا لے۔ صالح (علیہ السلام) نے کہا: یہ لوگ ابھی جو چاہیں کہہ لیں مگر کل قیامت میں سب صاف کھل جائے گا اور جان لیں گے کہ کذاب و اشر کون ہے' مغرور' سرکش' حد سے بڑھنے والا کون ہے۔ انہوں نے دلیل نبوت مانگی کہ پتھر سے اونٹنی ایسی ویسی نکلے تو

شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ

انہوں نے اپنے ایک (شریر) ساتھی کو بلایا تو اس نے ہاتھ بڑھائے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں (ایڑیوں کا پچھلا حصہ جس سے سارے جسم کا خون نکل گیا اور وہ مر

كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا

گئی) O پھر دیکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا O بے شک ہم نے ان پہ ایک زور کی چیخ کا عذاب بھیجا پھر تو وہ (مرکر) ایسے رہ گئے جیسے کانٹوں کی باڑ

كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾

کی بچی ہوئی گھاس کا روندا ہوا چورا O اور بے شک ہم نے یہ قرآن یاد کرنے (اور سمجھنے) کے لیے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا (اور سمجھنے والا) O

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ

لوط کی قوم نے بھی (اسی طرح) رسولوں کو جھٹلایا تھا O بے شک ہم نے ان پر پتھر برسائے سوائے لوط

لُوْطٍ ط نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ط كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ

کے گھر والوں کے کہ ہم نے ان کو صبح ہوتے ہوئے اپنی عنایت سے بچالیا' جو شکر کرتا ہے ہم اس کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں O

صالح (علیہ السلام) نے دعا کی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے صالح (علیہ السلام) سے کہا کہ ہم پتھر سے اونٹنی تو نکال دیں گے مگر وہ فتنہ ہوگا امتحان ہوگا' اے صالح (علیہ السلام)! خیال رکھو کہ یہ اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں اور اس کی ایذاء پر اور اونٹنی کے قتل وغیرہ پر صبر کرو اور ان سے کہہ دو کہ دیکھو معجزہ طلب کیا ہوا ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی خبر دو کہ کنوئیں کا پانی ان کی اونٹنی کے درمیان تقسیم ہوگا' ایک دن تم سب لیا کرنا ایک دن وہ پیا کرے گی' ہر دن پانی سب کے روبرو بٹا کرے گا۔ ہر باری والا اپنے سامنے پلایا کرے گا۔ (اس عہد پر وہ راضی ہو گئے اور ایک مدت تک یونہی رہا) جب ان پر بدبختی قسمت کی غالب ہوئی تب انہوں نے مشورہ کرنے کے لیے اپنے صاحب مصدع اور قدار بن سالف کو پکارا' مصدع بن دہر نے تیر مارا پھر قدار نے دوسرا تیر مارا اور آ کر اس کی کونچیں کاٹیں' اس کو قتل کیا' گوشت آپس میں تقسیم کرلیا۔ دیکھ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیسا عذاب اور ڈرانا تھا۔ ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی' قتل ناقہ کے تین روز بعد جبرائیل (علیہ السلام) عذاب لا کر ان پر چیخے سب مر کر رہ گئے' ایسے ہو گئے جیسے کھایا ہوا بھس چو کر خاک میں ملا ہوا۔ دائیں پھیلا ہوا۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے اور حفظ کرنے کے لیے آسان کر دیا' پس آیا کوئی ہے کہ نصیحت مانے اور عبرت پکڑے اور گناہ چھوڑے۔

۳۳ تا ۴۰۔ قوم لوط نے لوط (علیہ السلام) کے ڈرانے کی اور سب رسولوں کی تکذیب کی۔ ہم نے ان پر پتھر برسائے مگر لوط (علیہ السلام) اور ان کی اولاد یعنی دولڑکیاں زاعورا اور ریثا کہ ان کو صبح کے وقت بچالیا' ان پر رحمت کی' احسان کیا' ہم یونہی شکر بجا لانے والوں موحدوں ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔ لوط (علیہ السلام) نے ان کو پہلے ہمارے عذاب کی سختی سے ڈرایا دھمکایا تھا مگر انہوں نے لوط (علیہ السلام) کے ڈرانے میں شک کیا تھا اور رسولوں کا انکار کیا تھا۔ جب لوط (علیہ السلام) کے پاس جبرائیل (علیہ السلام) معہ چند خوبصورت فرشتوں کے مہمان بن کر آئے تھے تو ان کافروں نے ان سے بھی لگاوٹ کر کے اپنے عمل

شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ

اور بے شک لوط نے اس قوم کو ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا تو انہوں نے (ہمارے) ڈراوے کے فرمانوں میں شک کیا (اور یقین نہ کیا) O اور بے شک لوط کی قوم نے

عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ

لوط کو ان کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا (اور مہمانوں کو چھیننے لگے) تو ہم نے ان کی آنکھیں (نفسانی خواہش میں) پٹ کر دیں (اور ہم نے فرمایا:) اب ہمارے

صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾

عذاب اور سزا کے مزے چکھو O اور بے شک صبح تڑکے ہی ان پر اٹل عذاب آ گیا (اور ان سے کہا گیا کہ لو) اب ہمارے عذاب اور سزا کے فرمانوں کے مزے

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ ع وَلَقَدْ جَآءَ ع ۱۸/۹ ۲

چکھو O اور بے شک ہم نے یہ قرآن یاد کرنے (اور سمجھنے) کے لیے آسان فرمادیا ہے تو ہے کوئی یاد کرنے والا (اور سمجھنے والا) O اور بے شک فرعون کے

اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ

لوگوں کے پاس بھی رسول آئے O انہوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں تو ہم نے ان کو ایک زبردست قدرت والے کے

عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي

پکڑنے کی طرح پکڑا O (اے مکے والو!) کیا تمہارے [illegible] ن سے کچھ بہتر ہیں یا کتابوں میں تمہارے لیے معافی لکھی

خبیث کا ارادہ کیا تھا اور لوط (علیہ السلام) سے ان فرشتوں کو مانگا تھا، ہم نے ان کی آنکھیں پھوڑ دی تھیں۔ جبرائیل (علیہ السلام) نے ان کی آنکھوں پر بازو مارا سب اندھے ہوگئے۔ اور اس وقت ہم نے ان سے کہا تھا کہ تم میرا عذاب اور ڈرانا چکھو اور اب بھی تکذیب کرو۔ صبح صبح ان کو ایسے عذاب نے آ کر پکڑ لیا جو پھر ان سے نہ پلٹا، ہمیشہ کے لیے باقی رہا۔ عذاب دنیا عذاب آخرت سے مل گیا۔ اس وقت پھر ہم نے کہا کہ لو وہ عذاب چکھو جو تم مانگتے تھے جس سے لوط (علیہ السلام) تم کو خوف دلاتے تھے۔ اور ہم نے قرآن کے قصے نصیحت والوں کے لیے آسان کر دیے، اس کا حفظ کرنا، لکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا اور وعظ و نصیحت کرنا آسان کر دیا تاکہ لوگ اس کو مضبوط پکڑیں اور قوم لوط کا حال دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔

۴۱ تا ۴۲۔ اور فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھی ڈرانے والے آئے یعنی موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام۔ انہوں نے ہماری سب نشانیوں کی یعنی موسیٰ علیہ السلام کے نو معجزوں کی تکذیب کی، ہم نے ان کو یوں پکڑا اور سزا دی جیسے ایک بڑا جلیل القدر بادشاہ قاہر قادر ایک ادنیٰ آدمی کو پکڑ لیتا ہے۔

۴۳ تا ۴۶۔ اے اہل مکہ! کیا تم کافروں کی جماعت ان اگلے کافروں سے کچھ بہتر ہے؟ قوت و جماعت میں زائد ہے؟ کیا ہے کچھ بھی نہیں، کیا تمہارے لیے کوئی پروانہ نجات اور برأت نامہ خدا کا اس کی کتابوں میں لکھ کر آ گیا ہے؟ کیا تم کو شرک کی اجازت مل گئی ہے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ان کافروں کو یہ گھمنڈ اور دعویٰ ہے کہ ہم سب اکٹھے ایک

الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ

ہوئی ہے O کیا وہ (کافر) یہ کہتے ہیں کہ ہم (زبردست جماعت ہیں) سب مل کر بدلہ لے لیں گے O (ہم خبر دیتے ہیں کہ) یہ جماعت عنقریب

وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى

شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی O بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت کی گھڑی نہایت سخت اور بہت

وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ

کڑوی ہے O بے شک مجرم گمراہی اور دیوانگی میں پڑے ہوئے ہیں O جس دن آگ میں یہ منہ کے بل

فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ

گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا:) دوزخ (کی آگ) لگنے کا مزہ چکھو O بے شک ہم نے ہر چیز

خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ

اندازے سے پیدا فرمائی ہے (اور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے) O اور ہمارا حکم تو ایک بات کی بات ہے جیسے کہ پلک کا جھپکنا O بے شک ہم نے

وقف لازم

جماعت ایک دل ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں' ہم پر کون قابو پائے گا' تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! عنقریب وہ وقت آ گیا کہ ان کی جماعتیں پراگندہ ہوں اور سب شکست کھائیں اور پیٹھیں پھیر کر بھاگیں۔ بلکہ اصل عذاب کا وعدہ تو کل قیامت کا ہے' وہ دنیا کے عذاب سے ہزاروں حصے سخت آفت خیز و بلا انگیز ہے چنانچہ یہ پیش گوئی و ترغیب بروز جنگ بدر ظاہر ہوئی کہ بہت سے قتل ہوئے اور بہت سے قید ہوئے' نہایت ذلت کی شکست ہوئی۔

۴۷ تا ۴۸۔ بے شک مجرم مشرک ابوجہل وغیرہ دنیا میں گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور تکلیف و مشقت جھیلتے ہیں اور قیامت میں عذاب نار پائیں گے۔ اس دن وہ دوزخ میں سینہ اور منہ کے بل کھینچے جائیں گے بہزار خواری و ذلت و نگوساری گدھوں کی طرح چیختے ہوئے اور ان سے کہا جائے گا کہ لو عذاب سقر کا مزا چکھو۔

۴۹ تا ۵۰۔ اے لوگو! ہم نے ہر شئے اندازہ سے پیدا کی اور سب کو مقدر کر دیا اور ہر شخص کے افعال و اعمال کا حال اندازہ سے مقرر کیا' ہم کو کام کرتے کیا دیر لگتی ہے' ہر بات مشکل سے مشکل ہم دم بھر میں پیدا کر دیں' ایک کلمہ واحدہ ہمارا حکم ہے۔ یعنی جہاں کن کہا حکم کیا پلک مارتے میں وہ شئے موجود ہوئی۔ اگر چاہیں تو ابھی قیامت قائم کر دیں مگر جو تقدیر میں ہے وہ تو ہو کر رہے گا یا یہ مطلب ہے کہ ہر شئے کے لیے اس کے موافق مصلحت کی چیزیں حکمت و قدرت سے بنا دی ہیں اسباب کھانا پینا لباس وغیرہ۔ یہ آیت فرقہ قدریہ کی رد میں ہے جو تقدیر کا منکر ہے۔

۵۱۔ اے مکہ والے آدمیو! ہم نے تمہارے دوست و احباب تمہارے ہم مذہب و ہم مشرب ہلاک کر ڈالے اور کر رہے ہیں' آیا کوئی ہے جو نصیحت مانے اور دنیا سے منہ موڑ کر گناہوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف متوجہ ہو۔

أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي

تمہارے جیسے نافرمانوں کو ہلاک کر دیا ہے پھر کیا کوئی دھیان کرنے والا (اور عبرت حاصل کرنے والا) ہے O اور انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ تو

الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

سب اعمال ناموں میں (لکھا جا چکا) ہے O اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے O بے شک پرہیزگار باغوں

جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

۳ع۱۵ ۱۰

اور نہروں میں ہوں گے O زبردست قدرت والے بادشاہ کے حضور (قرب خاص) صدق کے مقام میں O

(۵۵) سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — اٰيَاتُهَا ۷۸ رُكُوعَاتُهَا ۳

سورۂ رحمٰن مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اٹھہتر آیات، تین رکوع ہیں

الرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

رحمٰن نے O (اپنے محبوب محمد مصطفیٰ کو) قرآن سکھایا O اسی نے انسان کامل (محمد مصطفیٰ) کو پیدا کیا O (اور) ان کو (ما کان اور ما یکون یعنی جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا)

۵۲ تا ۵۳- ان لوگوں نے جس قدر کام کیے' گناہ کیے' انبیاء وغیرہ کی گستاخی کی وہ سب ان کے نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے ہیں یا ''زبر'' سے مراد لوح محفوظ ہو یعنی یہ سب باتیں بسبب ان کی شقاوت ازلی کے ان کی قسمت میں مکتوب تھیں سو ہو کر رہیں۔ ہر چھوٹا بڑا اچھا برا کام لوح محفوظ میں مرقوم ہے۔ کافر تقدیر کے منکر تھے ان کی رد میں یہ آیت اتری فرقہ قدریہ کا بھی رد ہے۔

۵۴ تا ۵۵- اچھے لوگ کفر' شرک' فواحش سے بچنے والے جنتوں میں جائیں گے' نہروں کے بیچ میں بیٹھ کر جو ریاض وسیعہ جنت میں رواں ہوں گی عیش کریں گے۔ مقعد صدق میں جلوس کریں گے یعنی جنت کے روض مقدسہ کریمہ میں اپنے مالک کے پاس جو قدرت و اقتدار والا ہے جو ہر بات پر ثواب و عقاب پر قادر ہے۔ ف: مقعد صدق اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کا مقام اور مرتبہ ہے۔ جو متقیوں کو نصیب ہوگا اللھم ارزقنا بفضلک و برحمتک (فقیر قادری غفرلہ)

سورۃ الرحمٰن

مکہ میں اتری۔

۱ تا ۴- جب یہ آیت اتری کہ ''قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن'' ابوجہل' ولید' عتبہ' شیبہ وغیرہ کفار نے کہا کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے رحمٰن تو مسیلمہ کذاب کا نام ہے۔ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو یمامہ میں رہتا ہے۔ رحمان کون ہے۔ تب یہ آیت اتری کہ وہ اللہ رحمت والا جس کا تم انکار کرتے ہو اسی نے قرآن سکھایا یعنی جبرائیل (علیہ السلام) کے ذریعہ اپنے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سکھایا اور انہوں نے اپنی امت کو سکھایا۔ وہ خدا ایسا ہے کہ اس نے آدمی کو پیدا کیا اس کو بولنا' چلنا' لکھنا' پڑھنا سکھایا' آدم کو ادیم زمین سے ظاہر کیا' سب چیزوں کے اسماء کا علم دیا' ہر شئے جانور اسباب وغیرہ کل زبانیں سکھائیں۔

اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ۪﴿۵﴾ وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءَ

بیان فرمایاO سورج اور چاند حساب پر لگے ہوئے ہیں (یعنی ایک معین انداز ے کے ساتھ چل رہے ہیں)O ستارے اور درخت (اسی کو) سجدے کرتے ہیں O

رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِیۡمُوا

اور اللہ ہی نے آسمان کو بلند کیا اور (نبیوں کے ذریعے عدل وانصاف کی) ترازو قائم کی O تاکہ ترازو میں (انصاف کرنے سے) حد سے نہ بڑھوO اور ہر

الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَ لَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ ﴿۹﴾ وَ الۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ﴿ۙ۱۰﴾

چیز انصاف سے تولو اور (کسی چیز کا) وزن نہ گھٹاؤ O اور اسی نے زمین کو لوگوں کے (فائدے) کے لیے بچھایا O

فِیۡهَا فَاکِهَةٌ ۪ۙ وَّ النَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ ﴿ۖ۱۱﴾ وَ الۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ وَ

اس میں میوے اور غلاف میں لپٹی ہوئی کھجوروں کے درخت ہیں O اور (اس میں) بھوسے میں لپٹا

۵ تا ۶- آفتاب اور مہتاب اس کی قدرت کاملہ وحکمت بالغہ حساب معین سے گھومتے ہیں' اپنے بروج ومنازل میں بحساب معین رواں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ چاند وسورج آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہیں' یا یہ کہ ان کے سبب سے حساب کتاب ہوتا ہے دن' رات' ہفتہ' مہینہ' سال سے کل حساب ہوتے ہیں اور زمانہ کی مدتیں بنتی ہیں یا یہ کہ حساب سے چلتے ہیں یہ نہیں کہ بے حساب ہمیشہ چلتے رہیں بلکہ وقت معین پر فنا ہو جائیں گے جیسے آدمیوں کی عمر' زندگی اور موت ہے یونہی ان کی۔ زمین سے اگنے والی گھاسیں جو زمین پر پھیلتی ہیں اور درخت جو زمین پر پھیلتے ہیں اور وہ درخت جو تنا پر اٹھتے ہیں وہ سب رحمان کو سجدہ کرتے ہیں' اس کے حکم کے فرمانبردار ہیں۔ اے انسانو! تم کو بھی اس کی فرمانبرداری کرنا لازم ہے۔

۷ تا ۸- اس نے آسمان کو بلند اور رفیع بنایا جہاں تک ہاتھ تو ہاتھ عقل تک نہیں پہنچ سکتی اور دنیا میں میزان عدل اتاری یعنی ترازو جس کے سبب سے اشیاء کی برابری ہوتی ہے' یا میزان سے قواعد شریعت مراد ہوں اور یہ حکم دیا کہ میزان کے خلاف نہ کرو' انصاف نہ چھوڑو' ادھر ادھر نہ جھکو' برابر مستقیم رہو' انصاف سے سرمو تجاوز نہ کرو' ترازو کو ادھر ادھر جھکا کر ڈنڈی مار کر لوگوں کے حقوق نہ مارو' یا میزان سے مراد میزان راست کرداری' صدق گفتاری ہے یعنی جھوٹے فریب حیلے بنا کر لوگوں کے مال نہ لوٹو۔

۹ تا ۱۳- اور زمین کو مخلوق کے رہنے سہنے مرنے جینے کے لیے بنایا (زندہ اوپر مردے اندر) پانی پر زمین بچھی ہوئی ہے' اس میں ہزاروں طرح کے عجائب پیدا کیے' قسم قسم کے میوہ جات طرح طرح کے چھوہارے جو غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ (چھوہارے کے خوشہ کا غلاف جس کو کفری کہتے ہیں جب تک وہ نہ پھٹے اس کو کم بالکسر کہتے ہیں' جب پھٹ گیا تب کم بالفتح کہیں گے) اور دانے پیدا کیے سوکھے پتوں والے اور شاخ اور بال اور پھل پھول پیدا کیے۔ (''ریحان'' میں دو قرأتیں ہیں زیر اور زبر مراد رزق ہے یا خوشبو یا پھل یا بال) پس اے جنو! اور آدمیو! خدا کی کون کون سی نعمتوں کی تکذیب کرتے ہو اور ان چیزوں میں کس کو خدا کی مخلوق نہیں سمجھتے۔ اس سورت میں جہاں ''تکذبان'' ہے وہاں خطاب جن وانس دونوں سے ہے۔ انس میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل نہیں ہیں وہ مستثنیٰ ہیں کیونکہ وہ تو خود خطاب کہنے والے لوگوں کو سنانے والے ہیں۔

الرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن

ہوا غلہ اور خوشبو دار پھول بھی ہیں O تو (اے جنو! اور انسانو!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O اس نے انسان کو ٹھیکری

صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ ﴿١٥﴾

کی طرح کھنکھناتی بجتی ہوئی مٹی سے بنایا O اور جنوں کو آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے سے پیدا کیا O

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾

پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O وہی دو مشرقوں اور دو مغربوں کا رب ہے (یعنی سردی اور گرمی) O پھر تم دونوں اپنے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا

رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O اسی نے دو سمندر بہائے جو (بظاہر) ملے جلے معلوم ہوتے ہیں O (اور حقیقت میں) ان کے درمیان ایک پردہ

بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا

ہے (اور روک ہے) جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتے (ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے) O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس

اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ

کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O ان دونوں (سمندروں) سے موتی اور مونگا نکلتا ہے O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O اور دریا میں

۱۴ تا ۱۸- اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے آدم کو اس مٹی سے پیدا کیا جو بوجہ دیر تک پڑی رہنے کے بدبودار ہوگئی تھی، وہ مٹی جس سے کوزہ وغیرہ بنتے ہیں پختہ ٹھیکرے گھڑے جاتے ہیں، یا یہ کہ سوکھی مٹی سے جو بجانے سے بجتی ہے بنایا۔ ''صلصال'' کے دو معنی ہیں بدبودار ہونا' آواز دینا بسبب خشکی کے یعنی پہلے وہ مٹی خشک تھی جبکہ خمیر کی گئی تر ہو کر مثل کیچڑ بدبودار ہوگئی پھر خشک ہو کر بجنے لگی' جب پتلا بن گیا تب روح پھونکی گئی۔ جان کو یعنی شیطانوں اور جنوں کے باپ کو دہکتی آگ سے جس میں دھوئیں کا نام نہ تھا صاف چمکتی لطیف آگ سے پیدا کیا۔ اے جنو اور آدمیو! اپنے پروردگار کی کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔ وہ ایسا ہے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے' ایک مشرق جاڑے کا اور ایک گرمی کا۔ یونہی دونوں مغرب' دونوں مشرقوں کے درمیان میں ایک سو اسی منزلیں ہیں یونہی دونوں مغربوں کے' بعض کے نزدیک مشرقین اور مغربین میں ایک سو ستر منازل ہیں' آفتاب ہر منزل میں دو دن تک طلوع ہوتا ہے اور دو دن تک غروب اور اسی انتقال سے فصول و مواسم کا اختلاف ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم) پس اے جنو اور آدمیو! ایسے پروردگار کی کون سی نعمت کے منکر ہوتے ہو۔

۱۹ تا ۲۵- اللہ نے دنیا میں دونوں طرح کے دریا جاری کیے ہیں شیریں اور نمکین' دونوں کو دنیا میں بھیجا ملا کر۔ ان کے درمیان میں ایسی روک رکھ دی کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتا' ایک کا مزا دوسرا نہیں بدل سکتا۔ پس اے جنو! اور انسانو! خدا کی کس نعمت کا انکار کرو گے۔ اور ان دریاؤں سے بڑے بڑے گوہر آبدار اور چھوٹے بڑے موتی پیدا ہوتے ہیں پس

النصف

الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

چلنے والے جہاز بلند پہاڑوں کی طرح کھڑے ہیں اُسی کے (حکم کے ماتحت) ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ع ۲۵ ۱ ۱۱

نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے ○ اور صرف آپ کے رب کی ذات باقی

ذُو الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْئَلُهٗ

رہے گی جو جلال اور بزرگی والا ہے ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ جتنے آسمان والے اور زمین والے ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِأَيِّ

(خواہ زبان حال سے یا زبان قال سے ہو) ہر دن اور ہر وقت ایک نئی شان میں (جلوہ گر) ہے ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِأَيِّ

گے ○ اے (انسان اور جنوں کے) دونوں بھاری گروہو! ہم (تمہارے سب کام نپٹا کر) تمہارے حساب کی طرف ارادہ فرمائیں گے ○ پھر تم

کون سی نعمت کا اے جنو اور انسانو! انکار کرو گے (موتی اور زمرد دریائے شور سے نکلتے ہیں مگر چونکہ اصل دونوں دریاؤں کی ایک ہے اس لیے دونوں کا ذکر گیا' یا بحر سے آسمان و زمین مراد ہیں اس لیے یہ کہہ دیا کہ دونوں سے نکلتے ہیں' مرجان چھوٹا موتی یا مونگا) اس کے قبضۂ قدرت و فرمان میں وہ کشتیاں ہیں جو اس کی حکمت و قدرت کی نشانیاں ہیں جو اونچی اونچی بلند پہاڑوں کی طرح پانی میں چلتی ہیں' ہزاروں من بوجھ بھرا ہوتا ہے۔ پس اے جن و انس! اپنے پروردگار کی کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔

۲۶ تا ۲۸- زمین سے جو پیدا ہوا ہے وہ ایک نہ ایک دن ضرور ہلاک ہوگا' مرے گا فنا ہوگا اور اللہ ہی کی ذات باقی رہے گی' وہ زندہ و پائندہ ہے' نہ اس کو موت نہ فنا' وہ بڑی عظمت اور غلبہ والا ہے اور اکرام و احسان والا ہے۔ یا یہ کہ جو کام غیر خدا کے لیے ہے وہ بے کار بے فائدہ ہے اور جو خدا کے واسطے خالصتاً لوجہ اللہ ہے وہ باقی و کار آمد ہے۔ اے جن و انس! تم کو یہ خبر پہلے سے دے دی ہے کہ فکر کر لو اب اللہ کی کون سی نعمت کا انکار کرتے ہو۔

۲۹ تا ۳۰- اس بے آسمانوں کے رہنے والے اور زمینوں کے بسنے والے سب اپنی اپنی حاجتیں علیٰ حسب المراتب مانگتے ہیں' مغفرت' توفیق' روزی' حفاظت وغیرہ کہ سب ہر بات میں اس کے محتاج ہیں وہ ہر وقت نرالی شان میں جلوہ دکھاتا ہے' کسی کو جلاتا ہے کسی کو مارتا ہے' کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت دیتا ہے' بچہ پیدا کیا اس کو قید سے چھڑایا' تمام عالمین کے رنگ رنگ کے کارخانے چلا رہا ہے' اس کی قدرت کے جلوؤں اور اشاروں کی گنتی کون جانے۔ پس اے جن و انس! اس کی کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۳۱ تا ۳۲- اے جنو اور آدمیو! تم ہم کو غافل نہ سمجھو عنقریب ہم ہر بات کا حساب لیتے ہیں' دنیا میں جو کرتے ہو سب محفوظ رہے گا اور روز قیامت سب سے سوال ہوگا۔ پس کون سی خدا کی نعمت کا انکار کرتے ہو۔

اَلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ اے جن اور انسانوں کے گروہ! اگر تم آسمان

اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا

اور زمین کے کناروں (اور حدود) سے باہر نکل سکتے ہو تو فوراً نکل جاؤ' تم جہاں بھی جاؤ گے وہاں ہماری

تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ

ہی سلطنت ہے ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ تمہارے اوپر

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم دفع نہ کرسکو گے اور نہ بدلہ لے سکو گے ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾

گے ○ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول کی طرح ایسا سرخ ہو جائے گا جیسے سرخ چمڑا ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ

پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ تو اس دن (آسمان پھٹنے کے بعد) انسان اور جنوں سے ان کے گناہ کی پرسش کی ضرورت

۳۳ تا ۳۶- جب قیامت ہوگی تو جن وانس سے کہا جائے گا کہ لو آج کچھ راستہ نکالو تو عرصۂ محشر سے کہیں بھاگ جاؤ تو تم پر شواظ یعنی آگ کی لپٹ بے دھوئیں والی اور نحاس یعنی دھواں مسلط ومعین کیا جائے گا کہ وہ تم کو ہانک کر کھینچ کر عرصۂ محشر میں جمع کر دے گا' اس وقت تمہاری' کوئی مدد نہ کر سکے گا نہ تم خود مشورہ کر کے کوئی حیلہ نکال سکو گے' جو کچھ کرنا ہے دنیا میں کرلو' یہ پہلے سے بتا دیا تم کو متنبہ کر دیا۔ اب خدا کی کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔

۳۷ تا ۴۵- روز قیامت فرشتوں کے اترنے سے اور پروردگار جل جلالہ کی ہیبت وجلوہ سے آسمان پھٹ جائے گا اور رنگ رنگ دکھائے گا جیسے تیل کا رنگ ہوتا ہے یعنی کالا تیل کی دھار کا سا رنگ ہو جائے گا یا یہ کہ سرخ مثل گلاب کے ہو جاوے گا' یا یہ کہ ایک رنگ آئے گا ایک جائے گا یا طرح طرح کے رنگ بدلے گا' یا مراد دھان سے مغربی چمڑا ہے کہ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ پس اے انسانو اور جنو! کس نعمت کا انکار کرو گے۔ اس دن نہ کسی انسان سے اس کے گناہوں کا سوال ہوگا نہ کسی جن سے بلکہ سب کا حال ظاہر ہوگا۔ پوچھنے اور تحقیق کرنے کی ضرورت نہ ہوگی (جب حساب کتاب ہو چکے گا تو پھر اور تحقیق کی حاجت نہ ہوگی' نشانیاں سعادت وشقاوت نیک بختی وبدبختی کی ظاہر ہو جائیں گی۔ مسلمان روشن منہ چمکتے چہرے اور ہاتھ پاؤں سے پہچان لیے جائیں گے۔ یا یہ کہ جنوں سے آدمیوں کے گناہ اور آدمیوں سے جنوں کے گناہ نہ پوچھے جائیں گے) مجرم مشرک کافر اپنے چہروں کی علامت سے پہچانے جائیں گے' کالا منہ نیلی آنکھیں چہروں پر پھٹکار

إِنْسٌ وَّلَا جَانٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ

نہ ہوگی (بلکہ فرشتے ان کی صورتوں ہی سے پہچان لیں گے) O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O (اس دن) مجرم

الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر پیشانی اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے O

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا

پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O (کہا جائے گا:) یہی ہے وہ جہنم جسے مجرم

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ وقف لازم

جھٹلاتے تھے O مجرم جہنم میں اور سخت کھولتے ہوئے پانی میں تڑپتے پھریں گے O پھر تم دونوں اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِأَيِّ ۲ ع ۱۲

کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے (قیامت میں) کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو باغ ہیں O پھر تم دونوں

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O (دونوں) باغ بہت سی شاخوں والے (بہت پھلے پھولے) ہیں O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس

برستی ہوگی اس دن ان کے سر کے بال اور پاؤں پکڑ کر دوزخ میں دھکیل دیے جائیں گے۔ پس اے ثقلین! کس نعمت کا انکار کرتے ہو۔ دوزخ کے حاکم فرشتے زبانیہ کہیں گے: یہ جہنم وہی ہے جس کا مجرم مشرک دنیا میں انکار کرتے تھے کہ وہ نہ ہوگی وہ وہاں کبھی دوزخ کی دہکتی آگ میں نہ جائیں گے اور کبھی انتہا درجہ کے کھولتے پانی میں نہ جائیں گے۔ پس اے ثقلین! اپنے رب کی کون سی نعمت کا انکار کرتے ہو۔

۴۶ تا ۶۱۔ جو شخص اپنے رب سے ڈرے گا یہ خیال کر کے کہ خدا کے سامنے جا کر کھڑے ہونا ہے ڈر کر گناہ کی قدرت اور اختیار پا کر چھوڑ دے گا اس کو دو باغ ملیں گے جنت العدن میں اور جنت الفردوس میں۔ پس اے ثقلین! کون سی نعمت کا انکار کرتے ہو۔ وہ دو باغ ہرے بھرے لہلہاتے رنگ برنگ کے شاخوں والے ہوں گے۔ پس کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔ وہاں دو چشمے بہتے ہوں گے خیر و رحمت کے کرامت و برکت کے اور زیادتی خدا کے پاس سے علیحدہ ہوگی جس کو جتنا چاہے اتنا دے۔ پس کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔ ان میں ہر قسم کے میوے اور کھجوریں اور انار اور ہر قسم کے پھل پھول ہوں گے اور ہر قسم کے دوہرے دوہرے سامان ہوں گے خوشنما چیزیں زیب و زینت اور باقاعدہ الگ الگ کھانے پینے کے سامان اعلیٰ اعلیٰ قسم کے۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ وہ لوگ وہاں عیش اڑائیں گے شان و شوکت و عزت سے مسندوں پر تکیے لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھیں ہوں گے جن کے استر نہایت لطیف و خوشنما و گراں قیمت ریشمی دیباج کے ہوں گے جو موتی ہوگی اور ابرے اوپر

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾

نعمت کو جھٹلاؤ گے O ان دونوں میں دو چشمے بہتے ہیں O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾

ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا ہے O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ

وہ ایسے فرشوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے جن کے استر مخمل کے ہوں گے اور دونوں باغوں کے میوے (ایسے) جھکے ہوئے ہوں

دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ

گے (کہ نیچے سے چن لو) O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O ان فرشوں پر ایسی عورتیں ہوں گی جو (اپنے شوہر

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کے سوا کسی دوسرے کی طرف) نظر اٹھا کر نہیں دیکھتی ہیں' ان کے شوہروں سے پہلے نہ کسی انسان نے ان کو چھوا اور نہ کسی جن نے O پھر تم دونوں اپنے رب کی کس

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O (ان کے رنگ ایسے خوش نما ہوں گا) گویا کہ وہ لعل و یاقوت اور مونگا ہیں O پھر تم دونوں اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ

کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے O نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے اور کیا ہے O پھر تم دونوں اپنے

کے باریک ریشمی ہوں گے۔ ان کے پھل قریب ہوں گے جھکے ہوئے' توڑنے کے لیے تکلیف کی ضرورت نہیں۔ کھڑا' بیٹھا' لیٹا جب چاہے گا وہ پھل خود ٹوٹ کر اس کے پاس آ جائے گا۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ ان باغوں میں یعنی سب جنتوں میں حوریں ہیں شرمیلی نگاہوں والی' عصمت و عفت والی' نیچی آنکھیں رکھنے والی' غیروں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنے والی جن سے سوائے ان کے خاوندوں کے اور کسی نے بات بھی نہ کی ہوگی۔ ''لم یطمثھن'' یعنی جماع نہ کیا ہوگا یا چھوا بھی نہ ہوگا یا دوستی نہ کی ہوگی۔ یعنی آدمیوں سے اور جنوں میں سے حوروں کو نہ پہلے کسی آدمی نے چھوا ہوگا نہ کسی جن نے یعنی کنواریاں ہوں گی۔ ایسی خوبصورت خوش رنگ ہوں گی گویا کہ یاقوت اور موتی ہیں یعنی صفائی اور سرخی یاقوت کی سی چمک اور سپیدی چھوٹے موتی کی سی۔ پس کس نعمت کی تکذیب کرو گے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ان کو یہ نعمتیں نہ ملیں' احسان کا بدلہ احسان ہے' ان کا بدلہ بجز نیکی اور کیا ہے یعنی جب انہوں نے دنیا میں نیک کام کیے' ایمان لائے' توحید اختیار کی تو ان کو ہم ضرور جنت دیں گے' جب ہم نے دنیا میں ان پر احسان کیا' توحید کی توفیق دی تو کیا اس توحید کا بدلہ آخرت میں نہ دیں گے؟

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان دو باغوں کے سوا دو باغ اور ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا

کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ وہ دونوں بہت ہی سبز سیاہی مائل ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان دونوں میں

عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ

دو چشمے چھلکتے ہوئے ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان میں (ہر قسم کے) میوے

نَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

کھجوریں اور انار ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان میں بڑی نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں ○

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ خوبصورت حوریں خیموں میں پردہ نشین ہیں ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی کس

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان کے شوہروں سے پہلے ان کو نہ کسی آدمی نے چھوا ہے نہ کسی جن نے ○ پھر تم دونوں اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾

کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ وہ سبز رنگ کے فرشوں اور عمدہ قالینوں اور چاندنیوں پر (شان کے ساتھ) تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ○

ضرور دیں گے۔ پس کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔

۶۲ تا ۷۸۔ اور ان دو جنتوں سے کم یعنی جنت عدن و فردوس سے کم درجہ اور دو جنتیں ہیں جنت النعیم و جنت الماویٰ۔ پس کون سی نعمت کی تکذیب کرو گے۔ وہ سرسبز و شاداب ہیں ایسی سبزی ہے کہ سیاہی کا دھوکہ ہوتا ہے۔ پس کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔ ان میں دو چشمے ہیں جو جوش مار رہے ہیں' خیر و برکت و رحمت و کرامت سے بھرے ہیں' ابل رہے ہیں اور زیادتی بھی خدا کی طرف سے ہے' جس کو جتنا چاہتا ہے دیتا ہے۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ ان میں طرح طرح کے میوے قسم قسم کے چھوہارے' انگور' انار وغیرہ گوناگوں۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ ان جنتوں میں بہتر و خوشتر خوبصورت اچھے منہ اچھی آنکھوں والی حوریں ہیں سپید رنگ موتی کے خیموں میں حجلہ ہائے ناز و عشرت پر بیٹھی ہوئی' اپنے خاوندوں کے پاس آرام کرنے والی غیر کی طرف توجہ نہ کرنے والی' جن کو ان کے خاوندوں سے پہلے کسی نے ہرگز نہ چھوا ہوگا نہ جنوں کی حوروں کو جنوں نے' نہ آدمیوں کی حوروں کو آدمی نے۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ وہ مسندوں پر قالینوں پر سبز شہ نشینوں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۷۸﴾

پھر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ آپ کے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے ○

(۵۶) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۴۶) | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُہَا ۹۶ رُکُوْعَاتُہَا ۳

سورۂ واقعہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چھیانوے آیات' تین رکوع ہیں

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِہَا کَاذِبَۃٌ ﴿۲﴾ خَافِضَۃٌ

جب واقع ہو جائے گی وہ واقع ہونے والی (یعنی قیامت) ○ اس وقت اس کے واقع ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی ○ کسی کو نیچا دکھانے والی ہوگی

رَّافِعَۃٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾

(یعنی نافرمانوں کو) کسی کو بلند کرنے والی (یعنی فرمانبرداروں کو) ○ جب زمین بڑے زور سے تھرتھرا کے کانپے گی ○ اور پہاڑ (ٹکڑے ٹکڑے ہو کر) چورا ہو جائیں

فَکَانَتْ ہَبَآءً مُّنْبَثًّا ﴿۶﴾ وَّکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَۃً ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ

گے ○ تو وہ نہایت باریک ذرے ہو کر غبار ہو جائیں گے ○ اور (اے لوگو!) تم تین قسم کے ہو جاؤ گے (کچھ دائیں بائیں والے کچھ آگے والے) ○ تو دائیں

پر اور پر تکلف وخوشنما فرشوں پر جن کے اندر کچھ بھر کر گدگدا کیا ہوگا تکیہ لگائے ہوں گے۔ پس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) بآپ کے پروردگار کا نام بڑی عظمت والا ہے' بڑی برکت ورحمت والا ہے' وہ ہر نازیبا بات سے بری وپاک ہے' اولاد وشریک سے منزہ ہے۔ جلال' سلطنت وغلبہ والا ہے اور اکرام فرمانے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورۃ الواقعہ

کل مکہ میں اتری مگر "افبھذا الحدیث انتم مدھنون. تکذبون" تک اور "ثلۃ من الاولین" اور "ثلۃ من الاخرین" تک کی یہ آیتیں وقت ہجرت مابین مکہ ومدینہ نازل ہوئیں۔

۱ تا ۷۔ جب واقع ہونے والی چیز واقع ہو یعنی قیامت آئے' تو پھر کوئی اس کے قائم ہونے سے اس کا روکنے والا نہیں' وہ ہرگز جھوٹ نہیں ہو سکتی' وہ یقیناً آئے گی اور ضرور آئے گی اور آکر پھر نہ ٹلے گی۔ عجب اکھیڑ پچھاڑ والی ہوگی' تمام جہان کو زیر وزبر کر ڈالے گی' نیچے والوں کو اوپر اور اوپر والوں کو نیچے کر دے گی یعنی ضعیف غریب مسلمانوں کو بسبب ان کے اعمال صالحہ کے اعلیٰ علیین جنت میں پہنچائے گی اور غرور والے کافروں کو بسبب اعمال خبیثہ کے دوزخ میں نیچے سے نیچے درجے میں ڈالے گی (واقعہ قیامت کو اس لیے کہتے ہیں کہ یقیناً قطعاً واقع ہوگی یا یہ کہ اس دن ایسی سخت اور ہولناک آواز ہوگی جس کو ہر فرد بشر قریب وبعید سن لے گا) قیامت اس دن ہوگی جبکہ زمین ہلا ڈالی جائے گی' اس قدر ہلائی جائے گی کہ اس پر غو درخت' پہاڑ' مکانات ہوں گے سب ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں مل جائیں گے' ان کا نام ونشان باقی نہ رہے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے سخت ہوا میں اڑا دیے جائیں گے' بادلوں کی طرح غبار بن کر اڑتے پھریں گے۔ ("بس" کے معنی چلانا' اڑانا' اکھیڑنا' ریزہ ریزہ کرنا آٹے ستو کی طرح پیسنا) پس ایسے ہو جائیں گے جیسے غبار ذرہ ذرہ ہوتا ہے کہ نظر نہیں آتا' جب وہ جانوروں کے کھروں سے اڑتا ہے تب تو آنکھ اس کو دیکھ سکتی ہے ورنہ نہیں۔ یا جب آفتاب دروازہ کی دراڑ میں یا

مَآ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡــَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡــَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾

طرف والے (ان) دائیں طرف والوں کا کیا ہی کہنا ہے O بائیں طرف والے (تو) بائیں طرف والوں کا کیا ہی بُرا حال ہوگا O اور (تیسرے)

وَ السّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ۚ﴿ۙ۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ

آگے والے (وہ تو مرتبوں میں) آگے ہی والے ہوں گے O وہی (بارگاہ الٰہی کے) مقرب ہیں O وہ عیش و آرام کے باغوں میں ہوں گے O (مقربوں

تاریک مکان میں کسی سوراخ سے اپنی روشنی پہنچاتا ہے تو کچھ ذرے اڑتے نظر آتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ذرہ ایک میں گھومتا چلا جاتا ہے اور اے آدمیو! اس دن تم تین قسموں میں منقسم ہو جاؤ گے۔

۸ تا ۱۲۔ پس پہلا گروہ اصحاب المیمنہ ہیں وہ جن کے سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوں گے جن کے بارے میں خدا نے کہا ہے کہ "ھؤلاء للجنة ولا ابالی" (یعنی یہ لوگ جنتی ہیں اور مجھے کچھ پروا نہیں۔) اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ اصحاب میمنہ کون ہیں کیا چیز ہیں؟ وہ بڑے اچھے لوگ ہیں اور ان کے لیے اعلیٰ درجہ کی نعمتیں و سرور جنت میں ہے۔ دوسرے اصحاب مشئمہ ہیں جن کے الٹے ہاتھوں میں ان کے اعمال نامے ہوں گے وہ دوزخی ہیں جن کے بارے میں ارشاد ہے: "ھؤلاء للنار ولا ابالی" (یعنی یہ لوگ دوزخی ہیں اور مجھے کچھ پروا نہیں) اور مشئمہ والے بھی کون ہیں اور کیا چیزیں ہیں وہ بہت سخت بڑے ذلت و مصیبت والے ہیں۔ اور تیسرے سبقت والے تو (ان کا کہنا ہی کیا وہ تو ہر بات میں سبقت ہی لے گئے دنیا میں سبقت لے گئے ایمان بھی پہلے لائے ہجرت بھی پہلے کی جہاد میں بھی سب کے آگے بڑھ کر دوڑتے اور جان لڑاتے ہیں نماز میں تکبیر اولیٰ کی طرف پروانہ کی طرح دوڑتے ہیں اور ہر کار خیر میں سبقت کرتے ہیں تو وہ جنت میں بھی سب سے پہلے جائیں گے) وہ اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے مقربین دربار ہیں وہ دونوں گروہ یعنی اصحاب میمنہ اور سابقین و مقربین جنت نعیم میں داخل ہوں گے وہ جنت جس کی نعمت کو زوال نہیں۔

۱۳ تا ۱۴۔ بڑے گروہ ہیں اگلوں کے اور تھوڑے پچھلوں کے (ایک قول یہ ہے کہ "ثلة من الاولین" سے مراد اگلی امتیں ہیں اور "قلیل" سے مراد حضور نبی کریم کی امت۔) اللہ تعالیٰ نے رغبت دلانے کے واسطے پہلے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کو خبر دی کہ آخرین میں سے یعنی اس امت میں سے جنت والے یا بالخصوص مقربین کم ہوں گے چنانچہ روایت میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب غمگین ہوئے بعد کو "ثلة من الاخرین" اتری کہ پچھلے بھی بہت ہوں گے یعنی اگرچہ اگلے سب پیغمبروں کی امتیں سب مل کر اس امت سے بہت ہونا چاہیے تھیں مگر اللہ کی یہ قدرت و رحمت ہے کہ یہ اکیلی امت ان سب کے مجموعہ سے ہمسری کرے گی بلکہ زیادہ ہوگی۔ بعض کہتے ہیں کہ "ثلة" اور "قلیل" دونوں اسی امت کے بیان ہیں مطلب یہ کہ اس امت کے اولون سابقون میں مقربین زائد ہوں گے بعد میں بھی ہوتے رہیں گے مگر کم بالخصوص قریب قیامت اولیاء مقربین کم ہوں گے۔ (چنانچہ اوائل میں زمانہ صحابہ کرام و تابعین میں جو شوکت ظاہری اسلام و قوت باطنی عرفان تھی وہ ایک زمانے کے بعد دوسرے زمانے میں کم ہی ہوتی گئی آخر زمانہ میں بہت ہی کم لوگ ہوں گے جو حضرت امام مہدی و حضرت عیسیٰ کے دیکھنے والے ہوں گے مگر اصحاب الیمین یعنی عام اہل جنت وہ اول و آخر دونوں وقتوں میں بہت رہیں گے اور اسلام ہی غالب رہے گا۔)

مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾

میں امت مصطفےٰ کے اگلے لوگوں میں سے یعنی صحابہ اور تابعین میں سے) ایک بہت بڑی جماعت ہے ○ اور (آپ کی امت کے) پچھلوں میں سے ایک

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾

چھوٹی جماعت ہے ○ وہ لعل ویاقوت کے جڑاؤ تختوں پر (بڑی شان سے) تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ○ ان کے گرد سدا رہنے والے لڑکے

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا

آبخورے اور آفتابے اور صاف شراب کے جام لیے پھرتے ہوں گے ○ اس شراب سے نہ ان کو درد

وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا

سر ہو گا اور نہ بے ہوشی ○ اور جو میوے وہ پسند کریں گے ○ اور جس پرند کا گوشت وہ چاہیں

يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءً

گے (وہ لڑکے ان کے سامنے لائیں گے) ○ اور بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی ○ جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی ○ (یہ) ان کے عملوں

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا

کا بدلہ ہے ○ اس میں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے نہ خلاف تہذیب ○ مگر صرف سلام سلام کی آواز

۱۵ تا ۲۶- ان سابقین مقربین کا یہ حال ہوگا کہ مکلّف تختوں، چھپر کھٹوں پر بیٹھے ہوں گے جن میں سونا چاندی ملا کر کام کیا گیا ہوگا۔ ایک لکڑی سونے کی ایک چاندی کی، موتی اور یاقوت سے بنا ہوا، وہ لطیف مسندوں اور نرم و نازک بچھونوں پر آمنے سامنے مزے سے بیٹھ کر تکیہ لگا کر پیاری باتیں کریں گے۔ جب بزم عشرت گرم ہوگی تو نرم و نازک خوبصورت لڑکے ان کی خدمت میں مستعد و سرگرم ہوں گے، ادھر ادھر کار خدمت میں مشغول ہوں گے، کیسے لڑکے جن کے لیے ہیشگی ہے، نہ مریں گے نہ جنت سے نکلیں گے یعنی ہمیشہ اتنے ہی رہیں گے۔ (''مخلدون'' خلد سے ہو تو یہ معنی کہ خوبصورت زیور پہنے ہوئے خلد کا نکا بالا پاؤں کا جھانجھن (پازیب)، مروی ہے کہ وہ لڑکے اولاد مشرکین ہوں گے جو نابالغ مر گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ کوئی اور نئی جنس ہوں گے) وہ لڑکے شراب پلاتے پھریں گے کوزوں، آبخوروں، گلاسوں، آفتابوں وغیرہ کو بطریق دورِ کشی یکے بعد دیگرے سب کے آس پاس لیے پھریں گے۔ (کوب وہ کوزہ یا پیالہ جس میں پکڑنے کی کوئی چیز نہ لگی ہو۔ ابریق وہ جس میں پکڑنے کی پانی گرانے کی پانی پینے کی کوئی شئے لگی ہو) اور شراب طہور مصفا کے چشمہ رواں سے جام پر جام بھر بھر کر پلائیں گے، وہ نہایت لطیف شراب ہوگی جو حلال ہوگی جس کے پینے سے دردسر یا چکر یا دردشکم وغیرہ کچھ عارض نہ ہوگا۔ نہ گناہ ہوگا، نہ ختم ہوگی نہ وہ شراب ان کے عقل و ہوش دور کرے گی (بلکہ عقل کی نورانیت اور لذت ذکر الٰہی دونی ہو گی)''لا یصدعون''یعنی ان کے سر میں درد نہ ہوگا یا یہ کہ متفرق نہ ہوں گے یعنی وہ بزم عشرت ہمیشہ گرم رہے گی یا یہ کہ ممنوع

سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۵ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ﴿۲۷﴾ؕ فِیْ سِدْرٍ

سنیں گے O اور دائیں طرف والے تو دائیں طرف والوں کا کیا کہنا ہے O (وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں) بے کانٹوں کی بیریاں ہیں O

مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ۙ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ۙ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ۙ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ۙ

اور تہ بر تہ کیلے کے گچھے ہیں O اور بہت لمبا گہرا سایہ ہے O اور ہمیشہ جاری رہنے والا پانی ہے O اور بہت سے میوے ہیں O

وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ ﴿۳۲﴾ۙ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ۙ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ؕ

جو نہ ختم ہوں اور نہ ان سے روکا جائے گا O اور اونچے اونچے بچھونے گدے ہیں (جن پر وہ آرام کریں گے) O ہم نے وہاں کی عورتوں کو اچھی

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ۙ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ۙ لِّاَصْحٰبِ

اٹھان پر اٹھایا (یعنی بہترین صورتیں بنائیں) O تو ہم نے ان کو کنواریاں اور شوہروں کے دل لبھانے والیاں ہم عمر بنایا ہے O یہ سب دائیں طرف

الْیَمِیْنِ ﴿۳۸﴾ؕع ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۹﴾ۙ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۰﴾ؕ وَاَصْحٰبُ ۱ ع ۳۸ ۱۴

والوں کے لیے ہیں O (اس جماعت میں) اگلے لوگوں کا بھی ایک گروہ ہوگا O اور پچھلے لوگوں کا بھی ایک گروہ ہوگا O اور رہے بائیں

نہ ہوں گے۔ "لا ینزفون" بہ صیغہ مجہول یعنی "لا یسکرون" بہ صیغہ معروف "لا یسکرون" یا نزف بہ معنی تمام ہو یعنی لا نقیص خمرھم۔ وہاں طرح طرح کے میوے لطیف ہوں گے جو چاہیں گے کھائیں گے، قسم قسم کے پرندوں کے گوشت جو دل میں آئے گا فوراً موجود ہوں گے۔ حوریں خوبصورت سفید رنگ گورے چہرے بڑی آنکھوں والیاں جیسے موتی سیپی سے نکلا ہوا جس پر گرمی سردی، گردوغبار وغیرہ کچھ نہ پڑی ہو اس وقت کا نکلا ہوا جس کو پہلے کسی نے نہ چھوا ہو۔ اس کا بدلہ ملے گا جو اچھے کام دنیا میں کرتے تھے، ہر وقت لذت یادِ الٰہی رہے گی، فسق و فجور، لغو، بے ہودہ باتیں نہ ہوں گی، کوئی جھوٹی بات یا جھوٹی قسم، گالی گلوچ نہ سنے گا۔ مگر ہاں آپس میں پیار ومحبت کی باتیں ہوا کریں گی، جب ملاقات ہوگی تو آپس میں سلام سلام کی آوازیں آئیں گی، فرشتے ان کو سلام عرض کریں گے۔ رب رحیم وکریم سلام ورحمت تحفہ بھیجے گا۔

ف: ان کے خادم چھوٹی عمر کے لڑکے بنائے جائیں گے تاکہ ان کی بیویوں کو نامحرم بالغ مردوں کے سامنے نہ آنا پڑے نامحرموں سے جنت میں بھی پردہ ہوگا۔ مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ پردہ شرعی کا حکم جنت میں بھی ہے اور دنیا میں بھی عزت واحترام کا باعث ہوگا۔ اسلام میں پردہ عزت واحترام وشرافت کی نشانی مقرر کیا گیا۔ قرآن کریم میں ہے "ذالک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین" یعنی اس پردہ سے معلوم ہوگا کہ پردہ والی شریف ومحترم عورتیں ہیں تو غنڈے اور اوباش لوگ ان کو چھیڑیں گے نہیں۔ (پارہ ۲۲ رکوع ۵۔ فقیر قادری غفرلہ)

۲۷ تا ۴۰۔ اصحاب الیمین یعنی عام اہل جنت ان کا بھی کیا کہنا وہ بھی بڑے رتبہ والے ہیں، ان کے لیے بھی ہر طرح کی نعمت وسرور ہے وہ بیریوں کے سایہ میں عیش کریں گے۔ (سدر بمعنی درخت کنار جس میں کانٹے نہ ہوں بیری۔ بعض درخت ثمرہ کہتے ہیں) جن میں بجائے کانٹوں کے پھل بھرے ہوں گے، ہرے بھرے لہلہاتے پھل پھول سے لدے اور

الشِّمَالِ ۵ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ

طرف والے تو بائیں طرف والوں کی کیا ہی بُری گت ہو گی O نہایت گرم ہوا اور کھولتے پانی میں O اور جلتے ہوئے دھوئیں کے

يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾

سائے میں ہوں گے O نہ وہ (سایہ) ٹھنڈا ہوگا نہ وہاں کچھ عزت ہوگی O کیونکہ یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) ناز ونعمت عیش وعشرت میں تھے O

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۵ اَئِذَا

اور بڑا گناہ (یعنی شرک) بے دھڑک کرتے تھے اور اس پر اصرار کرتے تھے O اور کہتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے اور (گل

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾

کر) مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور دوبارہ (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے O اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے) O

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۵ اِلٰى مِيْقَاتِ

(اے نبی!) آپ فرمائیے کہ بے شک ایک جانے ہوئے مقرر دن کی میعاد پر سب اگلے پچھلے ضرور اکٹھے کیے

يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ

جائیں گے O پھر بے شک تم اے گمراہ جھٹلانے والو! O ضرور تھوہر کے

کیلوں کے درختوں کے نیچے مزے اڑائیں گے جن کے گھر میں نہایت ترتیب سے تہ بہ تہ کیلے لگے ہوں گے۔ (''منضود'' مجتمع یا دائم) اور نہایت تازگی بخشنے والا سایہ ہوگا' ایک ایک درخت کا سایہ بہت دور تک پھیلا ہوگا یا مراد سایۂ عرش اعظم ہے۔ ''ممدود'' بمعنی دائم یعنی جنت میں دھوپ' تمازت' گرمی' آفتاب نہ ہوگی' پانی رحمت کا بہتا ہوگا' ساق عرش سے نکل کر ان پر گرے گا اور ہزاروں طرح کے میوے ہوں گے جن کی انتہا نہیں ہر وقت تیار مہیا۔ یہ نہیں کہ کسی موسم میں ہوں کسی میں نہ ہوں بلکہ جس وقت جس چیز کو جی چاہا وہ فوراً موجود ہوگا نہ کوئی روک نہ ٹوک آنکھ اٹھائی اور چیز حاضر۔ فرش ہوں گے نرم و نازک بلند ہوا میں معلق۔ ہم نے دنیا کی مسلمان عورتوں کو وہاں نئی پیدائش دی ہوگی بعد ازاں کہ مر کر خاک میں مل گئی ہوں گی مگر پھر نرم و نازک بن جائیں گی' ان کو کنواریاں خوبصورت اچھی خصلتوں اور اچھی عادتوں والا بنا دیا ہوگا' ناز و انداز والیاں کرشمہ والیاں خاوندوں کی عاشق خاوند ان کے معشوق ہم نشین' خاوند تینتیس (۳۳) برس کی عمر والے ہوں گے۔ یہ سب نعمتیں اصحاب یمین کے لیے ہیں۔ بہت سے اگلے گروہ اگلی امتوں سے اور بہت سے گروہ پچھلی امت سے یعنی امت مرحومہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے۔ بعض کہتے ہیں کہ دونوں گروہ اسی امت سے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب.

۴۱ تا ۵۶- تیسری قسم جو اصحاب شمال ہیں یعنی دوزخی ان کا کیا پوچھنا وہ تو نہایت ہی ذلت وخواری والے ہیں' ان کو کیا کچھ عذاب ہے' بہت ہی سخت عذاب ہے۔ کبھی سموم میں جائیں گے (سموم دوزخ کی لپٹ یا سانس یا سرد ہوا یا گرم لو)

مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوۡنَ

پیڑ کے (کڑوے بدبودار) پھل کھاؤ گے O پھر اس سے اپنے پیٹ بھر لو گے O پھر اس پر سخت گرم کھولتا

عَلَيۡهِ مِنَ الۡحَمِيۡمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوۡنَ شُرۡبَ الۡهِيۡمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمۡ يَوۡمَ

ہوا پانی پیو گے O پھر تم (اس کو) پیاسے اونٹوں کی طرح بدحواس ہو کر پیو گے O یہ قیامت کے دن کافروں کی ضیافت

الدِّيۡنِ ﴿۵٦﴾ نَحۡنُ خَلَقۡنٰكُمۡ فَلَوۡلَا تُصَدِّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا تُمۡنُوۡنَ ﴿۵۸﴾

ہوگی O ہم نے ہی تم کو (پہلی بار) پیدا فرمایا پھر تم (دوبارہ زندہ ہونے کو) کیوں سچ نہیں مانتے O بھلا دیکھو تو وہ منی جس کو تم (رحم میں) ڈالتے ہو O

ءَاَنۡتُمۡ تَخۡلُقُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿۵۹﴾ نَحۡنُ قَدَّرۡنَا بَيۡنَكُمُ الۡمَوۡتَ

کیا تم اس کا انسان بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں O ہم نے ہی تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے اور

کبھی حمیم میں یعنی کھولتا پانی اور سایہ ڈھونڈیں گے تو یحموم کا سایہ ملے گا یعنی کالا بدبودار دوزخ کا دھواں' نہ اس میں ٹھنڈک ہوگی نہ اس سے کچھ آرام ملے گا۔ ("لا بارد ولا کریم" "ظل" سے بھی متعلق ہے "حمیم" سے بھی یعنی پانی بھی نہ شیریں ہوگا نہ سرد) یہ سزائیں اس لیے ہوں گی کہ وہ دنیا میں قبل قیامت مترف تھے حد سے بڑھنے والے یعنی اسراف کرنے والے' یا یہ کہ عیش وعشرت میں عمر کاٹنے والے یا متکبر یعنی دین اسلام سے غرور کرتے تھے۔ اپنے آپ کو بہت بڑا بناتے تھے' اسلام قبول نہ کرتے تھے۔ حنثِ عظیم پر اصرار کرتے تھے یعنی بڑے سخت گناہ پر اصرار کرتے تھے یعنی شرک کرتے تھے باز نہ آتے تھے۔ بعض یمین غموس یعنی جھوٹی قسم زمانہ ماضی پر مراد لیتے ہیں یا یہ قسم کھاتے تھے کہ حشر ونشر سب خیالات ہیں کچھ نہ ہوگا۔ بطور تمسخر کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مر کر خاک میں مل جائیں گے' ہڈیاں پرانی ہو کر ریزہ ریزہ بن کر غبار سی ہو جائیں گے تو پھر بھی ہم زندہ ہو جائیں گے؟ یہ تو ہرگز نہ ہوگا۔ انبیاء کہتے تھے کہ بے شک ہوگا' تب وہ پوچھتے تھے کہ اسی طرح ہمارے باپ دادے پردادے سینکڑوں پشت اوپر پھر زندہ ہوں گے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ تم اور تمہارے باپ دادے کیا تم اولین اور آخرین خاص وقت معین ومعلوم ومکان مخصوص میں زندہ کر کے جمع کیے جاؤ گے جس کی ایک میعاد ہے یعنی روز قیامت۔ پھر تم اے انکار کرنے والو! اے راہ راست سے دور بھٹکے ہوؤ' ایمان وہدایت سے بیزار اور خدا ورسول کی تکذیب کرنے والو یعنی ابوجہل وغیرہ وہاں جا کر یعنی دوزخ میں جب بھوک لگے گی تب درخت زقوم میں سے کھاؤ گے' لاچاری ومجبوری سے اسی سے پیٹ بھرو گے کہ جو اصل دوزخ میں اس کی جڑ ثابت ہے۔ جب پیاس لگے گی تو اس پر پینے کو کھولتا گرم' انتہا کا گرم پانی ملے گا تم اسی کو بہ مجبوری مثل ہیم کے پیو گے (یعنی مثل ان اونٹوں کے جن کو ہیم کی بیماری ہو جاتی ہے کہ کتنا ہی پانی چڑھا ئیں مگر سیراب نہ ہوں یا وہ اونٹ جس نے چنے کھا لیے ہوں کہ پھر اس کی پیاس مشکل سے بجھتی ہے یا ہیم وہ زمین جو مدت سے خشک پڑی ہوتی ہے اور نرم ہوتی ہے کہ سب پانی اس میں جذب ہوتا چلا جاتا ہے)

یہ ان کی وہاں مہمانی ہوگی' تحفہ ملے گا' یہ کھانا پینا ملے گا بروز قیامت' بروز حساب کہ ان کے اعمال کی سزا ہی یہ ہے۔

۵۷ تا ۶۲- اے کافرو! اے اہل مکہ! کیا تم آپ پیدا ہو گئے ہرگز نہیں ہم نے تم کو پیدا کیا' پھر تم ہمارے کہنے کی تصدیق

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ

اور ہم اس سے بھی عاجز نہیں O کہ تم جیسے بدل کر اور پیدا کر دیں اور تمہاری صورتیں اور حالتیں ایسی بدل دیں

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

جس کا تمہیں علم نہیں O اور بے شک تم پہلی بار کا پیدا کرنا جان چکے ہو پھر تم کیوں نہیں سمجھتے (کہ وہ تم کو دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے) O

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾

بھلا بتاؤ تو جو کچھ تم بوتے ہو O کیا تم اس کی کھیتی اگاتے ہو یا ہم اس کی کھیتی اگاتے ہیں O

کیوں نہیں کرتے' اپنے پیدا کرنے والے کا کہا کیوں نہیں مانتے' رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق کیوں نہیں کرتے۔ یہ تو بتاؤ تم عورتوں سے جو صحبت کرتے ہو اور نطفہ شکم میں جا کر ٹھہرتے ہیں تو کیا تم ان کو لڑکا بنا لیتے ہو مرد اور عورت' شقی' سعید' خوبصورت بدرنگ وغیرہ وغیرہ سب تم اپنی خواہش سے کر لیتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ بے شک بے شک یہ سب ہمارے کام ہیں۔ ہم نے تم کو اور تمہاری اولاد کو نکالا۔ اب موت کا حال دیکھو کہ ہم نے پیدا کرنے کے بعد مار ڈالا وقت مقدور مقرر کر دیا ہے' کون آپ سے مرنا چاہتا ہے؟ کون زندگی کی تدبیریں نہیں کرتا مگر ہم نے تو موت ضرور مقرر کر دی ہے اور اس میں امیر وغریب اچھے برے سب کو برابر کر دیا ہے' سب مر کر ہمارے پاس آئیں گے۔ یا ''قدرنا'' بمعنی ''قسمنا'' ہو یعنی زمانہ کو تمہاری موتوں کے اعتبار سے تقسیم کر دیا ہے کہ کوئی آگے گیا کوئی پیچھے یوں ہی تار آنے جانے کا لگا ہے کوئی بچپن میں مر جاتا ہے کوئی جوانی میں کوئی بڑھاپے میں کوئی پچاس کی عمر میں کوئی اسی کی عمر میں کوئی سو کی یا کم وبیش۔ زمانے کا بھی حساب نہیں لکھا بلکہ جس وقت چاہا مار لیا پس جب زندگی کے ہم ہی مالک موت کے بھی ہم ہی تو تم ہم کو کیا عاجز کر سکتے ہو۔ ہم اس بات میں بھی مجبور نہیں کچھ عاجز نہیں کہ تم سب کے سب کو فنا کر دیں اور تمہارے بدلے اور لاکھوں گروہ ایسے پیدا کریں جو ہمارے فرماں بردار اطاعت شعار ہوں' خدا اور رسول کے ماننے والے ہوں اور تم کو دوبارہ زندگی ایسی دیں کہ جسے تم نہیں جانتے یعنی قیامت میں تمہاری صورتیں بدل کر تم کو اٹھائیں کہ کالے منہ' نیلی آنکھیں' بدرنگ' بدشکل۔ یا یہ کہ سور بندر کی شکل میں اٹھائیں یا یہ کہ تم کو وہاں لے جائیں جس کی تم تصدیق نہیں کرتے یعنی دوزخ تمہاری ارواح کو مرنے کے بعد اس میں داخل کریں۔ نشاۃ اولیٰ کے حالات وتغیرات تم دیکھ چکے ہو کہ تم پہلے معدوم تھے پھر ماؤں کے شکموں میں کیا کیا رنگ بدلے پھر دنیا میں آ کر کیا کیا زمانے دیکھے (یا نشاۃ اولیٰ سے مراد پیدائش آدم علیہ السلام ہو کہ اس سے پہلے کوئی آدمی نہ تھا) اور یہ سب باتیں خدا کی قدرت وحکم سے ہوئیں' جب یہ باتیں اس کے حکم سے ہوئیں پھر دوبارہ پیدا کر دینا کون سا دشوار ہے۔ ان باتوں میں یقین کر کے تم سمجھتے کیوں نہیں اول آخر کا رنگ ملا کر دیکھو پہلے بھی نہ تھے بعد کو ہو گئے اب پھر نہ ہو گے پھر ہو جاؤ گے۔

۶۳ تا ۶۷۔ اے کافرو! اس کا تو حال بتاؤ جس کو تم بوتے ہو یعنی اناج گیہوں وغیرہ کیا تم ان کو اگاتے ہو' ان کو زمین چیر کر نکالتے ہو؟ ہم ہی مالک ہیں' ہم ہی اگانے والے ہیں' اگر ہم چاہیں تو کھیتی کو سوکھی گھاس کر کے خاک میں ملا دیں' کچھ پیدا نہ کریں' تب تم حیرت میں رہ جاؤ' مصیبت میں پڑ جاؤ اور سوائے باتیں بنانے کے اور کوئی حیلہ نہ کر سکو۔ یہی کہتے بنو کہ افسوس! ہم ٹوٹے میں

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

اگر ہم چاہیں تو اس کو روندا ہوا چورا کر دیں پھر تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤO کہ افسوس! ہم پر تاوان پڑ گیا (ہمارا مال ضائع ہو گیا)O

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ

بلکہ ہم (بدبخت) بے نصیب ہو گئےO بھلا بتاؤ تو سہی وہ (میٹھا) پانی جس کو تم پیتے ہوO کیا تم

اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ

نے اس کو بادل سے اتارا یا ہم اتارتے ہیںO اگر ہم چاہیں تو اس کو کھاری کر دیں

اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ

پھر تم (اس نعمت کا) کیوں شکر ادا نہیں کرتےO بھلا بتاؤ تو سہی وہ آگ جس کو تم سلگایا کرتے ہوO کیا تم نے اس کا درخت

اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً

پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیںO ہم نے اس (آگ) کو (جہنم کی) یادگار بنایا

وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ ع ۲ ۳ ۱۵

اور مسافروں کے لیے کارآمد بنایاO تو (اے محبوب!) آپ اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کیجئے (اس کا شکر کرتے رہیے)O پھر مجھے

نقصان میں پڑ گئے' ہم تباہ ہو گئے' پیداوار جل گئی' خدا کا غضب اترا' ہم بدبخت محروم رہ گئے' ہم برے تھے ناکارہ تھے وغیرہ وغیرہ۔

٦٨ تا ۷۰- یہ بتاؤ کہ وہ میٹھا پانی لذیذ' خوشگوار جس کو تم پیتے ہو اور تمہاری زندگی کا اس پر دارومدار ہے' جانور اس سے جیتے ہیں' باغوں کو اس سے سیراب کرتے ہو کیا تم نے اس کو بادل سے اتارا ہے یا ہم نے اپنی قدرت کاملہ سے اتارا؟ وہ بھی ہمارے قبضہ میں ہے' اگر ہم چاہیں تو اس کو کڑوا کھاری بدمزہ گلے میں پھنسنے والا بنا دیں' افسوس اس پر بھی تم شکر نہیں کرتے اور خدا کی وحدانیت قبول نہیں کرتے۔

۷۱ تا ۷۴- یہ بتاؤ کہ وہ آگ جس کو تم جلاتے ہو اور اس پر تمہاری زندگی موقوف ہے اس کا ایندھن لاکھوں درخت تم نے پیدا کیے ہیں؟ تم نے ان درختوں میں جلنے کا مادہ رکھا ہے یا ہم نے پیدا کیے ہیں؟ ہم نے ہی آگ پیدا کی' ایندھن بنایا' پکانے کا طریقہ سکھایا' دنیا کی آگ کو آخرت کی آگ کی یادگار اور باعث عبرت بنایا اور مسافروں کا اسباب سفر کہ آگ کی ضرورت سفر میں بہت پڑتی ہے ("مقوی" مسافر زمین خالی یا بے یار و مددگار یا غریب جس کا کھیسہ روپیہ پیسہ سے خالی ہو یا عام نفع لینے والے) پس اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ شکر نعمائے الٰہی بجا لاؤ' نماز پڑھو' توحید کو شائع کرو' اپنے بڑے عظمت والے پروردگار کے نام کی تسبیح کہو۔

بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ

قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں (یا تاروں کے ڈوبنے کی) (کیونکہ اس سے قدرت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں) O اور اگر تم سمجھو تو

كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ

یہ بڑی قسم ہے O بے شک یہ عزت والا قرآن ہے O محفوظ دفتر میں لکھا ہوا O اسے صرف باوضو لوگ ہی چھوئیں O یہ سارے جہان

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ

کے رب کی طرف سے اتارا ہوا ہے O کیا تم اس بات (کے یقین کرنے) میں سستی اور شک کرتے ہو O اور تم نے

تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾

(اس کو) جھٹلانا ہی اپنی روزی بنا لی ہے O پھر جب کہ جان گلے تک آ جاتی ہے O

وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا

اور تم اس وقت (اس کو) دیکھا کرتے ہو (پھر اس کو روک کیوں نہیں لیتے) O اور ہم تو تم سے تمہاری جان سے بھی زیادہ قریب ہیں لیکن تم

۷۵تا۸۲- مواقع نجوم کی قسم ہے یعنی نجوم وسورہ آیات قرآنیہ کے نزول کی (قرآن حضرت پر نجماً نجماً تھوڑا تھوڑا اترا ہے' اس کی قسم کھائی یا مواقع نجوم قرآنیہ سے اوقات نزول قرآن مراد ہوں یا مغارب نجوم آسمان مراد ہوں یعنی صبح ہوتے جو ستارے ڈوبتے ہیں یا ان کی راہیں) اور یہ قسم کچھ ہلکی نہیں' اگر تم مانو اور سمجھو اور تصدیق کرو تو بڑی مرتبہ والی ہے۔ پس اتنی بڑی قسم ہے اس بات پر کہ یہ کتاب جو حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) لائے ہیں بڑی عزت و کرامت وشرف وحسن و بزرگی والا قرآن ہے' خدا کا کلام ہے۔ جو کتاب مکنون میں یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے وہ لوح محفوظ جس کو سوائے پاک ومقدس لوگوں کے کوئی چھونہیں سکتا یعنی ملائکہ کرام جو گناہوں سے مبرا ہیں اور معصوم ہیں (یا یہ کہ قرآن کو پاک لوگ چھوتے ہیں جن کی قسمت میں یہ برکت لکھی ہوتی ہے وہ قرآن پر عمل کرتے ہیں یعنی مس سے مراد عمل ہو) یہ رب العالمین کا پیغام یا اکرام ہے جو اس نے اپنے رسول پر اتارا ہے۔ اے اہل مکہ! اے کافرو! تم ایسی عظمت و برکت والی بات کی یعنی قرآن کی تکذیب کرتے ہو اور نصیحت نہیں پکڑتے اور تم نے اپنا رزق یعنی حصہ یہ ٹھہرالیا ہے کہ ناشکری ہی کرو اور نعمتوں کا اقرار نہ کرو' کبھی قرآن کی تکذیب ہے' کبھی یہ دعویٰ ہے کہ بارش ستاروں کے اترنے سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ کہتے تھے کہ سقینا بنو فلاں یعنی فلاں ستارے کے فلاں برج میں فلاں منزل میں جانے کے باعث مینہ برسا اور رب الارباب مسبب الاسباب مولا و مالک کو بھول گئے تھے۔

۸۳تا۸۷- اے کفار! اگر تم تکذیب میں صادق ہو اور یہ بات صحیح ہے کہ موت وحیات اتفاقی چیزیں ہیں اور تم کو کچھ ملامت عذاب سرزنش نہ ہوگی' حساب نہ لیا جائے گا' حشر نشر نہ ہوگا' زندگی وموت کسی کے قبضہ میں نہیں تو جب وقت آ پہنچتا ہے اور روح گلے میں آ کر اٹک جاتی ہے' دم ٹوٹ جاتا ہے اور تم سے بجز اس کے کہ چپ چاپ دیکھتے رہو اور کچھ نہیں ہوسکتا' آنکھوں

تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوۡلَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ غَیۡرَ مَدِیۡنِیۡنَ ﴿۸۶﴾ تَرۡجِعُوۡنَہَاۤ اِنۡ

دیکھتے نہیں (تمہارے دل کی آنکھیں پھوٹی ہیں) ○ پھر اگر (تم کسی کے محکوم نہیں اور) تم کو (تمہارے اعمال کا) بدلہ ملنے والا نہیں ○ تو پھر تم اس جان کو

کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوۡحٌ وَّ

لوٹا کیوں نہیں لاتے اگر تم (اس خیال میں) سچے ہو ○ پھر اگر وہ (مرنے والا اللہ کے) مقربوں میں سے ہے ○ تو (اس کے لیے)

رَیۡحَانٌ ۬ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِیۡمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۰﴾

راحت و آرام اور خوشبوئیں ہیں اور عیش کے باغ ہیں ○ اگر وہ (مرنے والا) دائیں طرف والوں میں سے ہے ○

سے عزیزوں، پیاروں، دوستوں کا جان توڑنا دیکھتے ہو اور اس کے آس پاس گھر کے سب اکٹھے بیٹھتے ہو کہ کب جان نکلے گی اس وقت تم اس کی جان روک کیوں نہیں لیتے اور پھر لوٹا کیوں نہیں لاتے۔ اگر تم اپنے ان بے ہودہ دعووں میں سچے ہو کہ یہ سب تدبیر کا کارخانہ ہے، آدمی خود مختار ہے، عالم کا بندوبست کسی کے ہاتھ میں نہیں اور سارے جہان کا کوئی مالک نہیں تو اپنی تیز عقلوں اور چلتی ہوئی تدبیروں سے مرتے ہوئے عزیز قریب کو پھر لوٹا کیوں نہیں لیتے، کوئی حیلہ چالاکی کا کیوں نہیں چلاتے۔ تم لاکھ فکریں کرو مگر جب وقت آ پہنچا پھر کہاں ٹلتا ہے پس ضرور کوئی ہر شخص کا ایسا وقت معین کر دینے والا ہے کہ پھر دم بھر مہلت نہ ملے وہی خدا ہے، اسی کے ہاتھ سارا جہان ہے، وہی سب کا مالک ضرور حساب کتاب لے گا۔ جس وقت تم اس مرنے والے کے آس پاس محبت سے گھر کر بیٹھے ہوتے ہو اور حادثہ موت کا انتظار کرتے ہو تو اس وقت ہم تم سے زیادہ اس شخص کے قریب و نزدیک ہوتے ہیں۔ یعنی باعتبار علم و قدرت کے ہم سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ یا اس سے مراد ملک الموت اور ان کے پیادے ہیں مگر تم ملک الموت اور ان کے مددگار فرشتوں کو دیکھ نہیں سکتے۔

۸۸ تا ۸۹- جب مرنے والا مر جاتا ہے اور اس جہان سے گزر کر دوسرے گھر میں پہنچتا ہے تو جو اس گھر میں کیا گیا اسی کا بدلہ پاتا ہے، اگر خدا کا مقرب دربار و مقبول بارگاہ ہوتا ہے، جنت عدن کا مستحق ہوتا ہے تو اس کے لیے کیا کمی ہے، قبر میں بھی عیش آرام نعمت ہے (''روح'' بفتح راو بضم دونوں ہے بمعنی راحت و نعمت) اور جب قبروں سے نکلیں گے تو جنت میں ریحان یعنی خوشبودار پھول میوے طرح طرح کے رزق ملیں گے اور وہ جنت نعیم ملے گی جو کبھی فنا نہ ہوگی۔ (روح قبر میں ریحان جنت میں)۔

۹۰ تا ۹۱- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر وہ اصحاب یمین سے ہوتا ہے (کل اہل جنت اصحاب الیمین ہیں) اصحاب الیمین عام ہے اور مقربین خاص۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ سلام یعنی سلامت رہ، خوش رہو، تو اہل جنت سے ہے یعنی ان کو سلامتی ہے ہر غم و الم سے اور امن ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات بخشی ہے۔ یا ''لک'' خطاب حضرت سے ہو یعنی اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خوش ہو جائیے اہل جنت کا حال دیکھ کر اور ان کو سلامتی میں دیکھ کر۔ یا یہ کہ جب حضور جنتی کو دیکھیں گے تو سب اہل جنت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کریں گے کیونکہ حضور ہی کی طفیل سب اولین اور آخرین کو جنت نصیب ہوئی لہٰذا آپ کا شکریہ ادا کریں گے اور خادمانہ سلام عرض کریں گے۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ؕ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

تو (اے نبی!) دائیں طرف والوں کا آپ پر سلام ہو (کہ آپ ہی کے وسیلے سے ان کو یہ مرتبہ ملا) O اور اگر وہ (مرنے والا) جھٹلانے والوں

الضَّآلِّيْنَ ۙ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا

گمراہوں میں سے ہے O تو (اس کے لیے) کھولتے پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسنے کی ضیافت ہے O یہ جو بیان کیا گیا ہے

لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ع ﴿۹۶﴾

بے شک وہ کامل یقینی بات ہے O تو (اے نبی!) آپ اپنے عظمت والے پروردگار کے نام کی پاکی بیان کیجیے O

ع ۳ ۲۴ ۱۶

آیاتھا ۲۹ (۵۷) سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّۃٌ (۹۴) رکوعاتھا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حدید مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انتیس آیات' چار رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

جو آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے O

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کے لیے ہے' وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز

۹۲ تا ۹۶- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر وہ مرنے والا کم بخت کافر ہوتا ہے جو خدا اور رسول کو جھٹلاتا تھا' ایمان سے گمراہ تھا تو تحفہ زقوم وحمیم کا پیش ہوتا ہے' ان چیزوں سے مہمانی ہوتی ہے اور قیامت میں دوزخ میں جا کر جلے گا۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ باتیں ضرور ہو کر رہیں گی۔ قطعی ضروری ہیں' حق الیقین ہیں۔ لہٰذا آپ بڑے عزت والے اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح پڑھیے اور خود توحید پر برقرار رہیے اور سارے جہان میں اس کی توحید پھیلایئے اور تبلیغ کیجیے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی ومحافظ ہے۔

سورۃ الحدید

۱ تا ۳- خدا کے نام کی سب آسمان وزمین کی مخلوقات ہر ہر ذرہ قطرہ قطرہ تسبیح پڑھتے ہیں' اس کا ذکر کرتے ہیں' اس کے فرمانبردار بندے ہیں' وہ بڑی عزت بڑے رتبہ والا ہے' دشمنوں سے بدلہ لینے والا ہے' اپنے قضاء وقدر کے کارخانے میں بڑی حکمت والا ہے' اس نے یہ حکم دے دیا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ تمام آسمانوں زمینوں کی حکومتیں اسی کی ہیں' اصل مالک وہی ہے' آسمان کے خزانے بارش وغیرہ زمین کا خزانہ نباتات وغیرہ سب اسی کی مخلوق ومملوک ہیں' وہی زندگی وموت کا مالک ہے' دنیا میں مارے گا قیامت میں جلائے گا' وہ ہر بات پر قادر ہے' جو چاہے موت یا زندگی دم بھر میں کر دے یعنی سب ممکنات اس کے مقدور ہیں۔ وہی اول ہے یعنی ہر شئے سے اول قدیم ازلی ہے وہی آخر ہے یعنی دائم ابدی ہے' ہر شئے سے اس کا جلوہ آشکار اور اس کا نور ہویدا ہے' ہر شئے میں اس کی تجلی مخفی ہے' وہ ہر شئے کا عالم ہے۔ الاوّل "حی" "قدیم ازلی ہر شئے سے پہلے ہے'

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ

پر قادر ہے O وہی سب سے پہلے اور سب سے آخر ہے اور (اپنے دلائل قدرت سے) ظاہر ہے اور (اس کی حقیقت عالم سے) پوشیدہ ہے

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ

اور وہ سب کچھ جانتا ہے O اسی نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ

پر (اپنی حکومت کا) غلبہ فرمایا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور

وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ

جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے اور جو کچھ آسمانوں سے اترتا ہے اور جو کچھ ان میں چڑھتا ہے

اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

وہ سب جانتا ہے اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ (اپنے علم وقدرت سے) تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے O آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

کی بادشاہی اسی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹتے ہیں (سب کا خالق وہی ہے) O وہی رات کو دن کے حصے میں

جتنی اشیاء زندہ موجود ہیں ان سب کا زندہ اور موجود کرنے والا وہی ہے' **الاخر** حی باقی دائم ابدی۔ ہر شئے کا مارنے والا اور فنا کرنے والا خود باقی رہنے والا۔ **الظاھر**: ہر شئے پر غالب۔ **الباطن**: ہر چھپی ہوئی چیز کا عالم ہے' **الاول**: وہ خود بخود اپنے آپ ہے' ہمیشہ سے موجود ہے بے کسی کے مقدم کیے ہوئے۔ **الآخر**: خود بخود دائم اور باقی ہے بے کسی کے باقی رکھے ہوئے۔ **الظاھر**: سب پر خود بخود غالب ہے بے کسی کے غالب کیے ہوئے۔ **الباطن**: سب کا عالم ہے بے کسی کے بتلائے ہوئے۔ **الاول**: سب سے اوّل اور اوّلوں کا اوّل کرنے والا' آخر سب کے آخر اور آخروں کا آخر کرنے والا' ہمیشہ سے ہمیشہ تک رہنے والا' سارے عالم کا حال جاننے والا اور اپنے قبضہ میں رکھنے والا دائم' اس کو نہ موت ہے نہ فنا نہ زوال' وہ جامع جمیع صفات کمال ہے" **ھو الظاھر الباطن العلیم المتعالی القدوس العلی العظیم** '' وہ اول و آخر ظاہر و باطن ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۴ تا ۶۔ وہی تو ہے جس نے آسمان وزمین کو چھ دن میں پیدا کر ڈالا (سب سے پہلے اتوار کا دن اور ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر۔ آخر کا دن جمعہ کا) پھر عرش پر غلبہ کیا اور اس پر جلوہ افروز ہو گیا (یہاں تک کہ عرش اعظم اس کی تجلی سے لبریز ہو گیا) جیسا کہ اس کی شان کے مناسب تھا۔

ف: آیات صفات متشابہات کے معانی ظاہرہ قطعاً یقیناً مراد نہیں ہوتے ہیں حقیقی بیٹھنا اترنا وغیرہ یہ لوازم جسمیت سے ہیں یا ان میں تاویل کرنی چاہیے یا ان کے علم و معنی کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا چاہیے' یوں کہنا چاہیے کہ ان کی حقیقی مراد

يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اٰمِنُوْا

لاتا ہے اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے اور وہ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے O (اے لوگو!) اللہ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ

اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان نعمتوں میں سے جن میں اللہ تعالیٰ نے تم کو اوروں کا قائم مقام کر دیا ہے

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا

کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو تو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ان کے لیے بڑا ثواب ہے O اور (اے لوگو!)

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ

تم کو کیا ہوا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ یہ رسول کریم تم کو بلا رہے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ

اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ یا اس کے بتانے سے اس کے رسول۔ اور ان پر بلا کیف ایمان لانا چاہیے' ان کے حق ہونے کا اعتقاد رکھنا چاہیے۔ یا یہ باتیں باعتبار ان صفات فعلیہ کے ہوں جن میں تغیر ممکن ہے یعنی عیون وتجلیات کے اطلاق ہوتی ہیں' اس کی ذات پاک ہر شئے سے متعالی و برتر ہے۔ یعنی اس کی ذات وصفات بے مثل ہیں' وہ ہر شئے کو جانتا ہے جو غیبی چیزیں زمین میں گھستی ہیں اور جو اس سے نکلتی ہیں اور جو آسمان سے اترتی ہیں اور جو اس میں چڑھتی ہیں (زمین میں داخل ہوتی ہیں جیسے بارش وخزانے' اور مردے۔ زمین سے نکلتے ہیں گھاس' درخت' پانی کے خزانے۔ آسمان سے اترتا ہے رزق' بارش' فرشتے' مصیبت ونعمت' آسمان پر چڑھتے ہیں فرشتے اور بندوں کے اعمال اور دعائیں وغیرہ وغیرہ) تم کہیں بھی ہو وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے۔ دریا میں پہاڑوں میں' اس کا علم ہر ذرہ کو محیط ہے' تم جو خیر وشر کرتے ہو اس کو سب علم ہے' وہ ہر شئے کو دیکھتا ہے۔ آسمان وزمین کا مالک ہے' کل خزانے کل حکومتیں اسی کی ہیں اور انجام کار سب اسی کی طرف لوٹ کر چلے جائیں گے۔ وہی تو کبھی دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے' کبھی رات کو دن میں' جس سے گرمی جاڑا اختلاف فصول ومواسم پیدا ہوتا ہے وہ دلوں کے ارادوں' خیالوں' وسوسوں ہر خیر وشر کا جاننے والا ہے۔

۷ تا ۸- اے اہل مکہ! خدا اور رسول پر ایمان لاؤ' تصدیق کرو' خدا نے جس مال کا تم کو مالک ظاہری کر دیا وہ منتقل ہوتا ہوا تم تک پہنچتا ہے' تم خلیفہ اور خازن مقرر ہوئے اس میں سے خدا کی راہ میں خالصاً لوجہ اللہ صرف کرو' صدقہ وخیرات دو' جو تم میں سے ایمان لاتے ہیں اور اپنا مال خدا کی راہ میں صرف کرتے ہیں ان کو نفع عظیم وثواب کثیر جنت میں ملے گا۔ اے اہل مکہ! کیا وجہ ہے کہ تم ایمان نہیں لاتے حالانکہ سب اسباب تصدیق وتسلیم مہیا ہیں' رسول تشریف لائے ہیں' معجزے ظاہر ہوتے ہیں' وہ تم کو طرح طرح سے توحید کی طرف بلاتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ' اس کی توحید اختیار کرو حالانکہ خدا نے تم سب سے ازل میں عہد بھی لے لیا تھا کہ ضرور ایمان لانا' اس وقت تم نے مانا تھا عہد قبول کیا تھا اب اس کے منکر ہو رہے ہو۔ اگر کسی سبب سے مسلمان ہو سکتے ہو تو ان اسباب سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتے ہیں' اگر لانا ہے تو ایمان لاؤ تمہارے لیے کوئی عذر کا موقع نہیں چھوڑا گیا ہے۔

اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى

اور بے شک اللہ تعالیٰ تم سے پہلے ہی (روزِ اول میں) عہد لے چکا ہے اگر تم کو یقین آئے O وہی (اللہ) ہے جو اپنے بندے (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ

پر کھلی کھلی آیتیں نازل فرما رہا ہے تاکہ وہ تم کو (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (اسلام کی) روشنی کی طرف لے جائے،

اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

بے شک اللہ تم پر بڑا عنایت فرمانے والا مہربان ہے O اور تم کو کیا ہو گیا ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ

کرتے ہو حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے (اسی نے تم کو سب کچھ عطا فرمایا ہے) (اے لوگو!) تم میں سے کوئی ان کے برابر

مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ

نہیں ہوسکتا جنھوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ (اللہ کے نزدیک) مرتبے میں ان لوگوں سے بڑے ہیں جنھوں نے فتح (مکہ) کے بعد

اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

خرچ کیا اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ تعالیٰ جنت کا وعدہ فرما چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے (اس نے اپنے علم ازلی کے

۹- وہی خدا جو ہر بات کا مالک ہے تم کو بلاتا ہے اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! پر مقدس روشن ظاہر آیتیں اتار رہا ہے جو کھلی ہوئی نصیحتیں ہیں اور اوامر و نواہی حلال و حرام دلائل قاہرہ پر شامل ہیں اس لیے اتارتا ہے کہ تم کو قرآن کی نصیحتوں اور رسول کی دعوت کے اثر سے تاریکیٔ جہل و کفر سے روشنیٔ ایمان و علم کی طرف نکالے اور اے بندو! اللہ تم پر بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے کہ ایسا اپنا محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! رحمۃ للعٰلمین بھیجا یا یہ خطاب ''لیخرجکم'' مسلمانوں سے ہے بمعنی ''اخرجکم'' یعنی اے مسلمانو! تاکہ تم کو کفر سے نکال کر ایمان پر قائم رکھے۔

۱۰ تا ۱۱ - اے مسلمانو! تم کو کیا ہو گیا جو تم اللہ کی راہ میں سچے دل سے خرچ نہ کرو گے حالانکہ تم جانتے ہو کہ جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے سب فنا ہو جائے گا تم بھی فنا ہو جاؤ گے جو خرچ کر کے ثواب لینا ہو تو ابھی لے سکتے ہو سب مر جائیں گے ہر چیز کا وارث اور ہمیشہ پائندہ وہی ہے تم سب اسی کی طرف لوٹ کر اپنے اعمال سمیت جاؤ گے اسی کا مال اسی کی راہ میں تم خرچ کرو اور وہ تم کو ثواب دے۔ ضرورت کے وقت راہ خدا میں خرچ کرنا اعلیٰ مرتبہ ہے پس تم میں سے جنھوں نے قبل فتح مکہ خدا کی راہ میں خوب خرچ کیا اور اس وقت میں دشمنوں کا مقابلہ کیا اور حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیا کہ وہ وقت سخت ضروری اسلام کی مدد کرنے کا تھا وہ لوگ ایسی صفت والے ان لوگوں سے جنھوں نے قبول اسلام میں تاخیر کی بعد فتح مکہ مسلمان ہوئے جبکہ ضرورت کم ہو گئی خرچ کیا اور دشمن سے محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہو کر لڑے کہیں

ع ۱۰/۱۷

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

مطابق وعدہ فرمایا ہے اس کے علم میں غلطی ناممکن ہے)O کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو خوش دلی سے اچھا قرض دے (اس کی راہ میں خرچ کرے)

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کو دوگنا کردے (اس کو دوگنا ثواب دے) اور اس کے لیے عزت کا اچھا بدلہ ہے O (اے نبی!) جس دن آپ ایمان دار

الْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ

مردوں اور ایمان دار عورتوں کے آگے اور ان کے دائیں طرف ان (کے ایمان) کا نور دوڑتا ہوا دیکھیں گے (اور ان سے کہا جائے گا:) آج تمہاری

الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ

سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے' یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ

سب سے بڑی کامیابی ہے O جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ایک نظر ہماری طرف دیکھو

فضیلت ومرتبہ وثواب میں بڑھ کر ہیں۔''اولئک اعظم درجۃ'' بالخصوص حضرت صدیق اکبر کی شان میں نازل ہوئی کہ سب سے پہلے ایمان لائے اور ابتداء اسلام میں اسلام کو جو نفع پہنچایا وہ کسی نے نہ پہنچایا جبکہ ضرورت شدیدہ تائیداسلام کی تھی' خدا کی راہ میں اس وقت میں سب مال خرچ کر ڈالا' دشمنوں سے طرح طرح کے مقابلے کیے اور اللہ نے دونوں گروہوں سے یعنی قبل فتح و بعد فتح خرچ کرنے والوں سے جنت واحسان کا وعدہ کیا ہے۔اے مسلمانو! تم جو کام کرتے ہو' صدقہ دیتے ہو خدا کو ہر بات کی خبر ہے۔اے مسلمانو! تم میں کون ہے جو صدقہ دے خیرات کرے' وہ مال ضائع نہ ہوگا خدا کے پاس امانت رہے گا بلکہ وہ دینا مثل قرض حسنہ ہے کہ خالص سچی نیت سے خدا کو قرض دیتا ہے' خدا اس کو قبول کرتا ہے اور ثواب دگنا چوگنا بڑھاتا چلا جاتا ہے دس گنا سے سات سو گنا لاکھ گنا تک بلکہ اپنی رحمت سے جہاں تک چاہتا ہے بڑھاتا ہے تو ایسے شخص کو خدا کے پاس اجر کریم ثواب احسن ہے جنت میں۔

۱۲- یہ آیت ابوالدحداح کی شان میں اتری ہے' اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! بروز قیامت مسلمانوں کا حال دیکھنا وہ مرد اور عورتیں جو سچے دل سے تصدیق کرتے ہیں کہ ان کا نور ایمان اعمال صالحہ ان کے سامنے اور سیدھی الٹی طرف جلوے دکھاتا ہوا دوڑتا ہوا چلتا ہوگا یعنی جب پل صراط پر گزریں گے تو نور کی مشعلیں روشنی دکھائیں گی' فرشتے چاروں طرف سے دل بڑھاتے ہوں گے' خوشخبریاں' مبارکبادیاں دیتے ہوں گے کہ لو اب چل کر جنتوں میں داخل ہو جاؤ' وہ جنتیں جن کے مکانوں اور درختوں کے نیچے شراب وشہد وآب خوشگوار شیریں کی نہریں رواں ہوں گی اور وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے' یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی خوش قسمتی کامیابی وفتح مندی اور نصیبہ وری ہے کہ جنت ملی دوزخ سے بچے۔

۱۳ تا ۱۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! مخلصوں کا تو یہ حال ہوگا کہ گھوڑے اڑاتے روشنی میں مزے سے گزر جائیں

اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ

(یا ذرا ٹھہرو) تا کہ ہم تمہارے نور سے کچھ لے کر فائدہ حاصل کریں' ان سے کہا جائے گا: اپنے پیچھے لوٹو تو وہاں روشنی تلاش

فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ

کرو (جب وہ لوٹیں گے) تو فوراً ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہو گا' اس کے اندر کی طرف رحمت ہو گی اور

وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا

اس کے باہر کی طرف (یعنی منافقوں کی طرف) عذاب ہو گا ○ (عذاب دیکھ کر) منافق مسلمانوں کو پکار کر کہیں گے کہ (اے مسلمانو!) ہم تمہارے ساتھ نہ

بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ

تھے؟ (پھر تم رحمت میں اور ہم عذاب میں کیوں ہوئے) مسلمان (جواب میں) کہیں گے: کیوں نہیں (تم بظاہر ہمارے ساتھ تھے) لیکن تم نے خود اپنی جانوں کو

الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ

فتنہ میں ڈالا تم (مسلمانوں پر مصیبت آنے کا) انتظار کرتے تھے اور (اسلام کے حق ہونے میں) شک کرتے تھے اور بے جا آرزوؤں اور جھوٹی طمعوں نے تم کو

گے' منافق جو دنیا میں ظاہر میں مسلمان بنے تھے اور دل میں کفر تھا وہ مرد عورتیں کچھ دور تو مسلمانوں کی روشنی میں چلیں گے مگر جبکہ مسلمانوں کی روشنی آگے چلی جائے گی اور خود ان کے پاس روشنی نہ ہو گی اندھیرے میں بھٹکنے لگیں گے' چیخ چیخ کر مسلمانوں کو پکاریں گے کہ خدارا ذرا تو انتظار کرو' ہم کو بھی اپنے ساتھ لے لو' ہم اندھیرے میں مر رہے ہیں' ذرا روشنی اپنی دکھا دو کہ ہم بھی اجالے میں آ لیں تمہارے واسطہ سے پل صراط عبور ہو جائے۔ ان سے کہا جائے گا یعنی اللہ فرمائے گا یا فرشتے یا مسلمان کہ اب وہ وقت نہیں کہ ایک ایک کی روشنی پا سکے' پیچھے لوٹ جاؤ جہاں سے ہم روشنی لائے تھے وہیں سے تم بھی لے آؤ (یا تو یہ مطلب ہے کہ دنیا میں واپس جاؤ اور ایمان لاؤ' عمل صالح کرو' روشنی لے کر یہاں آؤ' یعنی بطور تمسخر کہ قیامت کی روشنی بغیر دنیا کے نیکی کیے مل نہیں سکتی اور قیامت سے پھر دنیا میں نہیں آ سکتے۔ پس یہ مطلب ہوا کہ اب مایوس ہو جاؤ یا یہ کہ جہاں ہم کو اعمال صالحہ کے بدلے یعنی موقف میں روشنی ملی تھی وہاں جا کر لے لو۔ غرض بطور استہزاء یہ بات الٹی کہی جائے گی' جس طرح وہ دنیا میں مسلمانوں کو فریب دیتے تھے اس کا بدلہ ملے گا کہ ظاہر ایمان کرتے تھے اور دل میں کفر بھرا تھا' وہ مجبوراً اس امید پر کہ کہیں روشنی ملے واپس جائیں گے) اس وقت ان کے اور مسلمانوں کے درمیان میں ایک دیوار قائم کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ لگا ہوا ہو گا' اس احاطہ دیوار کے اندر جنت کی بہار ہو گی باہر جس طرف منافق ہوں گے تحت عذاب ہو گا' نار ہو گی۔ جب دیکھیں گے کہ مسلمان مزے میں جنت میں جا رہے ہیں اور یہ باہر کھڑے منہ تک رہے ہیں بلکہ قریب ہے کہ عذاب میں پھنس کر چیخیں گے پکاریں گے کہ مسلمانو! ہم کو کیوں آفت میں چھوڑے جاتے ہو' ہم بھی تو مسلمان ہی ہیں' تمہارے بھائی بند ہم مذہب ہیں۔ وہ کہیں گے کہ یہ ضرور تم ظاہر میں مسلمان تھے مگر آج تو دن دلوں کے دیکھ بھال کا ہے تم نے کفر چھپایا' یا دل سے کفر کیا' اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا۔ میرے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) اور

لَا یُؤْخَذُ مِنْکُمْ فِدْیَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىکُمُ النَّارُ ؕ

دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا (یعنی موت) اور تم کو اللہ تعالیٰ (کے حکم پر چلنے) سے اس بڑے فریبی شیطان نے غافل اور مغرور رکھا ۝ تو آج

هِیَ مَوْلٰىکُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ⑮ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ

نہ تم سے کچھ فدیہ لیا جائے گا اور نہ کھلے ہوئے کافروں سے تم سب کا ٹھکانا آگ ہے وہی تمہاری ساتھی ہے اور کیا ہی بری جگہ لوٹنے کی ہے ۝ کیا ایمان داروں

تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا یَکُوْنُوْا

کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس کلام برحق کے لیے جو اللہ نے نازل کیا جھک جائیں (اور اس کو سن کر لرز جائیں) اور

کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ

مسلمان اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر مدت دراز گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے

مسلمانوں کے ہلاک ہونے کا انتظار کیا' یہی دن گنتے رہتے تھے کہ کب مسلمان شکست کھائیں' ہلاک ہوں تو ہم پھر کفر ظاہر کریں اس عداوت کا آج بدلہ مل رہا ہے' تم ہمیشہ شک میں گرفتار رہے کبھی تصدیق نہ کی' کتاب و رسول کو سچا نہ جانا' جھوٹے خیالات بے ہودہ ناکارہ وسوسوں اور آرزوؤں میں ہمیشہ عمر بھر مبتلا رہے' کبھی دل میں ندا نہ آئی یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آن برابر ہوا' موت کا فرشتہ سر پر موجود ہو گیا بغیر توبہ کیے کفر ہی پر مر گئے' تم کو خدا کی اطاعت اور اسلام لانے سے غرور نے روکا کیوں کہ تم کو دنیا کے مال اپنی عقل و تدبیر پر گھمنڈ تھا (''غرور'' بفتح شیطان اور بضم وساوس واباطیل) جب کفر پر موت ہوئی تو پھر کچھ کارآمد نہیں۔ اب آج کے دن کوئی تدارک ہو ہی نہیں سکتا نہ تم منافقوں سے نہ ان کافروں سے جو ظاہر ظہور کفر کرتے تھے نہ کوئی فدیہ لیا جائے گا کہ کچھ دے کر چھوٹ جاؤ نہ کوئی حیلہ کارگر ہو گا' اب تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے' وہی تمہارا ٹھکانہ اور پناہ کی جگہ ہے' وہ تمہاری خوب خبر لے گی' وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ سب کافر اپنے اپنے ٹھکانے پہنچیں گے اپنے اپنے ساتھی شیطان کے ساتھ اور اپنے سب ساز و سامان کے ساتھ' کھانا زقوم ہو گا' پانی حمیم کا' دوزخ کی آگ پوشاک دوست یار ہمدم مونس سانپ بچھو پڑوسی کافر و شیطان ہوں گے۔

۱۶- نام کے مسلمان جو فقط ظاہر میں ایمان لائے ہیں کیا انہوں نے مذہب مقدس اسلام کی خوبیاں نہیں دیکھیں' کیا انہوں نے رسول کے حالات میں غور نہیں کیا' کب تک یہ لوگ نفاق چھپائیں گے' اتنی باتیں سب ہو گئیں مگر کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل بھی خالصاً لوجہ اللہ اسلام قبول کریں' اللہ کا ذکر کریں' اس کے احکام مانیں' بہت روشن اور مقدس کتاب قرآن جو یقیناً حق ہے اور معرفت جبرائیل کے رسول پر اترا اس کی آیات وعدہ وعید سے امر و نہی' حلال و حرام' وعظ و نصیحت اور خدا کی وحدانیت کے ذکر سے ان کے دل بھڑک اٹھیں' نرمی و عاجزی' خلوص و محبت' حلاوت و ایمان' ذوق و شوق' خضوع و خشوع ان کے دلوں میں بھر جائے اور یہ ان جیسے نہ ہو جائیں جو ان سے پہلے کتاب والے تھے یعنی یہود کی طرح نہ ہو جائیں کہ ان کو علم توریت ملا تھا' رسول (علیہ السلام) کے آنے سے پہلے ان پر توریت اتری تھی' جب ان کی عمریں زائد ہو گئیں' مال و منال ہاتھ لگا نفس کی آرزوؤں اور ناجائز خواہشوں نے آ کر گھیر لیا' دل کی نرمی نکل گئی' ایمان کی لذت جاتی رہی'

قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ

اور ان میں بہت سے تو نافرمان (بدکار) ہی ہیں O (اے لوگو!) جانو بے شک اللہ تعالیٰ ہی زمین کو اس کے مرنے

بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ

(خشک ہونے) کے بعد زندہ (اور سرسبز) کرتا ہے بے شک ہم نے تمہارے لیے (اپنی) آیات کھول کر بیان فرمادیں تاکہ تم (سمجھو اور) عقل سے کام لو O بے

الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو خوش دلی سے قرض دیا (اس کی راہ میں خرچ کیا)

يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ

ان کے لیے دوگنا ثواب ہے اور ان کے لیے عزت والا ثواب ہے O اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے وہی صدیق

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

کامل (سچے) ہیں اور اپنے رب کے دربار میں (دوسروں پر) گواہ ہوں گے ان کو ان کا بدلہ

وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ

اور نور ملے گا اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی

سخت دل ہو گئے اپنے دین و پیغمبر یعنی موسیٰ علیہ السلام اور ان کے دین کی مخالفت کرنے لگے' ان میں اکثر فاسق نافرمان ہیں یعنی کافر۔ ان کی تقدیر میں کفر لکھا ہے یعنی وہ یہود و نصاریٰ جو ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے وہ سب کافر دوزخی ہیں وہ جان بوجھ کر حضور پر ایمان نہیں لاتے ہیں۔

۱۷۔ اے آدمیو! سمجھو اور غور کرو کہ تم اور تمہاری زندگی موت تمہاری روزی سب خدا کے ہاتھ ہے' زمین جب مر جاتی ہے' خشک قحط زدہ ہو جاتی ہے تو اپنی قدرت سے اس کو زندہ کر دیتا ہے یونہی تم کو تمہارے مرنے کے پیچھے اپنی بارش زندگانی سے زندہ کر دے گا' خدا کی قدرت کے آگے یہ بات دور کیا ہے' ہم نے تو قدرت کی دلیلیں خوب کھول کر واضح کر دیں اس لیے کہ تم سمجھو اور مرنے کے پیچھے اٹھنے کی تصدیق کرو۔

۱۸ تا ۱۹۔ بے شک جو مسلمان مرد سچے دل سے خدا کی راہ میں صدقہ دیتے ہیں اور جو مسلمان عورتیں اللہ کو قرض حسنہ دیتی ہیں یعنی دنیا میں نفع ملنے کی یا کسی سے خدمت لینے کی طمع نہیں ہوتی ہے نام آوری مقصود نہیں ہوتی ہے خلصاً مخلصاً القلب صرف اللہ کی خوشی کے لیے دیتے ہیں تو ان کا دیا ان کے لیے دونا دیا جائے گا یعنی دگنا چوگنا ہزار گنا جتنا اللہ چاہے گا عطا فرمائے گا' ان کو قیامت میں اجر کریم ملے گا بہت اچھا عمدہ مبارک ثواب۔ جو لوگ اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے خواہ وہ کسی امت کے ہوں ان کو مرتبہ صدیقوں کا مل گیا' وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھے جاتے ہیں' وہ خدا کے پاس شہدا ہیں یعنی انبیاء

ع ۲ ۹ ۱۸

الْجَحِيمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّ

دوزخی ہیں O جان لو کہ (کفار کے لیے) دنیا کی زندگی صرف کھیل کود اور

تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ

آرائش اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر فخر اور زیادتی چاہنا ہے

اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ

اس بارش کی طرح ہے جس کا اگایا ہوا سبزہ کھیتی کرنے والوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے پھر وہ سوکھ جاتا ہے تو تُو اس کو زرد دیکھتا ہے پھر

حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

وہ چورا چورا ہو جاتا ہے (کفار کی دنیا یہی یوں تباہ ہو جاتی ہے) اور (دنیا پر فریفتہ ہونے والوں کے لیے) آخرت میں سخت عذاب ہے اور (خدا پرستوں کے لیے)

وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْٓا

اللہ تعالیٰ کی بخشش اور اس کی خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو صرف ایک دھوکے کا اسباب و سامان ہے O (اے مسلمانو!) تم (دنیا پر

کرام کی گواہی دیں گے ان کو ثواب عظیم ملے گا اور ان کا نور پل صراط وغیرہ پر روشنی پھیلاتا ہوگا (''والشھداء'' یا تو عطف ہو ''صدیقون'' پر یا جملہ مستانفہ ہو دونوں قول ہیں۔ شہداء سے مراد انبیاء ہیں کہ اپنی امتوں پر تبلیغ کے گواہ ہوں گے یا ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ یا عام اچھے لوگ ہر امت کے کہ پیغمبروں کے گواہ ہوں گے یا وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جان دے سر کٹا گئے) اور جو کافر ہیں ہماری آیتوں کی یعنی رسول و قرآن کی تکذیب کرتے ہیں تو وہ ضرور دوزخ میں جائیں گے اور سزا پائیں گے۔

۲۰۔ اے لوگو! دنیا فانی کا اعتبار نہ کرو اس پر گھمنڈ نہ کرو وہ کھیل کود ہے اس کی خوشی چند روزہ اس کا غم ناپائیدار جیسے بچے کھیل میں ہار جیت کے لیے کوشش کرتے ہیں مگر اس کا کچھ حاصل نہیں، یونہی دنیا کے مال و منال کا اعتبار نہیں، وہ چند روزہ آزمائش و نمائش ہے اور حسب و نسب و عزت پر ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال و منال آل و اولاد کی کثرت کا ناز و گھمنڈ کرنا ہے مگر جہاں موت نے آنکھیں بند کر دیں پھر سب ہیچ، وہ سب گھمنڈ فخر و عزت نابود۔ جیسے بارش کہ کفار یعنی کاشتکاروں کو اس کا زور و شور سے برسنا، زمین کا سیراب ہونا، گھاس و اناج کا اگنا تعجب و حیرت میں ڈال دیتا ہے وہ اترا جاتے ہیں، پھر کوئی ایسی آفت پہنچتی ہے کہ وہ لہلہاتی کھیتی ہری بھری زرد نظر آنے لگتی ہے، پھر خشک گھاس کوڑا بن جاتی ہے، یونہی زندگانی دنیا ہے کہ آدمی اس پر فخر و ناز کرتا ہے مگر مرتے ہی سب خاک میں مل جاتا ہے، ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے، اصل اعتبار آخرت کا ہے کہ وہاں جو عذاب ہے وہ بھی شدید و عظیم ان کے لیے جنہوں نے دنیا میں خدا کی اطاعت نہ کی تھی اور حقوق شریعت ادا نہ کیے تھے اور جو مغفرت ہے وہ بھی عمدہ و اعلیٰ کہ جنہوں نے خدا کی دنیا میں اطاعت کی ہوگی اور مال کا حق ادا کیا ہوگا ان کو بخشش اور رضائے الٰہی ملے گی۔ دنیا کی حقیقت سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ ایسے ہی ہے جیسے گھر کا

اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ

فریفتہ نہ ہو بلکہ) اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمان اور

الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ

زمین کے پھیلاؤ کی طرح ہے وہ ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ

پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے O اور جو مصیبت بھی

مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

تم کو زمین یا اپنی جانوں میں پہنچتی ہے وہ ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا

نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ ۙ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ

فرمائیں بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسان ہے O تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی ہے

وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ ۙ الَّذِيْنَ

اس کا تم افسوس نہ کرو اور جو کچھ اس نے تم کو دیا اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے بڑائی مارنے والے کو پسند نہیں فرماتا ہے O جو خود

معمولی سا بے قدر اسباب جیسے مٹی کا پیالہ آبخورہ کہ آیا اور ٹوٹا فنا ہو گیا۔ یونہی یہ زندگی دنیا ہے کہ کچھ دنوں کی ہے پھر اصل گھر آخرت ہے۔

۲۱۔ اے بندو! خدا کا غصہ کیوں اختیار کرتے ہو؟ توبہ کر کے گناہوں کو چھوڑ کر اس کی مغفرت و جنت کی طرف دوڑو' بدکاری چھوڑ کر اعمال صالحہ اختیار کرو جیسے دنیا کی عزت میں فخر کرتے ہو اور کوشش کرتے ہو کہ ایک دوسرے سے بڑھ جائے یونہی قصد کرو کہ تم سب سے پہلے جنت میں پہنچو' وہ جنت جس کی چوڑائی اتنی ہے کہ اگر سب آسمان و زمین ملا دیے جائیں تو کہیں اس کے برابر ہوں' وہ ان کے لیے تیار کی گئی ہے جو خدا اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے' ان کے لیے مغفرت و رضوان و جنت و رحمت ہے اور یہ خدا کا بڑا فضل و احسان ہے' جس کو چاہتا ہے دیتا ہے' جس کو اہل جانتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل و احسان و رحمت والا ہے۔

۲۲ تا ۲۴۔ کوئی غم و مصیبت خواہ زمین میں پیدا ہوئی ہو مثلاً قحط و خشک سالی' گرانی' نقصان مال' زراعت وغیرہ خواہ تمہاری جانوں میں بیماریاں درد و تکلیف' آل و اولاد و اعزہ و اقارب کا مرنا' مال وغیرہ کا جاتا رہنا' ضعف غم وغیرہ ایسا نہیں جو تمہارے حق میں کتاب یعنی لوح محفوظ میں لکھا نہ گیا ہو اور مقدر نہ ہو چکا ہو۔ ان جانوں کو اور زمین کو اور ان مصائب کو پیدا کرنے سے پہلے یہ سب باتیں خدا کے نزدیک آسان ہیں گو بظاہر دشوار معلوم ہوں کہ لاکھوں کروڑوں غیر

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل سکھاتے ہیں اور جو کوئی (اللہ کے حکم سے) منہ موڑے گا تو (اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی کچھ پروانہیں) بے شک

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ

اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز (اور) سب خوبیوں والا ہے ○ بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں (اور دلائل) دے کر بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور (عدل

وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ

کی) ترازو بھی اتاری (یعنی احکام شریعت کے ذریعے عدل وانصاف کا حکم دیا) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا بھی اتارا (پیدا کیا) جس

متناہی مخلوق کے غیر متناہی واقعات لوح پر کیونکر لکھے گئے' یا یہ کہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اس کا علم سرمدی کافی تھا اور سب کا یاد رکھنا آسان تھا مگر اس کی حکمت کہ اس نے لکھ بھی دیے اور تم کو خبر بھی دی اس واسطے کہ تم دنیا کے قصوں بکھیڑوں سے دل فارغ رکھو کہ جو ہونا ہے وہ ہوگا اور ہو کر رہے گا۔ جب کوئی چیز جاتی رہے رزق و عافیت وغیرہ تو اس پر کچھ غم نہ آئے کہ مقدر میں تھا ہی نہیں ملتا کیسے؟ اور جب کوئی شئے خدا تم کو دے مثلاً مال ومنال اولاد وغیرہ تو غرور وفخر نہ کرو کہ تم نے کچھ اپنے آپ سے نہیں پیدا کیا خدا نے دے دیا ہے' جب چاہے گا لے لے گا۔ یہی کہو کہ اللہ نے دیا اور اس کا شکر ہے۔ اللہ ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو زمین پر غرور و تکبر و گھمنڈ سے چلتے ہیں فخر کرتے ہیں یا یہ کہ کافر ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ (یعنی یہود ونصاریٰ وغیرہ کہ جب ان کو مال ملتا ہے تو ایسا فخر کرتے ہیں کہ گویا انہوں نے آپ خود پیدا کر لیا ہے) اور پھر کسی کو دیتے نہیں اور دوسروں کو بھی حکم کرتے ہیں کہ بخل کرو' اللہ کی راہ میں نہ دو اور جو ایمان لانے سے منہ پھیرے گا تو اپنے لیے برائی کرے گا خداوند کریم کا کیا بگاڑ لے گا' وہ سب مخلوق سے اور سب کے ایمان و کفر سے بے پرواہ ہے۔ ہاں جو توحید اختیار کرتے ہیں ان کی تعریف فرماتا ہے یا محمود ہے تھوڑا قبول کر کے بہت سا بدلہ دیتا ہے۔ ایک روایت ہے کہ یہ آیت یہود کے حق میں اتری کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تعریف توریت میں تھی وہ خود بھی چھپاتے تھے اور دوسروں کو بھی چھپانے کا حکم کرتے تھے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کو بخیل کا خطاب دیا۔ (بخیل اس کو کہتے ہیں کہ جس پر مال یا احکام کا دوسروں کو دینا اور پہنچانا لازم ہو اور وہ نہ دے اور اس امانت کو دوسروں کو نہ پہنچائے وہ بخیل بھی ہے اور خائن بھی ہے' یہود پر توریت میں حضور نبی کریم کے اوصاف حمیدہ کا دوسروں کو پہنچانا اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سے آگاہ کرنا فرض کیا گیا تھا' انہوں نے بجائے ظاہر کرنے کے لوگوں سے ان کو چھپایا' خود بھی ایمان نہیں لائے اور دوسروں کو بھی ایمان سے روکا۔ لہٰذا وہ سخت بخیل اور خائن قرار دیے گئے اور قرآن میں جا بجا ان کی مذمت کی گئی لہٰذا جو لوگ حضور کے اوصاف حمیدہ چھپائیں گے وہ ان ہی یہود ونصاریٰ کے زمرہ میں شمار ہوں گے۔ قادری)

۲۵- ہم نے بندوں کی ہدایت کے لیے وقتاً فوقتاً معجزے اور دلیلیں اور اوامر ونواہی احکام شریعت دے کر رسول بھیجے' ان پر کتابیں اتاریں بذریعہ جبرائیل اور ترازو وقانون شریعت اتاری جس میں طریقے عدل وانصاف کے لکھ دیے کہ آدمی انصاف پر چلیں' عدل اختیار کریں' یا ظاہری ترازو مراد ہو۔ اور ہم نے لوہا آسمان سے اتارا یعنی پیدا کیا اور اس کو سخت قوت و صلابت دی کہ بجز سخت آگ کے نرم نہیں ہوتا اور نہیں گلتا۔ (یا "باس" سے مراد لڑائی ہے کہ لوہے سے آلات جنگ بنتے ہیں تلوار'

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ

میں سخت جنگ کے سامان ہیں اور لوگوں کے دوسرے فائدے ہیں اور تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دیکھے جو اس کے دین اور اس کے رسولوں کی بے (بغیر) دیکھے مدد

عَزِيْزٌ ۝۲۵ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ ع ۳ ۱۹

کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا (اور) زبردست ہے O اور بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کو بھی بھیجا اور ہم نے

الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۲۶ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓي

ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب قائم رکھی تو ان میں سے کچھ سیدھے راستے پر آئے اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں O پھر ہم نے اُن

اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ڏ وَ

کے بعد اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور ان کو ہم نے انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں ہم نے نرمی

جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا

اور مہربانی قائم فرمائی اور رہبانیت (یعنی جنگلوں اور پہاڑوں میں تنہائی کی زندگی گزارنا) یہ بات تو انہوں نے (دین میں) اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر

مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ

مقرر نہیں فرمائی تھی ہاں یہ (بدعت) انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے خود نکالی تھی پھر جیسا کہ اس کو نباہنے کا حق تھا نہ نباہ سکے (بلکہ تین خداؤں کی پوجا

تیر، نیزہ، خنجر، گرز، توپ، بندوق، زرہ، خود وغیرہ وغیرہ) اس میں آدمیوں کی ہزاروں منفعتیں ہیں چاقو، چھری، پھاوڑے، بسولے، کیلیں وغیرہ۔ اور خالص اس لیے لوہا پیدا کیا کہ سچوں جھوٹوں کا حال کھل جائے، مسلمان کافروں کو ان کے کفر کی بذریعہ تلوار سزا دیں اور ظاہر ہو جائے اور خدا کی معلومات ازلیہ کا وقوع ہو جائے کہ کون خدا اور رسول کی بات سچ جانتا ہے اور غیب پر دل سے ایمان لا کر خدا اور رسول کے دین کی اس لوہے کے بنے ہوئے ہتھیاروں سے مدد کرتا ہے۔ اللہ بڑی قوت والا ہے اپنے دوستوں کی بہت مدد کرتا ہے، وہ عزیز و غالب ہے یعنی اپنے دشمنوں کی سزا پر غالب ہے اس کی سزا سے کوئی بچ نہیں سکتا۔

۲۶ تا ۲۷۔ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو رسول بنا کر بھیجا (آدم علیہ السلام کے آٹھ سو برس بعد وہ نو سو پچاس برس تک اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے، وہ بہت کم ایمان لائے، جو ایمان نہ لائے وہ طوفان سے ہلاک ہوئے) پھر (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) بھیجے (نوح علیہ السلام کے بارہ سو بیالیس برس بعد) اور نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی ذریت میں اولاد میں نبوت و کتاب رکھ دی، بہت سے رسول بہت سے صحیفے کتابیں آئیں، پے در پے وقتاً فوقتاً بنی اسرائیل میں رسول آتے رہے، ان میں سے بعض تو رسول و کتاب کے ماننے والے تھے مگر اکثر ان میں سے منکر و فاسق و فاجر رہے۔ پھر بنی اسرائیل میں سب کے بعد مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا، ان کو انجیل کتاب دی، عیسائیوں کے دلوں میں جنہوں نے عیسیٰ کا اچھی طرح اتباع کیا رحمت و رافت و نرمی خوش خلقی داخل کر دی، آپس میں میل ملاپ رحمت و رہبانیت بھی پیدا کر دی جس کو انہوں نے اپنے مذہب کی

فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا

کرنے لگے) پھر ہم نے ان میں سے ایمان والوں کو ان کا بدلہ اور ثواب عطا فرمایا اور ان میں بہت سے تو نافرمان (بدکار) ہی ہیں ○ اے (توریت اور انجیل پر)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ

ایمان لانے والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے رسول (محمد ﷺ) پر ایمان لاؤ تم کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وعنایت سے دوگنا اجر عطا فرمائے گا

رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

اور اللہ تعالیٰ (قیامت میں) تم کو ایک نور عطا فرمائے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور اللہ تعالیٰ (ایمان کی بدولت) تم کو بخش دے گا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى

اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○ تاکہ اہل کتاب (کے کافر) جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں

خاطر ایجاد کرلیا تھا ان پر فرض نہ تھی (پولس یہودی نے جب عیسائیوں کے مذہب کو پریشان کردیا' بدمذہبی کا فتنہ پھیلنے لگا اور سیدھے راستہ سے پھرنے لگے تب مذہب کی حفاظت کے واسطے ان میں سے بعض علماء پادریوں نے گوشہ نشینی عزلت گزینی سب سے علیحدہ رہنا اختیار کرلیا گو فرض نہ تھا) مگر انہوں نے خدا کی خوشی کے لیے رہبانیت اختیار کی' کلیسا دیر یعنی گرجے گھر بنا کر الگ رہنے لگے یہ تو اچھا کیا لیکن اس کی رعایت اداء حقوق پابندی حفاظت عہد ان سے نہ ہو سکی (یا یہ کہ ہم نے ان پر رہبانیت اس لیے فرض کی تھی کہ خدا کی مرضی ڈھونڈیں مگر انہوں نے خلاف کیا' عہد رہبانیت کی پابندی نہ کرسکے' اس وقت میں ''ابتدعوھا'' کے معنیٰ میں تاویل کرنا پڑے گی اور برتقدیر اول یعنی یہ معنیٰ ہوں گے کہ ہم نے فرض نہ کی تھی۔ ''ابتدعوھا'' سے ''ما ابتدعوھا'' مراد ہوگی بسبب استثناء مابعد کے چنانچہ اکثر عیسائی بدمذہب ہوگئے اور جورہبان بن گئے ان کے بھی حالات خراب ہوگئے مگر تھوڑے اور بہت تھوڑے بروایت چوبیس (۲۴) پادری نواح یمن کی طرف چلے گئے تھے وہ وقتاً فوقتاً آکر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پیش گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی باقی سب تثلیث وغیرہ شرک کی باتوں میں گرفتار ہوگئے اور بہت سے متفرق فرقے آپس میں ہوگئے' مسلمانوں کا بیان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جو ان پادریوں میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کے اعمال کا دگنا ثواب دیا ایمان وعبادت کا (جو عیسائی سچی عیسویت پر قبل حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آنے کے مرگئے یا بعد ہمارے حبیب پاک کے تشریف لانے کے مشرف باسلام ہوئے وہ جنتی ہیں اور ثواب پانے والے) اور اکثر پادری فاسق' فاجر' بدکار ہیں' وہ جو میرے محبوب پر ایمان نہیں لائے وہ درحقیقت عیسائی نہیں ہیں بلکہ عیسیٰ ابن مریم کے سخت مخالف اور خدا کے گناہ گار کافر ہیں' اللہ ان کو ہدایت دے۔

۲۸ تا ۲۹- اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو' اس کے رسول پر جو تم ایمان لائے ہو اس پر ثابت قدم رہو' وہ تم کو دوہرے ثواب اپنی رحمت وکرامت سے دے گا اور تم کو میدان حشر وپل صراط پر نور دے گا جس میں تم بے دھڑک چلو گے اور زمانہ جاہلیت کے تمہارے سارے گناہ بخش دے گا' وہ توبہ والوں کے لیے غفور اور توبہ پر مرنے والوں کے لیے رحیم ہے۔ یہ اس

شَیۡءٍ مِّنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَ اَنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ

اور یہ کہ بے شک فضل اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے جس کو چاہے

یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۲۹﴾ ع ۲۰ ۴

عطا فرمائے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے O

لیے کہ اہل کتاب عبداللہ بن سلام وغیرہ جان لیں کہ وہ کچھ ثواب کے مالک و مختار نہیں' وہ خدا کی فضیلت وثواب پر قادر نہیں بلکہ فضل وثواب وکرامت تو سب خدا کے قبضہ اور اختیار میں ہے' وہ جس کو جتنا چاہتا ہے دیتا ہے' وہ بڑے فضل و رحمت والا ہے۔ جب یہ اترا کہ اہل کتاب کے اسلام لانے والوں کو دگنا ثواب ملے گا' ایک اگلے پیغمبروں پر ایمان لانے کا دوسرا حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے کا تو اکابر صحابہ مہاجرین پر' وہ صحابہ جو اہل کتاب میں سے مسلمان ہوئے تھے فخر کرنے لگے تب یہ اترا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان کو بھی دگنا ثواب عطا فرمائے گا ثواب تو خدا کے قبضہ میں ہے۔

سورۃ مجادلہ مدنی ہے — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں بائیس آیات' تین رکوع ہیں

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا

بے شک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو (اے نبی!) آپ سے اپنے خاوند کے معاملے میں بحث کرتی ہے اور اللہ کے آگے

وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

شکایت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے (اور) بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کا سننے (اور) ہر چیز کا دیکھنے والا ہے ○

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ

اور جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں (یعنی یوں کہہ دیتے ہیں کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے) وہ (اس کہنے سے)

سورۂ مجادلہ

کل مدینہ میں اتری سوائے آیت ''ما یکون من نجوی ثلثة'' کہ وہ مکہ میں اتری۔

۱۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ نے اس عورت کا قول سنا جو اپنے خاوند کے بارے میں آپ سے بار بار سوال کرتی ہے' جھگڑ جھگڑ کر مسئلہ دریافت کرتی ہے اور اللہ سے فریاد کرتی ہے' عاجزی و تضرع کرتی ہے کہ صاف سہل مسئلہ اتار' تو اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ نے اس عورت کا فریاد کرنا تم سے بار بار سوال کرنا سن لیا' اے رسول! تم اس کو بار بار جواب دیتے ہو اور وہ بار بار پوچھتی ہے تو خدا نے تمام گفتگو تمہاری اور اس کی سنی اور اس کے خاوند کی گفتگو سنی اور ان دونوں کا حال دیکھا وہ دیکھنے اور سننے والا ہے' یا یہ کہ اس کی گفتگو جو حضرت سے کرتی تھی سنی اور اس کا گڑ گڑانا و خضوع دیکھا' وہ خولہ بنت ثعلبہ بن مالک بن زخشنہ انصاریہ' اوس بن صامت انصاری کی زوجہ تھیں' ان کے مزاج میں کچھ وسواس و تیزی و کم عقلی تھی جیسے کوئی مجنون ہوتا ہے مرگی کا بیمار۔ انہوں نے اپنی زوجہ سے قربت کرنا چاہی مگر ایسے وقت میں کہ عورتیں اس کو ناپسند کرتی ہیں' انہوں نے انکار کیا' تب غصہ میں ان کی زبان سے نکلا کہ اگر اس وقت تو نے میرا کہنا نہ مانا اور بغیر اس کے کہ میں اپنا ارادہ پورا کر لوں گھر سے باہر قدم رکھا تو بس تو میرے اوپر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ۔ وہ یہ مسئلہ دریافت کرنے حضرت کے پاس آئیں' حضرت نے یا تو توقف فرمایا یا اپنی رائے یہ ظاہر کی کہ نکاح نہ رہا' تب اس نے خدا سے فریاد کی دعا مانگی خدا نے سن لی اور یہ آیت اتاری اور حکم ظِہار بیان کیا۔

۲۔ جو لوگ اپنی عورتوں سے ظِہار کرتے ہیں (ف: ظِہار یہ ہے کہ مرد اپنی عورت کو اپنی ماں وغیرہ محرمات سے تشبیہ دے' اس کا اصل لفظ چونکہ ''انت علی کظهر امی'' تھا اس لیے اس کا نام ظِہار ہو گیا اگر چہ اور کسی عضو سے تشبیہ دی جائے) اس کہنے سے وہ در حقیقت ان کی مائیں نہیں ہو جاتی ہیں اور نہ مثل ماؤں کے۔ ان کی حقیقی مائیں اور وہ جو حرام ہیں وہ تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے (یعنی حقیقی والدہ یا جس نے دودھ پلایا ہے یعنی رضاعی ماں) ہاں ان کی یہ بات بہت بری ہے' وہ نہایت بے ہودہ کلمہ اور لغو بے جا بات کہتے ہیں اور خلاف واقعہ جھوٹ کہتے ہیں' اللہ مغفرت اور معافی والا ہے کہ سزا نہ دے دی اور ان کے اس قول سے ان کی ازواج کو ان پر حرام نہ کر دیا اور توبہ و ندامت قبول کر لی (زمانہ جاہلیت میں ظِہار سے طلاق

إِلَّا الّٰٓـِٔىْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ

ان کی مائیں نہیں ہو گئیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے (ان کو اس سے توبہ کرنی چاہیے) اور بے شک وہ یہ بات بہت بُری اور بالکل جھوٹ

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ

کہتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ (توبہ کرنے والوں کو) بڑا معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے ○ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو اپنی ماں کی طرح کہہ دیتے ہیں

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ

اور پھر اس کہی ہوئی بات سے پھرنا چاہتے ہیں تو ان کو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے (یعنی بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے) ایک غلام آزاد کرنا لازم ہے یہ

بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۳﴾ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

(غلام آزاد کرنا) اس لیے ہے کہ اس سے تم کو نصیحت ہو (آئندہ ایسا نہ کرو) اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے ○ پھر جسے غلام نہ ملے تو ایک دوسرے

مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ

کو ہاتھ لگانے سے پہلے دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے پھر جو کوئی روزے نہ رکھ سکے تو اس پر ساٹھ مسکینوں کو (دونوں وقت پیٹ بھر کر)

ہوتی تھی' اسلام میں کفارہ آتا ہے طلاق نہیں ہوتی' ظہار ایک قسم کی قسم ہے' اس کے الفاظ فقہ کی کتابوں میں مفصل بیان کیے گئے ہیں مثلاً کسی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں یا بہن یا خالہ یا پھوپھی یا بیٹی وغیرہ محرمات کی طرح ہے یا ان کی پیٹھ وغیرہ کی طرح ہے تو اس کہنے سے اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے یعنی اس سے صحبت حرام ہو جاتی ہے جب تک کفارہ نہ دے قسم نہ توڑے بیوی سے ہمبستری حرام ہوتی ہے' کفارہ ادا کرنے کے بعد حلال ہو جاتی ہے مفصل احکام فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ قادری غفرلہ)

۳ تا ۴۔ جو لوگ اپنی عورتوں سے ظِہار کرتے ہیں اور ان کی صحبت کو اپنے اوپر اس طریقہ سے حرام کر لیتے ہیں پھر جو بات کہ کہی تھی اس سے یعنی ظِہار سے لوٹنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تحریم جاتی رہے اور زوجہ حلال ہو جائے تو ان کو کفارہ دینا چاہیے یعنی ایک غلام کا آزاد کرنا ہم بستری کرنے سے پہلے' (قبل کفارہ دینے کے ہم بستری اور اس کے ملحقات یعنی بوسہ وغیرہ اس کو چھونا امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہیں) اے مسلمانو! تم کو کفارہ دینے کی نصیحت کی جاتی ہے کہ اس کو ضرور ادا کرو' بے ادا کیے ہرگز قریب نہ جاؤ اور اللہ تمہارے دلوں کے ارادوں سے تمہاری باتوں اور کاموں سے خوب خبردار ہے یعنی جانتا ہے کہ کون کفارہ دینے میں کاہلی کرتا ہے اور کون ادا کرتا ہے۔ اگر وہ شخص غلام آزاد نہ کر سکے تو دو ماہ کے متواتر پے در پے روزے رکھے وہ بھی بیوی سے ہم بستری سے پہلے' اور اگر روزہ کی طاقت نہ ہو' کمزوری کے سبب سے نہ رکھ سکتا ہو تو ساٹھ فقیروں کو دو وقت کھانا کھلا دے یا فقیر کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا چھوہارے دے دے یہ کفارۂ ظِہار جو مقرر کیا گیا ہے تو اس لیے کہ تم سچے دل سے خدا اور رسول پر ایمان لاؤ' فرض وسنت کا اقرار کرو' خدا کی حدود وشریعت کا لحاظ رکھو۔ یہ اللہ کے احکام اور فرائض اس کی حدیں ہیں' ان کی نگہداشت رکھو اور کافروں کو جو اللہ کی حدوں کی عظمت نہیں کرتے' ان

سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتِلْكَ حُدُوْدُ

کھانا کھلانا لازم ہے یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر پختہ ایمان رکھو اور یہ اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ)

اللّٰهِ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ

حدیں ہیں اور منکروں کے لیے درد ناک عذاب ہے ۞ بے شک جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ

رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ

اسی طرح ذلیل کیے جائیں گے جیسے کہ ان سے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے اور بے شک ہم نے صاف صاف آیتیں نازل فرما دیں

بَيِّنٰتٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۞ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

اور منکروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ۞ جس دن کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو (قبروں سے) اٹھائے گا پھر ان کو

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ان کے سب کرتوت جتا (بتا) دے گا جن کو اللہ تعالیٰ نے گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے ہیں اور ہر چیز اللہ تعالیٰ

کو نہیں مانتے عذاب دردرساں پہنچے گا جو دل تک کی خبر لے گا۔ اول سورت سے یہاں تک خولہ بنت ثعلبہ بن مالک اور ان کے خاوند اوس بن صامت برادر عبادہ بن صامت کی شان میں اترا جنہوں نے ظِہار کر لیا تھا اس کے بعد نادم ہوئے تھے۔ تب کفارہ کا بیان اترا تھا' ان کے پاس کچھ نہ تھا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ایک صحابی نے ان کو کھانا دیا کہ کفارہ دے دیں تا کہ ظہار سے چھوٹیں اور ان کی بیوی ان پر حلال ہو جائیں۔

۵ تا ۶- جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں اور ان سے دشمنی رکھتے ہیں یعنی کافر وہ ذلیل و خوار ہوئے' عذاب دیے گئے' ہلاک کیے گئے جیسا اگلوں کو یعنی اگلی امتوں کے کافروں کا حال ہوا تھا کہ اپنے پیغمبروں سے لڑ کر ہلاک ہوئے تھے یونہی یہ بھی ہلاک ہوئے' یہ کافر دشمنی کرتے ہیں حالانکہ ہم نے رسول کی تصدیقِ رسالت کی ایسی ایسی قوی ظاہر روشن دلیلیں واضح اتاری ہیں جو بالکل ظاہر ہیں۔ جبرائیل کی معرفت قرآن اتارا ہے جس میں آیات حلال و حرام امر و نہی سب مفصل مذکور ہیں مگر نہیں مانتے تو ان کو ذلت کا عذاب ہوگا جس کے سبب نہایت ذلیل و خوار بروزِ شمار ہوں گے (یا "مھین" بمعنی شدید ہو) اس دن کہ کل اولین و آخرین سب مذہب والے جمع ہوں گے' سب کو خدا اٹھائے گا' ان کو ان کے دنیا کے کاموں کی خبر دے گا اور بدلہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کل کام محفوظ فرمائے ہوں گے اور اب بھی وہ ہر کام بندوں کا جانتا ہے اور دیکھتا ہے اور بندے بھلا دیتے ہیں یعنی خداوند کریم سے عہد طاقت و قدرت کو دل سے اتار کر نافرمانی کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہر ذرہ کا گواہ ہے ہر بات کا اس کو علم ہے۔

ع ۶

شَهِيْدٌ ﴿۶﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

کے سامنے ہے O (اے سننے والے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ

(یہاں تک کہ) جہاں کہیں تین آدمیوں میں مشورہ ہوتا ہے تو چوتھا وہ ہوتا ہے اور جہاں پانچ میں مشورہ ہوتا ہو چھٹا وہ ہوتا

لَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ

ہے اور خواہ اس سے کم مشورہ ہو خواہ اس سے زیادہ کا مشورہ

لَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا

ہو مگر وہ ہر جگہ (اپنے علم سے) ان کے ساتھ ہوتا ہے' پھر قیامت کے دن ان کے سب کرتوت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

ان کو جتا (بتا) دے گا' بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے O (اے نبی!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

۷- کیا یہ نہیں معلوم اور کیا اس کی خبر قرآن میں نہیں دی گئی کہ اللہ ہر اس بات کو جو آسمانوں میں ہے یا زمین میں ہے جانتا ہے یعنی وہ ہر شئے کو جانتا ہے اس سے کچھ مخفی نہیں' جہاں تین آدمیوں کا مشورہ ہوتا ہے کہ سوائے ان کے کوئی سن نہیں سکتا تو وہاں چوتھا اللہ تعالیٰ موجود ہوتا ہے اور جہاں پانچ کا خفیہ مشورہ ہوتا ہے وہاں وہ چھٹا واقف حال ہوتا ہے اور ان کے حال واقوال کا عالم' اور جہاں اس سے کم اور اس سے زائد خواہ کتنوں ہی کا خفیہ مشورہ ہو مگر وہ سب کے ساتھ رہتا ہے' سب کا حال ہر وقت وہ کہیں بھی ہوں ہر طرح سے جانتا ہے۔ وہ سب کو مار کر اپنے پاس بلا کر بروز قیامت ان کے اعمال نیک و بد کی خبر دے گا اور جزاء دے گا اور وہ ہر بات کا بڑا جاننے والا ہے' اس سے کچھ پوشیدہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ آیت صفوان بن امیہ وغیرہ کی شان میں اتری جس کا قصہ سورۂ حم سجدہ میں گزر گیا۔

۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جن کو بے ہودہ بیکار برے مشوروں سے منع کر دیا گیا اور وہ روک دیے گئے مگر پھر بھی نہیں مانتے اور جس بات سے روکے گئے اس کی طرف پھر لوٹتے ہیں (یعنی منافقین اور یہود کہ برے برے مشورے کرتے تھے تا کہ مخلص اور سچے مسلمانوں کو غم اور صدمہ ہو) اور وہ باوجود ممانعت کے سچے مسلمانوں سے چھپا کر ان کو دکھا کر اپنے آپس میں جھوٹے خلاف واقعہ مشورے کرتے ہیں جن میں سراپا گناہ ہی گناہ ہے اور حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت اور دشمنی اور حق سے بغاوت۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ یعنی یہود وغیرہ ایسے شریر ہیں کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو بے ادبی اور گستاخی کرتے ہیں اور اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ خدا کو اس طرح کا سلام کرنا پسند نہیں اور خدا نے اس طرح آپ کو سلام نہ کیا۔ اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اگر رسول سچے ہیں تو ہم جو ان کی بے تعظیمی کرتے ہیں اور بے ادبی سے پیش آتے ہیں اس کے بدلہ میں اللہ ہم کو عذاب کیوں نہیں دیتا اور ان کی بددعا

نُهُوا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ

جن کو (برے) مشوروں سے روکا گیا تھا پھر بھی وہ وہی کرتے ہیں جس سے ان کو روکا گیا تھا اور گناہ اور سرکشی اور

وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ

رسول کی نافرمانی کے پوشیدہ مشورے کرتے ہیں اور جب آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو آپ سے ایسے کلمات کے ساتھ

يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا

صاحب سلامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں نہ کہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے (ادب کے خلاف)

نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا

کلمات کہنے پر ہم کو عذاب کیوں نہیں کرتا (انہیں اطلاع دے دیجئے کہ) ان (کی سزا) کے لیے جہنم کافی ہے اس میں وہ گریں گے تو وہ کیا ہی برا انجام ہے O

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور سرکشی (اور بغاوت) اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی

ہمارے حق میں قبول کیوں نہیں ہوتی۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ دنیا کے عذاب کی کیوں تمنا کرتے ہیں جہنم کا عذاب ان کے لیے کافی ہے عنقریب مر کر عذاب پاتے ہیں اور دوزخ میں داخل ہوتے ہیں، جب وہاں پہنچیں گے جلیں گے تو پتہ چل جائے گا' وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی لشکر کہیں بھیجتے تھے اور اس کی واپسی میں کچھ دیر ہوتی تھی تو منافق اور یہود مسلمانوں سے الگ ہو کر مگر اس طرح سے کہ مسلمان دیکھیں آپس میں خفیہ مگر دکھا کر اس طرح کی باتیں کرتے تھے کہ مسلمان یہ سمجھیں کہ وہ لشکر مارا گیا' شکست کھا گیا اور اس طرح کی چالاکیاں کرتے تھے کہ سچے مسلمانوں کو غم و رنج لاحق ہو' وہ پریشان ہو جائیں' ان کو ممانعت کی گئی مگر وہ نہ مانے۔ یہود جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو اس طرح سلام کرتے تھے کہ ظاہر میں تو سلام معلوم ہوتا مگر درحقیقت وہ سلام کی بجائے سام کہتے تھے کہ ان کی زبان میں اس کے معنی موت کے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فقط علیکم کہہ دیتے تھے اور کچھ ان کو تنبیہ نہ دیتے تھے' تب وہ اپنے دلوں میں کہتے تھے کہ ہم پر کہ برا کہتے ہیں عذاب کیوں نہیں اترتا' اس کا جواب اترا کہ دنیا دارِ جزاء نہیں جب قیامت میں اور سب باتوں کا بدلہ ملے گا تب اس کا بھی بدلہ پالینا جلدی کیا ہے۔

۹- اے ایمان والو! جو رسول و قرآن پر ایمان لائے ہو ان منافقین جیسے نہ ہو جاؤ' جب تم آپس میں مشورہ کرو اور کوئی ضرورت درپیش ہو تو جھوٹ بات کا' ظلم کا' خلاف شریعت کسی کام کا خدا کے رسول کے خلاف ہرگز مشورہ نہ کرو' ایسا نہ کرو جس سے کافر خوش ہوں مسلمان اندوہ گین ہوں۔ سچے اچھے مخلصین مسلمان مؤمنین کو نیک مشورے سے علیحدہ نہ کرو' بھلائی کے اور احکام الٰہی کے اور آپس میں احسان و اتفاق کے مشورے کرو اور تقویٰ کے یعنی گناہ سے بچنے کے مشورے کرو۔ خدا سے خوف کرو' قیامت کا لحاظ رکھو وہ خدا جس کی طرف تم سب قیامت میں لوٹ کر جاؤ گے۔

وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور پرہیز گاری کا مشورہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تم اٹھائے

الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ

جاؤ گے ○ وہ (نافرمانی کا) مشورہ تو صرف شیطان ہی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَـيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي

(سے ورغلانے) سے ہے تاکہ ایمان داروں کو رنج پہنچے حالانکہ وہ ان کو اللہ کے حکم کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور

اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے ○ اے ایمان والو! جب تم سے کھل کر مجلسوں میں بیٹھنے کو کہا جائے

لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا

تو کھل کر بیٹھا کرو اللہ تعالیٰ تم کو (دنیا و آخرت میں) کشائش عطا فرمائے گا اور جب تم سے اٹھ جانے کو کہا جائے

۱۰۔ منافقین جو یہودیوں کے ساتھ مشورے کرتے ہیں مخلص مسلمانوں کو شریک نہیں کرتے تو ایسا جھوٹا مشورہ گناہ والا' شیطانی حرکت اور شیطان کی اطاعت ہے' اس کی فرمانبرداری ہے' اس کا منشا یہ ہے کہ سچے مسلمان جو رسول و قرآن کو مانتے ہیں ان کو غم ہو حالانکہ بے (بغیر) خدا کے حکم کے ان کے مشورے فریب و چالاکی کے مسلمانوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ رنجیدہ نہ ہوں اللہ پر بھروسہ رکھیں کسی کی کچھ پروانہ کریں۔

۱۱۔ اے مسلمانو! تم بالکل فرمانبردار بندے بن جاؤ' جیسا حکم ہو بلا تامل و تردد فوراً بجا لایا کرو' جب تم سے کہا جائے یعنی رسول فرمائیں کہ مجلس کشادہ کرو تو کشادہ کر دیا کرو خدا تم کو ثواب دے گا اور جنت میں تم کو مکانہائے کشادہ عطا کرے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ فلاں کار خیر کے لیے اٹھ کھڑے ہو مثلاً نماز' جہاد' ذکر کو تو کاہلی نہ کرو فوراً اٹھ کھڑے ہوا کرو' خدا تم میں سے ان کے جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں' ان کے ظاہر و باطن محبت خدا اور رسول میں یکساں ہیں مراتب عالیہ بلند کرے گا اور جو علم دیے گئے ہیں ان کے مرتبے بہت زیادہ بلند و برتر کرے گا یعنی عالمان دین کے مرتبے غیر عالموں سے بدر جہا زائد ہوں گے اور اللہ کو ان سب باتوں کی جو تم اچھی یا بری کرتے ہو خبر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس اونچا سنتے تھے' وہ حضرت کے پاس بیٹھنا چاہتے تھے' ایک آدمی سے اٹھنے کو کہا اس پر کچھ تکرار ہوئی جس کا قصہ تفسیر سورۂ حجرات میں مذکور ہوا' اس بارے میں یہ بھی آیت ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت صفہ صفیہ میں بروز جمعہ رونق افروز تھے اور حضرت کے پاس بہت سے صحابہ تھے' بعض اصحاب بدر بالا مراتب بعد کو دیر میں آئے اور اس خیال سے کہ کسی طرح قریب بیٹھنا ملتا مجلس کے کنارا پر کھڑے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جو پہلے سے پاس آ بیٹھے تھے اور کم مرتبہ تھے اہل بدر میں سے نہ تھے حکم کیا کہ اے فلاں فلاں! تم اٹھو اور ان کی جگہ اہل بدر یا عالی مرتبہ کو بٹھا دیا کہ آنحضرت بحکم الٰہی اہل بدر کی بہت تعظیم و تکریم فرماتے تھے' ان

فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

تو اٹھ جایا کرو اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان داروں کے اور علم والوں کے بہت

دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

درجے بلند فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے O اے ایمان والو! جب تم رسول کریم سے کوئی

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ

پوشیدہ مشورہ کرنا چاہو تو اپنی درخواست سے پہلے کچھ صدقہ دے لیا کرو

خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ

یہ تمہارے لیے بہتر اور بہت ستھری بات ہے' پھر اگر تم کو صدقے کا مقدور نہ ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے O (اے لوگو!)

اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ

کیا تم اپنی درخواست سے پہلے صدقہ دینے سے ڈرتے ہو' پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے (اپنی رحمت سے) تم پر توجہ فرمائی

اٹھائے ہوؤں کے چہروں پر برا ماننے کا اثر ظاہر ہوا' تب یہ اترا کہ رسول کے کسی کام کو برا نہ سمجھو جو کہیں وہ کر دو۔ بعض وقت نماز جمعہ وغیرہ میں دیر ہو جاتی تھی اس کا حکم کیا کہ فوراً طلب اور پکار سنتے ہی حاضر ہوا کرو۔ پھر علم کی فضیلت عظمت ذکر کر کے رغبت دلائی کہ جنت میں علماء کے درجے دوسرے مسلمانوں سے کہیں زائد ہوں گے۔

۱۲ تا ۱۳۔ اے مسلمانو! اگر تم کو یہ خواہش ہے کہ رسول (علیہ السلام) سے اپنی خاص خاص باتیں تنہائی میں کہا کرو اور ہر کام میں ان سے مشورہ لیا کرو تو اعمال صالحہ کر کے اس قابل بھی تو ہو جاؤ' اور یہ کیا کرو کہ جب کوئی خاص مشورہ کرنے کا قصد ہو تو اس سے پہلے حاضرین فقراء کو صدقہ دے دیا کرو' ہر بات کے بدلہ ایک درہم' اگر تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہوگا نہ کرنے سے' اور تمہارے دلوں کے سب گناہوں سے اور بری خصلتوں سے پاکی کا باعث بنے گا۔ یا یہ کہ فقیروں کا دل خوش ہو جائے گا' ان کے دل کا دکھ اور رنج دور ہو جائے گا تم کو ثواب ملے گا۔ اگر صدقہ نہ پاؤ یعنی فقراء کہ ان کو ضرورت مشورہ پڑے تو اے فقراء! تم کو کچھ ضرر نہیں تم آنحضرت سے جو چاہو بے صدقہ مشورہ کرو اللہ تمہارے گناہ بخشنے والا ہے اور توبہ والے پر یقیناً رحم والا ہے۔ اے امیر و طاقت والو! کیا تم اس اچھی بات سے ڈر گئے کہ اب ہر مشورہ پر صدقہ دینا پڑے گا ہر بات پر ایک درہم اور بخل نے یہ فرض ادا نہ ہونے دیا' اب تم نے مشورہ ہی چھوڑ دینے کا قصد کر لیا کہ اس کے تو قصد ہی کے ساتھ مال ہاتھ سے جاتا ہے تو ایسا نہ کرو اصل مطلب جو تھا وہ حاصل ہو گیا یعنی بے کار و بے فائدہ و فضول روز روز مشورہ کرنا اس حکم سے اس پر امن حاصل ہو گیا۔ اب جبکہ تم پر یہ امر گراں ہے اور تم اس کو نہیں کر سکتے اور نہ کیا اور خدا نے توبہ بھی قبول کر لی جو تم نے فضول مشوروں سے کی اور یہ حکم بھی معاف کر دیا اب تم کو چاہیے کہ پورے اللہ والے بن جاؤ' سچے دل سے خدا کی عبادت کرو پانچ وقتی نماز خضوع و خشوع' فرائض و سنن سے ادا کرو زکوٰۃ دو اور ہر بات میں خدا اور رسول کی اطاعت بجا لاؤ۔ یہ خوب سمجھ لو

اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا ع۲ ۷ ۲

اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے O (اے نبی!) کیا آپ نے ان لوگوں (منافقوں) کو نہیں دیکھا کہ جنہوں نے

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى

اس قوم کی دوستی کی جس پر اللہ کا غضب ہے (یعنی یہودی وغیرہ) وہ منافق نہ تم میں سے ہیں نہ ان میں سے ہیں (بلکہ بین بین ہیں) اور وہ

الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ

دیدہ دانستہ (جھوٹی) قسمیں کھاتے ہیں O اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' بے شک

کہ خدا تمہارے ان سب کاموں کی خبر رکھتا ہے جو تم کرتے ہو' وہ سب کا ثواب دے گا ضائع نہ کرے گا اور تمہاری نیکیاں بدیاں سب یاد رکھے گا۔ روسا اور مالدار لوگ آنحضرت سے بہت سے مشورے کرتے تھے کہ غرباء ومحتاجوں کو وقت نہ ملتا تھا اور ان کا دل ٹوٹتا تھا اور وہ ان کے رنج کے لیے اور اپنے فخر کے لیے بھی خواہ مخواہ ذرا ذرا سی باتوں کے مشورہ کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علیحدہ لے جاتے تھے' حضرت کو بھی تکلیف ہوتی تھی اور عام مسلمانوں کو بھی۔ تب یہ حکم اترا کہ جب کوئی رئیس امیر مشورہ کا ارادہ کرے تو پہلے صدقہ دے کہ اس سبب سے فقراء کا دل بھی خوش ہو جائے اور مالدار روسا بھی بیکار باتوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقات ضائع نہ کریں اور تکلیف نہ دیں اور غرباء کو رنج بھی نہ ہو کہ ان کی باتوں کے لیے بھی وقت نکل آئے۔ اور فقراء کو اس بات کا حکم نہ دیا گیا بلکہ اختیار رہا کہ جب چاہیں بلا تکلف مشورہ کریں۔ جب صدقہ کی قید لگی تو روسا جو بیکار مشورے کرتے تھے گھبرائے اور مشورہ کرنا چھوڑ دیا اور بات سمجھ گئے اور جو مقصد تھا حاصل ہو گیا۔ تب یہ اترا کہ اے مالدارو! تم صدقہ دینے سے ڈر گئے اللہ نے بھی قید اٹھالی۔ مروی ہے کہ اس حکم کی تعمیل صحابہ میں بھی کسی نے نہ کی سوائے مولا علی مشکل کشا کے' یعنی یا تو اس عرصہ میں صحابہ کو ضرورت مشورہ نہ پڑی ہو یا ان کے پاس کچھ نہ ہو اور ان کو عام اجازت ہو کہ فقراء صحابہ کو عام اجازت ہے۔ مولا علی کے پاس ایک اشرفی تھی اس کو دس درہم سے بیچا اور دس باتوں میں مشورہ کیا دس باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۴ تا ۱۷۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جنہوں نے ایسی قوم کو اپنا یار و مددگار' مشیر کار' رازدار بنایا جن پر خدا کے غضب خدا کے قہر کا نزول ہے' یعنی منافق کہ وہ یہودیوں سے یاری کرتے تھے' تو وہ نہ ادھر ہیں نہ ادھر ہیں' نہ تو وہ پورے مسلمان ہیں دل سے اسلام لائے ہیں کہ مسلمانوں کا سا حال ان کا ہو اور نہ وہ ان میں سے یعنی یہود میں سے ہیں کیونکہ ظاہر میں اسلام کا نام لیتے ہیں کہ ان پر یہودیوں کے احکام جاری ہوں' اور وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم سچے مسلمان ہیں حالانکہ وہ اپنے دل میں بخوبی جانتے ہیں کہ وہ سچے نہیں' ان قسموں میں جھوٹے ہیں۔ ایسوں کے لیے اللہ نے سخت نہایت شدید عذاب دنیا و آخرت میں تیار کیا ہے یہ اپنے حق میں بہت ہی برائی کرتے ہیں۔ انہوں نے

سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

وہ بہت برُے کام کر رہے ہیں O انہوں نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو (آڑ اور) ڈھال بنا لیا ہے تو انہوں نے (لوگوں کو) اللہ

اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

کے راستے سے روکا لہٰذا ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے O اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کے مال اور ان کی اولاد انہیں

مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ

ہرگز کچھ کام نہ دیں گے، وہ تو دوزخی ہیں، ان کو اس میں ہمیشہ رہنا ہے O جس دن

يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

اللہ تعالیٰ ان کو (قبروں سے) اٹھائے گا تو اس کے سامنے بھی وہ اسی طرح (جھوٹی) قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے

عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

ہیں اور وہ (اپنے خیال میں) یہی سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کچھ (اچھا کام) کیا، خبردار ہو جاؤ بے شک وہ جھوٹے ہی ہیں O ان پر شیطان نے قابو پالیا

فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ

ہے تو اس نے ان کو اللہ کی یاد بھلا دی، وہ شیطان ہی کا گروہ ہے خبردار ہو جاؤ بے شک شیطان کا گروہ

اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے کہ جھوٹی قسم کھا کر اسلام ظاہر کر کے قتل سے بچ جاتے ہیں اور امن پا کر چھپ کر لوگوں کو خدا کے سچے راستہ سے بہکاتے ہیں اور اس کی اطاعت سے روکتے ہیں تو ایسوں کو ایسا سخت عذاب روز قیامت ہوگا کہ ان کو ذلیل وخوار کر دے گا۔ ان منافقوں یہودیوں کو کثرت مال ومنال اور اہل وعیال اللہ کے غصہ اللہ کے عذاب سے کچھ بچاؤ نہ کر سکیں گے، کچھ نفع نہ ہوگا، وہ سب کے سب دوزخ والے ہوں گے، اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔

۱۸ تا ۲۱- جب خدا ان سب کو عرصۂ محشر میں اکٹھا کرے گا اور قبروں سے نکال کر اٹھا کر حساب لے گا تو اس وقت یہ سب منافق اور یہودی خدا کے سامنے بھی جھوٹی قسمیں کھائیں گے کہ ہم ہرگز کافر نہ تھے نہ منافق۔ اے مسلمانو! جیسے جیسے تمہارے سامنے دنیا میں یہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم سچے دین پر ہیں اپنے بے ہودہ خیالات کو حق سمجھتے ہیں اور اسلام کو غلط۔ بے شک یہ اللہ کے پاس بالکل جھوٹے ہیں۔ ان کا جھوٹا ہونا وہاں صاف ظاہر ہو جائے گا اور جھوٹ کچھ فائدہ نہ دے گا، اصل بات یہ ہے کہ ان پر شیطان غالب ہو گیا، ان پر قابو پا گیا ہے، اس نے ان کو اپنا فرمانبردار غلام بنا لیا یہ بن گئے۔ تب اس نے خوف خدا اور اللہ کا ذکر اور اللہ کی اتباع دلوں سے بالکل بھلا دی، اب یہ سب شیطان کے گروہ اس کا لشکر ہیں کہ شیطانیت پھیلاتے ہیں، جو شیطان کا لشکر ہے وہ ضرور خراب وخوار ذلیل ونگونسار ہوگا، نہ دنیا ملے گی نہ آخرت۔ خدا ورسول کے خلاف چلیں اور عزت چاہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بے شک جو دین میں اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ

ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی

ہی نقصان میں ہے O بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں (اور ان کو ناراض کرتے ہیں) وہ سب سے زیادہ

الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ط اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾

ذلیلوں میں رہیں گے O اللہ تعالیٰ (ازل میں) لکھ چکا کہ یقیناً میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا زبردست ہے O

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ

(اے نبی!) آپ ان لوگوں کو جو اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہیں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں

اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ

جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی (اور ان کو ناراض کیا) اگرچہ ان کے باپ دادا یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہی کیوں نہ ہوں،

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط وَیُدْخِلُھُمْ

یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی طرف سے بھیجی ہوئی روح (جبرائیل) کے ذریعے ان کی مدد فرمائی

ذلیل ہی رہیں گے یعنی منافق اور یہودی وغیرہ سب کافر۔ خدا نے ان سب کے لیے یہ حکم محکم ہمیشہ سے دے دیا ہے کہ یہ سب ذلیل ہوں گے اور میں اور میرے رسول بالخصوص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غالب ہوں گے' ان کے نام کا جھنڈا جہان میں گڑ جائے گا' اللہ تعالیٰ بڑی طاقت والا ہے' پیغمبروں اور مسلمانوں کی مدد کرتا ہے' بڑی عزت والا ہے' دشمنوں کو سزا دے گا۔ جب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ عنقریب مسلمانوں کے قبضہ میں فارس' روم' شام سب ممالک آ جائیں گے تب منافق عبداللہ بن ابی وغیرہ ہنسے اور کہا کہ یہ کیا خیال خام پکاتے ہیں بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ تب یہ اترا کہ یہ تو ہو کر رہے گا اور یہ معجزہ غیب گوئی ضرور ظاہر ہوگا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ میں سب ممالک فتح ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غیب کی خبر سچ ہوئی اور اسلام غالب رہا اور رہے گا۔

۲۲۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو لوگ سچے دل سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے ہیں ان میں سے تم کسی کو ایسا نہ پاؤ گے کہ ان لوگوں سے جو خدا اور رسول سے لڑتے ہیں' ان کے خلاف کرتے ہیں یعنی کافروں اور منافقوں سے دوستی رکھتے ہوں' بلکہ پکے مسلمان تو کافروں سے دشمنی رکھتے ہیں' ان کے دین میں موافقت' ان کی خیر خواہی تو درکنار وہ سچے مسلمان ایسے پختہ دین میں مضبوط ہیں کہ وہ ہرگز غیر مذہب والے سے دوستی محبت نہیں برتتے' کیونکہ جو خدا اور رسول کا مخالف ہے وہ ان کا بھی مخالف ہے پھر مخالف سے موافقت اور محبت کیسے ہو سکتی ہے اگرچہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں باپ دادا ہوں یا اولاد لڑکی لڑکا' بھائی برادر قبیلہ کنبہ کے ہی لوگ ہوں۔ جو ایسے پکے مضبوط لوگ ہیں وہ سچے مسلمان ہیں' خدا نے ان کے دلوں میں ایمان بھر دیا ہے اور نور ایمان اتار دیا ہے کہ خدا اور رسول کے مقابلہ میں ان کو کسی کی بھی پروا نہیں' خدا نے اپنی رحمت سے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا ہے' قوت و غلبہ دیا ہے' ان کی مدد کی ہے۔ ان کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے مکانوں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

اور ان کو ان باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا

رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے' یہی اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے' خبردار ہو جاؤ کہ بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہو کر رہے گا O

(۵۹) سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۱)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اٰیَاتُهَا ۲۴ رُکُوْعَاتُهَا ۳
سورۂ حشر مدنی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں چوبیس آیات' تین رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ هُوَ

سب آسمانوں اور زمین میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہی زبردست' حکمت والا ہے O وہی ہے

الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ

کہ جس نے اہل کتاب کے کافروں کو پہلے حشر کے لیے (یا ان کے لشکر کے جمع کرنے سے پہلے) ان کے گھروں

باغوں اور درختوں کے نیچے سے شراب صاف اور میٹھا پانی اور لذیذ دودھ اور شہد خالص کی نہریں رواں ہوں گی' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ مرنا نہ نکلنا۔ خدا ان سے راضی ان کے کاموں سے خوش وہ خدا سے راضی اس کے ثواب وکرامت سے خوش۔ وہ اللہ کا لشکر ہیں اور خدا کا لشکر ضرور غالب ہوگا اور فوز وفلاح پائے گا' سخت عذاب سے بچے گا۔ جب حضور نے فتح مکہ کا ارادہ کیا تھا تو حضرت حاطب نے اپنے بعض دوستوں کو خط لکھ کر بھیجا اور حضرت کا راز فاش کر دیا' ان پر اہل اسلام نے اعتراض کیا' حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب بدری ہے' سچا مسلمان ہے' اس کا ارادہ محبت کفار کا نہ تھا۔ ان کی شان میں یہ آیت اتری۔ حاطب بن ابی بلتعہ یمن کے رہنے والے تھے آنحضرت کے اصحاب کرام میں داخل ہیں' ان سے اہل مکہ کو خط لکھنے میں غلطی ہوگئی' اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بدری ہونے کی وجہ سے معافی عطا فرمائی' جو اصحاب رضی اللہ عنہم بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے اور پچھلے جو گناہ بھی ہوں سب کی معافی کا اعلان فرما دیا تھا۔

سورۃ الحشر

۱- زمین میں جتنی مخلوقات ہے وہ سب خدا کے لیے تسبیح ادا کرتی ہے اور اس کو یاد کرتی ہے' اپنی اپنی طرح سے نماز پڑھتے ہیں' وہ بڑی عزت والا ہے' ملک وسلطنت میں غالب وحکمت والا ہے' اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں' اس کا یہ حکم محکم ہے کہ اس کے غیر کی عبادت نہ ہو۔

۲- اللہ کی وہ شان ہے کہ اس نے اہل کتاب کے کافروں کو یعنی یہود بنی نضیر کو ان کے گھروں اور مضبوط قلعوں اور عمدہ عمدہ کوٹھیوں سے دم کے دم میں پہلے پہل نکال دیا یعنی ان میں سے جو مسلمان ہو گئے وہ تو ہو گئے مگر جو بنی نضیر کافر رہے ان کو مدینہ سے نکال دیا۔ اے مسلمانو! تم کو اس امر کا کچھ بھی خیال نہ تھا کہ وہ قوت وشوکت والا سارا خاندان وقبیلہ گھر چھوڑ کر جلاوطن

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ

سے نکال دیا' (اے مسلمانو!) تمہیں یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہ (تمہارے رعب سے اپنے گھروں سے) نکل جائیں گے اور وہ یہی سمجھ رہے تھے

مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ق وَقَذَفَ فِيْ

کہ ان کے مضبوط قلعے ان کو اللہ (کے عذاب) سے بچالیں گے تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اس جگہ سے آیا جہاں ان کا گمان

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ق

بھی نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں (مسلمانوں کی) ہیبت ڈال دی کہ وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝٢ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ

اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے ڈھانے لگے (اور ویران کرنے لگے) تو اے دل کی آنکھوں والو! (اس واقعہ سے) عبرت حاصل کرو O اور اگر اللہ نے

ہو جائے گا نہ ان کو یہ گمان تھا' وہ تو یہ سمجھتے تھے کہ ان کو ان کے مضبوط قلعے خدا کے عذاب سے بچالیں گے مگر خدا کی قدرت کہ خدا ان کے ساتھ اس طرح پیش آیا اور ان کو مطلق وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اللہ نے ان کے دلوں میں ایسا اسلام کا رعب اور خوف وجلال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ڈال دیا کہ ذلیل ہو کر نکلنے پر' جلاوطنی پر راضی ہو گئے' اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو گراتے تھے اور مسلمانوں سے تڑواتے تھے' ان کا چند ہی دنوں میں کیا سے کیا حال ہو گیا۔ اے عقل والو! آنکھیں کھولو خدا کے کارخانوں کو غور سے دیکھو کہ کیسے سچے مذہب کی مدد کی اور دشمنوں کو ہلاک کیا اور ان کو ان کے گھروں سے نکال دیا۔ ان آیتوں میں غزوہ بنی النضیر کی طرف اشارہ ہے' اہل تفسیر میں اختلاف ہے کہ یہ واقعہ بعد احد ہے یا قبل۔ صاحب تفسیر نے بعد احد ہونا اختیار کیا ہے اور یہی راجح بھی ہے۔ یہود بنی النضیر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد توڑا اور کافروں سے بعد واقعہ احد ملنا چاہا' ان میں سے کعب بن اشرف جو بہت ہی بڑا دشمن اسلام تھا اور نہایت چالاک متمرد سرکش اور اس قبیلہ کا اعلیٰ رئیس تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کرایا کہ ایک صحابی کرام نے اس کو مار ڈالا یوں کہ اس کے قتل کا کسی کو کچھ بھی علم نہ تھا بلکہ اس کو ایک امر محال جانتے تھے اور وہ بھی اپنے ریاست وقوت قلعہ پر نازاں تھا اس سب سے وہ اور بھی زیادہ دشمن ہو گئے اور عہد توڑ دیا۔ تب آنحضرت نے ان کے قلعوں اور گھروں کا محاصرہ کیا' اثنائے محاصرہ میں انہوں نے گھر توڑ توڑ کر اینٹیں مسلمانوں کو ماریں اور گھر اپنے ہاتھوں سے خراب کیے اور رہے سہے مسلمانوں کے ہاتھوں سے خراب کروائے آخر جب مجبور عاجز ہو گئے تو جلاوطنی پر راضی ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دے دی کہ اتنے دنوں میں نکل جاؤ چنانچہ اس عرصہ میں انہوں نے اچھی اچھی چیزیں اپنے گھروں کی توڑیں اور مسلمانوں سے بھی تڑوائیں اور ان کو ساتھ لے کر ملک شام اریحا اذرعات کو چلے گئے بعض بنو قریظہ میں بھی رہ گئے۔

۳ تا ۴۔ خدا نے جو ان کو جلاوطن ہونے کا حکم دیا تو یہ ان کے حق میں غنیمت ہوا ورنہ اگر خدا جلاوطنی قبول نہ کرتا اور مدینہ سے نکل جانے پر نہ کفایت ہوتی تو دنیا ہی میں ان کو سخت عذاب پہنچتا کہ سب قتل کیے جاتے مگر آخرت میں تو ان سب کو ان سب دنیا کے عذابوں سے زائد سخت عذاب پہنچے گا جو قتل وجلاوطنی سب سے زیادہ دردناک ہو گا یعنی دوزخ ۔ یہ

لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذٰلِكَ

ان کے لیے ویسی نکالانہ لکھ دیا ہوتا تو ان کو دنیا ہی میں (قتل وغارت کی) سزا دیتا اور ان کے لیے آخرت میں تو جہنم کا عذاب ہی ہے O یہ (عذاب)

بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِّ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ

اس لیے ہوا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ (اور اس کے رسول) کی مخالفت کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ

شَدِيدُ الْعِقَابِ ④ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ

(اس کو) سخت سزا دینے والا ہے O (اے مسلمانو! اہل کتاب کے) تم نے جو درخت جڑ سے کاٹ ڈالے یا ان کو جڑوں پر کھڑا کر دیا

أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ⑤ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ

یہ سب اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوا اور تاکہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو رسوا کرے O اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَ

کو جو غنیمت ان (کافروں) سے دلائی تو (اے مسلمانو!) تم نے نہ اس پر گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ (یعنی تم نے جنگ نہ کی) ہاں

لٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

جلاوطنی اور عذاب اس لیے ہوا کہ انہوں نے دیدہ دانستہ اللہ کے رسول کی دین میں مخالفت کی اور جو خدا کے سچے دین کی مخالفت کرے گا سزا پائے گا' عذاب بھگتے گا' اس کا عذاب بہت ہی سخت ہے۔

۵- حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! نے اصحاب کو حکم دیا کہ بنی نضیر کے خرما کے درخت کاٹ کر پھینک دو مگر عجوہ جو عمدہ قسم ہے اس کو نہ کاٹو تب یہودیوں نے اعتراض کیا کہ مفت میں مال خراب کرنے سے کیا فائدہ' اللہ نے ارشاد بھیجا کہ اے مسلمانو! تم نے چھواروں کے درخت کاٹ ڈالے اور جو نہ کاٹے یعنی عجوہ کے وہ چھوڑ دیے تو تم نے دونوں باتیں اچھی کیں' خدا کی اجازت ومرضی اس کا حکم یہی تھا' خدا نے یہ حکم اس لیے دیا کہ نافرمان فاجر یہودیوں کو ذلیل ورنجیدہ کرے۔

۶ تا ۷- اے مسلمانو! اللہ نے جو غنیمت بنی نضیر کی عطا فرمائی اور اپنے رسول کو عنایت کی تو ایسی ہے کہ اس کے حاصل ہونے میں تمہارا کچھ دخل ظاہر بھی نہیں' یہ اللہ کے کرشمے وقدرت سے ملی ہے کہ نہ تم کو گھوڑے دوڑانے کی ضرورت پڑی نہ اونٹوں پر چڑھ چڑھ کر جانے کی' بس فقط شوکت ورعب اسلام نے یہ جلوہ دکھایا' تم چند مرتبہ پیادہ پا گئے کہ قریب جگہ تھی اور وہی کافی ہوگیا' بہت سالڑنا بھڑنا بھی نہ پڑا' خدا مالک ہے یونہی اپنے رسولوں کو جس قوم پر چاہتا ہے غالب فرما دیتا ہے' وہ ہر بات پر غنیمت و نصرت وفتح پر قدرت رکھتا ہے' لہٰذا ان چند گاؤں کی غنیمت جو اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دی یعنی بنی قریظہ ونضیر و فدک وخیبر تو اے مسلمانو! یہ اللہ ہی کے لیے مخصوص ہے اور اس کے حبیب نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اختیار ہے

قَدِیْرٌ ﴿۶﴾ مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَہْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ

قادر ہے O اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے جو کچھ غنیمت دلائی وہ اللہ اور (اس کے) رسول کی ہے

کہ اس میں جو چاہیں کریں۔اس میں حق حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قرابت والوں کا ہے اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مہمانوں کا اور مسافروں کا جو غربت میں پریشان ہو گئے ہیں گھر سے دور پڑ کر حیران ہیں' خدا نے یہ حکم کہ اس میں میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہر طرح کا اختیار ہے اس لیے دیا کہ غنیمت کی تقسیم تم میں سے صرف امیروں ہی کے لیے لوٹ نہ ہو جائے کہ امیر ہی لے لیں اور محتاجوں اور مستحقین کو نہ پہنچے جیسا کہ جاہلیت میں تھا۔اے مسلمانو! جو کچھ تم کو مال غنیمت سے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس کو بسر وچشم قبول کرو' یا یہ کہ حضور جو حکم دیں اس کی تعمیل کرو جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔تعمیل اوامر ونواہی میں خدا سے ڈرو وہ سخت عذاب والا ہے۔بنی نضیر کے یہود کا جو مال بے لڑے ہوئے ملا اس میں وہ تقسیم جو اور مالوں میں جاری ہوا کرتی تھی نہ ہوگی کہ چار خمس غازیوں کو ایک خمس فقراء ومساکین عام مسلمانوں کے اور حضرت کے قرابت دار اور محتاج ومسافرین ومہمانان وغیرھم کو' بلکہ اس سارے مال میں آنحضرت کو اختیار ہے کہ جتنا جسے چاہیں اسے دیں۔اس بارے میں اختلاف ہے کہ دوسرا ''ما افاء اللہ'' پہلے ''ما افاء اللہ'' کا بیان ہے یا غیر۔بہت سے مفسرین پہلے کا بیان بتاتے ہیں یعنی وہ چند گاؤں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر جنگ وجدال اللہ نے دیے ہیں جیسے بنی نضیر وعرینہ وقریظہ وفدک وخیبر تو یہ اللہ کے ہیں' رسول کو ان میں ہر طرح کا اختیار ہے جو حکم چاہیں فرمائیں۔چنانچہ آنحضرت نے فدک وخیبر کو عام محتاج مسلمانوں پر وقف فرما دیا' حضرت کی زندگی بھر وقف رہا' محتاج مسلمانوں کی حاجت روائی فرماتے تھے بعد وفات شریف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں رہا۔یونہی ہر خلافت کے زمانے میں اس کا انتظام وقت کے خلیفہ کے ہاتھ میں اور اس کے تحت تصرف رہا کہ وہ نائب رسول کی حیثیت سے اس میں تصرف کرتے رہے' حضرت عمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم برابر بطور نائب رسول اپنے اپنے عہد وزمانے میں تصرف فرماتے رہے۔صاحب تفسیر عباسی فرماتے ہیں کہ چنانچہ آج تک وہ ویسا ہی وقف چلا آتا ہے۔اور باقی غنیمت بنی قریظہ ونضیر کی حضرت نبی کریم نے بالخصوص مہاجرین ومحتاجین کو دے دی بقدر ان کے احتیاج وعیالدار ہونے کے اور انصار میں سے سوائے ایک دو کے کسی کو نہ دی' اور بنو عبدالمطلب جو حضرت کی ذوی القربیٰ تھے ان کے محتاجین کو بھی دی اور سب مسلمانوں کے محتاجوں اور یتیموں کو حسب ضرورت عطا فرمائی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے یہ حکم رسول کو اس لیے دیا کہ زمانہ جاہلیت کی سی تقسیم نہ ہو جائے کہ امیر سب لوٹ لے لیں اور غریب محروم رہ جائیں چنانچہ اول اول بعض صحابہ نے حضرت سے عرض کیا تھا کہ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنا حصہ جتنا چاہیں اٹھا لیجیے باقی میں ہم سب بانٹ لیں گے جیسا آپ چاہیں گے بٹوارہ ہو جائے گا۔مہاجرین اپنا سب گھر بار مال ومنال اللہ اور رسول کی محبت میں چھوڑ کر حضرت کی ہمراہی میں مدینہ چلے آئے تھے تو مسلمانان مدینہ نے بڑی دریا دلی اور سخاوت سے ان کی مہمانی کی تھی' ایک ایک مسلمان انصاری ایک ایک مسلمان غریب مہاجر کو یا بحسب حیثیت زائد کو اپنے یہاں ٹھہرانے لے گیا اور کچھ لوگوں کو اہل مکہ نے خود نکال دیا تھا ان کو بھی مدینہ والوں نے اپنے یہاں ٹھہرایا تھا۔جب بنی نضیر وغیرہ کے مال بے جنگ کیے ملے تب حضرت نے انصار سے کہا کہ یہ باغات اور غنائم میں چاہتا ہوں کہ فقط غرباء مہاجرین کو دے دوں اور آئندہ غنیمتوں میں سے تم کو بھی ملا کرے گا۔ہاں اگر تم چاہو تو دو باتوں میں سے ایک بات قبول کر لو یا تو یہ کہ ان غریب مسلمانوں کو جو تم نے اپنے مکانات مال وغیرہ دے رکھے ہیں وہ تم

وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ

(یعنی وقف ہے) اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ صرف تمہارے دولت مندوں

دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ

ہی کا مال نہ ہو جائے اور جو کچھ رسول تم کو عطا فرمائیں اس کو لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے

عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَآءِ

باز رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک (نافرمانوں کے لیے) اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہے O (وہ مذکورہ مال غنیمت) ان

الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا

مہاجر مفلسوں کے لیے ہے جن کو اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیا گیا ہے وہ صرف اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ ۸ ۚ

چاہتے ہیں اور وہ اللہ (کے دین) اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں' وہی (اپنے ایمان میں) سچے ہیں O

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ

اور (وہ مال غنیمت) ان کے لیے بھی ہے جنہوں نے پہلے سے اس شہر (مدینہ) میں اور ایمان میں گھر بنا لیا ہے'

وقف لازم

واپس کرلو تب تو یہ سب مال میں ان کو دے دوں یا یہ کہ سب اموال تم ان کو دے ڈالو تو یہ مال غنیمت میں تم میں اور ان میں تقسیم کردوں تم کو بھی اس میں سے حصہ دوں۔ انصار نے کیا عمدہ دریا دلی اور سخاوت کا جواب دیا کہ یا حبیب اللہ! یہ غنیمت تو آپ خاص انہیں کو دے دیجیے ہم اس میں سے نہیں لینا چاہتے اور ہم اپنے مال ومنال مکانات میں سے اپنی طرف سے ان کو تقسیم کیے دیتے ہیں چنانچہ انہوں نے ایسا کردیا اور ان کی سخاوت عالی ہمتی کی تعریف خدا نے قرآن مجید میں اتاری۔

۸تا۱۰۔ اس غنیمت میں حصہ ان کے لیے ہے جن کا ذکر اوپر گزرا یعنی ذوی القربیٰ ومساکین وغیرہ' اور ان فقیروں کے لیے ہے جو ہجرت کر کے مدینہ آئے ہیں' اپنے گھربار مال ومنال سے نکال دیے گئے ہیں جن کے پاس کچھ نہیں۔ وہ قریب سو آدمیوں کے تھے' وہ محض اس لیے اپنے گھروں کو چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے تھے کہ خدا کا فضل تلاش کریں' اللہ کا ثواب اور اس کی رضامندی کو تلاش کرتے ہیں اور سوائے خدا اور رسول کی رضا کے ان کی آنکھوں میں مال واولاد وغیرہ کسی چیز کی کچھ حقیقت نہیں' وہ خدا کے لیے مارنے مرنے کو موجود ہیں۔ جہاد سے ان کا مقصود رضامندی خدائے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کرتے ہیں' وہ سچے مخلص ایمان والے ہیں' اور ان کو جنہوں نے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے دار ہجرت یعنی مدینہ مقدسہ کو بنا لیا اور اس میں آنحضرت کی ہجرت سے قبل اسلام شائع کردیا' رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور مسلمانوں کو اپنے گھر بے چون وچرا بلایا وہ تنگ دل نہیں نہایت کریم النفس ہیں۔ ان غریب مہاجرین کو جو ان کے پاس

إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ

جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ اوروں کو دیا جاتا ہے اس کی اپنے دلوں میں

أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ

کوئی حاجت (اور تمنا) نہیں پاتے ہیں اور دوسروں کو اپنی جانوں سے مقدم سمجھتے ہیں اگرچہ ان کو سخت حاجت ہو اور جن کو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ

گیا تو وہی کامیاب ہیں O اور (وہ مال غنیمت) ان کے لیے بھی ہے جو پہلے مہاجرین کے بعد آئے وہ (اپنے رب سے) دعا کرتے ہیں کہ اے

لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا

ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے (اپنی رحمت سے) بخش دے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف

غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

سے کینہ (اور دشمنی) قائم نہ ہونے دے' اے ہمارے رب! بے شک تو ہی بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے O کیا تم نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا

ہجرت کر کے آتے ہیں وہ نہایت محبوب سمجھتے ہیں' دوست رکھتے ہیں' حد سے زائد خدمت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو مال بالخصوص دیا گیا ہے یعنی یہ غنیمت مخصوصہ اس کے سبب سے وہ اپنے دلوں میں رنج وغم کراہت نہیں پاتے بلکہ بخوشی خاطر جائز رکھتے ہیں' بلکہ مملوکہ مالوں گھروں زمینوں میں ان کی خدمت وشرکت کو پیش نظر رکھتے ہیں' اپنی جانوں سے زائد ان کا حق سمجھتے ہیں اگرچہ وہ خود غریب ہوتے ہیں' فقر وفاقہ سے گزارتے ہیں مگر مہمان ومسافر مسلمان بھائی کی خدمت کرتے ہیں' خود نہیں کھاتے ان کو کھلاتے ہیں' یہ لوگ بڑی فوز وفلاح والے ہیں۔ اور جو اپنے نفس کی بخیلی اور حرص سے محفوظ رہے گا وہ فائز المرام ہوگا' اللہ کے عذاب وغصہ سے بچے گا' اس کی رحمت پائے گا۔ اور ان کو دو جو مہاجرین اولین کے بعد آئے ہیں اور روز بروز نئے مسلمان ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کے بھی جو ہم سے پہلے ایمان وہجرت سے مشرف ہوئے ہیں اور ہمارے دل میں ان اگلے مسلمان بھائیوں کی طرف سے بغض وعداوت حسد وکینہ غصہ داخل نہ ہونے پائے جو ہم سے پہلے ایمان وہجرت قبول کر چکے ہیں۔ اے پروردگار! تو بڑی رافت ورحمت والا ہے۔ بعض صحابہ نومسلموں کے دلوں میں اس تقسیم سابق الذکر سے کچھ کشیدگی آ گئی تھی کہ فقط مخصوص مخصوص مہاجروں کو دینے کی کیا وجہ ہے مگر وہ تھے سچے مسلمان اس لیے انہوں نے خدا سے یہ دعا مانگی کہ پروردگار! ہمارے دل کو صاف کر دے مسلمانوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں غصہ وحسد پیدا نہ ہونے پائے۔

۱۱ تا ۱۲- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے ان منافقوں کا حال نہیں دیکھا کہ اپنے دلی بھائی کافران اہل کتاب یعنی یہود سے کہتے ہیں کہ اے بھائی یہودیو! ہم تمہارا ساتھ دیں گے' تم مسلمانوں سے خوف نہ کھاؤ' ہم تمہاری مدد کریں گے حتی کہ اگر تم جلا وطن کیے جاؤ گے اور مدینہ چھوڑ کر کہیں جاؤ گے تو ہم مدینہ چھوڑ کر تمہارے ہمراہ چلنے کو تیار ہیں۔ تمہارے بارے میں کسی کا

نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ

جو اپنے اہل کتاب کے کافر بھائیوں (یہودیوں) سے کہتے ہیں کہ اگر تم زبردستی (اپنے گھروں سے) نکالے گئے تو ہم بھی ضرور

اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ

تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہم تمہارے معاملہ میں ہرگز کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوگی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے

لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑪ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں ○ اگر وہ (یہودی) نکالے گئے

مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ قف

تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان کے ساتھ لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر حملہ کی (برائے نام) مدد کی بھی تو ضرور

ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ⑫ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ

پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر وہ (کہیں سے) مدد نہ پائیں گے ○ بے شک ان کے دلوں میں تمہارا خوف اللہ تعالیٰ سے زیادہ ہے

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ⑬ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ

یہ اس لیے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ○ یہ سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑ سکتے مگر محفوظ قلعہ بند بستیوں میں یا دیواروں کی آڑ میں، آپس

کہا نہ مانیں گے، حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کا ساتھ ہرگز نہ دیں گے نہ ان سے ڈریں گے، اگر تم قتل کیے جاؤ گے، تم سے کوئی لڑے گا تو ہم پوری پوری مدد کریں گے۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! خدا گواہی دیتا ہے اور یقین جانتا ہے کہ منافق ان دعووں میں بالکل جھوٹے ہیں، اگر وہ قتل کیے گئے اور مسلمانوں میں اور یہودیوں میں لڑائی ہوئی تو یہ نامرد ہرگز یہود کی مدد نہ کریں گے اور وہ مدینہ سے نکالے گئے تو یہ ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر بالفرض کچھ مدد بھی کی ہاتھ پاؤں بھی ہلائے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا، ایک دو ہی حملوں میں پیٹھیں پھیر کر بھاگتے نظر آئیں گے پھر ان کی مدد ہرگز نہ کی جائے گی، سب ذلیل وخوار ہوں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ وقت محاصرہ میں بنی قریظہ سے اس کے منافقوں نے یہ باتیں کہلا بھیجی تھیں اور اطمینان دلایا تھا کہ اگر تم بھی بنو نضیر کی طرح نکالے گئے تو ہم ساتھ دیں گے اور تم مارے گئے تو ہم بھی مریں گے۔ چنانچہ ان کا دعویٰ جھوٹا ہوا وہ مارے گئے اور یہ کچھ نہ بولے، مفسر نے یہی قول اختیار کیا، بعض مفسر اس کو بنی نضیر کے بارے میں کہتے ہیں۔

۱۳۔ اے مسلمانو! یہ منافق کچھ نہ کرسکیں گے، یہ تمہاری قوت سے بہت ڈرتے ہیں، ان کے دلوں میں تمہاری ہیبت تمہارا ڈر تمہاری تلواروں کی دھاک خدا کے ڈر سے بھی زائد ہے، خدا سے تو کچھ بھی نہیں ڈرتے ہاں تلوار کا خوف ہے، یہ بات کہ خدا سے نہیں ڈرتے تم سے ڈرتے ہیں اس وجہ سے ہے کہ بالکل بے وقوف ہیں، خداوند کریم کی توحید کی عظمت ان کے دلوں میں نہیں ہے۔

اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ

میں تو ان کی لڑائی بہت سخت ہے، تم ان کو ایک جتھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل علحدہ علحدہ پھٹے ہوئے ہیں،

شَتّٰی ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

یہ اس لیے کہ وہ بے وقوف لوگ ہیں O ان کا حال تو ان لوگوں کا سا ہے جو ان سے پہلے قریب ہی کے زمانے میں اپنے کام کی سزا

قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۵﴾ ۚ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ

چکھ چکے ہیں (یعنی مشرکین مکہ بدر کے دن) اور ان کے لیے (آخرت میں بھی) دردناک عذاب ہے O ان کی مثال شیطان کی سی ہے

قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْٓ اَخَافُ

جب وہ آدمی سے کہتا ہے کہ تو کفر کر، پھر جب وہ کفر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں بے شک میں تو اللہ تعالیٰ

۱۴- اے مسلمانو! یہ یہود بنی قریظہ و بنو نضیر و منافقین سب تم سے ڈرے ہوئے ہیں، اب تم سے کھلم کھلا لڑنے کا نام بھی نہیں لے سکتے، اگر اکٹھے بھی ہو جائیں تو بھی مرد میدان نہ بنیں گے، یہ تو چھپ کر دور ہی سے لڑنے کی تمنا رکھتے ہیں کہ کہیں مضبوط مضبوط قلعوں برجوں گڑھیوں، محفوظ شہروں میں ہوں یا تمہارے اور ان کے درمیان میں بہت سی دیواریں مضبوط حائل ہوں تو وہاں چھپ کر دور سے تم سے لڑیں سو یہ کہاں ہے، تم سے ڈرتے ہیں مگر آپس میں جب لڑتے ہیں تب خوب لڑتے ہیں، اسلام کے مقابلہ میں سب لڑائی بھول جاتے ہیں۔ کیا تم ان منافقوں اور یہودیوں کو اکٹھا سمجھتے ہو ایسا نہیں ہے گو ظاہر میں مل جائیں مگر حقیقت میں اتفاق نہیں، دل ان کے وہی الگ الگ ہیں۔ منافق اور یہود کے اندر یہ خلاف و خیانت و نامردی اس سبب سے ہے کہ وہ حقیقۃ الامر نہیں سمجھتے، بے وقوف ہیں سمجھ سے کام نہیں لیتے۔

۱۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کی مثل اور ان کا حال ایسا ہی ہے جیسا ان سے بھی کچھ عرصہ پہلے والوں کا ہوا، وہ بھی ایسے ہی دعوے کرتے تھے مگر سب نے عہد شکنی اور غداری کا مزا چکھ لیا اور سزا پائی جیسے بقول بنو نضیر اور بقول مشرکین مکہ اور سب کے لیے عذاب الیم سخت درد رساں ہے۔

۱۶ تا ۱۷- منافقوں کے پہلے ڈھارس بندھانے اور پھر ساتھ نہ دینے کی مثل ایسی ہے جیسے شیطان کی کہ آدمی سے کہتا ہے کہ تو کفر کر لے میں تجھ کو بچا لوں گا، جب کفر کر لیتا ہے اور آدمی ہلاک ہونے لگتا ہے تو ساتھ چھوڑ کر کہتا ہے کہ اے کافر آدمی! میں تجھ سے بیزار ہوں اور تیرے کفر سے بھی، میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ پھر دونوں کا یعنی شیطان اور کافر کا انجام کار یہ ہوتا ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پڑتے ہیں، وہ دونوں ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ ظالموں کی خدا کے پاس یہی سزا ہے، ان کے کفر کا یہی بدلہ ہے۔ اس آیت میں برصیصا راہب کے قصے کی طرف اشارہ ہے جو مفصل مطول تفاسیر میں مذکور ہے کہ پہلے شیطان نے بچا لینے کی ضمانت کی تھی، جب موت کا وقت آیا تو الگ ہو گیا اور برصیصا کفر پر مر گیا۔ یہی مثال ہر کافر کی ہے کہ شیطان اس سے کفر کراتا ہے مرتے دم تک ساتھ نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ وہ کفر پر مر جاتا ہے تو شیطان کے ہمراہ دوزخ میں جاتا ہے۔

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ

رب العالمین سے ڈرتا ہوں (یہی منافقین اور یہود کی مثال ہے) O پھر ان دونوں کا انجام یہی ہوا کہ دونوں آگ میں ڈالے گئے‘ اس میں ہمیشہ

ع ۲/ ۵ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے O اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا

کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے آگے کیا عمل بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ

سب کاموں کی خبر ہے O اور (اے مسلمانو!) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ نے ان کو ایسی بلا میں ڈالا

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ

کہ اپنے آپ کو ہی بھول گئے‘ وہ ہی نافرمان ہیں O دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے جنتی ہی اپنی

الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

مراد کو پہنچنے والے ہیں O اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے

۱۸ تا ۱۹- اے وہ لوگو جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لائے‘ خدا سے ڈرو‘ دنیا کو ناپائیدار سمجھو‘ جو کرنا ہو آخرت کے لیے کرلو‘ جو کرو گے وہاں پاؤ گے‘ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے اصلی گھر کے لیے کل آنے والے دن کے لیے یعنی روز قیامت کے لیے کیا تیار کیا اچھے کام کیے یا برے۔ اللہ سے ہر وقت ڈرو‘ برے کاموں سے توبہ کرو‘ تم جو کچھ کرتے ہو اچھا یا برا خدا سب کی خبر رکھتا ہے۔ ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ جو خدا کو بھولے ہوئے ہیں‘ اس کی اطاعت چھوڑ دی ہے‘ گناہ بے باکانہ کرتے ہیں اور ظاہر اچھائی کرتے ہیں یعنی منافق‘ یا ظاہر و باطن دونوں برے ہیں جیسے یہودی‘ بس تم ان کی طرح بے باک نہ ہو جاؤ‘ انہوں نے خدا کو کیا بھلا دیا ہے خدا نے خود ان کی جانیں ان کو بھلا دیں کہ اپنا اچھا برا نہیں سمجھتے یعنی اگر نیکی کرتے تو اپنے ہی لیے کرتے اب نیکی نہیں کرتے تو اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ خدا نے ان کی یہ بات ان کے دل سے بھلا دی ہے کہ اپنے لیے کچھ نیکی کما لیں اور نفع لے لیں‘ توفیق طاعت ان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نہیں دی‘ ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔ وہ اللہ کے دربار سے دھتکارے ہوئے فاسق و فاجر ہیں‘ دونوں قسم کے کافر ظاہر و باطن میں کافر جیسے یہودی وغیرہ اور ظاہر میں مومن باطن میں کافر جیسے منافق یہ سب جہنمی ہیں۔

۲۰- دوزخ والے اور جنت والے مرتبہ وعزت و طاعت کے ثواب میں یکساں نہیں ہو سکتے‘ اصحاب جنت عیش و آرام و نعمت والے ہیں‘ دوزخ سے محفوظ ہیں‘ جنت کے دوامی عیش کے مستحق ہیں۔

عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ

تو ضرور آپ اس کو اللہ کے خوف سے جھکا ہوا پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے

الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ

بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں O وہی اللہ ہے جس کے سوا

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ

کوئی معبود نہیں (اور) چھپے ہوئے اور کھلے ہوئے کا جاننے والا ہے' وہ بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے O وہی ہے

اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ بادشاہ' نہایت پاک ذات' سلامتی دینے والا' امن دینے والا'

الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

نگہبانی فرمانے والا' زبردست' عظمت والا' بڑائی والا ہے' اللہ ان کے شریک ٹھہرانے سے پاک ہے O

۲۱۔ اگر ہم اس باہیبت و پراثر قرآن کو بڑے پہاڑ پر اتارتے یعنی ایسے پہاڑ پر جو آسمان تک بلند ہو اور ساتویں زمین تک اس کی جڑ مضبوط و مستحکم ہوتی تو اس کا بھی یہ حال ہو جاتا کہ خاضع و خاشع تابعدار لرزاں و ترساں ریزہ ریزہ پارہ پارہ خدا کے ہیبت و جلال سے نظر آتا۔ ہم ایسی ایسی صاف واضح عبرتناک مثالیں اس لیے قرآن میں بیان کرتے ہیں کہ وہ ان میں غور و فکر کریں اور عبرت پکڑیں اور نصیحت حاصل کریں۔

۲۲ تا ۲۳۔ اللہ کی وہ ذات ہے کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں' کسی کو معبود ہونے کا حق نہیں' وہ غیب و شہادت کا عالم ہے (غیب وہ باتیں جو آئندہ ہوں گی اور بندوں سے غائب ہیں' شہادت جو ہو چکیں اور بندوں کو معلوم ہیں) وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ رحمٰن یعنی سب بندوں پر خواہ عابد ہوں خواہ عاصی خواہ مسلمان ہوں خواہ کافر سب پر دنیا میں رحمت عامہ والا رزق دینے والا ہے' وہ رحیم ہے یعنی خاص مسلمانوں پر مخصوص نعمتیں اتارنے والا ثواب و جنت دینے والا۔ وہی خدا ہے جس کے سوا کسی کو معبود بننے کا حق نہیں' وہ بادشاہ ہے کہ ازل سے ابد تک اس کے ملک میں اس کی بادشاہی کو کبھی زوال نہیں' وہ قدوس ہے' طاہر پاک ہے ہر آفت سے منزہ' اولاد و شریک سے برتر ہے' وہ سلام ہے یعنی سلامتی والا ہے' اپنے بندوں پر ظلم نہ کرنے والا جتنے کہ وہ مستحق ہوں اس سے زائد عذاب ہرگز نہ دے گا' یا یہ کہ مسلمانوں کو عذاب سے سلامت رکھنے والا ہے۔ مومن ہے' مخلوق کو اپنے حلم سے امان دینے والا ہے یا بندوں کے اعمال پر امانت دار ہے یا یہ کہ امان والا ہے اپنی مقدورات پر یعنی اس کی قدرت میں کوئی خلل نہیں ڈال سکتا۔ حافظ ہے گواہ ہے عزیز ہے یعنی غالب اور بدلہ لینے والا ہے' حکومت والا ہے جبار ہے یعنی جو چاہے کر سکتا ہے' ہر بات پر بندوں پر غلبہ والا ہے۔ متکبر ہے عظمت و کبریائی و ربوبیت و بڑائی والا ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے' نہایت مرتفع و برتر ہے' وہ بتوں کی اور جھوٹے معبودوں کے شرک سے پاک و منزہ ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ

وہی ہے اللہ پیدا کرنے والا' ایجاد کرنے والا' صورت بنانے والا' اسی کے اچھے نام ہیں' اس

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ع

کی پاکی بیان کرتے ہیں جو آسمان میں اور زمین میں ہیں وہی زبردست' حکمت والا ہے ○

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ ۹۱ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — آیاتہا ۱۳ رکوعاتہا ۲

سورۂ ممتحنہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں تیرہ آیات' دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجتے ہو حالانکہ

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ

تمہارے پاس جو دین حق آیا ہے وہ اس کے منکر ہیں' وہ رسول

يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ

کو اور تم کو (گھر سے) نکلنے پر مجبور کرتے ہیں صرف اس بنا پر کہ تم اللہ اپنے رب پر ایمان لائے ہو' اگر تم

مشرکوں کے حقیر بے ہودہ خیالات سے اس کا منصب عزت وجلال بہت بلند ہے۔

۲۴- وہی اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ باری ہے' سب کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے' باپوں کی پیٹھوں میں نطفوں کو پیدا کرتا ہے' پھر درجہ بدرجہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلتا ہے' پھر بدن میں روح ڈالتا ہے۔ مصور ہے یعنی نطفہ کی ماں کے شکم میں صورت گری کرتا ہے جیسا چاہتا ہے مرد' عورت' لمبا' ٹھگنا' کالا' گورا' شقی' سعید بناتا ہے' اس کے بہت سے پاک نام اور اچھی صفتیں ہیں یعنی مستجمع جمیع صفات کمال ہے اور منزہ از جمیع سمات حدوث و امکان و زوال ہے۔ صفات الٰہی یہ ہیں علم' قدرت' سمع' بصر' حیات' ارادہ وغیرہ جن کا بیان علم کلام میں مفصل مذکور ہے۔ ان ناموں اور صفتوں سے خدا کو یاد کرنا چاہیے' آسمانوں و زمینوں میں جو چیز ہے وہ اس کی یاد کرتی ہے اور تسبیح کہتی ہے اور ہر شئے کی زندگی اس کے لائق ہے' وہ عزیز ہے' غالب ہے' بدلہ لینے والا ہے' حکیم ہے' اپنے احکام و قضاء وقدر میں لاکھوں حکمتوں والا ہے' اس کا یہ حکم محکم ہے کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

سورۃ الممتحنۃ

۱- اے مسلمانو! خدا اور رسول کے ماننے والو! ان لوگوں کو جو خدا کے اور تمہارے دشمن ہیں اپنا دوست و یار یا رازدار نہ بناؤ یعنی جو خدا کے دین کے اور تمہاری جانوں کے دشمن ہیں' تمہارے قتل کے درپے ہیں یعنی کفار مکہ وغیرہ تو ایسوں سے یاری کے کام نہ کرو' بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ان کے ساتھ دوستی کا برتاؤ برتو' پیار و محبت کی باتیں کرو' ان کی مددگاری کرو حالانکہ

خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ

میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے اور میری رضا مندی چاہنے کے لیے نکلے ہو (تو ان کو ہرگز دوست نہ بناؤ)

بِالْمَوَدَّةِ ۚ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْهُ

تم ان کے پاس دوستی کے پوشیدہ پیغام بھیجتے ہو حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ① إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ

تم میں سے جو ایسا (یعنی کفار سے دوستی) کرے گا تو وہ یقیناً سیدھے راستے سے بھٹک گیا O اگر وہ تم پر قابو پائیں گے تو وہ

أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا

تمہارے ساتھ دشمنی نکالیں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی سے دراز کریں گے اور ان کی تمنا یہی ہے کہ کسی

لَوْ تَكْفُرُونَ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ

طرح تم کافر ہو جاؤ O تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے' اللہ تعالیٰ تم کو

منزل ۷

انہوں نے اس پاک اور حق مذہب کے ساتھ کفر کیا ہے جو تم کو خدا کے پاس سے ملا ہے اور رسول و قرآن کا انکار کیا ہے' ان کو تو تمہارے ساتھ ایسی عداوت ہے کہ رسول کو اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالیں' ان کو اپنے شہر میں رکھنے تک کے روادار نہیں اور کس بناء پر صرف اس وجہ سے کہ تم نے اللہ کو مانا اور اپنے پاک پروردگار پر ایمان لائے اور تم ان سے محبت برتو ہرگز ایسا نہ کرو۔ اگر تم گھر چھوڑ کر جہاد کے لیے میری راہ میں سچے دل سے میری خوشی کے لیے نکلے ہو اور مدینہ میں ہجرت کر کے آئے ہو اور تم ان سے چھپ چھپ کر محبت کرنا چاہتے ہو اور جانتے ہو کہ یہ راز پوشیدہ رہے گا' ان کی معاونت کی خط و کتابت کرتے ہو اور اخفا کرتے ہو حالانکہ میں ان سب باتوں کا عالم ہوں جو تم کرتے ہو خواہ چھپاؤ خواہ ظاہر کرو سب ظاہر و باطن میرے نزدیک یکساں ہے' سمجھ لو کہ جو ایسا کرے گا وہ گمراہ ہوگا' راہ راست و صراط مستقیم سے بہک جائے گا۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا تھا کہ مکہ پر یکا یک پہنچ جائیں کہ کافروں کو موقعہ جنگ نہ ملے۔ حاطب بن بلتعہ جو سچے مسلمان اور اہل بدر میں سے تھے ان سے یہ غلطی سرزد ہوئی کہ انہوں نے اہل مکہ کو اپنا احسان جتانے کے لیے خط لکھ کر بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی' آپ نے وہ تحریر راستہ میں سے واپس کرالی اور حاطب کو بلا کر پوچھا' انہوں نے عرض کیا کہ آپ کی فتح تو ضرور ہوگی میں نے تو مفت کا احسان رکھنے کو یہ کام کیا قصور ہوا آنحضرت نے معاف فرما دیا اور یہ آیت اتری کہ آئندہ کوئی ایسا بے جا امر نہ کرنے پائے۔

۲۔ اے مسلمانو! یہ کافر مغلوب ہو رہے ہیں اس وجہ سے تم کو نہیں ستاتے ورنہ اگر ذرا بھی غلبہ پالیں تو تمہارے کھلے دشمن ہو جائیں' تم کو چین نہ لینے دیں' قتل میں کوتاہی نہ کریں' دست قتال و زبان بدگوئی و طعن دراز کریں اور جہاں تک کوشش ہو یہ چاہیں کہ پھر تم کو اگلا سا کافر کرلیں' خدا و رسول پر ایمان لانے کے بعد ہجرت کے پھر تم کو اسی پہلی جہالت میں ڈالیں۔

الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ

ان سے علیحدہ کر دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے O بے شک تم کو ابراہیم (علیہ السلام)

لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ

اور ان کے ساتھ والوں (مسلمانوں) کی سی عمدہ چال چلنی چاہیے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے (اسے سمجھانے کے بعد)

اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ

کہہ دیا کہ ہم تم سے اور ان چیزوں سے جن کو تم اللہ کے علاوہ پوجتے ہو بیزار ہیں، ہم تمہاری بات نہیں مانتے اور ہمارے اور تمہارے

بَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی جب تک کہ تم اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم (علیہ السلام) کے

وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ

اپنے (عرفی) باپ (آزر) سے اس کہنے میں کہ میں تمہارے لیے ضرور ضرور بخشش مانگوں گا (ان کی پیروی نہیں کی جائے گی کیونکہ

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا

وہ بخشش مانگنا ایک وعدہ کی بناء پر تھا) اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی نفع کا مالک نہیں (اور ابراہیم علیہ السلام

۳- مال و اولاد کی خاطر دین میں مداہنت نہ کرو یہ سمجھ لو کہ بروز قیامت نہ رشتہ داری نہ کنبہ نہ آل نہ اولاد کچھ نفع نہ دے گا اور خدا کے عذاب سے نہ بچائے گا پھر ان کی محبت میں دین سے سستی کرنا کیوں گوارا کرتے ہو؟ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تم میں اور دوسرے سچے مسلمانوں میں اس دن جدائی ڈال دے گا، تم مسلمانوں کے زمرہ سے الگ ہو جاؤ گے۔ یا یہ کہ ان سب باتوں پر سزا دے گا، اللہ تمہاری سب بھلائیاں برائیاں دیکھتا ہے اس کے علم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

۴ تا ۶- اے مسلمانو! تم کو ابراہیم خلیل اللہ کی پیروی و اقتداء کافی ہے، وہ اچھے پیشوا اور مقتدا تھے ان کے طریقہ حسنہ پر چلو اور وہ جو ان کے ساتھ تھے ان کا برتاؤ کرو، جب کافروں نے ان کے بھائی بند رشتہ داروں نے اسلام قبول نہ کیا تو انہوں نے ان سے صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے، تمہاری قرابت سے، تمہارے مذہب سے اور ان چیزوں سے جن کی تم سوائے خدا کے پرستش کرتے ہو یعنی جھوٹے معبود بت وغیرہ سے بیزار ہیں، ہم جھوٹے مذہب کے ساتھ کفر کرتے ہیں اس کا انکار کرتے ہیں، جب ہم تمہارے مذہب اور تمہارے خیالات سے بالکل علیحدہ ہیں اور بیزار ہیں یوں ہی تم ہم سے بھی بیزار ہو پھر ہم میں اور تم میں علاقہ دوستی کیا ہو سکتا ہے۔ ہم میں اور تم میں عداوت دشمنی ظاہر ظہور کھل گئی۔ ہر ایک دوسرے کے قتل و ضرب کے درپے ہے، ہمارے دلوں میں تمہاری طرف سے بغض و عداوت ہے اور یہ کبھی نہ نکلے گی تاوقتیکہ تم خدا کی توحید کو نہ مانو گے اور سوائے خدا کے سب معبودان باطل سے بیزاری نہ کرو گے۔ ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھ والے مسلمان کافروں سے بڑی

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ

نے یہ بھی کہا کہ) اے ہمارے رب! ہم نے تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف متوجہ ہوئے اور تیری ہی طرف ہم کو پھر کر آنا ہے O اے ہمارے رب!

لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ

ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے رب! ہم سب کو بخش دے بے شک تو ہی غالب' حکمت والا ہے O بے شک تم کو ابراہیم اور ان کے ساتھیوں

حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ

ہی کے اچھے طریقے پر چلنا چاہیے (اس طریقہ پر وہی چلے گا) جس کو اللہ (کی ملاقات) اور آخری دن کی امید ہے (کہ وہ یقیناً آنے والا ہے) اور

اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑥ ۧ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ع ۲/۷

جو کوئی (اللہ کے حکم سے) منہ پھیرے گا تو بے شک اللہ تعالیٰ ہی بے پرواہ ہے (اور) سب خوبیوں والا ہے O قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں اور ان میں

دشمنی رکھتے تھے مگر اتنا ہوا تھا کہ چونکہ ابراہیم (علیہ السلام) کے عرفی باپ چچا آزر نے ان سے وعدہ اسلام لانے کا کیا تھا اس کے عوض انہوں نے ان سے وعدہ استغفار کیا پس اس خیال سے کہ شاید وہ مسلمان ہو جائے خدا سے اس کی سفارش کی جب وہ کفر پر مرا اور ان کو معلوم ہوا کہ اس کی قسمت میں شقاوت ازلی ہے تب وہ اس سے بیزار ہوئے اور کہا کہ افسوس! جب تو کافر مرا تب میں خدا کے عذاب سے تجھ کو ذرا بھی نہیں بچا سکتا۔ اے مسلمانو! کافروں سے خوف نہ کھاؤ' اللہ سے یوں عرض کرو کہ اے پروردگار! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا ہے' ہم تیری ہی طرف سب کو چھوڑ کر متوجہ ہیں' ہم سب کا لوٹنا تیری ہی طرف ہے۔ اے پروردگار! ہم کو کافروں کا زبردست بنا کر ان کا امتحان نہ لے' ہمارے سبب سے وہ فتنہ میں نہ پڑیں یعنی اگر وہ غالب اور ہم پر مسلط ہو جائیں گے تو ان کی جرأت اور زائد ہو جائے گی' اس میں ہم مصیبت دنیا میں وہ عذاب آخرت میں پھنسیں گے۔ اور اے پروردگار! ہمارے گناہ بخش دے تو بڑی عزت والا ہے' کافروں سے بدلہ لینے والا' حکمت والا ہے مسلمانوں کا مدد کرنے والا۔ اے مسلمانو! یوں دعا مانگو اور ابراہیم (علیہ السلام) کی اور ان کے امتی مسلمانوں کی اقتداء کرو' ان کا اچھا طریقہ تھا' وہی اچھا طریقہ تمہارے لیے بنایا گیا' اس طریقہ حسنہ کی وہ ہر شخص اقتداء کرے گا جو اللہ سے اور روز قیامت سے ڈرے گا اور اس کی رحمت کی امید رکھے گا' مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اٹھنے پر ایمان لائے گا' جو اس سے روگردانی کرے گا' خدا کا حکم نہ مانے گا تو خداوند کریم کا کیا نقصان کرے گا وہ تو بے پرواہ ہے' اس کو کس بات کی حاجت ہے' وہ حمید ہے' اپنے کاموں میں محمود ہے' موحدوں کے لیے تعریف کرنے والا تھوڑا سا کام قبول کرتا ہے ثواب بہت سا دیتا ہے' بڑے فضل والا ہے۔

۷۔ اے مسلمانو! تم کو مکے والوں سے بسبب قرابت و محبت سابقہ کے بہت انس ہے اور تمہارا دل ان سے ملنے کو چاہتا ہے اور بسبب اختلاف مذہب ان سے عداوت ہے سو عنقریب تم میں اور تمہارے ان جانی دشمنوں میں دینی مخالفوں میں اللہ تعالیٰ پھر سلسلہ محبت و دوستی قائم فرما دے گا اور اللہ ہر بات پر قادر ہے یعنی عنقریب ان کو توفیق قبول اسلام دیتا ہے اور رسول کو فتح مکہ نصیب فرماتا ہے' بڑے بڑے سرکش جانی دشمنوں کو مطیع و فرمانبردار سچا مسلمان بنائے دیتا ہے' پھر تم وہی

الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑦

کہ جن سے تم کو دشمنی ہے دوستی فرما دے (یعنی ان کو ایمان نصیب فرما دے) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ

(اے مسلمانو!) اللہ تعالیٰ تم کو ان (کافروں) سے نیکی کرنے اور انصاف کرنے کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں فرماتا ہے کہ جو تم سے دین میں نہیں لڑے

مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

اور نہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو

الْمُقْسِطِيْنَ ⑧ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

دوست رکھتا ہے O اللہ تعالیٰ تو تم کو انہی لوگوں سے دوستی کرنے سے منع فرماتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے

وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ

اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے مخالفوں کی) مدد کی اور جو ان سے

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

دوستی کریں گے تو وہی ظالم ہیں O اے ایمان والو! جب تمہارے پاس

ہو گے اور وہی تمہاری پرانی دوستی ہو گی اور خدا قادر ہے کہ مکہ کو فتح کر دے کفار قریش کو مسلمان کر دے وہ غفور ہے جو کفر سے توبہ کرے گا اس کا گناہ بخش دے گا' جو توبہ پر مرے گا اس پر ضرور رحم فرمائے گا۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ پیش گوئی اور معجزہ اخبار غیبی صحیح ہو گئی' مکہ فتح ہو گیا' آپس میں مکہ مدینہ والوں میں میل ملاپ قائم ہو گیا' سخت سے سخت دشمن مسلمان عاشق جانثار بن گئے۔ ابوسفیان رئیس کفار قریش مسلمان ہوئے' صحابہ میں داخل ہوئے' ان کی صاحبزادی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا' امہات المومنین میں شامل ہوئیں سلسلہ محبت قائم ہو گیا۔

۸ تا ۹۔ اے مسلمانو! خدا تم کو ان لوگوں سے جنہوں نے مذہبی لڑائی تم سے نہیں لڑی' تم کو تمہارے گھروں سے وطن سے نہیں نکالا' تمہارے دشمن کی مدد نہیں کی منع نہیں کرتا ہے' ان کے صدقہ دینے اور ان پر احسان کرنے سے' عہد کے وفا کرنے سے' انصافانہ برتاؤ کرنے سے نہیں روکتا' خدا تو انصاف والوں کو پسند کرتا ہے' جب وہ مطیع و صلح پسند ہیں تو تم بھی عہد پر قائم رہو۔ ہاں خدا ان کی محبت والفت معاونت سے منع فرماتا ہے جنہوں نے تم کو مذہب کی بناء پر مارا' ستایا لڑے گھر سے نکالا اور تمہارے جلاوطن کرنے کے خوب مشورے کیے' دشمنوں کی مدد کی' اس سے روکتا ہے کہ تم باوجود ان کی ان شرارتوں کے ان سے دوستی ومحبت کرو جو ان سے محبت ودوستی کا برتاؤ کرے گا' ان کی مدد کرے گا وہ ظالم ہے' اپنے حق میں نقصان کرے گا خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ قبیلہ خزاعہ قوم ہلال بن عویمر وخزیمہ وبنو مدلج نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ

ایمان دار عورتیں (کفرستان سے) ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان کر لو۔ اللہ تعالیٰ

بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ

ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر تمہیں ان کا ایمان دلد ہونا (امتحان سے)

اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ

معلوم ہو جائے تو تم انہیں کافروں کو واپس نہ دؤ نہ یہ (مسلمان عورتیں) ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) مسلمان عورتوں کو حلال ہیں

مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

اور جو کچھ کافروں نے (ان پر) خرچ کیا تھا تو تم ان (کافروں) کو دے دو اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو جب کہ تم ان عورتوں کو

اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ

ان کے (مقررہ) مہر ادا کر دو اور کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو (بلکہ ان کو علیحدہ کر دو) اور جو کچھ تم نے (ان کافرہ عورتوں پر) خرچ کیا تھا وہ کافروں سے مانگ

وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

لو اور جو کچھ انہوں نے (مسلمان عورتوں پر) خرچ کیا وہ تم سے مانگ لیں، یہی اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان (اس کے ذریعے) فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ

سال حدیبیہ سے پہلے صلح اس بات پر کر لی تھی کہ نہ مسلمانوں سے لڑیں گے نہ مکہ سے نکالیں گے نہ دشمنوں کی مدد کریں گے اور عہد کو وفا کیا تب اترا کہ ان کے اوپر احسان کرنا کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۰۔ اے مسلمانو! اگر کافروں میں سے کوئی عورت مسلمان ہو کر ہجرت کر کے تمہارے پاس آئے یعنی حدیبیہ میں یا مدینہ میں تو اس وقت تم کو احتیاط کرنا چاہیے کہ کوئی فتنہ چالاکی تو نہیں ہے یہ عورت کیوں آئی ہے اس سے قسم لے کر پوچھو کہ آیا ایمان سے خالص دل سے اللہ رسول کا ارادہ کیا ہے اور گھر چھوڑ کر اسی لیے آئی ہے یا کوئی اور بات ہے۔ اے مسلمانو! اگر بعد امتحان تم سمجھ لو کہ یہ سچی مسلمان ہو کر آئی ہے تو مردوں کی طرح عورتوں کو کافروں کی طرف واپس نہ کر دو کہ ان کے پہلے خاوند پھر ان کو لے لیں۔ نہ وہ عورتیں بعد اسلام اپنے کافر خاوندوں پر حلال ہیں نہ کافر مسلمان عورتوں کے لیے حلال ہیں یعنی نہ کافر کو مسلمان عورت حلال نہ مسلمان کو کافر عورت حلال۔ ان کے لیے خاوندوں نے جو مہر عورتوں کو دیا ہو وہ ان کا واپس کر دو۔ جب کفار قریش سے صلح حدیبیہ واقع ہوئی تو یہ شرائط تسلیم کی گئی تھیں کہ اگر ہم مین کا کوئی مسلمان مرتد ہو کر تمہارے پاس جائے تو تم اس کو پھر ہم کو واپس نہ کرو اگر تم میں کا کوئی مسلمان ہو کر ہمارے پاس آئے تو ہم واپس دے دیں گے مگر یہ شرط مردوں کے ساتھ خاص ہے مسلمان عورت کو واپس نہ دیں گے ہاں اس کے خاوند کا مہر دے دیں گے اور جو مسلمان عورت مرتد ہو کر تم میں جائے گی اس کو ہم نہ لیں گے، اس کا مہر ہم تم سے لے کر اس کے خاوند کو دلا دیں گے چنانچہ سبیعہ بنت حارث

حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ

علم وحکمت والا ہے ○ اور (اے مسلمانو!) اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی (مرتد ہو کر) تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کی طرف چلی جائے (یا تمہاری کافرہ بیوی

فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

کافروں میں رہ جائے) پھر تم (جہاد کر کے کافروں کو) سزا دو اور بدلہ لو تو جن لوگوں کی عورتیں (مرتد ہو کر) چلی گئی تھیں (یا ان کی کافرہ عورتیں کافروں میں رہ گئی تھیں) تو

الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

(مال غنیمت میں سے) ان مسلمانوں کو اتنا دے دو جتنا انہوں نے (اپنی بیویوں کے مہر میں) خرچ کیا تھا (اور ان کو مہر واپس نہیں ملا تھا) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر

يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا

تمہارا ایمان ہے ○ اے نبی! جب آپ کی خدمت میں مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ

يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ

بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی (بے قصور) اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے

اسلمیہ مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ کو آئیں' ان کے بعد ان کا خاوند مسافران کے لینے کو آیا' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر دے دیا سبیعہ کو واپس نہ دیا۔

۱۱- اے مسلمانو! اگر کافروں میں سے کوئی عورت مسلمان ہو کر تمہارے پاس ہجرت کر آئے تو پھر اس کو واپس نہ کرو اور اس کے ساتھ اگر تم نکاح کرنا چاہو تو کر سکتے ہو اس مین کوئی مضائقہ نہیں حلال ہے مگر جب کہ اس کا جو مہر ٹھہرے وہ ادا کرو یعنی جب عورت مسلمان ہو کر دار الحرب سے دار الاسلام میں چلی آئے اور اس کا خاوند کافر رہا تو اب نکاح ان کے آپس کا ٹوٹ گیا عدت کی بھی حاجت نہیں' استبراء ضروری ہے یعنی ایک حیض گزرنے کے بعد اس کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں (اور اگر وہ حاملہ ہے تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکاح جائز ہے۔ قادری۔) مرتد عورتوں کے ساتھ نکاح قائم نہیں رہتا ان کو فوراً چھوڑ دو یعنی جو عورت مرتد ہو کر دار الکفر کو چلی جائے تو اب اس میں اور اس کے مسلمان خاوند میں نکاح قائم نہیں رہ سکتا' اب ان کو اپنی ازواج میں شمار نہ کرو' جب تم میں سے کوئی عورت مرتد ہو کر دار الحرب چلی جائے تو جو تم نے اس کو مہر دیا ہو وہ کافروں سے پھیر لو اس کافرہ عورت کو نہ لو وہ تمہارے کام کی نہ رہی اور جب ان کی کوئی کافرہ عورت اسلام قبول کر کے چلی آئے تو وہ تم سے اس کا مہر لے لیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کو نہیں مل سکتی (اسی شرط پر صلح واقع ہوئی تھی) یہ اللہ کا حکم محکم ہے کہ تمہارے اور اہل مکہ کے معاملہ میں حکم فرماتا ہے' وہ بڑا علیم اور حکمت والا ہے۔

اے مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی عورت مرتد ہو کر کافروں میں مل جائے اور وہ اس کا بدلہ مہر تم کو نہ دیں اور تم میں ان میں عہد نہ ہو تو جب تم میں اور ان میں لڑائی ہو اور تم غنیمت حاصل کرو تو ان لوگوں کو جن کی ازواج چلی گئی ہوں اتنا روپیہ دے دو جتنا انہوں نے مہر میں صرف کیا ہو یعنی غنیمت میں سے قبل خمس کے نکالنے کے اتنا دے دو اور اللہ سے ڈرو'

بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ

(یعنی دیدہ دانستہ) کوئی بہتان باندھیں گے اور نہ کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی کریں گے تو آپ ان سے بیعت لے لیجئے اور اللہ تعالیٰ

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

سے ان کے لیے بخشش مانگئے بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O اے ایمان والو! تم

آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ

ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے (یہود وغیرہ) وہ آخرت (کے

جس بات کا اس نے حکم دیا ہے اس کو بجا لاؤ وہ خدا جس پر تم اے اہل اسلام! ایمان لائے ہو۔ مسلمانوں میں سے چھ عورتیں مرتد ہو کر چلی گئی تھیں دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ام سلمہ اور ام کلثوم بنت حبرول اور ام الحکم بنت ابوسفیان' عباد بن شداد فہری کی زوجہ اور فاطمہ بنت امیہ بن مغیرہ اور بروع بن عقبہ شماس بن عثمان مخزومی کی زوجہ اور عبدہ بنت عبدالعزی بن سلمہ زوجہ عمرو بن عبدود کی ہند بنت ابوجہل بن ہشام' ہاشم بن عاص بن وائل سہمی کی زوجہ' غنیمت میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوندوں کو ان کی ازواج کے مہر دے دیے۔ اب یہ سب احکام منسوخ ہو گئے ایک وقت معین تک کے لیے تھے۔

۱۲- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارے پاس مکہ سے عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت چاہیں اور اس بات پر بیعت قبول کریں اور یہ شرط مانیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی' بتوں کو نہ پوجیں گی نہ ان کو حلال جانیں گی' نہ زنا کریں گی نہ اس کو حلال جانیں گی' نہ چوری کریں گی نہ اس کو حلال جانیں گی' نہ اولاد کو قتل کریں گی نہ اس کو حلال جانیں گی' نہ جھوٹا لڑکا بنا کر تہمت اٹھا کر خاوند پر رکھ دیں گی نہ اس کو حلال جانیں گی' بہتان یعنی افتراء اور تہمت اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان نہ اٹھائیں گی۔ (عرب کی بعض عورتوں جن کی اولاد نہ ہوتی وہ حرام کے لڑکے جو راہ گزر پر مل جاتے لا کر اپنے خاوندوں پر تھوپ دیتی تھیں' کہتیں کہ یہ لڑکا تمہارا ہے میں نے جنا ہے' میرے پیٹ میں رہا ہے "ما بین ایدیھم" سے مراد شکم اور "ارجلھن" سے شرم گاہ مراد ہے' اس کا عہد لیا گیا کہ اب اسلام میں ایسا نہ کریں) اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی کسی بات میں نافرمانی نہیں کریں گی جو اچھی بات ان کو بتاؤ گے وہ مانیں گی اور جس بری بات سے آپ منع کریں گے اس سے بچیں گی۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نوحہ اور ماتم کرنے' بال نوچنے منہ پر طمانچہ مارنے اور سر منڈانے سے منع فرمایا اور غیر آدمی سے یعنی نامحرم کے ساتھ خلوت کرنے سے منع کیا اور غیر کے ساتھ یا بے محرم سفر کرنا مدت تین دن یا زائد کا حرام کر دیا) تو اے رسول! ان کو بیعت کر لو اور جاہلیت کی باتوں سے ان کے لیے خدا سے مغفرت مانگو' خدا غفور ہے کہ اگلی باتیں بخش دے گا' رحیم ہے آگے جو برائیاں کریں گی اس کو بھی اگر کبھی توبہ کریں گی بخشے گا اور مسلمانوں پر رحمت کرے گا۔

۱۳- اے مسلمانو! اسلام کے دعوے کرنے والو! اس قوم کے ساتھ دوستی و محبت کا دم نہ بھرو' ان کی مدد و نصرت نہ کرو اور راز ہائے اہل اسلام تھوڑے سے لالچ کے لیے اس قوم پر فاش نہ کرو جن پر خدا کا غضب نازل ہوا ہے (یعنی یہود کو' ان پر دوہرا غصہ ہوا' لعنت اتری ایک جبکہ انہوں نے "ید اللہ مغلولۃ" کہا' دوسرے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

ثواب) سے اسی طرح ناامید ہو گئے جس طرح دوسرے کافر قبر والوں (کے ثواب) سے ناامید ہو گئے O

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۴ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ صف مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں چودہ آیات' دو رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

جو آسمانوں اور جو زمین میں رہنے والے ہیں وہ (سب) اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہی زبردست' حکمت والا ہے O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ

اے مسلمانو! تم ایسی بات کیوں کہہ بیٹھتے ہو جو کرتے نہیں O اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بات بڑی

اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ

ناپسند ہے کہ جو کہو اسے کرو نہیں O بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اللہ کی راہ میں اس طرح

تکذیب کی) یہ لوگ نعیم جنت سے اس طرح ناامید و مایوس ہو گئے ہیں جیسے کافر مرے ہوئے قبر والوں کے دوبارہ زندہ ہو کر قیامت میں لوٹنے سے مایوس ہیں یعنی کافر مرے ہوئے قبر والوں کے دوبارہ زندہ ہو کر قیامت میں لوٹنے سے مایوس ہیں یعنی جیسے کافر منکرین حشر اس بات سے قطعاً ناامید ہیں کہ مر کر دوبارہ زندہ ہوں یونہی یہودی بھی ثواب اخروی سے ناامید ہیں کہ اپنی بدکاریاں دیدہ دانستہ خلاف خدا اور رسول کر رہے ہیں خوب جانتے ہیں۔ بعض مفسر سوال منکر نکیر لیتے ہیں جو قبر میں ہوتا ہے کیونکہ کافر اس کے بھی منکر تھے۔ واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الصّف

یہ ساری سورت مدینہ شریف میں اتری بقول جماہیر مفسرین و ابن عباس۔

۱- آسمانوں میں اور زمین میں جو چیز ہے اور مخلوق ہے وہ سب اللہ کے لیے تسبیح کرتے ہیں' اس کا ذکر کرتے ہیں' اپنے طریقوں سے نماز ادا کرتے ہیں' وہ بڑی عزت والا ہے' کافروں کو سزا دینے والا ہے اور حکمت والا ہے' اپنے اوامر و نواہی و احکام قضاء و قدر میں سے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا ہر شئے کی پرستش و پوجا باطل اور غلط ہے' اس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں۔

۲ تا ۴- اے ایمان والو! رسول و قرآن کے ماننے والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو وقت پر نہ کر سکو۔ خدا کے نزدیک یہ بات نہایت ناپسند مبغوض اور بری ہے کہ تم وہ باتیں خواہ مخواہ زبان سے نہ نکالو جو بعد کو انجام نہ دے سکو' وعدہ پورا نہ کر سکو وعدہ وفا نہ کر سکو' جو عمل نہ کر سکو اس کو کیوں بیان کرو یعنی وعدے کر کے اس کو نہ نبھاؤ یا علم پڑھ کر سیکھ کر اس پر عمل نہ کرو۔ اللہ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو خدا کی راہ میں اس کی طاعت میں میدان کارزار میں صفیں باندھ باندھ کر اس مضبوطی اور استواری سے لڑتے ہیں کہ گویا اتحاد و اتفاق میں اور صف بندی میں وہ ایک دیوار ہیں جو نہایت مضبوطی سے اینٹ سے اینٹ ملا کر بنائی گئی ہے۔ بعض صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم کو وہ کام تعلیم فرمائیں جو

فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝۴ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

صف باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا کہ وہ رانگا اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے (کہ جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی) O اور (اے نبی! اس وقت کو یاد کرو کہ) جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ

اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم (میری نافرمانی کر کے) مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا

فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵

ہوں؟ پھر جب وہ خود ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ تعالیٰ (ہٹ دھرم) نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا ہے O

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ

اور (اے نبی! یاد فرمایئے) جب کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا آیا ہوں'

سب کاموں سے زائد اللہ کو محبوب ہو جس کے سبب ہم کو اللہ کا تقرب حاصل ہو' اگر ایسا کام ہم کو بتایا جائے گا تو ہم ضرور اس کو پورا کریں گے۔ تب اللہ نے آیت ''ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم '' اتاری یعنی آیا اے مسلمانو! تم اس بات پر راضی ہو کہ ہم تم کو سراسر نفع والی تجارت بتائیں کہ تم کو قیامت کے دردناک عذاب سے بچائے۔ مگر اس تجارت کا بیان نہ کیا گیا جب بیان نہ اترا تو انہوں نے نہایت تمنا اور عاجزی سے کہنا شروع کیا کہ یارسول اللہ! وہ تجارت بتا دیجیے کہ ہم شروع کریں اور اپنی جان و مال اس میں لگا دیں' سب خدا کی راہ میں قربان کر دیں تب اللہ تعالیٰ نے بیان اتارا ''تؤمنون باللہ و رسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ''۔ یعنی وہ تجارت یہ ہے کہ تم ایمان پر ثابت رہو اور خدا کی اطاعت بجا لاؤ' اپنے جان و مال خدا کی راہ میں کافروں سے لڑنے میں صرف کر دو۔ یہ تجارت تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اگر تم اپنے علم سے کام لو اور اس پر عمل کرو۔ انہوں نے عہد کر لیا' بروز احد موقع امتحان آیا' بعض عہد پر قائم نہ رہے' دہشت کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تب یہ اترا کہ اے مسلمانو! ایسی بات کیوں کہہ بیٹھتے ہو جو کر نہ سکو اور جہاد کی ترغیب دلائی۔

۵- اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! یاد کرو کہ جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا: باوجودیکہ تم مجھ کو اللہ کا رسول برحق جانتے ہو پھر مجھ کو کیوں طرح طرح سے ایذاء دیتے ہو (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عیب ادرہ وغیرہ بیماری کا لگاتے تھے جس کا قصہ تفسیر سورۂ احزاب میں گزر چکا) اور میرا کہا نہیں سنتے' جب موسیٰ (علیہ السلام) کا سمجھانا انہوں نے نہیں مانا' کجروی کی تو اللہ نے ان کو بدلہ دیا' ان کے دلوں کو گمراہی میں چھوڑ دیا اور کجروی کرنے دی۔ حق و ہدایت سے پھرا ہوا چھوڑ دیا کہ جب موسیٰ (علیہ السلام) کی تکذیب کی تو خدا نے توحید سے دل ان کا پھیرا ہوا چھوڑ دیا' یا کہ جب انہوں نے ہدایت کا ارادہ نہ کیا تو خدا نے ان کی گمراہی اور زیادہ کر دی یعنی ان کو گمراہی میں ڈھیل دے دی۔ اللہ فاسقوں کو جن کو وہ اپنے علم ازلی میں کافر شقی جان چکا ہے اور کافر قرار دے چکا ہدایت نہیں کرتا اور ان کو راہ راست نہیں دکھاتا یعنی اللہ تعالیٰ ہٹ دھرم کافروں کو زبردستی ہدایت نہیں دیتا ہے جب وہ ایمان لانا نہیں چاہتے تو اللہ تعالیٰ ان کو حالت کفر ہی پر چھوڑ دیتا ہے' اگر وہ زبردستی ہدایت دینا چاہتا تو دے سکتا ہے۔

اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا

اپنے سے پہلے کی کتاب توریت (وغیرہ) کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک عظیم الشان رسول کی جو میرے بعد تشریف

بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

لائیں گے جن کا نام احمد ہے خوشخبری دیتا ہوں' پھر جب وہ رسول (جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی) ان کے پاس کھلی

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۶ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

ہوئی نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے O اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا

الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھتا ہے حالانکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ (ہٹ دھرم) ظالم لوگوں کو

الظّٰلِمِيْنَ ۝۷ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ

ہدایت نہیں کرتا O وہ (کافر) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں (کی پھونک) سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ

۶- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اے لوگو! میں اللہ کا سچا رسول ہوں، تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں، مجھ سے پہلے جو رسول گزر چکے ہیں یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی کتاب توریت کا تصدیق کرنے والا ہوں، نفس توحید میں اور نیز بعض احکام شرائع میں ان کے موافق ہوں اور میں ایک بہت عمدہ خوشخبری تم کو سناتا ہوں اور مبارکباد اور بشارت دیتا ہوں تا کہ تم اس کا خیال رکھو عنقریب میرے بعد ایک عظیم الشان رسول تشریف لائیں گے، میرے بعد دنیا میں آئیں گے، ان کا نام پاک احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوگا۔ (حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مقدس محمد بھی ہے، احمد بھی ہے۔ محمد مبالغہ مفعول کا صیغہ ہے بہت تعریف کیا ہوا، محمد وہ ہے جس میں کوئی برائی نہ ہو اس کی کوئی مذمت نہ کرے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن میں سب بھلائیاں ہوں سب ان کی تعریف کریں) جب رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے یا یہ کہ عیسیٰ (علیہ السلام) آئے اور احکام امر ونہی لوگوں کو بتائے، معجزات اور خوارق عادات دکھائے تو وہ کہنے لگے کہ یہ باتیں تو کھلا ہوا جادو ہیں اور حقیقت میں لغو ہیں۔

۷- اس سے زیادہ سرکش و متمرد ظالم اور کفر میں پرلے درجے پر پہنچا ہوا کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ تہمت افتراء اٹھائے، اس پاک پروردگار کے لیے جورو بچے ثابت کرے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے یعنی یہود و نصاریٰ کہ رسول نے توحید کی طرف ان کو بلایا وہ نہ آئے۔ خدا ظالم کو اپنے دین مقدس کا راستہ نہیں دکھاتا کہ اس کو تو سزا دینا منظور ہے یعنی وہ اہل کتاب جو کفر پر ہی مریں گے اور خدا کے علم میں شقی ازلی ہیں وہ اسلام لانے کا ارادہ ہی نہیں کریں گے، ان کو ان کی حالت پر یعنی کفر پر چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ پر کوئی الزام نہیں کیونکہ اس نے تو کتاب نازل فرما دی، ہدایت کے طریقے بتا دیے پھر بھی جو نہ مانے تو اس کا اپنا قصور ہے، وہ سزا کا مستحق ہے۔

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

تو اپنا نور کامل کر کے ہی رہے گا اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو O اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور

بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ

دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو سب دینوں پر غالب فرما دے اگرچہ

الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ ع ۱ ۹ ۹

مشرکوں کو ناگوار گزرے O اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتا دوں جو تم

تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ

کو درد ناک عذاب سے بچا لے O (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان

تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ

قائم رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے

۸- یہود و نصاریٰ اس بات کا ارادہ کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح اسلام کی چمکتی اور پھیلتی ہوئی روشنی کو جو اللہ کا نور ہے' اس کا مقدس دین ہے' اس کی پاک کتاب کو اپنی بوالہوسیوں زبان درازیوں' ڈھکوسلوں اور لغو باتوں اور دھوکہ بازیوں اور بے معنی باتوں سے بجھا دیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تو اپنے نور کو تمام ہی کر کے رہے گا' اس کا اجالا تمام جہان میں پھیلا کر رہے گا اور کسی کی دغابازی اس کے مقابلہ میں کچھ نہ چلے گی۔ اگر تمام جہان کے کافر' یہودی' نصاریٰ' مشرکین عرب و عجم تمام فرق مخالفین اسلام کے اس کو ناپسند کریں مگر وہ تو دن دگنی رات چوگنی ترقی پائے گا اور کفر شرک کی اندھیریوں کو ملیامیٹ کرے گا۔

۹- یہ دین تو خدا کا ہے' خدا کی وہ شان ہے کہ اس نے اپنے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سچی ہدایت یعنی توحید وقرآن اور سچا یقین مقدس مذہب یعنی شہادت لا الہ الا اللہ دے کر دنیا میں بھیجا اس غرض سے کہ اپنے پاک دین کو برگزیدہ رسول کے ہاتھوں دنیا کے تمام ادیان و مذاہب و ملل پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکین عرب و یہود و نصاریٰ وغیرہ کے دل پاش پاش ہو جائیں۔ اسلام باعتبار حجت ہر دین پر قاہر و غالب رہے گا اور باعتبار حکومت بھی تمام ادیان پر غالب' مروی ہے کہ قیامت تک کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جہاں اسلام نہ پہنچے گا۔ تمام ارباب مذاہب باطلہ یا اسلام قبول کر لیں گے یا مغلوب ہو کر جزیہ دیں گے۔ بالخصوص زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام میں۔

۱۰ تا ۱۳- اے مسلمانو! کیا تم کو تجارت کا وہ طریقہ بتا دوں کہ جس طریقہ کی تجارت کرنے سے تم کو عذاب الیم سے نجات ملے جو نہایت دردرساں ہوگا۔ ہاں وہ تجارت یہ ہے کہ اللہ و رسول پر ایمان لاؤ' سچے دل سے اللہ و رسول کی تصدیق کرو (اگر منافقین مراد ہیں تو یہ معنی کہ دل سے کفر و شک نکال ڈالو اور اگر مخلصین سے خطاب ہے تو یہ کہ ثابت قدم رہو ترقی مراتب

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ

بہتر ہے اگر تم جانتے ہو O اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ

ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور پاکیزہ مکانوں میں

عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ

رکھے گا جو بسنے کے قابل باغوں میں ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے O اور وہ تم کو ایک نعمت اور عطا فرمائے گا جو تم کو پیاری ہے

مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

(وہ) اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح ہے اور (اے نبی!) آپ (ان سب نعمتوں کی) ایمان داروں کو خوشخبری دیجئے O اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اللہ کے (دین کے) مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ

لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

اللہ کی طرف ہو کر (دین میں) میرا مددگار کون ہے تو حواریوں نے کہا

کی کوشش کرو) اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کو لڑا دو، مال خرچ کرو، جہاد میں مرو مارو۔ یہ باتیں کرنا تمہارے لیے دنیا کی تجارتوں اور مال کے ذخائر جمع کرنے سے کہیں زائد بہتر ہے اگر تم سمجھو اور انجام کار پر نظر کرو۔ اس لیے کہ اگر یہ کام بجا لاؤ گے تو جہاد اور نفقہ فی سبیل اللہ کی برکت سے خدا تمہارے گناہ کی مغفرت فرمائے گا (طیبہ یعنی طاہرہ یا حسنہ جمیلہ یا خوشبودار کہ جنت کے مشک و ریحان سے مہکتے ہوں گے، وہ مکانات جنت عدن میں ہوں گے جو معدن خیر و برکت ہے، دار الرحمٰن ہوں گے) یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا نفع اور فوز و فلاح ہے جنت ملی دوزخ سے بچے یہ تو قیامت کے دن خدا چاہے تو ملے گا یہاں دنیا میں بھی ثواب بے غایت کے علاوہ تم کو اس تجارت کا دوسرا فائدہ جس کی تم جان و دل سے تمنا ہے اس کی خواہش سے ملے گا یعنی خدا کی مدد کافروں پر غلبہ فتح مکہ اور غنیمت۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مخلص مسلمانوں کو جنت اور فتح کی بشارت دو اگر یہ کام کریں تو ان کو یہ سب نعمتیں ملیں گی۔

۱۴۔ اے مسلمانو! رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کے ماننے والو! اللہ کے دین کے مددگار و انصار ہو جاؤ، اسلام کے دشمنوں کو نیچا دکھاؤ، رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کرو جیسا عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے حواری اور دوستوں سے کہا کہ میرے انصار مددگار خدا کی راہ میں کون ہیں، میری مدد اور خدا کے دشمنوں سے لڑائی کون لیتا ہے؟ تو ان کے حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام)! ہم اللہ کے دین کی مدد کو تیار ہیں دشمنوں سے لڑیں گے۔ (۱۲ آدمی تھے جو سب سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں تو بنی اسرائیل کا ایک گروہ (ان پر) ایمان لایا

وَ كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ

اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے

فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ۠ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۰

میں مدد فرمائی تو وہی (کافروں پر) غالب آئے O

سورۃ الجمعۃ ۶۲ مدنیۃ ۱۱۰ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیاتها ۱۱ رکوعاتها ۲

سورۂ جمعہ مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں گیارہ آیات‘ دو رکوع ہیں

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

جو آسمانوں اور جو زمین میں رہنے والے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ بادشاہ‘ کمال پاکی والے‘ زبردست‘ حکمت والے کی پاکی

لائے تھے‘ وہ لوگ دھوبی تھے) پس عیسیٰ (علیہ السلام) پر ایک گروہ تو ایمان لایا اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو مانا اور ایک گروہ نے کفر کیا۔ ہم نے ان کو جو ایمان لائے تھے اور دین عیسوی کی مخالفت نہ کی تھی مدد کی‘ وہ ہماری مدد سے اپنے مخالفین پر غالب آئے۔ حواری خالص دوست کو کہتے ہیں‘ بعض کہتے ہیں کہ حواری مشتق حور سے ہے۔ جس کے معنی سپیدی خالص کے ہیں اور چونکہ وہ دھوبی تھے‘ کپڑوں کو سپید کیا کرتے تھے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کے سچے خالص دوست ہوئے اس لیے ان کو حواری کہا گیا۔ مروی ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھالیے گئے تو ان کے متبعین کو پولس کم بخت نے گمراہ کرنا چاہا اور ان کے متفرق فرقے کر دیئے کوئی کہتا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا تھا آسمان پر چلا گیا‘ کوئی کہتا تھا کہ خدا کا بیٹا باپ کے پاس پہنچا لیکن سچے اچھے عیسائی کہتے تھے کہ وہ اللہ کا بندہ اور اس کا مقرب رسول تھا‘ برگزیدہ بندہ تھا‘ اس کو خدا نے دشمنوں سے بچالیا اور اٹھالیا۔ پھر آپس میں وہ سب لڑے‘ کافر حکومت وشوکت میں غالب آئے اور مسلمان سچے عیسائی ذلیل وخوار ہوئے لیکن مناظرہ میں غالب رہے یہاں تک کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے تو مسلمان سچے عیسائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر اور ان کی امت میں داخل ہو کر جھوٹے مسیحوں پر غالب آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کر دینے سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اس کے رسول اور اس کے کلمہ کُن کا ظہور ہے ان کی حجت اور یقین اور غالب ہو گیا اور غلبہ ظاہری بھی مل گیا‘ اس سے پہلے فقط باطن کا غلبہ تھا یعنی حجت ومناظرہ میں ان کو غلبہ حاصل تھا‘ اب اسلام میں آ کر دونوں قسم کا غلبہ حاصل ہو گیا۔

سورۃ الجمعہ

یہ سورت کل مدنی ہے۔

۱۔ آسمان وزمین میں جتنی مخلوقات ہیں وہ سب خدا کی تسبیح کرتی ہیں‘ اپنی اپنی طرح نماز پڑھتی ہیں‘ اس کی یاد میں

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ① هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا

بیان کرتے ہیں O اللہ وہی ہے کہ جس نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (عظیم الشان) رسول بھیجا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں

عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِن كَانُوا

پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو (تمام برائیوں سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب (قرآن) اور حکمت کا علم (یعنی قرآن کی تفسیر) سکھاتے ہیں

مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ② وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ

اور بے شک وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے O اور ان میں سے دوسروں کو بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے (یعنی اسلام نہیں لائے یا پیدا نہیں

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ③ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَ

ہوئے پاک کریں گے اور اپنے تابعداروں کے ذریعے کتاب و حکمت سکھائیں گے) اور وہی زبردست، حکمت والا ہے O یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا

مشغول ہیں، وہ اللہ جو مالک ہے بادشاہ ہے کہ اس کا ملک ازل سے ابد تک ایک حال پر ہے زوال و فنا نہیں، قدوس ہے، ہر عیب سے پاک ہے، اولاد و شریک سے منزہ ہے، ہر شئے پر غالب، کافروں کا سزا دینے والا، احکام و قضاء و قدر میں حکمت والا ہے، اس نے حکم دیا ہے کہ سوائے اس کے کسی اور کی پرستش حرام و کفر ہے۔

۲ تا ۴- اللہ وہ ہے کہ اس نے اُمی ان پڑھ لوگوں میں سے یعنی عرب میں سے ایک عظیم الشان رسول بھیجے جو انہیں میں سے ہیں، وہ بخوبی ان کے حسب و نسب سے اور چال چلن سے واقف ہیں، وہ رسول ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں یعنی قرآن کے اوامر و نواہی بتاتے ہیں، صراط مستقیم توحید دکھاتے ہیں، نجاست شرک سے پاکیزہ و مطہر فرماتے ہیں۔ یا یہ کہ ان سے زکوٰۃ لے کر توبہ کروا کر گناہوں سے پاک کرتے ہیں یعنی ایسے ایسے عمدہ امور کی طرف جو انہی کے دین و دنیا کی بھلائی کے باعث ہیں بلاتے ہیں اور قرآن کے اسرار غیبی حکمتیں اور حلال و حرام مواعظ و نصائح اقسام اقسام کے سکھاتے ہیں اگرچہ یہ پہلے یعنی رسول کے آنے سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں گھرے ہوئے تھے، بھٹکتے پھرتے تھے، کفر و شرک میں مبتلا تھے، مگر اب ان پر خدا کا فضل ہوا ہے کہ ایسا رسول ان میں جلوہ فرما ہے۔ یہ رسول عرب میں مبعوث و پیدا ہوئے ہیں لیکن سوائے عرب کے جس قدر اور ممالک مشارق و مغارب زمین میں ہیں وہ سارے جہان کی ہدایت کرتے ہیں اور جو لوگ ابھی نہیں آئے زمانہ کے آخر تک، جب تک دنیا قائم ہے اور دنیا میں آدمی ہیں اس وقت تک کے ہادی ہیں خواہ عرب ہو خواہ عجم خواہ آزاد ہو خواہ غلام خواہ اس وقت موجود ہوں خواہ بعد کو آنے والے ہوں (آخرین سے مراد یا عجم غیر عرب ہیں یا بعد کو آنے والے) خدا بڑی عزت والا ہے، غالب ہے، جو اس پر اور اس کے رسول پر قرآن پر ایمان نہ لائے گا اس کو سزا دینے والا ہے، حکیم ہے یعنی اپنے اوامر و نواہی اور احکام قضاء و قدر میں حکمت والا ہے۔ اس نے حکم دے دیا ہے کہ سوائے اس مقدس مذہب اسلام کے اور سب مذاہب قطعاً گمراہی اور باطل ہیں، یہ دین اسلام و نبوت و اکرام خدا کا فضل ہے، وہ مالک ہے، جسے چاہے اپنا فضل عطا فرمائے اور جس پر چاہے اکرام فرمائے، اور اللہ بڑے فضل و رحمت والا ہے کہ اہل عرب کو اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایسے عالی مرتبہ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف و معزز کیا، گمراہی سے بچا

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ④ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ

فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے O ان لوگوں کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے

يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۖ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ

اس کی حکم برداری نہ کی اس گدھے کی طرح ہے جو اپنی پیٹھ پر کتابیں اٹھائے پھرتا ہے (اور اس کو ان کے اٹھانے سے کوئی فائدہ نہیں)

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ⑤

ان لوگوں کی کیا ہی بُری مثال ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ ایسے (ہٹ دھرم) ظالموں کو ہدایت نہیں فرماتا ہے O

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوٓا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ

(اے نبی!) آپ فرمائیے کہ اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو اور دوسرے لوگ نہیں تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر تم (اپنے

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ⑥ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ

دعویٰ میں) سچے ہو (کیونکہ بغیر مرے ہوئے جنت نہیں مل سکتی) O اور (ہم غیب کی خبر دیتے ہیں کہ) وہ (یہودی) کبھی بھی مرنے کی آرزو نہ کریں گے

أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌۢ بِالظّٰلِمِينَ ⑦ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ

اپنے ان کرتوتوں کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ پہلے کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے O (اے نبی!) آپ (ان سے) فرمائیے کہ (اے یہودیو!)

کر مذہب مقدس اسلام کی ہدایت کی' رسول اللہ کو نبوت و قرآن سے معزز و مکرم فرمایا اور ہر وقت میں اپنی رحمت سے رسول بھیجتا رہا' اب آخری رسول سارے عالم کی ہدایت کے لیے بھیجے۔ فالحمدللہ رب العالمین۔

۵- جو لوگ کہ توریت دیے گئے اور ان سے اس بارے میں کہ اس کو ظاہر کریں گے' اس پر عمل کریں گے' قائم رہیں گے عہد لیا گیا پھر انہوں نے ان مواثیق اور ان عہدوں کو پورا نہ کیا' اس پر عمل نہ کیا' اس کو دنیا کے لالچ سے چھپایا تو ان کی مثل ان کا حال یوں ہے کہ جیسے کوئی گدھا ہوتا ہے' اس پر بہت سی کتابیں لدی ہوئی ہوں اور وہ اس کو اٹھائے لیے پھرے کہ ان کتابوں سے باوجود پاس ہونے کے اس گدھے کو کوئی نفع نہیں ہو سکتا یونہی ان یہودیوں کو توریت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ ان یہودیوں کم بختوں کی جنہوں نے اللہ کی سچی آیتوں کو جھٹلایا' قرآن اور رسول کو نہ مانا کیسی بری مثل اور کہاوت ہے کہ تشبیہ دی جاتی ہے گدھے کی۔ اللہ ایسے ظالموں کو راہ اسلام نہیں دکھاتا۔ یہودیوں سے عہد لیا گیا تھا کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شان جو توریت میں ہے اس کو ہرگز نہ چھپائیں اور جب وہ مبعوث ہوں تو فوراً مشرف باسلام ہوں' انہوں نے عہد شکنی کی' عہد کو توڑا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و صفت چھپائی تب یہ مذکورہ بالا آیت اتری اور ان کو گدھا قرار دیا گیا کہ اس پر کتابیں لاد دی جائیں تو اس کو کیا خبر' یہود نے توریت پر عمل نہ کیا تو ان کو گدھا کہا گیا۔

۶ تا ۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان یہودیوں سے جو خدا کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے کو خدا کا محبوب و

فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تم سے ضرور ضرور ملے گی پھر تم چھپے اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا

تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

ہے وہ تم کو سب جتا (بتا) دے گا ○ اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان کہی جائے تو اللہ کے ذکر (خطبہ) کی طرف دوڑو

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾

اور خرید و فروخت وغیرہ سب چھوڑ دو اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے ○

مقرب و مستحق ثواب بتاتے ہیں آپ فرمادیں کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ تم خدا کے اولیاء اور دوست و احبار ہو اور لوگ یعنی اہل اسلام رسول کے اصحاب کرام ایسے نہیں تو تم کو اپنی جان اتنی پیاری کیوں ہے' خدا کے عاشقوں کو جان کی محبت نہیں ہوتی ہے' وہ جانتے ہوتے ہیں کہ ہم کو خدا کے پاس پہنچ کر آخرت کی نعمتیں ملیں گی۔ پس اگر تم خدا سے محبت کرنے والے ہو تو موت کی تمنا کرو' خدا کی دوستی کا دم بھرتے ہو اس سے کہو کہ ہم کو اپنے پاس بلالے کیونکہ دوست' دوست کی ملاقات چاہتا ہے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ یہودی خود اپنا حال خرابی و بے دینی جانتے ہیں کہ ہم نے دنیا میں ایسے ایسے ناکارہ کام کیے اور دیدہ دانستہ حکم الٰہی کو چھپایا اس سبب سے یہ موت سے اور بھی زیادہ ڈرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کہیں ان سے ان باتوں کا سوال کرے' یہ بسبب اپنے گناہوں کے جوان کے ہاتھوں سے ہوئے ہیں ہرگز کبھی موت کی آرزو نہ کریں گے' اللہ کو ان ظالموں کم بختوں کا حال خوب معلوم ہے' وہ جانتا ہے کہ یہ ہرگز موت کی تمنا نہ کریں گے پس اس سے ان کا یہ حال کھل جائے گا کہ یہ خدا کے محبوب تو کجا اس کے دربار کے دھتکارے ہوئے اس کے غصہ کے مستحق ہیں اس لیے اس کے پاس جانا نہیں چاہتے۔ اے رسول! آپ کہہ دیں کہ اے یہودیو! موت سے کب تک بھاگو گے' وہ موت جس سے تم بھاگ رہے ہو جس کو برا جانتے ہو وہ عنقریب ضرور تم کو پکڑ لے گی پھر آخرکار اللہ کے پاس لوٹ کر جانا پڑے گا جو ہر غیب و شہادت کا عالم ہے (غیب وہ جو بندوں سے مخفی ہے اور ابھی ہوا نہیں۔ شہادت وہ جو بندوں کو معلوم ہے اور ہو چکا ہے) اس سے کوئی امر مخفی نہیں وہ تم کو دنیا میں جو خیر و شر کرتے ہو یا کہتے ہو سب بتا دے گا اور سب کا بدلہ دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤسا امراء یہود کو بلا کر فرمایا کہ تمہارا فیصلہ صرف اتنی سی بات پر ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اپنی موت مانگ لو' ''اللھم امتنا'' کہہ لو ابھی ابھی حق و باطل کھل جائے گا' سارا جہان تمہاری نجاست سے پاک ہو جائے گا' جتنے یہود اس روئے زمین پر ہیں وہ سب دفعتًا واحدۃً ایک آن میں مرجائیں گے' کھڑے کے کھڑے اور بیٹھے کے بیٹھے' چونکہ حضرت کی نبوت کو وہ دل میں برحق جانتے تھے ہرگز موت نہ مانگی اور بچ گئے اور خدا جو فرما چکا تھا کہ اے رسول! یہ ہرگز موت نہ مانگیں گے اس پیش گوئی کی بھی تصدیق ہوگئی۔

۹ تا ۱۰۔ اے مسلمانو! خدا اور رسول اور قرآن پر ایمان لانے والو! جب جمعہ کو نماز جمعہ کے واسطے اذان دی جائے اور خدا کی طرف تم کو بلایا جائے تو سب باتیں چھوڑ کر اللہ کے ذکر خطبہ سننے نماز پڑھنے کے لیے سعی کرو' فوراً متوجہ ہو جاؤ' خرید و فروخت اور دنیا کے سب کام چھوڑ دو' خطبہ جمعہ سننا' نماز ادا کرنا تجارت دنیا سے کہیں بہتر ہے اور نفع مند ہے اگر تم تصدیق

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ

پھر جب نماز ہو چکے تو پھر تم زمین میں (اپنے کاروبار کے لیے) چل پھر سکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا فضل (روزی)

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا

تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتے رہو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤO اور جب وہ (لوگ) کوئی تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں

انْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ

تو اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو (خطبہ میں) کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں (اے نبی!) آپ (ان سے) فرمائیے کہ جو نعمتیں اللہ کے پاس ہیں

اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۱۱﴾ ع ۲ (۳) ۱۲

وہ کھیل اور تجارت سے بہت بہتر ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے O

کرتے ہو اور اللہ کے کہنے پر یقین رکھتے ہو۔ پس جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو پھر جیسے پہلے زمین میں چلتے پھرتے تھے' خرید و فروخت کرتے تھے' کام دھندے کرتے تھے کرو' اتنی دیر کو امور دنیا چھوڑ دو بعد نماز اگر ضرورت ہو تو مشغول ہو جاؤ' کوئی قباحت نہیں' اللہ کا فضل تلاش کرو بیع شرا شروع کرو۔ (بعض کہتے ہیں کہ یہ مراد ہے کہ جب نماز سے امام فارغ ہو جائے تو زمین میں یعنی مسجد میں متفرق ہو جاؤ ہیئت صلوٰۃ سے علیحدہ علیحدہ متفرق ہو جاؤ اور اللہ کا رزق ڈھونڈو یعنی مشغول باطنی عالم سرور توحید میں اور ذکر میں توکل میں مشغول ہو جاؤ کہ وقت بعد جمعہ بھی وقت نزول برکات ہے اور اللہ کا ذکر زبانی و قلبی ہر وقت ہر حالت میں خوب کیا کرو تاکہ تم اس کے عذاب و غصہ سے نجات پاؤ اور نیک مقاصد میں کامیابی حاصل ہو۔

۱۱- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض لوگ ایسے ہیں کہ تم جب خطبہ پڑھتے ہو تو وہ تجارت یا کھیل کو دیکھتے ہیں ورتم کو کھڑا ہوا خطبہ پڑھتا ہوا چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔ اے رسول! تم ان سے کہہ دو کہ تم جس چیز کے لیے دوڑ کر جاتے ہو یعنی تجارت وغیرہ اس سے وہ چیز یعنی ثواب آخرت جو خدا کے پاس ہے کہیں بہتر ہے۔ بہتر کو چھوڑ کر نقصان کو کیوں لیتے ہو۔ اللہ بہتر رزق رساں ہے۔ مدینہ میں ایک مرتبہ قحط تھا اور دحیہ بن خلیفہ کلبی کا قاعدہ تھا کہ سب حوائج ضروریہ اہل مدینہ کھانا' تیل وغیرہ ملک شام سے لے کر آتے تھے' جب وہ آتے سارا مدینہ ان کے پاس دوڑ جاتا تھا تاکہ جلدی سے حسب ضرورت چیزیں خرید لیں' جب وہ طبلہ بجا دیتا تھا تو لوگ بھی خوشی سے اپنے اپنے طبل بجاتے تھے چنانچہ حسب عادت زمانہ قحط میں وہ آیا اور طبلہ بجایا' اتفاق سے وہ وقت تھا کہ جمعہ کا خطبہ ہو رہا تھا بعض صحابہ خطبہ چھوڑ کر چل دیئے' کل بارہ مرد باقی رہے بعض آٹھ کہتے ہیں اور دو عورتیں۔ تب یہ اترا کہ خدا سب سے بہتر روزی رساں ہے' اگر تم صبر کرتے اور نماز جمعہ سے فارغ ہو کر جاتے تو تم کو خدا بہت ثواب دیتا۔ آئندہ ہرگز ایسا نہ کرنا۔

سُورَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۴ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰیاتها ۱۱ رکوعاتها ۲

سورۂ منافقون مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں گیارہ آیات دو رکوع ہیں

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ

(اے نبی ﷺ!) جب منافق آپ کی خدمت میں آتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک حضور اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ

يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْۤا

بے شک آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافق اس (کہنے) میں جھوٹے ہیں (کیونکہ وہ دل سے آپ پر ایمان نہیں لائے) O

اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾

انہوں نے اپنے ایمان کی قسموں کو آڑ بنالیا ہے تو وہ (اپنی طرح دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ (ایمان) سے روکتے ہیں بے شک وہ بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں O

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾

یہ اس لیے کہ وہ (ظاہر میں زبان سے) ایمان لائے پھر (دل سے) کافر ہوئے تو ان کے دلوں پر (کفر کی) مہر کردی گئی تو وہ اب کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں O

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ

اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو (ڈیل ڈول میں) بھلے معلوم ہوں اور اگر وہ کچھ بات کریں تو آپ ان کی بات غور سے سنیں گویا کہ وہ

وقف لازم

سورۃ المنافقون

۱ تا ۳- اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب تمہارے پاس اہل مدینہ میں سے منافقین آتے ہیں جیسے عبداللہ بن ابی، معتب بن قشیر، جد بن قیس کہ آپس میں یہ لوگ ان کے چچازاد بھائی تھے، پہلے سے ٹھہرا لیتے تھے کہ ہم تم سے ایسی ایسی نفاق کی باتیں کریں گے پھر وہی کرتے تھے تو کہتے ہیں کہ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم سچی گواہی اس بات کی دیتے ہیں کہ تم خدا کے سچے رسول ہو، ہم قسم کھاتے ہیں اور خدا ہمارا گواہ اور ہمارے حال کا جاننے والا ہے کہ ہم تم کو سچا رسول جانتے ہیں۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! خدا بے شک یہ بات جانتا ہے کہ تم اس کے سچے رسول ہو خواہ منافق گواہی دیں یا نہ دیں اور وہ تمہاری رسالت کی گواہی دیتا ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافق اپنی گواہیوں اور اپنی قسموں میں بالکل جھوٹے اور مکار ہیں، ان کی زبان ان کے دلوں کی مخالف ہے۔ یہ گواہیاں جو دی جاتی ہیں اخلاص سے نہیں محض قتل کے ڈر سے انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے کہ مسلمانوں کی تلواروں سے اس کے باعث بچے ہوئے ہیں، انہوں نے یہ چالاکی سیکھی ہے کہ ظاہر میں قسمیں کھا کر بچ جائیں اور چھپ کر موقع پا کر لوگوں کو اللہ کے سیدھے راستے سے روکیں، کفر کی تائید کریں۔ یہ کیا کیا برے کام کرتے ہیں کفر و نفاق، مکر و خیانت، اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنا، منافقین کی بدبختی اور گمراہی اس سبب سے ہے کہ ایمان لا کر پھر کفر کیا یعنی ظاہر میں ایمان لائے اور حقیقت میں کفر پر قائم رہے۔ پس ان کے دلوں پر اس کی سزا میں مہر لگادی گئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے اور حق و ہدایت ان کے دلوں میں راہ نہیں پاتے۔

۴- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ عبداللہ بن ابی وغیرہ منافق ایسے چالاک عیار ظاہری شان و شوکت بناوٹ

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحۡسَبُوۡنَ کُلَّ صَیۡحَۃٍ عَلَیۡہِمۡ ؕ ہُمُ الۡعَدُوُّ فَاحۡذَرۡہُمۡ ؕ

(دیوار کے) سہارے سے ٹکائی ہوئی کڑیاں ہیں، ہر ایک اونچی آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں (سمجھتے ہیں کہ اب ہم پر کوئی مصیبت آئی) وہ (مسلمانوں

قٰتَلَہُمُ اللّٰہُ ۫ اَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۴﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ تَعَالَوۡا یَسۡتَغۡفِرۡ لَکُمۡ

کے) دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو اللہ ان کو ہلاک فرمائے وہ کہاں بہکے ہوئے اوندھے چلے جا رہے ہیں O اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ

رَسُوۡلُ اللّٰہِ لَوَّوۡا رُءُوۡسَہُمۡ وَ رَاَیۡتَہُمۡ یَصُدُّوۡنَ وَ ہُمۡ مُّسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۵﴾

کے رسول تم کو (اللہ سے) معافی دلوائیں تو وہ (انکار سے) اپنے سر گھما لیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ غرور و تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں O

سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ ؕ لَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَہُمۡ ؕ

(اب ان کی سزا یہ ہے کہ) ان کے لیے برابر ہے آپ ان کے لیے معافی چاہیں یا نہ چاہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا' بے شک اللہ تعالیٰ

والے ہیں کہ جب آ کر آپ کے پاس بیٹھتے ہیں تو آپ کو ان کی صفائی' خوبصورتی' فصاحت و شیریں زبانی' چکنی چپڑی باتوں سے جھوٹی قسموں سے تعجب ہوتا ہے اور ان کی اچھائی کا خیال پیدا ہو جاتا ہے' ان کی گوری بھولی بھالی صورتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں اور میٹھی میٹھی باتیں بناوٹ کی اس طرح سے کرتے ہیں کہ سننے والے کو خواہ مخواہ یقین آ جائے اور بے اختیار ان کی باتوں کی طرف توجہ ہو جائے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ خلوص و محبت و اعتقاد کی باتیں فقط ظاہری ہیں جیسے سوکھی لکڑی اور وہ بھی بے کار کہ کونے میں دیوار سے لگا کر اس کو کھڑا کر دیا کہ اس میں نرمی اور تازگی کا نام نہیں ہوتا۔ یونہی ان کے دلوں میں نور ایمان کا نام ونشان نہیں۔ چونکہ یہ مسلمانوں کی تلواروں کی دھاک سے ڈرے ہوئے ہیں تو جب کوئی مدینہ میں ڈھنڈورا ہوتا ہے' شور و غوغا اور ڈر کی باتیں سننے میں آتی ہیں تو بس یہی سمجھتے ہیں کہ اب ہم سب مارے گئے' اب مسلمانوں نے ہم کو قتل کیا' یہ ان کی نامردی اور عداوت کی حالت ہے' یہ اپنے آپ کو دشمن جانتے ہیں گو ظاہری دوستی کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی عداوت نہ کھل جائے۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگ بے شک دشمن ہیں ہرگز دوست نہیں' ان کی جھوٹی دوستی کی باتوں پر نہ جانا' ان پر اطمینان نہ کرنا' ان سے بچتے رہنا' خدا کی ان پر پھٹکار ہو اور لعنت اترے یہ کیسے کیسے فریب کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور راہ حق سے روکے جاتے ہیں' کدھر اوندھے چلے جاتے ہیں۔

۵ تا ۶- جب ان کی رسوائی ہوگئی اور ان کا حال کھل گیا تو ان کے بعض کنبہ والوں نے جو سچے مسلمان تھے ان سے کہا کہ اب تم سچے مخلص مسلمان ہو جاؤ' حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس چلو ان سے دعا مغفرت کی کرواؤ' تب انہوں نے گردن مٹکائی' منہ پھیرا' غرور سے سر ہلایا یعنی استغفار کے لیے حضور کی خدمت میں آنا گوارہ نہ کیا تب یہ اترا کہ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول کے پاس چلو ان سے درخواست کرو تو وہ تمہارے لیے خدا سے مغفرت چاہیں اور کفر و نفاق سے توبہ کرو تو وہ اپنے سروں کو غرور سے مٹکاتے ہیں' گردن تعجب سے ہلاتے ہیں' دل چراتے ہیں' منہ چھپاتے ہیں۔ اور اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ دیکھتے ہیں کہ اس وقت وہ کس غرور و تکبر سے اور گھمنڈ میں استغفار اور توبہ اور آپ کے پاس آنے سے روگردانی کرتے ہیں۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب انہوں نے آپ کے استغفار سے غرور

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا

(ایسے ہٹ دھرم) نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا O یہ وہی تو ہیں کہ جو (اپنے لوگوں سے) کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول کریم کے پاس رہتے ہیں (یعنی صحابہ کرام)

عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ (فاقوں سے تنگ آ کر) خود ہی تتر بتر ہو جائیں گے حالانکہ آسمانوں اور زمین کے سب خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں

وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

(وہ جس کو چاہے عطا فرمائے) مگر منافقوں کو سمجھ نہیں (وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے دینے ہی سے مسلمانوں کا پورا پڑے گا) O وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے (صحیح

لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

سالم) لوٹ کر پہنچ گئے تو ضرور جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ مدینے سے سب سے زیادہ ذلت والوں کو نکال باہر کرے گا (انہوں نے اپنے آپ کو عزت دار

کیا تو اب آپ کا استغفار بھی ان کو فائدہ نہ دے گا کہ آپ کے استغفار سے تو ان کو فائدہ ہوتا ہے جس کے دل میں کچھ بھی ایمان ہو آپ کے استغفار کی اس کے دل میں قدر ہوتی ہے۔ اب اگر آپ بفرض محال ان کے واسطے استغفار بھی کریں تب بھی جب تک یہ اپنے اس غرور و تکبر پر قائم ہیں خدا ان کا گناہ نہ بخشے گا' خدا کے علم میں جس کی موت کفر و نفاق پر لکھی ہے خدا ان کو ہرگز ایمان کی ہدایت نہ کرے گا اور نہ ان کے گناہ بخشے گا' جو لوگ اپنی ہٹ دھرمی سے ایمان نہیں لانا چاہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ان کی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے کیونکہ وہ خود قصوروار ہیں' اللہ تعالیٰ پر کوئی الزام نہیں اس نے کتاب و رسول بھیجے یہ نہیں مانتے۔

۷ تا ۸۔ نزد ابن عباس غزوۂ تبوک اور بقول بعض مفسرین غزوہ مریسیع میں ایک انصاری اور ایک مہاجر کے درمیان جھگڑا واقع ہوا' انصاری نے اپنے مددگاروں کو اور مہاجر نے اپنوں کو پکارا' قریب جدال کے نوبت پہنچی تھی' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جھگڑا خود رونق افروز ہو کر ختم فرمایا' اس پر عبداللہ بن ابی منافق نے کہا کہ ان مہاجروں نے مدینہ میں بڑا زور مچایا' اب وہاں پہنچ کر ان کی خبر لیں گے اور جس کو غلبہ ہوگا اور عزت ہوگی وہ ذلیل وفقیر خوار لوگوں کو مدینے سے نکال دے گا۔ اس کمبخت کی مراد اس سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب پاک تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ اے انصار! میری رائے یہ ہے کہ ان فقیر مہاجروں کو کھانے پینے کو نہ دو کہ بھوک کے مارے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! کے پاس سے خود بھاگ جائیں گے۔ زید بن ارقم نے کہا کہ اے کم بخت! تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے بارے میں ایسی باتیں کرتا ہے تو خود ذلیل وخوار ہے تب اس نے نفاق شروع کیا کہ میں تو ہنسی مذاق میں خدا جانے کیا کیا کہتا تھا تم کیا سمجھ گئے۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر کہہ دیا' اصحاب میں چرچا ہوا کہ ابن ابی نے ایسا ایسا کہا ہے' اس نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہت سی باتیں بنائیں' قسمیں کھائیں۔ زید بن ارقم پر لوگ خفا ہوئے کہ تم نے کیوں جھوٹ آنحضرت سے جا کر کہہ دیا' یہ نہایت پریشان ہوئے تب یہ سورت اتری کہ یہ منافق جھوٹے مکار ہیں۔ یعنی اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ منافق وہی ہیں جو کہتے ہیں اور آپس میں مشورے کرتے ہیں کہ

ع ۸ ۱۳ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

کہا اور مسلمانوں کو ذلیل سمجھا) حالانکہ عزت تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافق نرے جاہل ہیں ○ اے ایمان والو! تم کو

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩

تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو ایسا کریں گے وہ خود ہی نقصان میں پڑیں گے ○

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ

(اے لوگو!) جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے تو پھر وہ کہنے لگے

رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠

کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک مہلت کیوں نہ دی کہ میں (تیرے نام پر) صدقہ وخیرات کرتا اور نیکوں میں سے ہو جاتا ○

ع ۳ ۱۴ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١١

اور (اللہ تعالیٰ کی عادت یہ ہے کہ) جب کسی جان کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو پھر وہ کسی جان کو مہلت نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے ○

ان کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے ہیں یعنی غرباء وفقراء اصحاب کرام کو کھانا نہ دو تاکہ یہ اپنے اپنے گھروں کو بھاگ جائیں اور رسول اللہ کو چھوڑ دیں' حالانکہ اللہ تمام خزائن آسمان و زمین کا مالک ہے۔ آسمان و زمین کے خزانوں کی کنجیاں بارش' گھاس' مال' منال' جواہر وغیرہ کی کانیں سب خدا کی ہیں مگر منافق حقیقت حال سمجھتے نہیں کہ ان کو رزق کہاں سے ملتا ہے خدا ہی تو ان کو کھلاتا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو ہم میں قوت وعزت وشوکت والا ذلیل و ضعیف کمزور لوگوں کو نکال دے گا حالانکہ عزت وغلبہ' قدرت' قوت' فتح سب اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کی کہ عنقریب منافق ذلیل اور مخذول ہوں گے اور اسلام کا تو بول ہمیشہ بالا ہی رہے گا مگر منافق یہ بات جانتے نہیں اور سمجھتے نہیں' ان کی عقلیں شیطان نے ورغلا کر گم کر دی ہیں' وہ سمجھتے ہیں کہ ہم رزق دینے والے ہیں' رازق حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہے۔

۹ تا ۱۱۔ اے مسلمانو! رسول اور قرآن پر ایمان لانے والو! اپنے مال ومنال اولاد وقبیلہ وغیرہ کے گھمنڈ میں اس کے جمع کرنے میں خدا کے ذکر سے غافل نہ ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ یہ چیزیں تم کو ذکر الٰہی ہجرت و جہاد بھلا دیں' جو ایسا کرے گا کہ دنیا میں مشغول ہو کر اللہ کی یاد ہجرت و جہاد سے غافل اور بے خبر ہو جائے گا تو وہ خود نقصان اٹھانے والا خدا کی رحمت سے محروم ہوگا اور آخرت میں سزا پائے گا۔ اے مسلمانو! اللہ کی راہ میں خیرات کرو' صدقہ دو' مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو موت آ جانے سے پیشتر اور ملک الموت کے آنے سے پیشتر' اور اس وقت کف افسوس وحسرت ملنا پڑیں اور رو رو کر بندہ کہے کہ اے پروردگار! تو نے میری موت میں اتنی جلدی کیوں کی کاش میں تھوڑا اور بھی جیتا رہتا۔ اے پروردگار! تو نے مجھ کو تھوڑے دنوں اور زندہ رکھا ہوتا یعنی جتنا دنیا میں زندہ رہا اتنا ہی اور بھی رہتا تو ایام گذشتہ کی تلافی کر لیتا' صدقہ دے لیتا' زکوٰۃ دیتا اور اچھے لوگوں میں سے ہو جاتا جنہوں نے حج وغیرہ ادا کیا ہے۔ حالانکہ خدا ہرگز کسی کو بعد موت کے آنے کی مہلت نہیں دیتا ہے اللہ کو سب کے اعمال خیر وشر کی خبر ہے۔ بعض

سورۃ التغابن مدنیۃ (۶۴) — آیاتہا ۱۸ — رکوعاتہا ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ تغابن مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اٹھارہ آیات' دو رکوع ہیں

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَ

جو آسمانوں اور زمین میں رہنے والے ہیں وہ سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں' اسی کی (حقیقی) بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی

مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○ اسی نے آسمان اور زمین ٹھیک طور پر پیدا

بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي

فرمائے اور تمہاری صورت بنائی تو بہترین بنائی اور اسی کی طرف (سب کو) پھر جانا ہے ○ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مفسران آیات کو بھی منافقوں کی شان میں بتاتے ہیں اور "فاصدق" کو تصدیق سے ٹھہراتے ہیں یعنی وہ کہے گا کہ کاش! میں ایمان لاتا اور وہ کام کرتا جو مسلمان کرتے ہیں صدقہ دیتے ہیں حج وغیرہ ادا کرتے ہیں۔ بعض ان مسلمانوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو تارکین زکوٰۃ وحج وغیرہ ہیں یعنی مسلمان ہو کر نماز نہیں پڑھتے' زکوٰۃ نہیں دیتے' فرض حج ادا نہیں کرتے۔

سورۃ التغابن

۱- جو مخلوقات آسمان وزمین میں ہے وہ سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں' اپنی اپنی طرح نماز پڑھتے ہیں' سارا ملک اس کی مِلک ہے' اس کا حکم ازل سے ابد تک ہے جس کو کبھی فنا نہیں' اسی کی تعریف اور اس کا شکر کرنا ہے' اس کا احسان ماننا سب آسمان وزمین والوں پر لازم ہے' سب اہل دنیا و آخرت اسی کے بندۂ احسان ہیں' وہ ہر بات پر قدرت والا ہے' دنیا و آخرت آسمان وزمین کی تدبیر جس طرح چاہے کرے کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔

۲ تا ۳- اے لوگو! اس نے ہی تو تم کو پیدا کیا یعنی آدم سے اور آدم کو خاک سے باوجود یکہ تم سب اس کے پیدا کیے ہوئے ہونے میں برابر ہو مگر بعض تم میں سے کافر ہیں اور بعض مسلمان۔ یا یہ کہ اللہ نے تم کو پیدا کیا ہے اور کفر سے ڈرایا ہے ایمان کی ہدایت کی ہے اور کہہ دیا ہے کہ کچھ ایمان لائیں گے کچھ کافر رہیں گے پس دیکھیں کون ایمان لاتا ہے اور کون کافر رہتا ہے گویا یہ قول ایمان کی طرف ترغیب ہے اور کفر سے ڈرانا ہے۔ یا یہ کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ کافر ہیں ہر طرح سے ظاہر میں بھی باطن میں بھی اور مومن ہیں ظاہر و باطن میں اور بعض منافق ہیں کہ ظاہر میں مومن ہیں باطن میں کافر ہیں۔ اے بندو! جو تم کام کرتے ہو اچھے یا برے اللہ کو سب کا علم ہے' وہ خوب دانا و بینا ہے۔

۴- اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان وزمین پیدا کیے حق کے ساتھ لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے' بے شک وہی ان کا خالق ہے' وہ تماشے کے لیے نہیں پیدا کیے بلکہ اس لیے کہ ان کی پیدائش سے غور وفکر حاصل کیا جائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

وہ سب جانتا ہے اور جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا

تو دلوں کے بھید بھی جانتا ہے ۝ کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہ پہنچی جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا اور اپنے کرتوتوں کے وبال (اور سزا) کا مزہ چکھا

وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۵ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ

اور (آخرت میں بھی) ان کے لیے درد ناک عذاب ہے ۝ یہ اس لیے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى

کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آتے تھے تو انہوں نے یہی کہا: کیا (ہم جیسے) بشر ہمیں راہ بتائیں گے تو وہ (ان کو اپنے جیسا بشر کہہ کر) کافر ہوئے اور

اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ

(ان سے) پھر گئے اور اللہ تعالیٰ نے بھی (ان کے پھرنے کی) پروا نہ کی اور اللہ تعالیٰ بے نیاز سب خوبیوں والا ہے ۝ کافروں نے سمجھ لیا کہ وہ (قبروں سے)

اور حق و باطل میں تمیز کی جائے۔ یا یہ کہ ایک وقت معین تک کے لیے پیدا کیا ہے، جب وقت آئے گا تو فنا ہو جائیں گے۔ اس نے تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں صورت گری کی اور تم کو اچھی صورت پر بنایا یعنی بہ نسبت جانوروں کے آدمیوں کو اچھی صورت و شکل پر بنایا یہ کہ اعضاء متناسبہ عطا فرمائے، دو ہاتھ پاؤں دو آنکھیں دو ہونٹ دو کان اور باقی اعضاء بھی نہایت خوش اسلوبی سے ہزاروں عجیب وغریب حکمتوں کے ساتھ پیدا فرمائے۔ اسی کی طرف تم سب کا رجوع ہوگا، سب کو قیامت میں اسی کی طرف لوٹنا ہوگا۔ آسمان میں زمین میں جتنی مخلوقات ہیں وہ سب کو بخوبی جانتا ہے، جو تم آہستہ بات کرتے ہو یا چلا کر یا خفیہ کام کرتے ہو یا اعلانیہ سب کو جانتا ہے، اللہ کو تمہارے دلوں کے ارادوں پر اور خطرات واوہام پر بھی اطلاع ہے۔

۵ تا ۶۔ اے اہل مکہ! کیا تم کو ان لوگوں کے عبرتناک قصے قرآن میں نہیں سنائے گئے جو تم سے پہلے گزر گئے اور تمہیں جیسے کافر تھے، کیا امم (گزری ہوئی امتوں) کے اور اگلے لوگوں کے حالات کہ ان کا کیا حال ہوا تم کو قرآن میں نہیں پہنچے؟ انہوں نے کفر کیا اپنے کفر کا مزا چکھا وبال بھگتا سزا پائی دنیا میں عذاب پایا ہلاک ہو گئے آخرت میں عذاب الیم درد رساں ملے گا۔ عذاب اس سبب سے آیا کہ ان کے پاس ان کے رسول معجزات اور اوامر ونواہی و دلائل واضح لے کر آتے تھے، وہ کہتے تھے کہ رسول بھی آدمی ہیں ہم بھی انہی جیسے آدمی ہیں، پھر کیا اللہ نے ہم لوگوں کی ہدایت کو ان آدمیوں کو بھیجا ہے، یہ ہم جیسے آدمی ہم کو اپنے دین کی ہدایت کرتے ہیں، جب ہم وہ ایک سے ہیں پھر کیوں اطاعت کریں، ایسی باتیں بے ہودہ کہہ کر انہوں نے اللہ کے رسولوں اور کتابوں کو جھٹلایا اور ایمان لانے سے انکار کیا، ان کو اپنی طرح بشر کہنے سے کافر ہو گئے۔ اللہ نے بھی ان سے بے پروائی کی، ان سے ایمان کی پروا نہ کی وہ تو بے پروا ہے اسے کس کی پروا کوئی ایمان لائے نہ لائے اپنے لیے، خدا کا کیا نفع و نقصان ہے، وہ تو حمید ہے اپنے کاموں میں جو فرماتا ہے اس میں ہزاروں منافع ہوتے ہیں، یا یہ کہ جو توحید اختیار کرتا ہے، خدا قبول کرتا ہے، اس کو محمود کرتا ہے

بَلٰى وَرَبِّىْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۞ ٧

ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے (اے نبی!) آپ فرمائیے: کیوں نہیں مجھے اپنے رب کی قسم ہے تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کرتوت تمہیں ضرور جتائے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(بتائے) جائیں گے اور یہ بات اللہ تعالیٰ پر آسان ہے ○ تو (اے لوگو!) اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر (قرآن شریف پر) جو ہم نے اتارا ایمان لاؤ

خَبِیْرٌ ۞ ٨ یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ۚ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ

اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے ○ جس دن تم سب کو اکٹھے ہونے کے دن (قیامت) میں اکٹھا فرمائے گا وہی دن ہے

بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

(نقصان اٹھانے والوں کے) نقصان ظاہر ہونے کا اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اچھے کام کریں اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں ان سے مٹا دے گا اور ان کو

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۞ ٩ وَالَّذِیْنَ

ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور جن لوگوں نے

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ وَبِئْسَ

کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، وہ

قابل تعریف بناتا ہے خدا کی مخلوق اس کی تعریف کرتی ہے، سچے مومن کی تمام مخلوق تعریف کرتی ہے۔

۷ تا ۸- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کفار مکہ نے یہ گمان پکایا اور خیال باندھا ہے کہ وہ مر کر خاک ہو جائیں گے پھر نہ اٹھیں گے، مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندگی نہ پائیں گے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ اے لوگو! میں گواہی دیتا ہوں اور اپنے پروردگار کی قسم کھاتا ہوں کہ تم سب مرنے کے پیچھے ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر ہر بات کی اچھائی برائی کی جو دنیا میں کی ہوگی تم کو خبر دی جائے گی اور اس کا بدلہ ملے گا۔ تم اس کو امر محال سمجھتے ہو یہ سارا کارخانہ بعد فنا پھر اٹھا کر کھڑا کر دینا اللہ کے نزدیک بہت ہی آسان امر ہے۔ پس اے اہل مکہ! اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی تصدیق کرو اور اس چمکتے ہوئے نور کی روشنی کی تصدیق کرو جس کو ہم نے بذریعہ جبرائیل محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا یعنی قرآن شریف پر ایمان لاؤ۔ اے لوگو! اللہ کو ان سب باتوں کا علم اور ہر امر کی خبر ہے جو تم خیر و شر دنیا میں کرتے ہو یا کہتے ہو۔

۹ تا ۱۰- اے لوگو! اس دن کو یاد کرو جبکہ خدا تم سب کو اولین و آخرین کو جمع کرے گا، وہ یوم الجمع ہے، تمام جن و انس اولین و آخرین کا مجمع عظیم اور جمگھٹ کا دن ہے اور یوم التغابن ہے کہ اس دن کافر بڑے خسارہ اور نقصان ٹوٹے میں پڑ جائیں گے، ان کے لیے جو گھر جنت میں بنے ہوں گے وہ سب مسلمانوں کو ملیں گے معہ اسباب و سامان عشرت خدم و حشم و اہل ازواج۔ کافران سب چیزوں کو جو ان کے لیے تیار ہوئیں تھیں کھو دیں گے اور مسلمان ان کو چھین لیں گے، کافروں نے اپنی جانوں کو

الْمَصِيْرُ ﴿۱۰﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ

بہت ہی بُرا انجام ہے O اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ پر (سچے دل سے) ایمان لاتا ہے

بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

تو وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے (مصیبت میں ثابت قدم رکھتا ہے) اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے O اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (اس

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ

کے) رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم (اطاعت سے) منہ پھیرو گے تو (ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے) بے شک ہمارے رسول کے ذمے تو صرف کھلم کھلا

خود نقصان پہنچایا ہوگا' اس سبب سے مسلمان ان کو نقصان پہنچائیں گے کہ منازل وخدم وحشم وہ لیں گے اور کافران کو دیکھ کر حسرت کریں گے کہ کاش! ہم اگر ایمان لاتے تو یہ چیزیں جو ہمارے لیے خدا نے تیار کی تھیں ہم کو ملتیں اور غیر نہ لیتے یا یہ کہ اس دن مظلوم ظالم کو غبن میں اور نقصان میں ڈالے گا کہ اس کی نیکیاں لے لے گا یا اپنے گناہ اس کے ذمہ ڈال دے گا۔ جو اللہ ورسول وقرآن پر ایمان لائے گا اور خالصاً لوجہ اللہ نیک کام کرے گا تو اس دن خدا اس کے گناہ بہ برکت کلمہ توحید بخش دے گا اور برائیاں چھپا دے گا اور ان کو جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے درختوں اور مکانوں کے نیچے شراب وآب شیریں وشہد کی انہار رواں ہوں گی' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ مرنا نہ نکلنا' یہ نہایت مرتبہ کی فوز عظیم کامیابی ہے کہ جنت ملی دوزخ سے بچے۔ اور جنہوں نے کفر کیا' ہماری آیتوں اور رسول وقرآن کو جھٹلایا وہ دوزخ والے ہوں گے' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ موت آئے گی نہ نکلنا نصیب ہوگا' وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

۱۱- بندوں کو جو مصیبتیں پہنچتی ہیں' دکھ' درد' بیماریاں یا موت اقارب یا املاک واموال واولاد وغیرہ میں نقصان وہ کوئی بے (بغیر) خدا کے حکم کے نہیں پہنچتیں سب خدا کے حکم وقدرت وقضاء قدر سے ہے مگر جو مسلمان بندے ہیں وہ ہر مصیبت کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ اس مالک کی ایسی ہی مشیت تھی اور ان کے دل کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے' تسلیم ورضا کا مرتبہ یقین وتوکل وصبر وشکر کا منصب ملتا ہے' جب کوئی تکلیف خدا ان کو دیتا ہے تو وہ شکر بجالاتے ہیں' جب کسی غم میں پریشانی ومصیبت میں اپنی حکمت سے مبتلا کرتا ہے تو وہ صبر کرتے ہیں' سر تسلیم خم کرتے ہیں' جب ان پر کوئی ظلم کرتا ہے تو اس کا بدلہ نہیں لیتے ہیں معاف کر دیتے ہیں' جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔

۱۲- اے لوگو! خدا اور رسول کی اطاعت کرو' خدا کے فرائض اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنتیں ادا کرو' ان کا حکم بجالاؤ' توحید کو مانو جب حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) جہاد کو بلائیں فوراً حاضر ہو جاؤ' اگر تم خدا اور رسول کا کہانہ مانو گے' منہ پھیرو گے تو خدا کا کیا کرو گے' حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کیا بگاڑو گے' ہمارے رسول کا فقط اتنا ہی فرض منصبی ہے کہ صاف صاف تبلیغ احکام کر دیں اور تم کو خوب تمہاری ہی زبان میں کھول کھول کر احکام پہنچا دیں' آئندہ نفع اور نقصان تم خود سمجھو۔

۱۳- اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ شریک واولاد سے برتر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں غیر پر نظر نہ رکھیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑬ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

(ہمارا پیغام) پہنچا دینا ہے O اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان داروں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے O اے ایمان والو!

اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ

تمہاری کچھ بیویاں اور تمہاری کچھ اولاد تمہاری دشمن ہے (جو اب تک مسلمان نہیں ہوئے ہیں) تو تم ان سے احتیاط رکھو

تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑭ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ

اور اگر تم (ان کو ایمان لانے تک) معافی دو سختی نہ کرو اور درگزر کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بھی بڑا بخشنے والا مہربان ہے O بے شک تمہارے مال

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ⑮ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

اور تمہاری اولاد (تمہارے لیے) آزمائش ہی ہیں اور (صبر کرنے والوں کے لیے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا اجر ہے O تو (اے لوگو!) جہاں تک ہو سکے اللہ سے

وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

ڈرتے رہو اور (اس کا فرمان) سنو اور (اس کا) حکم مانو اور اپنی بھلائی کے لیے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور جن کو اپنے دل کے (لالچ اور) طمع سے بچایا گیا تو وہی

۱۴- اے ایمان والو! رسول و قرآن کو ماننے والو! تمہاری کچھ بیویاں اور اولاد تمہاری دشمن ہیں تم ان سے ڈرو بچو' ان کے کہنے میں نہ آؤ اور اگر ان کے قصور معاف کر دو گے اور ان کی سزا سے منہ پھیرو گے اور بخش دو گے' ان کے توبہ کرنے کے بعد تو بے شک اللہ تعالیٰ ہی غفور و رحیم ہے' وہ توبہ کرنے والے اور توبہ پر مرنے والے پر ضرور رحم کرتا ہے۔ بعض کے بی بی بچے مکہ میں تھے اور وہ مکہ سے جب مدینہ جانے کا قصد کرتے تھے' ہجرت کا ارادہ کرتے تھے تو وہ اہل و عیال ان کو روک لیتے تھے ان کے بارے میں یہ اترا کہ اے مسلمانو! یہ بی بی بچے تمہارے دشمن ہیں جو تم کو ہجرت سے محبوب خدا کے دربار سے روکتے ہیں' دار الحرب میں ٹھہراتے ہیں ان سے دور بھاگو' ان کا کہنا نہ مانو' ہجرت کرو۔ چنانچہ وہ صحابہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینہ میں ہجرت کر کے آ گئے یہاں آ کر دیکھا کہ اور صحابہ تمام احکام اسلام سے واقف و محرم اسرار ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو جاہل پایا نہایت نادم ہوئے' پھر وہ بیوی' بچے بھی ہجرت کر کے مدینہ پہنچے' انہوں نے ان سے بولنا' لینا' دینا چھوڑ دیا یا سزا دینا چاہی کہ تم نے ہم کو روکا تب یہ اترا کہ اب سزا کی ضرورت نہیں جو کچھ گزرا جب انہوں نے توبہ کر لی تو ان کو تم بھی معاف کر دو اللہ تعالیٰ بھی معاف فرمائے گا وہ غفور و رحیم ہے۔

۱۵- اے مسلمانو! تمہارے مال' تمہاری اولاد تمہارے لیے فتنہ و بلا ہیں' اللہ کی طرف سے تمہارا امتحان ہے کہ خدا کا خیال کرتے ہو یا ان کا۔ انہوں نے تم کو ہجرت سے منع کیا تم رک گئے ایسا کرنا نہیں چاہیے تھا اور اللہ کے پاس بڑا اجر عظیم ہے اس کے لیے جو مال و اولاد کا خدا کی راہ میں کچھ خیال نہ کرے اور اعمال صالحہ جہاد وغیرہ سے ان کے سبب غافل نہ ہو' اس کو بڑا ثواب ملے گا۔

۱۶- اے مسلمانو! جب ایسا حال ہے تو تم اپنی طاقت بھر جہاں تک ہو سکے احکام خدا کو بگوش دل سنو اور مانو' جو رسول

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ

فلاح پانے والے ہیں O اگر تم اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو گے (یعنی خوش دلی سے اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو اللہ تعالیٰ تم کو اس سے دوگنا کر کے عطا فرمائے گا اور تم کو

يَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع

بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ (تمہاری نیکیوں کی) قدر فرمانے والا ہے حلم والا ہے O وہ ہر چھپے اور کھلے کا جاننے والا (اور) زبردست حکمت والا ہے O

سورۃ الطلاق مدنیۃ ۶۵ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۱۲ رکوعاتہا ۲

سورۂ طلاق مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں بارہ آیات، دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے نبی! (آپ فرمائیے:) جب تم لوگ (کسی وجہ سے) عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت کے وقت

فرمائیں فوراً بجا لاؤ، ان کی اطاعت کرو، اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرو، اپنے مال لٹاؤ، یہ باتیں تمہارے لیے امیر بننے مال جمع کرنے سے کہیں زائد بہتر ہیں کہ تم ہی کو اس کا نفع ملے گا۔ جو آدمی بخل سے بچے گا، اللہ کی مدد و توفیق سے مال اس کی راہ میں صرف کرے گا، بخل کو اپنے دل میں سے نکالے گا، زکوٰۃ دینے اور واجب صدقات دینے میں دریغ نہ کرے گا تو وہ فوز و فلاح پائے گا، خدا کے عذاب و غصہ سے اس کو نجات ملے گی اور رحمت ہاتھ آئے گی۔

۱۷ تا ۱۸۔ اے مسلمانو! اگر اللہ کو قرض دو گے یعنی اس کی راہ میں خیرات کرنا، صدقہ دینا ایسا نہیں ہے کہ اس کا بدلہ تم کو نہ ملے بلکہ وہ تو مثل قرض کے ہے ادھر دینا ادھر لینا، پس اگر تم اللہ کو قرض سچے دل سے خوشی خاطر سے خالصاً لوجہ اللہ دو تو وہ تم سے اپنے فضل سے اس کو قبول کرے گا، اس کو بڑھائے گا۔ دس گنا سے سات گنا تک بلکہ دو لاکھ تک بے انتہا جہاں تک وہ چاہے گا بڑھا کر تم کو واپس کرے گا اور اس کے سبب سے تمہارے گناہ بھی بخشے گا۔ اللہ شکور ہے کہ تمہارے صدقہ دینے کا شکر ادا کرتا ہے یعنی اس کو قبول کرتا ہے، تم تھوڑا سا دیتے ہو وہ بہت سا ثواب عطا کرتا ہے، حلیم ہے کہ گناہوں پر جلد گرفت نہیں کرتا ہے خاص کر وہ لوگ جو صدقہ نہیں دیتے یا دے کر ایذاء دیتے ہیں، احسان جتاتے ہیں ان کو باوجودیکہ مستحق سزا ہیں مگر جلد سزا نہیں دیتا ہے، ہر غیب و شہادت کا عالم ہے، صدقہ دینے والوں کے دلوں میں جو نیت ہے دنیاداری یا ریاکاری احسان جتانا یا خلوص و خوف خدا سب جانتا ہے اور ظاہر کی باتیں بھی جانتا ہے۔ وہ عزیز ہے، غالب ہے، جو صدقہ نہ دے یا دے کر احسان جتائے ایذاء دینا اختیار کرے اس پر غالب ہے سزا دے گا۔ وہ حکیم ہے اپنے امر و نہی میں یا یہ کہ صدقہ قبول کرنے یا بڑھانے میں حکمت والا ہے۔

سورۃ الطلاق

۱۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! (خطاب بظاہر حضرت سے ہے اور مراد ساری امت سے ہے بدلالت ''طلقتم'' مثلاً بادشاہ سے کوئی بات کہہ دینا حقیقتاً سب رعایا سے کہہ دینا ہے یا لفظ ''قل'' یہاں سے محذوف ہے یعنی اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنی امت سے کہہ دیں جب تم اپنی منکوحہ عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ایسے وقت طلاق دو کہ ان کی عدت کا حساب ٹھیک رہے (یعنی حیض کی حالت میں طلاق نہ دو کہ پھر عدت کا حساب یعنی تینوں حیضوں کا ٹھیک نہ

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا

انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' ان کو (عدت کے زمانے میں) ان کے گھروں سے نہ نکالو

يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ

اور وہ خود بھی (بلاسخت ضرورت کے) اپنے گھروں سے نہ نکلیں مگر یہ کہ وہ (عدت کے اندر) کوئی بے حیائی کا کام کریں (تو ان کو مجبوراً نکالنا پڑے گا) یہ

مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ

اللہ تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں (ان سے آگے نہ بڑھو) اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا'

يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

تمہیں کیا معلوم شاید اللہ اس کے بعد (ان کے متعلق) کوئی نیا حکم بھیج دے ۞ پھر جب وہ اپنی عدت (کی میعاد) کے پہنچنے کے قریب ہوں تو تم ان کو

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

(شریعت کے دستور کے مطابق) بھلائی کے ساتھ (اپنے نکاح میں) روک لو یا بھلائی کے ساتھ (شریعت کے دستور کے مطابق) جُدا کر دو اور اپنے لوگوں

رہے گا کہ اس حیض کے شمار کرنے یا نہ کرنے سے جس میں طلاق ہے کمی بیشی ہوگی۔ اس لیے حالت طہر میں طلاق دو اور وہ طہر بھی ایسا ہو کہ اس میں وطی نہ واقع ہوئی ہو اگر وطی ہوگی تو شبہ حمل کا رہے گا۔ اور ان کی عدت برابر شمار کرتے رہو بھول چوک نہ ہو جائے (حیض والی عورت کی عدت طلاق تین حیض اور وقت غسل ہے) خدا سے ڈرو' اس کی نافرمانی نہ کرو' اس نے جو وقت بتایا ہے اس کے خلاف طلاق نہ دو' وہ خدا جو تمہارا پروردگار ہے اس کی مخالفت سے پرہیز کرو۔ عدت کے گزرنے تک نہ تم ان کو ان کے گھروں سے نکالو جہاں وہ رہتی تھیں جہاں تم نے ان کو طلاق دی ہے اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ کوئی حرام بات ظاہر گناہ اختیار کریں تو نکال سکتے ہو یعنی اگر وہ خواہ مخواہ خدا اور رسول کے اور تمہارے خلاف کر کے نکل جائیں تو اے مردو! تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یا یہ کہ اگر وہ فاحشہ یعنی زنا اختیار کریں تو نکالی جائیں زنا کی حد لگانے کے لیے وہ زنا جو چار گواہوں کی گواہی سے بخوبی ثابت ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں کہ اس نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کر دی ہیں' اس کے احکام و فرائض ہیں کہ عدت طلاق میں نفقہ سکنی زوج کے ذمہ ہے' اور جو شخص اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا' اس کے احکام و فرائض کو نہ مانے گا' بیوی کو مکان و نفقہ وغیرہ نہ دے گا تو وہ اپنی جان پر ظلم کرے گا' گناہ گار ہوگا' عذاب پائے گا۔ اے عورت کے طلاق دینے والے! تو حالت عدت میں زوجہ کو اپنے گھر رکھ اور نفقہ اور مکان رہنے کو دے کہ اس میں جو بھید ہے تو نہیں جانتا' تجھ کو کیا خبر شاید اللہ تعالیٰ بعد ان سب قصوں کے طلاق وغیرہ کے کوئی اور نیا امر پیدا کر دے یعنی شاید تیرے دل میں اللہ پھر یہ بات ڈال دے کہ تو طلاق رجعی کے بعد پھر عدت کے اندر اندر اس سے رجوع کر لے اور پھر میاں بیوی کے درمیان محبت قائم ہو جائے۔

۲- جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ قریب عدت گزر چکنے کے پہنچ جائیں (یعنی عدت کے آخر جز تک

وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

میں سے دو معتبر ثقہ آدمیوں کو گواہ بنا لو اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو اس کے ذریعے سے انہی لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝٢ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ

پر اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے لیے (مخلصی اور نجات کی) کوئی صورت نکال دے گا ۝ اور اس کو

حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے وہ اس کے لیے کافی ہے' بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرتا ہے'

طلاق واپس کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے) تو وہ آخر وقت عدت ایسا وقت ہے کہ اس کے بعد اختیار واپس کرنے کا بالکل جاتا رہے گا۔ اس وقت تم کو اختیار ہے کہ جو عقل میں آئے وہ کرو خواہ ان سے رجوع کر لو بھلائی کے ساتھ' احسان کے ساتھ پیار و محبت کی راہ سے یعنی رجوع میل ملاپ کے قصد سے کرو نقصان رسانی کی غرض سے نہ کرو کیونکہ بار بار طلاق دینا اور بار بار رجوع کرنا اور اس طرح عورت کو تکلیف دینا گناہ ہے' سچے دل سے اس کو واپس کرنے کی نیت کرے اور حسنِ معاشرت کا قصد کرلے پھر طلاق نہ دے۔ اور خواہ ان کو سیدھی طرح چھوڑ دو' بھلائی سے ان کا مہر وغیرہ جو حق ہو ادا کرو' جب طلاق دے دو یا رجوع کرو تو دو آدمی اس معاملہ پر گواہ کرلو وہ جو عادل ہوں' ثقہ ہوں' مرد آزاد نیک چلن اور گواہی کو اچھی طرح پختہ کرلو' کسی حاکم کے سامنے ثابت کرا دو پھر جھگڑا اور غل فعل نہ رہے۔ جو معاملہ ہو طلاق یا رجعت یا نکاح نہایت صفائی سے کرو' ان اچھی اچھی باتوں کی عمدہ احکام کی گواہی وغیرہ کی اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے جو اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اور سچے دل سے مسلمان ہے۔ بعض مفسر کہتے ہیں کہ اول سے یہاں تک ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں وارد ہے جنہوں نے اپنی بیویوں کو حالت حیض میں طلاق دی تھی' اس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا کہ یہ طلاق سنت کے خلاف ہے۔ طلاق سنی یہ ہے کہ طہر کی حالت میں ہو جس میں وطی واقع نہ ہوئی ہو۔ چھ صحابی تھے ایک ان میں سے عبداللہ بن عمر جنہوں نے طلاق حیض میں دی تھی اس بات کی ممانعت اتری اور طریقہ طلاق سنت تعلیم کیا گیا۔ اور نیز حضور علیہ السلام نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق رجعی دی تھی اس کے لیے حکم رجعت آیا یعنی طلاق واپس کرنے کا حکم دیا۔

۳۔ اور جو گناہ سے بچتا ہے' مصیبت میں صبر کرتا ہے' خدا کی نافرمانی اور شکایت نہیں کرتا تو خدا اس کی مشکل آسان فرما دیتا ہے' اس کو مصیبت سے آسانی کی طرف نکلنے کا اور گناہ سے تقویٰ کی طرف اور دوزخ سے جنت کی طرف نکلنے کا راستہ ظاہر فرما دیتا ہے اور اس کو خزانہ غیب سے اس طرح روزی دیتا ہے جس کا اس کو یہاں گمان نہیں ہوتا' اس کے خیال میں وہاں سے ملنا نہیں ہوتا اور جو مشکل و مصیبت میں خدا پر بھروسہ رکھتا ہے اور رزق میں اسی پر بھروسہ وثوق رکھتا ہے تو اللہ ہی اس کے لیے کافی ہے آدمی کو تنگ دل نہ ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قضاء وقدر کو ضرور پورا کرنے والا ہے' جزع وفزع اور پریشانی بے فائدہ ہے' اس کے احکام قضاء وقدر مصیبت کے بارے میں اور آسائش کے بارے میں سب مقدر ہیں' وہ سب کو ایک حد تک پہنچانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شئے کے واسطے ایک اندازہ اور ایک حد مقرر فرمائی ہے کہ وہ شئے اس

بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝۳ وَ الّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر فرما دیا ہے ○ اور تمہاری عورتوں میں جنہیں

مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ

(بڑھاپے کی وجہ سے) حیض کی امید نہیں رہی ہے اگر تم کو (اس بات میں) شبہ ہو (کہ ان کا کیا حال ہے) تو ان کی عدت

وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ

تین مہینے ہےاور (یہی عدت) ان عورتوں کی بھی ہے جن کو ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوا ہےاور حمل والیوں کی عدت ان کے بچہ جننے تک ہے

حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝۴ ذٰلِكَ اَمْرُ

اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں آسانی فرما دیتا ہے ○ یہ اللہ کا حکم ہے

اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ لَهٗۤ

جس کو اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو وہ اس کی برائیاں اس سے اتار دے گا اور اس کو بڑا

حد تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے پس ہر مصیبت اور ہر عیش دنیوی فنا ہونے والا ہے۔عوف بن مالک اشجعی کا لڑکا کافروں کے ہاتھ میں قید ہو گیا تھا' وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد کرتے آئے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اپنے لڑکے کے فراق میں جینا شاق ہے خدا جانے کافروں کے ہاتھوں میں اس کا کیا حال ہوگا' اس پر فقر و فاقہ کی تکلیف ہوگی' آپ نے صبر کی نصیحت کی۔تھوڑے دنوں بعد وہ لڑکا ان کافروں کو کسی طرح دھوکہ دے کر معہ ان کے بہت سے اونٹوں مال غنیمت کے بخیر و خوبی سالم و غانم ماں باپ سے آملا۔تب یہ آیت اتری۔

۴تا۵- جب مطلقات کی عدت کا بیان اترا کہ تین حیض ہیں تو حضرت معاذ اٹھے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ عورتیں جن کو حیض آنا موقوف ہو گیا ہے بوڑھیاں ہیں ان کی عدت کیا ہے؟ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکیں' بوڑھی ہو گئیں اگر تم کو ان کی عدت میں شک ہے تو اس کا حکم تین ماہ ہے۔ایک اور صحابی اٹھے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو عورت ابھی نابالغہ بچی ہو اس کو حیض آیا نہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟ تو یہ نازل ہوا یونہی وہ عورتیں جن کو بوجہ چھوٹی عمر ہونے کے حیض نہیں آیا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔"واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن "۔ایک اور شخص اٹھے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جس کو حمل ہو اس کی عدت کیا ہے؟ تو نازل ہوا کہ جو حمل والیاں ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ بچہ جنیں۔یعنی جس وقت بچہ پیدا ہو گا عدت تمام ہو جائے گی۔("ومن یتق اللہ" سے "لہ اجرا" تک) اور جو خدا سے ڈرے گا' اس کے احکام مانے گا' اس کی مخالفت سے بچے گا خدا اس کی مشکل آسان کرے گا' اس کے دل میں عبادت کا شوق اور مزا پیدا فرمائے گا۔یہ احکام عدت وغیرہ جو مذکور ہوئے یہ خدا کے فرائض ہیں کہ اس نے مسلمانوں کے لیے رحمت سے تم پر اتارے اور قرآن میں ارشاد فرمائے جو ان کو مانے گا' خدا سے ڈرے گا' خدا اس کے گناہ

أَجْرًا ۞ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ

ثواب عطا فرمائے گا O ان عورتوں کو وہیں رکھو جہاں تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق اور ان کو

لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ

تنگ کرنے کے لیے نہ ستاؤ' اگر (طلاق دی ہوئی) عورتوں کو حمل ہو تو ان کے بچہ پیدا ہونے تک ان کو نان و نفقہ (روٹی کپڑا وغیرہ)

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا

دو' پھر اگر وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائیں تو (ان کے دودھ پلانے کی) ان کو ان کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو (تاکہ بچے کی پرورش

بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ۞ لِيُنفِقْ

بہتر طریقے پر ہو) اور اگر تم آپس میں ایک دوسرے کو تنگی میں ڈالو گے تو قریب ہے کہ اس (بچے) کو ایک دوسری دودھ پلانے والی مل جائے گی O مقدور

ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ

والا اپنے مقدور کے موافق (اس کو) خرچہ دے اور جو تنگ دست ہو پھر تو جو کچھ اللہ نے اس کو دیا ہے اس میں سے (حسب حیثیت)

بخشے گا' اس کو جنت میں بہت بڑا ثواب بخشے گا۔

۶ تا ۷- اے مسلمانو! طلاق دی ہوئی عورتوں کو عدت تک گھر سے نہ نکالو بلکہ تاوقت عدت ان کا نفقہ اور رہنا یعنی مکان تمہارے ذمہ ہے' جہاں تم رہتے ہو وہیں ان کو بھی رکھو' جتنی طاقت ہو اتنا نفقہ اور خرچ سکونت مکان یعنی اگر مکان مملوک نہ ہو تو کرایہ کا دو' نفقہ دینے اور مکان دینے میں عورتوں پر تنگی نہ کرو اور ان کو نقصان نہ پہنچاؤ' ظلم نہ کرو کہ ان کو خواہ مخواہ مجبور ہو کر نکلنا پڑے اور اگر وہ طلاق دی ہوئی عورتیں حمل والیاں ہوں تو اے مسلمانو! ان کو نفقہ عدت تک دو' ان کا نفقہ تمہارے ذمہ ہے یعنی جب تک وہ بچہ جن لیں کہ یہی ان کی عدت ہے' بچہ ہونے کے بعد اگر وہ بچہ کو دودھ پلانا قبول کریں تو جو اور دائیوں کو مزدوری ملتی ہے ان کو بھی دے دو۔ آپس میں یہ امر طے کر لو یعنی خاوند طلاق دی ہوئی زوجہ سے عدت گزرنے کے بعد بغیر مزدوری دیے دودھ پلوانے کا مجاز نہیں' مزدوری متوسط ہو' وہ دونوں آپس میں مشورہ سے ٹھہرا لیں' نہ خاوند نہایت تنگی کرے نہ بیوی مطلقہ بہت زیادتی کرے جس کے سبب جھگڑا واقع ہو۔ اے لوگو! اگر غریب ہو جو اجرت مطلقہ مانگے وہ تم نہ دے سکو بغیر اتنی اجرت لیے انکار کرے تو اس پر کچھ لازم نہیں' اس پر زبردستی نہیں کی جا سکتی۔ بچہ کو کوئی اور دایہ دودھ پلا دے' کسی اور کو مقرر کر لو۔ امیر آدمی اپنی حیثیت کی مقدار خرچ کرے اور جو غریب ہو اس کے پاس خرچ کی تنگی و قلت ہو تو وہ اپنی حیثیت کے مطابق اتنا خرچ کرے جتنا خدا نے اسے دیا ہے' خدا کسی کو اس کی طاقت و حیثیت سے زائد جتنا اس کے پاس مال ہے اس سے زیادہ صرف کرنے کا حکم نہیں دیتا ہے' وہ اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی طاقت دیتا ہے' اگر غریبی ہے تو گھبرانا نہیں چاہیے خدا عنقریب بعد غربت امیری لائے گا اور تنگی کو فراخی اور آسانی سے بدل دے گا' غریب آدمی کو ناامید نہ ہونا چاہیے' اس کی رحمت کا امیدوار ہونا چاہیے۔

اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ

خرچہ دے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا ہے مگر اسی قدر کہ جتنا اس کو دیا ہے اللہ تعالیٰ بہت جلد تنگ دستی کے بعد فراخ دستی

يُّسْرًا ۧ ﴿۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ

عطا فرما دے گا O اور کتنی ہی بستیوں والوں نے اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے حکم (ماننے) سے سرکشی کی تو

فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ

ہم نے ان کا سخت حساب لیا اور ہم نے ان کو بہت بُری مار دی O تو انہوں نے اپنے کیے کا وبال

اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ

چکھا اور ان کے کام کا انجام (نقصان اور) بربادی ہوئی O اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے (آخرت کا) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ

تو اے عقل والو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے سمجھانے والا وہ رسول

ذِكْرًا ۙ ﴿۱۰﴾ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ

اتارا ہے جو تم کو اللہ تعالیٰ کی روشن آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ

انہوں نے نیک کام کیے (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی کی طرف لے جائے اور جو اللہ تعالیٰ پر

ع ۱۷ | منزل ۷ | معانقہ عند المتقدمین ۱۲

۸ تا ۹- اور بہت سے گاؤں والے ایسے ہوئے کہ جب ان کے پاس اللہ کے رسول اللہ کا پیغام لے کر آئے تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم محکم کو قبول کرنے اور اس کی اطاعت بجا لانے سے غرور کیا' نافرمانی میں اور سرکشی میں مشغول ہوئے' رسولوں کی دعوت روکی تو ہم نے ان کو دنیا میں سخت عذاب درد رساں دے کر ہلاک کیا اور آخرت میں ان کا حساب لیا' ان سے بازپرس کی' انہوں نے اپنے کفر کا وبال بھگتا مزا چکھا' دنیا میں ہلاک ہوئے اور آخرت میں ان کا انجام کار خرابی اور خسارہ ہے اور بس۔

۱۰ تا ۱۱- اللہ تعالیٰ نے کافروں کے واسطے عذاب شدید سخت درد رساں تیار کیا ہے پس اے عقل والو! تم ایسے عذاب سے ڈرو' نافرمانی خدا کی نہ کرو کہ وہ خدا کے غصہ کا سبب ہے۔ اے عقل والو! اے وہ لوگو جو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے ہو خدا سے خوف کرو' اس نے تمہارے پاس اپنا ذکر اتارا ہے جو سراپا نصیحت ہے اور تمہارے لیے باعث فخر و شرف و سعادت ہے اور رسول بھیجا ہے اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وہ قرآن ساتھ لے کر آئے ہیں' وہ رسول تم پر خدا کی

بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ایمان لائیں گے اور نیک کام کریں گے ان کو اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' بے شک اللہ تعالیٰ ان کو اچھی روزی عطا فرمائے گا O اللہ وہی ہے جس نے سات

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ

آسمان بنائے اور انہی (آسمانوں) کی تعداد (گنتی) کے برابر (سات) زمینیں بھی بنائیں' ان سب میں اللہ تعالیٰ کا

بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ

حکم اترتا ہے تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک

قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع ۲ ۵ ۱۸

اللہ تعالیٰ اپنے علم سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے O

آیتیں پڑھتے ہیں جو روشن دلائل حقانیت اسلام ہیں اور صاف صاف اوامر و نواہی الٰہی بتاتے ہیں تاکہ اپنے قرآن سنانے اور اس کے احکام و نصیحت کی باتیں سمجھانے سے ان کو جو اللہ اور رسول و قرآن پر ایمان لائے اور خالصاً للہ اعمال صالحہ کرتے ہیں مراتب عالی پر پہنچا دے اور ان کو تاریکیٔ جہالت سے نکال کر ایمان کی روشنی و مغفرت میں پہنچا دے' باطل سے حق کی طرف ملا دے۔ اور جو اللہ و رسول و قرآن پر ایمان لائے گا اور اعمال صالحہ خالصاً للہ بجا لائے گا تو خدا اس کو جنت میں داخل فرمائے گا وہ جنتیں جن کے مکانوں اور بالا خانوں اور باغوں کے درختوں کے نیچے شراب اور شہد اور دودھ اور پانی کی نہریں رواں ہوں گی' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے نہ مرنا نہ نکلنا۔ جنت کا رزق خدا نے نہایت عمدہ تیار کیا ہے' وہ اس شخص کو دے گا جو ایمان لائے گا اور نیک اعمال کرے گا۔

۱۲۔ اللہ کی وہ شان ہے کہ اس نے سات آسمان اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیے ایک دوسرے کے اوپر' تو بر تو' قبوں کی طرح اور زمینیں بھی سات پیدا کیں لیکن وہ پھیلی ہوئی ہیں۔ خدا کا حکم قضاء و قدر آسمانوں اور زمینوں میں ہر وقت اترتا رہتا ہے یعنی اس کی قدرت سے ساری زمینوں اور آسمانوں کے کارخانے چل رہے ہیں' ہر ذرہ کی قدرت کا حکم اس کے مناسب پہنچتا ہے' آسمانوں سے زمینوں پر فرشتے اللہ کی وحی اور مصیبتیں وغیرہ لے کر اترتے ہیں' اللہ نے یہ سارا جہاں پیدا کیا اور کارخانے چلائے' اپنے رسول بھیجے تاکہ تم خوب جان لو کہ خدا ہر بات پر قدرت والا ہے' کوئی ذرہ اس کی قدرت و علم کے احاطہ سے خارج نہیں' اس کا علم ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہے۔ سات زمینوں میں اختلاف ہے کہ آیا وہ بھی مثل آسمانوں کے تلے اوپر مثل قبوں کے ہیں یا پھیلے ہوئے جیسے سات بچھونے بچھتے ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما مفسر نے دوسرا قول اختیار کیا ہے' بعض مفسر سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لیتے ہیں مگر قول مشہور و مختار جمہور یہی ہے کہ زمینوں کے سات طبقہ ہیں تلے اوپر۔ واللہ اعلم بالصواب

سورۃ التحریم مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۱۲ رکوعاتہا ۲

سورۂ تحریم مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں بارہ آیات، دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ

اے غیب کی خبر دینے والے نبی! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی ہیں آپ ان کو اپنے اوپر کیوں حرام فرماتے ہیں (یعنی حضرت ماریہ

اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ

یا شہد) (اس میں) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہیں (ایسا نہ کیجئے) اور بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ○ بے شک اللہ تعالیٰ نے

اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝٢ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ

تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار (کفارہ) مقرر فرما دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مولا اور (کارساز) ہے وہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے ○ اور جب نبی کریم

اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے اپنی ایک بیوی سے ایک راز کی بات فرمائی (یعنی حضرت ماریہ یا شہد اپنے اوپر حرام کرنے کے متعلق اور اس کے اظہار سے منع فرمایا) پھر جب اس (بیوی) نے

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ

اس بات کا دوسری بیوی سے ذکر کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے نبی پر ظاہر فرما دیا تو نبی نے اپنی بیوی کو اس میں سے کچھ جتا (بتا) دیا اور کچھ پوشیدہ رکھا پھر جب نبی

سورۃ التحریم

۱- اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو چیز خدا نے آپ کے لیے حلال کی ہے اس کو تم اپنی جان پر کیوں حرام کیے ہوئے ہو، تم اپنی ازواج مطہرات کی یہاں تک رضامندی چاہتے ہو کہ ان کی خاطر تکلیف اٹھاتے ہو، حلال چیزوں کو ان کی خاطر ان کی رضامندی کے لیے چھوڑتے ہو ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، جو چیزیں قسم کھا کر اپنے اوپر حرام کر لی ہیں ان کو اپنے تصرف میں لاؤ اور قسم توڑ ڈالو۔ اللہ بخشنے والا ہے اور رحمت کرنے والا ہے کہ اس نے ایسے وقت میں قسم توڑ دینا جائز کر دیا اور قسم توڑنا اگرچہ گناہ ہے مگر اس نے اپنی رحمت سے ایسی حالت میں جائز کر دیا یعنی ضرورت کے وقت قسم توڑنا جائز کر دیا، وہ مالک ہے جو کچھ چاہے حکم کرسکتا ہے۔

۲- اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے قسم توڑ دینے کا طریقہ اور اس کا کفارہ بیان فرما دیا ہے، اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہے، مالک و مولا ہے، وہ ہر بات کا عالم ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے اوپر حلال چیز کو حرام کر لیا اور حکمت والا ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

۳- محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں سے ایک سرگوشی کی اور راز کی بات کہی، اپنا راز بیان فرمایا، انہوں نے اس راز کو فاش کر دیا اور دوسروں کو خبر سنا دی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھید کا ظاہر کرنا چھپایا، اللہ نے اپنے نبی

مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ

نے اس بیوی کو اس راز ظاہر کرنے کی خبر دی تو اس بیوی نے کہا حضور کو میرا یہ راز کس نے بتلایا نبی نے فرمایا کہ مجھے (اللہ تعالیٰ) علم والے خبردار نے بتایا O (اے نبی

فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ

کی دونوں بیویو!) اگر تم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو (اور اس کی طرف جھک جاؤ) تو (بہتر ہے کیونکہ) بے شک تم دونوں کے دل تو (نبی کی محبت میں پہلے ہی سے) جھکے

کو خبر کر دی کہ انہوں نے تمہارے بھید کی محافظت نہ کی بلکہ اس کو فاش کر کے دوسروں کو سنایا۔ تب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے جن کو بھید بتایا تھا یہ کہا کہ تم نے ہمارا بھید فاش کر دیا اور فلاں بات تم نے ظاہر کر دی تھی۔ جو باتیں کہ ظاہر کر دی تھیں ان میں سے بعض باتوں کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں سے یہ کہا کہ تم نے ظاہر کر دیں اور کچھ باتوں کے ظاہر کر دینے کا ذکر ان ظاہر کرنے والیوں سے نہ کیا بلکہ بمصلحت سکوت فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہہ دیا کہ تم نے فلاں بھید فلاں عورت سے ظاہر کر دیا تب اگرچہ پہلے انکار تھا مگر بعد کو مجبور ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اس بھید کے انکشاف کر دینے کی آپ کو کس نے خبر پہنچائی اس امر سے تو کوئی اور خبردار نہ تھا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے خبر دی ہے جو ہر بات کا عالم ہے اور ہر امر سے خبردار ہے' جب سے وہ بھید تم سے کہا اور تم نے اس کو افشاء کر دیا اس کو یعنی اللہ پاک کو ہر وقت ہم سب کی باتوں کا علم ہے۔

۴- اے نبی کی دو عورتو! تم کو چاہیے کہ تم اللہ کی طرف رجوع کرو یہی تمہاری شان کے لائق ہے کیونکہ تمہارے دل نبی کی محبت میں پہلے ہی سے جھکے ہوئے ہیں لہٰذا اگر توبہ کرو گی تو بہتر ہے اور اگر یونہی مل مل کر ان کی مرضی کے خلاف تکلیف کا قصد کرو گی اور محبت میں انصاف سے ہٹو گی تو سمجھ لو کہ رسول کا کچھ نقصان نہ کر سکو گی' ان کا حافظ و ناصر و مددگار ان کا خدا ہے اور جبرائیل (علیہ السلام) ان کے دوست صلاح کار ہیں' ان کے مدد کرنے والے ہیں اور سچے اچھے مخلص مسلمان ان کے خادم ان کا لشکر ہے مددگار ہیں' وہ سب کے پیشوا ہیں اور سب ملائکہ اللہ کے فرشتے ان سب کے ساتھ ان کے مددگار ہیں پس ایسے رسول کی مرضی کے خلاف کوئی بات کرنی جن کا سارا جہان فرمانبردار ہے کتنی ناسزا بات ہے' تمہاری شان کے خلاف ہے۔ حضرت حفصہ نے کسی بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آنحضرت نے ان کی دلجوئی اور رضامندی کے لیے بطور اسرار غیبی چند باتیں بیان کیں منجملہ ان کے ایک یہ بات کہی کہ میرے بعد میری امت کے خلیفہ عائشہ کے باپ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور ان کے بعد تمہارے باپ عمر (رضی اللہ عنہ) ہوں گے کیا تم اتنی بڑی خوشخبری سے راضی نہیں' ایک یہ کہ اگر تم خوش ہوئیں تو لو آج میں نے تمہاری خوشی کے لیے اپنی حرم ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی حکم بھی دے دیا کہ یہ باتیں بطور اسرار غیبی تم کو بتائیں جس کی کسی دوسرے کو ہرگز خبر نہ ہونے پائے' کسی کے سامنے ان کا اعادہ نہ کرنا۔ حضرت تو یہ کہہ کر باہر نکل گئے اور بی بی حفصہ مارے خوشی کے بے تاب ہو گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری اتنی خاطر داری منظور ہے کہ میرے سبب سے ماریہ قبطیہ کو قسم کھا کر اپنے اوپر حرام کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ان کے دل میں نہ رک سکا آخر کو بی بی عائشہ سے جا کر کہہ ہی دیا۔ آنحضرت کو خبر ہو گئی اور خدا کی طرف سے وحی آئی کہ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمہارا بھید تمہاری بی بی نے دوسری سے کہہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر بی بی سے کہا کہ میں نے باوجودیکہ تم کو منع کر دیا تھا کہ راز افشاء نہ کرنا تم سے ضبط نہ ہو سکا عائشہ سے جا کر بھید کہہ دیا مگر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض باتوں کی نسبت بیان کیا کہ تم نے یہ باتیں عائشہ سے کہہ دیں اور بعض باتوں کو چھپایا تو آنحضرت

وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝٤ عَسٰى رَبُّهٗٓ

ہوئے ہیں اور اگر تم دونوں نبی کی مرضی کے خلاف اُن پر زور باندھوگی (یعنی اپنی بات میں ایک دوسرے کی مدد کروگی جو نبی کو ناپسند ہے اگر چہ وہ فرط محبت ہی میں ہو)

اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ

تو بے شک اللہ تعالیٰ ان کا مددگار اور کارساز ہے اور جبرائیل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے بھی ان کے مددگار ہیں O اگر نبی (تمہارے نان نفقے کے

صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی حفصہ سے امر خلافت کے اظہار راز کے بارے میں شکایت کی اور تحریم ماریہ قبطیہ کا ذکر چھوڑ دیا یا اظہار تحریم ماریہ قبطیہ کے بارے میں شکایت کی اور اظہار راز خلافت کا ذکر چھوڑ دیا اس کی شکایت نہ کی۔ بی بی حفصہ نے حیران ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ میں نے یہ راز آپ کا ظاہر کر دیا؟ فرمایا کہ اللہ نے مجھ کو اس بات کی خبر بھیجی اور تم نے یہ امر میری رائے کے خلاف کیا اچھا نہ کیا آئندہ ایسا نہ کرنا چنانچہ انہوں نے اقرار کیا' ان کی خطا معاف ہوئی اور یہ آیت اتری۔ آپ نے ماریہ قبطیہ سے رجوع کیا اور قسم توڑ دی اور پھر ان کو اپنی خدمت میں لے لیا۔
شان نزول میں مختلف روایات وارد ہیں اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر حرام کر لیا اور کس کے سبب سے؟ بعض کہتے ہیں کہ شہد کھانا حرام کر لیا تھا۔ اتنی بات تو ضروری ہے کہ بعض ازواج مطہرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید افشاء کر دیا تھا اس پر تنبیہ کے لیے یہ سورت اتری یعنی تم اے ازواج رسول! اگر چہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبوب بیبیاں ہو مگر اپنی حد سے تجاوز نہ کرنا چاہیے اور سرمو امور خانہ داری میں اور دنیوی کاموں میں بھی خلاف نہ ہونا چاہیے اور اگر کبھی بات ہو جائے تو رجوع کرنا چاہیے' معافی مانگنی چاہیے۔ روایات میں یہ بھی وارد ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب عورتوں سے ایک ماہ تک الگ رہے' اس کے بعد آپ نے سب کو اختیار دے دیا کہ جو چاہے مجھ سے جدا ہو جائے' چونکہ یہ راز افشاء کرنے کی لغزش خوشی میں غلطی سے ہوگئی تھی اور وہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات دنیا و آخرت میں تھیں لہٰذا انہوں نے ندامت ظاہر کی اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا اپنا شرف و سعادت بیان کیا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی ہوئے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوئیں اور ان کی غلطی کی خطا معاف ہوئی۔ لہٰذا اس کے بعد اب کوئی حضور کی بیویوں کے متعلق زبان طعنہ کھولے گا تو وہ خود گمراہ اور بے دین ہوگا ہمیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ان کی تعظیم و تکریم لازم ہے' وہ سب مسلمانوں کی مائیں ہیں' ماؤں کی شان کے خلاف کوئی کلمہ کہنا اپنے آپ کو جہنمی بنانا ہے۔ (فقیر قادری' غفرلہ)

۵- اے ازواج رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو طلاق دے دیتے اور تم کو چھوڑ دیتے تو خدا ان کو تم سے بہتر ازواج عطا فرما دیتا اور وہ ممتاز فرمانبردار عورتیں تمہارے بدلہ میں ان کو دے دیتا یا دے دے جو مسلمان ہوں' ایماندار ہوں دل و زبان دونوں سے تصدیق کرنے والیاں ثابت قدم ہوں یعنی ہر بات میں خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبردار' خدا سے ڈرنے والیاں' گناہوں سے توبہ کرنے والیاں' اللہ کی عبادت کرنے والیاں' موحد اور روزہ رکھنے والیاں ہوں بعض بیوہ ہوں اور بعض کنواریاں۔ روایات میں وارد ہے کہ چونکہ یہاں لفظ "عسٰی" وارد ہے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی عورتیں ضرور ملیں گی پس بیوہ تو حضرت آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہیں اور کنواری حضرت بی بی مریم پارسا ہیں۔ حضرت عیسیٰ کی ماں کہ جنت میں ان دونوں کا نکاح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگا اور آپ کی ازواج میں داخل ہوں گی۔

قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مطالبے پر) تم کو طلاق دے دیں تو بہت جلد ان کا رب تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں' مسلمان' ایمان والی' فرمانبردار' توبہ کرنے والی' عبادت کرنے والی' روزہ

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ

رکھنے والی بیوہ اور کنواریاں عطا فرمادے گا O اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں' اس کے اوپر سخت

غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝

طبیعت اور طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ٹالتے ہیں اور ان کو جو حکم دیا جاتا ہے وہ وہی کرتے ہیں O

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا

(جہنم میں کافروں سے کہا جائے گا کہ) اے کافرو! تم آج حیلے بہانے نہ بناؤ' تم کو انہی کرتوتوں کا بدلہ دیا جاتا ہے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً ع ۱ ۷ ۱۹

جو تم کرتے تھے O اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے سامنے خالص سچی توبہ کرو (جو آگے کو نصیحت ہو جائے) قریب ہے کہ تمہارا

۶ تا ۷ - اے ایمان والو! خدا اور رسول کے ماننے والو! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ اور اپنے گھر والوں کو اپنی عورتوں اور بال بچوں کو بھی اس سے بچاؤ یعنی ان کو احکام شریعت تعلیم کرو' اچھے کاموں کا حکم دو برے کاموں سے روکو کہ وہ بھی عذاب سے بچیں وہ آگ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں یعنی وہ پتھر جن میں گندھک ہوتی ہے کہ ان کی آگ سب سے زائد تیز اور سخت لپٹ والی اور سوزش دینے والی ہوتی ہے۔ اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں یعنی زبانیہ جو نہایت غصہ اور سختی والے ہیں' بڑی قوت وشوکت دہشت والے' خداوند کریم کے حکم کے تابعدار جو خدا کا حکم ہوگا اس میں سر مو نافرمانی نہ کریں گے' جو حکم دیا جائے گا وہ کریں گے اور کسی کا کہا نہ سنیں گے۔ جب کافر خوشامد کریں گے تو وہ ان سے کہیں گے کہ اے کافرو! خدا کے اور رسول کے نہ ماننے والو! تم پر ظلم نہیں ہوتا ہے' یہ اسی کا بدلہ ہے جو کام دنیا میں کرتے تھے اور جو باتیں تم کہتے تھے آج عذر ومعذرت وخوشامد کا کام نہیں ہے' اب مایوس ہو جاؤ' تم پر رحم ونرمی نہیں کی جائے گی' تمہارے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔

۸ - اے ایمان والو! خدا اور رسول کے ماننے والو! گناہوں سے توبہ کرو خالص توبہ کرو نصوح سچی توبہ دل سے ندامت اور اس بات کا عہد کہ آئندہ ایسا نہ کریں گے' زبان سے استغفار اور جو گناہ جس عضو سے واقع ہوتا ہے اس عضو کا اس کام سے روکنا۔ اے مسلمانو! اگر تم ایسی توبہ کرو گے تو عنقریب تمہارا پروردگار تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو بروز قیامت جنتوں میں داخل کرے گا جن کے درختوں اور مکانوں کے نیچے نہریں' شراب ناب اور آب شیریں اور شیر صاف وشہد خالص کی رواں ہوں گی۔ لفظ ''عسٰی'' چونکہ وعدہ پر دلالت کرتا ہے اس لیے توبہ اللہ ضرور قبول فرماتا ہے جبکہ تمام شرائط توبہ کی پائی جائیں اور پھر اس گناہ کا مواخذہ نہیں رہتا یعنی سچی توبہ کے قبول ہونے کے بعد پھر اس گناہ کی سزا معاف ہو جاتی ہے۔

قیامت کا دن ایسا ہوگا کہ اس دن اللہ اپنے نبی کریم کو ناامید اور خجل نہ کرے گا اور نہ ان لوگوں کو جو ان پر

نَّصُوحًا ؕ عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ

رب تم سے تمہاری برائیاں دور فرما دے گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِی اللّٰهُ

نہریں جاری ہیں جس دن کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو رسوا نہیں فرمائے گا

النَّبِیَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰی بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں طرف دوڑتا چلے گا'

وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ

وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے

اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ

بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے O اے غیب کی خبر دینے والے نبی! کافروں اور

الْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۹﴾

منافقوں سے جہاد کیجئے اور (مقابلے میں) ان پر سختی کیجئے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا انجام ہے O

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ

(اور) اللہ تعالیٰ کافروں کی مثال نوح (علیہ السلام) اور لوط (علیہ السلام) کی بیویوں سے دیتا ہے'

ایمان لائے اور ان کے ہمراہ ہیں یعنی اصحاب کرام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ کہ ان کو بھی رنج وغم نہ ہوگا بلکہ وہ خوش وخرم ہوں گے' ان کے نور کی روشنیاں ان کے روبرو دائیں بائیں جلوہ گر ہوں گی' نور کے بقے اڑتے ہوں گے' ان کے ساتھ ساتھ اس ہنگامہ میں رواں ہوں گی' جب منافقوں سے نور چھن جائے گا اور وہ اندھیرے میں پڑ جائیں گے تب یہ مسلمان خدا سے دعا کریں گے کہ اے پروردگار! ہمارا نور نہ چھن جائے' ہمارے نور کو تمام راہ میں یوں ہی قائم رکھنا' کہیں نقصان نہ آ جائے اور ہمارے گناہ بخش دے تو ہر بات پر قدرت والا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ان کے نور کو کامل کرے گا۔

۹- اے نبی! کفار مکہ وغیرہ سے جہاد کیجئے' تلوار سے ان کی خبر لیجیے اور منافقین مدینہ کو سزا دیجئے' اول زبان سے ڈرائیے دھمکائیے نہ مانیں تو سزا دیجیے اور ان دونوں گروہوں پر خوب سختی کیجیے قولاً فعلاً درشتی چاہیے' جہاد میں نرمی نہ کیجئے' ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہے' وہ بری جگہ ہے۔

۱۰- اللہ نے کافروں کے لیے (حضرت) نوح (علیہ السلام) کی زوجہ واہلہ اور (حضرت) لوط (علیہ السلام) کی زوجہ واعلہ

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ

وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک مقرب بندوں کے نکاح میں تھیں تو ان دونوں عورتوں نے ان دونوں بندوں سے (کفر کر کے) خیانت کی تو وہ

يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

اللہ کے سامنے ان کے کچھ کام نہیں آئے اور (ان دونوں عورتوں کو) حکم دیا گیا کہ تم دونوں عورتیں (جہنم میں) جانے والوں کے ساتھ جہنم میں جاؤ O

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ

اور اللہ تعالیٰ ایمان داروں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرماتا ہے جب اس نے (اپنے رب سے) درخواست کی کہ اے میرے رب!

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ

میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے (کفریہ) کام سے نجات عطا

عَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ

فرما اور مجھے ظالم لوگوں سے رہائی عطا فرما O اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم کی (بیان

کی مثل بیان کی کہ وہ دونوں ہمارے مقبول اور نیک بندوں کے تحت میں تھیں یعنی رسول کی ازواج تھیں مگر جب انہوں نے ہمارے رسولوں کی نافرمانی کی اور خیانت کی یعنی مخالفت دین میں کی اور ظاہر میں ایمان لائیں اور دل میں کفر چھپایا تو ان پیغمبروں نے ان کو کچھ فائدہ نہ پہنچایا' عذاب الٰہی سے نہ بچا سکے اور ان کے کچھ کام نہ آئے (کہ کافر کو کچھ شفاعت و قرابت رسول نفع نہیں دے سکتی ہاں مسلمانوں کو ضرور فائدہ پہنچتا ہے) خیانت سے مراد کفر ہے فسق و فجور یعنی بدکاری نہیں کہ کسی پیغمبر کی کوئی زوجہ بدکار نہیں ہوگی کہ اس میں پیغمبر پر دھبہ لگتا ہے جو قطعاً محال ہے کیونکہ وہ معصوم ہیں اور سب عیوب سے پاک و منزہ ہیں' آخر کو وہ کافر ہی مریں اور ان سے کہہ دیا گیا کہ لو دوزخ میں اور کافروں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ نعوذ باللہ من غضب الجبار

۱۱ تا ۱۲- اور اللہ نے مسلمانوں کے لیے دو مسلمان عورتوں کی مثل بیان کی ایک فرعون کی زوجہ آسیہ بنت مزاحم کہ جب فرعون نے اس کو ستایا عذاب دیا تو اس نے خدا سے دعا کی کہ پروردگار! میرے لیے جنت میں اپنے پاس گھر تیار فرما کہ عذاب فرعون آسان ہو (مروی ہے کہ مرتے وقت وہ گھر اس کو نظر آ گیا اور تکلیف عذاب فرعون اللہ نے دور کی) اور مجھ کو فرعون کے عذاب سے اور اس کے کفر و بدکاری سے نجات دے اور ان سب کافروں سے ظالموں سے مجھ کو چھٹکارا عطا فرما۔ باوجود اس کے خاوند کے کافر ہونے کے اس کے خود مسلمان ہونے نے اس کو فائدہ دیا اور وہ جنت میں گئی۔ دوسری عورت مریم پارسا بنت عمران جس نے پاکدامنی اختیار کی اور برائیوں سے اپنے آپ کو بچایا' کسی بدی کی طرف توجہ نہ کی' ہم نے اس کے گریبان میں اپنی پیدا کی ہوئی روح سے ایک پھونک ڈال دی یعنی ان کے منہ میں جبرائیل علیہ السلام نے آ کر پھونک ماری فوراً حضرت عیسیٰ کا حمل رہ گیا۔ مریم نے اپنے رب کے کلمہ کی اور جبرائیل کی باتوں کی تصدیق کی' ان کو سچ جانا کہ جبرائیل علیہ السلام نے

وقف لازم

الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ

فرماتا ہے) جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی (پیدا کی ہوئی) روح پھونک دی اور اس نے

بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿۱۲﴾ ع

اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ (اللہ تعالیٰ کے) فرمانبرداروں میں سے تھی O

ع ۲۰ ۵ ۲

کہا کہ میں خدا کے حکم سے تم کو لڑکا دوں گا اور خدا کی کتابوں کو سچ جانا' توریت وانجیل وغیرہ کل کتابوں کو'یا کلمہ سے مراد عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی کتاب انجیل ہو اور یہ کہ عیسیٰ لفظ کُــنْ سے مخلوق ہیں اور مریم بڑی عبادت کرنے والی' اللہ کی فرمانبردار' رنج و راحت و مصیبت و آرام میں اس کی یاد کرنے والی عورتوں میں سے تھی۔ یہ مثل بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ و حفصہ کو ڈرایا کہ وہ غرور نہ کریں کہ ہم نبی کی بیبیاں ہیں' ہر وقت ڈرتی رہیں اور عبرت پکڑیں کہ واہلہ' واعلہ بھی رسولوں کی بیویاں تھیں اور رغبت دلائی کہ مانند آسیہ و مریم کے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار رہنا کہ ان کے نیک اعمال ان کے کام آئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ بغیر ایمان کے کوئی رشتہ کارآمد نہیں اور کافروں کی کوئی سفارش کرنے والا نہیں۔ مولیٰ تعالیٰ سب کو ایمان پر قائم رکھے۔ آمین

سورۃ الملک مکیۃ ۶۷ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — آیاتہا ۳۰ رکوعاتہا ۲

سورۂ ملک مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں تیس آیات، دو رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

بڑا برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں سارا ملک (اور دونوں جہان کی سلطنت) ہے اور وہ ہر چیز پر

قَدِیْرُۙﰳ ۱ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ

قادر ہے O وہ کہ جس نے موت اور زندگی پیدا فرمائی تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کس کے کام زیادہ اچھے ہیں

عَمَلًاؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُۙ ۲ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاؕ

اور وہ زبردست (اور) بخشش والا ہے O جس نے سات آسمان تلے اوپر بنائے (اور اے

مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَۙ هَلْ تَرٰى

دیکھنے والے!) تو رحمٰن کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں کیا فرق (اور نقص) دیکھتا ہے تو پھر نگاہ اٹھا کر دیکھ کیا تجھے

مِنْ فُطُوْرٍ ۳ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ

کوئی شگاف نظر آتا ہے O پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ تیری نظر تھک کر خیرہ ہو

سورۃ الملک

۱ تا ۲- بڑا برکت والا اور برتر اور عظمت و تقدیس والا اور سب عیوب اور نقائص سے اور اولاد و شریک سے منزہ وہ اللہ ہے جس کے دست قدرت میں سارا ملک ہے عزت و دولت کا مالک ہے وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے ذلت و عزت کے خزانے سب اس کے قبضہ میں ہیں جو چاہے کرے۔ وہ خدا جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا کہ ان کے ذریعہ سے تم سب کا وہ امتحان لے اور جانچے اور بلا میں ڈال کر آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے اعمال کرتا ہے اور خالصاً للہ اچھے کام کرتا ہے وہ خدا عزیز ہے سب پر غالب و قاہر ہے وہ کافروں کو سزا دے گا مسلمانوں اور توبہ والوں کے لیے غفور ہے یعنی بخشنے والا ہے۔ مروی ہے کہ موت کی صورت ایک چتکبرے مینڈھے کی سی ہے جس پر گزرتا ہے جس کو سونگھتا ہے جس پر اس کا پاؤں پڑتا ہے وہ بحکم خدا مر جاتا ہے۔ حیات کی صورت مثالی ایک مادہ گھوڑی کی سی ہے چتلی جس پر گزرتی ہے یا اس کی بو جس کو پہنچتی ہے جس پر اس کی نظر پڑ جاتی ہے یا جس پر اس کا قدم پہنچتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک جانور کی سی ہے جو گدھے سے بڑا خچر سے چھوٹا اس کا ایک قدم اتنی دور پڑتا ہے جتنی دور اس کی نظر جاتی ہے انبیاء اس پر سوار ہوں گے۔ ایک روایت میں موت سے مراد نطفہ ہے اور حیات سے مراد روح یا قلب ہے یعنی پہلے زندہ کیا پھر مارے گا ذکر میں تقدیم و تاخیر ہے۔

۳ تا ۴- وہ خدا ہے جس نے سات آسمانوں کو طبقہ طبقہ پیدا کیا یعنی ایک ایک کے اوپر قبہ کی طرح اے دیکھنے والے! تو خدا کی مخلوقات میں کوئی نقصان نہیں نکال سکتا کوئی کجی کوئی فتور نہیں۔ تو اپنی نگاہ کارخانہ قدرت میں آسمانوں کی پیدائش میں

خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ④ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ

کر ناکام تیری طرف لوٹے گی O اور بے شک ہم نے نیچے والے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے آراستہ کیا

جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ⑤

اور ہم نے ان کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کیا ہے O

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑥

اور جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی برا انجام ہے O

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ⑦ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ

جب وہ (کافر) اس (دوزخ) میں ڈالے جائیں گے تو اس کے چیخنے کی آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مارتی ہوگی O (اس کے جوش سے) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جوش

الْغَيْظِ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ⑧

غضب میں پھٹ جائے گی، جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا؟ O

دوڑا، کیا کوئی نقصان کوئی شگاف یا دراڑ عیب وخلل نظر آتا ہے، کوئی نہیں، پھر غور وتامل کر اور نگاہ بار بار ڈال اور بالا خانہ آسمانوں کو وقتاً فوقتاً بنظر تفکر وعبرت دیکھ قدرت کی انتہا نہ پائے گا، اس میں کوئی عیب ونقصان نکالنا تو درکنار انجام کار یہی ہوگا کہ تیری نگاہ تامل سے تھک کر ماندہ ہو کر چکر کھا کر تجھ تک واپس آ جائے گی اور وہ ذلیل وخوار ہوگی مگر قدرت کے بے انتہا نمونے ختم نہ ہوں گے، دلیل پر دلیل سامنے آئے گی۔

۵- اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ ومنور کیا یعنی ستاروں سے اور ان ستاروں کو شیاطین کے لیے رجوم بھی بنایا یعنی ان کو سنگسار کرنے کے لیے مثل پتھر بنایا۔ ہم دنیا میں شیطانوں کو اس طرح سے سنگسار کرتے ہیں اور قیامت میں ہم نے ان کے لیے دوزخ کی دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ مروی ہے کہ جب شیطان آسمان پر غیبی خبر سننے کو جاتے ہیں تو فرشتے ان پر انگارے پھینکتے ہیں، ان میں سے بعض شیطان تو ہلاک ہو جاتے ہیں جل کر خاک ہو جاتے ہیں اور بعض دیوانے ہو جاتے ہیں۔

۶- اور جنہوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، وہ نہایت ہی برا ٹھکانہ ہے جہاں ان کو رہنا ہے۔

۷تا۱۱- جب کافروں میں سے کوئی گروہ دوزخ میں ڈالا جائے گا یہودی یا عیسائی یا مجوسی یا مشرکین عرب وغیرہ وغیرہ تو وہ اس وقت اس دوزخ کی آواز ایسے سنیں گے کہ جیسے گدھا رینکتا ہے، بڑی مہیب ڈراؤنی کریہہ آواز سے چیختی ہوگی، جوش میں ابل رہی ہوگی۔ کافروں کے اوپر ایسے غصہ اور طیش میں ہوگی کہ آپے سے باہر ہوگی، قریب ہوگا کہ جوش وخروش سے غیظ وغضب سے پھٹ پڑے، جب اس میں کوئی کافروں کا گروہ یہود ونصاریٰ یا مجوس یا مشرک وغیرہ داخل کیا جائے گا تو اس سے

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ

وہ کہیں گے: ہاں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے تو ہم نے (ان کو) جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ

نے کچھ بھی نہیں اتارا ہے، تم تو خود ہی بڑی گمراہی میں ہو ○ اور کہیں گے: کاش کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے

نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا

تو دوزخیوں میں سے نہ ہوتے ○ پھر وہ اپنے گناہ کا اقرار کریں گے تو دوزخیوں پر (اللہ تعالیٰ

لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١١ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ

کی) پھٹکار ہو ○ بے شک وہ لوگ جو بے (بغیر) دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

اور بڑا اجر ہے ○ اور (اے لوگو!) تم اپنی بات آہستہ کہو یا بلند آواز سے بے شک وہ تو دلوں کے بھید

دوزخ کے نگہبان خزانچی داروغہ پوچھیں گے کہ کیوں جی تم نے دنیا میں کیوں کفر کیا تھا؟ تم کو کوئی سمجھانے والا کہنے سننے ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ وہ سب کہیں گے کہ بے شک ہم کو رسولوں نے سمجھایا ڈرایا سب حال بتایا مگر جب وہ آئے تو ہم نے ان کو جھٹلایا' ان کا کہنا نہ مانا اور ان سے کہا: خدا نے تم کو نہیں بھیجا اور نہ کوئی کتاب اتاری' تم غلط کہتے ہو اور بڑی گمراہی میں پھنسے ہو جو خدا کے رسول بنتے ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ ''ان انتم الا فی ضلل کبیر '' زبانیہ کا قول ہے جو ان کے جواب میں کہیں گے یعنی اے کافرو! تم نے جو ان کی تکذیب کی سو بڑی گمراہی کی بات کی تم شرک میں گرفتار تھے اور اس کو چھوڑتے نہ تھے جو بڑی گمراہی تھی۔ وہ یہ بھی کہیں گے کہ کاش! اگر ہم کو دنیا میں عقل ہوتی' رسولوں کی بات سنتے مانتے حق و ہدایت قبول کرتے' سچی بات سنتے تو آج اس غم میں کاہے کو پھنستے اور جہنمی کیوں ہوتے' آگ میں کیوں جلتے۔ سب کے سب اپنے کفر و شرک کا اقرار کریں گے اور دوزخ کے مستحق ہونے کا اقرار کریں گے پس رحمت الٰہی سے وہ کمبخت ہوں اور نا امید ہوں' اب ان پر کسی قسم کی رحمت و نرمی نہیں کی جائے گی' وہ ہمیشہ کے لیے لعنتی اور رحمت سے مایوس کر دیے گئے۔

۱۲- بے شک جو مسلمان بندے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں حالانکہ وہ اس کو دیکھتے نہیں غائبانہ ڈرتے ہیں اور خالصاً لوجہ اللہ عمل صالحہ کرتے ہیں تو دنیا میں ان کے لیے مژدہ مغفرت ہے' ان کے گناہ بخشے جائیں گے اور آخرت میں ان کو جنت میں بڑا ثواب اور اجر عظیم ملے گا۔

۱۳ تا ۱۴- اے کافرو! رسول کے بارے میں ان کی عداوت سے ان کے قتل کی' ان کے دین کے گھٹانے کی جو تدبیر چاہو کرو خواہ خفیہ حیلے مکاریاں کرو خواہ علی الاعلان لڑو عداوت ظاہر کرو تم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے' خدا تمہاری سب باتوں کا دلوں کے ارادوں کا خیر و شر خطرات کا عالم ہے۔ کیا وہ جس نے سارا جہان اور خاص دل پیدا کیا دل کی بات نہ جانے گا ضرور

ع ۱۴ ۱

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾ ع

بھی جانتا ہے O کیا جس نے (سب کچھ) پیدا کیا وہ بے علم ہے؟ وہ تو ہر باریکی جانتا ہے (اور) ہر چیز سے خبردار ہے O

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم (اور تمہارے ماتحت) کر دیا کہ تم اس کے رستوں میں چلو اور اللہ تعالیٰ کی روزی میں سے کھاؤ

مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ

(پیو) اور اسی کی طرف دوبارہ (زندہ ہو کر) اٹھنا ہے O کیا تم اس ذات سے جس کی حکومت آسمان میں ہے اس بات سے نڈر

بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ

ہو گئے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ (تم کو لیے ہوئے) زور سے ہلنے لگے (تاکہ تم دھنستے ہوئے نیچے پہنچ جاؤ) O کیا تم اس ذات سے جس کی

عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

حکومت آسمان میں ہے اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ وہ تم پر پتھر برسائے تو تم بہت جلد جان جاؤ گے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا O اور بے شک ان سے پہلے

جانے گا کہ سب اس کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں' وہ بہت باریک بین ہے' اس کا علم ہر ذرہ کو گھیرے ہوئے ہے' وہ خبیر ہے ہر بات سے خبردار ہے۔

۱۵- خدا وہی ہے جس نے تمہارے واسطے زمین کو نرم اور تابعدار بنا دیا اور اس کو ٹھہرا دیا' پہاڑوں کے ذریعے سے اس کو ساکن کیا' اے بندو! تم اس پر مزے سے چلو پھرو جہاں چاہو ہو جاؤ' آؤ' اٹھو' بیٹھو (مناکب سے مراد اطراف واکناف یا راستے کوچے' گلیاں یا پہاڑ اور غار ہیں) اور اس نے جو رزق اتارا اس سے کھاؤ اور آخر تم سب کو اسی کی طرف جانا ہے' مر کر پھر آخرت میں دوبارہ زندہ ہو کر اسی کے پاس جاؤ گے۔

۱۶ تا ۱۷- اے لوگو! اہل مکہ وغیرہ کیا جب تم نافرمانی کرو گے تو کیا اس خدا کے عذاب سے تم کو امن مل جائے گی جو آسمان میں عرش پر اپنی قدرت اور رفعت وجلال کے ساتھ جلوہ افروز ہے' جس طرح زمین پر اس کی قدرت نظر آتی ہے اسی طرح آسمانوں اور عرش پر بھی اس کی قدرت کا غلبہ ہے' ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ کیا اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تم کو زمین میں نہ دھنسا دے گا ہاں اگر چاہے تو وہ تمہیں دھنسا دے۔ پس وہ زمین تم کو اپنے اندر لیے ہوئے نیچے تک چلی جائے یعنی ساتویں زمین تک دھنس جاؤ جیسے قارون دھنس گیا تھا۔ کیا اس سے جو آسمان میں عرش پر ہے یعنی جس کی قدرت کا جلوہ اور عذاب کا حکم آسمان میں ہے اس سے تم کو یہ امن مل گئی کہ تم پر پتھروں کا مینہ نہ برسائے گا اور نافرمانی کی سزا نہ دے گا جیسے قوم لوط پر پتھر برسائے تھے۔ تم اس بات سے بے خوف نہ ہو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیا تھا اور کس طرح تم کو عذاب دیا۔

۱۸- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے پہلے اور کافروں نے اپنے اپنے رسولوں کی تکذیب کی پس خیال تو کیجیے

قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۱۸﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَ

لوگوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا تو میرے انکار کا نتیجہ کیسا ہواO کیا انہوں نے اپنے اوپر پرند اڑتے نہیں دیکھے جو (اڑنے میں)

يَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿۱۹﴾ وقف لازم وقف غفران وقف منزل

اپنے پَر کھولتے اور سمیٹتے ہیں' ان کو رحمٰن کے سوا کوئی اور نہیں روکے ہوئے ہے بے شک وہی ہر چیز کو دیکھتا (اور حفاظت کرتا) ہےO

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ

بھلا وہ تمہارا کون سا لشکر ہے جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا' کافر تو محض

الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿۲۰﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ

دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں O یا اگر وہ اپنی روزی روک لے تو تم میں کون ایسا ہے

رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿۲۱﴾ أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ

جو تمہیں روزی دے (کوئی نہیں) بلکہ وہ سرکشی اور ادھر ادھر بدکنے بھٹکنے اور بہکنے میں ڈھیٹ بن گئے ہیں O تو کیا وہ شخص جو اپنے منہ کے بل

اور سوچیے کہ ان کا کیا حال کر دیا اور ان کو میں نے کس طرح سزا دی' ان کافروں کو بھی اسی طرح سزا دے سکتا ہوں۔

۱۹- کیا ان لوگوں نے اپنے سروں پر پرندے اڑتے نہیں دیکھے کہ کیسی صفیں' قطاریں باندھے ہوئے اور پر کھولے ہوئے اڑتے ہیں اور موقع موقع سے پروں کو بند کرتے کھولتے ہیں' ان کو اس حالت میں کہ پر کھولے ہوئے ہوتے ہیں اور جیسا چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں' آسمان و زمین کے درمیان معلق ہیں کون روکتا ہے سوائے خدا کے کوئی نہیں۔ وہ رحمان ہے اپنی رحمت سے یہ کارخانہ پھیلایا ہوا ہے' وہ ہر شئے کو دیکھ رہا ہے اور ہر شئے کا انتظام فرما رہا ہے۔

۲۰ تا ۲۱- اے کافرو! وہ کون ہے جس کو کہا جائے کہ وہ تمہارا لشکر ہے اور تمہارا مددگار و معاون ہے' خدا کے عذاب سے بچانے والا ہے سوائے خدا کے تمہاری پشت پر مددگار ہے؟ کوئی نہیں مگر کافر دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں' دنیا کی شہوتوں میں غافل ہو رہے ہیں۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ وہ کون ہے کہ اگر خدا اپنا رزق روک لے تو وہ تم کو روزی دے؟ آسمان سے زبردستی بارش برسائے' زمین پر گھاس وغیرہ اگائے' کوئی نہیں یہ سب کام خدا ہی کے ہیں' بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کافروں کو جتنی زیادہ نعمتیں ملتی ہیں اتنا ہی وہ اور زیادہ سرکشی اور حق سے دوری اختیار کرتے ہیں اور غرور اور شرارت میں بڑھتے جاتے ہیں۔

۲۲- کیا وہ شخص جو اوندھے منہ نگونسار اندھوں کی طرح چلتا ہے زائد راہ پانے والا ہے اور دین میں حقانیت پر ہے یا جو سیدھی راہ پر سیدھا دیکھ بھال کر سمجھ کر چلتا ہے یعنی جو سچے مذہب مقدس و برگزیدۂ پروردگار اسلام پر ہے' بے شک وہ مسلمان ہے' راہ راست پر ہے اور کافر گمراہی و ضلالت میں پھنسا ہوا ہے۔

وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ

اوندھا چلے (یعنی کافر) زیادہ راہ راست پر ہے یا وہ شخص جو سیدھے راستے پر سیدھا چلا جاتا ہے (یعنی مومن) O (اے نبی!) آپ فرمائیے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا

وہی ہے کہ جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (پھر) تم کس قدر

مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

ناشکرے ہو O (اے نبی!) آپ فرمائیے: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور تم اسی کی طرف (دوبارہ زندہ ہوکر) اٹھائے جاؤ گے O

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا

اور کافر کہتے ہیں: یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) O (اے نبی!) آپ فرمائیے: (اس وعدے کا ذاتی)

الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْۗـــَٔتْ

علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے (اس کا وقت بتانا میرے اوپر لازم نہیں) اور میں تو (قیامت اور عذاب کے متعلق) صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں O پھر جب وہ

۲۳- اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ خدا وہ ہے جس نے تم کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا' تم کو کان دیے کہ حق بات سنو' ہدایت پاؤ' آنکھیں دیں بینائی بخشی کہ حق و ہدایت دیکھو' دل دیے کہ حق و باطل' ہدایت و ضلالت میں فرق و امتیاز کرو' حق اختیار کرو باطل چھوڑو مگر باوجود اتنی نعمتیں کاملہ پانے کے بعد تمہارا شکر بہت کم ہے' یا یہ کہ نہ بہت شکر کرتے ہو نہ تھوڑا تم بالکل ہی ناشکرے ہو۔

۲۴ تا ۲۶- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ خدا وہ ہے جس نے تم سب آدمیوں کو پیدا فرمایا اور زمین میں پھیلا دیا یعنی زمین کی خاک سے آدم کو' آدم سے نسلاً بعد نسلٍ تم کو' اور تم سب بروز قیامت اسی کی طرف زندہ اٹھ کر پھر لوٹو گے' وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ کفار مکہ کہتے ہیں کہ حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ جو وعدہ قیامت ہے آخر اس کا ظہور کب تک ہوگا اگر سچے ہو تو وقت بتاؤ کہ اس کا انتظار کیا جائے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم جواب دے دو کہ ہر بات کا علم حقیقی خدا کے پاس ہے خاص کر علم قیام قیامت اور نزولِ عذاب اور تم مجھ سے جو اس کا سوال کرتے ہو تو یہ بے موقع ہے کہ میں فقط ایک پیغام پہنچانے والا' خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں' تمہاری زبان میں صاف صاف ڈرا دینا سمجھا دینا میرا کام ہے اب خواہ مانو یا نہ مانو' قیامت کا اور عذاب کا وقت بتانے کی مجھ کو اجازت نہیں' تم یقین کرو قیامت ضرور آئے گی اور عذاب بھی آئے گا جب وہ چاہے گا' اس کو کوئی نہیں روک سکتا' اس کا وقت تم کو بتا ہی دیا جائے تو تم یا کوئی اور اس کو روک نہیں سکتا۔

۲۷- جب قیامت میں لوگ دوزخ کو دیکھیں گے کہ سامنے پاس موجود ہے تو ان کے منہ بگڑ جائیں گے' چہروں پر پھٹکار برسنے لگے گی' عذاب کا ڈر ان کی رنگت فق کر دے گا یا آگ کی لپیٹ جھلس دے گی' جنہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا تھا اس وقت ان کے اس سوال کا جواب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ لو یہ وہی عذاب ہے جس کا تم دنیا میں وقت

وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

(کافر)عذاب کونزدیک دیکھیں گے تو (دہشت سے) کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور(ان سے) کہا جائے گا: یہی ہے وہ عذاب جس کو تم مانگا کرتے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ

تھے O (اے نبی!) آپ فرمائیے: بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو

الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ

درد ناک عذاب سے کون بچا سکتا ہے O (اے نبی!) آپ فرمائیے: وہی رحمٰن ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں

تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

اور اسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے تو تم کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلی ہوئی گمراہی میں ہے (ہم یا تم) O (اے نبی!) آپ فرمائیے: بھلا دیکھو تو

اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲ (۲) ۲

سہی اگر تمہارا پانی صبح کو خشک ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے پاس بہتا ہوا پانی لے آئے (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قدرت نہیں لہٰذا اس پر ایمان لاؤ) O

پوچھتے تھے‘ دن گنتے تھے‘ اس کی خواہش کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وہ ہونے والا نہیں یونہی ڈرایا جاتا ہے اصلیت کچھ بھی نہیں لہٰذا اب تو تم نے دیکھ لیا اب بچنے کی کوشش کرو۔

۲۸ تا ۲۹۔ اے محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! کہہ دو: اے کافرو! تم اس قدر نڈر ہو کہ عذاب مانگتے ہو حالانکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر اور ان سب مسلمانوں پر جو میرے ساتھ ہیں عذاب اتارے‘ ہم لوگوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحمت کرے عذاب نہ دے بخشش کرے تو پھر اس کا ان دونوں باتوں میں کون ہاتھ پکڑنے والا ہے‘ وہ مختار ہے چاہے رحمت کرے چاہے سزا دے۔ پس ہم باوجود اس کے کہ اس پر ایمان لاتے ہیں اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں‘ اس کی رحمت کی آرزو رکھتے ہیں بالکل نڈر نہیں۔ پھر کافر جو بالکل نڈر ہیں اور اس کو نہیں مانتے ان کو اس کے عذاب سے جب کہ وہ آئے گا کون بچانے والا ہے؟ کوئی نہیں وہ ایسا سخت عذاب ہوگا نہایت دردناک کہ اس کی تکلیف بیان نہیں ہوسکتی۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمائیے: وہ اللہ بڑا رحمت والا ہے‘ ہم اس مالک رحمت والے پر ایمان لائے ہیں جس کا نام رحمان ہے پس ہم کو امید ہے کہ وہ ہم کو ضرور عذاب سے نجات دے گا‘ ہم پر رحمت کرے گا اور ہمارا بھروسہ اسی پر ہے اسی پر وثوق ہے‘ عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون گمراہ تھا اور کون حق و ہدایت پر تھا‘ کون مسلمان تھا کون کافر یعنی جب عذاب اترے گا اور تم سب ہلاک ہو گے اور مسلمانوں کو نجات ملے گی تب سچ جھوٹ کا حال کھل جائے گا۔

۳۰۔ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے یہ بھی فرما دو کہ اے کافرو! یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے چشمۂ زم زم کا میٹھا پانی زمین میں بحکم خدا دھنستا چلا جائے‘ تمہارے ڈول‘ رسیاں نہ پہنچ سکیں تو پھر کون تمہارا مددگار بیٹھا ہے کہ تم کو پاک و صاف و خوشگوار پانی وغیرہ نکال کر دے‘ ہر بات خدا کے قبضہ میں ہے پس اس سے ہی آرزو کرو اور اس کے غضب سے ڈرو‘ اس کے رسول اور اس کی کتاب قرآن مجید پر ایمان لاؤ۔

سورۃ القلم مکیۃ ۶۸ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتہا ۵۲ رکوعاتہا ۲

سورۂ قلم مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں باون آیات، دو رکوع ہیں

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾

قلم اور نٓ کے لکھے ہوئے کی قسم! ○ (اے نبی!) آپ اپنے رب کی عنایت سے دیوانے نہیں ○

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾

اور (آپ کے صبر پر) آپ کے لیے بے انتہا ثواب ہے ○ اور بے شک آپ تو بڑے ہی خوش خُلق ہیں ○

سورۃ القلم

۱ تا ۴- قسم ہے نون کی اور قلم کی (نون وہ مچھلی جو ساتوں زمینوں کو اپنی پشت پر اٹھائے ہوئے ہے، وہ مچھلی دریا میں ہے اس کے نیچے بیل ہے، وہ ایک پتھر پر کھڑا ہے، اس پتھر کے نیچے ثریٰ ہے اور ثریٰ اور ما تحت الثریٰ کی خبر سوائے خدا کوئی نہیں جان سکتا، اس مچھلی کا نام بقول بعض لیواش ہے اور بقول بعض لیوثی اور اس بیل کا نام بھموت یا بقول بعض یلھوی اور بعض یلہوت کہتے ہیں۔ وہ مچھلی جس دریا میں ہے اس کا نام عضاص ہے اور وہ دریائے بیکنار، جس میں سے وہ آتا ہے مثل ایک چھوٹی نہر کے ہے، وہ صحرہ عظیم ایک دوسرے صحرہ میں ہے جو کھکّل ہے یعنی اندر سے خالی ہے، اس صحرہ میں چار ہزار شگاف ہیں جن میں سے پانی بہہ کر کچھ زمین پر آتا ہے، بعض مفسر اس بیل کا نام لہموت کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ نون خدا کا نام ہے یا اس کے نام کی طرف اشارہ ہے، نون رحمٰن کا آخر حرف ہے، بعض نون سے مراد دوات لیتے ہیں۔ قلم وہ قلم ہے جو نور کا ہے، اتنا لمبا کہ طول اس کا آسمان و زمین کو احاطہ کرلے، اسی سے لوح محفوظ و ذکر حکیم لکھا گیا ہے، بعض کہتے ہیں کہ قلم ایک فرشتہ کا نام ہے اس کی قسم اللہ نے کھائی) اور قسم اس چیز کی جس کو وہ لکھتے ہیں (یعنی لوح محفوظ میں جو اعمال بنی آدم لکھے جاتے ہیں یا ان کے دفاتر مال میں) اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہرگز آپ ان باتوں میں جو آپ کو آپ کے رب کی رحمت و فضل سے ملی ہیں مجنون نہیں ہیں بلکہ نبوت و دین اسلام تو بڑی خدا کی رحمت ہے اس کو جنون سے کیا تعلق (کافر کہتے تھے کہ رسول کو زیادہ عبادت و مجاہدے کی ایک قسم کا جنون ہوگیا ہے جیسے مرگی کا دورہ، وہ حالت وحی کو دورہ سے تعبیر کرتے تھے اس کا رد اترا کہ اللہ کی نعمت یعنی نبوت کیونکر جنون ہوسکتی ہے اور حضرت کو تسکین دی کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر کاذب ہیں ان کے کہنے کا غم نہ کرو) اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو تبلیغ احکام و اشاعت اسلام کے عوض میں جنت میں بے شمار اعلیٰ ثواب بے حساب ملے گا کہ وہ ہرگز کبھی ختم نہ ہوگا اور کبھی منقطع و مکدر و ناقص نہ ہوگا اور تم پر احسان نہ جتایا جائے گا۔ اور اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ بڑے مقدس اور مقبول و برگزیدہ مذہب اسلام پر ہیں اور نہایت اچھی اور پسندیدہ عادات والے ہیں (خلق بضم و ضمتین دین اور عادت دونوں معنی یہاں مراد ہوسکتے ہیں۔) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ و جمیلہ کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے اور ان کی تعریف کرتا ہے۔ بے شک جتنے بہترین اور پاکیزہ اخلاق جمیلہ و حسنہ اور طیبہ ہیں ان سب کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اکرام و انعام فرمایا ہے اور ان کو خلق عظیم فرمایا ہے۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

تو بہت جلد آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ○ کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے ○ بے شک آپ کا رب ان لوگوں

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ

کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں ○ تو آپ جھٹلانے

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ

والوں کی بات نہ سنیں ○ وہ تو اسی آرزو میں ہیں کہ اگر آپ نرم پڑ جائیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں ○ اور (اے نبی!) آپ کسی ایسے شخص کے کہنے میں

مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾

نہ آیئے جو بڑی قسمیں کھاتا ہے ذلیل ہے ○ بہت طعنے دینے والا' چغل خور ○ بھلائی سے روکنے والا' حد سے بڑھنے والا (ظالم بدکار) گناہ گار ○

۵ تا ۷- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ حال کہ کون دیوانہ ہے اور کون حق سے بیگانہ ہے عنقریب کھلا جاتا ہے' اب عذاب اترتا ہے' تم اور یہ سب کے سب جان لیں گے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ کون احمق و مجنون تھا۔ بے شک اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کے سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور بے ایمان کافر ہے یعنی ابوجہل وغیرہ اور کس نے سیدھا راستہ لیا ہے اور سیدھی راہ پائی ہے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم۔

۸ تا ۹- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب حق و باطل جدا جدا ہے اور کفار مکہ حق نہیں مانتے تو آپ ان کی بات کو نہ مانو' یہ اللہ و رسول کو جھٹلاتے ہیں' ان کی یہ جو خواہش ہے کہ کاش! اگر تم اپنے امر دین میں نرمی کرو اور شرک مٹانے کی کوشش نہ کرو اور ظاہرداری برتو یعنی دل کی عقیدت کے خلاف ظاہرداری برتو' دل میں مسلمان رہو اور ظاہر میں کفار کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو اور ان کی خوشامد کرو تو وہ بھی نرمی کریں کہ خواہ مخواہ مسلمانوں کو نہ ستائیں' تھوڑی سی تم اپنے دین کی سختی اور تبلیغ میں سستی کرو اور مذہب میں مضبوطی سے اڑے رہنے کی بجائے کچھ تنزل کرو اور تھوڑی سی یہ کافر نرمی کریں۔ تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کی خواہشوں کے معاملے میں مداہنت یعنی ظاہر کچھ باطن کچھ ناروا ہے یعنی نرمی سے بات چیت چرب زبانی سے گفتگو ظاہر کچھ باطن کچھ یہ باتیں دین کے معاملہ میں ناروا ہیں۔

۱۰ تا ۱۶- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسے شخص کی بات نہ سنو اس کا کہنا نہ مانو جو بہت زیادہ خدا کی جھوٹی قسمیں کھاتا ہو' بات بات پر خدا کی قسم اس کی زبان پر ہو اور جو مہین ہو یعنی دین میں ذلیل و کمزور ہو۔ دوسروں پر طعن کرنے والا چغل خور لوگوں کو سامنے اور پیچھے دونوں طرح بد کہنے والا' فریبی مفسد لگانے بجھانے والا' ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر لے جا کر جھگڑا قائم کرنے والا اور اچھی باتوں سے لوگوں کو روکنے والا یعنی مذہب اسلام سے اپنی برادری کے لوگوں کو روکتا ہے' معتدی ہے حد سے گزرنے والا ظالم فاجر گناہ گار' "عتل" سخت جھگڑالو مکار بعض کے نزدیک "عتل" کے معنی بہت کھانے والا ہٹا کٹا پیٹ بھرا بے فکر جسے سوائے دنیا کے جھگڑوں' بکھیڑوں کے اور کوئی فکر ہی نہ ہو اور ان سب بری نابکار عادتوں کے علاوہ "زنیم" بھی

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى

اُجڈ بدمزاج اس پر طرّہ یہ کہ اس کی اصل میں بھی خطا ہے (یعنی حرام زادہ ہے) O اس سبب سے کہ وہ کچھ مال اور اولاد والا بھی ہے O جب

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾

اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں O عنقریب ہم اس کی (سؤر کی سی) تھوتھنی پر داغ دیں گے O

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾

بے شک ہم نے ان (مکہ والوں) کو اس طرح جانچا جیسے باغ والوں کو جانچا تھا جب کہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم ضرور صبح ہوتے ہی اس باغ کے

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾

کھیت اور میوے وغیرہ کاٹ لیں گے O اور انشاء اللہ نہ کہا O تو اس پر آپ کے رب کی طرف سے (رات ہی میں) ایک چلنے والا جھونکا چل گیا

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ

اور وہ سوتے ہی پڑے رہ گئے O پھر صبح کو وہ (باغ) ایسا رہ گیا کہ جیسے کہ پھل ٹوٹا ہوا ہوتا ہے O پھر صبح ہوتے انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا O کہ

اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا

صبح سویرے ہی اپنی کھیتی پر چلو اگر تم کاٹنا چاہتے ہو O پھر وہ چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے O کہ آج کوئی مسکین تمہارے باغ

ہو یعنی بے اصل، نسل اشراف میں نہیں کہیں سے آ کر مل گیا ہے یا بمعنی بدکار و شریر فاجر جس میں بد خصلتیں ہوں اور پیٹ بھرا ہوا، مال پاس ہو پھر جو نہ کرے وہ تھوڑا ہے، وہ یہ باتیں اسی گھمنڈ اور غرور میں کرتا ہے کہ زیادہ مال اور اولاد والا ہے۔ (یہ ولید بن مغیرہ تھا اس کے پاس نو ہزار مثقال چاندی کا مال محفوظ تھا، اس کے دس لڑکے تھے) وہ ایسا ہے کہ جب اس کو قرآن سنایا جاتا ہے، ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور امر و نہی سنتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے بنائے ہوئے قصے ہیں، اگلے لوگوں کی باتیں چلی آتی ہیں کہ قیامت ہوگی، جنت و دوزخ ہوگی، حساب و کتاب لیا جائے گا وغیرہ وغیرہ کچھ بھی نہیں۔ عنقریب ہم اس کے غرور کو خاک میں کلنک کا ٹیکہ لگائیں گے، ذلت کا داغ دیں گے، یا مراد چہرہ ہو، داغ سے مراد یا زخم ہو یا دوزخ کی لپیٹ کا اثر۔ یہ دس بری خصلتیں ولید بن مغیرہ میں پائی جاتی تھیں، اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لفظ مجنون کہا تھا اللہ تعالیٰ نے حضور کو تسلی دی کہ آپ ہرگز مجنون نہیں آپ خلق عظیم پر پیدا کیے گئے ہیں اور اس کے جواب میں اس کافر کی دس برائیاں بیان فرمائیں اور اس کو حرام زادہ بتایا، اسی سے معلوم ہوا کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے وہ حرام زادہ بھی ہوتا ہے۔

۱۷ تا ۳۳۔ بے شک ہم نے ان کفار مکہ کا طرح طرح سے امتحان لیا، ان کے رؤساء و شرفاء قتل ہوئے، قید ہوئے، ذلت کی فاش شکستیں کھائیں اور ان کا جو گھمنڈ تھا اور قسمیں کھاتے تھے کہ ہم مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت کو پریشان اور ختم کر دیں گے وہ سب ملیامیٹ ہو گیا۔ اور جب ہمارا عذاب دیکھا بدر کی جنگ وغیرہ اور قحط وغیرہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا

اَلۡیَوۡمَ عَلَیۡكُمۡ مِّسۡكِیۡنٌ ﴿۲۴﴾ وَّ غَدَوۡا عَلٰی حَرۡدٍ قٰدِرِیۡنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوۡهَا

میں ہرگز نہ آنے پائے (تاکہ ہمیں اسے کچھ دینا پڑے) O اور وہ صبح سویرے ہی اپنے اس ارادے پر مضبوط ہوکر چلے کہ سب میوے وغیرہ اپنے ہی

قَالُوۡۤا اِنَّا لَضَآلُّوۡنَ ﴿۲۶﴾ بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُوۡمُوۡنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوۡسَطُهُمۡ اَلَمۡ

قبضے میں رکھیں گے O پھر جب انہوں نے اس باغ کو (تباہ و برباد) دیکھا تو کہنے لگے کہ بے شک ہم راستہ بھول گئے (یہ تو ہمارا باغ معلوم نہیں ہوتا ہے) O (پھر

اَقُلۡ لَّكُمۡ لَوۡلَا تُسَبِّحُوۡنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوۡا سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۲۹﴾

صبح ہونے کے بعد غور سے دیکھا تو کہنے لگے) بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی (یہ باغ تو ہمارا ہی ہے) O پھر ان میں جو سب سے اچھا شخص تھا اس نے کہا:

فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ یَّتَلَاوَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَاۤ اِنَّا

کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم خدا کی تسبیح کرو (اور اس کے حکم کو نہ بھلاؤ) O (پھر نادم ہوکر) کہنے لگے کہ بے شک ہمارا رب (سب عیبوں سے) پاک ہے

سے سات برس تک سخت قحط رہا یہاں تک کہ خاک پھانک گئے تو قسمیں کھائیں کہ ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ نہ کہا۔ مصیبتیں آئیں پھر بھی مسلمان نہ ہوئے جیسے اگلے زمانہ میں ایک باغ والے قبیلہ کا امتحان لیا تھا یعنی بنی ضروان کا کہ جب باغ اور کھیت ان کے ہاتھ آیا اور پک کر کاٹنے کے قریب آیا تو رات کو انہوں نے آپس میں بیٹھ کر خوب قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی ہم اس باغ کے پھل توڑیں گے' ان کو محبت دنیا میں اتنی غفلت تھی کہ انشاء اللہ بھی نہ کہا۔ رات ہی کو جب وہ سو رہے تھے اس باغ پر اللہ کے عذاب کا ایک ٹکڑا جا پڑا اور اپنے قدم کا پھیرا کر گیا صبح تک باغ بالکل نیست و نابود ہوگیا جیسے اجڑا ہوا ہوتا ہے۔ بعض ''صریم'' کے معنی اندھیری رات کہتے ہیں (یعنی ڈراؤنی صورت آوارہ صورت) وہ اس واقع سے بے خبر نشہ غفلت میں چور حسب وعدہ صبح ہی اٹھے اور اکٹھے ہوکر آپس میں کہنے لگے: چلو جلدی چلو اگر تم کو باغ کا میوہ توڑنا ہے تو جلدی جایئے کہیں فقیر و غریب و محتاج لوگ وہاں جمع نہ ہو جائیں تو پھر مفت میں ان کو دینا دلانا پڑے۔ اب گھر سے چلے اور راستے میں مشورے خفیہ ہوتے جاتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ فقیروں کو خبر لگ جائے' ایسی چال چلنی چاہیے کہ آج کوئی فقیر باغ میں پھل توڑتے وقت آنے ہی نہ پائے اور یہ خیال کر کے پھل توڑنے کے گھمنڈ میں جلدی جلدی چلے' دل میں بدنیتی بھری ہوئی تھی' یہ سمجھتے ہوئے کہ ہم قادر ہیں اب جا کر مقصد حاصل کرتے ہیں لپکتے' اینٹھتے چلے (''حرد'' کے معنی حسد یا غصہ یا باغ ہیں) جب قریب جا کر باغ کو دیکھا کہ ویرانہ کالا کالا جیسے جلا ہوا ہوتا ہے' ڈراؤنی صورت کا وحشت ناک پایا تو کہنے لگے کہ باتوں باتوں میں کدھر بھٹک آئے' ویرانہ میں آگئے' اپنے باغ کو چلو جب غور سے دیکھا تو حقیقت معلوم ہوئی اور بولے کہ ہم ہی بدنصیب ہیں' باغ تو وہی ہے مگر ہماری قسمت پھوٹ گئی۔ منجھلے بھائی نے یا نیک نیت والے نے یا عمدہ عقل رائے والے نے کہا کہ دیکھو کہ میں کیا کہتا تھا' ہمیشہ تم کو سمجھاتا تھا کہ خدا کی تسبیح کیوں نہیں کہتے (اور جب ان کا پھل توڑنے کا مشورہ ہوا تھا تب بھی اس نے ان کو نصیحت کی تھی کہ ہر قسم پر انشاء اللہ کہو بدنیتی دل سے نکال ڈالو) تب انہوں نے عاجزی کی اور رب کی تسبیح کہی کہ اے پروردگار! تو پاک ہے' ہم اپنے گناہ کی بخشش چاہتے ہیں' ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا' غرور میں آگئے' فقیروں کا حق مارنا چاہا' انشاء اللہ بھی نہ کہا' پھر آپس میں باتیں کرنے لگے اور ایک

كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

بے شک ہم ہی (اس بدارادے میں) ظالم (اور خطاوار) تھے O پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ملامت کرنے لگے O (پھر) سب کہنے لگے: افسوس!

رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا

بے شک ہم ہی سرکش تھے O امید ہے کہ ہمارا رب اس سے بہتر ہم کو کوئی باغ بدلہ میں دے دے گا بے شک ہم اپنے رب کی طرف رغبت (توبہ)

وقف لازم

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ

کرتے ہیں O (دنیا میں) ایسا ہی عذاب ہوتا ہے اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے اچھا ہوتا اگر وہ جان لیتے O بے شک (ڈرنے

الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ ؕ مَا لَكُمْ قف كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج اَمْ لَكُمْ

والوں اور) پرہیز گاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں کے باغ ہیں O پھر کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں جیسا کر دیں گے O تمہیں کیا ہو

كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ لا اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ج اَمْ لَكُمْ

گیا کیسا فیصلہ کرتے ہو O کیا تمہارے پاس کوئی لکھی ہوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھا کرتے ہو O کہ تمہارے لیے اس میں وہی ہے جس کو تم پسند کرتے

دوسرے کو سرزنش اور ملامت کرتا تھا' ایک دوسرے کو ملزم بناتا تھا' آخر کار سب نے مل کر گناہ کا اقرار کیا اور کہا: افسوس! ہم سب عاصی و گناہ گار ہیں کہ فقیروں کا حق روکنا چاہا تھا' اب ہم توبہ کرتے ہیں اور خدا سے امید رکھتے ہیں کہ ہم کو اس باغ سے عمدہ اور بہتر باغ اپنی رحمت سے عطا فرمائے گا' اب ہم اپنی تدبیر پر بھولے ہوئے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف راغب ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! خدا یوں ہی عذاب بھیجتا ہے یعنی جیسے ان باغ والوں کو سزا دی۔ یونہی جو مال کا حق ادا نہیں کرتا اس کو سزا دے گا۔ یا یہ کہ جیسے اہل مکہ کو قتل و قحط کا عذاب دیا یونہی کافروں کو عذاب دیتا ہے اور یہ تو دنیا کے عذاب تھے اور جو توبہ نہ کرے گا اس کو جو آخرت میں عذاب ہوگا اس کا تو ذکر ہی کیا' وہ ان دنیاوی عذابوں سے ہزار ہا درجہ زائد ہے کاش! یہ لوگ جانتے' مگر یہ نہ جانتے ہیں نہ تصدیق کرتے ہیں کاش کہ ان کو ہوش آ جائے اور عبرت حاصل کریں۔

۳۴ تا ۴۱۔ بے شک جو تقویٰ والے ہیں' کفر و فواحش سے بچتے ہیں تو ان کو آخرت میں ان کے رب کے پاس سے نعمتوں کے باغ ملیں گے جن کی نعمتوں کو فنا نہیں (جب یہ اترا تو عتبہ بن ربیعہ بولا کہ اول تو جنت و دوزخ کی سب باتیں ہی باتیں ہیں اور اگر بالفرض وہ باتیں حق بھی ہوئیں جو رسول پاک اپنے اصحاب سے جنت کے وعدہ کرتے ہیں تو یہی ظاہر ہے کہ جنت میں اول نمبر حق دار ہم ہی ہوں گے کیونکہ جب خدا نے دنیا میں ہم کو مسلمانوں سے زائد عزت دولت دی ہے وہاں بھی ہم ہی افضل و اعلیٰ رہیں گے اس کا رد اترا۔) کیا ہم آخرت میں مسلمانوں کو کافروں کی طرح کر دیں گے یعنی جیسا مسلمانوں کو ثواب ملے گا ویسا ہی کافروں کو بھی دیں گے یا جو حالت کفار کی ہوگی وہ مسلمانوں کی بھی ہوگی۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں اچھے' برے فرماں بردار اور معصیت شعار یکساں نہیں ہو سکتے' دنیا کا قیاس دار الجزاء پر ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ اے اہل مکہ! یہ تم کو کیا ہو گیا ہے کیسے بے ہودہ بے وقوفی کے حکم لگاتے ہو اور اپنے لیے جو چاہتے ہو تجویز کر لیتے ہو' تم کو کیا حق ہے اس لیے کہ تم مالک نہیں۔

أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾

ہوO یا ہمارے اوپر تمہاری کچھ قسمیں (اور وعدے ہیں) قیامت تک پہنچنے والی کہ تمہیں (قیامت میں) وہی ملے گا جو تم دعویٰ کرتے ہوO

سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ

(اے نبی!) آپ ان سے پوچھئے کہ ان میں کون اس کا ضامن ہےO یا ہمارے مقابل ان کے کوئی شریک (معبود) ہیں (جن سے وہ مدد مانگتے ہیں)

معٰ ۱۵ عند المتقدمین ۱۲

إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ

تو وہ اپنے شریکوں (اور معبودوں) کو لے آئیں اگر وہ (اپنے اس خیال میں) سچے ہیں (کہ وہ ان کی کچھ مدد کر سکتے ہیں)O جس دن ایک ساق کھولی جائے

إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

گی (یا حقیقت کا پردہ کھولا جائے گا اور قیامت کی شدت ظاہر ہوگی) اور ان کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو (ان کی پیٹھیں اکڑ جائیں گی اور) وہ سجدہ نہ کر سکیں

ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾

گےO خوف سے ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی ان پر ذلت اور خواری چھا رہی ہوگی اور ان کو (پہلے دنیا میں) سجدے کے لیے (اذان کے ذریعے) بلایا جاتا تھا اور وہ صحیح

کیا تم کو کوئی کتاب خدا کے پاس سے مل گئی ہے جس کو پڑھا کرتے ہو اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ تم کو آخرت میں' جنت میں جو چاہو گے ملے گا اور اس کتاب میں سب تمہارے دل کے خام خیالات مندرج ہیں' اگر کوئی کتاب ہو تو لاؤ اور دکھاؤ۔ کیا اے کافران مکہ! تمہارے لیے کوئی عہد نامے قسم سے تصدیق شدہ رکھے ہیں جن کی قسموں کی پابندی ضروری ہے اور وہ قسمیں ایسی مضبوط ہیں کہ قیامت تک کھنچتی چلی جائیں گی ٹوٹ ہی نہیں سکتیں کہ تم آخرت کے حکمران ہو گے جو چاہو گے وہاں حکم دو گے اور اپنے لیے بے دنیا کے کیے ہوئے جو اچھے کام چاہو گے ان قسموں اور عہدوں کے ذریعے سے لو گے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے پوچھو ان قسموں' عہد ناموں کا جو تمہاری طرف سے خدا پر واجب ہیں' کون ذمہ دار ہے کس پر بار کفالت ہے؟ کیا ان کے معبود بت ان کے حامی کار ہیں ذمہ دار ہیں اگر ایسا ہے تو ہاں لائیں ان کو بلائیں اور قضیہ فیصل کریں اگر یہ سچے ہوں تو لائیں جب یہ نہیں لا سکتے تو یہ جھوٹے ہیں ان کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔

۴۲ تا ۴۳۔ جس دن ساق سے پردہ اٹھ جائے گا (لغت میں ساق پنڈلی کو کہتے ہیں پس اگر یہ مراد ہے کہ خدا کی پنڈلی ظاہر ہوگی تو یہ آیت متشابہات سے ہے جس میں تفویض و تاویل دو قول ہیں یعنی قیامت کے روز مسلمانوں کے اور خدا کے درمیان میں شناخت کی ایک علامت ہوگی۔ کشف پنڈلی کھلنا ساق اس علامت کے ظہور سے کنایہ ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جو چیز چھپی ہوگی وہ ظاہر ہو جائے گی اور دنیا میں جو نظر نہ آتا تھا وہ آنکھوں سے دیکھیں گے یا ساق سے مراد امر شدید ہے یعنی قیامت کی ہولناک دہشت کی حالت) اور کافر میدان حشر میں کہیں گے: اللہ کی قسم! ہم تو مشرک و منافق نہ تھے تب امتحان کے لیے حکم ہوگا کہ اگر مسلمان تھے تو اب سجدہ کرو تب سجدہ کرنے کی طاقت نہ پائیں گے' ان کی پیٹھیں ایسی ہو جائیں گی جیسے لوہے کی تختیاں جو قلعوں میں لگتی ہیں' جو دنیا میں کافر تھے وہاں بھی ان سے سجدہ نہ ہو سکے گا۔ شرم کے مارے آنکھیں اوپر نہ

فَذَرْنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُم

سالم تھے (مگر قصداً نماز نہ پڑھتے تھے اس لیے قیامت میں سجدے کے قابل ہی نہیں رہیں گے) O تو جو اس قرآن کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دیجئے ہم

مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۴﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿۴۵﴾

آہستہ آہستہ انہیں اپنی پکڑ میں جلد لے لیں گے اس طرح کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی O اور میں انہیں ڈھیل دے رہا ہوں بے شک میری خفیہ تدبیر بڑی پکی ہے O

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿۴۶﴾ أَمْ عِندَهُمُ

کیا آپ ان سے کچھ اجرت مانگتے ہیں جس کے تاوان کا بوجھ ان پر پڑ رہا ہے O کیا ان کے پاس غیب (کا دفتر) ہے کہ وہ اس سے

الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ

(وہ باتیں) لکھ رہے ہیں (جن کا ان کو دعویٰ ہے) O تو (اے نبی!) آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار فرمائیں اور (جو اپنی قوم پر جلد عذاب

الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿۴۸﴾ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ — وقف لازم

چاہتے ہیں) اس مچھلی والے نبی (یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہونا جب کہ انہوں نے (اپنے رب کو) اس حال میں پکارا جب کہ غم سے ان کا دل گھٹ رہا تھا

انھیں گی' ذلت و رسوائی برستی ہوگی' بھلائی دیکھنا نصیب ہی نہ ہوگی' پھٹکار اور لعنت ان کے چہروں پر پڑی ہوگی یعنی روسیاہی۔ اس لیے کہ وہ دنیا میں خدا کے سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے' توحید کا ان کو حکم کیا جاتا تھا تو وہ غرور و تکبر کرتے تھے سجدہ نہ کرتے تھے حالانکہ اس وقت وہ ہر طرح صحیح سالم تندرست تھے تو جب دنیا میں سجدہ نہ کیا آخرت کے سجدہ سے بھی محروم ہو گئے۔

۴۴ تا ۴۵- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کچھ خیال نہ کریں ان کافروں کو میرے اوپر چھوڑ دیں' جو اس سچی مقدس کتاب قرآن کی تکذیب کرتے ہیں ہم ان سے بطور استدراج معاملہ کریں گے' ظاہر میں ایسا برتاؤ کریں گے جس کو یہ اچھا مبارک سمجھیں گے حالانکہ وہ ان کے حق میں نہایت ضرر رساں ہوگا اور درجہ بدرجہ مرتبہ بہ مرتبہ ان کو کشاں کشاں اسباب کے سلسلوں میں کھینچ کر دوزخ میں ڈالیں گے۔ اس طریقہ سے کہ ان کو معلوم ہی نہ ہوگا' میں ان کو جلدی نہ پکڑوں گا ڈھیل دوں گا کہ خوب کفر کر لیں پھر خوب عذاب پائیں' میرا عذاب میری پکڑ میری تدبیر نہایت مضبوط اور سخت ہے۔ قرآن کے ساتھ استہزاء والے بہت تھے مگر پانچ ان میں سے نہایت شریر و خبیث تھے جو بروز بدر ہلاک ہوئے۔

۴۶ تا ۴۷- اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر باوجود اتمام حجت ایمان نہیں لاتے' کیا تم ان سے ایمان سکھانے کے بدلہ میں کوئی مزدوری یا انعام مانگتے ہو کہ وہ بوجھ کے مارے دبے جاتے ہیں اور قبول نہیں کر سکتے یا ان کے پاس کوئی غیب کا حکم ہے یعنی لوح محفوظ ہے کہ اس سے وہ اپنے تقدیری احکام جو چاہیں لکھ لیتے ہیں اور تم سے مقابلہ کرتے ہیں' یہ کچھ نہیں بلکہ یہ معاند' ضدی' منحوس ہیں' اپنی ہٹ دھرمی سے ایمان نہیں لاتے' ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں خود ہی خسارے اور نقصان میں پڑتے ہیں۔

۴۸ تا ۵۰- تو اے محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے رب کے حکم پر صابر و شاکر رہیں یعنی ہمارے احکام

مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ

(یعنی مچھلی کے پیٹ میں)O اگران کے رب کی نعمت ورحمت ان کی خبر نہ لیتی توان کو چٹیل میدان میں بُرے حال میں پھینک دیا جاتا O توان کے رب نے

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ

ان کو(ان کی لغزش معاف فرما کر) برگزیدہ کیااوران کو(اپنے) مقرب بندوں میں (ازل سے) شامل کرلیاتھا Oاور جب کافرآپ سے قرآن سنتے ہیں تو

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾

بے شک وہ (کافر) ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ اپنی بدنظر لگا کر آپ کو گرا ہی دیں گے اور کہتے ہیں کہ بے شک یہ دیوانے ہیں O

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾ ع

حالانکہ وہ (قرآن) سارے جہانوں کے لیے صرف نصیحت ہی ہے (تو قرآن سنانے والا نبی دیوانہ کیسے ہوسکتا ہے) O

پہنچانے میں جومصیبت وتکلیف پیش آئے اس کو برداشت کریں اس پر راضی بقضا رہیں اور امور قضاء وقدر سے تنگ دل نہ ہوں جیسے مچھلی والے پیغمبر یونس (علیہ السلام) بن متیٰ تھے کہ صبر کا مرتبہ انجام نہ دے سکے جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو انہوں نے پریشان وحیران تنگ دل ہوکر اپنے رب کو پکارا' اس سے دعا مانگی خدا نے دعا قبول فرمائی۔ اگر خدا کی رحمت و نعمت آکر ان کی دستگیری نہ کرتی اور وقت پر ان کی مدد نہ کرتی تو وہ بیابان جنگل میں ڈال دیے جاتے جو آب ودانہ سے خالی ہوتا اور وہ مذموم و مستحق ملامت ہو جاتے' مگر چونکہ رحمت نے دست گیری کی تو ایسا نہ ہوا' ان کے رب نے توفیق توبہ دی یعنی امت پر عذاب رک جانے کی وجہ سے تنگ دل ہوکر جوشہر چھوڑ کر چلے گئے تھے عذاب نہ آنے پر ان کو شرم محسوس ہوتی تھی یہ لغزش تھی ان کی لغزش معاف ہوئی۔ ان کو اپنا برگزیدہ بندہ بنایا اور اپنے زمرۂ صلحاء میں داخل فرمایا یعنی رسول بنایا' حبیب بنایا' ان کو بڑا مرتبہ عطا فرمایا' ان کو اپنا مقرب بنایا۔

۵۱ تا ۵۲- اے حبیب خدا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! قریب ہے کہ کفار مکہ آپ پر بڑی بڑی نگاہوں سے گھور گھور کر اثر ڈالنا چاہیں گے اور گرانے کا اور پھسلانے کا ارادہ کریں گے یعنی نظر لگائیں گے جس وقت آپ کو قرآن پڑھتے سنیں گے اور بطور فال بد کہیں گے کہ اب یہ شخص مجنون ہوگیا ہے' اس کو دورہ خشک دماغی ہے وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ یہ قرآن اس قابل نہیں کہ ایسی نازیبا تہمت یا فال بد اس کے حق میں کہی جائے' وہ تو تمام عالمین کے لیے کل جن وانس کے لیے عمدہ وعظ ونصیحت ہے اس کو ایسے ناکارہ خیالات سے کچھ ضرر ونقصان نہیں ہوسکتا۔

(۶۹) سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ (۷۸) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۵۲ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ حاقہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں باون آیات' دو رکوع ہیں

اَلْحَاۗقَّةُ ۝۱ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝۲ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝۳

وہ حق ہونے والی ساعت O کیسی حق ہونے والی ساعت ہے (یعنی قیامت) O اور آپ نے کیا جانا کہ وہ کیسی حق ہونے والی ساعت ہے O

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝۴ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا

(قوم) ثمود اور (قوم) عاد نے اس سخت صدمہ والی ساعت کو جھٹلایا O لیکن ثمود تو سخت کڑک سے ہلاک

بِالطَّاغِيَةِ ۝۵ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۶

کر دیئے گئے O رہے عاد تو وہ سخت زناٹے کی آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے O

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى

وہ (آندھی) اللہ تعالیٰ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن لگاتار چلائی تو (اے نبی!) آپ ان لوگوں کو اس

الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷ فَهَلْ

حادثے میں اس طرح بچھڑا ہوا دیکھ رہے ہیں گویا وہ کھجور کے گرے ہوئے ڈھنڈ پڑے ہیں O تو کیا تم اب

سورۃ الحاقۃ

مکہ میں اتری۔

۱ تا ۸- حاقہ بھی عجیب چیز ہے' وہ کیا ہے کیسے اچنبھے کی چیز ہے؟ اے مخاطب! تو کیا سمجھے کہ وہ کیسی انوکھی چیز ہے؟ (حاقہ یعنی روز قیامت جس دن حق باطل کھل جائے گا اور حق حق داروں کو مل جائے گا' حقائق امور مخفیہ ظاہر ہوں گے مسلمان اپنا حق جنت' کافر اپنا حق دوزخ پائیں گے) اس حاقہ قارعہ کی ثمود قوم صالح اور عاد قوم ہود نے تکذیب کی (قارعہ بھی قیامت کا نام ہے اس لیے کہ دلوں کو ٹھونک ڈالے گی' خواب غفلت سے جگائے گی) ثمود تو طاغیہ سے ہلاک کیے گئے یعنی بسبب اپنی سرکشی اور نافرمانی کے اور شرک وکفر کے' یا یہ کہ ان کے غرور اور تکبر نے ان کو شرک پر برانگیختہ کیا اور شرک کے باعث وہ ہلاک ہوئے اور عاد وہ سخت ٹھنڈی ہوا سے مارے گئے یعنی سخت آندھی طوفان بادسرد ("عاتیہ" سرکشی کرنے والی کہ وہ ہوا ان کے سپاہیوں' نگہبانوں کے ہاتھوں روکے نہ رکتی تھی' سات راتیں آٹھ دن کامل برابر ہوا کا طوفان مسلط رہا ایک دم کو نہ رکتا تھا تب وہ ساری قوم کفار مردے ہو کر وہاں پڑی نظر آتی تھی ("فیھا" کی ضمیر "ایام" کی طرف راجع ہے یا "ریح" کی طرف) ایسی لمبی لمبی لاشیں بے حس وحرکت ہزاروں پڑی دکھائی دیتی تھیں جیسے کھجور کے سوکھے خراب کھکل تنے جو جنگلوں میں ٹوٹے پڑے ہوتے ہیں۔ اے دیکھنے والے! آج ان کا کچھ نام ونشان کہیں نظر آتا ہے؟ کوئی باقی نہ رہا سب خاک میں مل گئے' سب کو ہوا اڑا لے گئی۔

تَرٰی لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَ

ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو O اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگوں اور الٹی ہوئی

الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾ ج فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ

بستیوں والوں نے گناہ کیے O تو انہوں نے اپنے خدا کے رسول کا حکم نہ مانا تو ان کو ان کے رب نے

اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لا

بڑی سخت گرفت میں پکڑا O جب کہ پانی حد سے گزر گیا تو بے شک ہم نے تم کو ایک خاص کشتی میں سوار کیا تھا O

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿١٢﴾ فَاِذَا نُفِخَ

تا کہ ہم اس کو تمہارے لیے یادگار (اور باعثِ عبرت) بنائیں اور یہ بات یاد رکھنے والے کان محفوظ رکھیں O پھر جب ایک دم صور

فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ لا وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ

پھونک دیا جائے گا O اور زمین اور پہاڑ دونوں کو (ایک ہی بار) ایک دم اٹھا کر ٹپک دیا جائے گا تو ان کو

فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾ لا فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ لا

ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا O تو اس روز ہونے والی (قیامت) ہو پڑے گی O

۹ تا ۱۰- اور فرعون اور اس کے ساتھ والے جب ایمان نہ لائے تو دریائے نیل کی طرف آئے یا سمندر کی شاخ کی طرف آئے، وہاں آ کر دریائے قہرالٰہی میں ڈوب گئے۔ یا یہ کہ فرعون نے اور اس کے ساتھ والوں نے بڑا گمراہی کا بول بولا، خطا کی بات کہی یعنی شرک کا کلمہ کہا اور اپنے زمانوں کے رسولوں کی نافرمانی کی یعنی موسیٰ علیہ السلام کی اور دوسرے رسولوں کی۔ خدا نے ان سب کو وقتاً فوقتاً سخت ہلاک کرنے والی پکڑ سے پکڑا اور عذاب دیا۔ مؤتفکات بمعنی خسف، وہ گاؤں جو زمین میں دھنس گئے یعنی لوط کی قوم والے ("من قبله" میں دو قرائتیں ہیں، ایک بکسر قاف "قِبله" یعنی "من معه الجنود" ایک قرائت "قَبل" بفتح قاف ہے) یعنی فرعون سے پہلے کی قومیں ہلاک کر دیں۔

۱۱ تا ۱۲- اے آدمیو! اے امت حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب نوح (علیہ السلام) کے زمانہ میں پانی نے جوش کھایا تھا اور بلند ہوا تھا تو ہم نے تم کو نوح (علیہ السلام) کی کشتی میں سوار کر کے بچایا تھا یعنی تم سب حضرت نوح (علیہ السلام) کی پشت میں تھے یہ اس لیے کیا کہ نوح (علیہ السلام) کی کشتی کو ہم تمہارے لیے عبرت اور نصیحت کا ذریعہ بنائیں یا اس کے قصہ کو قرآن میں ذکر کر کے تم کو سمجھائیں اور تم اس قصے کو سن کر شکر ادا کرو اور نصیحت مانو اور یاد رکھنے والے کان سے سچی بات سننے والا کان سنے اور یاد رکھے یا "اذن واعية" سے مراد حافظ و خبردار و فہیم اور یاد رکھنے والا دل ہے جو بات سمجھ کر اس سے نفع لیتا ہے۔

۱۳ تا ۱۸- پس جب صور میں زور سے ایک پھونک ماری جائے ایسی کہ پھر دوبارہ پھونکنے کی ضرورت نہ پڑے

وَّانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ⑯ وَّالْمَلَكُ

اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن وہ شکستہ اور کمزور ہوں گے ○ اور فرشتے اس کے کناروں

عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ

پر اور آپ کے رب کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر

يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ⑰ ۭ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ

اٹھائے ہوئے ہوں گے ○ اس دن تم سب (رب کے حضور) پیش کیے جاؤ گے تم میں سے کوئی چھپنے والی جان

خَافِيَةٌ ⑱ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ

چھپ نہ سکے گی ○ پھر وہ شخص کہ جس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (خوش ہو کر اپنے احباب سے) کہے گا

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ⑲ ج اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ⑳ ج

کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھو ○ بے شک مجھے یقین تھا کہ مجھے اپنے حساب سے ایک دن ضرور ملنا ہے (یعنی میرا حساب ضرور ہوگا) ○

یعنی نفخہ بعث' اور زمین اور پہاڑ ہوا میں اڑائے جائیں اور آپس میں ٹکرا ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں یا یہ کہ زمین پر سے درخت' پہاڑ' مکانات وغیرہ سب چیزیں دور کر دی جائیں اور سارا عالم زیر و زبر ہو جائے تو قیامت واقع ہو گی' آسمان ہیبت رحمان جل جلالہ سے اور ہجوم ملائکہ سے اور ان کے اترنے سے پھٹ جائے گا' وہ اس دن نہایت ضعیف وست و بے قدر ہوگا۔ فرشتے آسمانوں کے کناروں پر بقیہ ٹکڑوں پر ہوں گے یعنی کونوں پر کھڑے ہوں گے تعمیل حکم کے لیے۔ اس دن پروردگار کے عرش عظیم کو آٹھ فرشتے اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوں گے (مروی ہے کہ آٹھ فرشتے ہیں' ہر فرشتے کے چار طرح کے منہ ہیں' ایک آدمی کا سا' ایک نسر طائر کا' ایک شیر کا' ایک بیل کا' بعض کہتے ہیں کہ آٹھ صفتیں فرشتوں کی ہوں گی۔ بعض کہتے ہیں کہ آسمان عظیم کے ملائکہ کروبین ہیں' ان میں سے آٹھ فرشتے اس کو اٹھائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب) وہ دن قیامت کا ہوگا' اس دن خدا کے سامنے پیش کیے جاؤ گے (تین بار ایک بار حساب کے لیے' جواب دہی عذر داری کے لیے' ایک بار دنیا کے لڑائی جھگڑوں کے فیصلے اور قصاص کے لیے' ایک بار نامہ اعمال دیکھنے اور پڑھنے کے لیے کہ وہ اڑ اڑ کر ہاتھوں میں آئیں گے' اچھوں کے سیدھے ہاتھوں میں بروں کے الٹے ہاتھوں میں اور پڑھنے کا حکم ہوگا) اس دن تم میں سے کوئی چاہے کہ کسی گوشہ میں چھپ کر دبا رہے تو یہ نہ ہو سکے گا اور کوئی رہائی نہ پائے گا۔ یا یہ کہ کوئی عمل خدا سے نہ چھپے گا۔ یا یہ کہ جو اعمال مخفی کیے ہوں گے کسی کو خبر نہ ہوگی وہ بھی خدا سب تم پر ظاہر کر دے گا کہ تم نے یہ برائیاں کی ہیں یعنی یہ حساب کتاب کچھ اس لیے نہ ہوگا کہ خدا کو حال معلوم ہو جائے' وہ تو سب جانتا ہے اس سے کیا مخفی ہے بلکہ انصاف کے لیے سب اعمال نامے ظاہر کیے جائیں گے' ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا' ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔ تاکہ فرمانبردار اور نافرمان سب مخلوق ظاہر ہو جائیں۔

۱۹ تا ۲۴۔ جو لوگ اچھے ہوں گے ان کو نامۂ اعمال سیدھے ہاتھوں میں دیے جائیں گے' وہ اپنے اعمال صالحہ پر جو

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوْفُهَا

تو وہ من مانتے دل پسند عیش میں ہو گا O ایسے بلند باغ میں O جس کے (میووں کے) خوشے

دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ

جھکے پڑے ہوں گے O (اور ان سے کہا جائے گا کہ) لو خوب چین سے مزے لے کے کھاؤ پیو ان (نیک کاموں) کے بدلے میں جو تم

الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ

نے گزرے دنوں میں آگے بھیجے تھے O اور وہ شخص جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا:

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾

ہائے افسوس! میرا نامۂ اعمال مجھے نہ دیا جاتا O اور مجھے نہ معلوم ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے O

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾

ہائے! کسی طرح موت ہی میرا فیصلہ کر دیتی O میرا مال بھی میرے کچھ کام نہ آیا O

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ

میری حکومت (اور طاقت) بھی مجھ سے جاتی رہی O (حکم ہو گا کہ) اسے پکڑو پھر اس کے گلے میں طوق ڈالو O پھر اس کو بھڑکتی ہوئی

دنیا میں کیے تھے وثوق کر کے خوش ہو کر فخر سے کہے گا کہ آؤ آؤ پڑھو میری کتاب اس میں کیا کیا ثواب و کرامت لکھا ہے' مجھ کو تو دنیا میں ہی یقین تھا کہ میں ایک نہ ایک دن اپنے رب کو حساب کتاب دینے والا ہوں اور یہ بات پیش آنے والی ہے' پس جو ایسا شخص ہوگا وہ ایسے عیش میں ہوگا کہ اس کی جان اس سے نہایت خوش اور راضی ہوگی جنت بلند مرتبہ بلند پایہ میں۔ اور اس جنت میں پھل میوے لٹکتے ہوں گے کھڑا' بیٹھا' لیٹا سب کے پاس وہ میوے خود بخود ٹوٹ کر آئیں گے' تکلیف اٹھانے کی حاجت نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ جنت میں مسلمانوں سے فرمائے گا کہ میرے مسلمان بندو! میوے کھاؤ نہروں کے پانی پیو' خوشگواری اور سلامتی کے ساتھ رہو کہ اب نہ کوئی دکھ درد ہے نہ موت۔ مبارک ہو' یہ اس کا بدلہ ملتا ہے کہ جو تم نے پہلے دنیا میں اچھے اچھے کام نماز' روزہ وغیرہ و دیگر احکام پر عمل کر کے رکھ چھوڑے تھے۔

۲۵ تا ۳۷۔ اور جو کافر ہوگا اور اس کے الٹے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا تو وہ بداعمالیاں دیکھ کر ہائے وواویلا کرے گا اور حسرت و افسوس سے کہے گا: کاش! یہ کتاب مجھ کو نہ دی جاتی اور مجھ کو خبر نہ ہوتی کہ میرا حساب کتاب کیا ہے' کاش! وہی میرا اگلا مرنا برقرار رہتا اور قبر سے نہ اٹھایا جاتا یعنی مرنے کی تمنا کرے گا اور موت نہ آئے گی۔ افسوس! دنیا میں میں نے مال' روپیہ پیسہ بہت اکٹھا کیا تھا ہائے اس نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا اور عذاب سے نہ بچایا' وہ دنیا کا غلبہ جاتا رہا' سب عذر باطل' دلیلیں بے کار ٹھہریں۔ فرشتوں کو حکم ہوگا کیا دیکھتے ہو لو پکڑو طوق گردن میں ڈال دو پھر اس کو کھینچ کر دوزخ میں داخل کرو'

صَلُّوْهُ ۝٣١ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا

آگ میں دھکیل دو O پھر اس کو ستر گز کی زنجیر میں پرو دو اور

فَاسْلُكُوْهُ ۝٣٢ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝٣٣

جکڑ دو O کیونکہ وہ عظمت والے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا تھا O

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣٤ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ

اور نہ غریبوں کو کھانا کھلانے کی رغبت دلاتا تھا O تو آج اس کا بھی یہاں کوئی دوست

هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝٣٥ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝٣٦ لَّا يَاْكُلُهٗٓ

(مددگار) نہیں O اور دوزخیوں کے زخموں کے پیپ کے سوا (اس کے لیے) کوئی کھانا بھی نہیں O جس کو سوائے

اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۝٣٧ ع فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝٣٨ وَمَا ع ۱ ۳۷ ۵

گنہگاروں کے کوئی نہیں کھائے گا O مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو O اور ان کی بھی جنہیں

لَا تُبْصِرُوْنَ ۝٣٩ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝٤٠ وَّمَا هُوَ

تم نہیں دیکھتے (یعنی سارے عالم کی) O بے شک یہ (قرآن) ایک عزت والے رسول سے ہماری گفتگو ہے O اور وہ کسی

بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝٤١ وَلَا بِقَوْلِ

شاعر کا کلام نہیں ہے تم بہت ہی کم یقین کرتے ہو O اور نہ یہ کسی کاہن

اس کو ایک زنجیر پہناؤ جو ستر گز لمبی ہو یعنی دوزخ کے فرشتے ستر گز کی زنجیر لے کر اس کو جکڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اس زنجیر کو اس کے بدن میں چلاؤ' پاخانہ کی راہ سے داخل کر کے منہ سے نکال لی جائے گی جو بچ رہے گی وہ گردن میں باندھی جائے گی۔ یہ عذاب شدید اس کے اوپر اس لیے ہوگا کہ کافر اللہ پر جو بڑی عظمت والا ہے دنیا میں ایمان نہ لاتا تھا اور خود بخیل تھا اور مسکین ومحتاج کے صدقہ دینے کی دوسروں کو بھی رغبت نہ دلاتا تھا۔ پس آج روز قیامت کوئی اس کا حامی ومددگار عزیز وقریب نہیں جو اس کو نفع دے سکے' نہ آج اس کو کھانا اچھا مل سکتا ہے سوائے غسلین کے یعنی دوزخیوں کا نچوڑا ہوا پیپ وخون اور زرد پانی زخموں سے نکلا ہوا اور اس غسلین کو سوائے خطا کاروں کے اور کوئی نہ کھائے گا یعنی وہ کافروں کو ہی ملے گا' ان ہی کے لیے یہ غذا مخصوص ہے۔ العیاذ باللہ العظیم

۳۸ تا ۴۳۔ اے لوگو! قسم ہے ان اشیاء کی جن کو تم دیکھتے ہو اور ان کی جو تم نہیں دیکھتے (''ماتبصرون'' سے مراد آسمان وزمین وغیرہ ''مالا تبصرون'' سے مراد جنت ودوزخ یا اول سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوم سے

كَاهِنٍؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَؕ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ

کا کلام ہے تم بہت ہی کم غور کرتے ہو O (یہ تو) سارے جہانوں کے رب

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِۙ ﴿۴۴﴾

کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے O اور اگر یہ نبی ہم پر ایک بات بھی (اپنی طرف سے) بنا کر کہتے O

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِۙ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾

تو ضرور ہم ان سے زبردستی قوت سے بدلہ لیتےO پھر ہم ضرور ان کی شہ رگ کاٹ دیتے (مگر نبی سے بناوٹ ناممکن ہے)O

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ

پھر تم میں سے کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا O بے شک یہ (قرآن) ڈرنے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

والوں کے لیے نصیحت ہے O اور بے شک ہم یقیناً جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ (اس کے) جھٹلانے والے ہیں O

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾

اور بے شک یہ (قرآن) کافروں کے لیے حسرت (اور افسوس) ہے O اور بے شک یہ (قرآن) یقینی سچا ہے O

حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہوں) کہ وہ قرآن بے شک ایسے رسول کا قول ہے جونہایت کرامت و بزرگی والے ہیں یعنی اللہ کا کلام جبرائیل حبیب خدا پر لے کر آئے ہیں جو خدا کے سچے رسول ہیں' کرامت و بزرگی والے ہیں۔ کسی شاعر کا جوڑا ہوا خیال نہیں ہے کہ خلاف واقع جوڑ لیا گیا ہو مگر تم بہت کم ایمان لاتے ہو یعنی کسی بات پر ایمان نہیں لاتے نہ تھوڑی پر نہ بہت پر' تم کسی کو نہیں مانتے۔ نہ وہ کاہن کا قول ہے (کاہن وہ شخص جو آئندہ کے امور نظریہ واقع ہونے کا جن کے بتانے کا دعویٰ کرتا ہے) تم بہت کم سمجھتے ہو یعنی کچھ نہیں سمجھتے نہ تھوڑا نہ بہت۔ وہ اللہ کا اتارا ہوا مقدس قرآن ہے' وہ اللہ سارے جہانوں کا پروردگار و خالق ہے۔

۴۴ تا ۵۲- اے اہل مکہ! کیا تم اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر ہمارے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) بقول تمہارے کچھ ہم پر جھوٹ جوڑ لیتے یعنی یہ قرآن ہمارا کلام نہ ہوتا انہوں نے خود آپ لکھ کر ہمارے نام سے دیا ہوتا تو کیا ہم ان سے اس بات کا مواخذہ نہ کرتے' بے شک کرتے' بڑی سخت دارو گیر کرتے' ان کو سزا دیتے' ان کو روکتے' ان کا سیدھا ہاتھ پکڑ لیتے اور ان کو حق و دلیل سے قائل کرتے (یمین کے معنی حجتہ و دلیل اور قوت اور ہاتھ ہیں) اور ان کی دل کی رگ شہ رگ کاٹ ڈالتے یعنی ہلاک کر دیتے' پھر ایسے وقت میں کیا تم میں سے کوئی ان کا روکنے والا بچانے والا ہوتا۔ کوئی نہیں یعنی اس قرآن کی مثل بنانا ممکن نہ ہونا' اس جیسا کلام بنانے سے تمام فصحاء کا عاجز ہونا' مقابلہ کی دعوت کے بعد اور دین اسلام کا روز افزوں ترقی پانا اس کی حقانیت

۲ ع ۱۵ ۶

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝۵۲ ع

تو (اے نبی!) آپ اپنے بلند شان والے رب کے نام کی پاکی بیان فرمائیے (اور منکروں سے کچھ خطرہ نہ کیجئے) ۝

سورۃ المعارج مکیۃ ۷۰ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتہا ۴۴ رکوعاتہا ۲

سورۂ معارج مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چوالیس آیات، دو رکوع ہیں

سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝۱ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے متعلق سوال کیا جو بلندیوں کے مالک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کافروں پر

دَافِعٌ ۝۲ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝۳ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ

واقع ہونے والا ہے، جس کو کوئی ٹالنے والا نہیں ۝ فرشتے اور جبریل اپنے رب کی بارگاہ

وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ

کی طرف چڑھیں گے، (یہ عذاب) اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی

وسچائی کی کافی دلیل ہے، کیونکہ جھوٹے نبی کی ترقی اور اس کا غالب ہونا اور مغلوب نہ ہونا محال ہے ورنہ خدا کی طرف سے سچے اور جھوٹے میں فرق نہ رہے گا جس سے ذات باری تعالیٰ پر عیب کا نقصان لازم آتا ہے۔ (تعالی اللہ عن ذالک) وہ قرآن سچا ہے اور بے شک ان کے لیے جو خدا سے ڈرتے ہیں کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں بڑی غیبی نصیحت ہے۔ اے اہل مکہ! ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں دونوں طرح کے لوگ ہیں بعض تصدیق کرتے ہیں اور بعض تکذیب بھی کرتے ہیں تو جو لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں ان کے لیے یہ قرآن بروز قیامت بڑی حسرت و ندامت کا باعث ہوگا' اس دن افسوس کریں گے' ہائے واویلا مچائیں گے اور کچھ فائدہ نہ نکلے گا۔ اور وہ قرآن بے شک حق و یقین ہے یعنی قرآن میرا کلام ہے' اپنے فرشتے جبرائیل کے ذریعے اپنے بندہ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا' یا یہ کہ حسرت ہونا یقینی ہے۔ پس اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کی تکذیب کا خیال نہ کریں' آپ اپنے پروردگار عظمت والے کے حکم سے نماز پڑھیں' اس کی توحید خوب شائع کریں اور اس کی بڑائی بیان کریں۔

سورۃ المعارج

مکہ میں اتری۔

۱ تا ۵- کافروں نے عذاب کی جلدی کی' اس کی آرزو کی یعنی نضر بن حارث نے کہا کہ الٰہی! ہم اگر کافر ہیں تو ہم پر عذاب بھیج' وہ عذاب جو ضرور واقع ہونے والا ہے اور کافروں کو ملنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ ایسا ہوگا کہ جب عنقریب وہ آئے گا تو پھر اس کو کوئی دفع نہ کر سکے گا' آرزو کرنے والوں کو عذاب کا مزہ مل جائے گا' وہ اللہ کے پاس سے آئے گا جو ذی المعارج ہے یعنی آسمان کا پیدا کرنے والا' درجہ بدرجہ بلندی کا قائم کرنے والا ہے۔ اس کے دربار عزت تک فرشتے اور روح یعنی جبرائیل ایک دن میں چڑھ جاتے ہیں' وہ دن جس کی مقدار اور دنوں کے اعتبار سے پچاس ہزار سال

سَنَةٍ ۝۴ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝۵ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝۶

ہو گی ○ تو (اے نبی!) آپ (ان کافروں کے انکار پر) اچھی طرح صبر کیجئے ○ بے شک وہ (کافر) اسے دور سمجھ رہے ہیں ○

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝۷ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝۸ وَ

اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں ○ جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا ○ اور

تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝۹ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝۱۰

پہاڑ اُون کی طرح ہو جائیں گے (اور ہوا میں اڑتے پھریں گے) ○ اور کوئی دوست کسی دوست کو (دیکھ کر بھی) نہ پوچھے گا'

يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ

گناہ گار چاہے گا کہ کاش! اس دن کے عذاب سے (چھٹنے کے بدلے میں) اپنے بیٹے

يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ۝۱۱ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝۱۲ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ

اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے کو جو اس کو پناہ

تُـْٔوِيْهِ ۝۱۳ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝۱۴ كَلَّا ؕ اِنَّهَا

دیتا ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ دے دے پھر یہ دینا اس کو (عذاب سے) چھڑا دے ○ ہرگز نہیں' بے شک وہ تو بھڑکتی

(کامل) ہے (یعنی اگر کوئی اوپر چڑھے تو اتنے سال لگیں)۔ وہ فرشتے جلد دن بھر میں اس مقام معین پر چڑھ جاتے ہیں' یا یہ مراد ہو کہ عذاب اس دن آئے گا جو پچاس ہزار سال کا ہوگا یعنی روز قیامت کہ اگر سوائے خدا کے کوئی اور حساب خلق کا لینا چاہے تو اتنے سالوں میں لے پائے اور پھر بھی فارغ نہ ہو۔ پس اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صبر کریں اور ان کی گستاخیوں کو برداشت کریں' ان کو برا بھلا نہ کہیں' ان سے نہ لڑیں الگ رہیں۔ بعد میں حکم جہاد اترا اور یہ حکم اپنے وقت کے ساتھ جاتا رہا اور ان کی آرزوئے عذاب پوری ہوگئی کہ روز بدر ان کو خاک و خون میں ملایا گیا اور انہوں نے سزا پائی۔

۶ تا ۱۸۔ یہ کافر عذاب روز قیامت کو بعید از عقل سمجھتے ہیں اور ہم اس کو بہت ہی قریب دیکھ رہے ہیں کہ اب پہنچتا ہے اس لیے کہ جو آنے والی چیز ہے وہ تو ہر آن میں قریب ہوتی جاتی ہے' ایک نہ ایک دن آ ہی جائے گی۔ ما اقرب ماھوات (پھر اس عذاب کا وقت اور حال بتایا) وہ عذاب اس دن ہوگا جبکہ آسمان مثل مہل کے ہو جائے گا' مہل تیل کی تلچھٹ یا پگھلی ہوئی چاندی' اور پہاڑ عھن کی طرح یعنی دھنی ہوئی روئی اور صوف کی طرح ہو جائیں گے۔ اس دن کوئی قرابت والا کسی قرابت والے کی بات تک نہ پوچھے گا' حالانکہ سب آپس میں ایک دوسرے کو دیکھتے اور پہچانتے ہوں گے مگر اپنے اپنے غم میں مبتلا ہوں گے' کسی کو کسی کی پروا ہی نہ ہوگی۔ کافر مشرک ابوجہل یا نضر وغیرہ اس دن آرزو کریں گے کہ کاش! آج کے دن کے عذاب سے چھٹ جاتے اور عزیز' بیٹے' اولاد' زوجہ

لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَ

آگ ہے O کھال اتار لینے والی O وہ ان لوگوں کو بلا رہی ہے جنہوں نے (دین سے) پیٹھ پھیری اور

جَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

منہ موڑا O مال جمع کیا اور حفاظت سے رکھا (اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا) O بے شک انسان بڑا (بے صبر اور) حریص بنایا گیا ہے O جب اسے کوئی (برائی اور)

جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾

تکلیف پہنچتی ہے تو بہت گھبرا جاتا ہے O اور جب اس کو بھلائی پہنچتی ہے (یعنی مال دار ہو جاتا ہے) تو بڑا کنجوس ہو جاتا ہے (خیال کرتا ہے کہ

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ

اب ملے گا ہی نہیں) O مگر نمازی آدمی O جو اپنی نمازیں ہمیشہ پڑھتے ہیں O اور وہ لوگ جن کے مالوں میں

حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ

مانگنے والے اور نہ مانگنے والے خوددار کے لیے ایک معین حصہ ہے O اور وہ لوگ جو

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

انصاف کے دن کو سچ جانتے ہیں O اور وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں O

مونس، سگے بھائی پیارے، تمام قبیلہ کنبہ جو اس کا پشت پناہ تھا، اس کا مایۂ فخر و ناز اس کا ملجا و ماوا تھا بلکہ جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں ان سب کو قربان کر کے بس چلے تو اپنے بدلہ فدیہ دے کر ان کو دوزخ میں جھونک کر آپ عذاب سے چھوٹ جائے اور خدا اس کو عذاب سے نجات دے۔ حالانکہ حاشا وکلا ایسا ہرگز ممکن نہیں نہ ان کو یہ چیزیں مل سکتی ہیں نہ خدا عذاب ہٹانے والا ہے، بے شک بے شک دوزخ لظی ہے (لظی نام ہے دوزخ کا) شوی یعنی آدمی کے بدن گوشت پوست ہاتھ پاؤں کی جلانے والی، پارہ پارہ کرنے والی، کھال کو ہڈیوں سے اتارنے والی، ان کو جلا کر پھونکنے والی ہے، انہوں نے توحید کو پیٹھ دی اور ایمان سے منہ پھیرا، کفر پر مرے، توبہ نہ کی، دنیا اختیار کی دین کی پروانہ کی، مال بہت سا جمع کیا خزانہ جوڑا، حق اللہ کو منع کیا زکوٰۃ ادا نہ کی۔ وہ دوزخ اپنی طرف بلاتی ہوگی، آواز دے گی کہ او منافق! میرے پاس آ، آج مجھ سے نکل کر کہاں جا سکتا ہے، تیرا ٹھکانہ میں ہی ہوں۔

۱۹ تا ۳۵- بے شک آدمی یعنی کافر ہلوع پیدا کیا گیا ہے یعنی تنگ دل، بخیل، حرص والا۔ جب کوئی برائی اس کو پہنچتی ہے سختی و مصیبت تو جزع فزع ہونے لگتی ہے، ہائے واویلا وشور مچاتا ہے صبر نہیں کرتا، جب بھلائی ملتی ہے، مال ومنال اولاد تو ناشکرا ہو جاتا ہے حق اللہ ادا نہیں کرتا۔ مگر اللہ کے سچے بندے ایسے نہیں جو نمازی ہیں، پنج وقتہ نماز پڑھتے ہیں یعنی مسلمان

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ

(کیونکہ) بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں O اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں اور اپنی لونڈیوں باندیوں'

حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

کے سوا اپنی شرمگاہوں کو (سب سے) محفوظ رکھتے ہیں بے شک ان پر

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

کچھ ملامت نہیں O پھر جو لوگ ان دو کے سوا اور کچھ چاہیں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

گے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں O اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کی رعایت

رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ

رکھتے ہیں O اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر (حق و انصاف کے ساتھ) قائم ہیں (کسی کی بھی رو رعایت نہیں کرتے) O اور وہ لوگ

هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِىْ جَنّٰتٍ

جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں (یعنی اس کے ارکان و شرائط پورے ادا کرتے ہیں) O انہی لوگوں کا (مرنے کے بعد) جنت

(پھر ان کا حال بیان کیا) وہ اپنی نمازوں پر مداومت کرتے ہیں۔ رات دن فرائض ادا کرتے ہیں چھوڑتے نہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنے مالوں میں فقیروں' محتاجوں اور محروموں کا حق لازم سمجھتے ہیں یعنی سوائے زکوٰۃ کے سائل اور محروم کو اور بھی کچھ دیتے رہتے ہیں (سائل جو مانگے' محروم وہ جس کا حق کسی وجہ سے اس کو نہ ملا ہو' غنیمت وغیرہ کا حصہ نہ ملا ہو یا اپنے پیشہ اور تجارت اور مزدوری سے عاجز ہو یا وہ جو کسی سے نہ مانگے اور لوگ اس کو فقیر سمجھیں) اور وہ جو روز قیامت اور دوزخ و جنت کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں کہ بے شک پروردگار کا عذاب ایسا ہی ہے کہ اس سے خوف کیا جائے وہ بے خوف نہیں رہتے ہیں کہ پروردگار نے ان کو امان نہیں دی پھر وہ کیوں نہ ڈریں۔ اور وہ پاک دامن لوگ جو حرام کاری سے بچتے ہیں' اپنی شرم گاہوں کو بے جگہ استعمال کرنے سے بچاتے ہیں مگر حلال جگہ یعنی چار بیویاں یا وہ عورتیں بے گنتی جو ان کی مملوک ہیں یعنی ان کی باندیاں ہیں کیونکہ حلال کام میں کوئی ملامت اور گناہ نہیں۔ پس جو سوائے ان کے اور جگہ تلاش کرے گا یعنی حرام کاری کرے گا تو وہ ظالم سرکش ہے سزا پائے گا۔ اور وہ لوگ جو امانت دار ہیں' دین و دنیا کے معاملہ میں اپنے عہد اور وعدوں کو پورا کرتے ہیں' ان کی حفاظت و مراعات کرتے ہیں' خواہ اللہ تعالیٰ سے وہ عہد کیے ہوں خواہ بندوں سے وہ عہد کیے ہوں یا مراد قسم ہے کہ اس کو اس کے وقت تک پورا کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو گواہیوں کو ٹھیک طور سے ادا کرتے ہیں' حق بات چھپاتے نہیں جھوٹ نہیں کہتے اور وہ جو اپنی نمازوں کی پنج وقتہ نہایت

ع ۱ ۳۵ ۷

مُّكْرَمُونَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿۳۶﴾

میں اعزاز و احترام ہو گا ○ پھر ان کافروں کو کیا ہو گیا کہ جو دائیں بائیں سے گروہ کے گروہ

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿۳۷﴾ أَيَطْمَعُ كُلُّ

آپ کی طرف تیز نگاہوں سے گھورتے ہیں ○ کیا ان میں ہر شخص کو طمع

امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا

(اور آرزو) ہے کہ وہ نعمت کے باغوں میں داخل کیا جائے گا ○ ہرگز نہیں، بے شک

خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ

جس چیز سے ہم نے ان کو بنایا ہے اس کو وہ بھی جانتے ہیں (کہ وہ جنت میں جانے کا سبب نہیں)○ تو مجھے قسم ہے سب

وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿۴۰﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا

مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی (یعنی اپنی ذات کی) بے شک ہم اس بات پر قادر ہیں ○ کہ ان سے بہتر لوگ ان کے بدلے میں

مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَ

لے آئیں اور ہم سے نکل کر کوئی نہیں جا سکتا ○ تو (اے نبی!) انہیں ان کی بے ہودگیوں میں پڑے ہوئے اور کھیلتے

حفاظت کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگ جنتوں میں بعزت واکرام رہیں گے، طرح طرح کے تحفے ہدیے ان کو دیے جائیں گے۔

۳۶ تا ۳۹۔ اے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ کی طرف مسخرا پن سے دیکھتے ہیں، دور کھڑے ہو کر سیدھی اور الٹی طرف سے الگ الگ ٹولیاں باندھ کر حلقے جما کر آپس میں مسخرا پن کرتے ہیں۔ کیا ان سب کو اس کی طمع اور آرزو ہے کہ ان میں سے سب کے سب جنت النعیم میں داخل ہو جائیں گے۔ (وہ کہتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو جنت ملے گی تو ہم سب سے پہلے وہاں داخل ہوں گے اس کا رد اترا) حاشا وکلا یہ ہرگز ہونا نہیں، ان کی حقیقت کون نہیں جانتا، ہم نے ان کو اسی چیز سے پیدا کیا ہے جس کو یہ جانتے ہیں یعنی بمقدار نطفہ سے پھر اس پر اتنا غرور کیا ہے ("کلا" یا "بمعنی خفا ہو یا ردھوان کے قول کا) یعنی ایسا نہ ہوگا کہ وہ جنت میں چلے جائیں وہ یقیناً دوزخی ہیں۔

۴۰ تا ۴۴۔ مشارق ومغارب کے مالک پروردگار کی قسم ہے کہ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ ان سب کو دم بھر میں ہلاک کر ڈالیں اور دوسری قوم میں پیدا کر دیں جو نہایت تابعدار اور ایمان والی ہوں، ان سے بہتر ہوں ہم اس بات سے بالکل بھی عاجز نہیں۔ پس اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان مسخروں کو ان کے مسخرا پن میں چھوڑ دو کھیلنے کودنے دو بے ہودہ خرافات باتوں میں مذاق میں عیش کرنے دو یہاں تک کہ وہ دن آئے جس کا ان سے وعدہ ہے۔ وہ وعدۂ عذاب اس دن پورا ہوگا جبکہ یہ لوگ قبروں سے نکل کر آواز کی طرف جلد جلد دوڑیں گے گویا کہ وہ کسی نشان یا جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں اور مارا

يَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ

ہوئے چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی قیامت) O جس دن

يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ

وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا کہ وہ اپنے نشانوں کی طرف لپک

يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ

رہے ہیں O (خوف سے) آنکھیں نیچے کیے ہوئے ہوں گے ان پر ذلت سوار ہو گی'

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۲ ۹ ۸

یہ ہے (ان کا) وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا O

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۲۸ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ نوح مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اٹھائیس آیات' دو رکوع ہیں

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ

بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا (اور فرمایا) کہ (اے نوح!) آپ اپنی قوم کو

مار بھاگے چلے جاتے ہیں۔ اس دن ان کی آنکھیں ذلیل ہوں گی' کوئی بھلائی نظر نہ آئے گی' چہروں پر پھٹکار ذلت نحوست سیاہی برستی ہوگی۔ وہ دن ہوگا جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے' اس دن کفر اور استہزاء کی سزا ملے گی۔ سردی کے الگ مشارق ہیں گرمی کے الگ۔ علیٰ ہذا القیاس مغارب۔ ہر مشرق اور ہر مغرب کے لیے ایک سو اسی (۱۸۰) منازل مقرر ہیں' بعض ایک سو ستر بتاتے ہیں' آفتاب دو دن تک ایک ہی منزل میں طلوع کرتا ہے اور ایک ہی میں غروب ہوتا ہے۔

سورۂ نوح

مکہ میں اتری۔

ا تا ۴- بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا' ان سے کہا کہ جاؤ اپنی قوم کو ڈراؤ دھمکاؤ' خدا کے غصہ اور عذاب کی خبر سناؤ اس سے پہلے کہ ان کو عذاب الیم درد رساں پہنچے یعنی ان کے ڈوبنے سے پہلے ڈراؤ۔ جب نوح (علیہ السلام) ان کے پاس آئے تو کہا: اے قوم! میں تم کو خدا کے غصہ سے بچانے کے لیے آیا ہوں' اس کا قاصد ہوں' اس کا پیغام دے کر ڈراتا ہوں' صاف صاف تمہارے محاورے میں تم کو سمجھاتا ہوں' یہ حکم دیتا ہوں کہ خدا کی عبادت کرو' توحید مانو' اس سے ڈرو' کفر و شرک سے منہ پھیرو' میری اطاعت کرو' میرا حکم میری وصیت و نصیحت مانو۔ اگر تم قبول کرو گے تو خدا تمہاری حالت کفر کے گناہ توحید و توبہ کی برکت سے بخش دے گا اور تم کو ایک وقت معین تک دنیا میں ٹھہرائے گا یعنی عذاب بھیج کر ہلاک نہ کرے گا' اپنی موت مرو گے خوب سمجھ لو کہ اگر انکار کیا تو عذاب پاؤ گے اور اللہ کا عذاب جب آتا ہے تو پھر کسی طرح

أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝١ قَالَ يَٰقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ

ان پر دردناک عذاب آنے سے پہلے (ہمارے عذاب سے) ڈرا دیجئے O انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! بے شک میں تم کو کھلم کھلا

مُّبِينٌ ۝٢ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۝٣ يَغْفِرْ

ڈر سنانے والا ہوں O یہ کہ تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا حکم مانو O (اگر تم میرے کہنے پر چلو گے تو)

لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ

اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ گناہ معاف فرما دے گا اور ایک مقرر میعاد تک تمہیں مہلت دے گا' بے شک

أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝٤ قَالَ

وقف لازم

جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ آ جاتا ہے تو وہ ٹالا نہیں جاتا ہے کاش کہ تم جانتے O (جب قوم نے آپ کا کہنا نہ مانا تو)

رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝٥ فَلَمْ يَزِدْهُمْ

آپ نے (اپنے رب سے) عرض کی کہ اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات و دن (تیرے دین کی طرف) بلایا O تو وہ میرے

دُعَاءِي إِلَّا فِرَارًا ۝٦ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

بلانے سے اور زیادہ دور بھاگے O اور بے شک میں نے ان کو جتنی بار اس لیے بلایا کہ تو انہیں بخش دے

دیر ہو ہی نہیں سکتی وہ ٹلتا ہی نہیں ہے کاش تم جانو اور سمجھو۔

۵ تا ۱۲- حضرت نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس برس (۹۵۰) تک ان کو دعوتِ اسلام دی' طرح طرح سے سمجھایا' انہوں نے ہرگز نہ مانا' ان کی نصیحت قبول نہ کی' جب وہ عاجز ہو گئے اور یقین ہو گیا کہ یہ ایمان نہ لائیں گے تب کہا کہ اے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو توبہ و توحید کی طرف رات دن برابر بلایا مگر ان کو فائدہ نہ ہوا بلکہ میرے بلانے سے ان کی نفرت اور زیادہ بڑھ گئی' ایمان و توبہ سے بھاگتے رہے۔ اے پروردگار! جب میں نے توبہ و توحید کا حکم کیا تاکہ تو ان کو بخش دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں تاکہ میری بات نہ سنیں اور اپنے سر' اپنے چہرے چادروں میں لپیٹ لیے تاکہ نہ میرا منہ دیکھیں نہ میری آواز کان میں پہنچے' سخت ضد اور ہٹ کی' کفر و بت پرستی پر اصرار کیا اور ایک آواز ہو کر سب کے سب پکارنے لگے' سب چیخ اٹھے کہ اے نوح (علیہ السلام)! ہم ایمان نہ لائیں گے' ایمان لانے سے بڑا غرور کیا' سرکشی حد کو پہنچ گئی۔ پھر میں نے نہایت زور سے ان کو بلایا' علی الاعلان بے پردہ چیخ چیخ کر حکم سنایا' کبھی کھلم کھلا مجمع میں کبھی بطور مشورہ تنہائی میں سرگوشی کے طور پر سمجھایا۔ میں نے ان کو بشارتیں بھی دیں' ان سے کہا کہ ایمان لاؤ' کفر و شرک سے توبہ کرو' توحید مانو' استغفار کرو' خدا سب گناہ بخش دے گا وہ مسلمان تائب کے گناہ بخشنے والا ہے۔ وہ ایسا خدا ہے جو آسمان سے بارش رم جھم دھواں دار برساتا ہے' جب حاجت ہوتی رہی رحمت کی دھاریں بہاتا رہا ہے (روایت ہے کہ چالیس برس تک نوح (علیہ السلام) کی بددعا سے پانی نہ

جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ

تو وہ اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونسنے لگے اور اپنے کپڑے اوڑھ (کر منہ چھپا) لیے

وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ

اور (کفر پر) اڑے رہے اور بڑا غرور کیا O پھر میں نے ان کو کھلم

جِهَارًا ۙ ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ ﴿۹﴾

کھلا بلایا O پھر میں نے ان کو (مجلس میں) علی الاعلان خبردار کیا اور (چپکے) پوشیدہ بھی ان سے کہا O

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ

تو میں نے (ان سے) کہا: تم اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے O وہ تم پر زور کی

عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ

بارش بھیجے گا O اور تم کو مال اور اولاد سے امداد و ترقی دے گا اور تمہارے لیے باغ تیار فرما دے گا اور تمہارے لیے

يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۭ ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ ﴿۱۳﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ

نہریں جاری فرما دے گا O (اے لوگو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے ہو O حالانکہ اس نے تم کو

برسا) مگر وہ جب بھی ایمان نہ لائے۔ وہ تم کو مال دیتا ہے' اولاد بڑھاتا ہے۔ (چالیس سال تک نہ کسی آدمی کے نہ کسی جانور کے ان میں سے اولاد ہوئی۔ بعد کو جب اقرار ایمان لانے کا کیا تو یہ سلسلہ کھولا اور حضرت نوح علیہ السلام نے سمجھایا مگر ایمان نہ لائے) وہ خدا تم کو باغات دیتا ہے اور ہزاروں نہریں خوشگوار جاری کرتا ہے۔ (چالیس برس تک نہریں خشک اور کل باغات ویران پڑے رہے پھر بعد کو مینہ برسا مگر وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔ یہ چند چند سال کے عذاب اللہ تعالیٰ نے ان کی تنبیہ کے لیے بھیجے مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا)

۱۳ تا ۱۴۔ نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے لوگو! تم کو کیا ہو گیا کہ خدا سے ڈرتے نہیں' اس کی عظمت اور غلبہ اور حکومت کا لحاظ و پاس نہیں کرتے' اس کا حق عظمت و الوہیت ادا نہیں کرتے حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا اور مرتبہ بہ مرتبہ یہاں تک پہنچایا' پہلے باپوں کی پیٹھوں میں نطفہ تھے' پھر ماؤں کے پیٹوں میں خون جما ہوا' پھر لوتھڑا پھر ہڈیاں جمیں پھر روح پھونکی پھر دنیا میں آ کر کیا کیا انقلاب ہوئے۔ (''رجا'' یا بمعنی خوف ہو یا بمعنی اصل یعنی امید یا بمعنی اعتقاد۔)

اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾

رنگ برنگ کا پیدا فرمایا ○ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اوپر تلے کس طرح بنائے ○

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ

اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو (سارے عالم کے لیے) چراغ بنایا ○ اور

اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَ

اللہ ہی نے تم کو سبزے کی طرح زمین سے اُگایا (پیدا کیا) ○ پھر وہ تم کو اسی میں لوٹا کر لے جائے گا

يُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾

اور تم کو (اسی میں سے) دوبارہ (زندہ کر کے) باہر نکالے گا ○ اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا ○

ع ۲۰ ۹ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ

تاکہ تم اس کے کھلے راستوں میں چلا پھرا کرو ○ نوح (علیہ السلام) نے عرض کی کہ اے میرے رب!

عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾

انہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور انہوں نے ایسے شخص کی پیروی کی جس کے مال اور اولاد نے اس کو نقصان ہی بڑھایا ○

۱۵ تا ۱۶- اے لوگو! تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں کو کیسا قبوں کی طرح سات طبقے ایک کے اوپر ایک بنایا اور چاند کو ان میں نور روشن اور سورج کو سراج یعنی چراغ بنایا کہ بنی آدم زمین میں نفع لیں اور روشنی پائیں اور اپنے کاروبار کریں۔

۱۷ تا ۱۸- اور اللہ نے تم کو زمین سے اگایا ہے یعنی تم کو آدم سے اور آدم کو مٹی سے اور مٹی کو زمین سے پیدا کیا' پھر وہ تم سب کو اسی میں لوٹا دے گا' خاک میں ملا دے گا اور پھر اپنی قدرت سے ایک وقت نکالے گا یعنی قبروں سے بروز قیامت زندہ کر کے اٹھائے گا۔

۱۹ تا ۲۰- اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا بنا دیا تاکہ اس پر سوؤ' لیٹو' رہو سہو' اس پر چلو پھرو' بڑے بڑے راستے کشادہ اس میں نکالو اور آرام پاؤ۔

۲۱ تا ۲۴- نوح (علیہ السلام) نے عرض کی: اے پروردگار! ان کافروں نے میری نافرمانی کی' میں نے جو توبہ و توحید کا حکم دیا اس کو مطلق نہ مانا اور ان کا اتباع کیا جن کو ان کے مال منال آل اولاد اور عزت دنیا کی کثرت نے اور بھی زائد ٹوٹے نقصان اور مصیبت میں ڈال دیا یعنی کفار کے بڑے سردار کہ ان کے پاس جتنا جتنا مال اسباب دنیا میں بڑھتا تھا ویسا ہی ان کا غرور و کفر بڑھتا تھا اور آخرت میں ان کو محرومی ملتی تھی۔ اے پروردگار! انہوں نے ان رئیس کافروں کا حکم مانا اور بہت ہی بڑا مکر گانٹھا اور بڑا بہتان کا بول بولا یعنی شرک کیا اور انہوں نے یعنی دولت مند کافروں نے ان کم درجہ والوں سے کہا کہ

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ

اور کافروں نے بہت بڑا داؤ چلایا O اور وہ (آپس میں) کہنے لگے کہ تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور (خصوصاً)

وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ

وڈ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو ہرگز نہ چھوڑنا O اور (اے میرے رب!)

اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ

بے شک ان بتوں نے بہتوں کو گمراہ کیا ہے اور اے رب! تو (ایسے) ظالموں کو سوائے گمراہی کے اور کچھ زیادہ نہ کر O (لہٰذا) وہ

اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(کافر) اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر ان کو جہنم میں داخل کر دیا گیا تو انہوں نے اللہ کے مقابلے میں اپنا کوئی

اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ

مددگار نہ پایا O اور نوح (علیہ السلام) نے (یہ بھی) بددعا کی کہ اے میرے رب! تو روئے زمین پر کافروں میں سے

الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا

کوئی بسنے والا نہ چھوڑ (یعنی سب کو ہلاک کر دے) O بے شک اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی

خبردار! نوح کے کہنے سے اپنے معبودوں کی عبادت نہ چھوڑنا' وُد اور سُواع اور یغوث اور یعوق اور نسر (یہ ان بتوں کے نام تھے) کی عبادت ہرگز ترک نہ کرنا۔ اے پروردگار! ان رئیس کافروں نے ان بتوں کی عبادت کا حکم دے کر بہتوں کو گمراہ کر دیا یا یہ کہ ان بتوں نے بہت کو گمراہ کر دیا یعنی ان کے سبب سے بہت سے لوگ گمراہ ہو گئے۔ اے پروردگار! اس عبادت اصنام کے بدلے ان کافروں کو ضلالت و گمراہی خرابی و ہلاکت اور بھی زائد کر دے' یہ خوب اچھی طرح بدلہ پائیں' خوب سزا بھگتیں۔ ان کو سوائے گمراہی کی زیادتی اور ہٹ دھرمی کے اور کچھ نہ ملے یعنی تو بہ نصیب نہ ہو۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ کے مقبول بندے جب کفار کی ضد اور ہٹ دھرمی سے تنگ آ جاتے ہیں تو ان کو ایمان لانے سے محروم کروا دیتے ہیں اور دنیا کی زندگی سے محروم کروا دیتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہے۔

۲۵- نوح (علیہ السلام) کی قوم کے لوگ اپنی نافرمانیوں اور گناہوں کے سبب دنیا میں طوفان میں ڈبو دیے گئے پھر آخرت میں دوزخ میں داخل کیے گئے' انہوں نے اپنے لیے عذاب الٰہی سے کوئی بچانے والا نہ پایا جو ان کی مدد کرتا اور بچاتا۔ نعوذ باللہ العظیم من العذاب الالیم۔

۲۶ تا ۲۸- جب اللہ نے نوح (علیہ السلام) کو وحی بھیجی کہ اب ان میں سے کوئی ایمان نہ لائے گا تو نوح (علیہ السلام) نے مایوس ہو کر بددعا دی کہ اے پروردگار! روئے زمین پر کافروں میں سے ایک آدمی بھی بسنے والا باقی نہ رکھ۔ اے پروردگار!

یَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ

اولاد بھی بدکار اور بڑی ناشکری ہی ہو گی O اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور

دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ

ان کو جو میرے گھر میں مومن ہیں اور تمام ایمان دار مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور (کافر) ظالموں

الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع

کوسوائے تباہی و بربادی کے اور کچھ زیادہ نہ کرO

ع ۸/۲ النصف

(۷۲) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (۴۰) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اٰیَاتُهَا ۲۸ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ جن مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں اٹھائیس آیات دو رکوع ہیں

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا

(اے نبی!) آپ فرمایئے کہ میری طرف اس بات کی وحی کی گئی ہے کہ کچھ جنوں نے میرا قرآن پڑھنا کان لگا کر سنا تو (آپس میں) کہنے

سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ یَّهْدِیْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ

لگے کہ ہم نے عجیب و غریب قرآن سنا ہے O جو نیکی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے

اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو یہ زمین میں فساد کریں گے' تیرے ان بندوں کو جو مسلمان ہو گئے ہیں اور جو ارادۂ ایمان رکھتے ہیں بہکائیں گے' ایمان سے روکیں گے اور جو بچہ ان کے ہاں پیدا ہو گا وہ بھی انہی جیسا فاجر کافر مشرک ہو گا' یا یہ کہ جوان ہو کر وہ بچے بھی کافر ہوں گے یا یہ کہ اللہ کے علم تقدیر میں کافر ہوں گے۔ اے پروردگار! ان سب کو مار ڈال۔ (نوح علیہ السلام کو یہ سب باتیں معلوم ہو گئی تھیں' چالیس برس پہلے سے اللہ نے ان کی اولاد پیدا ہونا موقوف کر دی تھی تا کہ طوفان کے وقت کوئی بچہ موجود نہ ہو کیونکہ بچے بے قصور ہوتے ہیں' ان کو غرق کرنا رحمت کے خلاف ہے' چنانچہ جب طوفان آیا تو سب جوان و بالغ سمجھدار کافر و مشرک تھے۔) اور اے پروردگار! مجھ کو بھی بخش دے' میرے ماں باپ کو بھی یعنی جتنے آباء و اجداد مسلمان گزرے ہیں ان کو بھی بخش دے' جو میرے گھر میں ایمان لا کر داخل ہوئے (بیت سے مراد دین و مذہب ہے یا مسجد یا کشتی) اے پروردگار! اور سب مسلمانوں کو بخش دے خواہ مرد ہوں' خواہ عورتیں جو تیری اور تیرے رسولوں کی تصدیق والے ہیں یعنی جو قیامت تک بعد میں آئیں گے اور ظالم کافروں' مشرکوں کو اے پروردگار! سوائے ہلاکت و بربادی و خرابی و محرومی کے کچھ نصیب نہ کر۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی' روئے زمین پر کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑا' سب کو ہلاک کر دیا۔

سورۃ الجن

مکہ میں اتری۔

ا تا ۳۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جنوں کا قصہ بیان کر دیجیے اور کہہ دیجیے کہ میری طرف بذریعہ جبرائیل یہ وحی

نُشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ

اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے O اور بے شک ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے اپنی بیوی بنائی اور نہ

صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ

اولاد (وہ ان تمام باتوں سے پاک ہے) O اور بے شک ہم میں سے بیوقوف اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف جھوٹی

شَطَطًا ۝۴ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى

باتیں بنایا کرتے تھے O اور بے شک ہم سمجھے ہوئے تھے کہ انسان اور جن اللہ تعالیٰ پر ہرگز

اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ

جھوٹ نہ باندھیں گے O اور بے شک آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ

مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

لیتے تھے تو (اس سبب سے) اور بھی ان کا تکبر بڑھ گیا O اور بے شک انہوں نے بھی گمان کیا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو

بھیجی گئی کہ چند نفر جنوں نے اس قرآن کو سنا' سن کر کفر چھوڑا اور مشرف باسلام ہوئے اور اپنی قوم کی طرف ہدایت کو چلے گئے۔ وہاں پہنچ کر اوروں سے کہا کہ اے قوم جن! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا' بڑی کرامت و شرف و بزرگی والا' موسیٰ (علیہ السلام) کی توریت کے بالکل مشابہ (وہ جن یہودی تھے یمن میں جو ایک جگہ نصیبین ہے وہاں کے باشندے تھے) وہ قرآن رشد و ہدایت بخشتا ہے' سیدھا راستہ دکھاتا ہے' کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی دعوت دیتا ہے۔ اے قوم جن! ہم نے جو اس مبارک کلام کو سنا ہم فوراً اس پر اور پڑھنے والے یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کر سکتے یعنی شیطان کی اطاعت نہ کریں گے اور بے شک ہمارے پروردگار کی عظمت و سلطنت وصفت اور بزرگی وغنا نہایت متعالی بلند و برتر ہے جس کی کوئی حد نہیں' اس نے اپنے لیے ہرگز کوئی جورو نہ بنائی نہ بچہ جیسا کہ کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ گمان کرتے ہیں۔

۴ تا ۵۔ اے قوم جن! ہم کا پاگل بیوقوف بھلا کیا کیا خدا پر جھوٹ جوڑتا تھا اور بے ہودہ باتیں بکتا تھا' ادھر ادھر کی جھوٹی خیالی گپیں ہانکتا تھا یعنی شیطان ملعون' ہم بھی دھوکہ میں تھے کہ سمجھتے تھے کہ خدا پر کوئی آدمی یا جن جھوٹ نہ جوڑ سکے گا۔ شاید یہ باتیں جو بے وقوف پاگل یعنی شیطان کہتا تھا اچھی ہوں گی مگر جب قرآن سنا تو حق واضح ہو گیا کہ وہ بالکل کفر کے خیالات تھے لہٰذا ہم قرآن پر ایمان لے آئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

۶ تا ۷۔ اوپر اللہ تعالیٰ نے کلام جن نقل فرمایا تھا اب کفار مکہ سے خطاب کرتا ہے کہ اے کافرو! بہت سے آدمیوں کے جوان مرد جنوں کے مردوں سے پناہ مانگتے تھے' ان سے مدد و استعانت چاہتے تھے' ان آدمیوں نے ان جنوں کو اور بھی گھمنڈ و غرور میں ڈال کر زائد گمراہ کر دیا تھا اور ان کافر جنوں نے بھی یہی خیال کیا تھا جیسا کہ اے کفار مکہ! تم کرتے ہو کہ خدا

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا ○ اور بے شک ہم نے آسمان ٹٹول دیکھا تو اس کو مضبوط

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝۸ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ

نگہبانوں اور آگ کی چنگاریوں سے بھرا ہوا پایا ○ اور بے شک ہم (اس سے پہلے) آسمان میں کچھ

لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹ وَّاَنَّا لَا

موقعوں پر سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے پھر اب جو کوئی سننا چاہتا ہے تو اپنی تاک میں ایک بھڑکتا ہوا انگارا (تارا) پاتا ہے ○ اور بے شک

نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ

اب ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں سے (ان کے رب کی طرف سے) کسی بُرائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ کوئی

رَشَدًا ۝۱۰ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا

بھلائی چاہی ہے ○ اور بے شک ہم میں سے کچھ نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے بھی ہیں، ہم بھی مختلف

طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝۱۱ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ

طریقوں عقیدوں پر ہیں ○ اور بے شک ہمیں یقین ہو گیا کہ ہم زمین میں ہرگز اللہ تعالیٰ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے

مرنے کے بعد کسی کو نہ اٹھائے گا یا یہ کہ کوئی رسول نہ بھیجے گا یعنی اب جنوں میں سے بھی کچھ لوگ جن کو تم معبود و مددگار جانتے تھے مسلمان ہو گئے، انہوں نے توبہ کی اب تم کو بھی چاہیے کہ ایمان لاؤ کفر سے توبہ کرو۔ کفار مکہ جب سفر کو جاتے یا شکار کھیلنے نکلتے تھے یا کسی جنگل میں اترتے تھے اور خوف معلوم ہوتا تھا تو کہتے تھے کہ ہم اس جنگل کے سردار کی پناہ اور امان چاہتے ہیں اس کے پاگل چیلوں سے یعنی چھوٹے جنوں سے لہٰذا وہ جن جو سردار ہوتا تھا بڑا فخر و گھمنڈ کرتا تھا کہ اب میں آدمیوں کا بھی حاکم ہو گیا اور ان پناہ مانگنے والے لوگوں کی یعنی مشرکوں کی حفاظت کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ جن تین طرح کے ہیں، بعض ہوائی کہ وہ نیچے اترتے ہی نہیں، بعض ملے جلے کہ اترتے چڑھتے چلتے پھرتے رہتے ہیں جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں، ایک قسم مثل حیوانات کے ہیں کتوں اور سانپوں اور دیگر جانوروں کی سی شکلیں بناتے ہیں۔

۸ تا ۱۵- اللہ تعالیٰ پھر واقعہ جنوں کی گفتگو کا بیان فرماتا ہے کہ جنوں نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا کہ ہم جو حسب عادت دستور قدیم آسمان تک پہنچے کہ وہاں پہنچ کر خبریں سنیں اور اس کو چھوا تو اس کو مسلح ہتھیار بند سپاہیوں کی فوج سے بھرا ہوا پایا یعنی فرشتے ہزاروں مارنے کو مستعد دیکھے، سخت حفاظت و حراست و حد بندی ہو رہی ہے، بڑے بڑے شہاب چمکدار گرنے والے تارے جو ہم کو جلاتے ہیں اور آسمان کی خبریں نہیں سننے دیتے تیار پائے۔ اس سے پہلے ہم اکثر جایا کرتے تھے، چھپ کر بیٹھتے تھے یعنی ایسا انتظام سرحد کی حراست کا نہ تھا، آسمان پر جا کر چوری سے بیٹھ کر کچھ خبریں سن لیتے تھے یعنی قبل بعثت

وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ

اور نہ بھاگ کر ہم اس کے قبضے سے باہر ہو سکیں گے O اور بے شک جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو

يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا

اس پر ایمان لے آئے اور جو اپنے رب پر ایمان لائے گا تو نہ اس کو کسی نقصان کا خوف ہوگا اور نہ ظلم اور زیادتی کا خوف ہوگا O اور ہم میں سے

الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا

کچھ مسلمان ہیں اور کچھ نافرمان (ظالم) ہیں تو جو اسلام لے آئے انہوں نے بھلائی کا راستہ

رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ

تلاش کر لیا O اور لیکن نافرمان (ظالم) جہنم کا ایندھن بن گئے O اور (اے نبی!) آپ فرمایئے:

حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر اب تو آسمان کے قریب تک کوئی پھٹکنے نہیں پاتا' جو سننے کو جاتا ہے فوراً ایک جلتا ہوا انگارہ اس پر مارا جاتا ہے' چمکتے ہوئے تارے کا گرز فرشتے تاک کر اس پر مارتے ہیں' اس کو ہکالتے ہیں نکالتے ہیں بات سننے تک نہیں دیتے۔ ہم حیرت میں تھے کہ کیا معاملہ ہے' کچھ نہ جانتے تھے کہ اتنی حراست و حفاظت کس لیے ہے' سوچتے تھے کہ گلشن تقدیر میں کیا نیا شگوفہ کھلا ہے؟ نہیں جانتے تھے کہ خدا نے زمین والوں کے لیے کیا ارادہ کیا ہے آیا کوئی برائی کا قصد کیا گیا ہے کہ ہلاک کیے جائیں گے یا پروردگار نے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے کہ کوئی رحمت و برکت نازل کرے گا جو ایسا بندوبست ہے کہ زمین پر آسمان کی خبر نہ آنے پائے۔ اب جب قرآن سنا تو معلوم ہوا کہ اس دین اسلام کی حفاظت منظور تھی یا یہ کہ اب محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا میں تشریف لائے ہیں اور آسمانی خبریں ہم کو ملنا بند ہوگئی ہیں' تو ہم یہ نہیں جانتے کہ آیا ہونا کیا ہے' آیا یہ ہوگا کہ جیسے اگلے پیغمبروں کی تکذیب سے دنیا ہلاک ہوئی یوں ہی خدا کو اب ہلاک منظور ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کافر ایمان نہ لائیں گے اور عذاب نازل ہوگا' یا اللہ نے ہدایت کا ارادہ کیا ہے کہ لوگ مشرف بایمان ہوں گے' خدا کی رحمت اترے گی عذاب نہ آئے گا' ہم خوب تحقیق کر کے مسلمان ہوگئے۔ اب ہم جنوں کی قوم میں بھی دو فرقے ہیں ایک نیک و صالح موحد جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن پر ایمان لائے ایک دوسرے لوگ یعنی کافر۔ اس سے پہلے ہم بھی مختلف طریقوں میں پھنسے تھے' کوئی مذہب حق پر نہ تھا' کوئی یہودی کوئی نصاریٰ کوئی مجوس تھا' اب ہم کو اللہ کا پسندیدہ دین ملا ہے' ہم نے یقین کر لیا کہ اگر ہم ایمان نہ لائے تو ہم خداوند کریم سے بھاگ کر کہیں زمین میں چھپ کر اس کو عاجز نہیں کر سکتے چھپ نہیں سکتے۔ ہم جہاں بھی ہوں اس کے قبضۂ قدرت میں ہی ہیں۔ اس لیے جب ہم نے قرآن سنا کہ حضور نبی کریم پڑھ رہے تھے فوراً مشرف باسلام ہوگئے کہ جو اپنے پروردگار پر ایمان لاتا ہے وہ عمل کے باطل ہونے اور ناقص ہونے سے نہیں ڈرتا۔ اے قوم جن! ہم میں سے کچھ مسلمان ہیں' مخلصین و موحدین ہیں' رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور قرآن کے ماننے والے ہیں اور کچھ قاسط ہیں یعنی نافرمان کافر۔ اب جو اسلام لائے گا' خالص توحید اختیار کرے گا تو سیدھے راستہ پر بہتر مذہب کی طرف متوجہ ہوا اور جو کافر ہے گا وہ جہنم کا ایندھن ہے۔

اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ

مجھ پر یہ بھی وحی ہوئی کہ) اگر وہ جن اور انس سیدھے راستے پر قائم رہتے تو ضرور ہم انہیں پانی سے سیراب کرتے O تاکہ ہم

فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَّ

اس ارزانی کے ذریعے ان کو جانچیں اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے گا تو وہ اس کو سخت چڑھتے ہوئے عذاب میں ڈالے گا O اور

اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ

(یہ بھی وحی کی گئی ہے کہ) مسجدیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کی پوجا نہ کرو O اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کے

عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ؑ قُلْ اِنَّمَآ

ع ۱ (۱۹) ۱۱

بندے (محمد مصطفےٰ ﷺ) اس کی بندگی کے لیے کھڑے ہوئے تو قریب تھا کہ وہ جن ان پر اکٹھے ہو کر بھیڑ لگا دیں O (اے نبی!) آپ

۱۶ تا ۱۷- یہ بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر آدمی ایک طریقہ پر قائم رہتے تو ہم ان کو خوب سیراب کرتے' ارزانی ہوتی' مال ومنال عیش دیتے (یعنی طریقہ اسلام پر یا طریقہ کفر پر دو قول ہیں) تا کہ ہم مال دے کر ان کا امتحان لیں کہ آیا کفر چھوڑتے ہیں یا نہیں اور اسلام پر ثابت قدم رہتے ہیں یا نہیں' شکر کرتے ہیں یا کفران نعمت کہ جو بات ان کے حق میں مقدر ہو چکی ہو وہ اس عالم میں ظاہر ہو اور سب اپنی لکھی ہوئی سرگذشت یعنی تقدیر پر رجوع کریں' اور جو اپنے پروردگار کے ذکر اور توحید و قرآن سے منہ پھیرتا ہے تو خدا اس کو سخت دردناک عذاب میں جلائے گا۔ روایت میں وارد ہے کہ ولید بن مغیرہ مخزومی کی شان میں یہ آیت اتری ''عذاب صعد'' یعنی دوزخ میں چکنے پتھر کا پہاڑ ہوگا' اس پر چڑھنے کا حکم ہوگا' بعض تانبے کا کہتے ہیں' دوزخیوں کو اس پر چڑھا کر جہنم کے گڑھے میں پھینکا جائے گا۔

۱۸- بے شک مسجدیں اللہ کی یاد کے لیے بنائی گئی ہیں' اس کے سوا کہیں کسی کی عبادت نہ کرو بالخصوص مساجد میں' بعض مفسر مساجد سے مراد اعضاء سجود لیتے ہیں دونوں ہاتھ دونوں پاؤں دونوں گھٹنے پیشانی کہ یہ خدا کی بنائی ہوئی ہیں ان سے غیر کو سجدہ نہ کرو۔

۱۹- اور جب خدا کے بندے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی عبادت کے لیے اس کی یاد کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو قریب ہوتا ہے کہ وہ ان پر ہجوم کر کے گھر آئیں اور بھیڑ لگائیں یعنی جب حضرت بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے تو جن آئے اور حضرت کو دیکھ کر اور اپنے مقصود کو پا کر محبت سے تعجب سے قرآن سننے کو' رسول اللہ کا جمال پاک دیکھنے کو جمگھٹ کر کے حضرت کے اوپر جھکے پڑتے تھے گویا حضرت پر فرط شوق میں گر پڑیں گے۔

۲۰ تا ۲۱- اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیجیے کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! اہل مکہ سے کہہ دیں کہ اے لوگو! میں تمہارے نفع نقصان کا حقیقی مالک نہیں کہ خدا کا عذاب آئے تو بغیر اس کی رضا کے تم کو بچالوں' تمہاری قسمت میں ایمان نہ ہو تو میں زبردستی تم کو مسلمان کر دوں' یا تم کو مصیبت میں ڈال دوں۔ نفع اور نقصان کا مالک حقیقی تو خدا ہے ہاں وہ جس کو حکم دے اور قدرت دے تو وہ ہی ٹال سکتا ہے' اس کے حکم سے نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہے۔

اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۰ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ

فرما دیجئے: میں تو اپنے رب کی ہی بندگی کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ میں

ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝۲۱ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ

تمہارے کسی بُرے بھلے کا (بے اذنِ الٰہی مستقل طور پر) مالک نہیں O (اے نبی!) آپ فرما دیجئے کہ) اگر بفرضِ محال میں تم سے غلط بیانی کروں تو)

اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝۲۲ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ

بے شک مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہرگز کوئی نہیں بچا سکتا اور میں اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ نہ پاؤں گا O مگر (میرے ذمہ) اللہ تعالیٰ کا حکم

مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ

اور اس کا پیغام پہنچانا ہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو بے شک اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں

فِیْهَآ اَبَدًا ۝۲۳ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ

وہ ہمیشہ رہے گا O یہاں تک کہ جب وہ (کافر) اس (عذاب) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ان کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا

اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝۲۴ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ

کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی تعداد کم ہے (یعنی مسلمانوں کی یا کافروں کی) O (اے نبی!) آپ فرمائیے کہ میں (اپنی اٹکل

۲۲ تا ۲۳۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کہہ دیں کہ اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو مجھ کو اس کے عذاب سے ہرگز کوئی شئے نہیں بچا سکتی' جب اس نے مجھ کو تبلیغ اسلام و اشاعت دعوت توحید کا حکم دیا ہے تو اب مجھ کو سوائے اس کے کہ اللہ کے احکام پہنچاؤں حق پیغمبری ادا کروں اور کیا جگہ حفاظت کی مل سکتی ہے' کس غار میں کس گوشہ میں چھپ دب کر رہوں کہ خدا نہ دیکھے کوئی جگہ نہیں پس سوائے اشاعت توحید مجھ کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں' یہ کام میں ضرور کروں گا' تمہارا کام اس کو قبول کرنا ہے اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا' توحید نہ مانے گا' رسول کی تبلیغ احکام میں تکذیب کرے گا تو وہ بھی کوئی ٹھکانہ بچنے کا نہ پائے گا' اس کو دوزخ کی آگ ملے گی جہاں کافر ہمیشہ رہیں گے نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔

۲۴ تا ۲۸۔ اے پیارے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان کو اس وقت تک مہلت دو جبکہ عذاب آ جائے' جب یہ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی عذاب الٰہی کو تو اس وقت جانیں گے کہ ضعیف کون ہے' قوی کون' کس کے مددگار کم ہیں کس کے زائد اور وہ زمانہ بھی قریب ہے (کافروں نے جلدی کی تو یہ اترا کہ) اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرما دیں کہ میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ ہے وہ قریب ہے یا یہ کہ اس کے لیے خدا نے ایک وقت معین بنایا ہے کچھ مدت بعد اپنے وقت پر آئے گا۔ عالم الغیب حقیقی تو خدا ہی ہے' وہی وقت نزول عذاب جانے' وہ اپنی غیبی باتوں پر کسی کو بھی مطلع

مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ

سے) نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی قیامت وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے کچھ وقفہ (میعاد) مقرر فرمائے گا ○ (وہی

الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ

ذاتی طور) ہر غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اپنے غیب خاص پر سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کسی کو (کامل) اطلاع نہیں

ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ

دیتا' تو ان (رسولوں) کے آگے پیچھے (فرشتوں کا) پہرا مقرر کر دیتا ہے (تاکہ شیطان وحی میں کچھ ملاوٹ

یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ

نہ کرنے پائے) ○ تاکہ وہ دیکھ لے کہ بے شک ان رسولوں نے اپنے

اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰی

رب کے پیغامات (بے کم و کاست) پہنچا دیئے اور جو کچھ ان کے پاس ہے سب اللہ تعالیٰ

كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ ۹ ۱۲

کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ○

نہیں کرتا مگر رسولوں میں سے جس کسی کو پسند کرتا ہے اور برگزیدہ بناتا ہے کہ ان کو اپنے کارخانۂ قدرت کے بعض اسرار غیب جتنے چاہے بتا دیتا ہے۔ رسول کے آگے پیچھے چوکی پہرا فرشتوں کا مقرر کرتا ہے' وہ دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں کہ شیطان وحی الٰہی میں دخل نہ دے سکے' قوم جن خلل نہ ڈال سکیں تاکہ رسولوں کا کامل یقین قطعی ہو جائے کہ امر رسالت ہمیشہ سے اسی طرح نہایت مضبوطی سے ثابت باقاعدہ چلا آیا ہے' اور سب اگلے رسولوں نے اپنے اپنے وقتوں میں اپنے رب کے پیغام اپنی قوم کو پہنچائے ہیں اور ان کی بھی اسی طرح حفاظت کی گئی ہے' وحی میں کبھی دخل شیطانی نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ یا یہ کہ رسول یہ جان لیں کہ یہ بے شک کلام الٰہی ہے' اس میں دخل و وسوسہ شیطان محال ہے اور فرشتے ہم کو پیغام پروردگار پہنچاتے ہیں اور حفاظت کر رہے ہیں کہ شیطان دخل نہ دے سکے یعنی عالم غیب کے اسرار اپنی آنکھوں سے بخوبی ملاحظہ کرتے ہیں کہ ان کو خوب یقین کامل ہو جائے کہ فرشتوں نے ہم کو بے شک پیغام ربانی پہنچایا۔ یا یہ کہ رسولوں کو عالم غیب کی باتیں اس لیے بتا دیتے ہیں کہ جن وانس ان کی پیش گوئیاں اور غیبی اخبار کو سن کر اور مطابق واقع دیکھ کر ایمان لائیں اور یقین کریں کہ یہ خبریں رسولوں نے وحی سے پہنچائی تھیں وہ سچ نکلیں اور سب احکام و شرائع قبول کریں (اس تقدیر پر "یعلم" بصیغہ مجہول ہوگا) خدا ان سب چیزوں پر احاطہ کیے ہوئے ہے جو فرشتوں کے پاس ہیں اور ہر شئے کو اس نے محفوظ فرما لیا ہے۔ "عدد" بمعنی حفظ ہو یا بمعنی مشہور ہو یعنی گنتی سب کے شمار جانتا ہے۔ ف: واضح ہو کہ علم غیب بالذات و بالاستقلال

(۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳) — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتها ۲۰ رکوعاتها ۲

سورۂ مزمل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں بیس آیات، دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ

اے چادر اوڑھنے والے (محبوب)! ○ رات میں عبادت فرمایا کرو سوائے تھوڑی رات کے ○ آدھی رات یا اس

مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ

سے کچھ کم کرلیا کرو ○ یا اس پر کچھ زیادہ بڑھا دیا کرو اور قرآن مجید خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ○ (اے محبوب!) بے شک ہم آپ پر عنقریب

عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

ایک بھاری بات کا بوجھ ڈالیں گے (یعنی قرآن پاک کا) ○ بے شک رات کا اٹھنا (نفس پر) زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور (رات میں) بات خوب سیدھی (زیادہ مناسب)

قِيْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ

نکلتی ہے (کیونکہ اطمینان اور سکون کا وقت ہوتا ہے) ○ بے شک دن میں تو آپ کو بہت کام رہتے ہیں (اور بڑے مشغلے رہتے ہیں) ○ اور اپنے رب کا نام

اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے مگر اس کی تعلیم اور عطا فرمانے سے اصالتاً انبیاء کو اور تبعاً اولیاء کو بھی حاصل ہوتا ہے یعنی انبیاء کرام کی وساطت اور ان کے ذریعے سے اولیاء کرام کو بھی غیب کا علم حاصل ہوتا ہے۔

سورۃ المزمل

ا تا ۷۔ اے مزمل یعنی اپنے کپڑوں میں یا چادر میں لپٹنے والے محبوب (مزمل سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ اپنے کپڑوں میں نماز کے لیے لپٹے ہوئے تھے اللہ نے اس ہیئت کے ساتھ آپ کو خطاب فرمایا) رات کو نماز میں مشغول رہو خدا کی عبادت میں کھڑے رہو مگر تھوڑی رات کہ اس میں مشغول نہ رہو بلکہ آرام کرو (پھر اس کا بیان کیا کہ) آدھی رات کھڑے ہو کر عبادت کرو یا اس آدھی سے بھی کم کرلو یعنی تہائی رات مشغول عبادت رہو یا آدھی سے کچھ زائد کرو یعنی دو تہائی عبادت کرو (غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب باتوں میں اختیار دیا) آپ رات رات بھر عبادت فرماتے تھے تو اللہ تعالیٰ کو آپ کی مشقت گوارا نہ ہوئی آپ کو کچھ رات آرام فرمانے کی ترغیب دی۔ یہ ہے شان محبوبیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اے محبوب! قرآن کو نہایت آہستگی اور وقار سے کھول کھول کر صاف صاف پڑھو (یعنی ایک یا دو یا تین آیتوں پر وقف کرتے جاؤ یعنی ٹھہرتے جاؤ) ہم آپ پر ایک بڑا بھاری فرمان ڈالنے والے ہیں (یعنی جبرائیل کی معرفت قرآن میں احکام اوامر و نواہی حلال و حرام عذاب و ثواب بیان کریں گے) یا ثقیل سے مراد عظمت والا مراد ہو یا یہ کہ مخالفوں کے اوپر بھاری بار گراں ہوگا مسلمانوں کا راحت جان ہوگا، یا یہ کہ نماز شب میں اس کا پڑھنا اور شب بیداری کرنا لوگوں پر گراں گزرے گا۔ وقت شب عبادت میں کھڑا رہنا بڑی نفس کشی ہے اور ان کے لیے جو خلصاً للہ نماز پڑھتے ہیں وقت عیش و نشاط کا ہوگا، یا یہ کہ قلب کی نرمی و خشوع و خضوع و لطافت کا باعث ہے اور اس کے موافق و مناسب ہے کہ سکون و اطمینان کا وقت ہے اور وہی شب بیداری نہایت ثبات و

رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝٨ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

یاد کیجئے اور سب سے الگ ہو کر اُسی کے ہو رہیے (یعنی ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ ہو جایئے) ○ وہی پورب اور پچھم کا رب ہے

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝٩ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُوْنَ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو آپ اسی کو اپنا کارساز بنائے ○ اور کافروں کی (تکلیف دہ) باتوں پر صبر کیجئے اور انہیں اچھی طرح

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝١٠ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ أُولِي

چھوڑ دیجئے (یعنی ان سے انتقام لینے کا ارادہ نہ کیجئے) ○ اور جھٹلانے والے دولت مندوں کو مجھ پر چھوڑ دیجئے اور انہیں تھوڑی مہلت دیجئے (وہ

النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝١١ إِنَّ لَدَيْنَآ أَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝١٢

بہت جلد اپنی سزا کو پہنچنے والے ہیں) ○ بے شک ہمارے پاس (ان کے لیے) بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ○

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا أَلِيْمًا ۝١٣ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ

اور گلے میں پھنسنے والا کھانا اور درد ناک عذاب موجود ہے ○ جس دن زمین و پہاڑ لرز جائیں گے

سکون والی ہے اور حق قرأت قرآن میں یعنی قرآن کے عمدہ طور سے صاف صاف اور اطمینان کے پڑھنے کے لیے نہایت عمدہ وقت ہے۔ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ رات کو کھڑے ہوا کریں عبادت کیا کریں کہ دنیا کے کاروبار اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے دن کو بہت گنجائش ہے' دن میں آپ کو بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں لہٰذا عبادت کے لیے رات کا وقت بہت مناسب اور اطمینان کا ہے۔

۸ تا ۹۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے پروردگار کے نام کی یاد کیا کریں یعنی اس کے حکم سے نماز پڑھا کریں یا ذکر توحید کیا کریں اور سب سے تعلق چھوڑ کر صرف اسی کی ذات کی طرف ہمہ تن متوجہ رہا کریں یعنی اپنی نماز دعا و عبادت میں اعلیٰ درجہ کا اخلاص کامل ملحوظ رکھیں۔ وہ پروردگار جو مشرق و مغرب کا مالک ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اسی کو اپنا وکیل و رب بنائے رکھیں اور صرف اسی کے بھروسہ پر عبادت کیا کریں۔ یا یہ کہ جن باتوں کا اس نے وعدہ کیا ہے یعنی فتح و نصرت دولت و ثواب ان میں اسی پر بھروسہ رکھیں وہ اپنا وعدہ یقیناً پورا فرمائے گا۔

۱۰ تا ۱۱۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور جو کچھ ان کے جی میں آتا ہے برا بھلا کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور ان کو بھی اچھی طرح چھوڑے رہیں' جزع و فزع کریں تو ان کو کچھ جواب نہ دیں۔ ابھی مجھ کو اور ان جھٹلانے والے مالداروں کو چھوڑ دیں یعنی ان کو میرے حوالے کر دیں یہ مالداری کے گھمنڈ میں آپ کو اور قرآن کو جھٹلاتے ہیں لہٰذا میں ان کو اچھی طرح سمجھوں گا' ان کے گھمنڈ کا علاج کروں گا۔ یہ چند کافر اسلام کے سخت ترین دشمن تھے بروز بدر انہوں نے لشکر کفار کے کھانے وغیرہ کا انتظام اور اہتمام اپنے ذمہ لیا تھا' ان کو تھوڑے دنوں کی مہلت دیجئے' ان کی سزا کا زمانہ بہت قریب آ چکا ہے چنانچہ ان میں سے اکثر بروز بدر ہلاک ہوئے' ان کا نام ونشان باقی نہ رہا۔

۱۲ تا ۱۴۔ ان کے لیے ہمارے پاس طرح طرح کے عذاب تیار ہیں' پاؤں کی بیڑیاں ہیں' زنجیریں' گلے کے طوق' ہاتھ

وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿١٤﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۵

اور پہاڑ (آپس میں ٹکرا کر) بہتی ہوئی ریت کے ٹیلے کی طرح ہو جائیں گے O (اے لوگو!) بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک (عظیم الشان)

شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾

رسول (محمد مصطفٰی) بھیجے ہیں جو تم پر گواہی دینے والے (حاضر ناظر) ہیں جیسے کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے تھے O

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿١٦﴾

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اس کو سخت گرفت سے پکڑا O

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ

پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن (کے عذاب) سے کیسے بچو گے (جو اپنی ہیبت سے)

شِيْبًا ﴿١٧﴾ اِلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۚ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾

بچوں کو بوڑھا کر دے گا O اس دن (کے صدمے) سے آسمان پھٹ پڑے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو کر رہے گا O

کی ہتھکڑیاں ہیں کہ ہاتھ پاؤں گردن سب جکڑے جائیں گے بھاری بھاری زنجیریں پہنائی جائیں گی اور دوزخ ہے جہاں یہ رہیں گے اور ناگوار بہت ہی برا حلق میں اٹکنے والا حلق میں پھنس جانے والا کھانا ہے یعنی بدبودار کانٹوں والا پھل زقوم ہے اور طرح طرح کا عذاب ہے جو دل کو نہایت دردرساں ہوگا یہ باتیں بروز قیامت ہوں گی۔ وہ وہ دن ہے کہ زمین اور پہاڑ ہلا ڈالے جائیں گے، پہاڑ خاک وغبار ریت کا ساٹیلا ہو جائیں گے **مہیل** وہ خاک جس کے اوپر اگر کسی کو چڑھائیں تو وہ پھسل پڑے اس کے نیچے دھنس جائے یعنی ریگ رواں بہہ کر آنے والا ریت کہ اس پر پاؤں پھسلتا ہے اس طرح پہاڑ ہو جائیں گے۔

۱۵ تا ۱۹- اے آدمیو! ہم نے تمہاری طرف اپنے ایک عظیم الشان رسول (حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجے ہیں ان کو تمہارا گواہ اور حاضر و ناظر بنایا ہے قیامت میں تمہارے اعمال کی گواہی دیں گے اور یہ کہ تم کو سب احکام پورے پورے پہنچا دیے تھے جیسے ہم نے پہلے فرعون کے پاس اپنا رسول بھیجا تھا یعنی موسیٰ علیہ السلام۔ فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی موسیٰ (علیہ السلام) کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو نہایت سخت سزا دی اور بری طرح پکڑا یعنی دریا میں غرق کر دیا۔ پس اے اہل مکہ! اگر تم نے دنیا میں کفر کیا ایمان نہ لائے تو پھر روز قیامت کیونکر ایمان لاؤ گے اور کفر و شرک سے اس دن کیونکر بچنا ہوگا عذاب سے کیونکر چھٹکارا ملے گا وہ دن سزا کا ہے حسرت و افسوس کا ہے بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ آدم (علیہ السلام) سے فرمائے گا کہ اے آدم (علیہ السلام)! اپنی اولاد میں سے دوزخ کی غذا اور حصہ نکال کر دوزخ میں بھیجو آدم (علیہ السلام) کہیں گے: کس حساب سے نکالوں؟ حکم ہوگا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے (۹۹۹) دوزخ کو بھیجو ایک جنت کو بھیجو۔ اس دہشت سے بچے غم کے مارے بوڑھے ہو جائیں گے۔ آسمان اس دن کی ہیبت سے پارہ پارہ ہو جائے گا یا فرشتوں کے زمین پر اترنے کے لیے آسمان چیرا

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۟ ع (١٩)

بے شک یہ نصیحت ہے، پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف (آنے کا) راستہ بنا لے ۝

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ

(اے نبی!) بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ بے شک آپ اور آپ کے ساتھ والی ایک جماعت کبھی دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی)

نِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ

آدھی رات کے قریب اور کبھی ایک تہائی (نماز تہجد میں) کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی رات

يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ

اور دن کا (صحیح) اندازہ فرماتا ہے (اے مسلمانو!) اسے معلوم ہے کہ تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا (یعنی تم اس پابندی کو نباہ

عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ

نہ سکو گے) تو اس نے (اپنی مہربانی سے) تم پر توجہ فرما کر یہ حکم دیا کہ اب قرآن مجید میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھ لیا کرو،

مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ

وہ جانتا ہے کہ تم سے کچھ بیمار بھی ہوں گے اور کچھ زمین میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرتے ہوئے

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ ز

سفر کریں گے (یعنی تجارت وغیرہ) اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ

تو جتنا قرآن تم سے آسانی سے پڑھا جائے اتنا قرآن (تہجد میں) پڑھ لیا کرو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو

جائے گا اور خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ یہ سورت قرآن کا بڑا اچھا وعظ و نصیحت ہے، ہم نے اے آدمیو! تمہارے لیے بیان کیا اب اپنے پروردگار کی طرف جو چاہے راستہ لے اور نصیحت مانے، یا یہ کہ جو چاہے توحید اختیار کر کے اللہ تک پہنچنے کی کوشش کرے اور دربار الٰہی کا مقرب بنے۔

٢٠۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار یہ جانتا ہے کہ آپ راتوں کو قریب دو تہائی حصہ کے عبادت میں کھڑے رہتے ہیں اور کبھی آدھی رات عبادت میں کھڑے ہو کر کاٹتے ہیں اور کبھی تہائی رات، یا یہ کہ کبھی آدھی اور کبھی تہائی کبھی تہائی کے قریب یعنی تہائی سے کچھ کم۔ (''نصف ثلثہ'' منصوب بھی ہیں اور مجرور بھی ہیں دونوں قراتیں ہیں) اور ایک

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیتے رہو اور اپنے لیے جو کچھ نیکی آگے بھیجو گے تو اسے اللہ تعالیٰ کے

مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ

نزدیک بہتر اور بڑے ثواب کی چیز پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع ۲ ۱۴

مانگا کرو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے O

(۷۴) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ (۴) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۵۶ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ مدثر مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں چھپن آیات دو رکوع ہیں

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ﴿۳﴾ وَ

اے چادر اوڑھنے والے (نبی)! O کھڑے ہو جایئے پھر (لوگوں کو) ڈرایئے O اور اپنے رب کی ہی بڑائی بیان کیجیے O اور اپنے کپڑے پاک رکھیے

گروہ ان میں کا جو آپ کے ساتھ ہے یعنی صحابہ کرام اہل اسلام آپ کے ساتھ شب بیداری کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رات و دن کی گھڑیوں کو خوب جانتا اور اندازہ کرتا ہے' وہ جانتا ہے کہ تم سے رات کی گھڑیوں کی اچھی طرح حفاظت نہ ہو سکے گی یا یہ کہ نماز شب جو آپ پر مقرر رکھی گئی ہے آپ سے بالالتزام ادا نہ ہو سکے گی اس لیے اللہ تعالیٰ نے حکم معاف کر دیا اور تم پر رحمت سے متوجہ ہوا' اب تم جتنا چاہو قرآن میں سے رات کو پڑھ لیا کرو کوئی پابندی نہیں سو آیت یا اس سے زائد یا سو کی بھی قید نہیں جتنا ہو سکے پڑھ لیا کرو وہ جانتا تھا کہ تم میں طاقت نہیں اس لیے کہ تم میں بہت لوگ بیمار ہوں گے' شب بیداری کی حفاظت نہ رکھیں گے بہت ایسے ہوں گے کہ زمینوں میں سفر کرتے پھریں گے۔ تجارت وغیرہ کے لیے جنگلوں کے سفر کریں گے اور اللہ کا فضل تلاش کریں گے یعنی رزق وغیرہ اور ان پر قیام لیل مشکل ہوگا۔ بہت لوگ خدا کی راہ میں لڑائیاں لڑنے والے ہوں گے پس اے مسلمانو! جو تم کو سہل معلوم ہوا تنا قرآن پڑھو' نماز پنج وقتہ باوضو رکوع و سجود اور احتیاط اوقات ادا کرو' مالوں کی زکوٰۃ دو اور خدا کو سچے دل سے خالص نیت سے قرض حسنہ بھی دیا کرو یعنی صدقہ و خیرات دیا کرو' نیکی کے کاموں میں مال لگاؤ' جو اپنے لیے اس زندگی' دنیا میں کار خیر کر جاؤ گے' صدقہ و خیرات دو گے' اعمال صالحہ کرو گے وہ پاؤ گے' وہ خدا کے پاس جمع رہے گا' اس کا ثواب ملے گا' وہ اس مال سے جو تم دنیا میں چھوڑ جاؤ گے اللہ کے پاس بہت بہتر ہوگا اور اس کا فائدہ وہاں تم کو بہت ملے گا' بڑا ثواب پاؤ گے۔ اے مسلمانو! حکم الٰہی بجا لاؤ' خدا سے گناہوں کی معافی مانگو' بے شک اللہ غفور رحیم ہے' جو توبہ پر مرے گا اس کو ضرور بخش دے گا' جو سچے دل سے توبہ کرے گا اس کو بخش دے گا۔

سورۃ المدثر

۱ تا ۷- اے کپڑوں میں لپٹنے والے چادر اوڑھنے والے محبوب! اٹھیے (حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کپڑوں میں

ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾

اور بتوں سے (اور ہر قسم کے میل کچیل سے) دور رہیے ○ اور زیادہ بدلہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کیجئے (بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ﴿۸﴾ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ

احسان کیجئے) ○ اور اپنے رب (کی خوشی) کے لیے صبر کرتے رہیے ○ پھر جب کہ (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا ○

يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِي وَمَنْ

تو (منکروں کے لیے) وہ دن سخت مشکل کا ہو گا ○ کافروں پر آسان نہ ہو گا ○ اسے مجھ پر

خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ﴿۱۲﴾ وَبَنِينَ

چھوڑیئے جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ○ اور میں نے اس کو بڑھنے والا مال دیا ○ اور سامنے حاضر رہنے والے

شُهُودًا ﴿۱۳﴾ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿۱۵﴾

بیٹے بھی دیئے ○ اور اس کے لیے ہر قسم کی تیاری کی ○ پھر وہ حرص کرتا ہے کہ میں اس کو اور زیادہ دوں ○

كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿۱۶﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿۱۷﴾

ایسا ہرگز نہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے ○ قریب ہے کہ میں اس کو (آگ کے) صعود پہاڑ پر چڑھاؤں گا ○

لپٹ کر سو گئے تھے اسی ہیئت سے اللہ نے آپ کو یاد کیا خطاب فرمایا کہ) اے محبوب! اٹھیے پس لوگوں کو ڈرایئے' توحید کی طرف بلایئے' اپنے پروردگار کی بڑائی عظمت کا ڈنکا بجایئے' اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے یعنی لوگوں کے دلوں کو بری باتوں سے پاک رکھو غدر خیانت مکر وغیرہ سے غرور وتکبر والوں کی طرح بڑے بڑے لمبے کپڑے نہ پہنو یا یہ کہ کپڑوں کو نماز کے واسطے اور ویسے بھی نجاسات ظاہرہ سے پاک رکھو اور رجز کو چھوڑ دو (یعنی وہ چیز جو گناہ کا باعث ہو اس کے پاس نہ جاؤ) اور کسی پر احسان اس لیے ذکر نہ کرو کہ وہ اس کے بدلہ میں تمہیں بہت کچھ دے یعنی تھوڑا دے کر بہت سا لینے کا قصد نہ کرو' یا یہ کہ تم جو کام خدا کی مرضی کے لیے کر رہے ہو تبلیغ رسالت وغیرہ تو ان کاموں کا احسان نہ جتاؤ' ان کو بہت نہ سمجھو کہ ہم نے خدا کا کام بہت کر لیا ہے۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو اور ان میں جو مشقت و مشکل پیش آئے اس پر صبر کرو' اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔

۸ تا ۱۰- پس جس دن ناقور یعنی صور میں پھونک ماری جائے گی یعنی نفخہ بعث دوسری مرتبہ والا تو وہ دن کافروں پر نہایت ہی سخت مصیبت والا ہوگا کچھ آسان نہ ہوگا۔

۱۱ تا ۱۷- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھ کو اور اس شخص کو چھوڑ دیں جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا یعنی جب دنیا میں آیا تو اکیلا تھا نہ مال تھا نہ اولاد نہ عزت یعنی ولید بن مغیرہ وغیرہ اس کو اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے اور حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ

بے شک اس نے (ہمارا کلام سن کر) کچھ سوچا اور (دل میں) کوئی تجویز ٹھہرائی (تو اس پر لعنت ہو) O اور وہ غارت ہو جائے اس نے

كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ

کیسی تجویز ٹھہرائی O پھر وہ غارت ہو اس نے کیسی تجویز ٹھہرائی O پھر اس نے (نظر اٹھا کر) دیکھا O پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا O پھر پیٹھ پھیر لی

وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ

اور (ماننے سے) تکبر کیا O پھر کہنے لگا: یہ تو وہی جادو ہے جو اگلوں سے سیکھتے چلے آتے ہیں O ہو نہ ہو

اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

یہ تو آدمی کا ہی کلام ہے O عنقریب میں اس کو جہنم میں دھنسا دوں گا O اور (اے سننے والے!) تو کیا جانے کہ دوزخ کیا ہے O

سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ

نہ باقی رکھے گی نہ جسم پر گوشت پوست چھوڑے گی (بلکہ سب کو جلا کر بھسم کر دے گی) O وہ جلا کر آدمی کی کھال اتار لیتی ہے O (اور) اس پر

سے فرماتا ہے کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس کی باتوں کا غم نہ کریں اس کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو میں دیکھ لوں گا۔ پھر اس کو میں نے مال دیا' بڑھتی دولت عطا کی ہر طرح سے زائد ہی ہوتا رہا' طرح طرح کے مال و منال عیش و عشرت دنیا کی نعمتیں تھیں' نو ہزار مثقال چاندی خزانہ میں جمع تھی اور فرزند دیے جو ہر وقت باتفاق و شوکت حاضر رہتے تھے' دس بیٹے تھے فرمانبردار دنیا کے لائق' میں نے اس کے لیے نعمت دنیا خوب' تو برتو خوب ترتیب سے پھیلا دی جیسے بچھونا بچھایا جاتا ہے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا اس پر بھی وہ گناہ اور کفر کرتا ہے' پھر اس کی آرزو رکھتا ہے کہ میں اس کی عزت و دولت زائد کروں گا۔ ہرگز اب ایسا نہیں ہونا۔ (لکھتے ہیں کہ اس دن سے اس کا مال کم ہونا شروع ہو گیا ایک پیسہ بڑھنا کیسا) وہ سرکش ہے' ہماری آیتیں ہمارے رسول و کتاب کا دشمن جھٹلانے والا ہے' عنقریب اس کو چڑھائی پر چڑھاؤں گا دوزخ میں پہاڑ ہے چکنا بعض کہتے ہیں کہ تانبے کا ہے اس پر چڑھنا نہایت دشوار ہے' اس پر وہ چڑھایا جائے گا اور پر سے کھینچا جائے گا نیچے سے مار مار پھینکا جائے گا۔

۱۸ تا ۳۰۔ اس شخص نے یعنی ولید نے قرآن کے بارے میں خوب فکر کی اور انکل لگائی اور خیال پکا کر مقرر کر لیا (کہ معاذ اللہ وہ جادو ہے) پس مر جائے یہ شخص اور پھٹکار ہو اس پر کیسا برا اور جھوٹا اندازہ کیا پھر اس پر مکرر لعنت ہو کہ برا اندازہ کیا' پھر اس نے غور کیا پھر منہ کو سکوڑا' پیشانی پر بل ڈالے' تیوری چڑھائی' اسلام سے منہ پھیرا' غرور و تکبر کیا آخر کار یہ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو قرآن پڑھتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں' خدا کا کلام نہیں یہ تو جادو ہے جو جادوگروں سے روایت کیا جاتا ہے (یعنی مسیلمہ کذاب سے جو یمامہ میں رہتا تھا یا جبر و یسار سے) یہ تو آدمیوں کا جوڑا ہوا کلام ہے یعنی جبر و یسار کا بنایا ہوا۔ عنقریب اس کافر کو سقر میں پہنچاتا ہوں' اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! جانتے بھی ہو کہ سقر کیا چیز ہے؟ بڑی سخت لپٹ والی آگ ہے' رکنا بجھنا نہیں جانتی' لگے لپٹے کو چھوڑتی ہی نہیں ہر چیز کو گوشت و ہڈی کو کھا لیتی ہے' جب بار بار زندہ کیے جائیں گے دوبارہ

عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ص وَّمَا جَعَلْنَا

انیس (داروغہ) مقرر ہیں ○ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے ہی مقرر کیے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد صرف کافروں کی

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

آزمائش کے لیے رکھی ہے تاکہ اہل کتاب یقین کر لیں اور ایمان داروں کے ایمان زیادہ (پختہ) ہو جائیں

الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اور اہل کتاب اور ایمان داروں کو کوئی شک نہ رہے اور اس لیے کہ جن کے دلوں میں (نفاق

وَالْمُؤْمِنُوْنَ لا وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَا

کی) بیماری ہے اور کافر یہ کہیں کہ اس اچنبھے کی بات سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصد ہے اسی طرح جسے چاہتا

ذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ط كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ

ہے اللہ تعالیٰ گمراہی میں چھوڑتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ط وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ط وَمَا هِيَ

اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا (خودبخود) کوئی نہیں جانتا ہے اور یہ (آیات) تو انسان کے

کھائے گی یونہی عذاب رہے گا' منہ کو کالا کرنے والی جھلسنے والی بدنوں کو کوئلہ بنانے والی ہے (سقر چوتھا دروازہ دوزخ کا اس سقر پر انیس فرشتے محافظ دربان ہیں) بعض "ثم نظر" کے یہ معنی کہتے ہیں کہ حضرت کے اصحاب کرام نے ولید کو اسلام کی طرف بلایا اور کہا "ھلم الی الخیر یا ابن المغیرہ" اس نے آنکھ بھویں چڑھائیں' اصحاب پاک کو نظر حقارت سے دیکھا اور نہایت غرور کیا اور قرآن کو جھٹلایا۔

۳۱۔ ہم نے دوزخ کے داروغہ حاکم دوزخیوں کے اوپر مسلط سوائے فرشتوں کے اوروں کو نہیں کیا اور ہم نے ان کی گنتی جو انیس بتائی تو اس میں ان کے لیے جو کافر ہیں بڑا فتنہ اور امتحان ہوا (جب یہ اترا کہ انیس فرشتے دوزخ کے اوپر مسلط ہیں تو کافر ہنسے اور کہا کہ اتنے تھوڑے سے کیا کر لیں گے۔ کلدہ بن اسد جو بڑا پہلوان تھا اس نے کافروں سے کہا کہ سترہ کو میں اکیلا بہت ہوں' دس پیٹھ پر رکھ لوں گا اور سات سینہ پر' کل دو رہ گئے ان کو تم سب مل کر پکڑ لینا تم بہت ہو) ہم نے قرآن میں یہ اس لیے بیان کیا تاکہ وہ لوگ جو کتاب آسمانی پہلے سے دیے گئے ہیں یعنی یہود عبداللہ بن سلام وغیرہ یقین کر لیں کہ قرآن بے شک خداوند کریم کا سچا کلام ہے اور وہ جو مسلمان ہیں ان کا ایمان اور بھی زائد ترقی پا جائے اور اہل کتاب کو اور مسلمانوں کو ذرا بھی شک باقی نہ رہے۔ اور نفاق والے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جو کافر ہیں یعنی کفار مکہ یا عناد والے یہود و نصاریٰ وہ کہیں کہ اللہ نے اس مثل کے بیان کرنے سے کیا ارادہ کیا؟ انیس فرشتوں کا ذکر کیا اتنے تھوڑے سے کیا کام دیں گے'

اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾

لیے سراپا نصیحت ہی ہیں O ہاں ہاں چاند کی قسم! O اور رات کی جب کہ وہ پیٹھ پھیرے O

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيْرًا

اور صبح کی قسم جب کہ وہ روشنی پھیلا دے O بے شک دوزخ انسان کے ڈرانے ہی کو

لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾

ایک بڑی چیز ہے O اس کے لیے جو تم میں سے (نیکیوں میں) آگے بڑھنا چاہے یا (نافرمانی کر کے) پیچھے رہے (اور جہنم میں جا گرے) O

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾

ہر جان اپنے کیے ہوئے اعمال کے سبب گروی ہے O مگر سیدھی طرف والے O

ہاں خدا کی قدرت کے بھی کارخانے ہیں' اس طرح جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے جس کو اہل جانتا ہے پسند فرماتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ قرآن کی امثال سے بعض کو گمراہ ٹھہرایا بعض کو راہ راست دکھائی اور خدا کے لشکروں کی خبر سوائے اس کے اور کون جانے کہ کتنے فرشتے کل ہیں۔ اور وہ یعنی سقر آدمی کے لیے بڑی نصیحت ہے کہ اس سے ڈریں' عبرت پکڑیں' توبہ کریں' ایمان لائیں' توریت میں بھی لکھا تھا کہ انیس فرشتے ہیں دوزخ کے کارکن اور وہی قرآن میں اترا' اس سے اہل کتاب کو یقین ہوا اور مسلمانوں کا یقین اور زائد ہوا مگر معاند ضدی ہٹ دھرم کافر جو چاہتے بکتے رہے۔

۳۲ تا ۳۷۔ ہاں بے شک قسم ہے چاند کی اور رات کی جبکہ جانے لگے اور صبح کی جبکہ آنے لگے اور جہان میں روشنی پھیلانے لگے کہ وہ یعنی سقر ایک بڑی عبرت ناک چیز ہے' بہت سی چیزوں میں سے یعنی دوزخ کے سات دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے (۱) جہنم' (۲) سقر' (۳) لظٰی' (۴) حطمہ' (۵) سعیر' (۶) جحیم' (۷) ہاویہ' آدمیوں کے لیے بڑی ڈراونی چیز ہے ان کو چاہیے کہ ڈریں (یا یہ ندا حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہو) اور اول سورت میں جو "قم فانذر" ہے اس سے علاقہ رکھتا ہو یعنی تم اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! نذیرا للبشر ہو' اور یہ قرآن نصیحت ہے ہر اس شخص کے لیے جو ان میں سے آگے یا پیچھے ہونا چاہے یعنی سب کے لیے مسلمانوں اور کافروں کے لیے نصیحت ہے اب خواہ کوئی خیر کی طرف بڑھے' شر سے ہٹے' مسلمان ہو جائے یا شرک کی طرف آئے اور خیر سے بھاگے' کافر ہو جائے اس کو اختیار ہے۔

۳۸ تا ۴۸۔ جتنے کافر ہیں وہ سب کفر کے بدلے جس کو انہوں نے دنیا میں کمایا تھا دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ پھنسے رہیں گے مگر مسلمان جنت والے کہ وہ ایسے نہیں بلکہ وہ باغوں میں خوش ہوں گے' کافروں سے نام لے کر پوچھیں گے کہ اے کافرو! تم کو دوزخ میں کس نے داخل کر دیا؟ وہ کہیں گے کہ ہم دنیا میں مسلمانوں میں سے نہ تھے۔ ان میں سے نہ تھے جو نماز پڑھتے تھے' فقیروں کو کھانا کھلایا کرتے تھے یعنی اہل زکوٰۃ و صدقہ میں سے نہ تھے' اہل باطل کے ساتھ یعنی کافروں کے ساتھ کفر میں گھسے رہتے تھے' کفر کے خیالات پکاتے تھے' روز حساب روز قیامت کا انکار کرتے تھے کہ وہ کوئی شئے نہیں' یہاں تک

فِیْ جَنّٰتٍ ڛ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ

باغوں میں ہوں گے' وہ مجرموں سے دریافت کریں گے ○ کہ تمہیں دوزخ میں کیا

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ

چیز لے گئی ○ وہ (افسوس سے) کہیں گے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے ○ اور نہ مسکینوں کو

نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىِٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾

کھانا کھلاتے تھے ○ اور ہم بے ہودہ باتیں سوچنے والوں کے ساتھ بے ہودہ باتیں سوچا کرتے تھے ○

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾

اور ہم انصاف کے دن کو بھی جھٹلاتے رہے ○ یہاں تک کہ ہم کو موت آئی ○

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ

تو انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ کام نہ دے گی ○ تو ان کو کیا ہوا

التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾

جو نصیحت (قرآن) سے اس طرح منہ پھیر لیتے ہیں ○ کہ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہیں ○

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

جو شیر سے بدک کر بھاگ رہے ہیں ○ بلکہ ان میں سے ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ کھلی کتابیں (بغیر وسیلہ نبی کے

کہ ہم کو موت آئی اور کفر ہی پر ہم مرے۔ تو ایسے لوگوں کو یعنی کافروں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہ دے گی یعنی رسول وفرشتے اولیاء کرام ایسوں کی سفارش نہ کریں گے۔

۴۹ تا ۵۶- ان اہل مکہ کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ کیوں بچی اچھی نصیحت یعنی قرآن سے انکار و روگردانی اختیار کرتے ہیں۔ اس سے یوں بھاگتے ہیں کہ گویا کہ وہ بھاگنے والے وحشی گدھے ہیں ("مستنفرۃ" بصیغہ فاعل ومفعول دونوں ہیں یعنی بھاگنے والے اور بھگائے گئے شیر کو دیکھ کر بھاگنے والے ("قسورۃ" شیر یا جماعت تیر اندازوں کی یا مردان پہلوان کا گروہ) بلکہ یہ کافر چاہتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کو الگ صحیفے دیے جائیں پھیلے ہوئے (کافر کہتے تھے کہ ہم جب ایمان لائیں گے کہ ہم سب پر ایک ایک صحیفہ آسمان سے اترے جس میں ہر شخص کا گناہ اور اس کی توبہ وسند بخشش لکھی ہو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا' اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ آخرت کے قائل نہیں ہیں' اس سے ڈرتے نہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک یہ قرآن تو سراپا نصیحت و وعظ الٰہی ہے کوئی زبردستی نہیں جو چاہے اس سے فائدہ لے اور نصیحت مانے' اور وہ

أَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ

اس کے ہاتھ میں) دے دی جائیں O ایسا ہرگز نہ ہو گا بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے ہی

الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾ وَمَا

نہیں ہیں O ہاں ہاں بے شک یہ (قرآن) سراپا نصیحت ہے O پھر جو کوئی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے O اور وہ

يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى

نصیحت نہیں مانیں گے مگر جب کہ اللہ ہی چاہے (تو ان کو زبردستی منوا دے) وہی اس کا مستحق ہے کہ

وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع ۲

اس سے ڈرا جائے اور مغفرت فرمانا بھی اسی کی شان ہے O

(۷۵) سورۃ القیٰمۃ مکیۃ (۳۱) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۴۰ رکوعاتہا ۲

سورۂ قیامت مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں چالیس آیات دو رکوع ہیں

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾

مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے O اور نفس لوامہ یعنی اس شخص کی قسم ہے جو اپنے اوپر بہت ملامت کرتا ہے (اور پشیمان ہوتا ہے) O

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ (اس کے مرنے کے بعد) ہم اس کی ہڈیاں ہرگز جمع نہ کریں گے O کیوں نہیں بلکہ ہم اس بات پر قادر ہیں

لوگ بے (بغیر) خدا کے چاہے ہرگز نصیحت نہ مانیں گے اور فائدہ نہ لیں گے یعنی ہدایت و گمراہی خدا کے ہاتھ ہے جس کو چاہے ہدایت دے جس کو چاہے گمراہی میں چھوڑ دے۔ وہ مالک ہے وہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کے لیے تقویٰ کیا جائے اس سے لوگ ڈریں اور اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ ڈرنے والوں کو اپنے فضل و رحمت سے بخشے اور جہنم سے بچائے۔

سورۃ القیامۃ

ا تا ۴۔ قسم ہے روز قیامت کی کہ وہ آ کر رہے گا اور قسم ہے اس جان کی جو روز قیامت اپنے اوپر ملامت و نفرین کرے گی کہ وہ ضرور قیامت میں اپنے کو ملامت کرے گی (اچھے لوگ جن سے اعمال صالحہ میں تساہل و غفلت اور کمی ہوئی ہوگی وہ حسرت کریں گے کہ کاش! ہم نے دنیا میں اور بہت سے نیک کام کر لیے ہوتے تو اور ثواب زیادہ پاتے۔ فاسق فاجر نفرین کریں گے کہ کاش! ہم گناہ نہ کرتے' یہ روز سیاہ مصیبت نہ دیکھتے۔ یہ اس وقت ہوگا جبکہ سب اپنے کاموں کا ثواب عذاب دیکھیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ نفس لوامہ سے مراد وہ نفس ہے جو دنیا میں اپنی برائیوں پر نادم ہوتا ہے' اپنے کو نفرین و

عَلٰٓی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ۴ بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ

کہ اس کے جوڑوں کو ٹھیک کر دیں (اور اس میں جان ڈال دیں) ○ بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ اس (اللہ) کے سامنے دل کھول کر بدی کرے ○ (گناہوں کے

اَمَامَهٗ ۵ یَسۡـَٔلُ اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَةِ ۶ فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۷

نشے میں مست ہو کر مذاق سے) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا ○ تو (آپ فرمایئے:) جب آنکھیں (نورانی تجلّی سے) چُندھیا جائیں گی ○

وَخَسَفَ الۡقَمَرُ ۸ وَجُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ ۹ یَقُوۡلُ

اور چاند کو گہن لگ جائے گا (اس کی روشنی جاتی رہے گی) ○ اور سورج و چاند اکٹھے کیے جائیں گے (اور بے نور ہو جائیں گے) ○ اس دن

الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ۱۰ کَلَّا لَا وَزَرَ ۱۱ اِلٰی

آدمی (گھبرا کر) کہے گا کہ کدھر بھاگ کے جاؤں (جو اس مصیبت سے نجات پاؤں) ○ ایسا ہرگز نہ ہوگا' اس کو کوئی پناہ کی جگہ نہ مل سکے گا ○ اس روز

رَبِّكَ یَوۡمَئِذِ الۡمُسۡتَقَرُّ ۱۲ یُنَبَّؤُا الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ

آپ کے رب ہی کی طرف (حساب کتاب کے لیے) ٹھہرنے کی جگہ ہوگی ○ اس دن آدمی کو اس کے سب اگلے پچھلے کام (نیکیاں

ملامت کرتا ہے' گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔ بعض مفسر کہتے ہیں کہ کافر روح مراد ہے) کیا آدمی یہ خیال پکاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ ہم اس کے مرنے کے بعد اس کی ہڈیوں کے خاک ہو کر ریزہ ریزہ ہونے کے پھر دوبارہ اس کو زندہ نہ کریں گے' اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے یعنی انکار حشر کرتا ہے' تو یہ خیال اس کا غلط ہے ہاں ہاں ہم بے شک اس بات پر قادر ہیں کہ اس کو زندہ کریں' وہ ہڈیوں کے اکٹھا ہونے سے تعجب کرتا ہے ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو دنیا میں ہڈیاں جمع کر کے دکھا دیں' اس کی انگلیاں اور پوروں کو جوڑ دیں' اس کا ایسا ہاتھ کر دیں جیسا اونٹ وغیرہ جانوروں کا ہوتا ہے سپاٹ سیدھا انگلیوں' ہتھیلی' پوروں کا امتیاز نہ رہے' اس میں اتنی طاقت نہ رہے کہ کوئی چیز پکڑ سکے۔ اس سے مراد عدی بن ربیعہ وغیرہ ہے کہ اس نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ خدا ہڈیوں کو کیونکر اکٹھا کرے گا جبکہ وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔

۵ تا ۱۳۔ بلکہ آدمی کا یہ ارادہ ہے کہ آگے فسق و فجور ہی میں مبتلا رہے اور بدکاریاں نہ چھوڑے' یا یہ کہ توبہ میں دیر لگائے اور ٹالے اور گناہ برابر کیے جائے۔ وہ کافر یعنی عدی بن ربیعہ یہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا (اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ) پس جس وقت آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی' حیرت و تعجب میں پڑ جائیں گی اور چاند کو گہن لگ جائے گا' اس کی روشنی جاتی رہے گی اور آفتاب و ماہتاب دونوں اکٹھے کیے جائیں گے (ایسی شکل جیسے دو بیل سیاہ ساتھ ساتھ بندھے ہوں اور دونوں کو ساتھ کر کے ان کی روشنی لے لی جائے' اور پتھر کے ٹکڑوں کی طرح ہو جائیں) تو اس دن یہ کہے گا جبکہ دوزخ سامنے دیکھے گا کہ ہائے اب کہاں بھاگ کر بچ جاؤں' اب کون سی جگہ ہے جہاں چھپ جاؤں' ہرگز نہیں ہرگز نہیں اب کوئی پہاڑ وغیرہ نہیں کہ وہاں چھپ سکے (لغت حمیر میں ''وَزَر'' پہاڑ کو کہتے ہیں' عرب کا قاعدہ تھا کہ پہاڑوں میں چھپا کرتے تھے' بعض ''وَزَر'' بمعنی آڑ کہتے ہیں جیسے درخت' پردہ' ٹیلہ' قلعہ' گھاٹی یعنی کوئی جگہ نہیں کہ جہاں چھپنے کا موقع ملے) اس دن تو

بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾

اور برائیاں) جتا (بتا) دیئے جائیں گے O بلکہ انسان خود ہی اپنے اوپر (نیک و بد اعمال پر) پوری نگاہ رکھتا ہے (اور بخوبی واقف ہے) O

وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ

اگر وہ اپنے سارے حیلے بہانے لا کر ڈال دے (تب بھی وہ کچھ چھپا نہ سکے گا) O (اے نبی!) آپ جلدی یاد کرنے کی غرض سے (جبریل کے

بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ

پڑھنے کے ساتھ ساتھ) اپنی زبان کو نہ ہلایا کریں (نہ پڑھا کریں) O کیونکہ اس کا (سینے میں) محفوظ کرنا اور اس کا پڑھوانا ہمارے ذمے ہے O

قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

تو جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو اس کے بعد آپ اسے پڑھیے O پھر بے شک اس (کی باریکیوں) کا ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے O خبردار بلکہ (اے کافرو!)

پروردگار کی طرف جانا پڑے گا' اسی کی طرف سب مخلوقات کا لوٹنا ہے۔ اس دن کافر آدمی یعنی عدی بن ربیعہ وغیرہ کافروں کو ان سب کاموں کی خبر دی جائے گی جو کیا ہوگا اور جو چھوڑا ہوگا یعنی جو اچھائی کی ہوگی یا چھوڑی ہوگی سب بتائی جائیں گی' یونہی جو برائی کی ہوگی یا چھوڑی ہوگی یعنی اچھائی کے کرنے کا ثواب ہے اور ترک کا مواخذہ اور برائی کے چھوڑنے کا ثواب اور کرنے کا مواخذہ یا یہ کہ "ما قدم" سے مراد فرمانبرداری اور "ما تاخر" سے گناہ مراد ہے۔

۱۴ تا ۱۵- بلکہ آدمی خود اپنے اوپر آپ ہی گواہ ہے اگر چہ وہ بروز قیامت جھوٹے جھوٹے بہانے حیلے اور عذر چلائے مگر ہرگز نہ چلیں گے یعنی پہلے انکار کرے گا کہ میں نے بری باتیں نہ کیں' شرک کے کلمے نہ کہے بعد کو مجبور ہوگا' یا یہ کہ آدمی اپنی خوبیاں دیکھتا ہے اور اپنے عیوب کی طرف نظر نہیں کرتا' دوسروں کے عیب تلاش کرتا ہے۔

۱۶ تا ۱۹- اے حبیب! اپنی زبان کو قرآن پڑھتے وقت جلد جلد حرکت نہ دیا کریں تا کہ آپ جلد جلد اس کو پڑھ کر اس کو یاد کر لیں۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں اس لیے کہ قرآن کا جمع کرنا اور آپ کے دل میں اس کو اکٹھا کر کے حفظ کرا دینا ہمارے ذمہ پر ہے اور اس کا پڑھا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ پر ہے یعنی جبرائیل کے پڑھے ہوئے کا' پھر دوبارہ آپ سے پڑھوا دینا بھی ہم پر ہے یعنی قرآن کا جمع کر دینا اور اس کے حلال و حرام کا واضح کرنا اور اس کو اکٹھا کرنا خدا کے ذمہ ہے۔ پس اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب ہم اس کو پڑھا کریں یعنی جبرائیل جب آپ کو قرآن الٰہی سنایا کریں تو اس وقت آپ ساتھ ساتھ نہ پڑھا کریں بلکہ جب وہ پڑھ چکیں تو پھر ان کے پڑھنے کے بعد اس کو دہرایا کریں یعنی آپ بھی پڑھا کریں۔ یا یہ کہ جب قرآن کو ہم پورا کر دیں اور اس کے حلال و حرام کا مجموعہ کر دیں تو اس کا اتباع کریں' پھر اس قرآن کے بیان حلال و حرام و امر و نہی کی ذمہ داری ہم پر ہے (حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ کو قرآن یاد نہ رہے اس لیے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قرآن ختم کر چکنے سے پہلے ہی جلدی جلدی سے پڑھنا دہرانا شروع کر دیتے تھے) اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ قرآن کے یاد کرا دینے کی ذمہ داری ہماری ہے آپ کو جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

الْعَاجِلَةَ ۝۲۰ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝۲۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ

تم جلد ہونے والی (دنیا) ہی سے محبت کرتے ہو O اور دیر میں آنے والی (آخرت) کو چھوڑ بیٹھے ہو O کچھ چہرے اس دن تر و تازہ

نَّاضِرَةٌ ۝۲۲ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝۲۳ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍۢ بَاسِرَةٌ ۝۲۴

ہوں گے O (اور شوق سے) اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے O اور کچھ چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے O

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝۲۵ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝۲۶

وہ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کوئی کمر توڑنے والی (مصیبت کی) کارروائی کی جائے گی O خبردار ہو جاؤ جب جان گلے تک پہنچ گی O

وَقِيْلَ مَنْ ۜ سکتۃ رَاقٍ ۝۲۷ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝۲۸ وَالْتَفَّتِ

اور کہنے والے کہیں گے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا (جو اس کو بچا لے) O اور وہ (مرنے والا) سمجھ لے گا کہ بے شک یہ جدائی کی گھڑی آ گئی O اور پنڈلی

ع ۱ ۳۰ ۱۷ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝۲۹ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ ۨ الْمَسَاقُ ۝۳۰

سے پنڈلی لپٹ جائے گی O اس دن آپ کے رب ہی کی طرف روانگی ہے O

۲۰ تا ۲۵- اے آدمیو! تم کو عاجلہ کی یعنی دنیا کی محبت ہے' دنیا کے لیے سب کام کرتے ہو آخرت کا کچھ بھی خیال نہیں' اس کے لیے کوئی کام نہیں کرتے' وہاں کے ثواب و نعمت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس دن یعنی بروز قیامت بہت سے منہ روشن چمکتے ہوئے تر و تازہ ہوں گے یعنی سچے مسلمان کہ اپنے پروردگار کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہوں گے' کوئی حجاب نہ ہوگا اور بہت سے منہ یعنی کافروں اور منافقوں کے کالے سکڑے ہوئے ہوں گے جن پر پھٹکار برستی ہوگی' اپنے پروردگار کی طرف ایک نظر بھی نہ دیکھ سکیں گے' ان کو یہ خیال ہوگا کہ اب ان کے اوپر آفت آتی ہے اور عذاب کی سخت مصیبت پڑتی ہے اس سبب سے ان کے چہرے سکڑتے ہوئے' مرجھائے ہوئے' پھٹکارے ہوئے ہوں گے۔

۲۶ تا ۳۰- بے شک جبکہ جان سینہ کی ہڈیوں تک پہنچتی ہے اور اس وقت مرنے والے کے آس پاس بیٹھنے والے عزیز و قریب وغیرہ حسرت و افسوس و یاس سے کہتے ہیں کہ اب کوئی طبیب حکیم نہیں جو اس وقت اس کو شفا دے (یا "راق" بمعنی چڑھنے والے ہوں) یعنی فرشتے جب اس کی روح نکال چکتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں کہ اس کی روح کو خدا کے پاس کون لے کر جائے گا اور اس وقت مرنے والے کو پورا یقین ہوتا ہے کہ اب دنیا سے ہمیشہ کے لیے فراق اور جدائی ہے کہ پھر آنا نہ ہوگا۔ اور سختی پر سختی مصیبت پر مصیبت آتی ہے' ایک سختی دوسری سختی سے لپٹ جاتی ہے یعنی دنیا کی اور آخرت کی دونوں مصیبتیں بہم ہوتی ہیں یا یہ کہ اس کی پنڈلیاں ملا کر کفن میں لپیٹی جاتی ہیں' جس دن یہ سب سامان ہوتے ہیں اس دن پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر بروز قیامت سب مخلوق دربار پروردگار میں حاضر کی جائے گی۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾

تو (کافر نے) نہ (قرآن کو) سچ مانا اور نہ نماز پڑھی O لیکن اس نے (اس کو) جھٹلایا اور منہ پھیر لیا O

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ

پھر اپنے گھر کی طرف اکڑتا ہوا چل دیا O (اے انسان!) تجھ پر افسوس پر افسوس ہے O پھر تجھ پر

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

افسوس پر افسوس ہے O کیا انسان اس گھمنڈ میں ہے کہ اس کو یوں ہی (آزاد اور) بے کار نکما چھوڑ دیا جائے گا (اور اس سے باز پرس نہ ہوگی) O

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً

کیا وہ ٹپکائی ہوئی منی کی ایک بوند نہ تھا O پھر وہ خون کی پھٹکی ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس (انسان) کو

فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ

بنایا تو اس کو درست کر دیا O پھر اس کے دو جوڑے مرد اور

وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ

عورت بنائے O کیا (جس خدا نے یہ کچھ کیا) وہ مردے

۳۱ تا ۴۰۔ کافر نے نہ توحید الٰہی اور نہ دین اسلام کی تصدیق کی اور نہ اعمال صالحہ کیے نہ نماز پڑھی یعنی اسلام نہ لایا بلکہ الٹی تکذیب کی' توحید کو جھٹلایا اور ایمان و اسلام سے منہ پھیرا' پھر اپنے گھر والوں کی طرف اینٹھتا' اکڑتا' غرور میں بھرا ہوا چل دیا (روایت ہے کہ ابوجہل نے جب غرور و تکبر سے قیامت کا انکار کیا اور اکڑتا گھر کو گیا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مواجہہ (سامنا) ہوگیا' آپ نے اس کو پکڑ کر عذاب سے ڈرایا اور چند مرتبہ اس کے کاندھے پکڑ کر ہلائے اور فرمایا کہ اے ابوجہل! ہوشیار ہو جا اچھا دیکھ لینا' اچھا دیکھ لینا یعنی "اولی لک فاولی" یہی الفاظ قرآن شریف میں نازل ہوئے کہ ٹھہر جا اے کافر! اچھا دیکھا جائے گا' ڈر اور سمجھ اور عذاب کا انتظار کر۔ یہ کافر آدمی یعنی ابوجہل اتنا سمجھانے پر بھی نہیں مانتا' کیا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ بے کار بغیر پرسش یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا' بلا امر و نہی اور بے پند و نصائح کیے شتر بے مہار کی طرح اس سے کچھ سوال نہ ہوگا؟ ہرگز ایسا نہ ہوگا' کیا کسی زمانہ میں یہ نطفہ منی کا نہ تھا جو باپ کی پیٹھ سے ماں کے رحم میں ڈالا جاتا ہے' پھر یہ خون کا لوتھڑا ہوا' پھر اللہ نے اس کو جان دار بنا دیا' اس کی صورت پیدائش کو درست و برابر کیا' دو ہاتھ دو پاؤں دو آنکھیں دو کان۔ اور سب اعضاء ٹھیک ٹھیک بنائے' پھر یہ جوان ہوا' خدا نے اس کو دو طرح کی اولاد دی لڑکا بھی لڑکی بھی (ابوجہل کے لڑکے عکرمہ ہیں اور لڑکی جویریہ) کیا وہ پروردگار جس نے ایسے ایسے کرشمے قدرت کے دکھائے اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مردوں کو زندہ کر دے اور قیامت قائم کر دے ہاں ہاں بے شک ہمارا پروردگار اس بات پر قادر ہے۔

ع ۲ ۱۸

يُحۡىِۦَ الۡمَوۡتٰى ﴿۴۰﴾

نہ جلا (زندہ کر) سکے گا (یقیناً جلائے (زندہ کرے) گا)○

سورۃ الدھر مدنیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتھا ۳۱ رکوعاتھا ۲

سورۂ دھر مدنی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں اکتیس آیات، دو رکوع ہیں

هَلۡ اَتٰى عَلَى الۡاِنۡسَانِ حِيۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ يَكُنۡ

بے شک انسان پر ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ اس کا کہیں کچھ ذکر بھی نہ تھا

شَيۡـًٔا مَّذۡكُوۡرًا ﴿۱﴾ اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ

(نہ کوئی نام و نشان تھا) ○ بے شک ہم نے انسان کو مختلف اجزاء سے بنی ہوئی منی سے پیدا

اَمۡشَاجٍ ۖ نَّبۡتَلِيۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَيۡنٰهُ

فرمایا تاکہ ہم اس کو آزمائیں تو ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنا دیا ○ بے شک ہم نے

السَّبِيۡلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ﴿۳﴾ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا

انسان کو (رسولوں کے ذریعہ) راہ دکھائی تو وہ یا شکر گزار (ماننے والا) بن گیا یا ناشکری کرنے والا بن گیا ○ بے شک ہم نے ناشکرے

سورۃ الدھر

۱- کیا آدمی پر کوئی زمانہ ایسا بھی آیا اور دہر میں کوئی وقت ایسا بھی گزرا کہ کوئی شے نہ تھا جس کا ذکر کیا جاتا یعنی ہاں ایسا وقت آیا۔ روایت میں ہے کہ چالیس برس تک آدم (علیہ السلام) اپتلا بنا کر پڑا رہا، کوئی نہ جانتا تھا کہ یہ کون ہیں اور کیا شئے ہیں، ان کا کیا نام ہے اور خدا کو ان کے ساتھ کیا منظور ہے پس خدا ہی جانتا تھا اور کوئی نہ جانتا تھا۔

۲ تا ۳- بے شک ہم نے آدمیوں کو یعنی اولاد آدم کو نطفہ سے پیدا کیا (یعنی آدم اور حوا کے نطفہ سے جو امشاج تھا یعنی رنگ برنگ تھا، مرد کی منی سفید گاڑھی اور عورت کی پتلی زرد ہوتی ہے، دونوں سے مل کر آدمی بنے) ہم آدمیوں کو جانچتے ہیں، کبھی مصیبت میں ڈالتے ہیں کبھی راحت و آرام دیتے ہیں، کبھی خیر کبھی شر (یعنی دنیا میں ان کو اس امتحان کے لیے پیدا کیا کہ کون نیکی کرتا ہے کون برائی) پس ہم نے اس کو سننے والا دیکھنے والا بنایا، اس کو عقل دی بات کو سن سکتا ہے دیکھ سکتا ہے (بعض کہتے ہیں کہ عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی "فجعلناہ سمیعا بصیرا لنبتلیہ" اور بعض کہتے ہیں کہ "نبتلیہ" "خلقنا" سے متعلق ہے یعنی "خلقناہ، لنبتلیہ") ہم نے آدمی کو راستہ ایمان و کفر، خیر و شر کا دکھا دیا اب خواہ وہ ایمان لائے خواہ کفر کرے "شاکرًا کفورًا" یا ضمیر منصوب "ھدیناہ" سے حال ہیں یا سبیل سے مجازًا یعنی اچھوں کا اور بروں کا دونوں کا راستہ دکھا دیا۔)

۴- بے شک ہم نے کافروں کے یعنی ابوجہل وغیرہ کے لیے زنجیریں اور طوق دوزخ میں تیار کیے ہیں اور دوزخ کا

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝۴ اِنَّ الْاَبْرَارَ

کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے O بے شک نیک لوگ ایسے جام

يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝۵ عَيْنًا

پئیں گے جس میں کافور کے چشمے کی ملاوٹ ہو گی O کافور ایک خاص

يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝۶ يُوْفُوْنَ

چشمہ ہے جس سے اللہ کے (خاص مقرب) بندے پئیں گے اور اسے اپنے محلوں میں جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے O (نیک وہ ہیں تو)

بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝۷ وَ

اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے O اور

يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ

اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا۔ کھلاتے

اَسِيْرًا ۝۸ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ

ہیں O (اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تم کو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کھانا دیتے ہیں

عذاب جلانے والا تیار کیا ہے۔

۵ تا ۱۰۔ بے شک ابرار یعنی وہ اچھے لوگ جو اپنے ایمان میں مخلص تھے اور اللہ کے تابعدار بندے وہ جنت میں شراب ناب کے پیالے پلائے جائیں گے وہ شراب جس میں خنکی اور خوشبو کے لیے کافور بہشتی ملایا جائے گا یعنی چشمہ رحمت کا پانی۔ جس سے اللہ کے اچھے نیک بندے یعنی اولیاء کرام شراب پئیں گے اس شراب کو اچھی طرح اس چشمہ رحمت کے پانی سے آمیزش دیں گے ("یفجرونها" یعنی "یمزجونها" پانی کو شراب میں ملانا یا یہ کہ اس چشمہ کو یعنی عین کافور کو جس طرح ان کا جی چاہے گا نہایت نرمی و آسانی سے گھروں میں باغوں میں لے جائیں گے) وہ اچھے بندے نذر کو یعنی جو خدا کے لیے منت مانتے تھے پورا کرتے تھے یا نذر سے مراد مطلق عہد ہو یعنی عہد کو نہ توڑتے تھے قسم کو باطل نہ کرتے تھے یا یہ کہ جو اللہ کا عہد تھا یعنی فرائض وغیرہ باحتیاط تمام اس کا لحاظ رکھتے تھے۔ وہ لوگ دنیا میں عذاب روز قیامت سے ڈرتے تھے وہ روز قیامت جن کے شر یعنی عذاب و دہشت وزور وشور سے ڈرتے تھے جس کی دہشت پھیلی ہوئی عام ہوگی۔ اور وہ مسلمان مسکینوں کو اور بے باپ کے یتیم بچوں کو اور مسلمان قیدیوں کو (یعنی جو مسلمان کافروں کے ہاتھوں میں قید ہیں یا قید خانہ میں مقید ہیں) کھانا کھلاتے ہیں اس وقت جبکہ ان کو خود اس کھانے کی نہایت سخت ضرورت ہوتی ہے۔ خود بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں کھانا تھوڑا ہوتا ہے مگر اس پر بھی اپنی پروا نہیں کرتے مسکینوں کو کھلا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم کو صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے کھلاتے ہیں کہ وہ ہم

جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۞ ٩ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا

ہم تم سے اس کا کوئی بدلہ اور شکر گزاری نہیں چاہتے ○ بے شک ہم اپنے رب سے ایک نہایت ترش

عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۞ ١٠ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اور سخت ہولناک دن (کے شر) سے ڈرتے ہیں ○ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے اس دن کے شر سے بچا لیا

وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۞ ١١ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

اور ان کو تازگی اور فرحت اور خوشی عنایت فرمائی ○ اور ان کے صبر کے بدلے ان کو جنت

جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۞ ١٢ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا

اور ریشمی پوشاکیں عطا فرمائیں ○ اور وہ وہاں تختوں پر تکیہ لگائے (بڑے شان و شوکت سے) بیٹھے ہوں گے نہ وہاں دھوپ دیکھیں گے نہ سخت سردی ○

يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۞ ١٣ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ

اور جنت کے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے پھلوں کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے جائیں گے ○ اور ان

ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۞ ١٤ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

پر چاندی کے برتن اور شیشے کے آبخوروں کا دور چل رہا ہو گا ○ وہ شیشے خالص چاندی

بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ۞ ١٥ قَوَارِيْرَا۠

کے ہوں گے اور بنانے والوں (اور ساقیوں) نے ان کو ایک خاص اندازہ پر رکھا ہو گا ○ اور ان کو وہاں

سے راضی رہے ثواب و کرامت دے ہم تم سے اس کھانا کھلانے کا بدلہ نہیں چاہتے کہ تم اس کی مکافات کرو ہم کو کچھ دو اور نہ تم سے شکر کی امید رکھتے ہیں کہ تم ہماری تعریف و ثناء مشہور کرو' ہم خالص اللہ کے لیے دیتے ہیں۔ ہم اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں' ہمیں اس دن سے خوف ہے جو بڑا ہولناک پریشانی و سختی و مصیبت کا دن ہے یا یہ کہ اس دن چہرے مصیبت سے کالے ہو جائیں گے' ان کے رنگ اڑ جائیں گے' منہ سکڑ جائیں گے۔ یہ باتیں انہوں نے دیتے وقت نہ کہیں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے بطریق گفتگو حالی اور ان کے اخلاص و صدق کو ظاہر فرما دیا اور ان کی تعریف بیان فرمائی۔

۱۱ تا ۱۸- لہٰذا اللہ نے ان اچھے بندوں کو ان کے اعمال صالحہ کے سبب سے اس دن یعنی روز قیامت کی مصیبت و سختی و دہشت سے محفوظ کر لیا اور وہ غم ان سے دور کیا' ان کو عیش و آرام راحت عطا کی' ان کے چہروں پر نور اور تازگی سرخی و رونق بخشی اور ان کے دلوں میں خوشی کی امنگیں اتاریں۔ دنیا میں جو فقیری اور مصیبتوں پر صبر کرتے تھے اس کے عوض میں ان کو جنت اور ریشم کے کپڑے دیئے' وہ لوگ جنت کے عیش اور محلوں میں چھپر کھٹوں' مسہریوں' شہ نشینوں پر مسندوں گدوں پر تکیے

قرأ حفص بغیر الالف فی الوصل فیھما ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ۱۲

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ⑯ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا

ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں زنجبیل (ادرک کے چشمے) کی ملاوٹ ہو گی O اور (زنجبیل) جنت میں ایک چشمہ ہے

كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ⑰ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ⑱

جسے سلسبیل بھی کہتے ہیں O اور ان کے اردگرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے (خادم) گھومتے رہیں گے O

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ

(اے دیکھنے والے!) جب تو ان کو دیکھے گا تو ان کو خیال کرے گا کہ وہ (صفائی اور خوبصورتی میں)

حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ⑲ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ

بکھرے ہوئے موتی ہیں O اور جب تو وہاں نظر اٹھا کر دیکھے گا تو عیش و آرام

لگائے ہوئے عیش کریں گے (اریکہ وہ تخت یا چھپر کھٹ جو خیمہ وغیرہ میں ہو پس فقط تخت کو اریکہ نہ کہیں گے) نہ وہاں دھوپ کی تپش اور نہ جاڑے اور سخت سردی کی تکلیف' عمدہ موسم سرد اور راحت افزا رہے گا' جنت کے درختوں کی ٹہنیاں سایہ دار ان پر جھکی ہوں' ان درختوں کے میوے پھل پھول ان کے واسطے بخوبی مسخر کر دیے گئے ہوں گے' جو چاہیں لیں توڑیں کھائیں' ان کے بزم عیش و انجمن سرور میں چاندی کے طرح طرح برتنوں میں اور پیالوں میں یعنی ان کو کوزوں میں جو سیدھے سپاٹ ہوں پکڑنے کی جگہ نہ بنی ہو ہر طرح کی شراب کے دور گھمائے جائیں گے۔ وہ ساغر شیشہ کے ہوں گے اور وہ شیشہ چاندی کا بنا ہوا یعنی صفائی چاندی کی اور شفافیت شیشہ کی سی ہوگی۔ غلمان وہ ساغر ان کے سامنے لیے پھریں گے ان پیالوں کو ایک ایک اندازہ معین سے پیمانہ مقدار سے بھرا ہوگا' نہ اتنا کہ بچ رہے نہ اتنا کہ اور ضرورت ہو۔ وہ لوگ وہاں اس شراب ناب کے ساغر بھی پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی ملاوٹ ہوگی' وہ سونٹھ جنت کا ایک چشمہ رحمت ہے جس کا نام سلسبیل ہے (بعض کہتے ہیں سلسبیل کا یہ مطلب ہے ''سل اللہ الیہ سبیلا'' یعنی اللہ بندوں سے کہتا ہے کہ اے بندو! اس کی طرف راستہ ڈھونڈ' خدا سے دعا کرو کہ وہ چشمہ جنت تم کو ملے۔ اللھم ارزقنا۔ آمین)

۱۹ تا ۲۲- ان لوگوں کی خدمت میں جنت میں خوبصورت لڑکے غلمان پھرتے ہوں گے جو وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے (مخلد ہمیشہ رہنے والا یا خلد یعنی جھانجھن (پازیب) وغیرہ زیور پہنے ہوئے) اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ ان کو دیکھیں تو خوبصورتی کے سبب یہ سمجھیں کہ صفائی اور چمک میں مثل موتی ہیں جو پراگندہ ہو رہے ہیں (یا یہ کہ ان پر اتنے موتی نچھاور ہوئے ہیں اور وہ اتنے موتیوں میں لدے ہوئے ہیں کہ خود سراپا موتی معلوم ہوتے ہیں اور موتی کی طرح سارا بدن جھلکتا ہے۔) اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر اہل جنت کا حال دیکھو کہ جنت میں ان کو کیا ملا تو بڑی نعمت ہمیشہ رہنے والی اور بڑی بادشاہت نظر آئے کہ ایک ایک جنتی گویا ایک ایک بڑا بادشاہ ہے' کوئی بغیر اجازت اس کے دربار میں اور بغیر سلام کیے جا نہ سکے گا یعنی فرشتے بھی بغیر اجازت لیے بے مجرا ادا کیے باریاب نہ ہو سکیں گے۔ ان کے اوپر سبز باریک ریشم کے کپڑے ہوں گے اور استبرق یعنی موٹے ریشم کے (''عـلیھـم'' میں دو قراءتیں مشہور ہیں' ایک بہ سکون اور ایک بنصب یا

نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ

کے سامان اور بڑی بادشاہی دیکھے گا O اور ان کے بدن پر سبز کریب' باریک ریشمی اور دبیز ریشمی

خُضْرٌ وَّإِسْتَبْرَقٌ ز وَّحُلُّوٓا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ ج وَسَقٰهُمْ

قناویز کے کپڑے ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب

رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ

ان کو شراب طہور پلائے گا O (اور ان سے کہا جائے گا:) یہ تمہارا (نیک اعمال کا) بدلہ ہے اور تمہاری کوششیں

سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ ع إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾ ج ع ۱ ۲۲ ۱۹

مقبول ہوئیں O (اے نبی!) بے شک ہم نے آپ پر یہ قرآن ٹھہر ٹھہر کر بتدریج اتارا O

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ ج

تو آپ اپنے رب کے حکم پر صبر کیجئے (یا اس کے حکم کا انتظار کیجئے) اور ان میں سے کسی گناہ گار یا ناشکرے کی بات نہ مانیئے O

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ صلے ج وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ

اور اپنے رب کا نام صبح اور شام یاد کرتے رہیئے (پنجگانہ نماز پڑھتے رہیئے) O اور کچھ رات میں اس کے لیے

بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ وہ خود ایسے عمدہ مکلف کپڑے ہوں گے' بعض کہتے ہیں کہ ان کے اوپر ان کپڑوں کے خیمے سائبان وغیرہ ہوں گے) چاندی کے کنگن مکلف زیور پہنائے گئے ہوں گے اور ان کو ان کے پروردگار نے شراب طہور پلائی ہوگی وہ شراب جو ہر عیب وخلل ونشہ سے پاک وصاف ہوگی۔ یا یہ کہ وہ پاک کرنے والی ہوگی ان کو ہر غم وفکر' عیب' حسد' حرص' عداوت سے پاک کردے گی۔ اے بندو! یہ باتیں جو عمدہ عمدہ مذکور ہوئیں طعام شراب لباس کے اوصاف تو یہ تم کو اس کا بدلہ ملے گا جو تم اچھے کام کرتے تھے' تمہاری کوشش قبول ہوگی اور ثواب اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے اور زائد بھی دے گا۔

۲۳ تا ۲۶۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے یہ قرآن پاک آپ پر بذریعہ جبرائیل اتارا تھوڑا تھوڑا متفرق آیت آیت دو دو آیتیں ایک ایک سورۃ' پس آپ اپنے رب کے حکم پر صبر کیے جایئے یعنی تبلیغ احکام میں کوشش کرتے رہیے جو تقدیر میں لکھا ہے اس پر صبر کرتے رہیے اور ان کافروں میں سے بھی نہ کسی گناہ گار نافرمان کا کہا مانو نہ ناشکرے کافر کا ("آثم" "فاجر کذاب) ولید بن مغیرہ کفور ناشکرا کافر عتبہ بن ربیعہ کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مال کے لالچ دیتے تھے کہ حضرت اشاعت اسلام نہ کریں۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے پروردگار کے نام کو برابر یاد کیے جایئے' اس کی یاد میں صبح وشام مشغول رہیے۔ ("بکرہ" سے مراد نماز فجر "عشیا" سے نماز ظہر وعصر) اور رات میں بھی اس کے لیے سجدہ کرتے

لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

(تہجد کی) نماز پڑھتے رہیے اور بڑی رات تک اس کی تسبیح (اور پاکی) بیان کرتے رہیے O بے شک یہ (کافر) تو دنیا ہی سے محبت

وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ

کرتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بھاری (سخت) دن (قیامت) کو چھوڑ بیٹھے ہیں (بھول بیٹھے ہیں)O ہم نے ہی ان کو پیدا فرمایا اور

شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

ان کے جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ان جیسے ان کے بدلے اور لا سکتے ہیں O

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

بے شک یہ (قرآن) تو سراپا نصیحت ہے تو جو کوئی چاہے اپنے رب کا راستہ اختیار کرے O

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ ۖ قف

اور تم وہی پاؤ گے جو اللہ تعالیٰ چاہے گا (کیونکہ سارے کام اس کی مشیت کے ماتحت ہوتے ہیں) بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے O

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع ۲۹/۲۰

وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں (یعنی اسلام میں) لے لیتا ہے اور اس نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے O

رہیے یعنی مغرب و عشاء کی نماز پڑھتے رہیے اور رات کو بہت دیر تک لمبی تسبیح اس کی پڑھتے رہیے (یعنی نماز تہجد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی امت پر ضروری نہیں نفل ہے)

۲۷ تا ۲۸۔ یہ لوگ یعنی کفار مکہ عاجلہ یعنی دنیا کو دوست رکھتے ہیں، جو کام کرتے ہیں دنیا کے لیے اور ایک بڑا بھاری مشکل مصیبت کا اور سخت عذاب کا جو دن پیچھے آ رہا ہے اس کو چھوڑے ہوئے ہیں غافل ہیں یعنی قیامت، اس کے لیے کوئی کام نہیں کرتے۔ یہ لوگ اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے ہیں، ہم نے ان کو پیدا کیا، ان کی پیدائش کو مضبوط کیا، ان کو پہلوان بنایا، جب ہم چاہیں اہل مکہ کو دم بھر میں فنا کر دیں اور ان جیسے اور لوگ پیدا کر ڈالیں یعنی ان جیسی قوت میں اور ان سے اچھے اطاعت و تابعداری میں پیدا کر سکتے ہیں۔

۲۹ تا ۳۱۔ یہ سورہ قرآنی نصیحت ہے، اللہ کا وعظ ہے اس کے لیے جو نصیحت پکڑے اور توحید اختیار کر کے اپنے رب کی طرف سیدھا راستہ اختیار کرے، اس کے احکام کی طرف جھکے اور عمل کرے۔ اے لوگو! تم درحقیقت کچھ نہیں چاہتے مگر وہ کہ خدا چاہے خیر و شر، کفر و ایمان تمام باتیں اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اللہ ہر بات کا عالم ہے، حکمت والا ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے۔ اس نے نوشتہ تقدیر میں حکم لکھ دیا ہے کہ تم وہی چاہو گے جو خدا چاہے گا، اب آگے اس کی رحمت ہے جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے، ایمان سے مشرف و مکرم کرے جس کو اس نعمت کا اہل سمجھے اس کو دے اور جو ظالم کافر

سورۃ المرسلٰت مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتہا ۵۰ رکوعاتہا ۲

سورۂ مرسلٰت مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں پچاس آیات، دو رکوع ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ

قسم ہے ان ہواؤں یا آیات یا ملائکہ کی جو لگاتار بھیجے جاتے ہیں O پھر زور سے جھونکا دینے والی جماعتوں کی قسم O پھر ابھار کر اٹھانے

نَشْرًا ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ

والی جماعتوں کی قسم (یعنی کارکنانِ قضاء وقدر کی) O پھر (حق وناحق کو) خوب جدا کرنے والی جماعتوں کی قسم O پھر ان جماعتوں کی قسم جو حجت

نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾

تمام کرنے اور ڈرانے کے لیے ذکر اور نصیحت کا دل میں القاء کرتی ہیں O بے شک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے (یعنی قیامت) O

مشرک ہیں ان کے واسطے تو اس نے عذاب دردرساں تیار کرلیا ہے جو عنقریب آخرت میں ان کو ملے گا جو ان کے دل تک کی خبر لے گا۔

سورۂ مرسلٰت

۱ تا ۷- قسم ہے ان فرشتوں کی جو بھیجے گئے ہیں پے در پے (مرسلات میں چند اقوال ہیں' ایک یہ کہ فرشتے مراد ہیں جو اس کے احکام لے کر روانہ ہوتے ہیں **عرفا** یعنی کثیرًا ماخوذ عرف فرس سے یعنی گھوڑے کی گردن کے بال جو درجہ بدرجہ ہوتے ہیں اور بہت ہوتے ہیں' ایک یہ کہ وہ فرشتے مراد ہیں جو عرف یعنی احسان لے کر بھیجے جاتے ہیں یعنی رحمت کے فرشتے جبرائیل' میکائیل' اسرافیل اور بھی اقوال ہیں) پھر قسم ان ہواؤں کی جو دنیا میں نہایت سختی سے چل کر غبار اڑاتی ہیں اور دھواں دھار کردیتی ہیں (**عاصفات** سے مراد شدید' **عصف** سے ماخوذ ہے' زور کی ہوا) جس سے گھروں کا کوڑا کرکٹ خس وخاشاک اڑے یعنی آندھی' اور قسم ہے ان ہواؤں کی جو مینہ بارش کو شہروں شہروں پھیلاتی ہیں۔ (بعض کہتے ہیں کہ مینہ کی قسم ہے بعض کہتے ہیں کہ بادل کی جو بارش اٹھائے لیے پھرتے ہیں' بعض کہتے ہیں کہ ان فرشتوں کی جو روز قیامت نامۂ اعمال پراگندہ کر کے ہاتھوں میں دیں گے) پھر قسم ہے ان فرشتوں کی جو حق وباطل میں تفریق کرتے ہیں (بعض کہتے ہیں آیات قرآنی مراد ہیں جو حق وباطل' حلال وحرام میں فرق کرتے ہیں' بعض کہتے ہیں کہ **عاصفات' ناشرات' فارقات** سے مراد ہوائیں ہیں) پھر ان فرشتوں کی قسم ہے جو اللہ کا ذکر لے کر آتے ہیں یعنی پیغمبروں پر وحی اتارتے ہیں عذر کی وحی یا نذر کی وحی (عذر یعنی پناہ دینے کی وحی کہ جس میں مذکور ہوتا ہے کہ خدا نے بندوں کو اگر وہ فرمانبردار ہیں اپنے عذاب سے پناہ دی ہے کیونکہ وہ ظالم نہیں' نذر یعنی ڈرانے والی وحی کہ بروں کو عذاب سے ڈراتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عذر حلال نذر حرام یا عذر امر نذر نہی' عذر وعدہ نذر وعید) ان سب چیزوں کی قسم ہے کہ اے بندو! تم سے جس چیز کا وعدہ کیا جاتا ہے یعنی ثواب وعذاب اخروی وہ تو ضرور ہی ہونے والا ہے' ہو کر رہے گا۔

۸ تا ۱۱- پس وہ وعدہ عذاب کب ہوگا؟ اس وقت ہوگا جبکہ تارے بے نور اندھے کردیے جائیں گے' آسمان چیر

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾ وَاِذَا

پھر جب کہ تاروں کی روشنی مٹادی جائے گی O اور جب کہ آسمان پھٹ جائیں گے O اور جب پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیئے جائیں گے O اور جب

الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾

رسل (کی گواہی) کا وقت آ جائے گا O کس دن کے لیے (ان کاموں میں) دیر کی گئی ہے O فیصلہ کے دن کے لیے O

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾

اور (اے سننے والے!) تو کیا جانتا ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیا ہے O اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾

کیا ہم نے پہلوں کو (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) غارت نہیں کر دیا O پھر ان کے پچھلوں کو (جو نافرمانی کریں گے) ان کے پیچھے پہنچائیں گے O

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ

ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں O اس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۙ﴿۲۰﴾

کے لیے خرابی (و ہلاکت) ہے O کیا ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی سے پیدا نہیں فرمایا O

پھاڑ ڈالے جائیں گے اور پہاڑ اپنی جگہوں سے اکھیڑ ڈالے جائیں گے اور جب کہ سب رسول (علیہم السلام) جمع کیے جائیں گے۔

۱۲ تا ۱۳- پھر یہ سب بڑے بڑے امر کس دن کے لیے رکھ چھوڑے گئے ہیں اور کب تک واقع ہوں گے (خود ہی جواب ارشاد فرمایا کہ) ہاں یہ امور یوم الفصل تک موخر ہیں جس دن سب مخلوقات میں فیصلے ہوں گے۔

۱۴ تا ۱۵- اے سننے والے! تو کیا جانے کہ یوم الفصل کیا چیز ہے؟ بڑا مصیبت والا دن ہے اس دن ان کے لیے جو کتاب و رسول کو جھٹلاتے تھے' مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کے منکر تھے سخت مصیبت ہوگی (ویل بمعنی شدید یا جہنم میں ایک پیپ خون کا نالہ یا کنواں ہے جس میں دوزخیوں کے زخموں کا خون اور پیپ جمع کیا جائے گا اور دوزخیوں کو کھلایا جائے گا۔

۱۶ تا ۱۹- کیا ہم نے اگلے کافروں کو ہلاک نہیں کیا یعنی بعض کو عذاب سے بعض کو موت سے یعنی سب کو ہلاک کر دیا' پھر ہم یوں ہی پچھلوں کو ان کے پیچھے ہلاک کر دیں گے اور مار کر یا عذاب دے کر سب کو اول و آخر کو ملا دیں گے۔ ہم یونہی مشرکوں کافروں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یونہی ان کفار قریش کا حال ہوگا' ان سب ایمان و قیامت کی تکذیب کرنے والوں کے لیے سخت عذاب ہے۔

۲۰ تا ۲۴- اے آدمیو اے جھٹلانے والو! کیا تم کو اپنی پیدائش کا حال معلوم نہیں کیا' ہم نے تم کو ایک بے قدر ذلیل پانی سے یعنی قطرہ منی سے نہیں پیدا کیا' پھر اس قطرہ کو ایک وقت معین تک عمدہ جگہ میں ٹھہرایا جو خوب محفوظ ہے یعنی عورت کا بچہ

فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ق

پھر اس کو ایک محفوظ جگہ (رحم) میں ایک معلوم اندازے تک رکھا ○ پھر ہم نے اندازہ فرمایا

فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ

تو ہم کیا ہی اچھے اندازہ کرنے والے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے ○ کیا ہم نے

نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلْنَا

زمین کو زندوں اور مردوں کو جمع کرنے والی نہیں بنایا ○ اور ہم نے اس میں

فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾

اونچے اونچے (پہاڑوں کے) لنگر ڈالے اور ہم نے تم کو میٹھا پانی پلایا ○

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے ○ (ان کو حکم ہو گا کہ) جس (جہنم) کو تم جھٹلاتے تھے

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ

اس کی طرف چلو ○ (دھوئیں کے) اس سائے کی طرف چلو کہ جس کی

شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ

تین شاخیں ہیں ○ نہ ٹھنڈا سایہ دیتا ہے اور نہ آگ کی لپٹ سے بچاتا ہے ○ بے شک جہنم اونچے

دان یعنی نو ماہ یا کم وبیش تک۔ پھر ہم نے پیدا کیا ("قدرنا" بمعنی "خلقنا" یا بمعنی "ملکنا" یعنی ہم مالک ہیں، قادر ہیں یا بمعنی اندازہ کیا یا صورت گری کی۔ پس ہم کیا ہی اچھے پیدا کرنے والے اور صورت بنانے والے ہیں۔ ان پر جو ایمان اور دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کی تکذیب کرتے ہیں بروز قیامت نہایت افسوس ہے اور سخت عذاب ہے۔

۲۵ تا ۲۸- پھر اپنا احسان جتاتا ہے کہ کیا ہم نے زمین کو ملجا و ماوا نہیں بنایا کہ سب مردوں اور زندوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ ہے زندہ اس کی پیٹھ پر چلتے ہیں مردہ اس کے پیٹ میں رہتے ہیں (کفات مجمع یا برتن) اور ہم نے زمین میں پہاڑوں کو بطور میخوں کے نہ گاڑا جو نہایت مرتفع اور بلند ہیں۔ اور اے لوگو! تم کو میٹھا پانی خوشگوار اور سرد نہ پلایا۔ ان کے لیے جو ایمان اور دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلاتے ہیں بروز قیامت سخت افسوس و شدت کا عذاب ہے۔

۲۹ تا ۴۰- جب قیامت قائم ہوگی تو ان مکذبین سے کہا جائے گا کہ لو جس چیز کو تم جھٹلاتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ وہ کبھی نہ ہوگی یعنی قیامت اور عذاب دوزخ آج اس کی طرف چلو یعنی ان سے زبانیہ دوزخ کے نگہبان کہیں گے جبکہ

بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَأَنَّهُ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اونچے محلوں کی طرح چنگاریاں اڑاتی ہو گی O (ایسا معلوم ہو گا کہ) گویا وہ زرد اونٹ ہیں (جو ہوا میں اڑ رہے ہیں) O اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ

جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O یہی وہ دن ہے جس میں (خوف کی وجہ سے) وہ بات نہ کر سکیں گے O اور نہ انہیں عذر کرنے

فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ

کی اجازت دی جائے گی O اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O (ان سے کہا جائے گا:) یہی ہے

الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ

فیصلہ کا دن جس میں تم کو اور (تم سے) پہلوں کو ہم نے اکٹھا کر لیا O اب اگر تمہارا کوئی داؤ ہو تو

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ۱ ع ۲۱

مجھ پر چلا لو O اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے O بے شک پرہیز گار ٹھنڈے

فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا

سایوں اور چشموں میں اور دل پسند میووں میں رہیں گے O (ان سے کہا جائے گا:) لو مزے

حساب و کتاب سے فراغت ہوگئی ہوگی، لو آج اس دھوئیں کے سایہ کی طرف چلو جس کے تین ٹکڑے ہیں (دھواں جب کثرت سے اٹھتا ہے تو متفرق ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے کچھ سیدھی طرف کچھ الٹی طرف کچھ اوپر کو چلا جاتا ہے) وہ سایہ نہ آرام دینے والا ہے دوزخ کی گرمی سے نہ اس کی لپٹ سے کچھ نجات بخشنے والا ہے۔ وہ دھواں دوزخ کی ان لپٹوں سے اٹھا ہے جو چنگاریاں برساتی اور شرارے اڑاتی ہیں، وہ چنگاریاں اور تڑ کے اتنے اتنے بڑے ہیں جیسے قصر دو منزلہ مکان بڑے بڑے عالیشان ہوتے ہیں (قصر بمعنی مکان لیتے ہیں) گویا وہ چنگاریاں اڑتے ہوئے اونٹ ہیں پھیلے پھیلے۔ اس دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہے، یہ وہ دن ہوگا کہ وہ منہ سے بات نہ کر سکیں گے۔ قیامت کے متفرق مواضع ہیں، کہیں باتیں کریں گے اقرار، انکار، ندامت، کہیں چپ رہیں گے، ان کو اتنی اجازت نہ ملے گی کہ کوئی کلمہ کہہ سکیں اور عذر ظاہر کر سکیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا۔ ان سے کہا جائے گا کہ اے جھٹلانے والو! یہ فیصلے کا دن ہے، ساری مخلوق کا آج فیصلہ ہے، ہم نے تم کو اور تمام اولین اور آخرین کو جمع کر دیا ہے لو آج تم سب مل کر اگر میرے عذاب کو ٹال سکتے ہو تو ٹالو اور کوئی مکر چالاکی فریب چلا سکتے ہو تو چلاؤ اور میرے ساتھ جو برائی تمہاری قدرت میں ہو کرو۔ اس دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا۔

۴۱ تا ۴۵- بے شک اچھے لوگ جو کفر و شرک و فواحش سے بچتے ہیں وہ جنت کے درختوں کے سایہ میں ہوں گے، ان کے اردگرد شیریں پاک صاف پانی کے چشمے رواں ہوں گے اور طرح طرح کے میوے، جو دل میں آرزو خواہش ہوگی وہی

وَّاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

سے خوشگوار کھاؤ پیو یہ تمہارے (نیک) اعمال کا بدلہ ہے ○ بے شک ہم نیکوں کو ایسا

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَ

ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے ○ (اے کافرو!) تم کچھ دن اور

تَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

کھالو اور دنیا برت لو بے شک تم مجرم ہو (اپنے جرم کی سزا ضرور پاؤ گے)○ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے○

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے ○

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

ع ۲ | ۲۲

پھراس (قرآن) کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے (یعنی قرآن کی کھلی ہوئی دلیلیں سن کر ایمان نہیں لاتے)○

موجود ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا یعنی اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کھاؤ پیو عیش کرو مبارک ہو گوارا ہو اب نہ بیماری ہے نہ موت۔ اس کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں اچھے کام کیا کرتے تھے اور ہم ان کو جو اقوال وافعال میں بھلائی کا خیال رکھتے ہیں ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا جو ایمان نہ لاتے تھے دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلاتے تھے۔

۴۶ تا ۴۷- اے کافرو! رسول اور قرآن کے جھٹلانے والو! دنیا میں کچھ دنوں رہ سہہ لو' کچھ عیش پالو تم کافر و مشرک ہو آخر میں دوزخ میں جاؤ گے۔ اس دن تم کو اے جھٹلانے والو! سخت عذاب ہوگا۔

۴۸ تا ۴۹- اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے آگے جھک جاؤ' توحید اختیار کرو' عبادت کرو تو یہ کہنا نہیں مانتے' توحید قبول نہیں کرتے' خضوع وخشوع پسند نہیں کرتے (بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت قبیلہ بنی ثقیف کے بارے میں اتری کہ وہ کہتے تھے ہماری پیٹھیں تو رکوع سجدہ کے لیے ہرگز نہ جھکیں گی یعنی ہم اینٹھے اکڑے رہیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ جب قیامت میں کافر کہیں گے کہ "ما کنا مشرکین" ہم شرک نہ کرتے تھے تو ان سے کہا جائے گا: اچھا اگر تم سچے ہو تو اب خدا کو سجدہ کرو' اس وقت ان کی پیٹھیں لوہے کی طرح سخت ہو جائیں گی' سجدہ رکوع نہ کر سکیں گے) اس دن ان جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا۔

۵۰- جب یہ کافر اتنی بڑی نصیحت کو یعنی قرآن کو نہیں مانتے تو اب یہ اس کے بعد کون سی نصیحت اور کس بات پر ایمان لائیں گے یعنی یہ اب ایمان نہ لائیں گے' ان کے دل کفر پر اڑے ہوئے ہیں' ایسے ضدی' ہٹ دھرم ایمان سے محروم رہتے ہیں' اپنا ہی نقصان کرتے ہیں خدا اور رسول کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

سورۃ النبا مکیۃ ۸۰ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — آیاتہا ۴۰ رکوعاتہا ۲

سورۃ النبا مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چالیس آیات دو رکوع ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ

یہ (کافر) آپس میں کس چیز کے متعلق پوچھ گچھ کر رہے ہیں O بڑی عظیم الشان خبر کے متعلق (قیامت وغیرہ) O جس میں وہ

فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ

اختلاف کرتے ہیں O ہاں ہاں ان کو معلوم ہو جائے گا O پھر ہم (کہتے ہیں:) ہاں ہاں عنقریب ان کو (نتیجہ) معلوم ہو جائے گا O کیا ہم

نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨

نے زمین کو بچھونا نہ بنایا O اور پہاڑوں کو (اس کی) میخیں (نہ بنایا) O اور ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے نہ بنایا O

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ

اور تمہاری نیند کو آرام نہ بنایا O اور رات کو اوڑھنا نہ بنایا O اور دن کو روزگار

سورۃ النبا

۱ تا ۳- اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر قریش کس امر میں گفتگو کرتے ہیں اور آپس میں مل کر کیا پوچھتے ہیں، ہاں یہ ایک بڑی عظمت والی خبر کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں یعنی قرآن اور رسول و قیامت کے بارے میں جو عظیم و کریم بزرگ ہے ایسا قرآن جس کے بارے میں یہ مختلف ہیں کہ بعض رسول و قرآن کے جھٹلانے والے ہیں اور بعض تصدیق کرنے والے ہیں۔ یعنی جب جبرائیل قرآن لاتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سناتے ہیں تو کافر آپس میں رائے لگاتے ہیں، کوئی تصدیق کرتا ہے، کوئی جھٹلاتا ہے یا نبا عظیم سے مراد قیامت ہے کہ اس کی تصدیق کرتے تھے جیسے یہودی و عیسائی اور کچھ جھٹلاتے تھے جیسے مشرکین عرب۔

۴ تا ۵- ان جھٹلانے والوں کا رد کیا اور ان کو جھڑکا ڈانٹا کہ یہ نہیں چاہیے۔ یہ عنقریب معلوم کر لیں گے جب ان کو تکذیب کا بدلہ بوقت موت ملے گا اور ان کے ساتھ سخت برتاؤ کیا جائے گا، پھر بے شک یہ عنقریب دوبارہ جانیں گے جو ان کے ساتھ قبروں میں کیا جائے گا، یہ وعید ان کے لیے ہے جو رسول و قرآن و قیامت کو جھٹلاتے ہیں۔

۶ تا ۱۶- پھر اپنا احسان یاد دلاتا ہے کہ کیا ہم نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا اور خواب گاہ نہیں بنایا اور پہاڑوں کو زمین کی میخیں نہیں بنایا کہ تم کو تھامے رہے اور زور سے نہ ہلے تاکہ تم زندہ رہو ہاں بنایا۔ اور تم کو جوڑا جوڑا پیدا کیا مرد و عورت۔ اور تمہاری نیند کو خواب کو تمہارے بدن کے لیے استراحت و آرام بنایا یا "سبات" بمعنی بہتری اور اچھائی و خوبصورتی ہو اور ہم نے رات کو تمہارا لباس بنایا، مسکن ملبس یعنی مثل پوشاک کے، وہ تم کو ڈھانپتی ہے اور تم اس میں آرام سے رہتے سہتے ہو اور دن کو تمہارا معاش، اس میں اپنی زندگی معیشت کا کام کرتے ہو۔ ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان جو بہت موٹے ہیں پیدا کیے، ان میں ہم نے روشن چراغ رکھا یعنی آفتاب بنی آدم کی روشنی کے لیے۔ اور ہم نے بادلوں سے بذریعہ ہوا کے بہت زور کا

مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا

نہ بنایا O اور تمہارے اوپر ہم نے سات مضبوط چنائیاں نہ چنیں (یعنی سات آسمان نہ بنائے) O اور (ان میں) ایک نہایت

وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ

چمکتا ہوا چراغ (سورج نہ) رکھا O اور بادلوں سے زور کا پانی نہ اتارا O تاکہ ہم اس کے

بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ

ذریعے غلہ اور سبزہ اور گھنے باغات نکالیں O بے شک فیصلہ کا دن ایک ٹھہرا ہوا وقت ہے

مِيْقَاتًا ﴿١٧﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّ

(وہ ضرور آ کر رہے گا) O جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ کے گروہ (اپنی قبروں سے اٹھ کر میدان محشر میں) چلے جاؤ گے O اور آسمان

فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ

کھولا جائے گا تو اس کے بہت سے دروازے ہو جائیں گے (ان میں سے فرشتے نازل ہوں گے) O اور پہاڑ (ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں) اڑائے

سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿٢٢﴾

جائیں گے تو وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے دور سے چمکتا ہوا ریتا O بے شک جہنم (کافروں کی) تاک میں ہے O وہ سرکشوں کا ٹھکانہ ہے O

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا

وہ اس میں برس ہا برس رہیں گے O وہ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے اور نہ کچھ ٹھنڈا پانی پینے

مینہ اتارا جو پے درپے برستا ہے' اس سے ہم نے زمین سے دانا گھاس سب طرح کی سبزیاں اور باغات جو آپس میں لپٹے ہیں یعنی گنجان سرسبز پیدا کیے الفاف کے معنی گنجان ہیں یا انواع انواع کے باغات مراد ہیں۔

۱۷ تا ۳۰۔ بے شک یوم الفصل یعنی روز قیامت جس دن ہر بات کا فیصلہ ہوگا وہ میقات ہے' سب اولین و آخرین کے جمع ہونے کی جگہ ہے' اس دن صور پھونکا جائے گا' اس سے سب مردے زندہ ہوں گے۔ اے آدمیو! اس دن تم سب فوج فوج جماعت جماعت آؤ گے' آسمان کے دروازے کھول دیے جائیں گے وہ راستے ہو جائیں گے' روئے زمین سے پہاڑ ہٹا دیے جائیں گے وہ مثل ریت کے ہو جائے گی۔ اس دن جہنم طاغیوں یعنی کافروں کے لیے مرصاد اور قید خانہ ہے' وہ وہاں صدہا برس رہیں گے' کئی احقاب عذاب پائیں گے یکے بعد دیگرے احقاب گزریں گے اور وہ نہ نکلیں گے نہ مریں گے۔ ایک حقبہ اسی برس کا' ہر برس تین سو ساٹھ دن کا' ہر دن دنیا کے ہزار برس کے برابر کا' بعض کہتے ہیں کہ حقبہ کا عدد سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا' مطلب یہ ہے کہ ان کافروں سے عذاب منقطع نہ ہوگا وہ وہاں نہ ٹھنڈا پانی پائیں گے نہ شراب (برد بمعنی خواب

شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ

ملے گا ○ سوائے کھولتے ہوئے پانی اور دوزخیوں کے جلے ہوئے خون اور پیپ کے ○ جیسے کرتوت ہیں ویسا ہی بدلہ ملے گا ○ بے شک

كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾

انہیں حساب کا خوف نہ تھا ○ اور انہوں نے ہماری آیتیں بہت جھٹلائیں ○

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ

اور ہم نے ہر چیز (دفتر میں) لکھ کر شمار کر رکھی ہے ○ (قیامت میں ان سے کہا جائے گا:) اب (اپنے کرتوتوں کا) مزہ چکھو تو ہم سوائے

اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ ع ۱

عذاب کے تمہیں اور کچھ نہ بڑھائیں گے ○ بے شک (ڈرنے والوں) پرہیزگاروں کے لیے کامیابی کی جگہ ہے ○ وہ باغ ہیں اور انگور ○

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا

اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی ○ اور (شراب طہور کا) چھلکتا ہوا جام ○ جس میں وہ نہ کوئی بیہودہ بات

لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

سنیں گے اور نہ کسی کا جھٹلانا ○ یہ بدلہ ہے آپ کے رب کی طرف سے (نیک اعمال کا) نہایت کافی بخشش ○

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ

جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے سب کا رب ہے بڑی رحمت والا ان کو

بعض نے لیا ہے) یعنی وہ وہاں نہ سوسکیں گے اور نہ ان کو کوئی پینے کی چیز ملے گی سوائے گرم کھولتے پانی اور پیپ کے یا زمہریر کے سوائے کچھ نہ ملے گا یا آب بدبودار یہ ان کے کاموں کا بدلہ پورا پورا ان کے اعمال کے موافق ان کو ملے گا۔ وہ دنیا میں حساب و کتاب آخرت کے قائل نہ تھے عذاب آخرت سے ڈرتے نہ تھے ایمان لاتے نہ تھے ہماری آیتوں کی یعنی کتابوں اور رسولوں کی تکذیب کرتے تھے۔ ہم نے بنی آدم کے سب اعمال کو شمار کر لیا اور لکھ لیا ہے یعنی لوح محفوظ میں ہر بات لکھ لی ہے پس اس دن ہم کافروں سے کہیں گے کہ لو عذاب دوزخ چکھو ہم تم کو سوائے عذاب کے اور کچھ نہ دیں گے اب قسم قسم کے ہمیشہ ہمیشہ عذاب چکھا کرو گے۔

۳۱ تا ۳۷۔ پھر مسلمانوں کی بزرگی بیان کی۔ تحقیق ان کے لیے جو شرک و فواحش سے بچتے ہیں دوزخ سے نجات ہے اور اللہ تعالیٰ سے قرب اور نزدیکی اور باغات ہیں جن کے گرد احاطے بنے ہیں چھواروں وغیرہ کے اور انگور کے باغات ہیں اور جوان لڑکیاں ہیں کنواری جن کے سینے ابھر کر گول ہو گئے ہیں اور عمر میں اور قد میں اپنے خاوندوں کے برابر سب تیس برس

مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا

اس کے سامنے بات کرنے کی جرأت اور اختیار نہ ہوگا ○ جس دن جبرائیل اور سب فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے (اس کے دربار میں)

يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

کوئی نہ بول سکے گا مگر جس کو رحمان نے اجازت دی ہو گی اور اس نے حق بات کہی ہو گی (یعنی کلمۂ توحید) ○

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

وہ سچا دن ہے پھر اب جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے (یعنی مسلمان ہو جائے) ○

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

بے شک ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرایا جس دن آدمی وہ سب اعمال دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں

يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

ع ۲ ۱۰ ۲

نے آگے کیے ہیں اور کافر کہے گا کہ ہائے! میں کسی طرح خاک ہو جاتا (تاکہ آج کے عذاب سے چھوٹ جاتا) ○

کی۔ اور ان کو وہاں خالص شراب کے گلاس پے در پے ملیں گے، وہ وہاں کوئی لغو اور جھوٹ بات نہ سنیں گے نہ کہیں گے۔ یعنی جیسے یہاں کی شراب کے نشہ میں آدمی بہک جاتا ہے اس شراب میں نشہ نہ ہوگا بلکہ یاد خدا اور زائد ہوگی، یہ ان کے اچھے کاموں کا بدلہ ملے گا، آپ کے پروردگار کے پاس ان کو عطیہ ملے گا، ہر شخص کو حساب سے یعنی ایک حسنہ کے بدلے دس ثواب، یا یہ کہ ان کی نیکیوں میں کمی نہ کی جائے گی، وہ اللہ جو سب آسمانوں اور زمینوں کا اور جو عجائب وغرائب ان کے درمیان میں ہیں ان سب کا خالق و مالک ہے وہ رحمت والا ہے وہ خدا جس کے آگے فرشتے بھی کسی کی سفارش بغیر اس کے حکم کے نہ کر سکیں گے۔

۳۸ تا ۳۹۔ وہ دن ایسا ہوگا کہ اس دن روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے اور اس کی ہیبت وجلال سے سب دم بخود ہوں گے اور کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا۔ فرشتوں کی زبان سے بات بھی نہ نکل سکے گی مگر جس کو خدا اجازت دے گا اور اس نے سچی اور حق بات کا اعتقاد رکھا ہوگا یعنی لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہوگا یعنی مسلمانوں کی شفاعت ہوگی اور کافروں کی نہ ہوگی اور مسلمانوں میں سے بھی اللہ کی اجازت سے ہوگی۔ روح سے مراد بعض کے نزدیک جبرائیل ہیں اور بعض کے نزدیک روح ایک مخلوق ہے جس کی عظمت سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور بعض کے نزدیک روح ایک قسم کے فرشتے ہیں جن کے اعضاء آدمیوں کے سے ہیں جسم نورانی ہیں۔ وہ دن اور جو اس میں عذاب ہونے والا ہے سب سچ اور حق ہے، اس دن کوئی عذر نہ چلے گا، ابھی دنیا میں تو اختیار ہے پس جو چاہے ابھی دنیا میں توحید قبول کر لے ایمان لائے اور اللہ کے پاس جانے کا سامان واسباب مہیا کر لے۔

۴۰۔ اے اہل مکہ! ہم نے تم کو عذاب قریب سے ڈرایا، جس دن آدمی مسلمان یا کافر اپنے سب کام اچھے یا برے جو کیے ہوں گے سب اپنے رُوبرو دیکھے گا کافر اس دن کی سختی اور عذاب دیکھ کر تمنا کریں گے کہ کاش! جانوروں کی طرح ہم بھی خاک ہو جاتے تو عذابِ دائمی سے بچ جاتے۔

(۷۹) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (۸۱) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتها ۴۶ رکوعاتها ۲

سورۂ نزعٰت مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چھیالیس آیات دو رکوع ہیں

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾

قسم ہے ان فرشتوں کی جو (کافروں کی روحیں) سختی سے کھینچتے ہیں ○ اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو (مومنوں کے بند) نرمی سے کھولتے ہیں (یعنی نرمی سے جان

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ

نکالتے ہیں) ○ اور ان فرشتوں کی قسم جو (آسمان اور زمین کے درمیان میں مومنین کی روحیں لے کر) آسانی سے تیرتے ہیں ○ پھر ان فرشتوں کی قسم جو آگے

الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾

بڑھ کر (اپنی مقررہ خدمتوں پر) جلد پہنچتے ہیں ○ پھر ان فرشتوں کی قسم جو (عالم کے کاموں کی) تدبیر و انتظام کرتے ہیں (کہ کافروں پر عذاب ضرور ہوگا) ○ جس

سورۃ النزعٰت

۱ تا ۵۔ مفسر سند مذکور سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قسم نازعات کی یعنی ان فرشتوں کی جو غرق کے کھینچنے والے ہیں یعنی کافروں کی جانوں کی جو ان کے سینوں میں ڈوبی اور اٹکی ہیں اور دنیا کی طرف متوجہ ہیں، فرشتے ان کی روحیں بڑی سختی سے رونگٹے رونگٹے سے کھینچتے ہیں۔ اور قسم ہے ناشطات کی یعنی ان فرشتوں کی جو ان کی جانیں ایسے زور سے نکالتے ہیں جیسے شاخ دار سیخ کپڑے میں سے زور سے بدقت نکلتی ہے۔ بعض ناشطات سے مراد مسلمانوں کی روح لیتے ہیں جو بعد موت جنت کو بعیش و نشاط خوشی خوشی دوڑتی ہیں۔ اور قسم ہے سابحات کی یعنی ان فرشتوں کی جو مسلمانوں کی ارواح کو آہستہ آہستہ نرمی سے نکالتے ہیں اور پھر ان کو آرام کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض سابحات سے مراد ارواح مومنین لیتے ہیں جو دریائے مشاہدہ جمال و جلال الٰہی میں غوطہ زن ہیں۔ اور قسم ہے سابقات کی یعنی ان فرشتوں کی جو کافروں کی روحوں کے جہنم میں لے جانے کی اور مسلمانوں کی روحوں کے جنت میں لے جانے میں سبقت اور جلدی کرتے ہیں۔ بعض اس سے ارواح مومنین مراد لیتے ہیں کہ جنت کو دوڑتی ہیں۔ اور قسم ہے مدبرات کی یعنی ان فرشتوں کی جو امور عباد کی تدبیر کرتے ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام وغیرہم۔ بعض ان سب کلموں سے مراد نجوم لیتے ہیں اور مدبرات سے فرشتے، اور بعض نازعات سے مجاہدوں کی کمانیں اور ناشطات سے ان کے تیر اور سابحات سے بحری فوج کی کشتیاں اور سابقات سے ان کے گھوڑے اور مدبرات سے سپہ سالاران فوج، اور بعض مفسر سابحات سے شمس و قمر و لیل و نہار مراد لیتے ہیں۔

۶ تا ۹۔ اللہ تعالیٰ نے ان اشیاء مذکورہ کی قسم کھائی کہ قیامت ضرور آئے گی اور دو دفعہ صور میں پھونکا جائے گا اور دونوں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا، ان کا بیان کیا کہ جس دن کانپنے والی چیز کانپے گی یعنی زمین وغیرہ سب تھرا جائے گی، اس کے پیچھے دوسرا آنے والا آئے گا یعنی پہلے نفخہ کے بعد دوسرا نفخہ ہوگا اس دن دل دھڑکتے ہوں گے اور ڈرتے ہوں گے اور آنکھیں نیچی جھکی ہوئی ذلیل و عاجز ہوں گی۔

اَبۡصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹ يَقُوۡلُوۡنَ ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِي الۡحَافِرَةِ ۝۱۰ وقف لازم

دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے ولی (یعنی زمین و پہاڑ وغیرہ یعنی پہلا صور پھونکنے کے وقت) ○ پھر اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی (یعنی دوبارہ صور پھونکا جانا

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱ قَالُوۡا تِلۡكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ وقف لازم

جس سے سب مخلوق زندہ ہو جائے گی) ○ اس دن کتنے ہی دل (خوف سے) دھڑکتے ہوں گے ○ (خوف کی وجہ سے) اپنی آنکھیں اوپر نہ اٹھا سکیں گے ○

فَاِنَّمَا هِيَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ فَاِذَا هُمۡ بِالسَّاهِرَةِ ۝۱۴ هَلۡ

کافر کہتے ہیں: کیا ہم (مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر) الٹے پاؤں لوٹائے جائیں گے ○ کیا جب ہم گلی ہوئی ریزہ ریزہ ہڈیاں ہو جائیں گے (پھر بھی زندہ کیے

اَتٰىكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰى ۝۱۵ اِذۡ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ وقف لازم

جائیں گے) ○ کافروں نے (مذاق میں) کہا (اگر ہم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا) تو یہ دوبارہ لوٹنا تو ہمارے لیے بڑا نقصان دہ ہے ○ وہ تو (یعنی صور پھونکنا) صرف

طُوًى ۝۱۶ اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۱۷ فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ

ایک جھڑکی ہو گی ○ تو فوراً وہ (زندہ ہو کر) کھلے ہوئے میدان میں آپڑیں گے (یعنی میدان محشر میں) ○ (اے نبی!) کیا آپ کے پاس موسیٰ کی خبر آئی ○ جب

۱۰ تا ۱۱۔ کفار تعجب سے کہتے ہیں کہ کیا ہم مر کر پھر اصل حالت کی طرف لوٹیں گے اور حافرہ میں یعنی دنیا میں آئیں گے یا حافرہ سے مراد قبر ہو اور "فی" بہ معنی "من" یعنی کیا ہم پھر قبروں سے نکلیں گے کیا ہم جب گل سڑ کر پرانی ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر زندہ ہوں گے۔ "نخرہ" اور "حافرہ" دو قرأتیں ہیں معنی دونوں کے واحد ہیں، مگر نخرہ میں مبالغہ زائد ہے جو ہڈیاں بوسیدہ ہو کر ٹوٹ بھی گئی ہوں ریزہ ریزہ ہو گئی ہوں ان کو نخرہ کہا جاتا ہے۔

۱۲ تا ۱۴۔ جب کفار مکہ نے تعجب سے سوال مذکور کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک تم اٹھو گے اور پھر زندہ ہو گے، تب انہوں نے کہا کہ وہ دوبارہ زندہ ہونا اگر ہو گا تو ہمارے حق میں بڑی نقصان والی بات ہو گی، ہم سب کے سب عذاب پائیں گے یہ تو نہ ہو گا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ وہ تو ضرور ہو گا' وہ ایک جھڑکی ہے کہ اسرافیل صور پھونکیں گے یعنی دوسری بار زندہ ہونے کے لیے صور پھونکیں گے، وہ سن کر سب جی اٹھیں گے پس وہ یکایک زمین پر چلتے ہوں گے ساہرہ سے مراد یہی زمین ہے یا محشر کی زمین۔

۱۵ تا ۲۶۔ اللہ تعالیٰ پہلے اپنے رسول سے دریافت فرماتا ہے کہ اے رسول! تم کو موسیٰ کی خبر ہوئی یا نہیں یہ استفہام یا تو انکاری ہے یعنی نہیں ہوئی اس کے بعد وہ خبر سنائی یا تحقیقی ہے یعنی وہ خبر آپ کے پاس پہنچ گئی ہے اس کو سنو جبکہ "ھل" "بمعنی" قد" ہو بعد کو وہ خبر بیان کی کہ وہ خبر اور وہ قصہ اس وقت کا ہے جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو ان کے پاک پروردگار نے پاک جنگل اور مطہر وادی طویٰ میں پکارا تھا۔ (طویٰ اس وادی کا نام ہے بضم و کسر جو شام میں ہے یا طویٰ مفعول مطلق ہو فعل محذوف کا "و طوی" کا یا "اطو" کا یعنی ان کو ان کے پروردگار نے پکارا حالانکہ وہ اس وادی کو بہ تحقیق طے کر چکے تھے یا یہ معنی ہوں کہ ان کو پکارا کہ) اے موسیٰ! تم اس وادی کو ننگے قدم طے کرو بغیر جوتا کے اور اس کی برکت لو۔ یا یہ مراد ہو کہ وہ وادی برکت میں لپیٹا گیا

إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَرَاهُ

ان کو ان کے رب نے طویٰ کے پاک جنگل میں نداء فرمائی O کہ (اے موسیٰ!) فرعون کے پاس (ہدایت کے لیے) جائیے بے شک اس نے بڑا سر اٹھایا ہے O تو

الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ﴿٢١﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ﴿٢٢﴾

اس سے فرمائیے کہ کیا تجھے (شرک وکفر سے) ستھرا ہونے کی طرف رغبت ہے O اور کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے تیرے رب کا راستہ بتاؤں تو تُو اس سے

فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٤﴾ فَأَخَذَهُ

ڈرے O پھر موسیٰ نے (اس کی درخواست پر) اس کو بہت بڑی نشانی (ید بیضا اور عصا) دکھائی O تو اس نے (ان کو) جھٹلایا اور (ان کی) نافرمانی کی پھر پیٹھ پھیر کر

اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن

چل دیا اور فساد کی کوشش کرنے لگا O پھر لوگوں کو اکٹھا کیا اور پکار کر کہنے لگا O تو کہنے لگا میں تمہارا رب سب سے (سب سے بڑا) اونچا رب ہوں O تو اللہ تعالیٰ

يَخْشَىٰ ﴿٢٦﴾ ع أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا ع ۲۶ ۲

نے اسے دنیا اور آخرت کے عذاب میں پکڑا O بے شک اس میں عبرت ونصیحت ہے اس شخص کے لیے جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرے O (اے لوگو!) کیا (تمہاری

تھا خیر بالائے خیر رکھتا تھا' بالجملہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! تم فرعون سے جا کر ملو وہ بڑا سرکش ومغرور وکافر ہو گیا ہے۔ اس کو سمجھاؤ کہو کہ کیا اے فرعون! تجھ کو اپنے پاک اور صلاح والا ہو جانے کی رغبت ہے' کیا تیرا جی اچھائی یا نیکی چاہتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو توحید اختیار کر اسلام لا۔ اور اے فرعون! میں تجھ کو تیرے پروردگار کی طرف سے ہدایت کرتا ہوں' بلاتا ہوں کہ تو ڈرے اور مسلمان ہو جائے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کو بڑی نشانی دکھائی ید بیضا' اژدھا اور عصا اس نے تکذیب کی اور کہا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! یہ باتیں خدا کی طرف سے نہیں تمہاری چالاکی ہے اور نافرمانی کی۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) سے منہ پھیر کر یا یہ معنی ہوں کہ گفتگو ایمان سے اعراض کر کے کوشش ان کے بارے میں کرنے لگا یا یہ کہ اپنے گھر کو دوڑنے لگا۔ پس اس نے اپنی سب قوم کو جمع کیا اور ان کو پکارا اور خطبہ پڑھا اور کہا کہ میں تم سب کا بڑا خدا ہوں' بت چھوٹے خدا ہیں ان کی عبادت بھی نہ چھوڑو' میں ان کا اور تمہارا سب کا خدا ہوں۔ تو خدا نے اس کو دنیا وآخرت دونوں کا عذاب دیا اور دریا میں غرق کیا پھر دوزخ میں جلایا جائے گا آخرت میں۔ یا اولیٰ سے اس کی اگلی پچھلی حالتیں اور باتیں مراد ہوں یعنی پہلی کلمہ "ما علمت لکم من اله غیری" اور پچھلی "انا ربکم الاعلیٰ" ہم نے دونوں کا بدلہ لیا اور سزا دی' ان دونوں کلموں کے درمیان میں چالیس برس کا فاصلہ تھا۔ اس عذاب میں جو ہم نے فرعون پر بھیجا ان کے لیے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور عذاب سے خائف ہیں عبرت اور نصیحت ہے۔

۲۷ تا ۳۳۔ پھر ان سے خطاب کیا کہ اے اہل مکہ! تم باعتبار خلقت ومضبوطی وجسامت کے زائد ہو یا آسمان وہ بھی ٹوٹ کر پھر بنے گا' تم کیا ہو آسمان وہ ہے جس کو خدا نے بنایا اس کی چھت کو بلند کیا پھر اس کو زمین کے گرد پھیلایا' اس کی رات کو تاریک بنایا اور دن کو روشن کیا' آفتاب نکالا۔ اور زمین کو بھی ساتھ ہی ساتھ پانی پر بچھایا اس تقدیر پر "بعد" بمعنی "مع" ہوگا۔ یا یہ معنی ہوں کہ زمین کو آسمان کے بعد بنایا' تو بعد اپنے معنیٰ پر رہے چنانچہ وارد ہے کہ زمین آسمان کے دو ہزار برس بعد بنی۔

فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ

سمجھ کے مطابق) تمہارا بنایا جانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اللہ تعالیٰ نے آسمان بنایا O اس کی چھت اونچی کی پھر اسے (بغیر ستون کے) ٹھیک کیا O اور اس کی رات

بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَ

اندھیری کی اور (آفتاب کا نور ظاہر فرما کر) اس کی روشنی چمکائی O اس کے بعد زمین پھیلائی O اس میں سے (چشمے جاری فرما کر) اس کا پانی اور (جانوروں کا)

الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ

چارہ نکالا O اور (زمین کو ٹھہرانے کے لیے) اس پر پہاڑوں کو جمایا O (یہ سب چیزیں) تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لیے پیدا فرمائیں O پھر جب آئے گی

الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ

وہ سب سے بڑی عام مصیبت O اس دن انسان نے جو کچھ کوشش کی تھی وہ یاد کرے گا O اور جہنم ہر دیکھنے والے کے سامنے ظاہر

بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ

کی جائے گی O تو وہ شخص جس نے سرکشی کی (اور کفر کیا) O اور دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) مقدم (اور بہتر)

الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ

سمجھا O تو بے شک اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے O لیکن وہ شخص جو اپنے رب کے حضور (قیامت میں) کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو (اس کی

مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ

ناجائز) خواہشوں سے روکا O تو بے شک اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہے O (اے نبی!) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ قیامت کس وقت

زمین سے اس کا پانی نکالا، کہیں بہتا ہے کہیں ٹھہرایا ہے، اس زمین سے گھاس اور سبزا نکالا اور پہاڑوں کو زمین میں بطور میخوں کے گاڑا کہ پانی سے تم کو نفع ہو اور پانی اور گھاس وغیرہ سے چار پایوں کو۔

۳۴ تا ۴۱- جب طامہ آئے گی یعنی قیامت جو ہر چیز پر غالب ہو جائے گی اور اس پر کوئی غالب نہ ہوگا، جس دن آدمی یعنی کافر نضر وغیرہ نصیحت پکڑے گا اور اپنا حال جانے گا اور دنیا میں کفر میں جو کوشش کی ہوگی اس کو دیکھے گا اور دوزخ ان کے روبرو ہوگی جو اس کے مستحق ہوں گے۔ تو اس دن جو سرکش و متکبر کافر ہوگا اور اس نے دنیا کو آخرت پر اور کفر کو ایمان پر پسند کیا ہوگا تو جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ یہ حارث بن علقمہ کی شان میں اتری ہے اور سارے کافروں کو شامل ہے۔ لیکن وہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے دنیا میں ڈرتا تھا اور اپنے نفس کو خواہش حرام سے روکتا تھا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔ یہ مصعب بن عمیر کی شان میں اتری ہے اور سارے مسلمانوں کو شامل ہے اور اس کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔

هِيَ الْمَاْوٰىؕ ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَاؕ ﴿۴۲﴾

ٹھہری ہے (یعنی کب ہو گی) O آپ کو اس کے بیان سے کیا غرض (یعنی وقت بتانا آپ کے فرائض میں نہیں) O

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَاؕ ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَاؕ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

اس کی انتہا آپ کے رب ہی کی طرف ہے (جب تک وہ اجازت نہ دے اس کا وقت کسی کو نہیں بتایا جا سکتا ہے) O آپ تو صرف اس کو ڈرانے

مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَاؕ ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا

والے ہیں جو اس سے ڈرے O جس دن وہ اسے دیکھیں گے تو (اس کی دہشت سے دنیا کی زندگی کی مدت بھول جائیں گے)

عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾ ع

ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (وہ دنیا میں) صرف ایک شام یا اس کے دن چڑھے تک ٹھہرے تھے O

ع ۲

اٰیاتھا ۴۲ رکوعھا ۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	(۸۰) سُورَۃُ عَبَسَ مَکِّیَّۃٌ (۲۴)
اس میں بیالیس آیات' ایک رکوع ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	سورۂ عبس مکی ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤىۙ ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰىؕ ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ

نبی نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا O اس پر کہ ان کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا (یعنی عبداللہ ابن ام مکتوم) O اور (اے نبی!) آپ کو کیا معلوم شاید وہ

۴۲ تا ۴۶۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کافر تم سے قیام ساعت کا حال پوچھتے ہیں کہ کب آئے گی اور اس سے مقصد ان کا انکار ہے۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو اس کے ذکر سے کیا غرض اور اس کے جواب سے کیا مطلب کہ اتنے دن ہیں یا اتنے سال ہیں' آپ اس کے وقت کے بتانے پر مجبور نہیں اور نہ اس کے بتانے کی آپ کو ضرورت ہے نہ ہم نے آپ کو اس کے بتانے کی اجازت دی ہے' جب کافر قیامت کو مانتے ہی نہیں تو اس کے وقت کے متعلق سوال کرنا فضول۔ صرف آپ کو تنگ کرنے کو بے جا سوال کرتے ہیں' اس کے منتہائے قیام کا علم آپ کے پروردگار کو ہے آپ تو اس کے رسول ہیں' ان لوگوں کے ڈرانے والے ہیں جو اس وقت سے ڈراتے ہیں۔ جب وہ قیامت کو دیکھیں گے تو پتہ چل جائے گا اور ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا وہ دنیا میں اور قبروں میں فقط آدھا دن رہے ہیں صبح یا شام یعنی بہت کم مدت دنیا میں رہے۔ مفسر نے لفظ مقدم و موخر سے یہ اشارہ کیا کہ تقدیر یوں تھی "یوم یرونھا فکان ھم"۔

سورۂ عبس

اس سورت کی تفسیر ہے جس میں نابینا صحابی کا ذکر ہے' یہ ساری سورت مکہ شریف میں اتری۔

۱ تا ۱۶۔ مفسر ابن عباس سے اپنی سند مذکور سے عبس کی تفسیر کرتا ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے اشراف قریش کے پاس تشریف فرما تھے۔ عباس بن عبدالمطلب عم رسول اور امیہ بن خلف جمحی اور صفوان بن امیہ وغیرہ کفار بیٹھے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو وعظ و نصیحت کرتے تھے' اسلام کی طرف بلاتے تھے کہ اتنے میں ابن ام مکتوم

وقف لازم

يَزَّكّٰىٓ ۙ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۭ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۵﴾ فَاَنْتَ

(آپ کی نصیحت سن کر گناہوں سے) پاک ہو جائے O یا وہ نصیحت سنے تو اسے وہ نصیحت فائدہ دے O لیکن وہ شخص جو بے پروا بنتا ہے O تو

لَهٗ تَصَدّٰى ۭ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۭ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَاۗءَكَ يَسْعٰى ۙ﴿۸﴾

آپ اس کے (ایمان لانے کے) پیچھے پڑے ہیں (اور وہ ایمان لانا نہیں چاہتا) O اور آپ کا کچھ نقصان نہیں اس میں کہ وہ (ایمان لا کر) پاک اور

وَهُوَ يَخْشٰى ۙ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ ۚ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ ۚ فَمَنْ شَاۗءَ

ستھرا نہ بنے (کیونکہ آپ کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے) O اور لیکن وہ شخص جو آپ کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا (یعنی عبداللہ مذکور) O اور وہ

ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ ۘ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۢ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾

(اپنے رب سے) ڈرتا ہے O تو آپ اسے چھوڑ کر دوسروں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں (ایسا نہ کیجئے) O بے شک یہ (یعنی قرآن کی آیتیں) تو سراپا

آئے' ان کا نام عبداللہ تھا۔ شریح کی بیٹی ام مکتوم ان کی دادی تھیں ان کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ وہ نابینا تھے' انہوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا آ کر کہا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو جو خدا نے بتلایا ہے وہ مجھ کو بھی بتلاؤ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال تھا کہ اس وقت یہ اشراف قریش اگر ایمان لائیں تو بہتر بات ہے اس لیے ابن ام مکتوم کو بات کا جواب نہ دیا اور ان سے منہ پھیر لیا' تو اللہ تعالیٰ نے حضور کی توجہ دلائی اور فرمایا کہ حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! نے برا منایا اور آپ کے ماتھے پر بل پڑ گئے اور بے توجہی کی اور اپنا منہ پھیر لیا جب کہ ان کے پاس ایک نابینا آدمی آیا۔ کیوں اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو خود بخود کیا خبر تھی شاید اس نابینا غریب کو قرآن سے صلاح اور بہتری مل جاتی اور وہ آیتیں سن کر نصیحت پکڑتا اور آپ کی نصیحت اسے فائدہ بخشتی۔ یا یہ کہ آپ کو کیا معلوم تھا کہ خواہ مخواہ وہ پاک نہ ہوگا اور نصیحت نہ مانے گا۔ یا یہ کہ آپ کو کافر کے حال کی کیا خبر تھی کہ شاید وہ پاک نہ ہوتا اور نصیحت نہ مانتا ("لعلہ" اور "تنفع" کی ضمائر 'اعمے' کی طرف رجوع ہیں یا کافروں کی طرف دو قول ہیں) اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو غرور میں خدا اور رسول سے بے پروا ہیں یعنی وہی تینوں آدمی تو آپ ان کے ایمان لانے کے درپے ہو جاتے ہیں اور ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں حالانکہ اگر وہ مسلمان نہ ہوں اور پاک نہ ہوں تو آپ پر کوئی اعتراض اور مواخذہ نہیں۔ اور جو بھلائی اور بہتری کی تلاش میں آپ کے پاس دوڑا آیا تھا اور وہ اللہ سے ڈرتا ہے یعنی ابن ام مکتوم کہ وہ اس وقت ایمان لا چکے تھے تو آپ اس سے بے پروائی کرتے ہیں۔ اگرچہ آپ کفار کی طرف توجہ میرے ہی لیے کرتے ہیں مگر ایسا نہ چاہیے کہ غریب مسلمانوں کا دل ٹوٹے۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسا نہ کریں کہ جو اپنے گھمنڈ میں خدا اور رسول کا خیال نہیں کرتے ان کی طرف توجہ کریں اور غریب مسلمانوں سے روگردانی کریں۔ جب یہ اترا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت زیادہ اکرام کرتے تھے اور ان کی بات بہت اچھی طرح سنتے تھے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قرآن تو سب کے لیے نصیحت ہے' علم دین سیکھنے میں امیر و فقیر سب برابر ہیں' اس کو جو چاہے سیکھے سمجھے اور نصیحت پکڑے جس کی قسمت میں ایمان ہوگا اسے فائدہ ہوگا۔ یہ قرآن پاک مبارک صحیفوں میں لکھا ہوا ہے انسانوں کے پاس بھی اور فرشتوں کے پاس بھی۔ وہ صحیفے اللہ کے نزدیک مکرم و معظم

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ

نصیحت ہیں O پھر جو کوئی چاہے اُنہیں یاد کرے (یعنی اُن سے نصیحت حاصل کرے) O (یہ آیتیں) عزت والے بلند مرتبے والے پاکیزہ صحیفوں میں ہیں O وہ

خَلَقَهُ ﴿١٨﴾ مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾

صحیفے ایسوں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں جو عزت والے نیکی والے ہیں O آدمی ہلاک ہو جائے کیا ہی ناشکرا ہے O (وہ نہیں سوچتا کہ) اللہ تعالیٰ نے اسے کس

ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ

چیز سے بنایا O اسے پانی کی بوند سے پیدا فرمایا پھر اسے (طرح طرح کے) اندازوں پر رکھا (کبھی علقہ کبھی مضغہ) O پھر اس کے لیے (ماں کے پیٹ سے

مَا أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ

برآمد ہونے کا) راستہ آسان کیا O پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا O پھر جب چاہے گا اسے (حساب کتاب کے لیے) باہر نکالے گا O خبردار ہو جاؤ اس

صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَ

کو (اس کے) رب نے جو حکم دیا وہ اس نے اب تک پورا نہ کیا O آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانوں کو دیکھے (اور غور کرے) O ہم نے ہی اچھی طرح پانی ڈالا O پھر

ہیں اور آسمانوں میں بلند رتبہ ہیں اور شرک کے میل کچیل سے پاک اور مقدس ہیں، وہ صحیفے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں جو لوح محفوظ سے ان کو لکھتے ہیں اور نقل کرتے ہیں، وہ فرشتے اللہ کے دربار کے بزرگ و محترم ہیں، اللہ کے فرمانبردار نیک اور راست گو ہیں۔ یعنی پہلے آسمان کے فرشتے۔

۱۷ تا ۲۳۔ کافر آدمی پر خدا کی لعنت ہو اور وہ قتل کیا جائے کیسا کافر ہے یعنی عتبہ بن ابی لہب وغیرہ کہ وہ اللہ کو اور نجوم قرآن کو نہیں مانتا۔ (مثل "والنجم اذا ھوی" کے) کس نے اس کو کفر کا حکم دیا یا یہ کہ اس کا کفر کس قدر شدید ہے۔ یہ اپنے دل میں اتنا تو سوچے کہ اس کو اس کے پروردگار نے کس چیز سے پیدا کیا اور اس کے بدن کو کس شئے سے بنایا؟ پھر خود ہی بتایا کہ نطفہ سے پیدا کیا یعنی حقیر و ناچیز منی سے پھر اس کے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک اور سب اعضاء اندازہ سے بنائے، پھر اس کے لیے راستہ آسان کر دیا یعنی طریقہ خیر و شر بتلا دیا جو چاہے اختیار کرے۔ یا یہ مراد ہو کہ اس کا رحم سے نکلنا آسان کر دیا۔ پھر جتنا چاہا اتنا زندہ رکھ کر اس کو مارا، پھر اس کو قبر میں رکھا، پھر جب اس کو چاہے گا قبر سے اٹھائے گا۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! اتنی نعمتوں پر بھی اس کافر نے وہ کام جس کا اس کو خداوند کریم نے حکم دیا تھا پورا نہ کیا یعنی ایمان و توحید و معرفت کچھ حاصل نہ کیا، اقبار کے معنی دفن کا حکم کرنا، قابر دفن کرنے والا اور مقبور مدفون اور قبر امر بدفن، لما بمعنی لم ہے الف صلہ ہے یعنی زائد تاکیداً۔

۲۴ تا ۳۲۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی چیزوں میں فکر کرے، نظر دوڑائے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کس طرح ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرتا ہے اور یہاں تک اس کو پہنچاتا ہے کہ وہ کافر آدمی اس کو کھاتا ہے اور شکر نہیں کرتا، کہ وہ دیکھے کہ ہم نے پہلے پانی خوب برسایا۔ پھر ہم نے زمین کو گھاس اور پھل کے درختوں سے چیرا یعنی یہ سب چیزیں اس میں

عِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً

ہم نے ہی زمین کو اچھی طرح چیرا O تو اس میں ہم نے ہی غلہ اگایا O انگور اور جانوروں کا چارہ O اور زیتون اور کھجور O اور گھنے گھنے باغ O اور ہر قسم کے میوے دوب

وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾

گھاس O تمہارے فائدے کے لیے اور تمہارے چوپاؤں کے فائدے کے لیے (اگائے) O پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگاڑ (یعنی صور پھونکنے کی

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَ

ہولناک آواز) O اس دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور باپ اور اپنی بیوی اور

بَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾

بیٹوں سے (قیامت کے خوف سے بدحواس ہو کر) بھاگے گا O اس دن ان میں سے ہر ایک آدمی کو اپنی ہی ایک فکر ہو گی جو اسے دوسروں سے

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ

بے پروا کر دے گی (یعنی ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہو گی) O کتنے ہی منہ اس دن (نور ایمان سے) روشن ہوں گے O اور ہنستے ہوئے خوشیاں مناتے ہوئے

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ

ہوں گے O اور کتنے ہی چہروں پر اس دن (ذلت کا) گردوغبار پڑا ہو گا O ان پر سیاہی چڑھ رہی ہو گی O یہ وہی

اگائیں۔ ہم ہی نے اس میں دانے اگائے اور انگور وغیرہ پیدا کیے اور قضب یعنی کھیرے‘ ککڑیاں یا عام ترکاریاں اور درخت زیتون و درخت خرما اور باغات جن میں سارے عام درخت ہیں اور خاص خرما کے بھی ہیں بہت لمبے اور موٹے‘ اور میوے رنگا رنگ کے۔ اور ’’اب‘‘ یعنی گھاس یا مٹی سے پیدا ہونے والے میوے وغیرہ تمہارے نفع کے لیے اور گھاس تمہارے جانوروں کے لیے پیدا کی۔

۳۳ تا ۴۲۔ پس جب صاخۃ آئے گی یعنی قیامت جس کے سبب سے ہر چیز ذلیل و منقاد و فرمانبردار اور عاجز ہو جائے گی اور ہر چیز اس کا لوہا مانے گی اور سب مخلوق جان لے گی کہ وہ وقت جس کا وعدہ تھا یہی ہے‘ اور جس دن آدمی اپنے بھائی کافر سے بھاگے گا اور بیٹا ماں باپ سے اور خاوند اپنی جورو اور بچوں سے‘ تو اس دن ہر آدمی کے لیے ایسا حال ہو گا کہ دوسرے کی خبر نہ لینے دے گا یعنی ہر شخص اپنی پریشانی اور اپنے اپنے حال میں مبتلا ہو گا‘ نفسا نفسی ہو گی‘ کوئی کسی کی خبر نہ لے گا یعنی کوئی کافر کی مدد نہ کرے گا ماں‘ باپ‘ بہن‘ بھائی‘ خاوند کوئی کام نہ آئے گا۔ بعضوں نے بھائی کی مثال قابیل‘ ہابیل بیان کی ہے اور ماں‘ بیٹے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی والدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی۔ اور باپ‘ بیٹے کی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے باپ۔ اور زوج‘ زوجہ کی لوط علیہ السلام اور ان کی بیوی واعلہ کی‘ اور بیٹے‘ باپ کی نوح علیہ السلام اور کنعان کی‘ یہ مسلمان لوگ ان کافروں سے نفرت کریں گے اور ان کی سفارش نہ کریں گے۔ اس دن کچھ چہرے روشن ہوں

ع ۱ ۴۲ ۵

هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

کافر و بدکار ہوں گے (جن کے چہرے سیاہ ہوں گے)O

سورۃ التکویر مکیۃ ۸۱ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | آیاتہا ۲۹ رکوعہا ۱

سورۂ تکویر مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں انتیس آیات ایک رکوع ہے

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا

جب دھوپ لپیٹی جائے گی (یعنی سورج کی روشنی مٹا دی جائے گی)O اور جب تارے (اپنی جگہ سے) جھڑ پڑیں گے O اور جب پہاڑ

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ

(ہوا میں) اڑائے جائیں گے O اور جب تھلکتی اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی (یعنی ان کی طرف کسی کو توجہ نہ ہوگی)O اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے

گے چمکتے ہوئے خدا کی رحمت کا نور چمکتا ہوگا' ہنستے خوش خوش اللہ کی رحمت و کرامت دیکھ کر شاداں و مسرور ہوں گے یعنی مسلمانوں کے۔ اور کچھ چہرے غبار آلود ہوں گے ان کے اوپر مردنی اور کلفت و تاریکی چھائی ہوگی' ایسے چہرے والے کافر فاجر ہوں گے جو خدا اور رسول کو نہیں مانتے تھے۔ بعض تفاسیر میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی والدہ کی مثال دی گئی یہ غیر محتاط لوگوں کا قول ہے اور یہ مردود ہے۔

ف: جو مفسر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین شریفین کا ایمان ثابت کرتے ہیں ان کے نزدیک یہ مثال صحیح نہیں بلکہ غلط ہے' حضور کے والدین کا موحد ہونا اور ان کا زمانہ فترۃ میں ہونا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو زندہ کر کے مشرف باسلام کرنا صحیح روایات سے ثابت ہے۔ جیسا کہ سورۂ شعراء کی آیت "و تقلبک فی الساجدین" کی تفسیر میں گزرا ہے وہاں مفصل مذکور ہے۔ فقیر قادری غفرلہ

نیز اس خبر سے اس کی تائید ہوئی کہ ماہ محرم ۱۳۹۸ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی قبر جو کھودی گئی تو آپ کی نعش مبارک تروتازہ و صحیح سلامت نکلی جس کو احترام کے ساتھ جنت البقیع میں معہ دیگر سات صحابیوں کی نعشوں کے جو سب صحیح و سالم تھیں دفن کیا گیا' یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہوا' اس سے ثابت ہوا کہ حضور کے والد ماجد اور صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں' ان کی نعشیں سالم نکلیں۔ یہ خبر پاکستان کے تمام اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ ۲۰ جنوری ۱۹۷۸ء کے تمام اخباروں میں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی مثال جو کسی مفسر نے دی ہے وہ غلط ہے۔ فقیر قادری

سورۃ التکویر

اس سورت کی تفسیر بیان ہوتی ہے جس میں تکویر آفتاب کا ذکر ہے' یہ ساری سورت مکہ میں اتری۔

۱ تا ۱۴- بسند مذکور ابن عباس سے تفسیر یوں مذکور ہے کہ جس وقت آفتاب لپیٹا جائے جس طرح عمامہ لپیٹا جاتا ہے اور پھر حجاب النور میں پھینک دیا جائے' یا یہ معنی ہیں کہ لڑھکا دیا جائے' یا یہ معنی کہ تاریک و تیرہ کر دیا جائے اور جس وقت ستارے مکدر ہو کر زمین پر گر پڑیں اور جب پہاڑ روئے زمین سے ہٹا دیے جائیں اور جب عشار یعنی حاملہ اونٹنیاں معطل اور بے

حُشِرَتْ ﴿۵﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَاِذَا النُّفُوْسُ

جائیں گے O اور جب سمندر کھولائے جائیں گے (سلگائے جائیں گے) O اور جب جانوں کو (اپنے بدنوں سے)

زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾

ملا دیا جائے گا O اور جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا O کہ وہ (بے قصور) کس جرم میں قتل کی گئی O

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا

اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے O اور جب آسمان (اپنی جگہ سے) کھینچ لیا جائے گا O اور جب جہنم کو

الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ

بھڑکایا جائے گا O اور جب جنت (مؤمنوں کے) نزدیک لائی جائے گی O اس وقت ہر جان کو معلوم ہو جائے گا

مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾

جو کچھ بھی اس نے حاضر کیا تھا O قسم ہے ان ستاروں کی جو الٹے پھریں O سیدھے چلیں ٹھہر جائیں O

وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ

اور رات کی قسم جب وہ پیٹھ دے کر واپس ہو (یعنی اس کی تاریکی ہلکی پڑ جائے) O اور صبح کی قسم جب وہ سانس لے (یعنی روشنی خوب پھیل جائے) O بے شک

کار کر دی جائیں اس سبب سے کہ ان کے مالک اپنی آفتوں میں مشغول ہوں اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں یعنی باہمی قصاص کے لیے اٹھائے جائیں یا محشور ہونے کے یہ معنی ہوں کہ وہ مر جائیں کہ ان کا حشر ان کی موت ہے۔ اور جب دریا شگافتہ کیے جائیں' ایک سے دوسرے میں راستہ ہو جائے اور کھارے اور میٹھے ایک ہو جائیں' یا یہ معنی کہ جوش کھا کر آگ کی طرح گرم ہو جائیں۔ اور جب روحیں اپنے جسموں سے ملائی جائیں یا سب جانیں جوڑے جوڑے بنائے جائیں یعنی مسلمانوں کا حوروں سے نکاح ہو اور ان سے نزدیک ہوں اور اپنے قرین صالح سے نزدیک ہوں' اور کافر شیطان سے ملائے جائیں اور نیک آدمی سب آپس میں ایک جگہ ہوں اور کافر ایک جگہ ہوں۔ اور جب زندہ در گور لڑکیوں کا کافر باپوں سے سوال ہو یعنی ان سے پوچھا جائے کہ تو نے اس کو کون سے جرم میں قتل کیا اور کیوں مارا؟ یا یہ کہ وہ لڑکی باپ سے سوال کرے کہ تو نے مجھ کو کیوں مارا ''سئلت'' معروف یا مجہول دونوں طرح سے آیا ہے۔ اور جس وقت دفتر نیکی و بدی حساب کے لیے کھولا جائے۔ یا ''نشرت'' کے یہ معنی ہوں کہ وہ نامۂ اعمال اڑ اڑ کر لوگوں کے ہاتھوں میں جا پڑیں۔ اور جب آسمان کھینچا اور لپیٹا جائے اور دوزخ کافروں کے لیے گرم کی جائے اور بت پرستوں کے نزدیک کی جائے۔ تو اس وقت ہر آدمی اپنے سب کام اچھے یا برے جان لے گا۔

۱۵ تا ۲۱- میں قسم کھاتا ہوں خنس کی یعنی ستاروں کی جو دن میں چھپ جاتے ہیں اور رات کو نکلتے ہیں وہ تارے جو

رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿١٩﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾ مُطَاعٍ

یہ (قرآن) عزت والے رسول کا پڑھنا ہے O جو قوت والے ہیں وہ عرش کے (مالک کے) دربار میں مقرب وعزت والے ہیں O وہاں ان کا حکم

ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ

مانا جاتا ہے (وحی کے) امانت دار ہیں O اور تمہارے مالک (حضرت محمد مصطفیٰ) مجنون نہیں O اور بے شک انہوں نے اس کو (جبرائیل یا اللہ تعالیٰ کو)

الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ

آسمان کے روشن کنارے پر دیکھا O اور یہ نبی (محمد مصطفیٰ) غیب کی خبر دینے میں بخیل نہیں O اور یہ (قرآن) مردود شیطان

شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

کا پڑھا ہوا نہیں O پھر تم کدھر (بہکے) جاتے ہو O وہ تو سارے جہان کے لیے نصیحت ہی

رات کو مغرب کی طرف چلتے ہیں اور دن کو اپنے مکانوں پر بسبب دن نکلنے کے ٹھہر کر غائب ہو جاتے ہیں۔ (خنوس کے معنی رجوع ہیں اور کنوس کے غائب ہونا کنس الظبی دخل کناسته سے ماخوذ ہے یا یہ مطلق ستارے مراد ہیں یا خمسہ متحیرہ زحل، مریخ، زہرہ، مشتری، عطارد کہ کبھی سیدھے چلتے ہیں کبھی راہ کاٹ کر کبھی لوٹتے ہیں) اور قسم رات کی جب جانے لگے یعنی آخر رات کی، اور صبح کی جب چمکنے لگے، ٹھنڈی سانس لینے لگے یعنی نور کا تڑکا ظاہر ہو۔ ان سب چیزوں کی قسم کہ وہ یعنی قرآن رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قول ہے یعنی جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ نے اپنے بزرگ مرتبہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے، یا رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مراد جبرائیل ہوں یعنی جبرائیل علیہ السلام نے جو قاصد بزرگ و بلند مرتبہ ہیں اتارا ہے۔ وہ جبرائیل (علیہ السلام) جو خدا کے دشمنوں پر غالب اور قوی ہیں اور عرش والے خدا کے نزدیک بزرگ مرتبہ اور بڑی منزلت والے مطاع ہیں یعنی فرشتے ان کی اطاعت کرتے ہیں آسمانوں میں، اور رسالت میں اور خدا کا پیغام انبیاء کو پہنچانے میں امانت دار ہیں۔

۲۲ تا ۲۹۔ اے گروہ قریش! تمہارے مالک تمہارے صاحب محمد مصطفیٰ ہرگز مجنون اور بیمار نہیں جیسا کہ تم میں سے بعض کا قول ہے، بے شک انہوں نے جبرائیل (علیہ السلام) کو افق مبین میں یعنی مطلع الشمس میں دیکھا تھا کہ بلندی میں کھڑے تھے۔ وہ نبی غیب کی بات بتانے میں اور وحی الٰہی کے ظاہر کرنے میں ہرگز متہم نہیں کہ وہ اپنی طرف سے گھڑ کر بتا دیں بلکہ وہ امانت دار ہیں یا یہ کہ وہ وحی الٰہی کے پہنچانے میں اور غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں کرتے ہیں۔ ظنین بالظاء کے معنی متہم اور بالضاد کے معنی بخیل ہیں۔ (اس سے ثابت ہوا کہ نبی کو بعطائے الٰہی علم غیب حاصل ہوتا ہے اور غیب کی بات بتانے میں وہ بخیل نہیں ہوتے بلکہ اس کو ظاہر کرتے ہیں اور مؤمن ان کی غیب کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں "یـؤمـنـون بـالـغـيـب" کے مطابق) وہ قرآن ہرگز شیطان رجیم مردود سرکش کا قول نہیں ہے۔ (رجیم یعنی سرکش متمرد مارا گیا سنگسار کیا گیا یعنی یہ قرآن شریف شیطان کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے آیا ہے۔ پس اے کافرو! تم کہاں سے جھوٹ جوڑ لیتے ہو یا یہ کہ تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو کہ قرآن تو فقط ذکر اور نصیحت ہے سب جہان کے لیے خواہ جن ہوں خواہ آدمی۔ تم میں سے اس

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ

نصیحت ہے O اس کے لیے جو تم میں سیدھا ہونا چاہے O اور تم

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۲۹ / ۱ / ۶

کیا چاہو گے مگر وہی جو سارے جہان کا رب اللہ تعالیٰ چاہے O

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ۸۲	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۱۹ رُكُوْعُهَا ۱
سورۂ انفطار مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں انتیس آیات ایک رکوع ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ پڑیں O اور جب ستارے جھڑ پڑیں O اور جب سمندر

فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ

بہا دیے جائیں O اور جب قبریں کریدی جائیں (اور مردے زندہ کر کے نکالے جائیں) O (اس وقت) ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو

وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ الَّذِيْ

(عمل) اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا O اے انسان! تجھے اپنے کرم والے رب سے کس چیز نے فریب دے کر اس کی نافرمانی کرائی O

کے لیے نصیحت اور عبرت ہے جو اپنے آپ کو سیدھے راستہ پر پہنچانے کا اور ہدایت یافتہ ہونے کا قصد اور توحید اختیار کرے اور درحقیقت تمہارا چاہنا کیا اور تم کیا۔ تم کچھ ارادہ نہیں کر سکتے مگر جبکہ اللہ تعالیٰ چاہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے خواہ زمین میں ہوں جیسے آدمی جن وغیرہ اور خواہ آسمان میں ہوں یعنی فرشتے۔

سورۃ الانفطار

اس سورت کی تفسیر جس میں انفطار السماوات کا ذکر ہے یہ ساری مکہ میں اتری ہے۔

۱ تا ۵- ابن عباس سے بسند سابق تفسیر انفطار یوں منقول ہے کہ جس وقت آسمان پھٹ جائے گا اور اللہ تعالیٰ و تقدس نزول بلا کیف و بلا تشبیہ فرمائے گا اور وہ امور جو وہ چاہے آسمان سے اتریں گے اور تارے زمین پر گر پڑیں اور دریا چیرے جائیں کہ ساری دنیا ایک دریا ہو جائے اور قبریں کھول دی جائیں اور ان میں سے مردے نکالے جائیں۔ اس وقت ہر نفس اپنے اعمال خیر و شر جان لے گا جو اس نے زندگی میں کیے ہوں گے یا جن کی رسم وہ چلا گیا ہوگا اور اس کے مرنے کے بعد ان باتوں پر عمل ہوتا رہا ہوگا' اگر اچھی رسم جاری کر گیا ہوگا تو ثواب پائے گا اور اگر بدعت' ضلالت' مخالفت سنت نکالی ہوگی تو عذاب ملے گا۔ یا یہ معنی کہ جو کام آدمی نے مقدم کیے ہوں گے یعنی ان کو کر لیا ہوگا وہ بھی جان لے گا اور جو موخر کیے ہوں گے یعنی ان کو ٹال دیا ہوگا کہ پھر کر لیں گے اور پھر نہ کیا ہوگا وہ بھی جان لے گا اور حسرت و افسوس کرے گا۔

۶ تا ۸- اے آدمی! تو جو غرور اور گھمنڈ کرتا ہے تجھ کو کس بات نے دھوکے میں ڈالا اور اپنے پروردگار کریم اور معافی

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِىْٓ اَىِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸

جس نے تجھے پیدا کیا پھر تیرے اعضاء ٹھیک کر کے بنائے پھر تجھے ہموار کیا (تیرے اعضاء میں مناسبت رکھی) O جس صورت میں (مرد یا عورت

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا

کی) اس نے چاہا تجھے ترکیب دیا O کوئی نہیں بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو (اور روزِ جزاء کا انکار کرتے ہو) O اور بے شک تم پر کچھ (اعمال

كَاتِبِيْنَ ۝۱۱ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِىْ نَعِيْمٍ ۝۱۳

لکھنے والے) نگہبان مقرر ہیں O بزرگ لکھنے والے O جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں (تمہارا کوئی عمل ان سے پوشیدہ نہیں) O بے شک

وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِىْ جَحِيْمٍ ۝۱۴ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵ وَمَا هُمْ عَنْهَا

نیکی کرنے والے ضرور آرام وچین میں ہوں گے O اور بے شک بدکار (کفار) ضرور دوزخ میں ہی ہوں گے O انصاف کے دن اس میں جائیں گے O اور وہ

بِغَآئِبِيْنَ ۝۱۶ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۷ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ

اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے O اور آپ کو (خود بخود) کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیسا ہے O پھر آپ کو (خود بخود) کیا معلوم

دینے والے کے ساتھ تو کیوں غرور کرتا ہے' اس کے احکام کیوں نہیں سنتا اور کیوں نہیں مانتا' وہ پروردگار جس نے تجھ کو نطفہ سے آدمی روح والا بنایا پھر تیری ماں کے شکم میں تجھ کو درست کیا' پھر تجھ کو سیدھے قد والا بنایا اور تجھ کو جس صورت میں چاہا ترکیب دیا خواہ ددھیال والوں کی شکل وصورت پر خواہ ننھیال والوں کی شکل پر دادا' چچا' تایا کی شکل پر یا ماموں' خالہ' نانی کی صورت پر' یا یہ کہ خوبصورت بنایا خواہ بدصورت۔ اگر چاہتا تو جو صورت تجھ کو دی یہ نہ دیتا کوئی اور بری شکل بندر یا کتے یا سؤر کی تجھ کو دیتا وہ مالک تھا۔ یہ آیت کلدہ بن اسد کی شان میں اتری اور اس کا خطاب سب کافروں سے ہے۔

۹ تا ۱۲۔ بے شک اے گروہ قریش وغیرہ! تم یوم الدین یعنی جزاؤ سزا اور حساب وقضاء کے دن کی تکذیب کرتے ہو اور فرشتے حفاظت کرنے والے تمہارے اوپر مقرر ہیں جو تمہاری اور تمہارے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ بزرگ ہیں' اللہ کے دربار میں بڑے مرتبے والے ہیں' رب کے فرمانبردار ہیں' تمہارے اعمال لکھتے ہیں' تم جو کرتے ہو یا کہتے ہو اچھا یا برا سب جانتے ہیں اور سب صحیح صحیح لکھتے ہیں' ان سے غلط بیانی ناممکن ہے۔

۱۳ تا ۱۹۔ بے شک نیک لوگ جو اپنے ایمان میں صادق ہیں وہ جنت میں رہیں گے جس کی نعمتیں ابدی ہیں یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ اور تمام مسلمان۔ اور کفار فجار کلدہ وغیرہ تمام کفار دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ بروز قیامت جب سب مخلوق میں فیصلہ ہوگا تو وہ کافر دوزخ میں جائیں گے جلیں گے۔ وہ جب وہاں داخل ہو جائیں گے پھر وہاں سے غائب نہ ہوں گے نہ نکل سکیں گے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ وہ کیسا دن ہے اور پھر دوبارہ تعجب سے عظمت اور ہیبت کا حال بیان کیا؟ آپ کو معلوم ہے کہ وہ کیسا عجیب الشان دن ہے؟ اس دن کوئی جان کسی جان کے لیے کسی بات کی مالک نہ ہوگی یعنی کافروں کی کوئی سفارش نہ کر سکے گا نہ ان کو نجات دلا سکے گا اور امر و حکم اس دن سارا خدا ہی کے

ع ١٩ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾

کہ انصاف کا دن کیسا ہے O جس دن کسی (کافر) جان کو کسی جان کا کچھ اختیار نہ ہوگا اور سارا حکم اس دن اللہ تعالیٰ کا ہی ہوگا O

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ ٣٦	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ٣٦ رُكُوْعُهَا ١
سورۂ مطففین مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں چھتیس آیات ایک رکوع ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾

ان کم تولنے والوں کے لیے (خرابی اور) ہلاکت ہے O جب وہ اوروں سے خود ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں O

وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ

اور جب وہ دوسروں کو ناپ تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں (ڈنڈی مار لیتے ہیں) O کیا ان لوگوں کو یہ یقین نہیں

أَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ

کہ انہیں (مر کر دوبارہ زندہ ہو کر) اٹھنا ہے O ایک عظمت (اور ہیبت) والے دن (یعنی قیامت کے دن) O جس دن سب لوگ رب العالمین

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦﴾ كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿٧﴾

کے حضور کھڑے ہوں گے O خبردار ہو جاؤ بے شک کافروں کے اعمال نامے سب سے نیچی جگہ سجین میں ہیں O

ہاتھ ہوگا (بار بار سوال کرنے سے کسی ہیبت ناک معاملہ کی عظمت کا بیان اور تعجب دلانا مقصود ہوتا ہے۔)

سورۃ المطففین

وہ سورت جس میں تطفیف (کم تولنا) کا ذکر ہے اس کی تفسیر ہے یہ بھی ساری مکی ہے۔

۱ تا ۶- بسند سابق ابن عباس سے سورت تطفیف کی تفسیر مروی ہے کہ مدینہ والوں میں قبل اسلام ناپ تول میں کمی کرنے کا بہت رواج تھا' پیمانہ اور تول میں بڑا فریب کرتے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ہجرت کی تو راستہ میں یہ سورت اتری' وہاں پہنچ کر ان کو سنائی' انہوں نے کہا مانا اور توبہ کی' ویل اور ہلاکت ہے ناپ وتول میں فریب کرنے والوں کو یعنی عذاب شدید۔ پھر ان کا حال بیان کیا کہ مطففین وہ لوگ ہیں کہ جب دوسروں کی چیز میں ناپ وتول کرتے ہیں یعنی جب ان سے کوئی شئے مول لیتے ہیں اور اپنے لیے ناپ تول کرتے ہیں تو خوب پورا پورا کرتے ہیں اور رتی ماشہ کا حساب ہوتا ہے اور جب اپنی چیز خریدار کو ناپ تول کر دیتے ہیں تو ایسا تولتے ہیں کہ اس کا بہت نقصان کرتے ہیں یعنی اس میں کمی کرتے ہیں فریب دیتے ہیں' کیا ان کو خدا کے پاس جانے کا اور قیامت کے دن اٹھنے کا جو بڑا ہولناک ہیبت والا دن ہے یقین نہیں۔ کیا یہ اس دن سے انکار کرتے ہیں وہ دن یعنی روز قیامت ایسا ہوگا کہ سب آدمی قبروں سے نکل کر سب جہانوں کے پروردگار کے پاس جائیں گے جو سب مخلوق کا خواہ وہ زمین والے ہوں خواہ آسمان والے ہوں مالک و پروردگار ہے۔

۷ تا ۱۷- اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک کافروں کے اعمال سجین میں لکھے جاتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝٨ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اور آپ کیا جانتے ہیں کہ سجین کیا ہے O وہ ایک مہر کیا ہوا لکھا ہوا دفتر ہے O اس دن (یعنی قیامت کے دن)

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝١١ وَمَا

جھٹلانے والوں کے لیے (خرابی اور) ہلاکت ہے O جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں O اور اس دن کو

يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا

کسی سرکش اور نافرمان کے سوا کوئی نہیں جھٹلائے گا O جب اس (سرکش) کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں

قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

تو وہ کہتا ہے: یہ تو اگلوں کے (فرضی) قصے کہانیاں ہیں O ایسا ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے (برے) کرتوتوں نے زنگ

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

چڑھا دیا ہے (اس وجہ سے وہ اس کا انکار کرتے ہیں)O خبردار ہو جاؤ بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے یقیناً

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝١٥ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝١٦ ثُمَّ يُقَالُ

محروم رہیں گے O پھر بے شک انہیں یقیناً جہنم میں داخل ہونا ہے O پھر (ان سے) کہا جائے گا:

سجین کیا شئے ہے؟ وہ کتاب مرقوم ہے کہ اس میں ان کے اعمال مرقوم ہیں (وہ سبز پتھر ہے ساتویں زمین کے نیچے) بروز قیامت ان اعمال والوں کو جو ایمان اور قیامت میں اٹھنے کو جھٹلاتے ہیں سخت عذاب ملے گا۔ وہ یوم الدین کی یعنی روز حساب وقضاء کی تکذیب کرتے ہیں۔ اس کی تکذیب سوا اس شخص کے جو حد سے بڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے برگشتہ ہو ظالم ہو گنہگار ہو فاجر ہو اور کوئی نہ کرے گا جیسے ولید بن مغیرہ مخزومی۔ وہ ایسا ہے کہ جب اس پر ہماری آیتیں اوامر ونواہی قرآن پڑھے جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو اگلے لوگوں کے قصے ہیں کچھ سچے کچھ جھوٹے۔ اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ یقین جانیں کہ ان جھٹلانے والوں کے دلوں پر ان کی بداعمالی وسرکشی نے زنگ چڑھا دی ہے ان کے دلوں کو سخت و سیاہ کر دیا ہے کہ وہ ہدایت کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے' انہوں نے جو گناہ پر گناہ کیے تو ان کے دلوں پر گناہوں کی سیاہی جم گئی دل بالکل سیاہ ہو گیا بسبب ان باتوں کے جو وہ کہتے ہیں اور شرک وکفر کرتے ہیں۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ مکذبین بروز قیامت اپنے پروردگار کے دیدار سے اور اس کے دیکھنے سے بھی محروم رہیں گے یہ محرومی سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا جس کی وجہ سے ان کی جانیں جلیں گی۔ اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا پھر وہ سب کافر دوزخ میں جائیں گے وہاں ان سے کہا جائے گا یعنی دوزخ کے نگہبان زبانیہ عذاب کے فرشتے ان سے کہیں گے کہ یہ دوزخ وہی ہے جس کی تم دنیا میں تکذیب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ قیامت وغیرہ کوئی شئے نہیں۔

هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ ؕ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ

یہی وہ دن ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلاتے تھے ○ ہاں ہاں بے شک نیکوں کے اعمال نامے

لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ ؕ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ﴿۱۹﴾ ؕ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾

سب سے اونچی جگہ علیین میں ہیں (جو عرش کے نیچے ہے) ○ اور آپ کیا جانتے ہیں کہ علیین کیا ہے ○ وہ مہر کیا ہوا لکھا ہوا دفتر ہے ○

یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ؕ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ

اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے وہاں حاضر ہوتے ہیں (اس کی زیارت کرتے ہیں) ○ بے شک نیک لوگ یقیناً آرام اور چین میں ہوں گے ○ (عزت والے)

یَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ﴿۲۴﴾ یُسْقَوْنَ

تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہوں گے ○ (اے دیکھنے والے!) تو ان کے چہروں میں آرام اور چین کی تازگی اور خوشی پہچان لے گا ○ شراب جو

مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ

مہر کی ہوئی رکھی ہے پلائی جائے گی ○ اس کی مہر مشک کی ہو گی اور للچانے والوں کو اسی پر للچانا چاہیے

الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ ؕ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا

(نیکیوں میں کوشش کر کے) ○ اور اس کی ملاوٹ شراب تسنیم سے ہو گی (جو جنت کی سب سے اعلیٰ شراب ہے) ○ (تسنیم) وہ چشمہ ہے جس سے

۱۸ تا ۲۸۔ بے شک نیک اور سچے لوگوں کے اعمال علیین میں ہیں۔ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ علیین کیا شئے ہے؟ وہ ایک کتاب ہے جس میں اچھے اعمال مرقوم ہیں (سبز زبرجد کی تختی ساتویں آسمان پر عرش رحمٰن کے نیچے) اس کو مقربین ملاء اعلیٰ فرشتگان برگزیدہ ہر آسمان کے دیکھتے ہیں اور ان کے گواہ ہوتے ہیں۔ بے شک ابرار نیک اور صادق الایمان آدمی جو چیونٹی تک کو بھی نہیں ستاتے اور بہت نیک ہیں وہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ تک رہنے والی دائمی نعمتیں پائیں گے، چھپر کھٹوں اور تختوں پر عیش کرتے رہیں گے، دوزخ والوں کو دیکھیں گے کہ عذاب پاتے ہیں۔ وہاں اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان نیکوں کے چہروں پر خوشی وخرمی تازگی پائیں گے، ہنستے ہوئے خوش خوش چہرہ چمکتے ہوئے نورانی ہوں گے۔ وہ وہاں شراب پلائے جائیں گے جس میں مشک ملا ہوگا، جب پی چکیں گے تو آخر میں مشک کی خوشبو دماغ معطر کر دے گی۔ ایسی شراب اور نعمتوں کے لیے عمل کرنے والوں کو چاہیے کہ جلدی کوشش کریں، اپنی جان قربان کریں اور نعمتیں حاصل کریں ایسا نہ ہو کہ پیچھے رہ جائیں۔ اس شراب میں نہر تسنیم کا پانی ملا ہوگا وہ نہر جس کا پانی جنت عدن والے مقربین پیتے ہیں۔ اس نہر سے مقربین خالص پیتے ہیں، وہاں سے وہ پھر ابرار کے پاس آئے گی، وہ شراب میں ملا کر پئیں گے۔

الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(دربارِ الٰہی کے) خاص مقرب پیتے ہیں O بے شک مجرم لوگ ایمان والوں سے (ان کی غربت کی وجہ سے) ہنسا کرتے تھے O

يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا

اور جب وہ ایمان والوں کے پاس ہو کر گزرتے تھے تو آپس میں ان پر (مذاق بنانے کے لیے) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے O اور جب وہ

اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

(کفار) اپنے گھر کی طرف پلٹتے تھے تو خوشیاں کرتے ہوئے اتراتے ہوئے پلٹتے تھے O اور جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے: بے شک یہ لوگ

لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ

(مسلمان) تو یقیناً گمراہ ہیں O اور یہ (کفار) کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے تھے (کہ ان کی اصلاح ان کے ذمے لازم ہوتی) O تو آج

اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

(قیامت کے دن) ایمان والے کافروں سے ہنسیں گے (جیسا کہ کفار ان پر دنیا میں ہنستے تھے) O اپنے تختوں پر (عزت سے بیٹھے ہوئے کفار کی ذلت)

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۱ ۳۶ ۸

دیکھتے ہوں گے O (اور کہیں گے:) کیوں کافروں کو اپنے کرتوتوں کا کچھ بدلہ ملا (کہ نہیں) O

۲۹ تا ۳۶- ایک بار حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے دیکھ کر ابوجہل وغیرہ کفار نے مذاق کیا تب اس بارے میں اترا کہ مجرم کافر ابوجہل وغیرہ مسلمانوں سے دنیا میں مذاق اور مسخرہ پن کرتے ہیں' ان پر ہنستے ہیں۔ اور جب وہ حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آتے ہیں' ان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ طعنہ مارتے ہیں اور کافر جب اپنے گھروں کو جاتے ہیں تو خوش خوش ہنستے ہوئے اور مذاق اڑاتے ہوئے جاتے ہیں اور جب کافر اصحاب رسول کو دیکھتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں: یہ لوگ گمراہ ہیں حالانکہ وہ مسلمانوں پر چوکیدار اور محافظ نہیں بنائے گئے۔ اگر بالفرض یہ گمراہ ہی ہیں تو ان کو کیا پس اس کے بدلہ میں آج یعنی بروز قیامت سب مسلمان مولا علی رضی اللہ وغیرہ کافروں پر ہنسیں گے' ان کا مذاق اڑائیں گے اور تختوں اور چھپر کھٹوں پر بیٹھ کر کافروں کو دوزخ میں جلتا دیکھ کر ان سے بدلہ لیں گے۔ اس وقت کافروں کو حال معلوم ہوگا' ان کو وہاں سوائے ان کے اعمال و اقوال کے جو وہ دنیا میں کرتے تھے کوئی اور بدلہ نہ ملے گا' ان پر ظلم نہ ہوگا اپنا کیا بھگتیں گے' اپنی کرتوتوں کا مزا چکھیں گے۔

❁❁❁❁❁

سورۃ الانشقاق مکیۃ ۸۴ — رکوعہا ۱ — آیاتہا ۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ انشقاق مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں پچیس آیات' ایک رکوع ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ

جب آسمان پھٹ جائے گاO اور اپنے رب کا حکم سنے گا اور اسے سزاوار بھی یہی ہے (کہ اپنے رب کا حکم مانے)O اور جب زمین

مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾

پھیلادی جائے گی (اس میں کوئی پہاڑ اور عمارت باقی نہ رہے گی)O اور جو کچھ اس میں (مردے اور خزانے وغیرہ) ہیں انہیں باہر ڈال دے گی

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾

اور خالی ہو جائے گیO اور اپنے رب کا حکم سنے گی اور اسے سزاوار بھی یہی ہےO اے انسان! بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا

پھر تجھے اس سے ملنا ہےO تو وہ شخص جس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گاO تو عنقریب اس کا حساب آسانی سے

سورۃ الانشقاق

یہ ساری سورت مکہ میں اتری ہے۔

۱ تا ۶- بسند سابق سورۃ الانشقاق کی تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب آسمان پھٹ جائے اور غمام آسمان سے اترے' غمام ایک شئے ہے مثل ایک سفید بادل کے اور واسطے نزول بے کیف وتشبیہ رب تقدس وتعالیٰ کے اور فرشتوں کے اور دوسری چیزوں کے جس کو خدا چاہے وہ اترتی ہے۔ اور جب آسمان تابعداری کرے اپنے پروردگار کی اور اس کو لائق بھی ہے کہ وہ تابعداری کرے۔ اور جب زمین کھینچی جائے جیسے عکاظی چمڑا کھینچا جاتا ہے پھر کھینچ کر بچھا دیا جائے' یا ''مـدت'' کے یہ معنی ہیں کہ اس کے نشیب وفراز اونچا نیچا سب برابر کر دیے جائیں' وہ صاف برابر ہو کر چٹیل میدان رہ جائے اور وہ ان چیزوں کو جو اس کے اندر ہیں مردے خزانے وغیرہ سب کو نکال کر باہر ڈال دے اور خالی ہو جائے۔ اور اپنے رب کی تابعداری کرے اور اس کو لائق بھی یہی ہے کہ تابعداری کرے۔ تو اس دن تو اے آدمی! جو اپنے کفر میں عمل کرتا ہے سب اپنے رب کے پاس لے جائے گا اور اس کے ساتھ اس سے ملے گا اور خیر وشر کی سب کی جزاء پائے گا۔ ابوالاسود بن کلدہ بن اسد بن خلف کی شان میں یہ آیتیں اتریں اور تمام کافروں کا یہی حال ہوگا۔

۷ تا ۱۵- پس بروز قیامت جس کے سیدھے ہاتھ میں اس کی کتاب حسنات دی جائے گی ابوسلمہ بن عبدالاسد وغیرہ' تو اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا' فقط برائے نام دفتر حساب پیش ہو کر حکم جنت ہو جائے گا اور وہ خوش خوش اپنے اہل و عیال کے پاس جو اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ نے تیار کیے ہوں گے چلا جائے گا۔ اور جس کو کتاب بداعمالیوں کی الٹے ہاتھ میں پس پشت سے دی جائے گی اسود ابن عبدالاسد ابوسلمہ کا بھائی اور دوسرے کفار تو وہ عنقریب واویلا ہائے افسوس ہائے افسوس پکارے گا اور دوزخ میں جو دہکتی ہوگی جائے گا۔ وہ دنیا میں اپنے بال بچوں میں بہت خوش تھا' وہ گمان کرتا تھا

يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

لیا جائے گا O اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف (یعنی جنت میں) خوش خوش لوٹے گا O اور لیکن وہ جس کا نامۂ اعمال

كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّ يَصْلٰى

اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا O وہ اپنی موت مانگے گا O اور بھڑکتی آگ

سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ

میں جائے گا O کیونکہ وہ دنیا میں اپنے گھر والوں میں خوشی سے (اتراتا) تھا O بے شک وہ یہ سمجھا تھا کہ اس کو (اپنے رب کی طرف)

يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾

ہرگز واپس لوٹنا نہیں ہے O ہاں کیوں نہیں بے شک اس کا رب اس کو دیکھ رہا ہے O تو مجھے قسم ہے شام کی سفیدی کی (جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے) O

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا

اور مجھے قسم ہے رات کی اور ان چیزوں کی جو اس میں جمع ہوتی ہیں O اور (قسم ہے) چاند کی جب وہ پورا ہو O تم ضرور منزل بمنزل چڑھو گے

عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ

(درجہ بدرجہ ترقی کرو گے) O تو ان (کافروں) کو کیا ہو گیا جو (ہماری کتاب پر) ایمان نہیں لاتے O اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے

معانقۃ ۱۶ عند المتاخرین ۱۲

کہ بعد موت میں نہ اٹھوں گا' حشر کا اور لوٹنے کا دوبارہ زندہ ہو کر منکر تھا۔ حور کے معنی بزبان حبشہ رجوع ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ ہاں بے شک وہ اپنے پروردگار کے پاس لوٹے گا' اس کا پروردگار اس کے وقت پیدائش سے اس کا حال دیکھتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ یہ ضرور بعد موت اٹھے گا اور سزا پائے گا۔

۱۶ تا ۱۹۔ قسم ہے شفق کی یعنی بعد غروب آفتاب والی سرخی کی اور قسم ہے رات کی اور اس کی جو اس میں جمع ہوتا ہے یعنی جب رات اندھیری ہو جاتی ہے تو ہر چیز اپنے مکان پر آ جاتی ہے اس کی قسم ہے اور قمر کی جب کامل پورا ہو جائے یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں رات کے چاند کی' کہ تم سب ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوتے رہو گے پیدائش سے موت تک اور پھر دخول جنت یا نار تک سینکڑوں حال گزرتے جائیں گے۔ اس تقدیر پر خطاب جمع ہوگا ب کو پیش۔ یا یہ معنی کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ایک حال سے دوسرے کی طرف جائیں گے' ایک آسمان سے دوسرے پر اور وہاں سے اور اوپر گزرتے ہوئے جائیں گے' معراج کا بیان ہے' اس تقدیر پر صیغہ مفرد ہے۔ یا خطاب کافر سے ہے کہ اے کافر! تو موت سے دخول نار تک بہت قسم کے عذاب پر عذاب دیکھے گا اس تقدیر پر بھی مفرد ہوگا۔

۲۰ تا ۲۵۔ ان کفار مکہ کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور قرآن پر ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے' امر و نہی سنتے ہیں تو سجدہ نہیں کرتے یعنی عاجزی نہیں کرتے توحید کو نہیں مانتے۔ بلکہ یہ کفار رسول

الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ السجدة بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾

تو وہ سجدہ نہیں کرتے (اپنے رب کے سامنے نہیں جھکتے) O بلکہ کافر (ہماری آیات کو) جھٹلاتے رہتے ہیں O

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا

اور جو کچھ ان کے جی میں ہے وہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے O تو (اے نبی!) آپ ان کو درد ناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے O

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا O

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۲۲ رُكُوْعُهَا ۱

سورہ بروج مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں بائیس آیات ایک رکوع ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّ

قسم ہے برجوں والے آسمان کی O اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (وہ قیامت کا دن ہے) O اور اس دن کے جو گواہ ہیں (یعنی جمعہ) O

مَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾

اور اس دن کی جس میں فرشتے اور انسان حاضر ہوتے ہیں (یعنی عرفے کا دن) O کھائی کھودنے والوں پر ہلاکت اور لعنت ہو O اس بھڑکتی آگ

وقرآن کی تکذیب کرتے ہیں۔ اور یہ جو کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس کا خدا خوب عالم ہے۔ یا یہ مطلب ہو کہ جو یہ سنتے ہیں اور سن کر اپنے دلوں میں عداوت چھپاتے ہیں خدا کو اس بات کا خوب علم ہے۔ پس اے محبوب! آپ ان کو عذاب الیم کی جو ان کے دلوں تک کی خبر لے گا خوشخبری سنا دو یہ بروز بدر یا بروز قیامت ہوگا۔ مسلمانوں کا استثنا کیا کہ سوائے ان کے جو رسول اور قرآن پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ اخلاص سے کیے ان کو جنت میں ثواب ملے گا جو ممنون نہ ہوگا یعنی اس میں نقصان و کدورت نہ ہوگی۔ یا یہ کہ ان پر احسان نہ جتلایا جائے گا یا یہ کہ ان کی نیکیاں بڑھاپا آنے کے بعد اور بعد موت بھی کم نہ ہوں گی، مرنے کے بعد بھی ان کی نیکیوں کا سلسلہ جاری رہے گا جو وہ صدقہ جاریہ چھوڑ گئے ہوں گے یا کوئی ان کو اپنے نیک اعمال کا ثواب بخشے گا تو ان کو وہ ثواب ملتا رہے گا ختم نہ ہوگا۔ فالحمد لله رب العالمين۔

سورة البروج

اس سورت کی تفسیر ہے جس میں برجوں کا ذکر ہے، یہ ساری مکی ہے۔

۱ تا ۹۔ بسند سابق سورت بروج کی تفسیر منقول ہے کہ قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے، برجوں سے مراد یا یہی مشہور برج آسمانی ہیں یا یہ درمیان آسمان زمین کے بارہ محل ہیں جن کو خدا جانتا ہے۔ اور قسم ہے روز موعود کی یعنی یوم عرفہ کی یا یوم نحر کی یعنی قربانی کے دن کی۔ بعض شاہد سے مراد بنی آدم اور مشہود سے یوم قیامت لیتے ہیں اور بعض شاہد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیتے ہیں اور مشہود سے ان کی امت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عدالت کی گواہی دیں گے، ساری امت کے شاہد اور

إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿٦﴾ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ

جب وہ اس (کے کنارے) پر بیٹھے تھے O اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے والوں پر O

شُهُودٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ

اس پر خود گواہ ہیں O اور انہیں مسلمانوں کی صرف یہی بات بُری معلوم ہوئی کہ وہ عزت والے سب خوبیوں والے اللہ تعالیٰ

الْحَمِيدِ ﴿٨﴾ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ

پر ایمان لائے تھے O اس اللہ پر (ایمان لائے تھے) کہ آسمان و زمین کی سلطنت صرف اسی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

ہر چیز پر گواہ ہے O بے شک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایذاء دی

حاضر ناظر ہیں، سب کا حال دیکھ رہے ہیں، آپ کی نظر سے اولین و آخرین کی کوئی چیز چھپی نہیں ہے۔ آپ نے ''علمت علم الاولین والاخرین'' خود فرمایا ہے غرضیکہ ان سب مذکورہ چیزوں کی قسم! اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے پروردگار کی پکڑ یعنی عذاب کافروں کے لیے بہت سخت ہے۔ اصحاب اخدود قتل کیے گئے یعنی کافر لعنت کیے گئے جو دوزخ میں پڑیں گے جو کہ آگ شعلوں والی ہے اور وقود والی ہے یعنی رال اور تیل اور لکڑیاں اس میں بھرنے کے لیے ڈالی جائیں گی، جبکہ وہ کافر آگ کی خندقوں میں بیٹھے ہوں گے اور خدا ان کو جلاتا ہوگا تو اس وقت ان پر لعنت برستی ہوگی۔ وہ مسلمانوں پر دنیا میں ضلالت کی شہادت دیتے تھے اور ان کو برا بھلا کہتے تھے حالانکہ مسلمانوں نے ان کا کچھ بگاڑا نہ تھا اور نہ ان پر طعن کیا تھا سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو کافروں پر غالب ہے اور منتقم ہے اور مسلمانوں کے لیے حمید ہے، ان کی تعریف کرتا ہے۔ اور ملک آسمان و زمین کا سب اسی کا ہے، سب خزانے بارش اور گھاس سبزیاں اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں اور وہ ہر بات پر گواہ ہے ان سب کے اعمال جانتا ہے یعنی مسلمان خدا پر ایمان لائے تھے فقط اسی بات پر کافروں کو عداوت ہے ورنہ اور کوئی بات نہ تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ ان آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ ایک بادشاہ نے مسلمانوں کو آگ میں جلا دیا تھا اور خود کرسیوں پر بیٹھا دیکھتا رہا تھا اس کی شان میں یہ اترا اصحاب اخدود یعنی خندق والے سے وہ بادشاہ اور اس کی قوم مراد ہے اور وقود سے تیل و درخت و لکڑیاں جن سے مسلمانوں کو جلایا تھا۔ اور ''علیھا'' کی ضمیر کرسیوں کی طرف راجع ہے یعنی وہ سب کافر اور بادشاہ کرسیوں پر بیٹھے مسلمانوں کے جلنے کا تماشا دیکھتے رہے۔ ''مشھود'' سے مراد حاضر یعنی کافر جو اس وقت موجود تھے جب مسلمان جلتے تھے ان کافروں کا مسلمانوں نے کچھ بگاڑا نہ تھا جو انہوں نے ناحق ان کو جلایا اور ستایا۔ پہلی تقدیر پر عام کفار مراد ہیں دوسری تقدیر پر وہ خاص قوم کفار چونکہ پھر وہ آگ کافروں پر لوٹ پڑی تھی اور وہ بھی جل گئے تھے اس سبب سے اصحٰب الاخدود سے مراد کافر بھی ہو سکتے ہیں اور مسلمان بھی۔ اور قتل ان دونوں صورتوں میں بمعنی حقیقی ہے یا قتل سے مراد لعنت ہے یعنی کافر ملعون ہوئے جب قتل بمعنی حقیقی ہوگا تو کلام خبر ہے اور اگر بمعنی مجازی ہو تو کلام انشاء ہوگا یعنی ان کافروں پر لعنت اور پھٹکار پڑے جنہوں نے یہ حرکت کی۔

ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿۱۰﴾

پھر اس سے توبہ نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے (دنیا میں بھی) بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب ہے O

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے ایسے باغ ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿۱۱﴾ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہی بڑی کامیابی ہے O (اے نبی!) بے شک آپ کے رب کی گرفت بڑی سخت ہے (ظالم اس سے چھوٹ

لَشَدِيدٌ ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿۱۴﴾

نہیں سکتے)O بے شک وہی (رب) پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی (مارنے کے بعد) دوبارہ زندہ فرمائے گاO اور وہی گناہوں کا بخشنے والا'

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ أَتَاكَ

(اپنے نیک بندوں سے) بہت محبت کرنے والا ہےO (وہی) عزت والے عرش کا مالک ہےO وہ جو کچھ چاہتا ہے ہمیشہ کرتا ہےO کیا تمہارے پاس

۱۰- بے شک جنہوں نے مسلمانوں کو مردوں اور عورتوں کو جو موحد تھیں ایمان کی تصدیق کرتی تھیں فتنہ میں ڈالا اور ان کو ستایا اور جلایا اور پھر اپنے کفر وشرک سے توبہ نہ کی تو ان کو بروز قیامت سخت عذاب جہنم وحریق ہوگا یعنی سخت جلانے والی آگ میں پڑیں گے۔ یا یہ بھی قصہ کا بیان ہے کہ ان کافروں پر آگ لوٹ پڑی تھی وہ جل گئے تھے۔ اس قول میں اختلاف ہے' بعض کے نزدیک وہ نجران والے ہیں کہ انہوں نے دین مسیح قبول کر لیا تھا ذوالنواس بادشاہ یہودی حمیری نے ان کو ستایا تھا' بارہ ہزار مسلمانوں کو جلایا تھا' بعض شہر موصل والے بتاتے ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کے ایک گروہ کو کافر کرنا چاہا وہ نہ ہوئے تب آگ میں جلایا۔ بعض بادشاہ کا نام یوسف اور بعض ذوالنواس کہتے ہیں' بعض مفسر لڑکے اور راہب کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس لڑکے کے سبب سے بہت سے لوگ مسلمان ہوئے تھے' بادشاہ نے ان سب کو جلایا پھر وہ آگ بادشاہ پر مع لشکر کے لوٹ پڑی اور ان سب کو جلا دیا۔

۱۱ تا ۱۶- پھر ان مسلمانوں کا حال بیان کیا جو ثابت قدم رہے' جو ایمان لائے اور اچھے کام صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے کیے تو ان کو جنتیں ملیں گی جن کے نیچے نہریں' شراب ودودھ وشہد صاف کی رواں ہوں گی' یہ بڑی فلاح کامیابی اور نجات ہے کہ جنت پائی دوزخ سے بچے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے رب کا عذاب کافروں پر بہت سخت ہو گا۔ وہی پیدا کرتا ہے اور وہی پھر دوبارہ زندہ کرے گا یعنی نطفہ سے آدمی بناتا ہے اور پھر بعد موت اس کو نئی زندگی دے گا۔ وہ بخشنے والا ہے ودود ہے یعنی توبہ کرنے والے اور کفر چھوڑنے والے سے درگزر فرماتا ہے اور اپنے دوستوں کا اولیاء کا دوست ہے' یا یہ کہ اہل طاعت کو دوست رکھتا ہے یا یہ کہ ان کا محبوب ہے۔ عرش کا مالک ہے جو مجید ہے یعنی بہت بزرگی والا ہے اچھا تخت ہے۔ اور اگر "مـجـیـد" بضم دال ہو تو اللہ کی صفت ہوگی یعنی وہ خدا مجید وکریم وبزرگ ہے' جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے'

حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(انبیائے کرام کا مقابلہ کرنے والے) لشکروں کی بات آئی O (وہ لشکر) فرعون اور ثمود (وغیرہ کے تھے جو کفر کے سبب ہلاک کر دیئے گئے) O بلکہ

فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ

کافر اب بھی (آپ کے قرآن کے) جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں O اور اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے (اس کے

قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ ع ۱ ۲۲ ۱۰

عذاب سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں) O بلکہ وہ قرآن ہے بزرگی والا O لوح محفوظ میں ہے O

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ۸۶ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۷ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ طارق مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں سترہ آیات' ایک رکوع ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے (یعنی رات کو چمکنے والے) ستارے کی قسم O اور جو کچھ آپ نے جانا کہ وہ رات کو آنے والا ہے O (وہ)

الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ

خوب چمکتا ہوا تارا ہے O ہر جان پر (اعمال لکھنے والا) محافظ مقرر ہے O تو انسان کو غور کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے بنایا

زندہ کرتا ہے مارتا ہے مالک ہے۔

۱۷ تا ۲۲- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو لشکروں کی خبر بھی آئی یعنی فرعون اور ثمود کی فوجوں کی اور ان سے پہلے والوں اور پچھلے والوں کی کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا' انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے سخت سزا دی۔ بلکہ یہ جو موجود ہیں اہل مکہ وغیرہ یہ رسول وقرآن کی تکذیب کرتے ہیں اور اللہ ان کو گھیرے ہوئے ہے یعنی ان کو ان کے کاموں کی سب خبر ہے' اگر یہ قرآن کو نہیں مانتے تو اپنا برا کرتے ہیں قرآن کی عظمت میں کیا نقصان آتا ہے' بلکہ قرآن جس کو محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سناتے ہیں وہ تو بڑی شرافت اور عزت و بزرگی والا ہے' مجید ہے۔ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے جو شیطان کی دسترس سے بالکل محفوظ ہے۔

سورۃ الطارق

یہ وہ سورت ہے جس میں طارق کا ذکر ہے' یہ بھی مکی ہے۔

۱ تا ۴- بسند مذکور ابن عباس سے تفسیر اس سورت کی یوں منقول ہے کہ قسم ہے آسمان اور طارق کی' اور استفہام تعجب ہے کہ کیا اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ طارق کیا ہے؟ وہ ستارہ روشن چمکتا ہوا ہے یعنی زحل جو رات کو نکلتا ہے دن میں چھپتا ہے۔ اس کی قسم ہے کہ ہر جان پر خواہ نیک ہو خواہ بد کوئی نہ کوئی محافظ ضرور مقرر ہے یعنی فرشتے۔ اگر ''ان'' مخففہ ہے مثقلہ سے اور ''ما'' زائد ہے تو تقدیر یوں ہے ''ان کل نفس لما علیها حافظ'' یا ''ان'' نافیہ ہو اور

مِمَّ خُلِقَ ۵ؕ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۶ۙ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ

گیا ہے O وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی (نطفہ) سے بنایا گیا O جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان

وَالتَّرَآئِبِ ۷ؕ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۸ؕ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۹ۙ

سے نکلتا ہے O بے شک اللہ تعالیٰ اس کے واپس کرنے (دوبارہ زندہ کرنے) پر یقیناً قادر ہے O جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی O

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۱۰ؕ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۱۱ۙ

تو آدمی کے پاس نہ کوئی زور ہوگا (جس سے وہ بھید چھپا سکے) اور نہ کوئی مددگار (جو اس کو عذاب سے بچا سکے) O اس آسمان کی قسم جس سے بارش

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۱۲ۙ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۱۳ۙ وَّمَا هُوَ

نازل ہوتی ہے O اور (بارش سے) کھلنے والی زمین کی قسم O بے شک یہ (قرآن یقیناً حق اور باطل میں) فیصلہ کرنے والی بات ہے O اور یہ کوئی ہنسی

بِالْهَزْلِ ۱۴ؕ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۱۵ۙ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۱۶ۚ فَمَهِّلِ

مذاق کی بات نہیں O بے شک کافر (اس کے مقابلے میں) اپنا ساداؤ چلاتے ہیں O اور میں بھی اپنی زبردست پوشیدہ تدبیر فرماتا ہوں O تو (اے نبی!)

''لما'' مشدد ہو بمعنی ''الا'' یعنی ''ما من نفس الا و علیها حافظ'' مطلب دونوں تقدیروں پر ایک ہی ہے یعنی ہر جان پر فرشتے محافظ مقرر ہیں' اس کے اقوال اعمال سب لکھتے ہیں' ان کی حفاظت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ مرے اور قبر میں جائے۔

۵ تا ۱۰۔ پس آدمی کو چاہیے کہ اپنے آپ پر غور کرے کہ وہ کس شئے سے پیدا کیا گیا ہے' پھر خود بتلایا کہ وہ پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو مرد کے ذریعہ سے عورت کے رحم میں ڈالا گیا ہے' وہ پانی مرد کی پشت اور عورت کی ترائب یعنی سینہ کی ہڈیوں سے نکلتا ہے۔ بے شک اللہ اس پانی کو لوٹا دینے پر قادر ہے یعنی اگر چاہے تو آدمی کو پھر نطفہ بنا کر پیٹھ میں لوٹا دے' یا یہ مراد ہے کہ خدا اس کے مرنے کے بعد پھر زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ جس دن پوشیدہ باتیں ظاہر کی جائیں گی اس دن اس آدمی کو نہ قوت ہوگی نہ وہاں اس کا کوئی مددگار ہوگا جو اس کو عذاب سے بچالے نہ محافظ ہوگا۔ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں اتری اور اس کا حکم سب کافروں کو شامل ہے یعنی کسی کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۱۱ تا ۱۷۔ قسم ہے آسمان کی جو مینہ کے بعد مینہ برساتا ہے اور ایک برسات کی فصل کے بعد دوسری بار پھر فصل برسات کی لاتا ہے' اور زمین کی جو گھاس اور کھیتی کے ذریعہ پھٹتی ہے یا یہ کہ نہروں اور نالوں کے سبب سے شگافتہ ہے' ان سب کی قسم کہ یہ قرآن فیصلہ کرنے والا قول ہے اور اللہ کا فرمان ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں' یہ قرآن باطل وخرافات نہیں۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ اہل مکہ اپنے کفر کے لیے طرح طرح کے حیلے اور مکر کرتے ہیں' لوگوں کو آپ پر اور قرآن پر ایمان لانے سے روکتے ہیں یا یہ کہ دارالندوہ میں بیٹھ کر آپ کے قتل کی تدبیریں کرتے ہیں' اور میں بھی ان کی ہلاکت کی پوشیدہ تدبیر کرتا ہوں' جنگ بدر میں ان کو مار دوں گا۔ پس تم ان کو مہلت دو اور تھوڑے دنوں کے لیے

الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع

آپ کافروں کو کچھ ڈھیل دے دیجئے (ان کے لیے بددعا کرنے میں جلدی نہ کیجئے) انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دیجئے ○

سورۃ الاعلیٰ مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتہا ۱۹ رکوعہا ۱

سورۂ اعلیٰ مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں انیس آیات ایک رکوع ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ

(اے نبی!) آپ اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کیجئے جو سب سے بلند مرتبے والا ہے ○ جس نے (ہر چیز کو) بنا کر ٹھیک اور درست کیا ○

قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾

اور جس نے ہر چیز کا اندازہ کر کے (اس کے حاصل کرنے کی) راہ بتائی ○ اور جس نے ہر قسم کا چارہ اور گھاس وغیرہ پیدا کی ○ پھر اسے خشک اور سیاہ

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ

کر دیا ○ اب ہم آپ کو (قرآن) پڑھائیں گے (جس میں بے انتہا علوم غیبیہ وغیرہ ہیں) تو آپ ہرگز نہ بھولیں گے ○ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے

وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾

بے شک اللہ تعالیٰ ہر کھلے اور چھپے کو جانتا ہے (تو وہ آپ کو ہر چیز کی تعلیم دے گا) ○ اور (اے نبی!) ہم آپ کے لیے (احکام شریعت میں) آسانی

ان کو یونہی چھوڑ دو عنقریب یہ ہلاک ہوں گے چنانچہ بروز جنگ بدر بہت سے ہلاک ہو گئے۔

سورۃ الاعلیٰ

۱ تا ۵- بسند سابق ابن عباس سے تفسیر مذکور ہے کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے اعلیٰ ہے یعنی اس کے حکم سے نماز ادا کرو یا یہ مراد ہو کہ اس کی توحید کا ذکر کیا کرو یا یہ مراد ہو کہ بحالت سجدہ نماز میں "سبحان ربی الاعلی" کہا کرو وہ خدا جس نے ہر ذی روح اور ساری مخلوق کو پیدا کیا' پھر اس کو ہاتھ' پاؤں' آنکھ' کان وغیرہ اعضاء سے درست کیا اور اس نے ہر چیز کو اندازہ سے بنایا' مرد و عورت کو بنایا اور ان کو ہدایت کی' مردوں کو یہ بتلایا کہ عورتوں سے کس کس طرح سے صحبت کیا کریں' یا یہ کہ اس نے آدمی کے حسن و خوبصورتی و بدصورتی اور لمبا اور چھوٹا قد مقدر کیا' یا یہ کہ نیک بختی اور بدبختی کو مقدر کیا اور کفر و ایمان' خیر و شر کی راہ دکھلائی اور اس نے مینہ کے ذریعے سے زمین سے سرسبز گھاس و سبزی اگائی پھر اس کو سکھا کر کالا کالا کوڑا کر کٹ کر دیا' گھاس جب اُگتی ہے سرسبز ہوتی ہے جب سال گزر جاتا ہے کالی خراب ہو جاتی ہے۔

۶ تا ۱۳- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم عنقریب آپ کو قرآن سکھائیں گے یا یہ کہ جبرائیل (علیہ السلام) عنقریب آپ کو قرآن سنائیں گے پس آپ اس کو بھولیں گے نہیں خوب یاد رکھیں گے' مگر جو بات کہ خدا چاہے اور اس نے یہی چاہا کہ نہ بھولو پس تم ہرگز نہ بھولو گے چنانچہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکرار کی حاجت نہ رہی' ۲۳ سال میں قرآن اترتا رہا مگر آپ

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِيْ يَصْلَى

کے سامان مہیا فرمادیں گے O تو آپ نصیحت فرماتے رہیے (لوگوں کو یاد دہانی کراتے رہیے) اگر نصیحت فائدے مند ہو O (لیکن) نصیحت وہی مانے گا جو

النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

(اللہ تعالیٰ سے) ڈرے گا O اور اس (نصیحت) سے دور وہی رہے گا جو سب سے بڑا بدبخت ہے O جو بڑی (ہولناک) آگ میں داخل ہوگا O پھر نہ وہ اس میں

تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ

مرے گا (کہ عذاب سے نجات پائے) اور نہ (آرام کی) زندگی میسر ہوگی O بے شک وہی کامیاب ہوا جو (کفر وشرک اور باطل عقیدوں سے) پاک ہوا O

کبھی نہ بھولے بڑی بڑی سورتیں ایک ہی مرتبہ سن کر آپ کو یاد رہتی تھیں' آپ خود لکھتے بھی نہ تھے دوسروں کو لکھوا دیتے تھے' یہ آپ کا بڑا معجزہ ہے (اور نبوت کی دلیل ہے' جو آیت یا سورت اترتی تھی تو آپ فرماتے تھے: اس آیت کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد لکھو وہ لکھی جاتی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہی متفرق سورتیں اور آیتیں پڑھتے تھے کبھی آگے کی پیچھے یا پیچھے کی آگے نہ پڑھی۔ جس طرح آپ لکھوا دیتے تھے اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی پڑھتے تھے اور حفظ کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی لکھا ہوا نسخہ نہ تھا جس کو دیکھ کر آپ یاد کرتے ہوں' اللہ کی وحی کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ وہ نبی بھول نہیں سکتے' نبیوں کو بھولنے سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے۔ فرمایا: ''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون '' یعنی ہم ہی نے یہ قرآن اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ فقیر قادری غفرلہ) اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ جہر و سر کو ہر قول و فعل کو خوب جانتا ہے جو بالکل پوشیدہ ہے جس کو کسی نے ابھی خیال بھی نہیں کیا اس کو بھی جانتا ہے۔ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو ہم آسانی دیتے ہیں اور تبلیغ و رسالت وغیرہ امور مہمہ اور مشکل معاملات کو سہل کر دیتے ہیں۔ پس آپ لوگوں کو قرآن اور پیغام خدا سنا کر نصیحت کرو اگر نصیحت نفع نہ دے یعنی یہ نہ ہوگا سب آدمی نصیحت پالیں اور ایمان لے آئیں بلکہ فقط وہی مانے گا جو اللہ سے ڈرتا ہوگا' وہ عنقریب کہا مانے گا یعنی مسلمان اور وہ جو علم الٰہی میں شقی بدنصیب ہیں ان کے نصیب میں ایمان نہیں' وہ قرآن سے اور وعظ سے بہت دور بھاگیں گے۔ وہ ایسی آگ میں داخل ہوں گے اور جلیں گے جو عذاب میں سب سے بڑی ہے' اس سے بڑا کوئی عذاب نہیں یعنی عذاب آتش دوزخ۔ پھر وہ وہاں نہ تو مر ہی جائیں گے کہ آرام پائیں اور نہ آرام کی زندگی ہوگی' نہ مردوں میں ہوں گے نہ زندوں میں' سخت تکلیف میں رہیں گے۔

۱۴ تا ۱۹۔ بے شک کفر وشرک سے پاک ہوئے اور قرآن کی نصیحت ماننے والے اور موحد ہیں اور اپنے پروردگار کا نام لے کر نماز پڑھنے والے ہیں یعنی اس کے حکم سے نماز پنج وقتہ جماعت سے ادا کرنے والے ہیں تو وہ ہی فلاح پانے والے ہیں' ان کو نجات ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ جو زکوٰۃ و صدقہ فطر قبل عیدگاہ جانے کے ادا کرتے ہیں اور اللہ کا نام لیتے ہیں یعنی عیدگاہ کے راستہ میں آنے جانے میں تہلیل و تکبیر پڑھتے ہیں اور نماز عید با جماعت ادا کرتے ہیں تو وہ ہی فوز و فلاح پانے والے ہیں۔ مگر تم اے غافل لوگو! دنیا کو آخرت پر اور نفع دنیا کو ثواب آخرت پر ترجیح دیتے ہو' صرف دنیا کے لیے کام کرتے ہو' حالانکہ آخرت اور وہاں کا ثواب دنیا اور اس کے نفع سے ہزاروں درجہ بہتر ہے اور زائد دائم ہے کہ کبھی فنا نہ ہوگا۔ یہ

الدُّنْيَا ۝۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ

اور (پاک ہونے کے بعد) اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی O (اے منکرو!) تم دنیا کی زندگی کو (آخرت کی زندگی پر) ترجیح دیتے ہو (یعنی اس سے بہتر سمجھتے

الْاُوْلٰى ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝۱۹ ع ۱ ۱۹ ۱۲

ہو) O حالانکہ آخرت سب سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے O بے شک یہ (مضمون) اگلے صحیفوں میں بھی ہے O (حضرت) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں O

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۸۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۲۶ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ غاشیہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چھبیس آیات، ایک رکوع ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝۲

(اے حبیب!) بے شک آپ کے پاس اس مصیبت کی خبر آئی جو (سارے عالم پر) چھا جائے گی (یعنی قیامت) O کتنے ہی چہرے اس دن ذلیل وخوار ہوں

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝۳ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝۴ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ

گے O جو کام کرنے والے مشقتیں اٹھانے والے ہیں O بھڑکتی آگ میں جائیں گے O ان کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا O ان

اٰنِيَةٍ ۝۵ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝۶ لَّا يُسْمِنُ وَلَا

کے لیے سوائے آگ کے (زہریلے) کانٹوں کے اور کوئی کھانا نہ ہو گا O جو نہ (ان کو) موٹا تازہ کریں گے

نصیحت ''قد افلح'' سے یہاں تک اگلی کتابوں میں بھی لکھی ہے، ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کی کتابوں میں بھی موجود ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب توریت ہے اور ابراہیم علیہ السلام کی کتاب کا حال خدا کو معلوم ہے۔

سورۃ الغاشیہ

اس سورت میں غاشیہ کا ذکر ہے، یہ سورت بھی کل مکی ہے۔

۱ تا ۱۶۔ بسند سابق ابن عباس سے تفسیر مذکور ہے کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو غاشیہ کی خبر نہیں آئی یعنی اس کی خبر پہلے نہیں آئی تھی اب آئی ہے اس کو سنو، اس تقدیر پر استفہام انکاری ہوگا۔ یا ''ھل'' بمعنی ''قد'' ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ یقیناً غاشیہ کی خبر آپ کے پاس آ گئی۔ غاشیہ کے معنی چھپانے والی، وہ ہر چیز کو چھپا لے گی یعنی قیامت اور ہر چیز پر غالب ہوگی، یا دوزخ کا عذاب دوزخیوں کو چاروں طرف سے گھیر لے گا اور بروز قیامت بعضوں کے منہ ذلیل ہوں گے یعنی کافروں اور منافقوں کے عاملہ ہوں گے یعنی دوزخ میں کھینچے جاتے ہوں گے، ناصبہ ہوں گے یعنی سخت مشقت میں ہوں گے۔ یا عاملہ سے مراد بیان دنیا ہے اور ناصبہ سے آخرت یعنی وہ دنیا میں مشقت ومحنت کھینچتے تھے جیسے عیسائیوں اور یہودیوں کے راہب پادری اور خارجی فرقہ کے لوگ کہ عبادت شاقہ بہت کرتے ہیں دنیا میں، مگر بایں ہمہ آخرت میں بہ سبب فساد اعتقاد کے ان کی عبادت بے کار ٹھہرے گی اور مصیبت میں پڑیں گے۔ وہ گرم آگ میں داخل ہوں گے جس کی گرمی حد کو پہنچی ہوگی، دوزخ میں ان کو گرم چشمہ کا کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ ان کو وہاں کچھ کھانا نہ ملے گا سوائے ضریع کے، ضریع ایک گھاس ہوتی

يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۭ (۷) وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ (۸) لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ (۹)

اور نہ (ان کی) بھوک ہی رفع کریں گے O کتنے ہی چہرے اس دن آرام و چین میں ہوں گے O اپنی کوشش سے خوش وخرم ہوں گے O

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ (۱۰) لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۭ (۱۱) فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ (۱۲)

بلند باغ میں ہوں گے O وہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے (بلکہ سلام و مرحبا کی آواز سنیں گے) O اس میں چشمہ جاری ہے O

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ (۱۳) وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ (۱۴) وَّنَمَارِقُ

اس میں اونچے اونچے تخت ہیں O اور (ترتیب سے) چنے ہوئے کوزے ہیں O اور برابر قالین بچھے ہوئے

مَصْفُوْفَةٌ ۙ (۱۵) وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۭ (۱۶) اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ

ہیں O اور (ان پر) چاندنیاں پھیلی ہیں O تو کیا وہ اونٹ کی طرف (غور سے) نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح

كَيْفَ خُلِقَتْ ۠ وقفۃ (۱۷) وَاِلَى السَّمَاۗءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۠ وقفۃ (۱۸) وَاِلَى الْجِبَالِ

پیدا کیا گیا ہے O اور آسمان کی طرف (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسا بلند کیا گیا ہے O اور پہاڑوں کی طرف (نہیں دیکھتے)

كَيْفَ نُصِبَتْ ۠ وقفۃ (۱۹) وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۠ وقفۃ (۲۰) فَذَكِّرْ ۭ قف

کہ وہ کس طرح کھڑے کیے گئے ہیں O اور وہ زمین کی طرف (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے بچھائی گئی ہے O تو (اے نبی!) آپ نصیحت کیے جایئے

وقف لازم

ہے مکہ کے جنگلوں میں جب سبز ہوتی ہے تو اونٹ کھالیتا ہے اور جب سوکھتی ہے تو ایسی ہو جاتی ہے کہ جیسے بلی کے ناخن کہ اس کے کھانے سے نہ آدمی موٹا ہوتا ہے نہ وہ کچھ بھوک کو نفع دیتی ہے۔ اور بعضوں کے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے ہنستے اور خوبصورت ہوں گے اپنے اعمالوں اور کاموں سے اور ان کے ثواب سے خوش اور راضی ہوں گے یعنی مومنین مخلصین کہ وہ جنت رفیع الدرجات میں ہوں گے۔ وہاں کوئی لغو جھوٹ بات بے ہودہ نہ سنیں گے اور وہ اپنے رب کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ وہاں ایک نہر ہوگی جس میں خیر و برکت و رحمت ہی ہوگی۔ وہاں تخت ہوں گے بلند اونچے پایہ کے کہ جب تک جنت والے ان تختوں پر نہ بیٹھیں گے وہ ہوا میں معلق رہا کریں گے۔ اور کوزے ہیں گول سر کے بغیر دستہ کے یعنی گلاس ان کے بالا خانوں میں رکھے ہوئے۔ اور تکیے صف بصف رکھے ہوئے یا تہہ بہ تہہ لگے ہوئے اور بچھونے ہوں گے بچھے ہوئے۔

۱۷ تا ۲۶۔ کفار مکہ نے یہ بیان سابق سن کر کہا کہ اس کی کوئی دلیل لاؤ کہ اللہ واحد ہے اور اس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے تب یہ اترا کہ کیا یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسی عجیب صورت میں پیدا کیا گیا ہے اور وہ اتنا بوجھ اٹھا سکتا ہے جو اور جانور نہیں اٹھا سکتے۔ اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ دنیا کے اوپر کس طرح بلند کیا گیا ہے کہ کوئی چیز اس تک نہیں پہنچتی۔ اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح زمین میں گاڑے گئے ہیں کہ کوئی شئے ان کو نہیں ہلا سکتی۔ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پانی پر بچھائی گئی ہے یہ سب خدا کی توحید اور قدرت کی نشانیاں ہیں اور دلیل کیا مانگتے ہیں یہی دلیلیں کافی ہیں۔ پس

اِنَّمَآ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ ؕ﴿۲۱﴾ لَسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ ۙ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنۡ تَوَلّٰى

آپ تو صرف نصیحت کرنے والے ہی ہیں O آپ ان پر کچھ نگہبان (داروغہ) نہیں ہیں (کہ ان پر زبردستی کریں) O (آپ سب کو نصیحت کیے جایئے)

وَكَفَرَ ۙ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الۡعَذَابَ الۡاَكۡبَرَ ؕ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيۡنَاۤ اِيَابَهُمۡ ۙ﴿۲۵﴾

مگر جو منہ پھیرے اور کفر کرے (تو آپ پر کچھ ذمہ داری نہیں) O (آپ پر صرف تبلیغ کرنا ہے تو جو نہیں مانے) تو اس کو اللہ تعالیٰ بڑا عذاب

ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا حِسَابَهُمۡ ﴿۲۶﴾ ع

دے گا O بے شک ان سب کو ہماری طرف لوٹنا ہے O پھر بے شک ان کا حساب ہمارے ہی ذمہ ہے (ہم ان کو پوری جزاء وسزا دیں گے) O

ع ۱ ۲۶ ۱۳

سورۃ الفجر ۸۹ مکیۃ ۱۰	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	ایاتہا ۳۰ رکوعہا ۱
سورۂ فجر مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں تیس آیات ایک رکوع ہے

وَالۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِ ۚ﴿۴﴾

اس فجر کی قسم O اور دس راتوں کی O اور جفت اور طاق کی O اور رات کی جب جانے لگے O

اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان کو سمجھائیں وعظ کہیں آپ تو فقط یاد کرانے والے اور ڈرانے والے ہیں۔ اور ''مذکر'' کے معنی بعض نے واعظ متعظ لیے ہیں یعنی آپ خود سمجھ کر دوسروں کو سمجھانے والے ہیں کوئی زبردستی کرنے والے حاکم نہیں ان پر چوکیدار اور نگہبان و بادشاہ نہیں۔ اس کے بعد حکم قتال و جہاد دیا کہ جو شخص ایمان لانے سے منہ پھیرے ایمان نہ لائے اور کفر کرے تو اس سے لڑو اور اس کو مارو۔ اس تقدیر پر ''الا'' حرف استثناء ہوگا اور بعض نے ''الا'' حرف تنبیہ بفتح پڑھا ہے اس تقدیر پر یہ کلام مستانف ہوگا یعنی خبردار ہو جاؤ کہ جو کوئی ایمان سے غرور کرے گا اور کفر کرے گا تو اس کو خدا آخرت میں وہ عذاب دے گا جو سب سے بڑا ہے یعنی آگ کا۔ بے شک ان سب کو قیامت میں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے پھر وہاں ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے اچھوں کو ثواب بروں کو عذاب دیں گے۔

سورۃ الفجر

اس سورت میں فجر کا ذکر ہے یہ سورت کل مکہ میں اتری ہے۔

ا تا ۵- ابن عباس سے بسند سابق ''والفجر'' کی تفسیر سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قسم ہے فجر کی۔ فجر سے مراد صبح ہے یا سارا دن یا شروع سال تین قول ہیں۔ اور قسم ہے دس راتوں کی یعنی ذی الحجہ کے اول عشرہ کی۔ اور قسم ہے شفع کی یعنی جوڑے کی اور قسم ہے طاق کی شفع سے مراد یوم عرفہ یعنی نو ذی الحجہ اور یوم نحر قربانی کا دن دو دن مراد ہیں اور وتر سے ان کے بعد کے تین دن گیارھویں بارھویں تیرھویں۔ بعض علماء شفع سے مراد وہ نمازیں لیتے ہیں جو جوڑے جوڑے ہیں ظہر عصر عشاء چار رکعت کی فجر دو رکعت کی اور وتر سے مغرب تین رکعت کی۔ بعض شفع سے مراد ہر قسم کے جوڑے لیتے ہیں جیسے مرد عورت کافر مؤمن مخلص منافق بد اور نیک اور وتر سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات۔ اور بعض شفع سے آسمان و زمین دنیا و آخرت جنت و دوزخ عرش و کرسی شمس و قمر اور وتر سے مراد جو جوڑا نہ ہوں۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے یعنی شب مزدلفہ یا یہ معنی ہوں کہ قسم

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ

کیونکہ اس میں عقل مندوں کے نزدیک قسم ہے O کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے (قوم) عاد کے ساتھ

بِعَادٍ ۝٦ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٨

کیا کیاO وہ عاد ارم بلند عمارتوں والے (یا بہت لمبے قد والے) تھے O جن کی مثل (قوت و طاقت میں) اور شہروں میں لوگ پیدا نہ ہوئے تھے O

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝١٠

اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی (القریٰ) میں پتھر کی چٹانیں تراش کر مکان بنائے تھے O اور میخوں والے فرعون کے ساتھ O

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝١٢

جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی O پھر انہوں نے ان میں بہت فساد پھیلایا O

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝١٣ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٤

تو ان پر آپ کے رب نے (قوت سے) عذاب کا کوڑا برسایاO بے شک آپ کے رب کی نظر سے کوئی چیز غائب نہیں ہے O

رات کی جب اس میں آدمی چلتے پھرتے ہیں۔ ان سب کی قسم! اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا پروردگار منتظر ہے اور ان کا راستہ دیکھ رہا ہے کہ یہ جب دنیا سے آئیں ان کو عذاب دے یا یہ کہ ان کا راستہ اللہ کے سامنے ہو کر ہے پہلے وہ حساب لے گا پھر جنت یا دوزخ میں جانے والے جائیں گے "ان ربک لبالمرصاد" جواب قسم ہے یعنی اللہ ان کا حال جانتا ہے اور قسمیں کھا کر کہتا ہے کہ وہ ان کے انتظار میں ہے' یہ اس سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے' کیا یہ بھی عقل والوں کے لیے معتبر اور یقین کرنے والوں کے لیے حق ہیں کہ نہیں۔ یعنی اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان باتوں اور قسموں میں عقل والوں کے لیے بڑا اعتبار ہے اور یہ مضبوط قسمیں ہیں ان کو جو جھٹلائے گا وہ جہنمی ہوگا اور جاہل۔ عقل والے تو ان کو جھٹلا نہیں سکتے۔

٦ تا ١٤- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ نے یہ حال نہیں سنا اور قرآن میں نہیں دیکھا کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد کے ساتھ جو قوم ہود تھی کیا برتاؤ کیا اور جب انہوں نے تکذیب کی تو کیسے ہلاک کیا۔ وہ قوم عاد جو ارم کی اولاد سے تھی' ان کا نسب نامہ یہ ہے کہ عاد ابن ہام ابن شیم ابن ارم بن ادم یعنی سام بن نوح' وہ عاد جو ستون والے تھے یعنی انہوں نے بلند مکان ستون والے بنائے تھے یا عماد کے معنی قوت ہوں یعنی عاد بڑی قوت والے تھے۔ ایسے تھے کہ ان کی مثل قوت' لمبے دراز قد میں تمام شہروں میں کوئی نہ پیدا کیا گیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ارم شہر کا نام ہے جس کو شدید و شداد نے بنایا تھا' وہ دو بھائی تھے' شدید مر گیا شداد نے خدائی کا دعویٰ کیا' اپنے زمانے کے نبی پر ایمان نہ لایا' جنت کے نام سے وہ عمارت سونے' چاندی کے ستون سے بنائی' اس کی مثل کسی شہر میں زیب و زینت و خوبصورتی کے اعتبار سے کوئی عمارت موجود نہ تھی' ہم نے ان کو ہلاک کیا اور ہم نے ثمود قوم صالح کے ساتھ کیا کیا جنہوں نے پتھروں کو کاٹ کاٹ کر مکان بنائے تھے اور وادی القریٰ میں پہاڑوں کو تراشا تھا۔ آپ کے رب نے فرعون کو کیسے ہلاک کر دیا جو میخوں والا تھا کہ اس نے چار میخیں گاڑی

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ۬

لیکن آدمی (کی حالت یہ ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے تو اس کو عزت اور جاہ و نعمت دیتا ہے

فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيۡهِ

تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے جاہ وعزت دی (یعنی مجھ سے خوش ہے)O اور اگر اسے اس کا رب (دوسری طرح) آزماتا ہے

رِزۡقَهٗ ۙ۬ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَهَانَنِ ۚ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلۡ لَّا تُكۡرِمُوۡنَ

اور اس پر اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا (یعنی ناراض ہو گیا)O ایسا ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت

الۡيَتِيۡمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ۙ﴿۱۸﴾ وَتَاۡكُلُوۡنَ

نہیں کرتے O اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے ہو O اور (یتیم اور تنگ دستوں کی) وراثت کا مال خود

تھیں، جس پر غصہ ہوتا تھا ان میخوں میں اس کو ٹانگتا تھا اور ایذاء دے کر مار ڈالتا تھا جیسا کہ اپنی زوجہ آسیہ بنت مزاحم کے ساتھ کیا' وہ فرعون جس نے شہروں میں یعنی مصر میں سرکشی کی اور کفر پھیلایا اور ان کو ان کی سرکشی نے کفر وانکار پر مستعد کر دیا پھر وہاں یعنی مصر میں خوب فساد برپا کیا' لوگوں کو قتل کیا' بت پوجے۔ تب اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے پروردگار نے ان پر اپنا کوڑا عذاب کا ڈالا اور ان کو سزا دی' آپ کا پروردگار انتظار میں ہے' سب اس کے سامنے گزریں گے اور کوئی چھپ نہ سکے گا' وہ کافر اور تمام مخلوق سب اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ یا یہاں سے مضاف محذوف ہو یعنی آپ کے پروردگار کے فرشتے پل صراط پر جو گزرگاہ تمام بنی آدم کا ہوگا متعین ہوں گے' بندوں کو سات مقام پر روکیں گے اور ان سے سات باتوں کی باز پرس کریں گے۔

۱۵ تا ۱۶- لیکن آدمی کا یہ حال ہے کہ جب اس کا پروردگار اس کو مبتلا کرتا ہے اور مال ومتاع دے کر اس کا امتحان لیتا ہے اور اس کو بہت سا مال ونعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے میرا اکرام کیا وہ مجھ سے راضی ہے اور غرور میں پھولا نہیں سماتا۔ اور جب اس کا رب اس کا فقر وتنگدستی سے امتحان کرتا ہے' اس کی روزی تنگ کرتا ہے تو اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے میری اہانت کی اور مجھے ذلیل کیا' اس کا رد اترا۔ نہیں ہرگز نہیں ایسا نہیں کہ تنگ دستی اہانت ہو اور مال و متاع حرام عزت ہو بلکہ اہانت وذلت' کفر وشرک اور خدا کی نافرمانی وخذلان ہے' اگرچہ کتنا ہی روپیہ ہو۔ اور عزت ونعمت و سعادت ایمان ومعرفت ہے اگرچہ کتنا ہی فقر ہو اور تنگ دستی ہو یعنی انسان نے جو یہ فیصلہ کیا کہ مالدار سے خدا خوش ہے اور فقیر سے ناراض یہ فیصلہ غلط ہے بلکہ عزت وذلت خدا کی فرمانبرداری اور نافرمانی ہے۔

۱۷ تا ۲۰- بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت واکرام نہیں کرتے اور فقیروں مسکینوں کی خبر نہیں لیتے اور نہ دوسروں کو صدقہ دینے پر رغبت دلاتے ہو اور جب وراثت میں کچھ مال پاتے ہو تو خوب کھاتے ہو اور اڑاتے ہو اور مال ومتاع دنیا کو بہت حد سے زیادہ دوست رکھتے ہو۔ اس روپیہ کا حق ادا نہیں کرتے ہو' زکوٰۃ اور صدقہ واجبہ ادا نہیں کرتے یا یتیموں کا مال وراثت سمجھ کر کھا جاتے ہو' یتیموں کو نکال دیتے ہو ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ ''کلا'' یہ ان کا رد ہے کہ ایسا ہرگز نہ کرو حقداروں کا حق ادا کرو۔

التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا

ہڑپ کر جاتے ہو ○ اور مال کی حد سے زیادہ محبت رکھتے ہو (کہ حق داروں کو بھی نہیں دیتے) ○ ہاں ہاں

دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے گی ○ اور آپ کے رب کا حکم آئے گا (یعنی ظاہر ہوگا) اور فرشتے قطار در قطار (کھڑے ہوں گے) ○

وَجِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ

اور اس دن جہنم (سامنے) لائی جائے گی اس دن آدمی سوچے گا اور اب سوچنے کا وقت کہاں

الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا

(اور کیا فائدہ) ○ کہے گا: ہائے افسوس! میں نے اپنی (دنیا کی) زندگی میں نیکی آگے بھیجی ہوتی ○ اس دن اس کا سا

یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ یٰۤاَیَّتُهَا

عذاب کوئی کسی کو نہ دے گا ○ اور اس کی طرح جکڑ کر کوئی کسی کو نہ باندھے گا ○ (اور ایمان والوں سے کہا جائے گا:) اے اطمینان والی

النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾

روح! ○ تو اپنے رب کی طرف اس طرح لوٹ کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ○

۲۱ تا ۳۰۔ خبردار جس وقت زمین توڑی جائے گی اور ریزہ ریزہ کر دی جائے گی اور اس کو متواتر زلزلہ آئے گا اور آپ کا پروردگار متعالی وقدوس بلا کیف وتشبیہ اپنی صفت مجی کے ساتھ اپنا انصاف ظاہر کرے گا اور فرشتے اس طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے جیسے مسلمان نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور اس دن جہنم بڑے زور وشور کے ساتھ لائی جائے گی' اس کی ستر ہزار لگامیں اور رسیاں ہوں گی' ہر لگام اور رسی کو ستر ہزار فرشتے مجمع حشر میں پکڑ کر لائیں گے اور اس سے پردہ اٹھایا جائے گا' اس دن آدمی سمجھے گا حالانکہ اس وقت سمجھنا بے کار ہوگا اور سمجھنے سے کیا فائدہ ہوگا جب وقت پر ہی دنیا میں نہ سمجھا تھا۔ اس وقت کہے گا کہ اے کاش! میں نے اس حیات ابدی کے لیے اس چند روزہ زندگی میں کچھ عمل کر لیے ہوتے اور ایمان لے آیا ہوتا۔ اس دن کافر کی طرح کسی کو کوئی عذاب نہ دیا جائے گا' اس کی قید کی طرح کوئی قید نہ کیا جائے گا۔ اگر قرأت ''یوثق'' اور ''یعذب'' کی یا بہ معروف ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ اس دن کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہ ہوگا اور اس کی قید کے برابر کوئی قید نہ ہوگی یعنی وہ سب سے بڑھ کر عذاب دے گا' اس کے عذاب کے برابر کسی کا بندوں میں سے عذاب نہیں۔ اس دن اچھوں سے خدا کہے گا: اے اطمینان والے بندے! عذاب سے مامون! توحید کا اقرار کرنے والے مقر! نعمت پر شاکر! بلا پر صابر! میری قضا پر راضی! اپنے پروردگار کے پاس خوش خوش اور جو تیرے لیے جنت میں مقرر کیا گیا ہے اس کی طرف چل۔ بعض رب سے مراد بدن لیتے ہیں یعنی اے روح! اپنے بدن میں داخل ہو اور خوش ہو اور پھر میرے بندوں میں

فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿۲۹﴾ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿۳۰﴾ ع

پھر میرے خالص بندوں میں داخل ہو جا ○ اور میری جنت میں چلی جا ○

سورۃ البلد مکیۃ ۹۰ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیاتہا ۲۰ رکوعہا ۱

سورۂ بلد مکی ہے　　اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے　　اس میں بیس آیات ایک رکوع ہے

لَاۤ اُقۡسِمُ بِہٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِہٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا

مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم ○ کہ (اے حبیب!) آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں ○ اور (آپ کے) باپ (ابراہیم) کی قسم اور ان کی اولاد کی (کہ

وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ یَّقۡدِرَ

آپ ہیں) ○ بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ○ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ

یعنی زمرۂ اولیاء میں شامل ہو اور جنت میں جو تیرے لیے تیار ہے داخل ہو۔ اس سورت میں جو عذاب سے ڈرانے اور وعید کی آیتیں ہیں وہ ابی بن خلف اور بقول بعض امیہ بن خلف کی شان میں اتری ہیں اور ان کا حکم سارے کافروں کو شامل ہے سب کافروں کو جہنم میں سخت سزا دی جائے گی۔

سورۃ البلد

اس سورت میں بلد کا ذکر ہے، یہ کل مکی ہے۔

۱ تا ۴۔ میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں یعنی مکہ کی اور تم کو اس شہر میں حلال ہے جو دوسروں کو حرام تھا اور نہ تم سے پہلے کسی کو حلال ہوا نہ بعد کو حلال ہو یعنی جہاد لڑائی، کہ تم کو حلال ہو گیا اور سب پر حرام ہے۔ یا ''حل'' حلول سے ہو جس کے معنی نزول ہیں یعنی قسم ہے شہر مکہ کی اس لیے کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم اس میں چلتے پھرتے ہو موجود ہو اور تمہارے قیام سے اس کی عظمت و منزلت دوبالا ہو گئی۔ یا ''حل'' کے یہ معنی ہوں کہ تم مکہ میں رہ کر جو چاہو کرو تم کو حلال ہے یعنی تم کو احکام شریعت اور حلال و حرام کا اختیار دیا جاتا ہے، جس کے لیے جو چاہو حلال کر دو اور جس کے لیے جو چاہو حرام کر دو۔ مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے، چاندی اور خالص ریشم کا لباس مردوں کے لیے حرام فرما دیا اور عورتوں کے لیے حلال قرار دیا۔ اور قسم ہے والد کی اور ولد کی یعنی آدم علیہ السلام اور ان کی سب اولاد کی۔ اور بعض مفسر ''والد'' سے مراد وہ مرد و عورتیں لیتے ہیں جن کی اولاد ہوئی اور ''ما ولد'' سے جن کے اولاد نہ ہوئی، اس تقدیر پر ''ما'' نافیہ ہو گا یعنی ''والذی لم یلد''۔ بالجملہ ان سب کی قسم کہ ہم نے آدمی کو ''کبد'' میں یعنی درمیانی حالت توسط و اعتدال قامت میں یعنی درمیانی قد میں پیدا کیا یا ''کبد'' بمعنی سختی ہو یعنی ہم نے آدمی کو مشقت و سختی میں پیدا کیا کہ وہ دنیا و آخرت کی تکلیفیں اٹھائے گا یا ''کبد'' بمعنی قوت ہو یعنی آدمی کو قوی اور متحمل اور شجاع پیدا کیا۔ (ایک آیت کی کئی تفسیریں ہو سکتی ہیں اور سب برحق ہوتی ہیں۔)

۵ تا ۷۔ کیا یہ آدمی اپنی قوت و شدت و شجاعت کے گمان میں یہ سمجھتا ہے کہ کوئی اس پر قدرت نہ پائے گا اور اس کو سزا نہ دے سکے گا، یہ شخص افسوس سے لوگوں کے دکھانے کو کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں خرچ کر دیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، کفر گھٹتا ہی رہا۔ کیا یہ کافر سمجھتا ہے کہ اس نے جو گناہ میں روپیہ

عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝٥ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝٦ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ

اس پر کسی کو قدرت حاصل نہیں O کہتا ہے: میں نے بہت کچھ مال برباد کیا O کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا (ہاں اس کا

اَحَدٌ ۝٧ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنٰهُ

رب اسے ہر حال میں دیکھتا ہے) O کیا ہم نے (دیکھنے کے لیے) اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں O اور (بولنے کے لیے) زبان اور دو ہونٹ (نہ بنائے) O

النَّجْدَيْنِ ۝١٠ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢

اور ہم نے اس کو دو ابھری ہوئی چیزوں کی راہ دکھائی (یعنی ماں کے پستانوں کی) O تو وہ بے سوچے ہوئے اونچی گھاٹی میں نہ کودا O اور (اے سننے والے!)

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝١٤ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥

تجھے کیا معلوم کہ وہ اونچی گھاٹی کیا ہے O کسی غلام کی گردن چھڑانا O یا بھوک کے دن کسی رشتے دار یتیم کو

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا

یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلاتا O پھر وہ ان لوگوں میں سے ہوتا جو ایمان لائے اور انہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی اور ایک دوسرے کو رحم

بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝١٨ وَالَّذِيْنَ

و مہربانی کی نصیحت کی O یہی داہنی (یعنی برکت کی) طرف والے ہیں O اور جنہوں نے

خرچ کیا اس کو کسی نے نہیں دیکھا جو ایسی باتیں جھوٹ کہتا ہے۔ ان آیتوں میں کلدہ بن اسید کا ذکر ہے اور بقول بعض ولید بن مغیرہ کا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن ہیں اور دوسرے کافروں کی دعوتیں کر کے حضور کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔

۷ تا ۱۰- پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کا ذکر کیا کہ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں کہ ان سے دیکھے اور زبان نہیں دی کہ اس سے کلمہ حق بولے اور دو ہونٹ نہیں دیے جن کو جب چاہتا ہے ملاتا ہے اور جب چاہتا ہے کھولتا ہے اور کیا ہم نے اس کو دو طریقے نہیں بتلا دیے یعنی اچھائی اور برائی جس کو چاہے اختیار کرے یا ''نجدین'' سے مراد ''ثدیین'' ہوں یعنی کیا اس کو ہم نے جب وہ پیدا ہوا تو دودھ پینے کے لیے ماں کے دونوں پستانوں کا راستہ نہیں بتا دیا یعنی ہم نے یہ نعمتیں دیں مگر یہ ناشکری کرتا ہے۔

۱۱ تا ۲۰- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کافر جو غرور کرتا ہے' قوت کا گھمنڈ رکھتا ہے تو کیا عقبہ سے یہ گزر گیا ہے نہیں ہرگز نہیں گزرا' وہ عقبہ پل صراط ہے جو دوزخ جنت کے درمیان میں رکھا ہوا ہے' جب اس سے گزر جائے تو آدمی کو فخر زیبا ہے۔ اے رسول! تم جانتے ہو وہ عقبہ کیا ہے؟ وہ عقبہ بڑا ہی دشوار گزار ہے' اس کے پار اترنے کا علاج اور اسباب ایمان لا کر نیکی کے کام کرنا ہیں مثلاً غلام کا آزاد کرنا' بھوک اور سختی کے دنوں قحط کے موسم میں یتیموں بن باپوں کے بچوں کو اور خاص کر قرابت دار

۱ ع۲۰ ۱۵

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ⑲ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ⑳

ہماری آیتوں کا انکار کیا وہی بائیں طرف والے (بدنصیب) ہیں O ان کو آگ میں ڈال کر اوپر سے بند کر دی جائے گی O

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ۹۱ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۱۵ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ شمس مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں پندرہ آیات ایک رکوع ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ① وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ② وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ③

سورج اور اس کی روشنی کی قسم! O اور چاند کی جب وہ اس سورج کے پیچھے آئے (اور اس سے روشنی حاصل کرے) O اور دن کی جب وہ اس سورج کو چمکائے O

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ④ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ⑤ وَالْاَرْضِ وَمَا

اور رات کی قسم جب وہ اس کو چھپالے O اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی O اور زمین کی اور اس کے پھیلانے والے کی قسم! O اور جان کی قسم اور اس

طَحٰهَا ⑥ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ⑦ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ⑧

ذات کی جس نے اسے درست کر کے بنایا O پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری اس کے دل میں ڈالی (یعنی الہام سے اس کو سب نیک و بد

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ⑨ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ⑩ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

بتادیا) O بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے اسے (یعنی نفس کو) پاک و ستھرا کیا O اور وہ نامراد رہا جس نے نفس کو گناہوں میں چھپایا O (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی

یتیموں کو کھانا کھلانا اور مسکین جس کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ مٹی میں پریشانی و حیرانی کے سبب مل گیا ہو کھانا دینا ہے۔ پس جو آدمی ایسا ہوگا اور پھر ان لوگوں سے ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کے قرآن پر ایمان لائے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر کی وصیت اور اداء فرائض پر اور بری باتوں کے چھوڑنے پر اور بلاء اور مصائب پر اور فقیروں مسکینوں پر رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں تو اس صفت کے لوگ بروز قیامت سیدھی دائیں طرف والے ہوں گے یعنی جنتی' ان کے سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا۔ اور جو ہماری آیتوں کو نہیں مانتے کافر ہیں جیسے کلدہ وغیرہ کافر تو وہ بائیں طرف والے ہیں دوزخی' ان کے الٹے ہاتھوں میں نامۂ اعمال ہوں گے' ان کو دوزخ میں ڈال کر دوزخ کے دروازے بند کر دیے جائیں گے تاکہ وہ نکل نہ سکیں۔ ''مؤصدہ'' کے معنی مطبقہ ہیں یعنی بند قبیلہ طے کے لغت میں۔ لفظ ''فک رقبة او اطعام في يوم'' میں دو قرأتیں ہیں' ایک بضم کاف فک و میم اطعام و بکسر تاء رقبۃ' دوسری بصیغہ ماضی' پہلی صورت میں تقدیر یوں ہوگی ''بسبب اقتحا مها فک رقبة'' دوسری صورت یوں ہوگی ''يقتحها من فک رقبة او اطعام'' الخ یعنی پل پر سے بروز قیامت بآسانی وہ گزرے گا جو غلام آزاد کرے گا' یتیموں' فقیروں کو کھانا کھلائے گا اور سچا مومن ہوگا۔

سورۃ الشمس

۱ تا ۱۰۔ ابن عباس سے شمس کی تفسیر بسند سابق مذکور ہے قسم ہے آفتاب کی اور اس کی روشنی کی' اور قسم ہے چاند کی قمر کی جب وہ سورج کے پیچھے فوراً نکل آئے یعنی اول تاریخ ماہ کہ سورج غروب ہوتے ہی چاند طلوع ہوتا ہے' اور قسم ہے رات کی

بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ

سے (حق کو) جھٹلایا O جب کہ ان میں سے ایک سب سے بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا O تو ان سے اللہ کے رسول (صالح) نے فرمایا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی

اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ۬ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

کی باری سے کچھ چھیڑ چھاڑ نہ کرو O مگر انہوں نے اس (رسول) کو جھٹلایا پھر اس (اونٹنی) کی کوچیں کاٹ کر اس کو مار ڈالا تو ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

ع ۱۵/۱۶

ان پر عذاب و تباہی ڈال کر بستی برباد کر دی O اور اس (بستی) کے پیچھا کرنے کا اس کو کچھ خوف نہیں (کیونکہ وہ قادر مطلق ہے اس سے کون بدلہ لے سکتا ہے) O

جب وہ آفتاب کو چھپالے' اور دن کی جبکہ وہ رات کے پردہ کو ہٹا دے اور آفتاب کا روشن چہرہ کھول دے' اور قسم آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اس کو بنایا اور پیدا کیا یعنی خود اپنی قسم کھاتا ہے' اور قسم زمین کی اور اس ذات کی جس نے اس کو پانی پر بچھایا یہ بھی اپنی ذات کی قسم کھائی' اور قسم آدمی کی اور اس ذات کی جس نے اس کو مستوی اور عجوبہ روزگار بنایا اور سب مخلوق سے بہتر بنایا' ہر چیز سے اس کو درست بنایا' دو ہاتھ دیے دو پاؤں دو آنکھیں دو کان اور باقی اعضاء تیار کیے' اس کے بعد اس نے اس کو ہر چیز کا الہام کیا' برائی اور بھلائی بتا دی کہ یہ کرے اور یہ نہ کرے یعنی خود اپنی قسم کھائی' اور فرمایا کہ جس نے اپنے نفس کو کفر و شرک اور برائیوں سے پاک کیا اور اس کی اصلاح کی توفیق پائی تو وہ کامیاب و فلاح والا ہوا اور جس نے اپنے آپ کو غلط راستہ پر اور گمراہی میں اور خذلان میں ڈال دیا تو وہ خود ہی نقصان میں پڑا اور ناکامیاب رہا۔ "والنھار اذا جلھا" باعتبار معنی کے دلائل موخر ہیں کہ جب رات آفتاب کو چھپالیتی ہے تو اس کے بعد دن آ کر کھولتا ہے اس لیے مفسر نے یہاں پر مقدم و موخر کا لفظ کہہ دیا ہے۔

۱۱ تا ۱۵- ثمود قوم صالح نے اپنی سرکشی کی وجہ سے اپنے پیغمبر صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ان کو جھٹلایا کہ ان میں سے سخت کمبخت قدار بن سالف و مصدع بن ہود اٹھے اور ناقہ کی جو پیغمبر کا معجزہ تھا کوچیں کاٹیں۔ ان کے رسول صالح علیہ السلام نے ان سے کہا تھا کہ دیکھو یہ اللہ کی اونٹنی ہے اس کو نہ ستاؤ' نہ مارو اور اس کے پانی کی بہت احتیاط رکھو' اس کو تکلیف دینے سے بچو۔ ان لوگوں نے جھوٹ جانا اور ناقہ کو مارا کوچیں کاٹیں۔ اللہ نے ان کو ان کے گناہ کے سبب سے ہلاک کر ڈالا اور عام عذاب بھیجا کہ اس نے سب چھوٹے بڑوں کو ایک دم میں ہلاک و فنا کر دیا اور خدا کو ان کے فنا ہونے سے کچھ خوف یا رنج نہیں جیسا کہ اور بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ ہلاکت کے مستحق ہو گئے تھے اور کوئی اس سے بدلہ نہیں لے سکتا' کیونکہ وہ سب کا حقیقی مالک ہے' جو کرے کسی کو اس پر اعتراض کا حق نہیں۔ یا ضمیر "لا یخاف" کی ثمود کی طرف لوٹتی ہو تو معنی یہ ہوئے کہ ثمود نے ناقہ کو مارا اور اس کے انجام کار سے نہ ڈرے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا' اس تقدیر پر کلام میں تقدیم و تاخیر ہوگی۔ تقدیر کلام یوں ہوگی' فعقروھا ولا یخاف عقبھا فدمدم علیھم ربھم"۔

(۹۲) سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (۹) | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتھا ۲۱ رکوعھا ۱

سورۂ لیل مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں اکیس آیات، ایک رکوع ہے

وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ﴿١﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ﴿٢﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ

رات کی قسم جب وہ چھا جائے O اور دن کی قسم جب کہ وہ چمکے O اور اس ذات کی قسم جس نے نرومادہ

الْأُنْثٰى ﴿٣﴾ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿٤﴾ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿٥﴾ وَ

پیدا کیے O بے شک تمہاری کوشش الگ الگ ہے (کوئی نیکی کرتا ہے کوئی برائی) O تو وہ شخص جس نے (اللہ کی خوشنودی کے لیے) دیا اور

صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿٨﴾

پرہیزگاری اختیار کی O اور سب سے اچھی بات (یعنی دین اسلام) کو صحیح مانا O تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے O اور وہ شخص کہ جس

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿١٠﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ

نے بخل کیا اور (اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت سے) لاپروائی کی O اور سب سے اچھی بات (یعنی دین اسلام) کو جھٹلایا O تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر

سورۃ اللیل

اس سورت میں لیل کا ذکر ہے، یہ بھی ساری مکی ہے۔

۱ تا ۱۱- اس سورت کی تفسیر بھی ابن عباس سے بسند سابق مذکور ہوتی ہے قسم رات کی جبکہ وہ روشنی دن کی چھپا لے اور دن کی جب وہ رات کی تاریکی کو کھول دے، اور قسم اس ذات کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے کہ بے شک تمہارے اعمال اور کوششیں مختلف ہیں، کوئی تکذیب کرتا ہے رسول وقرآن کی کوئی تصدیق کرتا ہے، کوئی جنت کے قابل ہے اور کوئی دوزخ کا مستحق۔ پس جو اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہے (جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے نومسلمان غلاموں کو کافروں سے مول لے کر آزاد کر دیا، کافر ان کو طرح طرح کے عذاب دیتے تھے) اور کفر وشرک وفواحش سے پرہیز کرتا ہے اور حسنیٰ یعنی وعدہ الٰہی کی یا جنت یا کلمہ طیبہ کی تصدیق کرتا ہے تو ہم اس کو عبادتوں میں آسانی میسر کر دیں گے اور نیکی کی توفیق دیں گے۔ عبادت الٰہی اس پر آسان کر دیں گے اور یوں ہی ہمیشہ مرتبہ بہ مرتبہ اس کو نیکی کی رغبت دلائیں گے یا ''یسریٰ'' سے مراد صدقہ وخیرات ہے یعنی صدقہ دینا اور دین کی تائید میں مال قربان کرنا اس کو سہل کر دیں گے، وہ ہمیشہ یونہی اپنا مال محبت خدا اور محبت رسول میں لٹا دیں گے اور جو بخیل ہے، خدا کے نام پر اپنا مال نہیں دیتا اور اللہ سے بے پروائی کرتا ہے اور حسنیٰ کی تکذیب کرتا ہے یعنی وعدۂ الٰہی کی یا جنت کی یا کلمہ طیبہ کی تو ہم اس پر ''عسریٰ'' دشواری اور مصیبت کے کام آسان کر دیں گے اور بخیلی مسلط کر دیں گے یعنی دوزخ۔ سختیوں میں جانے کے کام آسان کر دیں گے اور بخیلی مسلط کریں گے کہ کبھی خدا کے نام کا نہ دے گا اور اس کو وہ مال جو اس نے دنیا میں اکٹھا کیا ہے جب وہ مرے گا کچھ بھی فائدہ نہ دے گا، یا ''تردیٰ'' کے معنی یہ ہوں کہ وہ مال اس کو ساتھ لے کر دوزخ میں گرے گا۔

إِذَا تَرَدَّىٰ ﴿١١﴾ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ﴿١٢﴾ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ﴿١٣﴾

دیں گے (یعنی ایسے اسباب کہ جو اس کو جہنم میں پہنچائیں) ○ اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا ○ بے شک ہمارے ذمہ

فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿١٤﴾ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِي

راستہ دکھانا ہے (یعنی حق پر روشن دلیلیں قائم کرنا) ○ اور بے شک آخرت اور دنیا دونوں کے مالک ہم ہی ہیں ○ تو (اے لوگو!) میں تم کو بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈراتا

كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ

ہوں ○ اس میں سب سے بڑا بدبخت (اور بدنصیب) ہی جائے گا ○ جس نے (حق کو) جھٹلایا اور (اس کے ماننے سے) منہ پھیرا ○ اور اس سے بہت دور وہ شخص

يَتَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ﴿١٩﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ

رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار ہے ○ جو اپنا مال (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) اس لیے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے ○ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں کہ جس کا بدلہ

ع ۲۱ ۱۷ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿٢١﴾

دیا جائے ○ اور صرف اپنے سب سے بلند مرتبہ والے رب کی رضا چاہنے کے لیے (خرچ کرتا ہے) ○ اور یقیناً (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) وہ جلد راضی ہو جائے گا ○

۱۲ تا ۲۱- بے شک ہمارے ذمہ راہ دکھا دینا ہے' خیر وشر کا بیان کر دینا ہے اور آخرت اور دنیا سب ہمارے قبضہ میں ہیں' ثواب دنیا و آخرت سب ہمارے اختیار میں ہے' یا یہ کہ دنیا بھی ہماری ہے جس کو چاہیں اس میں ایمان و معرفت کی توفیق دیں اور جس کو چاہیں کفران و خذلان میں چھوڑ دیں اور آخرت بھی ہماری ہے' جسے چاہیں ثواب و کرامت دیں اور جسے چاہیں عذاب و ذلت دیں۔ پس اے اہل مکہ! میں تم کو قرآن سنا کر اس دوزخ سے ڈراتا ہوں جو جوش میں آ کر لپٹیں مارتی ہے' اس میں کوئی نہ داخل ہوگا سوائے اس کے جو علم الٰہی میں شقی ہوگا یعنی کافر ہوگا' جو توحید سے منکر ہوگا' طاعت الٰہی سے متنفر اور ایمان و توبہ سے منہ پھیرنے والا۔ اور قریب ہے کہ اس دوزخ سے وہ شخص دور رکھا جائے جو ''اتقٰی'' ہے سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا' وہ جو اپنا مال خدا کی راہ میں اس لیے دیتا ہے کہ وہ مال دنیا کی محبت سے پاک ہو جائے یعنی خالصاً للہ دیتا ہے اور کسی کا اس پر احسان نہیں کہ اس کو بدلہ دیا جائے یعنی مال دینے سے اس کا مقصد کسی کی نعمت و احسان کا بدلہ دینا نہیں بلکہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہے جو سب سے بزرگ و برتر ہے' وہ صرف اپنے رب کی رضا کے لیے مال خرچ کرتا ہے۔ وہ عنقریب اپنے رب سے راضی ہوگا' خدا اس کو جنت میں ایسا ثواب و کرامت عطا فرمائے گا جس سے وہ راضی ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ اس سے راضی ہوگا۔ پچھلی آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں اتری ہے کہ انہوں نے کئی مرتبہ اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔

سورۃ الضحیٰ مکیۃ ۱۱ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتہا ۱۱ رکوعہا ۱

سورۂ ضحیٰ مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں گیارہ آیات ایک رکوع ہے

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾ وَ

چاشت کے وقت کی قسم (جو روشنی میں آپ کے چہرے کے مشابہ ہے) O اور رات کی قسم جب وہ چھا جائے (جو سیاہی میں آپ کی زلف کے مشابہ ہے) O

لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

کہ آپ کو آپ کے رب نے نہ چھوڑا اور (نہ مکروہ جانا) نہ بیزار ہوا O اور بے شک دنیا سے آخرت آپ کے لیے بہتر ہے (یا ہر پچھلی ساعت آپ کی پہلی ساعت

سورۃ الضحیٰ

ا تا ۵- بسند سابق ابن عباس سے تفسیر ''والضحی'' یوں منقول ہے۔ قسم ہے ''الضحی'' یعنی چاشت کی یا سارے دن کی اور رات کی جبکہ وہ کالی ہو جائے' دنیا میں اندھیرا چھا جائے' یا دن رات دونوں قدرت کی دلیلیں گواہ ہیں یا ''الضحی'' سے آپ کا چہرہ انور جو چڑھتے آفتاب کی طرح چمکتا تھا اور لیل سے آپ کی زلف معنبر جبکہ وہ چہرے کے اردگرد گھیرا ڈالے ہوئے ہوں مراد ہو یعنی اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے روشن چہرے اور زلف معنبر کی قسم جبکہ وہ آپ کے چہرے کے گرد بکھری ہوئی ہوں آپ کے رب نے جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اپنا پیغمبر اور حبیب بنایا اور آپ پر وحی بھیجی اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کبھی آپ کو نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا' نہ بیزار ہوا اور نہ آئندہ آپ کو چھوڑے گا اور آخرت کا ثواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دنیا کے ثواب مال ومنال سے بہت بہتر ہے' جو بزرگیاں وہاں ملیں گی وہ دنیا کی عزت ومرتبہ سے ہزاروں درجہ بہتر ہوں گی' یا آپ کی ہر اگلی حالت پچھلی حالت سے بہتر ہوتی رہے گی' آپ کے کمالات بڑھتے رہیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ومراتب کی کوئی انتہا نہیں' برابر ترقی ہو رہی ہے' یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور دنیا میں بھی ترقی ہوگی' اسلام کی حالت موجودہ حالت سے آئندہ بہت زیادہ بہتر ہو جائے گی' مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جائے گی' اسلام کا سارے عالم میں ڈنکا بج جائے گا' تمام دنیا اس کا لوہا مان لے گی' اس کی حقانیت کی قائل ہو جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے' ''لیظهره علی الدین کله'' یعنی اللہ تعالیٰ اپنے دین کو سارے عالم کے دینوں پر غالب فرما دے گا' چنانچہ اسلام سارے عالم میں پھیل گیا اور دلائل میں سب پر غالب ہو گیا اور آپ کو آپ کا پروردگار عنقریب آخرت میں منصب شفاعت عظمیٰ عطا فرمائے گا اور اس قدر انعامات عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے' ہم سے راضی ہو جائیں گے' اپنی ساری امت کو بخشوائیں گے۔ شان نزول: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض کافروں نے سوال کیا کہ روح کیا شئے ہے اور اس طرح کے سوال کیے تو آپ نے فرمایا کہ کل وحی آئے گی تو بتا دوں گا اور لفظ انشاء اللہ تعالیٰ زبان سے نہ کہا' پندرہ روز وحی نہ آئی' تب کافروں نے کہا کہ ان کے خدا نے ان کو چھوڑ دیا اور ان سے روٹھ گیا تب یہ اترا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ غمگین نہ ہوں نہ میں نے تمہیں چھوڑا نہ چھوڑوں گا اور آخرت میں بھی شفاعت کا مرتبہ دوں گا' وہاں آپ کو راضی کر لوں گا۔

فَتَرْضٰى ۝٥ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧

سے بہتر ہے O اور بے شک آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے O کیا اس نے آپ کو یتیم نہ پایا پھر آپ کو (مقام قرب اور اپنی حفاظت

٦ تا ١١- اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو احسان یاد دلائے کہ کیوں اے میرے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ یتیم نہ تھے اور خدا نے یتیم پا کر آپ کی پرورش نہ کی تھی' اس کے لیے ہم نے ابوطالب کو مقرر کیا' ان کے دل میں آپ کی محبت اور تربیت کا خیال ڈال دیا۔ جب جبرائیل علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اقرار کیا کہ بے شک میرے رب کا مجھ پر احسان ہے' پھر جبرائیل علیہ السلام نے دوسری نعمت کی آیت سنائی کہ کیوں اے حبیب پاک! کیا آپ کے پروردگار نے آپ کو گمراہ و بے خبر قوم کے درمیان ملت ابراہیمی کی تلاش وجستجو میں حیران و بے قرار پا کر آپ کو بذریعہ وحی ملت ابراہیمی کے تفصیلی احکام سے مطلع نہیں فرمایا اور آپ کو اپنی محبت میں سرشار و خود رفتہ پا کر اپنی ذات کی طرف راہ نہ دکھائی یعنی اپنی ذات وصفات کا کامل عارف اور مشاہدہ کرنے والا شاہد نہ بنایا اور آپ کو قوم کی ہدایت کے لیے مقرر نہ فرمایا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں بے شک ایسا ہی کیا۔

حاشیہ سورۂ والضحیٰ:

ف: جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوش سنبھالا تو قوم کے لوگوں کو گمراہی میں دیکھا' آپ کو جہالت اور کفر و شرک جوا' شراب وغیرہ سود خوری اور دوسری بری رسموں سے سخت نفرت تھی' ان کی کسی مخرب اخلاق مجلس میں بیٹھنا پسند نہ تھا' لوگ کہتے تھے کہ ہمارے باپ دادا ملت ابراہیمی پر تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی بھی ملت ابراہیمی پر نہ تھا' ملت ابراہیمی کا پتہ نہ چلتا تھا کہ وہ کیا احکام تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس کے معلوم کرنے کی فطری تڑپ تھی اور پیدائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی محبت بھی جوش زن تھی' اس کی ترقی کے لیے اس کی طرف سے احکام آنے کا سخت انتظار تھا اس لیے آپ کو تنہائی پسند ہوئی اور غار حرا میں جا کر تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت تسبیح وتہلیل میں مشغول رہتے تھے' جب چالیس سال کی عمر ہوئی تو آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی اس کا اللہ تعالیٰ نے احسان جتایا کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو شریعت کے تفصیلی احکام کا طلب گار و امیدوار و مشتاق و خود رفتہ پا کر آپ کو اپنے احکام سے مطلع فرمایا۔ لفظ "ضال" کے معنی گمراہ بھی ہیں اور بے خبر اور حیران وطلب گار و امیدوار و خود رفتہ ومشتاق بھی ہیں' جب لفظ "ضال" کسی نبی کی طرف منسوب ہوگا تو اس کے معنی گمراہی کے نہیں لیے جا سکتے کیونکہ نبی کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "**ما ضل صاحبکم و ما غویٰ**" یعنی تمہارے صاحب و مالک محمد مصطفیٰ نہ کبھی گمراہ ہوئے نہ کہیں بہکے' دونوں ماضی کے صیغہ ہیں یعنی گمراہی کبھی آپ کے قریب تک نہ پھٹکی نہ آپ بہکے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام سے ان کے بیٹوں نے کہا تھا "**انک لفی ضلالک القدیم**" یعنی اے اباجان! آپ اپنی پرانی خود رفتگی میں ہیں یعنی یوسف علیہ السلام کی محبت میں آپ ہوش وحواس کھو بیٹھے ہیں۔ لہٰذا آیت "**ووجدک ضالا فھدیٰ**" میں جس کسی نے گمراہ ترجمہ کیا وہ غلط ہے' قرآن کریم کی صریح آیت کے خلاف ہے' نبی معصوم ہوتے ہیں' نہ وحی آنے سے پیشتر گمراہ ہوتے ہیں نہ بعد کو۔ نبی سے قبل بعثت یعنی وحی اترنے سے پہلے کوئی چھوٹا سا گناہ بھی نہیں ہو سکتا بلکہ نبی کے دل میں گناہ کا ارادہ ہی نہیں ہو سکتا' وہ پیدائشی طور پر معصوم ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں جو بعض نبیوں کی لغزشوں کا ذکر ہے وہ غیر شرعی باتوں میں خطائے اجتہادی یا بھول چوک پر مبنی ہیں قصداً کسی نبی سے کوئی غلطی نہیں ہوئی نہ ہو سکتی ہے' احکام شرعیہ میں بھول چوک بھی

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨ؕ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩ؕ وَاَمَّا

میں) جگہ دی O اور آپ کو آپ کے رب نے (اپنی محبت میں) کھویا ہوا خود رفتہ پایا تو (اپنی طرف) راہ دی O اور آپ کو (حاجت مندیا) عیال دار پایا تو

السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ؕ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١ ع

ع ۱ ۱۱ ۱۸

غنی و مال دار کر دیا O تو آپ بھی یتیم پر دباؤ نہ ڈالیں O اور سائل کو نہ جھڑکیں O اور اپنے رب کی نعمت کا (ہر حال میں) خوب چرچا کرتے رہیں O

ممکن نہیں ہاں جو افعال عادت کے طور پر کیے جاتے ہیں جیسے کھانا' پینا' لیٹنا' سونا وغیرہ ان میں بھول چوک ہو سکتی ہے لیکن ایسی بھول چوک کا کوئی گناہ نہیں' جس طرح آدم علیہ السلام نے بھول کر کسی درخت کا جنت میں پھل کھا لیا' اس بھول کو اپنے علو رتبے کی وجہ سے ظلم قرار دیا ورنہ حقیقتاً وہ ظلم نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:'' **و لقد عهدنا الى آدم من قبل فنسى ولم نجد له عزماً** '' ترجمہ: بے شک ہم نے آدم (علیہ السلام) سے اس سے پیشتر عہد لیا تو وہ اس عہد کو بھول گئے اور ہم نے ان کا قصد و ارادہ نہیں پایا' آپ نے اس بھول سے معافی مانگی اللہ تعالیٰ نے معافی دے دی۔ چونکہ نبیوں کا منصب اللہ تعالیٰ کے دربار میں بہت بلند ہوتا ہے اس لیے وہ بھول چوک کو بھی اپنے بلند مرتبے کے لحاظ سے اپنے آپ کو قصور وار سمجھتے ہیں اور معافی مانگتے ہیں اس میں امت کے لیے تعلیم ہوتی ہے کہ اپنے رب کے دربار میں معافی مانگنا انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے حالانکہ وہ گناہ گار نہیں ہوتے ہیں لہٰذا اگر کسی امتی سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس کو فوراً معافی مانگنی چاہیے کذا فی کتاب العقائد۔ (فقیر قادری غفرلہ) پھر جبرائیل علیہ السلام نے دوسری نعمت کی آیت پڑھ کر سنائی کہ کیوں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کے رب نے آپ کو حاجت مند اور عیال دار پا کر آپ کی مدد نہ کی' آپ کو مالدار اور امیر نہ کر دیا کہ حضرت خدیجہ خاتون سے آپ کا نکاح کرا دیا' انہوں نے اپنا سارا مال آپ کو ہبہ کر دیا' وہ بڑی مالدار تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امیر ہو گئے' حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: نعم (ہاں) بے شک کیا۔ یا غنا سے مراد غنائے قلب ہو یعنی ہم نے آپ کو اعلیٰ مرتبہ قناعت سے عطا فرما دیا' آپ کو قانع کر دیا یعنی سب مخلوق سے بے پروا کر دیا' آپ کو غنی کر دیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب خدا تعالیٰ نے آپ کو ان نعمتوں سے نوازا ہے تو آپ بھی یتیموں پر سختی نہ کریں اور ان کو حقیر نہ جانیں اور مانگنے والوں کو ناامید نہ کریں اور ان کو جھڑکا نہ کریں اور سب لوگوں کو اپنے پروردگار کی نعمت کا حال خوب سنایا کریں اور ظاہر کیا کریں' نبوت اور اسلام کی نعمت کا چرچا کیا کریں' اس کو شائع کرتے رہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا لوگوں کے سامنے بیان کرنا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جیسے محفل میلاد شریف و دیگر ذکر کی محفلیں جن میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور حضور پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان ہوتا ہے وہ حکم الٰہی کے مطابق جائز و مستحسن ہیں اور حضور کی سنت ہیں' ان کو بدعت و ناجائز کہنے والے غلطی پر ہیں' قرآن پاک کے حکم کے خلاف کہتے ہیں۔

سورۃ الم نشرح مکیۃ ۹۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آیاتہا ۸ رکوعہا ۱

سورۃ الم نشرح مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے اس میں آٹھ آیات' ایک رکوع ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِيٓ

(اے نبی!) کیا ہم نے آپ کا سینہ (علوم معرفت کے لیے) نہیں کھول دیا O اور آپ سے آپ کا وہ بوجھ نہیں اتار دیا O جس نے آپ کی کمر توڑ

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

دی تھی (یعنی کفار کی ایذاء رسانی اور امت کے گناہوں کا غم) O اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا (یعنی جہاں ہمارا ذکر کیا جائے اس کے ساتھ آپ کا

يُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَ

بھی) تو بے شک ہر دشواری کے ساتھ آسانی ہے O بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے O پھر جب آپ (نماز سے) فارغ ہوں تو دعا میں کوشش کریں

سورۂ الم نشرح

اس سورت میں انشراح کا ذکر ہے' یہ ساری مکہ میں اتری ہے۔

ا تا ۸- ''الم نشرح'' کی تفسیر بسند سابق ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ سوالات بھی اوپر کے سوالات سے ملتے ہیں یعنی ان کا ان پر عطف ہے یعنی ووجدک عائلاً وغیرہ پر یعنی اے حبیب! کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھولا اور اس میں تحمل اور بردباری اور لوگوں کی سختیاں برداشت کرنے کی قوت عطا نہ فرمائی اور آپ کو نہایت خوش اخلاق نہ بنایا اور اس میں اسلام کا نور نہیں بھرا اور آپ کے دل کو بروز میثاق علوم و معرفت و فہم و فراست سے بھرا ہوا اور نرم و لطیف نہیں کیا اور بصیرت و عقل و یقین اس میں امانتاً نہیں رکھا' یا یہ مطلب ہو کہ کیا ہم نے اور فہم و فراست سے نہ بھرا اور آپ کے سینہ میں نور نبوت و رسالت ڈال کر اس کو اسرار و پوشیدہ علوم و معرفت' علوم غیبیہ اور انوار کا وسیع مخزن و گنجینہ نہیں بنایا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: نعم (ہاں)۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے اور نعمت کی آیت سنائی کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم نے آپ کی امت کے گناہ معاف نہیں کیے اور آپ کی پیٹھ سے ان کا بوجھ نہیں اٹھا لیا جس نے آپ کی پیٹھ کو جھکا دیا تھا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے گناہوں کا بڑا خیال تھا کہ ان کی بخشش ہو جائی' آپ کو ان کا بڑا غم تھا جس سے آپ کی پیٹھ جھک رہی تھی' اللہ تعالیٰ نے اس غم کو دور کر کے امت کی بخشش کا وعدہ فرما کر آپ کو تسلی دی جیسا کہ ''ولسوف یعطیک ربک فترضی'' اوپر کی آیت سے ثابت ہے اور اس آیت میں اپنا احسان جتایا' دوسرے آپ کو لوگوں کی گمراہی دیکھ کر بڑا صدمہ ہوتا تھا کہ یہ ہدایت سے کس قدر دور پڑے ہیں کیسے ہدایت پر آئیں گے' اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ انوار علوم و معرفت اور دلائل حقانیت سے بھر دیا' یہ بوجھ آپ کا ہلکا کر دیا۔) یا یہ مراد ہے کہ کیا ہم نے آپ کی پشت پر بار نبوت رکھ کر اس کی تبلیغ کو آپ کے لیے آسان و سہل نہیں کر دیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا اور کہا: نعم (ہاں)۔ پھر اور آیت آئی کہ کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند نہیں کیا اور اس کو شائع نہیں کیا' ہم نے اپنے نام کے ساتھ آپ کے ناموں کو ملا کر اذان و اقامت و دعا و کلمہ شہادت میں ذکر نہیں کیا کہ جب ہمارا ذکر ہو تو آپ کا ذکر بھی ساتھ ہی ہو؟' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا اور کہا: نعم (ہاں)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے فرمایا کہ اے حبیب (صلی

ع ۸ ۱۹

اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

(یا جب آپ تبلیغ احکام سے فارغ ہوں تو دعا و عبادت میں کوشش کریں) O اور اپنے رب کی طرف دل لگائیں O

سورۃ التین ۹۵ مکیۃ ۲۸	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	آیاتہا ۸ رکوعہا ۱
سورۃ التین مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں آٹھ آیات' ایک رکوع ہے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿۳﴾

انجیر کی قسم اور زیتون کی O اور طور سینا O اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم O

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

بے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت میں بنایا O پھر ہم نے (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) اس کو نیچے

سٰفِلِيْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

سے نیچے درجے میں پھینک دیا (یعنی ذلیل کر دیا) O مگر (ان کو نہیں کہ) جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو

اللہ علیہ وسلم)! ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے یعنی تبلیغ رسالت میں کچھ مشکلات ہیں اس کے بعد آسانی ہے' آپ گھبرائیں نہیں ہر مشکل کے بعد آسانی ہے' بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے یعنی ہر مشکل دو آسانیوں کے درمیان میں ہے پہلے بھی آسانی اور بعد کو بھی آسانی۔ پھر درمیان کی مشکل کا کوئی غم نہ کرنا چاہیے۔ پس اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ تبلیغ رسالت جہاد و قتال سے فارغ ہوں تو ہماری عبادت کے لیے قائم ہوں اور اس میں مشقت اٹھائیں اور کوشش کریں' یا یہ مطلب ہو کہ جب نماز سے فارغ ہوں تو دعا میں کوشش کریں اور اپنے پروردگار کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوں' اس سے سب حاجتیں مانگیں وہ دعا قبول فرمائے گا اور سب حاجتیں پوری فرمائے گا اور آپ برابر تبلیغ فرماتے رہیں' آپ کی کامیابی یقینی ہے' تبلیغی کام میں کوشش جاری رکھیں کسی مخالفت کی پروانہ کریں۔

سورۃ التین

اس سورت میں تین کا ذکر ہے یہ بھی کل مکی ہے۔

اتا۶۔ ابن عباس سے "والتین" کی تفسیر یوں مذکور ہے کہ قسم ہے تین اور زیتون کی یا یہی مشہور چیزیں انجیر اور زیتون مراد ہیں' اور بعض کے نزدیک تین اور زیتون کے نام کی ملک شام میں دو مسجدیں ہیں وہ مراد ہیں' اور بعض کے نزدیک تین سے وہ پہاڑ مراد ہیں جس پر بیت المقدس تعمیر ہے اور زیتون سے وہ پہاڑ جس پر دمشق آباد ہے اور قسم ہے طور سینین کی جس کو کوہ زبیر بھی کہتے ہیں مدین میں ایک پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کی تھیں' اور بعض کہتے ہیں طور زبان نبط میں مطلق پہاڑ کو کہتے ہیں اور سینین وہ پہاڑ جو خوبصورت ہو اور درخت والا ہو اور کوہ طور میں یہ سب صفتیں پائی جاتی ہیں۔ اور قسم ہے اس شہر کی یعنی مکہ کی جو امن والا ہے' جو کوئی وہاں پناہ لے اس کو امن ہے۔ غرض کہ ان سب اشیاء کی قسم ہم نے آدمی کو یعنی کافر کو بہت اچھی صورت میں اور اعتدال قامت وقد اور تناسب اعضاء میں پیدا کیا' پھر ہم نے اس کو "اسفل السفلین" میں یعنی دوزخ میں ڈال

أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٦﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ﴿٧﴾ أَلَيْسَ

ان کے لیے بے انتہا ثواب ہےO تو (اے انسان!) اب تجھے کون سی چیز قیامت کے معاملے میں جھٹلانے کا باعث ہےO

اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ﴿٨﴾

کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہےO

۸ع ۲۰

(٩٦) سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (١) — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آياتها ١٩ رکوعها ١

سورۂ علق مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں انیس آیات' ایک رکوع ہے

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾

اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کچھ) پیدا کیاO جس نے آدمی کو خون کی پھٹکی سے پیدا کیاO آپ پڑھیے اور آپ کا رب ہی

دیا۔ یہ آیت بقول بعض ولید بن مغیرہ کی اور بقول بعض کلدہ بن اسید کی شان میں اتری۔ یا انسان سے مراد مطلق انسان ہوں یعنی ہم نے تمام آدمیوں کو اچھی صورت وشکل وحالت میں پیدا کیا جبکہ وہ جوان ہو جاتا ہے اور خوب قوت والا پہلوان تو اس کی صورت بہت اچھی ہوتی ہے' پھر ہم اس کو اسفل السافلین میں ڈال دیتے ہیں یعنی بوڑھا ہو جاتا ہے کہ کوئی اچھا کام نہیں کر سکتا' اگر برائی اس کے نامۂ اعمال میں نہیں لکھی جاتی تو اچھائی بھی درج نہیں ہوتی' جو کچھ جوانی وقوت کے زمانے میں کرلیا اس کا بدلہ دنیا میں ملتا ہے۔ مگر جو رسول وقرآن پر ایمان لائے اور انہوں نے اخلاص سے اعمال صالحہ کیے تو ان کو ثواب ضرور ملے گا' وہ مکدر وناقص کبھی نہ ہوگا' ان کے اعمال کے ثواب بعد ایام پیری اور بعد موت بھی برابر ملتے رہیں گے کبھی ختم ہونے والے نہیں۔

۷ تا ۸- پس اے کافر! اب بعد اس کے کہ تجھ کو حال ابتداء وانتہاء خلقت معلوم ہو گیا کہ موقع جھٹلانے کا باقی رہا اور تو کیوں تکذیب کرتا ہے' یا یہ کہ اے کافر! خلقت کے ان بدلتے ہوئے حالات سے اور دیگر حالات سے کون سا حال تجھ کو دین یعنی جزاء وسزا کو جھٹلانے کا حکم دیتا ہے اور اے کلدہ بن اسید اور اے ولید بن مغیرہ! تم کیوں تکذیب کرتے ہو' یا خطاب تکذیب کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو یعنی اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب بدلتے ہوئے دنیا کے حالات ودلائل توحید الٰہی پر قائم ہیں پس اب آپ کی کون تکذیب کر سکتا ہے کوئی عقل والا تو کر نہیں سکتا' اگر کوئی تکذیب کرے تو کیا غم کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم اور مالک نہیں ہے جو تکذیب کرے گا اس کو وہ سزا دے گا۔ اور اگر خطاب تکذیب کافر سے ہو تو یہ معنی ہیں کہ اے کافرو! کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں اور فیصلہ کرنے والوں کا حاکم نہیں ہے؟ یقیناً ہے وہ بے شک تجھ کو بعد موت کے دوبارہ زندہ کرے گا اور تیری باتوں کا تجھ کو بدلہ دے گا یعنی جس طرح دنیا میں حاکم جزاء وسزا دیتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑا حاکم ہے۔ جزا وسزا ضرور دے گا' تم جزاء کے دن قیامت پر ایمان کیوں نہیں لاتے ہو کیوں انکار کرتے ہو۔

سورة العلق

اس سورت میں علق کا ذکر ہے اور سب سے پہلی سورت ہے جس کو جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے تھے۔

۱ تا ۵- بسند سابق ابن عباس سے تفسیر منقول ہے کہ اللہ اپنے رسول کو حکم کرتا ہے کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)!

اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ ﴿۳﴾ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا

سب سے بڑا کریم ہے O جس نے قلم کے ذریعے سے (لکھنا) سکھایا O جس نے انسان کامل (یعنی حضرت آدم علیہ السلام یا یا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ) کو

لَمۡ يَعۡلَمۡؕ ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓىۙ ﴿۶﴾ اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰىؕ ﴿۷﴾ اِنَّ

وہ علوم سکھائے جو وہ (خود بخود) نہ جانتا تھا O ہاں ہاں بے شک بعض انسان یقیناً سرکشی کرتے ہیں O اس بناء پر کہ اپنے آپ کو مال دار سمجھ لیتے ہیں O بے شک

اِلٰى رَبِّكَ الرُّجۡعٰىؕ ﴿۸﴾ اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يَنۡهٰىۙ ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰىؕ ﴿۱۰﴾

سب کو آپ کے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے O بھلا اس شخص کو تو دیکھو جو منع کرتا ہے O (ہمارے) خاص بندے (محمد مصطفےٰ) کو جب وہ نماز پڑھتا ہے O بھلا

اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓىۙ ﴿۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰىؕ ﴿۱۲﴾ اَرَءَيۡتَ اِنۡ

دیکھو تو سہی اگر وہ ہدایت پر ہوتا O اور دوسروں کو بھی پرہیزگاری سکھاتا (تو کیا اچھا ہوتا) O بھلا دیکھو تو سہی اگر اس نے (حق کو) جھٹلایا اور (اس سے) منہ پھیرا (تو

پڑھیے اپنے پروردگار کے حکم سے، اس کا نام لے کر، وہ پروردگار جس نے تمام جہان پیدا کیا اور اولاد آدم کو علق یعنی گاڑھے خون سے پیدا کیا۔ جب جبرائیل علیہ السلام یہ آیتیں لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اے جبرائیل! میں کیا پڑھوں؟ تب انہوں نے پانچ آیتیں اس سورت کی اول کی سنائیں اور کہا کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ قرآن پڑھیں، آپ کا رب تو کرم والا ہے، بندوں کی خطاء ونسیان بھول چوک سے درگزر کرتا ہے۔ اس نے قلم سے لکھنا سکھایا اور آدمی کو وہ وہ باتیں بتائیں جو وہ خود نہیں جانتا تھا یعنی کتاب وغیرہ۔ یا انسان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہوں کہ ان کو عالم کی سب چیزوں کے نام سکھائے جو کہ وہ پہلے نہ جانتے تھے۔ (یا انسان سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام علوم شریعت واحکام وعلوم غیبیہ سکھائے جو آپ خود نہ جان سکتے تھے جیسا کہ سورۂ نساء میں فرمایا: ''و علمک ما لم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما''۔ کذا فی تفسیر الخازن۔ فقیر قادری غفرلہ)

۶ تا ۸- اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک کافر آدمی طغیان وغرور سرکشی میں پڑ جاتا ہے، وہ اپنے آپ کو امیر وغنی و بے پروا پاتا ہے، مال دیکھ کر یہ سمجھتا ہے کہ اب خدا کی کیا پروا ہے کھانے، پینے میں پھرنے میں سواری میں روز افزوں ترقی کرتا ہے۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! سب مخلوق کو آخرت میں آپ کے پروردگار کی طرف ہی لوٹنا ہے، وہ سب کو بدلہ دے گا۔

۹ تا ۱۴- ایک دفعہ ابوجہل نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز پڑھتے ہوں تو ان کو ایذاء دے، اس ارادہ سے بوقت نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہا تھا کہ زمین پھٹ گئی اور اس کو دوزخ نظر آئی، فرشتے عذاب کے دیکھے تو پچھلے پاؤں بدحواس ہو کر بھاگا، تب یہ آیت اتری اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل دونوں سے یہ خطاب ہوا کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس شخص کو تو دیکھو کہ کیسا کمبخت بدنصیب ہے، جب ہمارا بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو یہ کافر منع کرتا ہے یعنی جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو یہ منع کرتا ہے۔ اے کافر! تو یہ تو بتلا کہ اگر یہ نماز پڑھنے والے رسول ہدایت ہی پر ہوں اور نبوت ودین واسلام حق ہی ہو اور یہ توحید وتقویٰ کا حکم کرتے ہوں تو تجھ کو ان باتوں سے منع کرنا کب لائق ہے جب تجھ کو حال معلوم نہیں اور تیرے پاس کوئی دلیل نہیں تو منع کرنے کا تجھ کو کوئی حق نہیں۔ اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ

کیاانجام ہوگا)O کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے Oہاں ہاں اگر وہ (اپنی نافرمانیوں سے) باز نہ آیا تو ضرور ہم (اس کو) پیشانی کے

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾

بال پکڑ کر گھسیٹیں گے Oوہ پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے O (اگر اس کو اپنی جماعت کا گھمنڈ ہے) تو وہ اپنی مجلس والوں کو بلالے O ہم بھی دوزخ کے سپاہیوں کو

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ ع السجدة

ابھی بلاتے ہیں O ہاں ہاں (اے نبی!) آپ اس کی کوئی بات نہ مانیں اور (اپنے رب کے دربار میں) سجدہ کریں اور (اس کی) نزدیکی حاصل کریں O

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ۹۷ ۲۵	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ۵ رُكُوْعُهَا ۱
سورۂ قدر مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں پانچ آیات' ایک رکوع ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا O اور آپ نے کیا جانا کہ شبِ قدر کیا ہے O شب قدر ہزار

الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

مہینوں سے بہتر ہے O اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے فرشتے

وسلم)! دیکھئے تو کہ یہ جو تکذیب کرتا ہے اور توحید کا منکر ہے اور ایمان سے روگردان ہے تو کیا یہ اتنا نہیں جانتا کہ خدا اس کو دیکھتا ہے اور رسول کے ساتھ جو یہ حرکتیں کرنا چاہتا ہے ان کو جانتا ہے' سب کی سزا دے گا۔

۱۵ تا ۱۸- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک اگر یہ کافر ابوجہل اپنے کفر و ایذاء سے باز نہ رہے گا تو ہم اس کی پیشانی اور سر کو پکڑ کر آگ میں جھونک دیں گے وہ پیشانی جو خدا پر جھوٹ جوڑنے والی مشرک و گناہ گار ہے' اگر اس کو کچھ دعویٰ ہو تو یہ اپنے سارے دوستوں بھائیوں مددگاروں مجلس والوں کو بلا کر جمع کرے ہم بھی دوزخ کے سپاہیوں یعنی زبانیہ دوزخ کو بلائیں گے کہ وہ ان کو پکڑ کر سزا دیں گے۔ اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! بے شک آپ اس کم بخت کا کہنا نہ مانیں یہ جو کہتا ہے کہ نماز نہ پڑھو اس کا کہنا ہرگز نہ مانو اور اپنے پروردگار کو سجدہ کریں' اس کی عبادت کریں' اس کی نزدیکی حاصل کر کے روز افزوں ترقی پائیں۔

ف: جب کوئی سورت کی یہ آیت پڑھ لے تو اس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

سورۃ القدر

اس سورت میں قدر کا ذکر ہے' یہ کل مکہ میں اتری۔

۱ تا ۵- بسند سابق ابن عباس سے اس سورت کی تفسیر مذکور ہے کہ حق تعالیٰ اپنے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے کہ اے رسول! ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں کل اکٹھا لوح محفوظ سے اتار کر آسمان دنیا کے کاتبین کو

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ④ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑤ ع

اور جبرئیل اترتے ہیں O وہ صبح چمکنے تک (بلاؤں اور آفتوں سے) سلامتی ہی سلامتی ہے O

سورۃ البینۃ ۹۸ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — رکوعہا ۱

سورۂ بینہ مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں آٹھ آیات' ایک رکوع ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

اہل کتاب کے کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے کو نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ① رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ②

روشن دلیل نہ آئے O وہ اللہ کا (عظیم الشان) رسول (محمد مصطفےٰ ﷺ) ہے جو پاک صحیفے (ان کو) پڑھ کر سناتا ہے O

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ③ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ

ان (صحیفوں) میں (حق و انصاف کی) سیدھی باتیں لکھی ہیں O اور اہل کتاب میں آپس میں پھوٹ نہ پڑی مگر اس کے بعد کہ وہ

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ④ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

روشن دلیل (محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات) ان کے پاس آ گئی O اور ان لوگوں کو تو (توریت اور انجیل میں) یہی حکم ہوا تھا

لکھوا دیا اور دے دیا پھر بعد کو تھوڑا تھوڑا حسب موقع حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۳ سال تک اترتا رہا۔ اے محبوب پاک (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے اور اس کی کتنی فضیلت ہے؟ یہ استفہام تعظیم مرتبہ شب قدر کے لیے کیا' پھر خود بتلایا کہ شب قدر میں عبادت کرنا ان ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔ اس رات میں فرشتے اور روح یعنی جبرائیل امین علیہ السلام اپنے پروردگار کے حکم سے آسمان سے زمین پر آتے ہیں ہر اس کام کے سرانجام دینے کے لیے جو ان کے سپرد کیا گیا ہے اور وہ سلام سلام کہتے ہیں یعنی جو اس امت مرحومہ سے متقی وصوم وصلوٰۃ کے پابند ہوتے ہیں ان کو سلام کہتے ہیں یا ساری امت کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں' اس رات کی برکت وعظمت صبح تک رہتی ہے۔

ف: یہ اللہ تعالیٰ کا اس امت پر خاص کرم ہے کہ ایک رات رمضان کی ایسی مقرر فرما دی کہ اس ایک رات کی عبادت اگلی امتوں کے ہزار مہینے کی عبادت سے بھی زیادہ افضل وزیادہ ثواب وبرکت والی ہے۔

سورۃ البینۃ

اس سورت میں بینہ کا ذکر ہے کل مدینہ میں اتری۔

ا تا ۵۔ اس سورت کی تفسیر بسند سابق ابن عباس سے مذکور ہے یعنی وہ لوگ جو اہل کتاب یہود ونصاریٰ میں سے کفر کرتے ہیں اور مشرکین مکہ یہ دونوں پہلے تو رسول وقرآن کے انکار پر اتنے اڑے ہوئے اور مصر نہ تھے جتنے اب ہیں' پہلے تو

لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

کہ اخلاص کے ساتھ صرف اللہ کی بندگی کریں صرف اسی پر عقیدہ لا کر یک طرفہ ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

اور یہی سیدھا دین ہے ○ بے شک اہل کتاب کے جتنے کافر ہیں اور مشرک سب جہنم

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کی آگ میں ڈالے جائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے' وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں ○ بے شک جو لوگ ایمان لائے

آمد آمد کی خوشخبری دیتے تھے اور توریت وانجیل کے حوالہ سے لوگوں کو مبارک باد دیتے تھے کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے یہاں تک کہ جب ان کے پاس ان کی کتابوں کا کھلا اور صاف بیان آ گیا اور پیش گوئی ظاہر ہوئی اور زمانہ رسالت رسول آخر الزمان آیا تو یہ کمبخت اسلام سے دور ہو گئے۔ وہ رسول آئے جو ان کو خدا کے پاک برکت والے صحیفے سناتے ہیں' جو نور و توحید سے پر ہیں' جن میں دین کے درست اور مستحکم مضامین ہیں' جو صراط مستقیم پر دلالت کرتے ہیں' جن میں کجی کا نام نہیں' یا یہ مطلب ہو کہ کافرانِ اہلِ کتاب و مشرکینِ مکہ ہرگز اپنے دین سے پھرنے والے نہیں تھے اور کبھی اس کو چھوڑنے والے نہیں تھے جب تک کہ ان کو صاف صاف بیان سے کتابوں کے حوالے اور معجزوں کی دلیلوں سے رسالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت نہ ہو جائے' لہٰذا جب دلائل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ثابت ہو گئی تو مجبور ہو کر ان کو کفر چھوڑنا پڑا اور جب وہ رسول جن کی یہ صفات ہیں کہ وہ پاک صحیفے قرآن پڑھتے ہیں وغیرہ ذلک تشریف لائے تو یہ مشرف باسلام ہوئے۔ اور اہل کتاب پہلے تو متفق تھے کہ جب رسول آخر الزمان آئیں گے تو ان کی اتباع کریں گے اور انتظار کرتے تھے مگر انہوں نے اختلاف و فساد کی راہ جبھی نکالی جب ان کے پاس واضح دلیلیں آ گئیں اور صاف طور سے مثل آفتاب واضح ہو گیا کہ یہ وہی نبی موعود ہیں جن کی صفتیں کتب سابقہ میں موجود ہیں جیسے کعب بن اشرف وغیرہ یہودی جو بعد ظہور دلائل نبوت رسول کریم ایمان نہ لائے۔ حالانکہ پہلے خود کہتے تھے تو اب انہوں نے اپنا یہ عہد توڑا' ان سب کو یہی حکم کیا تھا کہ اللہ ہی کی عبادت اور توحید کا اقرار کریں اور شرک سے صاف رہیں' سچے پاک مسلمان بنیں اور خلوص دل سے بعد اقرار توحید پانچوں نمازیں پڑھیں اور مالوں کی زکوٰۃ دیں اور یہی طریقہ یعنی توحید کا اقرار درست دین و راہ راست ہے مگر انہوں نے اس کے خلاف کیا۔ ''دین القیمہ'' میں بعض کہتے ہیں کہ ''قیمہ'' کی ہا فقط بغرض فاصلہ زائد ہے مراد دین قیم ہے اور بعض کے نزدیک مراد ''دین الزمرۃ القیمہ'' ہے یعنی درست جماعت فرشتوں کی راہ۔ یا یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت حنفیہ مراد ہو یعنی دین امۃ القیمہ۔

ف: (اور یہ سب تفسیریں برحق ہیں' ایک آیت کی کئی تفسیریں ہو سکتی ہیں۔ فقیر قادری غفرلہ)

۶ تا ۸۔ اہل کتاب و مشرکین میں سے جو رسول و قرآن کے ساتھ کفر کرتے ہیں وہ آتش دوزخ میں ہمیشہ کے لیے مقیم رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے اور وہ لوگ جو دوزخی ہیں وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں اور جو مسلمان ہیں' رسول و قرآن پر ایمان لائے' نیک کام کیے' طاعت و عبادت اخلاص سے بجا لائے جیسے عبداللہ بن سلام و حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

أٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۟ ⑦

اور انہوں نے اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں O

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ان کا بدلہ ان کے رب کے نزدیک بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ

جاری ہیں' وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی رہیں گے

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۟ ⑧ ع ۱ ۸ ۲۳

یہ (انعام) اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے (اور اس کی نافرمانی سے بچے) O

۹۹ سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۸ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ زلزال مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں آٹھ آیات' ایک رکوع ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ① وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ ②

جب زمین زور سے ہلا دی جائے گی جیسا کہ اس کا ہلانا ٹھہرا ہے O اور زمین اپنے بوجھ (مردے وغیرہ) باہر نکال کر پھینک دے گی O

وغیرہ تمام صحابہ کرام اور ان کے بعد والے مومن وہ سب مخلوق سے بہتر و افضل ہیں۔ ان کو بروز قیامت اپنے پروردگار کے پاس بے حد ثواب ملے گا' جنت عدن پائیں گے' اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کے بالا خانے وخلوت محل جو مقربین ورسل وانبیاء کے مسکن ہیں' ان کے درختوں' مکانوں' بالا خانوں کے نیچے نہریں شراب اور پانی اور دودھ اور شہد کی جاری ہوں گی' وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے' نہ مریں گے نہ نکلیں گے۔ خدا ان سے بسبب ان کے اعمال و ایمان کے راضی ہوگا' وہ خدا سے بسبب ثواب و کرامت راضی ہوں گے' وہ جنان و رضوان اس شخص کو ملے گا جو اپنے رب سے ڈرتا ہے اور توحید اختیار کرتا ہے۔ جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام وغیرہ اہل مکہ میں سے اور عبداللہ بن سلام وغیرہ اہل کتاب میں سے۔

سورۃ الزلزال

اس سورت میں زلزال کا ذکر ہے' یہ مکی ہے۔

۱ تا ۸۔ جس دن زمین کو ایسا زلزلہ ہوگا جو اس کا حق ہے اور وہ سخت مضطرب ہوگا' اس میں جتنی چیزیں ہیں درخت' پہاڑ' مکانات معدوم ہو جائیں اور وہ اپنے بوجھ یعنی اموال وخزانے اور مردے نکال کر باہر ڈالے' اور آدمی اس دن کا خوف ناک واقعہ دیکھ کر کہے کہ ہائے اس زمین کو کیا ہو گیا ہے' تو اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی کہ کس نے اس کے اوپر اچھے کام کیے اور کس نے برے۔ اس سبب سے کہ اس کے پروردگار نے اس دن اس کو بولنے کی اجازت دی ہوگی اور باتیں بتائی ہوں گی۔ اس دن جبکہ زمین بولے گی آدمی گروہ گروہ متفرق ہو جائیں گے' ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور دوسرا دوزخ میں اور مسلمان و کافر

وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ

اور آدمی کہے کہ اسے کیا ہو گیا ہے O اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی (یعنی جو نیکی بدی اس پر کی گئی وہ سب بیان کر دے گی) O اس لیے کہ آپ

رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾ يَوۡمَئِذٍ يَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۙ۬﴿۶﴾ لِّيُرَوۡا

کا رب اسے حکم فرمائے گا O اس دن لوگ (اپنے رب کی طرف) کئی راہ ہو کر پھریں گے تا کہ ان کو ان کے اعمال

اَعۡمَالَهُمۡ ؕ﴿۶﴾ فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَمَنۡ

دکھائے جائیں O تو جو کوئی ایک ذرہ بھر بھلائی کرے گا وہ اپنے سامنے دیکھے گا O اور جو کوئی

يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾ ع

ع ۱ ۸ ۲۴

ایک ذرہ بھر برائی کرے گا وہ بھی اسے اپنے سامنے دیکھے گا O

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ ۱۴ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | اٰیاتہا ۱۱ رکوعہا ۱

سورۂ عادیات مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں گیارہ آیات ' ایک رکوع ہے ۔

وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡمُوۡرِيٰتِ قَدۡحًا ۙ﴿۲﴾ فَالۡمُغِيۡرٰتِ

(مجاہدوں کے) ان گھوڑوں کی قسم جو دوڑنے میں سینہ سے آواز نکالتے ہیں O پھر ٹاپ مار کر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں O پھر صبح ہوتے

اپنی اپنی جگہ جائیں گے اور اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے۔ پس جو کوئی دنیا میں سب سے چھوٹی چیونٹی کے برابر بھی نیکی کرے گا روز قیامت بدلہ پائے گا اور جو بقدر اس کے برائی کرے گا اس کا بھی بدلہ دیکھے گا یعنی کسی پر ظلم نہ ہوگا' ہر بات کا بدلہ دیا جائے گا۔ یا یہ کہ مسلمان جو اچھائی کریں گے اس کا بدلہ جنت بروز قیامت ملے گا اور جو برائی کرے گا اس کا عوض دنیا ہی میں مل جائے گا' کوئی مصیبت و پریشانی جانی و مالی وغیرہ آ جائے گی' اور جو کافر اچھائی کریں گے اس کا بدلہ دنیا میں مال و دولت مل جائے گا اور جو برائی کریں گے اس کے عوض روز قیامت دوزخ کا عذاب پائیں گے۔ اس آیت میں ان کا رد ہے جو چھوٹی نیکی اور برائی کو بے حقیقت سمجھتے تھے' پس نیکی کی رغبت دلائی گئی اور برائی سے ڈرایا گیا اگرچہ نیکی و برائی تھوڑی ہی ہوں ان کا بدلہ ضرور دیا جائے گا۔

سورۃ العٰدیٰت

اس سورت میں عادیات کا ذکر ہے اور یہ بھی مکی ہے اور بعض کے نزدیک مدنی ہے۔

ا تا ۸۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر قبیلہ بنی کنانہ کی طرف بھیجا تھا' ان کو گئے دیر ہو گئی' حال معلوم نہ ہوا آپ کو تشویش و فکر لاحق ہوئی' اللہ نے اپنے رسول کو ان کا حال قسموں کے پردہ میں سنایا اور تسکین دی۔ (اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مدنی ہے کیونکہ لشکر بھیجنا جہاد کی فرضیت کے بعد مدینہ میں ہی شروع ہوا تھا)۔ اور فرمایا: قسم ہے عادیات کی یعنی غازیوں کے گھوڑوں کی جو دوڑتے دوڑتے ہانپنے لگتے ہیں اور ان کی سانس چڑھ جاتی ہے پس وہ اپنے پاؤں پتھروں پر اس زور سے مارتے ہیں کہ ان کے سم اور پتھر مل کر آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں جیسے چقماق پتھر سے چھوٹی چنگاریاں نکلتی ہیں

صُبْحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ

دشمنوں پر دھاوا کرتے ہیں ○ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں ○ پھر (دشمن کے) لشکر میں گھس پڑتے ہیں ○ بے شک

الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ

آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے (اس کی نعمتوں کا منکر ہو جاتا ہے) ○ اور بے شک وہ اس پر (اپنے عمل سے) خود گواہ ہے ○ اور بے شک

لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾

وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے ○ تو کیا وہ نہیں جانتا جب قبروں سے مردے اٹھائے جائیں گے ○

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ

اور جو کچھ (عقیدے) سینوں میں ہیں وہ سب کھول دیئے جائیں گے ○ بے شک ان کے رب کو

يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱ / ۱۱ / ۲۵

اس دن بھی ان کی سب خبر ہے (اور اب بھی سب خبر ہے) ○

کہ اس سے کچھ نفع نہیں ہوتا جیسے ابوحباجب کی آگ کہ وہ سخت بخیل تھا جب کبھی روٹی پکانے کے لیے یا دوسرے کام کے لیے آگ جلاتا تھا جب بھی کوئی آ جاتا تھا جھٹ آگ کو بجھا دیتا تھا کہ کوئی اس کی آگ سے نفع نہ لینے پائے' پھر وہ گھوڑے دوڑ کر بوقت صبح دشمن پر حملہ کرنے والے ہیں پس اس میں اپنے پاؤں سے خوب غبار اڑانے والے اس جگہ کی مٹی کو اپنے پاؤں سے زیر و زبر کرنے والے۔ پس وہ اس حالت میں دشمن کے درمیان میں بے دھڑک گھس جانے والے تو ایسے گھوڑوں کی قسم کہ آدمی یعنی کافر جیسے قرط بن عبداللہ بن عمر یا ابوحباجب وغیرہ اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا۔ کنود ہے بڑا ناشکرا زبان کندہ میں کنود بمعنی کفور ہے اور بمعنی عاصی نافرمان زبان حضرموت میں اور بخیل زبان مالک بن کنانہ میں۔ بعض کہتے ہیں کہ کنود وہ آدمی جو اپنی چیز کسی کو نہ دے' خوب مال جمع کرے' اکیلا کھائے' مصیبتوں میں قوم کی ہمدردی نہ کرے بالجملہ کافر کنود ہیں اور اللہ ان کے کاموں پر گواہ ہے' سب جانتا ہے' ان پر نگہبان ہے' یہ کافر انسان مال کی محبت میں بڑا سخت ہے' حد سے زیادہ مال کی محبت ہے' بے طرح مال پر مرجاتا ہے۔ قسم ہائے گزشتہ کی بعض مفسریوں بھی توجیہہ کرتے ہیں کہ عادیات سے مراد حاجیوں کے گھوڑے اور اونٹ ہیں جبکہ عرفہ سے مزدلفہ کو آتے ہیں اور ان کی سانسیں پھول جاتی ہیں' دم (سانس) چڑھ جاتے ہیں اور موریات سے حاجی لوگ جب مزدلفہ میں آ کر آگ جلاتے ہیں۔ بعض مفسر "موریات قدحاً" سے مراد لیتے ہیں کہ اچھا کام کرنے والے یعنی حج ادا کرنے والے اور "مغیرات" سے حاجی جبکہ مزدلفہ سے صبح کے وقت منیٰ کو آتے ہیں اور آنے میں غبار اڑتا ہے اور پھر مجمع میں گھس جاتے ہیں یعنی جماعت منیٰ میں آ کر شریک ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

۹ تا ۱۱- کیا یہ کافر قرط یا ابوحباجب وغیرہ اتنا نہیں جانتے کہ بروز قیامت جب قبروں سے مردے اٹھائے جائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۰۱) سورۃ القارعۃ مکیۃ (۳۰) — آیاتہا ۱۱ رکوعہا ۱

سورۂ قارعہ مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں گیارہ آیات' ایک رکوع ہے

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوْمَ

دل دہلانے والی O کیا ہے وہ دل دہلانے والی O اور آپ نے کیا جانا کہ کیا ہے وہ دل دہلانے والی O جس دن

يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ

آدمی پھیلے ہوئے پتنگوں کی طرح منتشر ہوں گے O اور پہاڑ دھنی اون کی طرح

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ

(اڑتے) ہوں گے O پھر جن کے (اعمال) تول (میں) بھاری ہوں گے O تو وہ من مانتے

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ

عیش میں ہوں گے O اور جن کی تولیں ہلکی ہوں گی O تو ان کا ٹھکانہ (دوزخ کا طبقہ)

عٰ ۱ / ۱۱ / ۲۶ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

ہاویہ ہے O اور آپ نے کیا جانا کہ وہ (ہاویہ) کیا ہے O ایک شعلہ مارتی ہوئی (بھڑکتی ہوئی) آگ ہے O

گے اور دلوں میں جو کچھ باتیں پوشیدہ ہیں خیر وشر وبخل وسخاوت وہ ظاہر ہو جائیں گی تو اس دن ان کا پروردگار ان کے سب حالوں سے خبردار عالم ہوگا جیسے کہ اب ان کا سب حال جانتا ہے پھر ان کو ہر عمل کا بدلہ دے گا۔

سورۃ القارعۃ

اس سورت میں قارعہ کا ذکر ہے۔

۱ تا ۱۱- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! قارعہ بڑی چیز ہے' آپ جانتے ہیں کہ وہ کیا شے ہے' وہ بڑی ہیبت والی چیز ہے جو دلوں کو کھڑکھڑا دے گی' آپ جانتے ہیں کہ اس دن کیا ہوگا؟ پہلے استفہام تخییی کہا پھر خود بیان کیا کہ اس دن آدمی مثل پتنگوں کے منتشر ہوں گے یعنی ہوائی جانوروں ٹڈیوں وغیرہ کی طرح پھیلے ہوئے ایک دوسرے پر گرتے ہوئے گھبرائے ہوئے' اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کے گالوں کی طرح رنگ برنگ کے ہوا میں اڑتے ہوں گے۔ پس اس دن جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ جنت میں مزے کے عیش پائے گا' اس کی روح خوش ہوگی' اور جس کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا یعنی نیکیاں ہوں گی ہی نہیں جیسے کافر تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ دوزخ ہے۔ ''ام'' کے معنی مادر اور بطور استعارہ یہاں مراد پناہ کی جگہ اور رہنے کی جگہ ہے اور ہاویہ ایک طبقہ دوزخ کا نام ہے۔ یا ''ام'' سے مراد ''ام الدماغ'' ہو یعنی وہ کافر سر کے بل دوزخ میں جھونکا جائے گا اور اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ وہ ہاویہ کیا شے ہے؟ وہ سخت گرم بے انتہا بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

سورۃ التکاثر ۱۰۲ — مکیۃ — آیاتها ۸ — رکوعها ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ تکاثر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں آٹھ آیات' ایک رکوع ہے

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ

(اے لوگو!) تم کو مال کی حرص اور زیادہ طلبی نے غافل رکھا O یہاں تک کہ تم نے قبریں جھانکیں O ہاں ہاں (اپنا انجام)

تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

تم کو جلد معلوم ہو جائے گا O پھر خبردار ہو جاؤ (اپنا انجام) تم کو جلد معلوم ہو جائے گا O ہاں ہاں اگر تم کو یقینی طور پر علم ہوتا

عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

(تو تم غافل نہ ہوتے) O بے شک تم ضرور جہنم دیکھو گے O پھر تم ضرور اس کو بالیقین

الْيَقِيْنِ ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ع ۱ ۸ ۲۷

دیکھو گے O پھر اس دن تم سے ضرور نعمتوں کے متعلق پرسش ہوگی (کہ ان کا شکر ادا کیا کہ نہیں) O

سورۃ التکاثر

اس سورت میں التکاثر کا ذکر ہے یہ بھی مکی ہے۔

۱ تا ۸۔ بنی سہم اور عبد مناف آپس میں اپنے حسب ونسب اور اولاد و مال کی زیادتی میں ایک دوسرے پر فخر کرتے تھے اور فیصلہ یوں ٹھہرا کہ دونوں قبیلوں کے آدمی شمار کیے جائیں۔ بنی عبد مناف والے آدمی زائد نکلے تب بنی سہم نے کہا کہ ہم کو جاہلیت میں لڑائی اور فساد نے ہلاک کر ڈالا' مردے زندہ سب ملا کر گنو دونوں نے اپنے اپنے مردے اور زندہ گنے تب بنی سہم والے زائد نکلے' پس یہ سورت اتری کہ اے اہل عرب! تم کو حسب ونسب مال و اولاد کے فخر نے یہاں تک دنیا میں مشغول کر دیا کہ اب تم اپنے خیالوں کو قبرستانوں تک پہنچانے لگے اور مردوں کی مردم شماری کرنے لگے۔ یا یہ مطلب ہو کہ اے اہل عرب! تم کو مال و اولاد و متاع وغیرہ کی زیادتی کے فخر نے کھیل کود میں ڈال دیا آخرت سے غافل کر دیا' اب تم سے یہ نہ چھوٹے گا یہاں تک کہ تم مر کر قبروں کی زیارت کرو اور زمین میں دفن ہو جاؤ' پھر ان پر رد کیا کہ ہرگز ایسا تم کو لائق نہیں تم عنقریب جان لوگے کہ تمہارے ساتھ قبر میں کیا کیا جاتا ہے اور بے شک تم عنقریب جان لوگے کہ وقت موت تمہارا کیا حال ہوتا ہے' نہیں نہیں اگر تم یقینی طور سے اس بات کو جان لیتے کہ جو قیامت کو ہونے والا ہے تو کبھی ایک دوسرے پر فخر کا نام نہ لیتے۔ بے شک تم بروز قیامت جحیم کو دیکھ لوگے' پھر وہ تمہارے سامنے کھلے خزانے ظاہر ظہور ہوگی' تم اس کو صاف صاف اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔ پھر اس دن تم سے سوال ہوگا کہ تم نے ہماری نعمتوں کا کیا شکر ادا کیا' دنیا میں کھاتے تھے پیتے تھے' ہر طرح کی پوشاک پہنتے تھے اس کا کیا شکر بجالائے۔

ف: اس سورت میں انسان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ دنیا کے ساز و سامان مال و اولاد وغیرہ فخر کی چیزیں نہیں ہیں' تم کو یہ چیزیں بطور امتحان کے دی گئی ہیں' ان میں مشغول ہو کر آخرت اور ایمان اور احکام خداوندی سے غافل و بے پروا نہ ہونا چاہیے' اگر تم کو قیامت کا یقین ہو تو ایسی غفلت ہرگز نہ کرو۔

(۱۰۳) سورۃ العصر مکیۃ (۱۳)　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　آیاتہا ۳ رکوعہا ۱

سورۂ عصر مکی ہے　　اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے　　اس میں تین آیات' ایک رکوع ہے

وَالْعَصْرِ ۝۱ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا

(محبوب ﷺ کے) زمانہ کی قسم ۝ بے شک انسان نقصان میں ہے ۝ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے

الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳　ع ۱ (۳۴) ۲۸

اور ایک دوسرے کو حق (پر قائم رہنے) کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کرنے کی وصیت کی ۝

(۱۰۴) سورۃ الھمزۃ مکیۃ (۳۲)　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　آیاتہا ۹ رکوعہا ۱

سورۂ ہمزہ مکی ہے　　اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے　　اس میں نو آیات' ایک رکوع ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝۱ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝۲

ہر اس شخص کے لیے خرابی ہے کہ جو (لوگوں کے منہ پر) طعنہ زنی کرے اور پیٹھ پیچھے برائی کرے ۝ جس نے مال جمع کیا اور اس کو گن گن کر رکھا

سورۃ العصر

اس میں عصر کا ذکر ہے' یہ بھی مکی ہے۔

ا تا ۳۔ قسم ہے عصر کی یعنی زمانہ کی' اس کی گردشوں اور سختیوں کی' یا عصر سے مراد نماز عصر ہو (یا عصر سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہو کہ وہ تمام زمانوں سے افضل ہے جس کی برکتیں قیامت اور اس کے بعد تک جاری رہیں گی' انسان کو توجہ دلائی گئی کہ ایسے مبارک زمانہ کی برکتیں حاصل کرے' ایمان لائے' اس کے بعد کون سے زمانہ میں ایمان لائے گا' اگر ایمان نہ لایا تو سراسر خسارے میں رہا۔ قیامت کو افسوس کرے گا مگر وہ بے کار رہے گا' اب دنیا میں غور وفکر اور بھلائی کی فکر کرے۔ فقیر قادری غفرلہ) کہ آدمی یعنی کافر بڑی خرابی اور گھاٹے اور خسارے میں گرفتار ہے کہ اس کے لیے جنت میں جو نعمتیں مکانات و پاک بیبیاں و خدام وغیرہ تیار ہوئے ہیں وہ سب بسبب کفر کھوئے دیتا ہے' یا یہ کہ بوڑھا ہونے کے بعد اور موت کے بعد اس کے سب اعمال میں نقصان آ جاتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو رسول اور قرآن پر ایمان لائے اور اخلاص سے اعمال صالحہ ادا کیے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق پر ثابت قدم رہنے کی وصیت کی (حق سے مراد توحید و قرآن و دین اسلام ہے) اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی کہ خدا کے فرائض و واجبات ادا کرنے میں اور گناہوں سے بچنے میں جو مشکلیں پڑیں یا اور دوسرے مصائب پیش آئیں ان پر ہم سب صبر کریں تو وہ نقصان والے نہیں ہیں بلکہ دونوں جہانوں میں نعمتوں اور برکتوں والے ہیں اور اپنے رب کی رضامندی حاصل کرنے والے ہیں۔

سورۃ الھمزۃ

ا تا ۹۔ اخنس بن شُریق یا ولید بن مغیرہ مخزومی وغیرہ بڑا کمبخت فحش بکنے والا طعن مارنے والا آدمی تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پیچھے غیبت کرتا تھا اور سامنے بھی طعن آمیز باتیں سناتا تھا' اس کے حق میں یہ سورت اتری کہ ہر ھمزۃ

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهٗٓ أَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾

(اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا) O وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا O ہرگز نہیں یقیناً وہ روندنے والی آگ میں پھینکا جائے گا O

وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِي

اور آپ نے کیا جانا کہ وہ روندنے والی کیا ہے O وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے O کہ جو دلوں

تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِي

پر چڑھ جاتی ہے O بے شک وہ آگ ان پر لمبے لمبے ستونوں میں انہیں باندھ کر

عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع ۱ ۹ ۲۹

بند کردی جائے گی O

سورۃ الفیل مکیۃ ۱۹ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰیاتہا ۵ رکوعہا ۱

سورۂ فیل مکی ہے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے | اس میں پانچ آیات' ایک رکوع ہے

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيلِ ﴿۱﴾ أَلَمْ

(اے محبوب!) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کا کیا حال کیا O کیا ان کا

کے لیے یعنی آدمیوں کے پس پشت برائی کرنے والے کے لیے اور لمزۃ کو یعنی آدمیوں کے سامنے دو بدو طعن اور فحش بکنے والے کے لیے ویل ہے یعنی خرابی وخواری اور سختی و ذلت وعذاب ہے' یا ویل سے مراد جہنم کا ایک جنگل ہے وہاں ایک نالہ دوزخیوں کے پیپ وخون کا بہتا ہے یا دوزخ کا کنواں مراد ہے کہ ایسے کافر اس میں پڑیں گے۔ وہ جو مال کو دنیا میں جمع کرتا ہے اس کو خوب گن گن کر رکھتا ہے' یا مال سے مراد اونٹ ہیں کہ ان کو گنتا ہے۔ کافر یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اور وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے نہیں ہرگز نہیں وہ ہمیشہ نہ رہے گا وہ تو حطمہ میں ڈال دیا جائے گا۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جانتے ہیں کہ حطمہ کیا شئے ہے' وہ ایک عجیب اور سخت اللہ کی بڑھکائی ہوئی آگ ہے جو کافروں کے اوپر شعلے برسائے گی اور ان کے گوشت و پوست اور سارے بدن کو جلاتی ہوئی دل تک پہنچے گی اور اس کو بھی جلائے گی' وہ آگ کافروں کے اوپر چاروں طرف سے بند کردی جائے گی' اس کے کواڑ بڑے بڑے لمبے ستونوں میں مضبوط لگے ہوں گے کہ وہ وہاں سے بھاگ نہ سکیں گے یا یہ کہ اس کے ستون بہت لمبے لمبے ہوں گے اور اس کا گھیراؤ بے انتہا لمبا ہوگا۔

سورۃ الفیل

اس سورت میں فیل کا ذکر ہے۔ یہ سورۃ بھی مکی ہے۔

۱ تا ۵۔ اے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو یہ حال معلوم نہیں ہوا اور قرآن میں یہ خبر نہیں دیکھی کہ آپ کے رب نے اصحاب فیل کا کیا حال کیا تھا اور ان کو کس طرح عذاب دیا اور ہلاک کیا تھا۔ اصحاب الفیل یعنی قوم نجاشی جنہوں نے خانہ

يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝٢ وَّأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ

داؤ غلط نہیں کر دیا ○ اور ان پر پرندوں کے غول کے

طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝٣ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝٤

غول بھیج دیئے ○ جو ان پر کنکریاں پتھریاں پھینکتے تھے ○

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝٥

تو انہیں (کچل کر) ایسا چورا کر ڈالا جیسے کھائی ہوئی کھیتی کی پتی (بھوسہ) ○

۲۰ ع ۵ ۱

سورۂ قریش مکی ہے — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آیاتہا ۴ رکوعہا ۱

سورۂ قریش مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چار آیات' ایک رکوع ہے

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ۝١ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝٢

قریش کے دل میں رغبت ڈالنے کی وجہ سے ○ ان کے دل میں سردی اور گرمی کے سفر کی الفت ڈالنے کی وجہ سے

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن

(ان کو شکر کرنا لازم ہے) ○ تو ان کو چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں ○ جس نے انہیں بھوک میں

کعبہ کو ڈھانا گرانا چاہا تھا۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اللہ نے ان کے مکر و چالاکی وقوت کو بیکار نہیں کر دیا تھا یعنی ان کی سب تدبیریں باطل و ضائع کر دی تھیں اور ان کے اوپر پرندوں کی جماعتیں متواتر غول کے غول پے در پے نہیں بھیجی تھیں جو ان پر کھنگر کی پتھریاں برساتی تھیں جو پتھر اور مٹی سے پختہ اینٹ کی طرح پکے بنے ہوئے تھے۔ لفظ "سجیل" یا معرب سنگ وگل کا ہے یا نام ہے آسمان دنیا کا' پرندے آسمان سے اوپر سے پتھر برساتے تھے۔ پس ان کو اللہ نے ایسا کر دیا جیسے کھایا ہوا بھوسہ' توڑی جو جانوروں کے منہ سے کھانے میں گر پڑتی ہے اور پڑے پڑے گل سڑ جاتی ہے' ان کو کیڑے کھا جاتے ہیں۔ "ابابیل" بمعنی جماعت ہے بعض لوگ ابابیل پرندہ سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔

(اس میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ جس طرح ہم نے ہاتھی والوں کا لشکر تباہ کر دیا اسی طرح آپ کے دشمنوں کو تباہ و ہلاک کریں گے اور کفار مکہ کو ڈرایا ہے کہ جس طرح ابرہہ کا لشکر ہاتھیوں والا ہم نے تباہ کر دیا جو کعبہ کو ڈھانے کے لیے آیا تھا تو ان لوگوں کو بھی ہم ہلاک کر دیں گے جو ہمارے نبی کو ایذاء دینا چاہتے ہیں اور دین اسلام کی مخالفت کر کے اس کو مٹانا چاہتے ہیں' ان کو ہمارے غضب سے ڈرنا چاہیے۔ فقیر قادری غفرلہ)

سورۂ قریش

اس سورت میں قریش کا ذکر ہے یہ بھی مکی ہے۔

ا تا ۴۔ اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ قریش کو چاہیے کہ توحید پر یک دل ہو کر الفت سے اتفاق کریں' یا یہ کہ "اذکر" یہاں

جُوْعٍ ۵ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

کھانا دیا اور بڑے خوف سے انہیں امان بخشی (لہٰذا اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں) ○

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اٰيَاتُهَا ۷ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ ماعون مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں سات آیات ایک رکوع ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے ○ یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے

الْيَتِيْمَ ﴿۲﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ

دیتا ہے ○ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا ○ تو ان (نام کے) نمازیوں

سے محذوف ہو یعنی اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری نعمت و احسان کہ میں نے ابرہہ کو ہلاک کیا اور ان کو اس کے ظلم سے بچایا ان کو یاد دلایئے اور فرمایا کہ یہ سب مل کر اتفاق کے ساتھ میری توحید کو اسی طرح مانیں جس طرح یہ سردی و گرمی میں سب مل کر شام و یمن کا سفر کرتے ہیں، جس طرح ان کو اس سفر کی الفت ہے میری توحید کے اقرار سے بھی ایسی ہی الفت کرنی چاہیے، جس طرح وہ سفر ان پر گراں نہیں ہیں اسی طرح میری توحید کا اقرار بھی ان پر گراں نہ ہونا چاہیے بلکہ سب مل کر خوشی سے توحید کا اقرار کریں اور نعمت کے شکریہ میں اس گھر یعنی خانہ کعبہ کے رب کی ہی عبادت کریں اور اس کی توحید کو مانیں اور اس کے رسول کریم کی نبوت تسلیم کریں، اسی رب کی عبادت کریں جس نے بھوک میں ان کا پیٹ بھرا اور بھوک دفع کی اور ان کو خوف سے امن دیا۔ اطعام میں کئی قول ہیں، بعض کہتے ہیں کہ قریش نے کہا کہ اے ابن عبداللہ! اگر تم سچے نبی ہو تو بددعا کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی سات برس تک ایسا قحط پڑا کہ وہ پناہ مانگنے لگے، پھر عاجزی کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش کی دعا کروائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور دریائے رحمت جوش میں آیا اور بارش ہوئی، یہ اللہ تعالیٰ کا کھانا دینا ہوا۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ دونوں سفروں کی مشقت اور بھوک کی تکلیف ان سے اٹھالی کہ وہ ایک مرتبہ تجارت کو نہ گئے تھے۔ اہل حیثیت دور دور سے خود مال لے کر آئے اور ان کو نذرانے دیئے، گھر بیٹھے روزی ملی، یا یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہر چیز مکہ ہی میں موجود ہو جائے گی یہ سفر موقوف ہوں گے۔ اور امن سے مراد یہ کہ ان پر کوئی دشمن چڑھ کر نہ آئے گا، ابرہہ کے حال سے سب کو عبرت ہوگئی یا یہ کہ ابرہہ کے خوف سے اس کے لشکر کو پرندوں سے ہلاک کرا کر ان کو امن بخشی۔ بعض کے نزدیک اس سورت کا تعلق اوپر کی سورت سے ہے۔

سورۃ الماعون

اس سورت میں الماعون کا ذکر ہے، یہ بھی مکی ہے۔

۱ تا ۷- اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو یوم الدین یعنی جزاء سزا کے دن قیامت کے حساب کتاب کی تکذیب کرتا ہے، یہ وہی شخص ہے کہ یتیم کو اس کے حق لینے سے منع کرتا ہے، اس کا حق اس کو نہیں دیتا، نہ خود صدقہ دیتا ہے نہ کسی کو صدقہ دینے کا، مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مشورہ اور رغبت دلاتا ہے۔ پس ویل یعنی ہلاکت و خرابی و

لِلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ

پر افسوس ہے O کہ جو اپنی نماز (کی حقیقت) سے غافل ہیں O جو صرف دکھاوا کرتے ہیں O اور لوگوں

هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

کو برتنے کی چیز بھی مانگنے پر نہیں دیتے (یعنی بہت کنجوس اور بے مروّت ہیں) O

سورۃ الکوثر مکیۃ ۱۵ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | آیاتہا ۳ رکوعہا ۱

سورۂ کوثر مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں تین آیات ایک رکوع ہے

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ

(اے محبوب!) بے شک ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں O لہٰذا (اس کے شکریہ میں) آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے O

عذاب کی سختی ہے ان کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں، دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں، جب دیکھا کوئی دیکھتا ہے پڑھ لی کوئی نہیں دیکھتا ہے تو نہ سہی، ریاکار ہیں بے کار ہیں، اور ماعون یعنی نیک باتوں سے لوگوں کو منع کرتا ہے، روکتا ہے یا ماعون سے مراد زکوٰۃ ہے یا وہ معمولی چیزیں جو ایک دوسرے کو عاریتاً دیتے ہیں یہ ان کے دینے سے منع کرتا ہے، معمولی برتاوے کی چیزیں مثلاً دیگچی، رکابی، پھاوڑا، نمک، آگ، پانی وغیرہ، یہ ایسا بخیل ہے کہ ایسی معمولی چیزیں بھی کسی کو نہیں دیتا حالانکہ ان چیزوں سے لین دین کا عام انسانوں میں بڑا رواج ہے مگر یہ بڑا بداخلاق ہے اس میں انسانیت کی کوئی بات ہی نہیں کیونکہ یہ خصلتیں منافقوں کی تھیں اس لیے ان کا ذکر کیا گیا لیکن جو سچے ایماندار اور سچے نمازی ہیں ان کی یہ خصلتیں نہیں ہوتی ہیں۔

سورۃ الکوثر

اس سورت میں کوثر کا ذکر ہے۔ یہ مکی ہے۔

۱ تا ۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صاحبزادوں نے وفات پائی یعنی ابراہیم اور عبداللہ نے تب کافروں نے کہا کہ اب یہ گمنام مقطوع النسل ہو گئے، کوئی نام لیوا باقی نہ رہا تب یہ اترا۔ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے یعنی بہت بہتری دی منجملہ اس کے قرآن شریف ہے یا کوثر سے مراد حوضِ کوثر ہے جو بروز قیامت رسول اللہ کا حوض ہوگا۔ پس اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اس کے شکر میں اپنے رب کے لیے نماز ادا کرو اپنا نحر یعنی سینہ قبلہ کی طرف رکھو یا یہ کہ اپنا سیدھا ہاتھ نماز میں الٹے ہاتھ پر رکھو یا نحر کے معنی یہ ہوں کہ رکوع و سجود میں خوب سیدھے رہا کرو کہ سینہ ظاہر رہا کرے۔ یا ''فصل'' سے مراد صلوٰۃ عید الاضحیٰ ہو اور نحر سے مراد اونٹ کی قربانی کیونکہ اس کو سینہ میں نیزہ مار کر ذبح کیا جاتا ہے یا ''صل'' سے مراد عام نماز ہو اور نحر سے عام قربانی مراد ہو۔ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے دشمن ہی ابتر ہیں، نہ ان کے اہل وعیال رہیں گے نہ مال و سامان، نہ کوئی بہتری و بھلائی، وہ سب خاک میں مل جائیں گے، ان کا بھلائی سے کوئی نام بھی نہ لے گا یعنی عاص بن وائل سہمی وغیرہ کافروں کا۔ اور اے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا ذکر میرے ذکر کے ساتھ عزت وعظمت و وقار کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ زمین و آسمان میں ہوتا رہے گا، آپ کے اوصاف حمیدہ اور آپ کی خوبیاں قیامت تک بیان ہوتی رہیں گی اور قیامت میں بھی جب کہ مقام محمود میں آپ کو آپ کا رب کھڑا کرے گا اور ساری مخلوق آپ کی تعریف اور خوبیاں بیان

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾ ع ۳ / ۲۲

بے شک جو آپ کا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے (اور اس کا ذکر باقی نہ رہے گا لیکن آپ کا ذکر ہمیشہ رہے گا)O

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ١٠٩	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ٦ رُكُوْعُهَا ١
سورۂ کافرون مکی ہے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے	اس میں چھ آیات' ایک رکوع ہے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ

(اے محبوب!) آپ فرما دیجئے کہ اے کافرو!O میں اس کی پوجا نہیں کرتا ہوں جس کی تم پوجا کرتے ہوO اور نہ تم اس کی پوجا کرتے ہو

عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ

جس کی میں پوجا کرتا ہوںO اور نہ میں اس کی پوجا کروں گا جس کی تم نے پوجا کیO اور نہ تم اس کی پوجا کرو گے جس کی

عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾ ع ۶ / ۲۴

پوجا میں کرتا ہوںO (لہٰذا) تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین (میرا اور تمہارا کسی بات پر اتفاق نہیں ہو سکتا)O

کرے گی۔ لہٰذا آپ ان کافروں کی باتوں سے غمگین نہ ہوں' اپنے رب کا شکریہ ادا کرتے رہیں۔

سورۃ الکفرون

اس سورت میں کافروں کا ذکر ہے۔

۱ تا ۶- عاص بن وائل سہمی اور ولید بن مغیرہ وغیرہ مسخرا پن کرنے والے نابکار کفار نے کہا کہ اے ابن عبداللہ! ہمارے تمہارے درمیان جو عداوت و بغض ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہیں اور تم بھی لہٰذا اس اختلاف کے مٹانے کی ایک صورت یہ ہے کہ آپس میں صلح ہو جائے' کچھ ہم دیں کچھ آپ' وہ یہ کہ ایک دن آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کرلیا کریں ایک دن ہم آپ کے معبود کی عبادت کرلیا کریں۔ تب یہ اترا کہ اے رسول! تم کافروں سے کہہ دو کہ نہ میں کبھی ان چیزوں کی عبادت کروں گا جن کی تم سوائے خدا کے عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں نے ابھی تک اس کی عبادت کی ہے جس کی تم عبادت کرتے ہو یعنی بتوں کی اور نہ تم نے کبھی اس خدا کی عبادت کی ہے جس کی میں کرتا ہوں یعنی نہ تم کبھی ایمان لائے اور تم سے ایمان لانے کی بظاہر کوئی امید ہے اور نہ میں نے کبھی کفر کیا نہ کروں گا نہ کرسکتا ہوں' یا چاروں جگہ عبادت سے توحید مراد ہو پس جب ہم تم نہ کبھی شریک ہوئے اور نہ ہوں گے تو تم کو تمہارا کفر و شرک مبارک رہے اور مجھ کو میرا دین اسلام و ایمان و توحید کا اقرار مبارک رہے۔ جب جہاد کا حکم آیا تو یہ آیت منسوخ ہوگئی یعنی جہاد کا حکم نازل ہونے کے بعد پھر مشرکین مکہ کے ساتھ کسی قسم کی رواداری جائز نہ رہی یا وہ مسلمان ہو جائیں یا ان کو قتل کر دیا جائے' لہٰذا جو مسلمان ہو گئے وہ بچ گئے اور جو مسلمان نہ ہوئے ان کو قتل کر دیا گیا۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۳ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ نصر مدنی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں تین آیات ایک رکوع ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ

جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے O اور آپ لوگوں کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ

گروہ کے گروہ داخل ہو رہے ہیں O تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے اور (امت کے گناہوں کی)

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳ ع

معافی مانگئے بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے O

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۵ رُكُوْعُهَا ۱

سورۂ لہب مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں پانچ آیات ایک رکوع ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ

ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود بھی تباہ و ہلاک ہو گیا O اس کا مال اور اس کی اولاد

سورۃ النصر

اس سورت میں نصر کا ذکر ہے یہ مدینہ میں اتری۔

ا تا ۳- اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب اللہ کی مدد آئے اور کفار قریش اور دیگر کفار پر غلبہ اور فتح حاصل ہو یعنی مکہ کے اور دیگر اردگرد کے کفار پر اور آپ لوگوں کو جوق در جوق جماعتیں کی جماعتیں آ کر دین اسلام قبول کرتے دیکھیں یعنی اہل یمن وغیرہ کے سارے کے سارے قبیلے ایک ایک مرتبہ میں آ کر مشرف بہ ایمان ہوں اس وقت آپ یہ سمجھ لیں کہ آپ کی وفات کا وقت قریب آیا' اپنے رب کا خوب شکریہ ادا کریں' اس کی تسبیح و تعریف بیان کریں' نماز پڑھیں اور امت کے گناہوں کی مغفرت مانگیں' وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا' درگزر کرنے والا' معافی دینے والا' مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی بھی خوشخبری دی اور آپ کی وفات اور اپنی ملاقات کی بھی خوش خبری دی اور امت کے گناہ بخشنے کی بھی خوشخبری دی جس کی آپ کو بڑی فکر رہتی تھی۔

سورۃ اللھب

اس سورت میں ابی لہب کا ذکر ہے یہ سب مکی ہے۔

ا تا ۵- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت شریفہ "وانذر عشیرتک الاقربین" اتری تب آپ نے سب مکہ والوں کو بلایا اور جمع کیا اور کہا کہ تم ایمان لاؤ "لا الہ الا اللہ" کہو وہ کہنے کو تھے کہ آپ کا چچا ابی لہب جو آپ کے والد

مَآ اَغۡنٰی عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ﴿۲﴾ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ

اس کے کچھ کام نہ آئی O عنقریب وہ دہکتی ہوئی آگ میں داخل

لَهَبٍ ﴿۳﴾ وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ﴿۴﴾ فِیۡ جِیۡدِهَا

ہو گا O اور اس کی جورو بھی جو لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر اٹھائے ہوئی پھرتی ہے O

حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ ع ۵ / ۳۶

اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا بٹا ہوا رسا ہو گا O

سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ مَكِّيَّةٌ ۲۲ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — اٰیَاتُهَا ۴ رُكُوۡعُهَا ۱

سورۂ اخلاص مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں چار آیات' ایک رکوع ہے

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ﴿۳﴾

(اے نبی!) آپ فرمایئے: وہ اللہ اکیلا ہے O اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے O نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے O

حضرت عبداللہ کا سوتیلا بھائی تھا' عبدالعزیٰ اس کا نام تھا' ابولہب کنیت تھی بول اٹھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو خرابی ہو' آپ ہلاک ہوں' کیا آپ نے اس لیے ہم کو جمع کیا تھا کہ ہم اپنا دین چھوڑ دیں' ہمارا سارا وقت ضائع کیا' تب یہ سورت اتری' اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی طرف سے جواب دیا کہ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے' بھلائی سے خالی ہو گئے اور خود بھی ہلاک ہو گیا اور نقصان وخسارہ میں پڑ گیا اس نے جو بہت سا مال جمع کیا اور اس کی جو اولاد بہت سی ہے یہ اس کے کچھ کام نہ آئے گی' وہ عنقریب بروز قیامت آگ میں پڑے گا جو بڑی سخت لپٹ اور شعلہ والی ہو گی' یہ اس میں جلے گا اور اس کے ساتھ اس کی جورو ام جمیل بنت حارث بن امیہ بھی ہو گی جو حمالۃ الحطب ہے یعنی مسلمانوں کی کافروں میں چغل خوری کرنے والی اور مفسد' یا یہ معنی ہوں کہ لکڑیاں سر پر اٹھانے والی کہ وہ جنگل سے خاردار لکڑیاں لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی مسجد میں آنے کی راہ میں ڈالا کرتی تھی کہ ان کو تکلیف ہو۔ اس کی گردن میں بروز قیامت لوہے کی زنجیر ہو گی یا ''حبل من مسد'' سے مراد کھجور کی چھال کی رسی ہے جس سے وہ خاردار لکڑیاں باندھ کر گردن پر لایا کرتی تھی اور مسلمانوں کی راہ میں ڈالا کرتی تھی' ایک دن خدا کی قدرت ظاہر ہوئی کہ وہ رسی اس کے گلے میں پھنس گئی اور وہ مر گئی' جیسے اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی ویسے ہی مر کر جہنم میں پہنچی۔

سورۂ اخلاص

اس سورت میں اخلاص کا ذکر ہے۔ یہ کل مکی ہے۔

۱ تا ۴۔ قریش نے ایک بار رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے بت تو کوئی چاندی کوئی سونے کوئی پتھر کا ہے تمہارا خدا کاہے کا ہے سونے یا چاندی کا؟ تب اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت بیان فرمائی کہ اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! قریش سے کہہ دو کہ وہ اللہ ایک اکیلا ہے' نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ اس کے کوئی لڑکا اور

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ ع

اور اس کا کوئی ہمسر (اور برادری) نہیں O

سورۃ الفلق مکیۃ ۲۰ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | آیاتھا ۵ رکوعھا ۱

سورۂ فلق مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا ہے — اس میں پانچ آیات، ایک رکوع ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ

(اے نبی!) آپ (یوں) دعا مانگئے کہ میں تمام مخلوق کے شر سے صبح کے پیدا کرنے والے کی پناہ لیتا ہوں O اور اندھیرا ڈالنے والے کے

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ

شر سے بھی جب وہ ڈوبے O اور گرہوں میں (منتر) پھونکنے والی عورتوں کے شر سے بھی O

اولاد ہے، وہ صمد ہے، بے پرواہ ہے، سردار ہے، اس کی سرداری انتہا کو پہنچ گئی، وہ کسی کا محتاج نہیں ہے، اس کے ماسوا سب اس کے محتاج ہیں یا صمد کے معنی یہ ہیں کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے، تمہاری طرح کھانے پینے کا محتاج نہیں یا ''صمد'' کے معنی یہ ہیں کہ اس کے پیٹ ہی نہیں کہ اس کے بھرنے کے لیے روٹی پانی کا محتاج ہو جیسے آدمی وغیرہ کے پیٹ ہے خالی۔ یا ''صمد'' کے معنی عیب سے پاک ہے یا ''صمد'' بمعنی دائم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا یا ''صمد'' بمعنی باقی ہے یعنی سب کو فنا ہے اور اس کو فنا نہیں، وہ اس عیب سے مبرا ہے یا بمعنی کافی ہے یا یہ معنی کہ آدمیوں کی طرح اس کا پاخانہ پیشاب کا مقام نہیں کیونکہ وہ جسم والا نہیں ہے اور یہ سب معنی درست ہیں، ایک لفظ کے کئی معنی ہوتے ہیں، ایک ذات کی کئی صفتیں ہوتی ہیں، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، نہ کسی کا لڑکا کہ اپنے باپ کا وارث ہوا ہو نہ اس کے کوئی لڑکا ہے کہ وہ اس کے ملک کا وارث ہو، نہ کوئی اس کے برابر کا ہے نہ اس کی برادری اور نہ کفو ہے، نہ مثل و ہمسر نہ اس کے کوئی مشابہ اور ہم شکل ہے، نہ ہو، نہ ہو سکے، وہ سب سے برتر و اعلیٰ اور بے مثل ہے، وہ صورت و شکل و جسم و روح وغیرہ سارے جہان کی چیزوں سے پاک و مبرا ہے کیونکہ صورتوں والے جسم و روح والے سب فنا ہونے والے ہیں، صرف اسی کی ذات ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گی لہٰذا کوئی مخلوق اس کی مثل نہیں ہو سکتی۔

سورۃ الفلق

اس سورت میں فلق کا ذکر ہے، یہ مکی ہے اور بقول بعض مدنی ہے۔

۱ تا ۵- اے رسول! آپ اپنی حفاظت کے لیے یوں دعا کریں: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کی حفاظت میں داخل ہوتا ہوں جو فلق یعنی صبح کا پروردگار ہے یعنی تمام جہان کا۔ بعض کہتے ہیں کہ فلق دوزخ کا کنواں ہے، بعض کہتے ہیں کہ دوزخ کا ایک جنگل ہے کہ میں رب الفلق سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے اور برائی سے اور خرابی سے جو اس نے پیدا کی ہے اور غاسق کی برائی سے یعنی رات کی جب وہ چھا جائے اور داخل ہو اور خارج ہو، اور نفاثات کی برائی سے یعنی ان عورتوں کے شر سے جو جادو کرتی ہیں، آدمیوں کو پریشان کرتی ہیں اور گنڈوں کی گرہوں میں جادو پڑھ کر پھونکتی ہیں، اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔ یہاں مراد حاسد سے لبید بن عاصم یہودی ہے کہ اس نے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

اور حسد والے کے شر سے بھی جب حسد کرے ○

سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آيَاتُهَا ٦ رُكُوْعُهَا ١

سورۂ ناس مکی ہے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اس میں چھ آیتیں ایک رکوع ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾

(اے پیغمبر) کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی اور لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی اور لوگوں کے معبود کی پناہ مانگتا ہوں ○

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

(شیطان) وسوسہ انداز کی برائی سے جو (اللہ کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے ○ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے ○ (خواہ وہ) جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے ○

لبید بن اعصم یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند موئے شریف (بال مبارک) کی کنگھی سے لے کر جادو کیا تھا اس سورت میں عام شیطانی حاسدوں وغیرہ کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا تعلیم کی گئی ہے۔

سورۃ الناس

اس سورت میں ناس کا ذکر ہے یہ بھی بقول بعض مکی ہے اور بقول بعض مدنی ہے۔

۱ تا ۶- اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنی حفاظت کے لیے یوں دعا فرمائیں کہ میں پناہ مانگتا ہوں تمام آدمیوں کے پروردگار کی یعنی سب جن وانس کے پیدا کرنے والے کی اور سب جن وانس کے حقیقی بادشاہ کی اور سب جن وانس کے معبود اور خالق کی وسواس یعنی شیطان کی شرارت سے جو خناس ہے یعنی چھپ کر ڈرتے ہوئے وسوسہ ڈالنے والا کہ جب آدمی غافل ہوتا ہے تو وہ ستاتا ہے اس کے دل کو بہکاتا ہے اور جب وہ ذکر الٰہی کرتا ہے تو ڈر کے مارے اپنی جان کو چھپاتا ہے۔ وہ شیطان جو مخلوق کے دلوں کو بہکاتا ہے ان کے سینوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے خواہ جنوں میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے ہو۔ یا جس طرح آدمیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے یوں ہی جنوں کے دلوں میں بھی وسوسے ڈالتا ہے۔ لبید بن عاصم یہودی کی لڑکیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا' یہ دونوں سورتیں اتریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یا جبرائیل علیہ السلام نے پڑھیں تب جادو کا اثر خدا نے دفع کر دیا' آپ کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا آپ کسی چیز سے بندھے تھے اور پھر کھل گئے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کی تاثیر ہو جانے میں بہت سی حکمتیں ہیں منجملہ یہ کہ کوئی بعد میں آپ کو مرتبہ الوہیت پر نہ پہنچائے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت گمراہ ہوئی اور ان کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھنے لگی اور یہ کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی برحق ہونا ثابت ہو جائے اور جادوگری کی نسبت غلط ہو یعنی لوگ جو آپ کو ساحر کہتے تھے ان کا یہ کہنا غلط اور جھوٹا ہوا کیونکہ ساحر پر دوسرے کا سحر نہیں چلتا ہے کیونکہ ساحر جادوگر اپنا انتظام پہلے سے کر لیتا ہے کہ اگر کوئی اس پر جادو کرے تو اس کا اثر نہ ہو سکے۔ لہٰذا حضور پر جادو کا اثر ہو جانے سے لوگوں کا آپ کو جادوگر کہنا غلط ہو گیا۔ ان دونوں سورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم فرما کر اپنے سارے جسم پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما پر بھی اسی طرح دم فرماتے تھے' یہ سورتیں جادو اور ہر مرض کے دفعیہ کے لیے پڑھی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرماتا ہے۔

مطالب القرآن

اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والٰھکم الٰہ واحد	۲	البقرۃ	۱۶۳
لا الٰہ الا ھو	۳	〃	۲۵۵
وما من الٰہ الا اللہ	۳	آل عمران	۶۲
انما اللہ الٰہ واحد	۶	النساء	۱۷۱
وما من الٰہ الا الٰہ واحد	۶	المائدہ	۷۳
من الٰہ غیر اللہ یاتیکم بہ	۷	الانعام	۴۶
مالکم من الٰہ غیرہ	۸	الاعراف	۶۵
انما ھو الٰہ واحد	۱۳	ابراہیم	۵۲
الٰھکم الٰہ واحد	۱۴	النحل	۲۲
لا تجعل مع اللہ	۱۵	بنی اسرائیل	۲۲
انما ھو الٰہ واحد	۱۴	النحل	۵۱
انما الٰھکم الٰہ واحد	۱۶	الکہف	۱۱۰
انما الٰھکم الٰہ واحد	۱۷	الانبیاء	۱۰۸
فالٰھکم الٰہ واحد	۱۷	الحج	۳۴
وما کان معہ من الٰہ	۱۸	المؤمنون	۹۱
ءالٰہ مع اللہ	۲۰	النمل	۶۰
من الٰہ غیر اللہ	۲۰	القصص	۷۱
وما من الٰہ الا اللہ	۲۳	ص	۶۵
انما الٰھکم الٰہ واحد	۲۴	حم السجدہ	۶
وھو الذی فی السماء الٰہ	۲۵	الزخرف	۸۴
ام لھم الٰہ غیر اللہ	۲۷	الطور	۴۳

سب چیزوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھو الذی خلق لکم	۱	البقرۃ	۲۹
الحمد للہ الذی خلق السمٰوٰت	۷	الانعام	۱
وخلق کل شیء	۷	الانعام	۱۰۱
لا الٰہ الا ھو خالق کل شیء	۷	〃	۱۰۲
قل اللہ خالق کل شیء	۱۳	الرعد	۱۶
وھو الذی خلق الیل	۱۷	الانبیاء	۳۳
ثم خلقنا النطفۃ	۱۸	المؤمنون	۱۳/۱۴
واللہ خلق کل دابۃ	۱۸	النور	۴۵
خلق کل شیء	۱۸	الفرقان	۲
خلق السمٰوٰت بغیر عمد	۲۱	لقمان	۱۰
ذٰلکم اللہ ربکم خالق کل شیء	۲۴	المؤمن	۶۲
خلق الانسان	۲۷	الرحمٰن	۵-۴
اقرا باسم ربک الذی خلق	۳۰	العلق	۲-۱

ہر چیز کا مالکِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ملک یوم الدین	۱	الفاتحۃ	۳
قل اللھم مالک الملک	۳	آل عمران	۲۶
قل فمن یملک لکم	۲۶	الفتح	۱۱
وللہ ملک السمٰوٰت والارض	۶	المائدہ	۱۷
الا ان للہ ما فی السمٰوٰت	۱۱	یونس	۵۵
الم تعلم ان اللہ	۶	المائدہ	۴۰
للہ ملک السمٰوٰت	۷	〃	۱۲۰
ولم یکن لہ شریک فی الملک	۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱
بیدہ ملکوت کل شیء	۱۸	المؤمنون	۸۸
ذٰلکم اللہ ربکم	۲۲	فاطر	۱۳
لہ ملک السمٰوٰت والارض	۲۴	الزمر	۴۴
سبحٰن رب السمٰوٰت	۲۵	الزخرف	۸۲
وتبٰرک الذی لہ ملک السمٰوٰت	۲۵	〃	۸۵
وللہ ملک السمٰوٰت والارض	۲۶	الفتح	۱۴
ملک الناس	۳۰	الناس	۲

ہر نفع و نقصان اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلن تملک لہ من اللہ شیئا	۶	المائدہ	۴۱
قل لا املک لنفسی نفعا	۹	الاعراف	۱۸۸
قل لا املک لنفسی ضرا	۱۱	یونس	۴۹
وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ	۱۱	〃	۱۰۷
لھم ما یشاءون عند ربھم	۲۴	الزمر	۳۴

مصیبت ٹالنا، بیماروں کو شفاء اور بے اولاد کو اولاد بالذات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ	۱۱	یونس	۱۰۷
وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ	۷	الانعام	۱۷
واذا مس الانسان الضر دعانا	۱۱	یونس	۱۲
فلا یملکون کشف الضر عنکم	۱۵	بنی اسرائیل	۵۶
فکشفنا ما بہ من ضر	۱۷	الانبیاء	۸۴
واذا مرضت فھو یشفین	۱۹	الشعراء	۸۰
ھل ھن کشفٰت ضرہ	۲۴	الزمر	۳۸
یھب لمن یشاء اناثا	۲۵	الشوریٰ	۴۹

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے دعا نہ مانگی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اغیر اللہ تدعون	۷	الانعام	۴۰/۴۱
وادعوہ مخلصین لہ الدین	۸	الاعراف	۲۹
ولا تدع من دون اللہ	۱۱	یونس	۱۰۶
لہ دعوۃ الحق	۱۳	الرعد	۱۴
فادعوا اللہ	۲۴	المؤمن	۱۴
والذین لا یدعون مع اللہ	۱۹	الفرقان	۶۸

اللہ تعالیٰ بے قراروں کی دعا قبول کرتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اجیب دعوۃ الداع	۲	البقرۃ	۱۸۶
امن یجیب المضطر	۲۰	النمل	۶۲
فاذا مس الانسان	۲۴	الزمر	۴۹

رزق کی کمی بیشی بالذات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واللہ یرزق	۲	البقرہ	۲۱۲
وکلوا مما رزقکم اللہ	۷	المائدہ	۸۸
وما من دابۃ	۱۲	ھود	۶
اللہ یبسط الرزق	۱۳	الرعد	۲۶
لیرزقنھم اللہ	۱۷	الحج	۵۸
ان الذین تعبدون من دون اللہ	۲۰	العنکبوت	۱۷
وکاین من دابۃ	۲۱	〃	۶۰
ھل من خالق	۲۲	فاطر	۳
وینزل لکم من السماء	۲۴	المؤمن	۱۳
ولو بسط اللہ الرزق	۲۵	الشوریٰ	۲۷
ان اللہ ھو الرزاق	۲۷	الذٰریٰت	۵۸
امن ھذا الذی یرزقکم	۲۹	الملک	۲۱

علم بالغیب
بالذات اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انی اعلم غیب السمٰوٰت والارض	۱	البقرۃ	۳۳
قالوا لا علم لنا	۷	المائدۃ	۱۰۹
لا اعلم ما فی نفسك	۷	〃	۱۱۶
وعندہ مفاتح الغیب	۷	الانعام	۵۹
عٰلم الغیب والشھادۃ	۷	〃	۷۵
یعلم سرھم ونجوٰھم	۱۰	التوبہ	۷۸
الیٰ عٰلم الغیب والشھادۃ	۱۱	〃	۹۴
الیٰ عٰلم الغیب والشھادۃ	۱۱	〃	۱۰۵
انما الغیب للہ فانتظروا	۱۱	یونس	۲۰
وللہ غیب السمٰوٰت والارض	۱۲	ھود	۱۲۳
لہ غیب السمٰوٰت والارض	۱۵	الکھف	۲۶
عالم غیب السمٰوٰت والارض	۲۲	فاطر	۳۸
عالم الغیب لا یعزب عنہ	۲۲	السبا	۳
ان اللہ یعلم غیب السمٰوٰت	۲۶	الحجرات	۱۸

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بالذات شفا نہیں دے سکتا

واذا مرضت فھو یشفین	۱۹	الشعراء	۸۰

اللہ تعالیٰ کی عطاء سے
قرآن کریم اور دواؤں میں شفا ہے

یایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ	۱۱	یونس	۵۷
فیہ شفاء للناس	۱۴	النحل	۶۹
وننزل من القران ما ھو شفاء	۱۵	بنی اسرائیل	۸۲
قل ھو للذین اٰمنوا	۲۴	حٰم السجدۃ	۴۴

اولاد بالذات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا

یھب لمن یشاء	۲۵	الشوریٰ	۴۹/۵۰

اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے بندے اولاد دیتے ہیں

فاردنا ان یبدلھما	۱۶	الکھف	۸۱
لاھب لك غلٰما زکیا	۱۶	مریم	۱۹
فالمدبرٰت امرا	۳۰	النّٰزعٰت	۵

معبودانِ باطلہ کو کوئی اختیار نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل افاتخذتم من دونہ	۱۳	الرعد	۱۶
قل ادعوا الذین	۱۵	بنی اسرائیل	۵۶
لا یملکون لانفسھم ضرا	۱۸	الفرقان	۳
انما تعبدون من دون اللہ اوثانا	۲۰	العنکبوت	۱۷
والذین تدعون من دونہ	۲۲	فاطر	۱۳
قل ادعوا الذین	۲۲	السبا	۲۲
قل افرءیتم ما تدعون من دون اللہ	۲۴	الزمر	۳۸

رسالت کا بیان
نبی معصوم اور بے عیب ہوتے ہیں

ان عبادی لیس لك علیھم	۱۵	بنی اسرائیل	۶۵
الا عبادك منھم المخلصین	۲۳	صٓ	۸۳
ان النفس لامّارۃ	۱۳	یوسف	۵۳
ما ضلّ صاحبکم	۲۷	النجم	۲
لیس بی ضللۃ	۸	الاعراف	۶۱
اللہ اعلم حیث یجعل	۸	الانعام	۱۲۴
لو تقوّل علینا	۲۹	الحاقۃ	۴۴
لولا ان ثبتنٰك	۱۵	بنی اسرائیل	۷۴
ما کان لنا ان نشرك	۱۲	یوسف	۳۸
وما ارید ان اخالفکم	۱۲	ھود	۸۸
لا ینال عھدی الظٰلمین	۱	البقرۃ	۱۲۴
ان اللہ اصطفیٰ اٰدم	۳	اٰل عمران	۳۳
لقد کان لکم فی رسول اللہ	۲۱	الاحزاب	۲۱

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تمام اوصاف
کمالاتِ نبوّت ورسالت سے متصف ہیں

انا ارسلنٰك شاھدًا	۲۲	الاحزاب	۴۵/۴۶
انا ارسلنٰك بالحق بشیرا ونذیرا	۱	البقرۃ	۱۱۹
کما ارسلنا فیکم رسولا	۲	〃	۱۵۱
وارسلنٰك للناس رسولا	۵	النساء	۷۹
ھو الذی ارسل رسولہ	۱۰	التوبۃ	۳۳
کذٰلك ارسلنٰك فی امّۃ	۱۳	الرعد	۳۰
وما ارسلنٰك الا مبشرا ونذیرا	۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۵
وما ارسلنٰك الا رحمۃ للعٰلمین	۱۷	الانبیاء	۱۰۷
وما ارسلنٰك الا کافۃ للناس	۲۲	السبا	۲۸
انك لمن المرسلین	۲۲	یٰسٓ	۳

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم تمام انبیاء ورسل سے افضل ہیں

اولٰئك الذین ھدی اللہ	۷	الانعام	۹۰
تبٰرك الذی نزل الفرقان	۱۸	الفرقان	۱
ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین	۲۲	الاحزاب	۴۰
وما ارسلنٰك الا کافۃ للناس	۲۲	السبا	۲۸

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم آخری نبی ہیں

الیوم اکملت لکم دینکم	۶	المائدہ	۳
لانذرکم بہٖ ومن بلغ	۷	الانعام	۱۹
لیظھرہ علی الدین کلّہ	۱۰	التوبۃ	۳۳
وما ارسلنٰك الا رحمۃ للعٰلمین	۱۷	الانبیاء	۱۰۷
تبٰرك الذی نزل الفرقان	۱۸	الفرقان	۱
ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین	۲۲	الاحزاب	۴۰
الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا	۲۲	السبا	۲۸
لیظھرہ علی الدین کلّہ	۲۶	الفتح	۲۸
لیظھرہ علی الدین کلّہ	۲۸	الصف	۹

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ساری کائنات کے نبی ہیں

انی رسول اللہ الیکم جمیعا	۹	الاعراف	۱۵۸
وما ارسلنٰك الا رحمۃ للعٰلمین	۱۷	الانبیاء	۱۰۷
لیکون للعالمین نذیرا	۱۸	الفرقان	۱
وما ارسلنٰك الا کافۃ للناس	۲۲	السبا	۲۸
انا اعطینٰك الکوثر	۳۰	الکوثر	۱

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں

یایھا الناس قد جاءکم برھان	۶	النساء	۱۷۴
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ	۲۶	الفتح	۲۸

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم
کا ادب کرنا رکنِ ایمان ہے

فلا وربك لا یؤمنون	۵	النساء	۶۵
اٰمنتم برسلی وعزرتموھم	۶	المائدۃ	۱۲
یایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ	۹	الانفال	۲۴
وعزّروہ ونصروہ	۹	الاعراف	۱۵۷
لا تجعلوا دعاء الرسول	۱۸	النور	۶۳
اذا قضی اللہ ورسولہ امرا	۲۲	الاحزاب	۳۶
یایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوت النبی	۲۲	الاحزاب	۵۳
لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزّروہ	۲۶	الفتح	۹
یایھا الذین اٰمنوا لا تقدموا	۲۶	الحجرات	۱
یایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا	۲۶	〃	۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گستاخی کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها الذین امنوا لاتقولوا راعنا	۱	البقرۃ	۱۰۴
والذین یؤذون رسول اللّٰه	۱۰	التوبۃ	۶۱
لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم	۱۰	〃	۶۶
ان الذین یؤذون اللّٰه ورسوله	۲۲	الاحزاب	۵۷
قال فاخرج منها فانك رجیم	۲۳	صٓ	۷۷
ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون	۲۶	الحجرات	۲

جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو جائے وہ عظمت والا ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکذلك جعلنکم امۃ وسطا	۲	البقرۃ	۱۴۳
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس	۴	اٰل عمران	۱۱۰
لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون	۱۴	الحجر	۷۲
ینساء النبی لستن کاحد من النساء	۲۲	الاحزاب	۳۲
لا اقسم بهذا البلد	۳۰	البلد	۱
وانت حل بهذا البلد	۳۰	〃	۲
وهذا البلد الامین	۳۰	التین	۳
والضحی والیل اذا سجی	۳۰	الضحی	۱/۲

نبی کی ہر بات پوری ہوتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال فاذهب فان لك فی الحیوۃ	۱۶	طٰهٰ	۹۷
رب اجعل هذا بلدا امنا	۱	البقرۃ	۱۲۶
ربنا وابعث فیهم	۱	〃	۱۲۹
ربنا اطمس علی اموالهم	۱۱	یونس	۸۸
قضی الامر الذی فیه	۱۲	یوسف	۴۱
ربنا انی اسکنت من ذریتی	۱۳	ابرٰهیم	۳۷
رب لاتذر علی الارض	۲۹	نوح	۲۶

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالذات عالم الغیب نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل لا اقول لکم عندی خزائن	۷	الانعام	۵۰
یسئلونك عن الساعۃ	۹	الاعراف	۱۸۷/۱۸۸
علم الغیب فلا یظهر علی غیبه	۲۹	الجن	۲۶/۲۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب دیا گیا۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کان اللّٰه لیطلعکم علی الغیب	۴	اٰل عمران	۱۷۹
وعلمك ما لم تکن تعلم	۵	النساء	۱۱۳
ما فرطنا فی الکتب من شیء	۷	الانعام	۳۸
تفصیل الکتب لاریب فیه	۱۱	یونس	۳۷

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ونزلنا علیك الکتب تبیانا لکل شیء	۱۴	النحل	۸۹
الرحمٰن علم القراٰن	۲۷	الرحمٰن	۱/۲
الا من ارتضی من رسول	۲۹	الجن	۲۷
وما هو علی الغیب بضنین	۳۰	التکویر	۲۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ذکر ہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا بذکر اللّٰه تطمئن القلوب	۱۳	الرعد	۲۸
قد انزل اللّٰه الیکم ذکرا	۲۸	الطلاق	۱۰
انما انت مذکر	۳۰	الغاشیۃ	۲۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد جاءکم من اللّٰه نور	۶	المائدۃ	۱۵
یریدون ان یطفؤا نور اللّٰه	۱۰	التوبۃ	۳۲
انا ارسلنك شاهدا ومبشرا	۲۲	الاحزاب	۴۵/۴۶
مثل نورہ کمشکوۃ فیها مصباح	۱۸	النور	۳۵
یریدون یطفؤا نور اللّٰه	۲۸	الصف	۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویکون الرسول علیکم شهیدا	۲	البقرۃ	۱۴۳
وانتم تتلی علیکم اٰیت اللّٰه	۴	اٰل عمران	۱۰۱
واعتصموا بحبل اللّٰه جمیعا	۴	〃	۱۰۳
ولو انهم اذ ظلموا انفسهم	۵	النساء	۶۴
وجئنا بك علی هؤلاء شهیدا	۵	〃	۴۱
وما کان اللّٰه لیعذبهم وانت فیهم	۹	الانفال	۳۳
لقد جاءکم رسول من انفسکم	۱۱	التوبۃ	۱۲۸
النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم	۲۱	الاحزاب	۶
انا ارسلنك شاهدا	۲۶	الفتح	۸
انا ارسلنا الیکم رسولا	۲۹	المزمل	۱۵

کسی نبی نے بھی انسانوں کو اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما کان لبشر ان یؤتیه اللّٰه الکتب	۳	اٰل عمران	۷۹

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اہلِ بیت ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ غدوت من اهلك	۴	اٰل عمران	۱۲۱
لیذهب عنکم الرجس اهل البیت	۲۲	الاحزاب	۳۳
فنجینه واهله من الکرب العظیم	۱۷	الانبیاء	۷۶
رحمۃ اللّٰه وبرکاته علیکم اهل البیت	۱۲	هود	۷۳

فضائلِ اہلِ بیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس	۲۲	الاحزاب	۳۳
قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم	۳	اٰل عمران	۶۱
ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی	۲۲	الاحزاب	۵۶
وما کان اللّٰه لیعذبهم وانت فیهم	۹	الانفال	۳۳
وقفوهم انهم مسئولون	۲۳	الصّٰفّٰت	۲۴

فضائلِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ینساء النبی لستن کاحد من النساء	۲۲	الاحزاب	۳۲
فتیمموا صعیدا طیبا	۵	النساء	۴۳
ان الذین جاءو بالافك	۱۸	النور	۱۱/۲۰

فضائلِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذی جاء بالصدق وصدق به	۲۴	الزمر	۳۳
ثانی اثنین اذ هما فی الغار	۱۰	التوبۃ	۴۰
فان اللّٰه هو مولٰه وجبریل وصالح المؤمنین	۲۸	التحریم	۴
هو الذی یصلی علیکم	۲۲	الاحزاب	۴۳
ونزعنا ما فی صدورهم	۸	الاعراف	۴۳
وسیجنبها الاتقی الذی یؤتی ماله	۳۰	والیل	۱۷/۱۸
والیل اذا یغشی	۳۰	〃	مکمل
الذین ینفقون اموالهم	۳	البقرہ	۲۷۴
الذین یغضون اصواتهم	۲۶	الحجرات	۳
لا یستوی منکم من انفق	۲۷	الحدید	۱۰
ولمن خاف مقام ربه	۲۷	الرحمٰن	۴۶

فضائلِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها النبی حسبك اللّٰه	۱۰	الانفال	۶۴
احل لکم لیلۃ الصیام	۲	البقرۃ	۱۸۷
عسی ربه ان طلقکن	۲۸	التحریم	۵
واتخذوا من مقام ابرٰهیم	۱	البقرۃ	۱۲۵
نصر من اللّٰه وفتح قریب	۲۸	الصف	۱۳

فضائلِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مثل الذین ینفقون اموالهم	۳	البقرۃ	۲۶۱
فمنهم من قضی نحبه	۲۱	الاحزاب	۲۳
فالذین اٰمنوا منکم	۲۷	الحدید	۷
سیذکر من یخشی	۳۰	الاعلی	۱۰

فضائل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یوفون بالنذر ویخافون یوما	۲۹	الدھر	۷
یایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول	۲۸	المجادلہ	۱۲

فضائلِ خلافت راشدہ و خلافتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ستدعون الی قوم اولی باس شدید	۲۶	الفتح	۱۶
وعد اللہ الذین امنوا (مکمل آیت)	۱۸	النور	۵۵
للفقرآء المھاجرین	۲۸	الحشر	۸

فضائلِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا	۲	البقرۃ	۲۱۸
ربنا وابعث فیھم رسولا منھم	۱	〃	۱۲۹
ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ	۱	〃	۱۲۹
فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ	۱	〃	۱۳۷
واذکروا نعمۃ اللہ علیکم	۶	المائدۃ	۷
ام یحسدون الناس علی ما اٰتٰھم اللہ	۵	النسآء	۵۴
وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم	۹	الانفال	۳۳
وقفوھم انھم مسئولون	۲۳	الصّٰفّٰت	۲۴
ولکن اللہ حبب الیکم الایمان	۲۶	الحجرات	۷
واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم	۲۸	الجمعۃ	۳
لقد تاب اللہ علی النبی والمھٰجرین	۱۱	التوبۃ	۱۱۷
وَالسّٰبِقون الاوّلون	۱۱	〃	۱۰۰
ولقد عفا اللہ عنھم	۴	اٰل عمران	۱۵۵
وکلّا وعد اللہ الحسنٰی	۵	النسآء	۹۵
والذین معہ اشدّآء علی الکفار	۲۶	الفتح	۲۹
والذین تبوّؤ الدار والایمان	۲۸	الحشر	۹
اولٰئک ھم المؤمنون	۹	الانفال	۴
رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ	۳۰	البینۃ	۸
لھم مغفرۃ ورزق کریم	۲۲	السبا	۴

اولیاء اللہ مشکل کشا اور صاحب عطا ہیں یادگار کے لیے دن مقرر کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ	۲	البقرۃ	۲۴۸
وابرئ الاکمہ والابرص	۳	اٰل عمران	۴۹
فاخرجنا من کان فیھا	۲۷	الذّٰریٰت	۳۵
وذکّرھم بایّٰم اللہ	۱۳	ابرٰھیم	۵
تکون لنا عیدا لاوّلنا واٰخرنا	۷	المائدۃ	۱۱۴

غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من انصاری الی اللہ	۲۸	الصف	۱۴
وتعاونوا علی البر والتقوٰی	۶	المائدۃ	۲
ان تنصروا اللہ ینصرکم	۲۶	محمّد	۷
استعینوا بالصبر والصلوٰۃ	۲	البقرۃ	۱۵۳
یایھا النبی حسبک اللہ	۱۰	الانفال	۶۴
فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل	۲۸	التحریم	۴

میلاد شریف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما بنعمۃ ربک فحدث	۳۰	الضحٰی	۱۱
واذکروا نعمۃ اللہ علیکم ومیثاقہ الذی	۶	المائدۃ	۷
لقد جاءکم رسول من انفسکم	۱۱	التوبۃ	۱۲۸
لقد منّ اللہ علی المؤمنین	۴	اٰل عمران	۱۶۴
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی	۲۸	الصف	۹
ومبشرا برسول یاتی من بعدی	۲۸	〃	۶

حیات بعد الممات (زندگی بعد موت)

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال فیھا تحیون	۸	الاعراف	۲۵
کما بدا کم تعودون	۸	〃	۲۹
الذین لا یؤمنون	۱۹	النمل	۴۷
انا نحن نحی الموتٰی	۲۲	یٰسٓ	۱۲
وربک الغنی ذو الرحمۃ	۸	الانعام	۱۳۳
ومنھا نخرجکم تارۃ اخرٰی	۱۶	طٰہٰ	۵۵

زندہ ہونے کی کیفیّت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
منھا خلقنٰکم	۱۶	طٰہٰ	۵۵
والذی یمیتنی	۱۹	الشعراء	۸۱
ومن اعرض عن ذکری	۱۶	طٰہٰ	۱۲۴
ثم اذا دعاکم	۲۱	الروم	۲۵
یایھا الناس ان کنتم	۱۷	الحج	۵
امن یبدؤا الخلق	۲۰	النمل	۶۴
اولم یروا کیف	۲۰	العنکبوت	۱۹

زندگی بعد موت کے منکر کافر ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قلت انکم مبعوثون	۱۲	ھود	۷
وتری المجرمین	۱۳	ابرٰھیم	۴۹
وقالوا ءاذا کنّا	۱۵	بنی اسرائیل	۴۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ذٰلک جزاؤھم	۱۵	بنی اسرائیل	۹۸
والسلٰم علی یوم ولدت	۱۶	مریم	۳۳
ویقول الانسان ءاذا ما مت	۱۶	〃	۶۶

دوبارہ زندگی کے منکر جہنمی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
افما نحن بمیتین	۲۳	الصّٰفّٰت	۵۸
وقال الذین کفروا	۲۲	السبا	۳

منافقین پر عذاب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکیف اذا توفتھم	۲۶	محمّد	۲۷

شہید کی حیات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقولوا لمن یقتل	۲	البقرۃ	۱۵۴
فاولٰئک مع الذین	۵	النسآء	۶۹

شہداء کے لیے بشارت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولئن قتلتم فی سبیل اللہ	۴	اٰل عمران	۱۵۷
ولا تحسبن الذین قتلوا	۴	〃	۱۶۹

رب کے حضور سب کو پیش کیا جائے گا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیجمعنّکم الی یوم القیٰمۃ	۷	الانعام	۱۲

اللہ کی طرف سے بطور معجزہ زندگی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
او کالذی مرّ علی قریۃ	۳	البقرۃ	۲۵۹

حضرت ابراہیم کا پرندوں کو زندہ کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال ابرٰھم	۳	البقرۃ	۲۶۰

رات کو سونے کی مثال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھو الذی یتوفّٰکم	۷	الانعام	۶۰

قضاء وقدر کا بیان

خُدا کے ہاں ہر چیز کا اندازہ مقرر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان من شیء الا عندنا	۱۴	الحجر	۲۱
انا کل شیء خلقنٰہ	۲۷	القمر	۴۹
قد جعل اللہ لکل شیء	۲۸	الطلاق	۳
والذی قدّر فھدٰی	۳۰	الاعلٰی	۳

ہر بات قرآن میں لکھی ہوئی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ما اھلکنا من قریۃ	۱۴	الحجر	۴
ان ذلک فی کتاب	۱۷	الحج	۷۰
وما تحمل من انثی	۲۲	فاطر	۱۱
وکل شیء فعلوہ	۲۷	القمر	۵۲
وکل صغیر وکبیر	۲۷	〃	۵۳
ما اصاب من مصیبۃ	۲۷	الحدید	۲۲
لکیلا تاسوا علی ما فاتکم	۲۷	〃	۲۳
یمحوا اللہ ما یشاء	۱۳	الرعد	۳۹

کُل کام آسمان سے اُترتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
یدبر الامر من السماء	۲۱	السجدۃ	۵

سب کچھ خدا کی طرف سے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
قل کل من عند اللہ	۵	النساء	۷۸
ما اصاب من مصیبۃ	۲۸	التغابن	۱۱
فلم تقتلوھم ولکن اللہ	۹	الانفال	۱۷

اِنسان کا دِل خدا کے اختیار میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
واعلموا ان اللہ یحول	۹	الانفال	۲۴

لوگوں کا اختلاف خُدا کی مرضی سے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وما کان الناس الا امۃ	۱۱	یونس	۱۹
لو شاء ربک لجعل الناس	۱۲	ہود	۱۱۸
الا من رحم ربک	۱۲	〃	۱۱۹

لوگوں کا ایمان لانا خدا کی مشیت پر موقوف ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان الذین حقت علیھم	۱۱	یونس	۹۶
ولو جاءتھم کل	۱۱	〃	۹۷
ولو شاء ربک	۱۱	〃	۹۹
وما کان لنفس	۱۱	〃	۱۰۰
قل لن یصیبنا الا	۱۰	التوبۃ	۵۱
ھو الذی خلقکم	۷	الانعام	۲
وما تحمل من انثی	۲۲	فاطر	۱۱
نحن قدرنا بینکم	۲۷	الواقعۃ	۶۰

موت کا وقت بدل نہیں سکتا

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان اجل اللہ اذا جاء	۲۹	نوح	۴
ولکل امۃ اجل	۸	الاعراف	۳۴
لکل امۃ اجل	۱۱	یونس	۴۹
ما تسبق من امۃ	۱۴	الحجر	۵
فاذا جاء اجلھم	۱۴	النحل	۶۱
قل لکم میعاد یوم	۲۲	السبا	۳۰
ولن یؤخر اللہ نفسا	۲۸	المنفقون	۱۱
یقولون لو کان لنا	۴	آل عمران	۱۵۴
این ما تکونوا یدرککم	۵	النساء	۷۸
قل لن ینفعکم الفرار	۲۱	الاحزاب	۱۶

انسان کی مرضی پوری ہو سکتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ام للانسان ما تمنی	۲۷	النجم	۲۴
فللہ الاخرۃ والاولی	۲۷	〃	۲۵

نیکی خدا سے بدی انسان سے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ما اصابک من حسنۃ	۵	النساء	۷۹
وما اصابک من سیئۃ	۵	〃	۷۹
فالھمھا فجورھا	۳۰	الشمس	۸
وان تصبھم حسنۃ	۵	النساء	۷۸
انما طٰئرھم عند اللہ	۹	الاعراف	۱۳۱

عذابِ قبر برحق ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
اغرقوا فادخلوا نارا	۲۹	نوح	۲۵
النار یعرضون علیھا	۲۴	المؤمن	۴۶

فرشتوں کا بیان

نظامِ کائنات میں فرشتوں کی حیثیت

آیت	پارہ	سورت	آیت
واذ قال ربک للملئکۃ	۱	البقرۃ	۳۰
واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا	۱	〃	۳۴

توحید پر شہادت

آیت	پارہ	سورت	آیت
شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو	۳	آل عمران	۱۸

زکریا کو نماز میں خوشخبری

آیت	پارہ	سورت	آیت
فنادتہ الملئکۃ	۳	آل عمران	۳۹

حضرت مریم سے گفتگو

آیت	پارہ	سورت	آیت
اذ قالت الملئکۃ یمریم	۳	آل عمران	۴۵

معرکہ حق و باطل میں فرشتوں کا کردار

آیت	پارہ	سورت	آیت
اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم	۴	آل عمران	۱۲۴

اپنے فرائض میں کوتاہی نہیں کرتے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وھم لا یفرطون	۷	الانعام	۶۱

وہ پیدائشی راست رو ہوتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
قل ھلم شھداءکم	۸	الانعام	۱۵۰

فرشتوں کی صفات

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان الذین عند ربک	۹	الاعراف	۲۰۶
حتی اذا جاءتھم	۸	〃	۳۷
ان رسلنا یکتبون	۱۱	یونس	۲۱
ولقد جاءت رسلنا	۱۲	ھود	۶۹

اللہ کی تسبیح کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ویسبح الرعد بحمدہ	۱۳	الرعد	۱۳

نیکی کے گواہ

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان قرآن الفجر کان مشھودا	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

حاملینِ عرش

آیت	پارہ	سورت	آیت
الذین یحملون العرش	۲۴	المؤمن	۷

حمد کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
تکاد السموت	۲۵	الشوری	۵

ان کا کام

آیت	پارہ	سورت	آیت
الحمد للہ فاطر السموت	۲۲	فاطر	۱
والصّٰفّٰت صفا	۲۳	الصّٰفّٰت	۱
یایھا الذین اٰمنوا	۲۸	التحریم	۶
والنّٰزعٰت غرقا	۳۰	النّٰزعٰت	۱
ھو مولٰہ وجبریل	۲۸	التحریم	۴
تعرج الملئکۃ	۲۹	المعارج	۴
ومن خلفہ	۲۹	الجن	۲۷
وما جعلنا اصحٰب النار	۲۹	المدثر	۳۱
یوم یقوم الروح	۳۰	النبا	۳۸
بایدی سفرۃ	۳۰	عبس	۱۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کراماً کاتبین	۳۰	الانفطار	۱۱
کتب مرقوم	۳۰	المطففین	۲۰
تنزل الملئکۃ والروح	۳۰	القدر	۴

ان کی مخالفت کفر ہے

وما انزل علی الملکین	۱	البقرۃ	۱۰۲

روح قبض کرنا

ان الذین توفہم الملئکۃ	۵	النساء	۹۷
حتی اذا جاء احدکم	۷	الانعام	۶۱

ہر آدمی پر نگرانی

وھو القاھر فوق عبادہ	۷	الانعام	۱۸

علی الاعلان آنے کی صورتیں

وقالوا لولا انزل	۷	الانعام	۸

ظالموں کی جان کیسے نکالتے ہیں

ومن اظلم ممن افتری	۷	الانعام	۹۴

مشرکین کے عقائد کی تردید

ویسبح الرعد بحمدہ	۱۳	الرعد	۱۳
ویجعلون للہ ما یکرھون	۱۴	"	۶۲
افاصفکم ربکم بالبنین	۱۵	بنی اسرائیل	۴۰

خدائی میں حصہ دار نہیں

اللہ یصطفی من الملئکۃ	۱۷	الحج	۷۵

کفار کا ملائکہ کو دیویاں قرار دینا

وکم من ملک	۲۷	النجم	۲۶

گمراہ قوموں پر عذاب لائے

اذ دخلوا علیہ	۲۶	الذاریات	۲۵

کفار کو ہانکیں گے

وجاءت کل نفس	۲۶	ق	۲۱

مشرکین نے ہر زمانے میں معبود قرار دیا

ویوم یحشرھم	۲۲	السبا	۴۰

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر

حشر کے دن

وتری الملئکۃ	۲۴	الزمر	۷۵

مشرکین نے خدا کی بیٹیاں قرار دیا

ام اتخذ مما یخلق	۲۵	الزخرف	۱۶

عذاب لانا

وقال الذین لا یرجون	۱۹	الفرقان	۲۱

آخرت میں نیکوں کا استقبال

لا یحزنہم الفزع الاکبر	۱۷	الانبیاء	۱۰۳

رسول بمعنی فرشتہ

فارسلنا الیھا روحنا	۱۶	مریم	۱۷

اپنی مرضی سے وحی نہیں لاتے

وما نتنزل الا بامر ربک	۱۶	مریم	۶۴

فرشتوں کی صفات

یسبحون الیل والنہار	۱۷	الانبیاء	۲۰
وقالوا اتخذ الرحمٰن	۱۷	"	۲۶

انسانی شکل میں آتے ہیں

ولقد جاءت رسلنا	۱۲	ہود	۶۹
لا تخف انا ارسلنا	۱۲	"	۷۰
ولما جاءت رسلنا	۱۲	"	۷۷
اذ دخلوا علیہ	۱۴	الحجر	۵۲
فلما جاء ال لوط	۱۴	"	۶۱
ما ننزل الملئکۃ	۱۴	"	۸
ینزل الملئکۃ بالروح	۱۴	النحل	۲
قل نزلہ روح القدس	۱۴	"	۱۰۲
اذ تستغیثون ربکم	۹	الانفال	۹

فرشتے اور جن کا فرق

واذ قلنا للملئکۃ	۱۵	الکہف	۵۰

قرآن مجید

قرآن لوگوں کے لیے بیان، ہدایت اور نصیحت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھذا بیان للناس	۴	آل عمران	۱۳۸
ھدی للمتقین	۱	البقرۃ	۲
ھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون	۹	الاعراف	۲۰۳
ھدی وبشری للمؤمنین	۱۹	النمل	۲

قرآن میں شک کی گنجائش نہیں

لا ریب فیہ	۱	البقرۃ	۲

قرآن میں اختلاف نہیں

ولو کان من عند غیر اللہ	۵	النساء	۸۲

قرآن برہان اور نور ہے

قد جاءکم برھان من ربکم	۶	النساء	۱۷۴
ولکن جعلنہ نورا	۲۵	الشوری	۵۲

قرآن مبارک ہے

ھذا کتب انزلنہ مبرک	۷	الانعام	۹۲
ھذا ذکر مبرک انزلنہ	۱۷	الانبیاء	۵۰
کتب انزلنہ الیک مبرک	۲۳	ص	۲۹

قرآن عالمین کے لیے ذکری ہے

ان ھو الا ذکری للعلمین	۷	الانعام	۹۱
وذکری للمؤمنین	۸	الاعراف	۲

قرآن مفصل کتاب ہے

ھو الذی انزل الیکم الکتب مفصلا	۸	الانعام	۱۱۵
بکتب فصلنہ علی علم	۸	الاعراف	۵۲
کتب احکمت ایاتہ ثم فصلت	۱۱	ہود	۱
تفصیل کل شیء	۱۳	یوسف	۱۱۱

قرآن شفاء ہے

وشفاء لما فی الصدور	۱۱	یونس	۵۷
شفاء ورحمۃ للمؤمنین	۱۵	بنی اسرائیل	۸۲

قرآن میں ہر شے کا بیان واضح ہے

تبیانا لکل شیء	۱۴	النحل	۸۹

قرآن عالمین کے لیے نصیحت ہے

وما ھو الا ذکر للعلمین	۲۹	القلم	۵۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان ھو الا ذکر للعٰلمین	۳۰	التکویر	۲۷

قرآن پاکیزہ صحیفہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فی صحف مکرمۃ	۳۰	عبس	۱۳

قرآن تنزیلِ رب العالمین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انہ لقرآن کریم	۲۷	الواقعہ	۷۷/۸۰

قرآن تذکرہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان ھٰذہٖ تذکرۃ	۲۹	المزمل	۱۹
کلآ انہ تذکرۃ	۲۹	المدثر	۵۴
ان ھٰذہٖ تذکرۃ	۲۹	الدھر	۲۹

قرآن آسان ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولقد یسرنا القرآن للذکر	۲۷	القمر	۱۷

قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مصدقا لما بین یدیہ	۳	اٰل عمران	۳
مصدقا لما بین یدیہ	۶	المائدۃ	۴۸
ھٰذا کتٰب مصدق	۲۶	الاحقاف	۱۲
ھٰذا کتٰب انزلنٰہ مبٰرک مصدق	۷	الانعام	۹۲
ولکن تصدیق الذی بین یدیہ	۱۱	یونس	۳۷
ولکن تصدیق	۱۳	یوسف	۱۱۱
ھو الحق مصدقا لما بین یدیہ	۲۲	فاطر	۳۱

قرآن تمام کتابوں پر امین و حاکم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مصدقا لما بین یدیہ من الکتٰب	۶	المائدۃ	۴۸

قرآن مجید

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والقرآن المجید	۲۶	ق	۱
بل ھو قرآن مجید	۳۰	البروج	۲۱

قرآن کریم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انہ لقرآن کریم	۲۷	الواقعہ	۷۷

قرآن حکیم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والقرآن الحکیم	۲۲	یٰس	۲

قرآن کتاب مبین ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کتٰب مبین	۱۹	النمل	۱
والکتٰب المبین	۲۵	الدخان	۲

قرآن کو پاک لوگ چھوئیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والکتٰب المبین	۲۵	الدخان	۲
لا یمسہ الا المطھرون	۲۷	الواقعہ	۷۹

قرآن رُوح ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
روحا من امرنا	۲۵	الشورٰی	۵۲

مِثل قرآن ممکن نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل لئن اجتمعت الانس	۱۵	بنی اسرائیل	۸۸

متشابہات قرآن کی حقیقی تاویل اللہ ہی کے علم میں ہے،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واُخر متشٰبھٰت	۳	اٰل عمران	۷

آیات محکمات اصل مقصود ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اٰیٰت محکمٰت ھن ام الکتٰب	۳	اٰل عمران	۷

قرآن کی آیتیں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
نزّل احسن الحدیث	۲۳	الزمر	۲۳

قرآن مثانی (بار بار پڑھا جاتا) ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مثانی تقشعرّ	۲۳	الزمر	۲۳

قرآن عربی زبان میں ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قرآنًا عربیًّا	۲۳	الزمر	۲۸
قرآنا عربیا	۲۴	حٰم السجدۃ	۳
انا انزلنٰہ قرآنا عربیا	۱۲	یوسف	۲
بلسان عربی مبین	۱۹	الشعراء	۱۹۵
وھٰذا لسان عربی مبین	۱۴	النحل	۱۰۳

قرآن عجمی نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو جعلنٰہ قرآنا اعجمیا	۲۴	حٰم السجدۃ	۴۴

حدیث کی ضرورت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اطیعوا اللہ والرسول	۳	اٰل عمران	۳۲
ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ	۱	البقرۃ	۱۲۹
من یطع الرسول فقد اطاع اللہ	۵	النسآء	۸۰
وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ	۲۸	الحشر	۷
ویحرم علیھم الخبٰئث	۹	الاعراف	۱۵۷
فلا وربک لا یؤمنون	۵	النسآء	۶۵
قد جآءکم من اللہ نور	۶	المائدۃ	۱۵
یضل بہٖ کثیرا ویھدی بہٖ کثیرا	۱	البقرۃ	۲۶
انک لتھدی الٰی صراط مستقیم	۲۵	الشورٰی	۵۲
ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض	۶	النسآء	۱۵۰

طہارت کا بیان
پانی کا پاک ہونا،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانزلنا من السمآء مآء طھورا	۱۹	الفرقان	۴۸
لیطھرکم بہٖ ویذھب عنکم	۹	الانفال	۱۱

استنجے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فیہ رجال یحبون ان یتطھروا	۱۱	التوبۃ	۱۰۸

وُضو کا ذکر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰایھا الذین اٰمنوا اذا قمتم الی الصلٰوۃ	۶	المائدۃ	۶

نواقضِ وُضو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
او جآء احد منکم من الغآئط	۶	المائدۃ	۶

غُسل کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا جنبا الا عابری سبیل	۵	النسآء	۴۳
وان کنتم جنبا فاطھروا	۶	المائدۃ	۶
حتی یطھرن فاذا تطھرن	۲	البقرۃ	۲۲۲

تیمم کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلم تجدوا مآء فتیمموا	۶	المائدۃ	۶
فلم تجدوا مآء	۵	النسآء	۴۳

حیض کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن المحیض	۲	البقرۃ	۲۲۲
یتربصن بانفسھن	۲	〃	۲۲۸

اذان کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن احسن قولا ممن	۲۴	حٰم السجدۃ	۳۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا ناد یتم الی الصلوٰۃ	۶	المائدہ	۵۸
اذا نودی للصلوٰۃ	۲۸	الجمعۃ	۹

نماز کا بیان

واقیموا الصلوٰۃ وأتوا الزکوٰۃ	۱	البقرۃ	۴۳
حٰفظوا علی الصلوٰت	۲	〃	۲۳۸

نوٹ: نماز کا ذکر مع زکوٰۃ قرآن مجید میں بیاسی ۸۲ مرتبہ ہے

اوقاتِ نماز

ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین	۵	النسآء	۱۰۳
وھم علی صلوٰتہم یحافظون	۱۸	المؤمنون	۹
فسبحٰن اللہ حین تمسون	۲۱	الروم	۱۷
اقم الصلوٰۃ طرفی النھار	۱۲	ھود	۱۱۴
اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

شرائطِ نماز
کپڑوں اور بدن کا پاک ہونا

وثیابک فطھر	۲۹	المدثر	۴
طھّر بیتی	۱۷	الحج	۲۶

سترِ عورت

خذوا زینتکم عند کل مسجد	۸	الاعراف	۳۱
ریشا ولباس التقوٰی	۸	〃	۲۶
ولا یبدین زینتھن	۱۸	النور	۳۱

استقبالِ قبلہ

فول وجھک شطر المسجد الحرام	۲	البقرۃ	۱۴۴
فولّوا وجوھکم شطرہ	۲	〃	۱۵۰

سفر میں بھی قبلہ کی طرف مُنہ کرنا ضروری ہے

ومن حیث خرجت	۲	البقرۃ	۱۴۹
وحیث ما کنتم	۲	〃	۱۵۰

نفل نماز میں قبلہ کی طرف مُنہ کرنا ضروری ہے

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ	۱	البقرۃ	۱۱۵

نیّت

وما امروا الا لیعبدوا اللہ	۳۰	البینۃ	۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مخلصین لہ الدین حنفاء	۳۰	البینۃ	۵
للہ الدین الخالص	۲۳	الزمر	۳

تکبیرِ تحریمہ

و ذکر اسم ربہ فصلّی	۳۰	الاعلیٰ	۱۵
وربّک فکبر	۲۹	المدثر	۳
وکبّرہ تکبیرا	۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱

فرائضِ نماز وقیام

اذا قمتم الی الصلوٰۃ	۶	المائدہ	۶
قوموا للہ قانتین	۲	البقرۃ	۲۳۸
اقیموا وجوھکم عند کل مسجد	۸	الاعراف	۲۹
اقم الصلوٰۃ	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸

قرأۃِ قرآن (فاتحہ ضروری نہیں)

فاقرء وا ما تیسر من القرآن	۲۹	المزمل	۲۰
فاقرء وا ما تیسر منہ	۲۹	〃	۲۰
ان قرآن الفجر کان مشھودا	۱۵	بنی اسرائیل	۷۸
ولا تجھر بصلوٰتک ولا تخافت بھا	۱۵	〃	۱۱۰

رکوع

وارکعوا مع الرٰکعین	۱	البقرۃ	۴۳
ارکعوا واسجدوا	۱۷	الحج	۷۷

سجدہ

ارکعوا واسجدوا	۱۷	الحج	۷۷

امام قرأت کرے تو مقتدی خاموش رہے

واذا قریٔ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا	۹	الاعراف	۲۰۴

نماز کی رکعتوں کا بیان

والشفع والوتر	۳۰	الفجر	۳
ولتات طائفۃ اخرٰی	۵	النسآء	۱۰۲
ان تقصروا من الصلوٰۃ	۵	〃	۱۰۱

امامت کا بیان

واذا کنت فیھم	۵	النسآء	۱۰۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وارکعوا مع الرٰکعین	۱	البقرۃ	۴۳

جماعت کا بیان

وارکعوا مع الرٰکعین	۱	البقرۃ	۴۳
واذ کنت فیھم فاقمت لھم الصلوٰۃ	۵	النسآء	۱۰۲

نفل نمازوں کا بیان

ادبار النجوم	۲۷	الطور	۴۹
ادبار السجود	۲۶	ق	۴۰
ومن الیل فتھجد بہ نافلۃ لک	۱۵	بنی اسرائیل	۷۹
فاقرء وا ما تیسر من القرآن	۲۹	المزمل	۲۰
والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما	۱۹	الفرقان	۶۴
تتجافٰی جنوبھم عن المضاجع	۲۱	السجدۃ	۱۶

نماز بے حیائی سے روکتی ہے

ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر	۲۱	العنکبوت	۴۵

نمازِ مسافر

فلیس علیکم جناح ان تقصروا	۵	النسآء	۱۰۱

نمازِ جمعہ

اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ	۲۸	الجمعۃ	۹

نمازِ عیدین

ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ	۲	البقرۃ	۱۸۵
فصل لربک وانحر	۳۰	الکوثر	۲

نمازِ استسقاء

استغفروا ربکم انہ کان غفارا	۲۹	نوح	۱۰

نمازِ خوف

واذا کنت فیھم	۵	النسآء	۱۰۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان خفتم فرجالا او رکبانا	۲	البقرۃ	۲۳۹

قضاء نماز کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اقم الصلوۃ لذکری	۱۶	طٰہٰ	۱۴

نماز جنازہ صرف مومن کی ہے کافر اور منافق کی نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تصل علی احد منہم مات ابدا	۱۰	التوبۃ	۸۴

احکام مساجد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان المساجد للہ	۲۹	الجن	۱۸

مسجدیں اچھی بنائیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فی بیوت اذن اللہ ان ترفع	۱۸	النور	۳۶

صرف مسلمان مسجد تعمیر کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما یعمر مساجد اللہ	۱۰	التوبۃ	۱۸
ما کان للمشرکین ان یعمروا	۱۰	؍؍	۱۷

مسجد کے متولی متقی ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اولیاؤہ الا المتقون	۹	الانفال	۳۴

مسجد میں ذکر الٰہی سے روکنا سخت ظلم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ	۱	البقرۃ	۱۱۴

مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لمسجد اسس علی التقوی	۱۱	التوبۃ	۱۰۸
افمن اسس بنیانہ علی تقوی	۱۱	؍؍	۱۰۹

منافقوں کی مسجد میں نماز جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اظلم ممن منع مسجد اللہ	۱	البقرۃ	۱۱۴

زکوٰۃ کا بیان ـــــ فرضیت زکوٰۃ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومما رزقنہم ینفقون	۱	البقرۃ	۳
والذین ہم للزکوۃ فعلون	۱۸	المؤمنون	۴

واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ (قرآن کریم میں بے شمار مواقع پر آیا ہے)

زکوٰۃ دینے والا کامیاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد افلح من تزکی	۳۰	الاعلی	۱۴

زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
خذ من اموالہم صدقۃ	۱۱	التوبۃ	۱۰۳

زکوٰۃ ادا کرنے والے کو اللہ بہت دیتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واللہ یعدکم مغفرۃ منہ	۳	البقرۃ	۲۶۸
وما انفقتم من شیء	۲۲	سبا	۳۹
وما اتیتم من زکوۃ	۲۱	الروم	۳۹
مثل الذین ینفقون اموالہم	۳	البقرۃ	۲۶۱
یضعف لہم	۲۷	الحدید	۱۸

زکوٰۃ نیک نیتی سے دینی چاہیئے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تریدون وجہ اللہ	۲۱	الروم	۳۹

زکوٰۃ میں عمدہ چیزیں دیں خراب نہ دیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تیمموا الخبیث منہ	۳	البقرۃ	۲۶۷

زکوٰۃ دے کر احسان نہ جتائیں اور دکھ نہ دیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی	۳	البقرۃ	۲۶۲

جس کے پاس نہ ہو وہ اچھی بات کہے اور معذرت کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قول معروف ومغفرۃ خیر من صدقۃ	۳	البقرۃ	۲۶۳

اپنی محبوب چیز خرچ کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون	۴	اٰل عمران	۹۲
واتی المال علی حبہ	۲	البقرۃ	۱۷۷

مانع زکوٰۃ اور بخیل پر عذاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یحسبن الذین یبخلون	۴	اٰل عمران	۱۸۰
تبخلوا ویخرج اضغانکم	۲۶	محمد	۳۷
والذین یکنزون الذہب	۱۰	التوبۃ	۳۴

باغ اور کھیت پر زکوٰۃ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتوا حقہ یوم حصادہ	۸	الانعام	۱۴۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومما اخرجنا لکم من الارض	۳	البقرۃ	۲۶۷

مال تجارت پر زکوٰۃ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انفقوا من طیبت ما کسبتم	۳	البقرۃ	۲۶۷

سختی سے مانگنے کی ممانعت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یسئلون الناس الحافا	۳	البقرۃ	۲۷۳

اعلانیہ اور پوشیدہ دونوں طرح سے زکوٰۃ دے سکتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان تبدوا الصدقت فنعما ہی	۳	البقرۃ	۲۷۱
وانفقوا مما رزقنہم سرا وعلانیۃ	۲۲	فاطر	۲۹
ان تبدوا خیرا او تخفوہ	۶	النساء	۱۴۹

مصارف زکوٰۃ (کن لوگوں کو زکوٰۃ دی جائے)

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما الصدقت للفقراء	۱۰	التوبۃ	۶۰
ان یؤتوا اولی القربی	۱۸	النور	۲۲

روزہ کا بیان

فرضیت روزہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کتب علیکم الصیام	۲	البقرۃ	۱۸۳

ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ایاما معدودت	۲	البقرۃ	۱۸۴
فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ	۲	؍؍	۱۸۵

مسافر اور مریض پر فوراً روزہ فرض نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن کان منکم مریضا او علی سفر	۲	البقرۃ	۱۸۴

روزہ کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
حتی یتبین لکم	۲	البقرۃ	۱۸۷

رمضان کی رات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
احل لکم لیلۃ الصیام الرفث	۲	البقرۃ	۱۸۷

جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے وہ کفارہ ادا کرے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ	۲	البقرۃ	۱۸۴

قسم کے کفارہ میں روزہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکفارتہ اطعام عشرۃ مسٰکین	۷	المائدہ	۸۹

تحریم حلال میں روزہ کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قد فرض اللہ لکم	۲۸	التحریم	۲

قتل خطا میں روزہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن لم یجد فصیام شہرین متتابعین	۲۸	المجادلہ	۴

جرم حج کے کفارہ میں روزہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
او عدل ذلک صیاما	۷	المائدہ	۹۵

سر منڈانے میں روزہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ففدیۃ من صیام	۲	البقرۃ	۱۹۶

چاند دیکھنے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک عن الاھلۃ	۲	البقرۃ	۱۸۹
فمن شھد منکم الشھر	۲	〃	۱۸۵

شب قدر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ	۲۵	الدخان	۳
انا انزلنہ فی لیلۃ القدر	۳۰	القدر	۱

اعتکاف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تباشروھن وانتم عٰکفون فی المساجد	۲	البقرۃ	۱۸۷
طھر بیتی للطآئفین	۱۷	الحج	۲۶
سواء العاکف فیہ والباد	۱۷	〃	۲۵

حالت اعتکاف میں جماع رات میں بھی حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تباشروھن وانتم	۲	البقرۃ	۱۸۷

حج کا بیان

بیت اللہ اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ	۴	آل عمران	۹۶
ولیطوفوا بالبیت العتیق	۱۷	الحج	۲۹
ثم محلھا الی البیت العتیق	۱۷	〃	۳۳
واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس	۲	البقرۃ	۱۲۵

حج فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وللہ علی الناس حج البیت	۴	آل عمران	۹۷
واتموا الحج والعمرۃ للہ	۲	البقرۃ	۱۹۶

حج کا وقت مقرر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ھی مواقیت للناس والحج	۲	البقرۃ	۱۸۹
الحج اشھر معلومٰت	۲	〃	۱۹۷

حج صاحب استطاعت پر فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ	۴	آل عمران	۹۷

احرام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن فرض فیھن الحج	۲	البقرۃ	۱۹۷
غیر محلی الصید وانتم حرم	۶	المائدہ	۱
لا تقتلوا الصید وانتم حرم	۷	〃	۹۵

حالت احرام میں جنگلی جانور کا شکار حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا لا تقتلوا الصید	۷	المائدہ	۹۵
حرم علیکم صید البر	۷	〃	۹۶
لیبلونکم اللہ بشیء من الصید	۷	〃	۹۴

حالت احرام میں پانی کا شکار جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
احل لکم صید البحر وطعامہ	۷	المائدہ	۹۶
لتاکلوا منہ لحما طریا	۱۴	النحل	۱۴
ومن کل تاکلون لحما طریا	۲۲	فاطر	۱۲

حج وعمرہ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتموا الحج والعمرۃ للہ	۲	البقرۃ	۱۹۶

تمتع کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن تمتع بالعمرۃ	۲	البقرۃ	۱۹۶

قران (حج وعمرہ ایک ساتھ کرنے) کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتموا الحج والعمرۃ للہ	۲	البقرۃ	۱۹۶

طواف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیطوفوا بالبیت العتیق	۱۷	الحج	۲۹
ان طھرا بیتی للطائفین	۱	البقرۃ	۱۲۵

مقام ابراہیم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فیہ اٰیٰت بینٰت مقام ابرٰھیم	۴	آل عمران	۹۷
واتخذوا من مقام ابرٰھیم	۱	البقرۃ	۱۲۵

صفا ومروہ کی سعی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ	۲	البقرۃ	۱۵۸

عرفات کی حاضری

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم افیضوا من حیث افاض الناس	۲	البقرۃ	۱۹۹
فاذا افضتم من عرفٰت	۲	〃	۱۹۸

وقوف مزدلفہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام	۲	البقرۃ	۱۹۸

منیٰ کی حاضری اور اعمال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذا قضیتم مناسککم	۲	البقرۃ	۲۰۰
واذکروا اللہ فی ایام معدودٰت	۲	〃	۲۰۳
ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومٰت	۱۷	الحج	۲۸
ثم لیقضوا تفثھم	۱۷	〃	۲۹

قربانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تحلقوا رءوسکم	۲	البقرۃ	۱۹۶
والشھر الحرام والھدی	۷	المائدہ	۹۷
ویذکروا اسم اللہ	۱۷	الحج	۲۸
ثم محلھا الی البیت العتیق	۱۷	〃	۳۳
ولکل امۃ جعلنا منسکا	۱۷	〃	۳۴
والبدن جعلنٰھا لکم	۱۷	〃	۳۶
لن ینال اللہ لحومھا	۱۷	〃	۳۷

سر کے بال منڈانے اور کتروانے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تحلقوا رءوسکم	۲	البقرۃ	۱۹۶

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا	۱۷	الحج	۲۹
محلقین رء وسکم ومقصرین	۲۶	الفتح	۲۷

طواف فرض

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیطوفوا بالبیت العتیق	۱۷	الحج	۲۹

جرم اور ان کے کفارے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا لاتقتلوا الصید	۷	المائدۃ	۹۵
فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ	۲	البقرۃ	۱۹۶

محصر کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان احصرتم	۲	البقرۃ	۱۹۶
ان الذین کفروا ویصدون	۱۷	الحج	۲۵

حاضری سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک	۵	النساء	۶۴

نکاح کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فانکحوا ما طاب لکم	۴	النساء	۳
وانکحوا الایامٰی منکم	۱۸	النور	۳۲
واحل لکم ما وراء ذلکم	۵	النساء	۲۴

نکاح سنت انبیاء ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وجعلنا لھم ازواجا وذریۃ	۱۳	الرعد	۳۸
سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل	۲۲	الاحزاب	۳۸، ۳۹
ویھدیکم سنن الذین	۵	النساء	۲۶

ازدواجی زندگی کی اصل روح

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اٰیتہ ان خلق	۲۱	الروم	۲۱

محرمات کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تنکحوا ما نکح اٰباؤکم	۴/۵	النساء	۲۲/۲۴
ولا تنکحوا المشرکت حتی یؤمن	۲	البقرۃ	۲۲۱

چار عورتوں تک نکاح جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فانکحوا ما طاب لکم	۴	النساء	۳

اگر انصاف نہ کر سکے تو صرف ایک عورت سے نکاح کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان خفتم ان لاتعدلوا فواحدۃ	۴	النساء	۳

ولی کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وانکحوا الایامٰی منکم	۱۸	النور	۳۲
فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن	۲	البقرۃ	۲۳۲

عورت پر کسی کا جبر جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یحل لکم ان ترثوا	۴	النساء	۱۹

مہر کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واٰتیتم احدٰھن قنطارا	۴	النساء	۲۰
فاٰتوھن اجورھن	۵	"	۲۴
قد علمنا ما فرضنا علیھم	۲۲	الاحزاب	۵۰
اذا اٰتیتموھن اجورھن	۲۸	الممتحنۃ	۱۰
واٰتوا النساء صدقٰتھن نحلۃ	۴	النساء	۴
وقد فرضتم لھن فریضۃ	۲	البقرۃ	۲۳۷
واٰتوھن اجورھن بالمعروف	۵	النساء	۲۵
اذا اٰتیتموھن اجورھن	۶	المائدۃ	۵

رضاع کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وامھتکم التی	۴	النساء	۲۳

حقوق الزوجین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الرجال قوامون علی النساء	۵	النساء	۳۴
وعاشروھن بالمعروف	۴	"	۱۹
فامسکوھن بمعروف	۲۸	الطلاق	۲

اگر عورتیں نافرمانی کریں تو ان کو نصیحت کی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والتی تخافون	۵	النساء	۳۴
قوا انفسکم واھلیکم	۲۸	التحریم	۶

اگر نصیحت کارگر نہ ہو تو ان کے ساتھ سونا ترک کر دیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واھجروھن فی المضاجع	۵	النساء	۳۴

اگر اب بھی باز نہ آئیں تو ہلکی مار کی اجازت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واضربوھن	۵	النساء	۳۴

اگر بیوی پسند نہ بھی ہو تب بھی معروف کے ساتھ رکھے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعاشروھن بالمعروف	۴	النساء	۱۹

مرد اور عورت اپنی اپنی کمائی میں خود مختار ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للرجال نصیب	۵	النساء	۳۲

عورت اگر خرچ نہ لینے پر رضامند ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان امراۃ خافت	۵	النساء	۱۲۸

عدت والی عورت سے منگنی صراحتاً جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا جناح علیکم	۲	البقرۃ	۲۳۵

عدت میں نکاح حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تعزموا عقدۃ النکاح	۲	البقرۃ	۲۳۵

زانیہ عورت سے نکاح اچھا نہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الزانی لاینکح	۱۸	النور	۳

بدکار مرد، عورت سے شادی ناجائز

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الزانی لاینکح	۱۸	النور	۳

بلوغ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا بلغ الاطفال	۱۸	النور	۵۹
حتی اذا بلغوا النکاح	۴	النساء	۶

طلاق کا بیان

طلاق جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الطلاق مرتٰن	۲	البقرۃ	۲۲۹
فطلقوھن لعدتھن	۲۸	الطلاق	۱

ایک یا دو طلاق کے بعد رجوع جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الطلاق مرتٰن	۲	البقرۃ	۲۲۹
فلا جناح علیھما ان یتراجعا	۲	"	۲۳۰
فاذا بلغن اجلھن	۲۸	الطلاق	۲

طلاق پر گواہی مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واشھدوا ذوی عدل منکم	۲۸	الطلاق	۲

تین طلاق کے بعد رجوع نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان طلقها	۲	البقرۃ	۲۳۰

عدت میں رجوع معروف کے ساتھ ہے ضرر دینے کے لیے حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تمسکوھن ضرارا	۲	البقرۃ	۲۳۱

دو طلاق میں عدت گزرنے کے بعد اسی شوہر سے نکاح جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا طلقتم النساء	۲	البقرۃ	۲۳۱

محض طلاق میں مہر نہ دینا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یحل لکم ان	۲	البقرۃ	۲۲۹

غیر مدخولہ عورت کو طلاق جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لاجناح علیکم ان طلقتم	۲	البقرۃ	۲۳۶
اذا نکحتم المؤمنت	۲۲	الاحزاب	۴۹

طلاق عورت کو سپرد دینے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها النبی قل لازواجك	۲۱	الاحزاب	۲۸

حالت حمل میں طلاق جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واولات الاحمال	۲۸	الطلاق	۴

طلاق عدت کے شروع میں دینی چاہیئے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فطلقوھن لعدتھن	۲۸	الطلاق	۱

رجعت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وبعولتھن احق بردھن	۲	البقرۃ	۲۲۸
فامساك بمعروف	۲	″	۲۲۹
فان طلقها فلا جناح علیها	۲	″	۲۳۰
فامسکوھن بمعروف	۲	″	۲۳۱
فاذا بلغن اجلھن	۲۸	الطلاق	۲

رجعت میں گواہ بنانا مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واشھدوا ذوی عدل منکم	۲۸	الطلاق	۲

ایلاء کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للذین یؤلون من نساءھم	۲	البقرۃ	۲۲۶

خلع کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یحل لکم	۲	البقرۃ	۲۲۹

ظہار کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین یظھرون	۲۸	المجادلۃ	۲
والذین یظھرون	۲۸	″	۳/۴

ظہار کا کفارہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یظھرون	۲۸	المجادلۃ	۳/۴

لعان کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یرمون ازواجھم	۱۸	النور	۶/۹

پہلے مرد گواہی دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فشھادۃ احدھم	۱۸	النور	۶/۷

عورت کو سزا دی جائے اگر وہ بھی لعان کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویدرؤا عنها العذاب	۱۸	النور	۸/۹

عدت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها النبی اذا طلقتم النساء	۲۸	الطلاق	۱
والمطلقت یتربصن	۲	البقرۃ	۲۲۸
والئی یئسن من المحیض	۲۸	الطلاق	۴
والذین یتوفون منکم	۲	البقرۃ	۲۳۴

نکاح کے بعد جماع سے پہلے طلاق دینے پر عدت نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذا نکحتم المؤمنت	۲۲	الاحزاب	۴۹

نفقہ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لینفق ذو سعۃ	۲۸	الطلاق	۷
وعلی المولود له	۲	البقرۃ	۲۳۳
اسکنوھن من حیث سکنتم	۲۸	الطلاق	۶

سوگ کا بیان

سوگ میں منگنی اور نکاح حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا جناح علیکم	۲	البقرۃ	۲۳۵

زینت کا بیان

ہر قسم کی زینت حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل من حرم زینۃ	۸	الاعراف	۳۲
یبنی ادم خذوا زینتکم	۸	″	۳۱

عورت کے لیے سونا چاندی استعمال کرنا بطور زینت جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
زین للناس حب الشھوات	۳	آل عمران	۱۴
اومن ینشؤا فی الحلیۃ	۲۵	الزخرف	۱۸
وتستخرجون حلیۃ تلبسونها	۲۲	فاطر	۱۲
ومما یوقدون	۱۳	الرعد	۱۷
وتستخرجوا منه حلیۃ	۱۴	النحل	۱۴

زیورات بطور عاریت لینا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واتخذ قوم موسی	۹	الاعراف	۱۴۸
قالوا ما اخلفنا	۱۶	طٰہٰ	۸۷

موتی اور مرجان کے زیور

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یخرج منهما	۲۷	الرحمٰن	۲۲

عورتیں اپنے زیورات کی جگہوں کو غیر مردوں پر ظاہر نہ کریں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل للمؤمنت	۱۸	النور	۳۱

پیر میں زیور پہننا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یضربن بارجلھن	۱۸	النور	۳۱

پردہ کا بیان، مرد اور عورتیں نگاہیں نیچی رکھیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل للمؤمنین	۱۸	النور	۳۰
قل للمؤمنت	۱۸	″	۳۱

مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایها النبی قل لازواجك	۲۲	الاحزاب	۵۹

بوڑھی عورتوں پر پردہ فرض نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والقواعد من النساء التی	۱۸	النور	۶۰

بوڑھی عورتیں پردہ کریں تو افضل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان یستعففن خیر لھن	۱۸	النور	۶۰

کن لوگوں کے سامنے آنے کی اجازت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن	۱۸	النور	۳۱

مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا	۱۸	النور	۲۷

اگر مکان میں کوئی نہ ہو تو داخل نہ ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان لم تجدوا فیھا احدا	۱۸	النور	۲۸

اگر واپسی کا حکم دیا جائے تو واپس چلا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا	۱۸	النور	۲۸

مکان میں داخل ہونے سے پہلے سلام کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتسلموا علی اھلھا	۱۸	النور	۲۷

گودام وغیرہ اور اپنے خالی مکان میں جانے کی اجازت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علیکم جناح	۱۸	النور	۲۹

دن رات میں تین اوقات میں بلا اجازت گھر میں داخل نہ ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا لیستاذنکم الذین	۱۸	النور	۵۸

نابالغ بلوغت کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد بلا اجازت گھر میں نہ آئے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا بلغ الاطفال منکم	۱۸	النور	۵۹

مخلوط تعلیم ومجالس ممنوع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقرن فی بیوتکن	۲۲	الاحزاب	۳۳
واذا سالتموھن متاعا	۲۲	〃	۵۳
یایھا النبی قل لازواجک	۲۲	〃	۵۹

زنا کا بیان

زنا جرم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاما	۱۹	الفرقان	۶۸
والذین ھم لفروجھم حٰفظون	۱۸	المؤمنون	۵
ولا تقربوا الزنی	۱۵	بنی اسرائیل	۳۲
قل انما حرم ربی الفواحش	۸	الاعراف	۳۳

زنا کی سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الزانیۃ والزانی	۱۸	النور	۲

محرمات سے زنا فوجداری جرم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انہ کان فاحشۃ	۴	النساء	۲۲

منکوحہ لونڈی کی سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن لم یستطع	۵	النساء	۲۵

اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تکرھوا فتیٰتکم	۱۸	النور	۳۳

متعہ حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا علی ازواجھم	۱۸	المؤمنون	۶
والذین ھم لفروجھم	۲۹	المعارج	۲۹/۳۰

لواطت حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اتاتون الفاحشۃ	۸	الاعراف	۸۰
قل ھو اذی فاعتزلوا النساء	۲	البقرۃ	۲۲۲
فمن ابتغی وراء ذلک	۱۸	المؤمنون	۷

خاندانی منصوبہ بندی۔ ضبطِ ولادت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقتلوا اولادکم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۱
ولا تقتلوا النفس التی	۱۵	〃	۳۳

اسقاطِ حمل بھی قتل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یقتلن اولادھن	۲۸	الممتحنہ	۱۲
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱
قد خسر الذین قتلوا	۷	〃	۱۴۰

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکذلک زین	۸	الانعام	۱۳۷
کتب علیکم القصاص	۲	البقرۃ	۱۷۸
ان یقتل مؤمنا	۵	النساء	۹۲/۹۳
من اجل ذٰلک	۶	المائدۃ	۳۲
وکتبنا علیھم	۶	〃	۴۵

جہاد کا بیان

مسلمانوں پر ظلم کی وجہ سے جہاد فرض ہوا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذن للذین یقتلون	۱۷	الحج	۳۹/۴۰
فاذا لقیتم	۲۶	محمد	۴

جنگ ان سے کی جائے گی جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین	۲	البقرۃ	۱۹۰/۱۹۱

جنگ دفعِ فتنہ کے لیے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقاتلوھم	۲	البقرۃ	۱۹۳

فرضیتِ جنگ کے وقت مسلمان خوش نہ تھے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کتب علیکم القتال	۲	البقرۃ	۲۱۶
کما اخرجک	۹	الانفال	۵/۶

سفرِ جہاد میں ہر قدم پر نیکی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ذٰلک بانھم	۱۱	التوبۃ	۱۲۰

جہاد میں خرچ کرنا کارِ ثواب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما تنفقوا	۱۰	الانفال	۶۰
ولا ینفقون نفقۃ صغیرۃ	۱۱	التوبۃ	۱۲۱
وانفقوا فی سبیل اللہ	۲	البقرۃ	۱۹۵

مجاہدین کی اللہ مدد کرتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا ان تنصروا اللہ	۲۶	محمد	۷

جہاد ایک ابتلاء ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولو یشاء اللہ لانتصر منھم	۲۶	محمد	۴
ولنبلونکم	۲۶	〃	۳۱

منافقین پر فرضیتِ جہاد کا اثر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذا انزلت سورة	۲۶	محمّد	۲۰

مسلمان ہی کامیاب ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا تھنوا وتدعوا الی السلم	۲۶	محمّد	۳۵

جہاد میں بخل مذموم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یبخل فانما یبخل	۲۶	محمّد	۳۸

بیعتِ جہاد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن الناس من یشری	۲	البقرة	۲۰۷
ان الذین یبایعونك	۲۶	الفتح	۱۰
لقد رضی	۲۶	〃	۱۸

بیعت توڑنا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن نکث	۲۶	الفتح	۱۰

جہاد کی دعوت قبول کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل للمخلّفین	۲۶	الفتح	۱۶

جہاد سے بلا اجازت واپس جانا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا کانوا معه	۱۸	النور	۶۲

نابینا وغیرہ پر جہاد فرض نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علی الاعمٰی	۲۶	الفتح	۱۷

جہاد میں موت حقیقی زندگی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقولوا لمن یقتل	۲	البقرة	۱۵۴
ولا تحسبن الذین قتلوا	۴	آل عمران	۱۶۹/۱۷۰

جہاد میں کبھی شکست بھی ہو جاتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تھنوا ولا تحزنوا	۴	آل عمران	۱۳۹
وکاین من نبی	۴	〃	۱۴۶/۱۴۸

جہاد میں شکست کا سبب نافرمانی وغیرہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولقد صدقکم الله	۴	آل عمران	۱۵۲
ان الذین تولوا منکم	۴	〃	۱۵۵
اولما اصابتکم مصیبة	۴	〃	۱۶۵

مجاہد کے لیے ثواب عظیم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین استجابوا	۴	آل عمران	۱۷۲/۱۷۵
وقاتلوا وقتلوا	۴	〃	۱۹۵
ومن یقاتل	۵	النسآء	۷۴
لا یستوی	۵	〃	۹۵/۹۶

جہاد میں کثرت سے ذکر کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا	۱۰	الانفال	۴۵

جہاد کی پوری پوری تیاری کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واعدوا لھم	۱۰	الانفال	۶۰

ایک مسلمان پر دو کافروں کا مقابلہ فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الئٰن خفف الله	۱۰	الانفال	۶۶

جہاد سے فرار حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا	۹	الانفال	۱۵/۱۶
یایھا الذین اٰمنوا	۱۰	〃	۴۵

اللہ تعالیٰ نے مجاہدین سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعدکم الله	۲۶	الفتح	۲۰
فعند الله مغانم کثیرة	۵	النساء	۹۴
فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا	۱۰	الانفال	۶۹
واورثکم ارضھم	۲۱	الاحزاب	۲۷
سیقول المخلّفون	۲۶	الفتح	۱۵
ومغانم کثیرة یاخذونھا	۲۶	〃	۱۸/۲۱

جہاد کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الله یحب الذین	۲۸	الصف	۴

فئی کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما افآء الله	۲۸	الحشر	۷
للفقرآء المھاجرین	۲۸	〃	۸

اسلام میں جنگ کا بنیادی نظریہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونك عن الانفال	۹	الانفال	۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذکروا اذ انتم قلیل	۹	الانفال	۲۶
وقاتلوھم حتی لا تکون	۹	〃	۳۹
قاتلوا الذین لا یؤمنون	۱۰	التوبة	۲۹

دین میں جہاد کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الله اشتری	۱۱	التوبة	۱۱۱
ما کان لاھل	۱۱	〃	۱۲۰

دورانِ جنگ فوجی خدمت فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا مالکم اذا قیل لکم	۱۰	التوبة	۳۸
وممن حولکم من الاعراب منٰفقون	۱۱	〃	۱۰۱

جنگ سے دِل برداشتہ ہونا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فرح المخلّفون	۱۰	التوبة	۸۱
عفا الله عنك	۱۰	〃	۴۳

قانونِ صلح وجنگ
اسلامی قانونِ جنگ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونك عن الانفال	۹	الانفال	۱

جنگ میں صف بندی کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین یقاتلون	۲۸	الصف	۴
یایھا الذین اٰمنوا	۵	النسآء	۹۴
وقاتلوا فی سبیل الله	۲	البقرة	۱۹۰
فان تولوا فخذوھم	۵	النسآء	۸۹
فلیقاتل فی سبیل الله	۵	〃	۷۴

جنگ میں قصر نماز

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا ضربتم فی الارض	۵	النسآء	۱۰۱

کفار مشرکین کے ساتھ تعلقات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کیف یکون للمشرکین	۱۰	التوبة	۷
ما کان للمشرکین	۱۰	〃	۱۷
یایھا الذین اٰمنوا	۱۰	〃	۲۳/۲۴
قاتلوا الذین لا یؤمنون	۱۰	〃	۲۹
ما کان للنبی والذین	۱۱	〃	۱۱۳

منافقین کے ساتھ برتاؤ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین	۱۰	التوبۃ	۷۳
ولاتصل علیٰ احد	۱۰	"	۸۴
والذین اتخذوا	۱۱	"	۱۰۷
سیحلفون باللہ لکم	۱۱	"	۹۵
لئن لم ینتہ المنفقون	۲۲	الاحزاب	۶۰

دشمن اسلام قبول کرے تو جنگ بند

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کیف یکون للمشرکین	۱۰	التوبۃ	۷

دشمن کے قبولِ اسلام کی شرائط

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لایرقبون فی مؤمن	۱۰	التوبۃ	۱۰

اسیرانِ جنگ کا فدیہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکلوا مما غنمتم	۱۰	الانفال	۶۹

اسیرانِ جنگ کے متعلق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاذا لقیتم الذین کفروا	۲۶	محمد	۴

جنگ میں کفّار اور مسلمان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھم الذین کفروا	۲۶	الفتح	۲۵

حالتِ جنگ میں درخت کاٹنا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ماقطعتم من لینۃ	۲۸	الحشر	۵

اموالِ غنیمت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واعلموا انما غنمتم	۱۰	الانفال	۴۱

باہمی لڑائی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان طائفتین من المؤمنین	۲۶	الحجرات	۹
انما المؤمنون اخوۃ	۲۶	"	۱۰

دشمن سے صلح کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان جنحوا للسلم	۱۰	الانفال	۶۱

دشمن کا دھوکا مسلمان کو مضر نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان یریدوآ	۱۰	الانفال	۶۲

دشمن کو صلح کی دعوت نہ دو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلاتھنوا وتدعوا الی السلم	۲۶	محمد	۳۵

صلح بھی فتح کی ہی ایک شکل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا فتحنا لک فتحا مبینا	۲۶	الفتح	۱

قانونِ بغاوت
باغی گروہ کے خلاف اعانت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فقاتلوا التی تبغی	۲۶	الحجرات	۹

باغی کی سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان یقتلوا او یصلبوا	۶	المائدۃ	۳۳

باغیوں کے لیے توبہ کی گنجائش

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا الذین تابوا	۶	المائدۃ	۳۴

اللہ و رسول کے ساتھ جنگ کا مفہوم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ	۶	المائدۃ	۳۳

مرتد کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یرتدد	۲	البقرۃ	۲۱۷
یایھا الذین اٰمنوا	۶	المائدۃ	۵۴
قل اباللہ واٰیٰتہ	۱۰	التوبۃ	۶۵/۶۶

تعلیم و تعلّم کا بیان
اہلِ علم کے درجات کو بلند کیا گیا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
نرفع درجٰت من نشاء	۷	الانعام	۸۳
نرفع درجٰت من نشاء	۱۳	یوسف	۷۶
یرفع اللہ	۲۸	المجادلۃ	۱۱

تحصیلِ علم کے لیے سفر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلولا نفر من کل فرقۃ	۱۱	التوبۃ	۱۲۲

اہلِ علم اور غیر اہلِ علم برابر نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ھل یستوی الذین	۲۳	الزمر	۹

علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما یخشی اللہ	۲۲	فاطر	۲۸

علم پر اجرت طلب نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لااسئلکم علیہ اجرا	۲۵	الشوریٰ	۲۳
فان تولیتم فما سالتکم	۱۱	یونس	۷۲
یقوم لااسئلکم علیہ اجرا	۱۲	ھود	۵۱
ما اسئلکم علیہ	۲۵	الشعراء	۲۲
وماتسئلھم علیہ من اجر	۱۳	یوسف	۱۰۴
وما اسئلکم علیہ من اجر	۱۹	الشعراء	۱۲۷
قل ما اسئلکم	۱۹	الفرقان	۵۷
وما اسئلکم علیہ من اجر	۱۹	الشعراء	۱۸۰
وما اسئلکم علیہ	۱۹	"	۱۶۴
وما اسئلکم علیہ	۱۹	"	۱۴۵
قل ما سألتکم	۲۲	السبا	۴۷
قل ما اسئلکم	۲۳	الزمر	۸۶

عالم ضرورت کے وقت اپنا علم ظاہر کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال اجعلنی علیٰ خزائن الارض	۱۳	یوسف	۵۵
واما بنعمۃ ربک فحدث	۳۰	الضحیٰ	۱۱

طلبِ حق کے لیے مناظرہ جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وجادلھم بالتی ھی احسن	۱۴	النحل	۱۲۵

مجادلۂ باطل کا جواب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان جادلوک فقل اللہ	۱۷	الحج	۶۷
وجادلوا بالباطل	۲۴	المؤمن	۵

عورتوں کے لیے نصابِ تعلیم
گھریلو امور تک محدود رہنا چاہیئے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقرن فی بیوتکن	۲۲	الاحزاب	۳۳
واذکرن مایتلیٰ فی بیوتکن	۲۲	"	۳۴

ابتدائی طور پر کس چیز کی تعلیم دی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وامر اھلک بالصلوٰۃ	۱۶	طٰہٰ	۱۳۲
واذ قال لقمٰن لابنہٖ وھو یعظہ	۲۱	لقمٰن	۱۳

تعلیم و تادیب میں سختی بھی کی جاسکتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واضربوھن	۵	النساء	۳۴

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ایک گروہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے ضروری ہے،			
ولتکن منکم امۃ	۴	آل عمران	۱۰۴
مسلمانوں کی فضیلت			
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس	۴	آل عمران	۱۱۰
انبیاء کے لیے اپنی اولاد کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم دینا ضروری ہے			
یٰبنی اقم الصلوٰۃ	۲۱	لقمٰن	۱۷
نصیحت کرنے والوں کو حکم			
اذا نصحوا للہ	۱۰	التوبۃ	۹۱
نہی عن المنکر کرنے والوں کو خود اس کا پابند ہونا چاہیئے			
وما ارید ان اخالفکم	۱۲	ھود	۸۸
نصیحت کرنے والوں کا مقصد اصلاح ہو			
ان ارید الا الاصلاح	۱۲	ھود	۸۸
واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین	۹	الاعراف	۱۴۲
نصیحت کرے اگرچہ اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو			
ولا ینفعکم نصحی	۱۲	ھود	۳۴
لقد ابلغتکم رسالۃ ربی	۸	الاعراف	۷۹
ونصحت لکم فکیف آسٰی	۹	〃	۹۳
امر ونہی کرنے والے پر صرف تبلیغ احکام ہے عمل کرانا نہیں،			
فانما علیک البلٰغ	۳	آل عمران	۲۰
وما علینا الا البلٰغ المبین	۲۲	یٰس	۱۷
فاعلموا انما علی رسولنا البلٰغ	۷	المائدۃ	۹۲
فانما علیک البلٰغ	۱۳	الرعد	۴۰
فانما علی رسولنا البلٰغ المبین	۲۸	التغابن	۱۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اگر حق گوئی میں مصیبت آئے تو صبر کرے،			
ربنا افرغ علینا صبرا	۹	الاعراف	۱۲۶
یامرون بالقسط من الناس	۳	آل عمران	۲۱
وتواصوا بالصبر	۳۰	العصر	۳
نصیحت کرنے سے غرض			
واذ قالت امۃ منھم لم تعظون	۹	الاعراف	۱۶۴
نصیحت کرنے والے کو عذاب الٰہی سے نجات			
فلما نسوا ما ذکروا بہ	۹	الاعراف	۱۶۵
متاعِ دُنیا کے لیے کلمہ حق سے گریز بے عقلی ہے			
فخلف من بعدھم	۹	الاعراف	۱۶۹
ایسے عالم کی مثال جو متاع دُنیا کا طالب ہے			
واتل علیھم نبا الذی	۹	الاعراف	۱۷۵
نصیحت سے خوف خدا اور خشوع پیدا ہونا چاہیئے۔			
انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ	۹	الانفال	۲/۴
نصیحت کرنے والے پر خدا رحم فرماتا ہے			
والمؤمنون والمؤمنٰت بعضھم	۱۰	التوبۃ	۷۱
نصیحت مؤمنین کے فضائل میں سے ہے			
التائبون العٰبدون	۱۱	التوبۃ	۱۱۲
نصیحت کرنے والے صالحین ہیں			
یؤمنون باللہ	۴	آل عمران	۱۱۴
نصیحت کرنے والے مستحق رحمت ہیں			
والمؤمنون والمؤمنٰت	۱۰	التوبۃ	۷۱
نصیحت کی بات آہستہ بھی کر سکتے ہیں			
فتناجوا بالبر والتقوٰی	۲۸	المجادلۃ	۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعظ ونصیحت کھڑے ہو کر بہتر ہے			
قم فانذر	۲۹	المدثر	۲
وترکوک قائما	۲۸	الجمعۃ	۱۱
اپنی بیویوں کو نصیحت کریں			
والّٰتی تخافون	۵	النسآء	۳۴
نصیحت کرنے والا بشارت اور تنذیر کرے			
ان انذر الناس وبشر الذین اٰمنوا	۱۱	یونس	۲
علم ونصیحت حاصل کرنے کے لیے سفر			
فلولا نفر من کل فرقۃ	۱۱	التوبۃ	۱۲۲
نصیحت میں بوقتِ ضرورت سختی کر سکتا ہے			
یایھا النبی جاھد الکفار	۱۰	التوبۃ	۷۳
اللہ تعالیٰ کسی قوم سے نعمت زائل نہیں کرتا جب تک وہ اطاعتِ الٰہی ترک نہ کرے			
ذلک بان اللہ لم یک مغیرا	۱۰	الانفال	۵۳
بخل اور ناجائز امور کا حکم دینے والے کو عذاب دیا جائے گا			
الذین یبخلون	۵	النسآء	۳۷
الذین یبخلون	۲۷	الحدید	۲۴
فتنہ اور عذاب عام ہوتا ہے			
واتقوا فتنۃ	۹	الانفال	۲۵
حقوق العباد — والدین سے نیک سلوک کا حکم			
واذ اخذنا	۱	البقرۃ	۸۳
واعبدوا اللہ	۵	النسآء	۳۶
قل تعالوا	۸	الانعام	۱۵۱
وقضٰی ربک	۱۵	بنی اسرائیل	۲۳
ووصینا الانسان	۲۶	الاحقاف	۱۵
وبرا بوالدیہ	۱۶	مریم	۱۴
وبرا بوالدتی	۱۶	مریم	۳۲

والدین کے لیے وصیت (یہ آیت میراث سے منسوخ ہے)

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا	۲۰	العنکبوت	۸
ووصینا الانسان بوالدیہ	۲۱	لقمٰن	۱۴
کتب علیکم اذا حضر احدکم	۲	البقرۃ	۱۸۰/۱۸۱

والدین پر خرچ کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونک ماذا ینفقون	۲	البقرۃ	۲۱۵

والدین کے معاملے میں بھی سچی گواہی دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین آمنوا کونوا قوامین	۵	النسآء	۱۳۵

بڑھاپے میں والدین سے تواضع اور خوش کلامی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اما یبلغن عندک الکبر	۱۵	بنی اسرائیل	۲۳

والدین کے لیے دعا کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واخفض لھما جناح الذل	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴
ربنا اغفرلی	۱۳	ابراھیم	۴۱

والدین کے لیے تواضع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اخفض لھما	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴

والدین پر نعمت الٰہی کا شکر کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فتبسم ضاحکا	۱۹	النمل	۱۹
ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا	۲۶	الاحقاف	۱۵
اذ قال اللہ یعیسٰی	۷	المائدۃ	۱۱۰

والدین کا شکر ادا کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اشکرلی ولوالدیک	۲۱	لقمٰن	۱۴

والدین اگر شرک و گناہ کی کوشش کریں تو اُن کی اطاعت نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان جاھدٰک	۲۰	العنکبوت	۸
وان جاھدٰک	۲۱	لقمٰن	۱۵

مشرک والدین سے برأت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلما تبین لہ	۱۱	التوبۃ	۱۱۴

کافر والدین کے ساتھ دُنیا میں سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وصاحبھما فی الدنیا معروفا	۲۱	لقمٰن	۱۵

اولاد کی وجہ سے کسی والدہ کو ضرر نہ دیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا تضار والدۃ بولدھا	۲	البقرۃ	۲۳۳

اولاد کی وجہ سے کسی والد کو ضرر نہ دیا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا مولود لہ بولدہ	۲	البقرۃ	۲۳۳

اولاد پر شفقت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱

اولاد کو اچھی نصیحت کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال لقمٰن لابنہ	۲۱	لقمٰن	۱۳/۱۹

اولاد کی تربیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقل رب ارحمھما	۱۵	بنی اسرائیل	۲۴

اولاد کے لیے اچھی دُعا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکانت امراتی	۱۶	مریم	۵

اپنے اہل و عیال کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکان یامر اھلہ	۱۶	مریم	۵۵
وامر اھلک بالصلوٰۃ	۱۶	طٰہٰ	۱۳۲

اولاد کا قتل حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقتلوا اولادکم	۸	الانعام	۱۵۱

والدین اور رشتہ داروں کی محبت اللہ و رسول کے مقابلہ میں ہیچ ۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ان کان آباؤکم	۱۰	التوبۃ	۲۴

رشتہ داروں سے نیک سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یصلون	۱۳	الرعد	۲۱
واتقوا اللہ	۴	النسآء	۱
ولا یاتل اولوا الفضل	۱۸	النور	۲۲

رشتہ داروں سے بدسلوکی پر لعنت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الذین ینقضون	۱	البقرۃ	۲۷
فھل عسیتم ان تولیتم	۲۶	محمد	۲۲/۲۳

رشتہ داروں کے گھروں میں کھانے میں حرج نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علی الاعمٰی	۱۸	النور	۶۱

رشتہ دار بعض بعض سے قریب تر ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واولوا الارحام	۱۰	الانفال	۷۵

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے حسن سلوک

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل لا اسئلکم علیہ اجرا	۲۵	الشورٰی	۲۳

ایمان کے بغیر رشتہ دار قیامت میں فائدہ نہ دیں گے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لن تنفعکم ارحامکم	۲۸	الممتحنۃ	۳

عدل میں رشتہ داروں کا لحاظ نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا قلتم فاعدلوا	۸	الانعام	۱۵۲

غیر وارث رشتہ داروں کو کچھ دے دیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حضر القسمۃ	۴	النسآء	۸

پڑوسیوں کے حقوق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والجار الجنب	۵	النسآء	۳۶

ساتھیوں کے حقوق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والجار الجنب	۵	النسآء	۳۶

مسلمانوں کے حقوق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما المؤمنون اخوۃ	۲۶	الحجرات	۱۰

مسلمان بھائی بھائی ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واعتصموا بحبل اللہ	۴	آل عمران	۱۰۳
ونزعنا ما فی صدورھم	۱۴	الحجر	۴۷
وان تخالطوھم	۲	البقرۃ	۲۲۰
فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ	۱۰	التوبۃ	۱۱
ادعوھم لآبائھم	۲۱	الاحزاب	۵

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما المؤمنون اخوة	۲۶	الحجرات	۱۰
فمن عفی له	۲	البقرة	۱۷۸
ربنا اغفرلنا ولاخواننا	۲۸	الحشر	۱۰

مسلمان دوستوں کے یہاں کھانے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس علی الاعمٰی حرج	۱۸	النور	۶۱

مخلوق خدا پر مہربانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تعاونوا علی البر	۶	المائدة	۲

کافر رشتہ داروں سے دوستی نہیں کی جا سکتی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم	۱۰	التوبة	۲۳

نافرمان بیویوں سے قطع تعلق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والّتی تخافون نشوزهنّ	۵	النسآء	۳۴

جاہلوں سے قطع تعلق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا خاطبهم الجٰهلون	۱۹	الفرقان	۶۳

مسلمان گنہگاروں سے قطع تعلق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وعلی الثلٰثة الذین خلفوا	۱۱	التوبة	۱۱۸

کافروں اور مشرکوں سے قطع تعلق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال ابرٰهیم	۲۵	الزخرف	۲۶
فلما تبین له انه عدو لله	۱۱	التوبة	۱۱۴
واصبر علی ما یقولون	۲۹	المزمل	۱۰

یتیموں کے مال کی حفاظت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقربوا مال الیتیم	۸	الانعام	۱۵۲
ولا تقربوا مال الیتیم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴

یتیم کا اکرام کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کلا بل لا تکرمون الیتیم	۳۰	الفجر	۱۷

یتیم کو نہ ڈانٹے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاما الیتیم فلا تقهر	۳۰	الضحٰی	۹

یتیم کو اپنے یہاں پناہ دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الم یجدک یتیما فاٰوٰی	۳۰	الضحٰی	۶

یتیم کو دھکا نہ دے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فذٰلک الذی یدع الیتیم	۳۰	الماعون	۲

یتیم و مسکین کو کھانا کھلائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویطعمون الطعام علی حبه	۲۹	الدهر	۸
او اطعٰم فی یوم	۳۰	البلد	۱۴

یتیموں کے ساتھ انصاف کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان خفتم ان لا تقسطوا	۴	النسآء	۲

یتیموں کا مال ظلماً نہ کھاؤ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واٰتوا الیتٰمٰی	۴	النسآء	۳
ان الذین یاکلون اموال الیتٰمٰی	۴	〃	۱۰

جب یتیم سن رشد کو پہنچ جائیں تو مال اُن کے حوالے کر دو۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وابتلوا الیتٰمٰی	۴	النسآء	۶

اگر مال وراثت تقسیم کرتے وقت یتیم و مسکین آ جائیں تو انہیں کچھ دے دو تیجہ و چہلم کا ثبوت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حضر القسمة اولوا القربٰی	۴	النسآء	۸

والدین کی نیکی یتیم اولاد کے کام آتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما الجدار فکان لغلٰمین	۱۶	الکهف	۸۲

یتیموں کی خیر خواہی میں انہیں اپنے کھانے پینے میں شریک کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ویسئلونک عن الیتٰمٰی	۲	البقرة	۲۲۰

مخلوق خدا پر مہربانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتعاونوا علی البرّ	۶	المائدة	۲
فاصلحوا بین اخویکم	۲۶	الحجرات	۱۰

بُری صحبت سے بچو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلا تقعد بعد الذکرٰی	۷	الانعام	۶۸
فلا تقعدوا معهم حتی یخوضوا	۵	النسآء	۱۴۰
وقیضنا لهم	۲۴	حٰم السجدة	۲۵
انکم رضیتم	۱۰	التوبة	۸۳
لا تقم فیه ابدا	۱۱	〃	۱۰۸

بُروں کی صحبت سے بچو اور ان کی گالی کا جواب نہ دو۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما	۱۹	الفرقان	۷۲

نیکوں کی صحبت اختیار کرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تطرد الذین	۷	الانعام	۵۲
وما انا بطارد المؤمنین	۱۹	الشعراء	۱۱۴
وان احد من المشرکین	۱۰	التوبة	۶
لمسجد اسس علی التقوٰی	۱۱	〃	۱۰۸
یاایها الذین اٰمنوا اتقوا الله	۱۱	التوبة	۱۱۹

بُری اولاد اور بُری بیوی سے حذر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین اٰمنوا ان من ازواجکم	۲۸	التغابن	۱۴

اولاد اور بیوی کی غلطیوں سے درگذر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین اٰمنوا ان من ازواجکم	۲۸	التغابن	۱۴

مسلمان ایک دوسرے کے مددگار ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والمؤمنون والمؤمنٰت بعضهم	۱۰	التوبة	۷۱

اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی
اگر باپ بھی کفر کرے تو اس سے دوستی نہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایها الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم	۱۰	التوبة	۲۳
لا تجد قوما یؤمنون بالله	۲۸	المجادلة	۲۲
الم تر الی الذین تولوا	۲۸	〃	۱۴
یاایها الذین اٰمنوا لا تتخذوا	۲۸	الممتحنة	۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا لاتتولوا	۲۸	الممتحنۃ	۱۳
مہاجرین سے دوستی			
والذین تبوؤ الدار	۲۸	الحشر	۹
انصار کی عظمت			
والذین تبوؤ الدار والایمان	۲۸	الحشر	۹
اللہ کے دشمنوں سے کھلی دشمنی			
اذ قالوا لقومھم انا برءؤا منکم	۲۸	الممتحنۃ	۴
خدا کے دشمنوں سے کھلی دشمنی			
یایھا النبی جاھد الکفار	۲۸	التحریم	۹
یایھا الذین اٰمنوا قاتلوا	۱۱	التوبۃ	۱۲۳
اشداء علی الکفار	۲۶	الفتح	۲۹
مسلمانوں پر رحمت			
بالمؤمنین رءوف رحیم	۱۱	التوبۃ	۱۲۸
رحماء بینھم	۲۶	الفتح	۲۹
فبما رحمۃ من اللہ	۴	اٰل عمران	۱۵۹
تبلیغ کے وقت نرم گفتاری			
فقولا لہ قولا لینا	۱۶	طٰہٰ	۴۴
ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ	۱۴	النحل	۱۲۵
ادفع بالتی ھی احسن	۲۴	حٰم السجدۃ	۳۴/۳۵
معاشی مسائل			
مرد اور عورت دونوں کما سکتے ہیں			
للرجال نصیب مما اکتسبوا	۵	النساء	۳۲
یایھا الذین اٰمنوا انفقوا	۳	البقرۃ	۲۶۷
رات اور دن میں تجارت			
ومن رحمتہ جعل لکم الیل والنھار	۲۰	القصص	۷۳
سفر میں تجارت			
واٰخرون یضربون	۲۹	المزمل	۲۰

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
سود حرام ہے			
واحل اللہ البیع وحرم الربوٰا	۳	البقرۃ	۲۷۵
سود میں برکت نہیں			
یمحق اللہ الربوٰا	۳	البقرۃ	۲۷۶
سود در سود بھی حرام ہے			
یایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربوا	۴	اٰل عمران	۱۳۰
سود دنیا میں بڑھ سکتا ہے لیکن آخرت میں نہیں			
وما اتیتم من ربا	۲۱	الروم	۳۹
سود خوروں سے اللہ تعالیٰ کی جنگ ہے			
فاذنوا بحرب من اللہ	۳	البقرۃ	۲۷۹
سود اور اس کے نقصانات			
الذین یاکلون الربوٰا	۳	البقرۃ	۲۷۵
یایھا الذین اٰمنوا	۴	اٰل عمران	۱۳۰
واخذھم الربوا	۶	النساء	۱۶۱
سود فوجداری جرم ہے			
یایھا الذین اٰمنوا	۳	البقرۃ	۲۷۸
اجارہ			
یابت استاجرہ	۲۰	القصص	۲۶
مزدور کی مزدوری دی جائے			
لیجزیک اجر ما سقیت لنا	۲۰	القصص	۲۵
مزدور قوی اور امین بہتر ہے			
ان خیر من استاجرت القوی الامین	۲۰	القصص	۲۶
اجارہ کا وقت مقرر کرنا			
علی ان تاجرنی ثمنی حجج	۲۰	القصص	۲۷

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مزدور چاہے مزدوری لے چاہے نہ لے			
لوشئت لاتخذت علیہ اجرا	۱۶	الکہف	۷۷
یتیموں کا کام مفت کرنا بہتر ہے			
واما الجدار فکان لغلمین	۱۶	الکہف	۸۲
دیوار کی مرمت جائز ہے			
واما الجدار	۱۶	الکہف	۸۲
دایہ کو اجرت دی جائے گی			
فلا جناح علیکم	۲	البقرۃ	۲۳۳
یکفلونہ لکم وھم لہ نٰصحون	۲۰	القصص	۱۲
دودھ چھڑانے والی کو ضرر نہ دیا جائے			
لا تضار والدۃ بولدھا	۲	البقرۃ	۲۳۳
اسلامی معیشت کا فلسفہ			
قل ان ربی یبسط الرزق	۲۲	السبا	۳۶
اللہ یبسط الرزق لمن یشاء	۱۳	الرعد	۲۶
ان ربک یبسط الرزق	۱۵	بنی اسرائیل	۳۰
اللہ یبسط الرزق	۲۱	العنکبوت	۶۲
اولم یروا ان اللہ یبسط	۲۱	الروم	۳۷
اولم یعلموا ان اللہ	۲۴	الزمر	۵۲
لہ مقالید السمٰوٰت	۲۵	الشوریٰ	۱۲
اھم یقسمون رحمت ربک	۲۵	الزخرف	۳۲
ومن قدر علیہ رزقہ	۲۸	الطلاق	۷
مال جمع کرنا			
یایھا الذین اٰمنوا ان کثیرا	۱۰	التوبۃ	۳۴
ولا تقتلوا اولادکم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۱
واذا مسکم الضر فی البحر	۱۵	"	۶۶/۶۷
اوفوا الکیل ولا تکونوا	۱۹	الشعراء	۱۸۱
اولم یروا ان اللہ	۲۱	الروم	۳۷
ان قارون کان	۲۰	القصص	۷۶

آیت	پارہ	سورت	آیت
اولم نمکن لهم	۲۰	القصص	۵۷
فی جنّٰت وعیون	۱۹	الشعراء	۱۴۷

زیور کی زکوٰۃ

آیت	پارہ	سورت	آیت
اومن ینشؤا فی الحلیۃ	۲۵	الزخرف	۱۸

معاشی نظام اور سوشلزم
(اشتراکیت کے بنیادی اصولوں کی نفی)

آیت	پارہ	سورت	آیت
وان لیس للانسان الا ماسعٰی	۲۷	النجم	۳۹
ءانتم تزرعونه	۲۷	الواقعۃ	۶۴
وما افاء الله علی	۲۸	الحشر	۶
الذی جمع مالا وعدده	۳۰	الھمزۃ	۲
الذی یؤتی ماله	۳۰	اللیل	۱۸
وما یغنی عنه	۳۰	〃	۱۱
فاما من اعطی	۳۰	〃	۵
یقول اهلکت مالا	۳۰	البلد	۶
وتحبون المال حبا جما	۳۰	الفجر	۲۰
ویل للمطففین الذین	۳۰	المطففین	۱
ویطعمون الطعام	۲۹	الدھر	۸
ولم نک نطعم	۲۹	المدثر	۴۴
تدعوا من ادبر	۲۹	المعارج	۱۷
انا بلونٰهم کما بلونا	۲۹	القلم	۱۷
ما اغنی عنی مالیه	۲۹	الحاقۃ	۲۸

سوشلزم کی نفی

آیت	پارہ	سورت	آیت
قل ان ربی یبسط الرزق	۲۲	السبا	۳۹
اولم یعلموا	۲۴	الزمر	۵۲
ان یشا یسکن	۲۵	الشوریٰ	۳۳

اسلامی مملکت کے فرائض

آیت	پارہ	سورت	آیت
واجعل لی من لدنک	۱۵	بنی اسرائیل	۸۰
شرع لکم من الدین	۲۵	الشوریٰ	۱۳
وامروا بالمعروف	۱۷	الحج	۴۱

اسلامی مملکت کی تعلیمی پالیسی

آیت	پارہ	سورت	آیت
وما کان المؤمنون لینفروا	۱۱	التوبۃ	۱۲۲
واذکرن ما یتلی فی بیوتکن	۲۲	الاحزاب	۳۴

معاشی ومعاشرتی پالیسی

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تقتلوا اولادکم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۱

داخلی وخارجی پالیسی

آیت	پارہ	سورت	آیت
واوفوا بالعهد	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴

منافقین کے بارے میں پالیسی

آیت	پارہ	سورت	آیت
یاایها النبی جاهد الکفار	۱۰	التوبۃ	۷۳
یاایها الذین امنوا قاتلوا	۱۱	〃	۱۲۳

اسلامی ریاست کے اصول

آیت	پارہ	سورت	آیت
وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ	۲۲	الاحزاب	۳۶
وامرهم شوریٰ بینهم	۲۵	الشوریٰ	۳۸
فلذلک فادع	۲۵	〃	۱۵

حاکمیت اللہ ہی کی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
یولج الیل فی النهار	۲۲	فاطر	۱۳

فرمانروائی کے اوصاف

آیت	پارہ	سورت	آیت
یاداود انا جعلنٰک خلیفۃ	۲۳	صٓ	۲۶
والذین اذا اصابهم	۲۵	الشوریٰ	۳۹

امیر ہی امیر صلوٰۃ بھی ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت
واذا کنت فیهم	۵	النساء	۱۰۲

مطلق العنان حکمرانوں کا کردار

آیت	پارہ	سورت	آیت
فاستخف قومه	۲۵	الزخرف	۵۴

اطاعت امیر کی حدود

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تطع منهم	۲۹	الدھر	۲۴

اسلامی ریاست کی ذمہ داریاں

آیت	پارہ	سورت	آیت
قل اطیعوا الله	۱۸	النور	۵۴/۵۵

امیر شراب بند کرائے

آیت	پارہ	سورت	آیت
یاایها الذین امنوا انما الخمر	۷	المائدۃ	۹۰

زنا کو ختم کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تقربوا الزنیٰ	۱۵	بنی اسرائیل	۳۲

دستورِ اسلامی کی پہلی شق

آیت	پارہ	سورت	آیت
یاایها الذین امنوا اطیعوا الله	۵	النساء	۵۹

مجرموں کو معاف نہیں کیا جا سکتا

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تاخذکم بهما رافۃ	۱۸	النور	۲

دشمنانِ اسلام کو پنپنے سے روکنا

آیت	پارہ	سورت	آیت
لئن لم ینته المنٰفقون	۲۲	الاحزاب	۶۰/۶۱

کارکنوں کے اوصاف

آیت	پارہ	سورت	آیت
الذین ان مکنّٰهم فی الارض	۱۷	الحج	۴۱

خاندان کی اہمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت
وات ذا القربیٰ	۱۵	بنی اسرائیل	۲۶

یتامیٰ کے حقوق کی نگرانی

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تقربوا مال الیتیم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴

محکوم مسلمانوں کی مدد

آیت	پارہ	سورت	آیت
الا علی قوم بینکم	۱۰	الانفال	۷۲

حکمران تجارت کو بے ایمانیوں سے پاک رکھنے کے اقدام کریں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت
واوفوا الکیل اذا کلتم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۵

حکمران تکبر سے بچیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تمش فی الارض مرحا	۱۵	بنی اسرائیل	۳۷

معاہدے کی پابندی تمام باشندوں پر لازم ہے۔

آیت	پارہ	سورت	آیت
وان استنصروکم	۱۰	الانفال	۷۲

بین الاقوامی معاہدات کا احترام

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان العهد کان مسئولا	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر

بین الاقوامی سیاست دلیرانہ ہونی چاہیئے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان یریدوا ان یخدعوک	۱۰	الانفال	۶۲

تحقیق کے بغیر کارروائی منع

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان السمع والبصر	۱۵	بنی اسرائیل	۳۶

بین الاقوامی پیچیدگیوں سے بچانا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین اٰمنوا	۱۰	الانفال	۷۲

معاہدات کا احترام

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان کان من قوم بینکم	۵	النسآء	۹۲
واما تخافن من قوم	۱۰	الانفال	۵۸
الاعلی قوم بینکم	۱۰	″	۷۲
الذین عٰھدتم	۱۰	التوبۃ	۴
کیف یکون للمشرکین	۱۰	″	۷
واوفوا بعهد الله	۱۴	النحل	۹۱
واوفوا بالعهد	۱۵	بنی اسرائیل	۳۴
ولا تشتروا بعهد الله	۱۴	النحل	۹۵

معاہدات کی پابندی کی شرط

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کیف وان یظهروا	۱۰	التوبۃ	۸

معاہدہ شکن کے ساتھ معاہدہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
براءۃ من الله ورسوله	۱۰	التوبۃ	۱
الا تقاتلون قوما	۱۰	″	۱۳
فاما تثقفنهم فی الحرب	۱۰	الانفال	۵۷

ضابطۂ عدالت

اصل فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والله یحکم لا معقب لحکمه	۱۳	الرعد	۴۱
ان ربك یقضی بینهم	۲۰	النمل	۷۸
ومن لم یحکم بما انزل الله	۶	المائدہ	۴۴/۴۵

حضور کے فیصلے ہمیشہ صحیح ہوا کرتے تھے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لتحکم بین الناس	۵	النسآء	۱۰۵

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو فیصلہ کا اختیار دیا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ماکان لبشر ان یؤتیه الله	۳	اٰل عمران	۷۹

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاحکم بینهم	۶	المائدۃ	۴۸
وان احکم	۶	•	۴۹

فیصلہ انصاف سے کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاحکم بیننا بالحق ولا تشطط	۲۳	صٓ	۲۲

قاضی خواہشِ نفس کی پیروی نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تتبع الهوٰی	۲۳	صٓ	۲۶

فیصلہ خلاف انصاف نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حکمتم بین الناس	۵	النسآء	۵۸

قاضی سے غلط فیصلے پر مواخذہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وداؤد وسلیمٰن اذ یحکمٰن	۱۷	الانبیاء	۷۸/۷۹

زمانہ جاہلیّت کے فیصلے نافذ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
افحکم الجاهلیة یبغون	۶	المائدہ	۵۰

سمن پر حاضر نہ ہونا جُرم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا دعوا الی الله	۱۸	النور	۴۸

عدالت کا اسلامی طریق کار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انا انزلنا الیك الکتٰب	۵	النسآء	۱۰۶

عدالت کی طرف سے پنچ کا قانون

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان خفتم شقاق بینهما	۵	النسآء	۳۵

یہودیوں کے مقدمات سُننے کا اختیار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
سمّٰعون للکذب	۶	المائدہ	۴۲

قرآن کی روشنی میں فیصلہ نہ کرنے والے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیحکم اهل الانجیل	۶	المائدہ	۴۷

رشوت حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتدلوا بها الی الحکام	۲	البقرۃ	۱۸۸
اکلون للسحت	۶	المائدہ	۴۲
واکلهم السحت	۶	″	۶۲
ولا تاکلوا اموالکم	۲	البقرۃ	۱۸۸

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر

سب سے بڑی شہادت اللہ کی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ای شیءٍ اکبر شهادۃ	۷	الانعام	۱۹

شہادت چھپانا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن اظلم ممن کتم شهادۃ	۱	البقرۃ	۱۴۰
ولا تکتموا الشهادۃ	۳	″	۲۸۳
ولا نکتم شهادۃ الله	۷	المائدۃ	۱۰۶

شہادت کا نصاب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واستشهدوا شهیدین من رجالکم	۳	البقرۃ	۲۸۲
اثنٰن ذوا عدل منکم	۷	المائدہ	۱۰۶

جھوٹے کی گواہی رَدّ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان عثر علی انهما استحقا	۷	المائدہ	۱۰۷

فاسق کی خبر اور گواہی معتبر نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان جاءکم فاسق بنبا	۲۶	الحجرات	۶

جھوٹی گواہی حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واجتنبوا قول الزور	۱۷	الحج	۳۰
والذین لا یشهدون الزور	۱۹	الفرقان	۷۲

گواہ عادل ہوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ممن ترضون من الشهداء	۲	البقرۃ	۲۸۲
کونوا قوامین بالقسط	۵	النسآء	۱۳۵
اثنٰن ذوا عدل منکم	۷	المائدہ	۱۰۶
شهدآء بالقسط	۶	″	۸

گواہ گواہی سے انکار نہیں کر سکتے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان تلووا او تعرضوا	۵	النسآء	۱۳۵
ولا یاب الشهدآء اذا ما دعوا	۳	البقرۃ	۲۸۲

گواہ کو نقصان پہنچانا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یضآر کاتب ولا شهید	۳	البقرۃ	۲۸۲

گواہی میں ہیر پھیر منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان تلوٗا او تعرضوا	۵	النساء	۱۳۵

دشمن کے خلاف بھی گواہی میں انصاف ضروری ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط	۶	المائدہ	۸

مدعی یا مدعیٰ علیہ کے مال دار یا فقیر ہونے سے گواہی پر اثر نہ پڑے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان یکن غنیًا او فقیرًا	۵	النساء	۱۳۵

زنا کی شہادت کا نصاب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم لم یاتوا باربعۃ شھداء	۱۸	النور	۴
لولا جاء و علیہ باربعۃ شھداء	۱۸	〃	۱۳

حلف کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فیقسمٰن باللہ لشھادتنا	۷	المائدہ	۱۰۷
یحلفون باللہ ان اردنا	۵	النساء	۶۲
سیحلفون باللہ لو استطعنا	۱۰	التوبۃ	۴۲
ویحلفون باللہ انھم لمنکم	۱۰	〃	۵۶
یحلفون باللہ لکم لیرضوکم	۱۰	〃	۶۲
وتاللہ لاکیدن اصنامکم	۱۷	الانبیاء	۵۷

اقرار کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیملل الذی علیہ الحق	۳	البقرۃ	۲۸۲
ءاقررتم واخذتم	۳	آل عمران	۸۱
کونوا قوامین	۵	النساء	۳۵

وکالت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فابعثوا احدکم	۱۵	الکھف	۱۹

افتاء کے مسائل
اصل فتویٰ اللہ تعالیٰ کا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل اللہ یفتیکم فیھن	۵	النساء	۱۲۷
قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ	۶	〃	۱۷۶

علماء سے سوال کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون	۱۴	النحل	۴۳

علماء اجتہاد و استنباط کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم	۵	النساء	۸۳

پنچ بنانا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فابعثوا حکمًا من اھلہ	۵	النساء	۳۵
یحکم بہ ذوا عدل منکم	۷	المائدہ	۹۵
ام لھم شرکٰٓؤا	۲۵	الشوریٰ	۲۱

اقتدارِ اعلیٰ اللہ ہی کا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لہ ملک السمٰوٰت	۲۷	الحدید	۲
ھو اللہ الذی	۲۸	الحشر	۲۳

دستورِ اسلامی میں اوّلیت اللہ اور رسول کے حکم کو ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یاایھا الذین اٰمنوا لا تقدموا	۲۶	الحجرات	۱

اللہ کی قانونی حاکمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الحکم الا للہ	۱۲	یوسف	۴۰
وقضیٰ ربک	۱۵	بنی اسرائیل	۲۳
فسبحٰن الذی بیدہ	۲۳	یٰس	۸۳
وما اختلفتم فیہ	۲۵	الشوریٰ	۱۰
لہ مقالید السمٰوٰت	۲۵	〃	۱۲

قانون سازی کا اختیار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اتخذوا احبارھم	۱۰	التوبۃ	۳۱
یاایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ	۱۱	یونس	۵۷
ولا تقولوا لما	۱۴	النحل	۱۱۶

عدلیہ و مقننہ اللہ تعالیٰ و رسول کے احکام کی پابند

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ	۲۲	الاحزاب	۳۶

احکامِ الٰہی کے خلاف قانون سازی کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ذٰلک لتؤمنوا باللہ ورسولہ	۲۸	المجادلۃ	۴

غیر اسلامی قوانین بنانا اور انہیں افضل سمجھنا کفر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین یحآدون اللہ	۲۸	المجادلۃ	۵

کن لوگوں کی اطاعت کی جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تطع من اغفلنا قلبہ	۱۵	الکھف	۲۸
فلا تطع الکافرین	۱۹	الفرقان	۵۲
ولا تطیعوا امر المسرفین	۱۹	الشعراء	۱۵۱

خلافت کا صحیح مفہوم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰداؤد انا جعلنٰک	۲۳	ص	۲۶

اسلامی معاشرے کی رُکنیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان تابوا واقاموا	۱۰	التوبۃ	۱۱

قانونی و حقیقی مسلمان کا فرق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وجاء المعذرون	۱۰	التوبۃ	۹۰

مملکت کے واجبات رعایا پر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین اٰمنوا من بعد وھاجروا	۱۰	الانفال	۷۵

مملکت کن لوگوں کی ولی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین اٰمنوا وھاجروا	۱۰	الانفال	۷۲

شوریٰ کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین استجابوا	۲۵	الشوریٰ	۳۸

دستورِ اسلامی میں نماز اور روزہ کی اہمیت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فان تابوا واقاموا	۱۰	التوبۃ	۵

اسلام میں اصول قانون اور اصولی احکام حلال و حرام قرار دینے کا حق

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قل ارءیتم ما انزل اللہ	۱۱	یونس	۵۹

آیت	پارہ	سورت	آیت
ویحل لهم الطیبت	۹	الاعراف	۱۵۷
ولاتقولوا لما تصف	۱۴	النحل	۱۱۶

کفار حیلے سے قانونِ الٰہی بدلتے ہیں

انما النسیٔ زیادة	۱۰	التوبة	۳۷

گمان علم کی جگہ نہیں لے سکتا

وقل اعملوا فسیری الله	۱۱	التوبة	۱۰۵

گمان پر کسی کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکتی

ومایتبع اکثرهم	۱۱	یونس	۳۶

ایمان لانے پر جبر نہیں

لوشاء ربك	۱۱	یونس	۹۹

زبردستی کرایا ہوا گناہ جرم نہیں

من کفر بالله من بعد ایمانه	۱۴	النحل	۱۰۶

اصل سے زیادہ بدلہ نہیں

وان عاقبتم فعاقبوا	۱۴	النحل	۱۲۶

ظالموں کی مدد جائز نہیں

قال رب بما انعمت	۲۰	القصص	۱۷

کوئی شخص دوسرے کے فعل کا ذمہ دار نہیں

وقال الذین کفروا	۲۰	العنکبوت	۱۲

قرآن اللہ کا قانون ہے

شرع لکم من الدین	۲۵	الشوریٰ	۱۳

قانونِ حقوق اور اہلِ ایمان

من المؤمنین رجال	۲۱	الاحزاب	۲۳

کسی پر دوسرے کے عمل کی ذمہ داری نہیں

ولاتزر وازرة	۲۲	فاطر	۱۸
ان تکفروا فان الله غنی عنکم	۲۳	الزمر	۷
وان لیس للانسان	۲۷	النجم	۳۸

آیت	پارہ	سورت	آیت
لن تغنی عنهم	۲۸	المجادلة	۱۷

قرآن مکمل ضابطۂ حیات ہے

وانزلنا الیك الکتب	۶	المائدة	۴۸

قانون کی اصل بنیاد عدل ہے

وامرت لاعدل	۲۵	الشوریٰ	۱۵

اللہ تعالیٰ و رسول کے سامنے آزادیٔ رائے کا حق نہیں،

وما کان لمؤمن ولامؤمنة	۲۲	الاحزاب	۳۶

غیر معتبر خبر پر کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی،

یایها الذین امنوا ان جاءکم	۲۶	الحجرات	۶

نیکوں کے لیے انعام، بروں کے لیے سزا

هل اتك ضیف ابرهیم	۲۶	الذریت	۲۴

اسلامی تہذیب و ثقافت

مغنیہ کا گانا سننا حرام ہے

ومن الناس من	۲۱	لقمن	۶

تصاویر اور مجسموں کی حرمت

یعملون له مایشاء	۲۲	السبا	۱۳

متبنیٰ حقیقی اولاد نہیں

وما جعل ادعیاءکم	۲۱	الاحزاب	۴

متبنیٰ کو حقیقی باپ سے منسوب کیا جائے

ادعوهم لاباءهم	۲۱	الاحزاب	۵

معاشرے میں میل جول کے احکام

یایها الذین امنوا	۲۲	الاحزاب	۵۳

مقاماتِ مقدسہ کا ادب

وادخلوا الباب سجدا	۱	البقرة	۵۸

آیت	پارہ	سورت	آیت
فاخلع نعلیك	۱۶	طٰهٰ	۱۲
لا اقسم بهذا البلد	۳۰	البلد	۱
وهذا البلد الامین	۳۰	التین	۳
واتخذوا من مقام ابرهیم	۱	البقرة	۱۲۵
ان الصفا والمروة	۲	”	۱۵۸

جوتے کا بیان

فاخلع نعلیك	۱۶	طٰهٰ	۱۲

بیٹھنے، سونے اور چلنے پھرنے کے آداب

ولاتمش فی الارض مرحا	۲۱	لقمن	۱۸
ولاتمش فی الارض مرحا	۱۵	بنی اسرائیل	۳۷
وعباد الرحمن الذین	۱۹	الفرقان	۶۳

مجلس میں کشائش پیدا کرے

یایها الذین امنوا اذا قیل لکم	۲۸	المجادلة	۱۱

اگر کھڑے ہونے کو کہا جائے تو کھڑے ہو جاؤ

واذا قیل انشزوا فانشزوا	۲۸	المجادلة	۱۱

کسی کا برا نام نہ رکھیں

ولاتنابزوا بالالقاب	۲۶	الحجرات	۱۱

پیدائش سے پہلے نام رکھنا

اسمه یحیٰی لم نجعل له من قبل سمیا	۱۶	مریم	۷
ان الله یبشرك بیحیٰی	۳	اٰل عمران	۳۹

پیدائش کے فوراً بعد نام رکھنا

وانی سمیتها مریم	۳	اٰل عمران	۳۶

ماں اپنے بیٹے بیٹی کا نام رکھے تو جائز ہے

وانی سمیتها مریم	۳	اٰل عمران	۳۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لے کر نہ پکاریں۔

لا تجعلوا دعاء الرسول	۱۸	النور	۶۳

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت

اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
ولله الاسماء الحسنیٰ	۹	الاعراف	۱۸۰

اسلامی نظام معاشرت
کم ناپنا تولنا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
فاوفوا الکیل والمیزان	۸	الاعراف	۸۵
ولا تنقصوا المکیال	۱۲	ھود	۸۴

اوزان کی نگرانی حکومت کا فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
واوفوا الکیل اذا کلتم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۵

معاشرے کو بگاڑنے والے ذرائع کی روک تھام

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
واذا اردنا ان نهلك	۱۵	بنی اسرائیل	۱۶
ولا تقربوا الزنیٰ	۱۵	"	۳۲

باہمی زندگی

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
لیس علی الاعمیٰ	۱۸	النور	۶۱

لہو ولعب کا بیان

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
ومن الناس من یشتری	۲۱	لقمٰن	۶
اعلموا انما الحیوة الدنیا	۲۷	الحدید	۲۰

ریاضت کے لیے کھیل جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
یرتع ویلعب	۱۲	یوسف	۱۲

ستر عورت فرض ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
خذوا زینتکم عند کل مسجد	۸	الاعراف	۳۱

قیلولہ کرتے وقت اور رات میں کپڑے اتار کر سو سکتا ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
وحین تضعون ثیابکم من الظهیرة	۱۸	النور	۵۸

زیور عورتوں کے لیے ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
اومن ینشؤا فی الحلیة	۲۵	الزخرف	۱۸
ولا یبدین زینتهن	۱۸	النور	۳۱

پاؤں میں زیور

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
ولا یضربن بارجلهن	۱۸	النور	۳۱

غیر محارم کے سامنے زیوروں کی نمائش منع ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
ولا یبدین زینتهن	۱۸	النور	۳۱

سلام کا بیان
سلام کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
اذا حییتم بتحیة	۵	النساء	۸۶
فاذا دخلتم بیوتا فسلموا	۱۸	النور	۶۱
تحیتهم فیها سلٰم	۱۳	ابراهیم	۲۳

صرف لفظ "سلام" یا "سلامًا" کافی ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
اهبط بسلام منا	۱۲	ھود	۴۸
قالوا سلٰمًا قال سلٰم	۱۲	ھود	۶۹

جو کسی کو سلام کہے اسے دنیاوی لالچ میں کافر کہنا جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
ولا تقولوا لمن القیٰ	۵	النساء	۹۴

اگر اشتباہ ہو تو سلام کرنے والے کی تحقیق کرے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
ولا تقولوا لمن القیٰ	۵	النساء	۹۴

سلام متارکہ

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
سلٰم علیکم لا نبتغی الجٰهلین	۲۰	القصص	۵۵
سلٰم علیك	۱۶	مریم	۴۷

اہل ایمان پر سلام کا حکم

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
واذا جاءك الذین	۷	الانعام	۵۴

لفظ "سلام علیکم" کہہ سکتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
سلٰم علیکم ادخلوا الجنة	۱۴	النحل	۳۲

السلام علیکم کہہ سکتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
والسلٰم علیّ	۱۶	مریم	۳۳

غلط سلام کرنا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
واذا جاءوك حیوك	۲۸	المجادلة	۸

انبیاء پر یوم ولادت، یوم وفات اور یوم قیامت سلام ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
وسلٰم علیه	۱۶	مریم	۱۵
والسلٰم علیّ	۱۶	مریم	۳۳
وترکنا علیهما فی الاٰخرین	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۱۹
وترکنا علیه فی الاٰخرین	۲۳	الصّٰفّٰت	۱۲۹

علاج کا بیان
بیمار کو اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتا ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
واذا مرضت فهو یشفین	۱۹	الشعراء	۸۰

شہد میں شفا ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
فیه شفاء للناس	۱۴	النحل	۶۹

ماکولات ومشروبات
شراب میں ضرر نفع سے زیادہ ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
واثمهما اکبر من نفعهما	۲	البقرة	۲۱۹

شراب کی حرمت

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
یایها الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر	۷	المائدة	۹۰/۹۲
تتخذون منه سکرا	۱۴	النحل	۶۷
والاثم والبغی	۸	الاعراف	۳۳

نشہ کی حالت میں نماز حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
لا تقربوا الصلوٰة وانتم سکٰرٰی	۵	النساء	۴۳

آرائش اور کھانے پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
قل من حرّم	۸	الاعراف	۳۲

پانی پینے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
هذا مغتسل بارد وشراب	۲۳	صٓ	۴۲

چشمہ کا پانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قدعلم کل اناس مشربہم	۱	البقرۃ	۶۰
قدعلم کل اناس	۹	الاعراف	۱۶۰

کنوئیں کا پانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولکم شرب یوم معلوم	۱۹	الشعراء	۱۵۵
کل شرب محتضر	۲۷	القمر	۲۸
فارسلوا واردھم	۱۲	یوسف	۱۹

بارش کا پانی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھوالذی انزل من السماء	۱۴	النحل	۱۰

ضیافت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ضیف ابراھیم المکرمین	۲۶	الذٰریٰت	۲۴
فمالبث ان جاء بعجل	۱۲	ھود	۶۹
ونبئھم عن ضیف ابرٰھیم	۱۴	الحجر	۵۱

پانی پینے کے لیے ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ھوالذی انزل من السماء	۱۴	النحل	۱۰
قال ان اللہ مبتلیکم بنھر	۲	البقرۃ	۲۴۹

دودھ پینا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان لکم فی الانعام	۱۴	النحل	۶۶

شہد پینا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واوحیٰ ربک الی النحل	۱۴	النحل	۶۸

پاکیزہ چیزیں کھائیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰایھا الرسل کلوا من الطیبٰت	۱۸	المؤمنون	۵۱
یٰایھا الذین اٰمنوا	۲	البقرۃ	۱۷۲

خرید و فروخت کا بیان۔ بیع حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واحل اللہ البیع وحرم الربوٰا	۳	البقرۃ	۲۷۵

تجارت رضامندی سے ہو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم	۵	النساء	۲۹

باطل طریقوں سے مال کھانا جائز نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل	۵	النساء	۲۹
ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل	۲	البقرۃ	۱۸۸
وکلوا مما رزقکم اللہ	۷	المائدۃ	۸۸

تجارت ذکرِ الٰہی سے نہ روکے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
رجال لاتلھیھم	۱۸	النور	۳۷

خدا اور رسول اور جہاد کی محبت تجارت سے بہتر ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وتجارۃ تخشون کسادھا	۱۰	التوبۃ	۲۴

صحیح ناپ تول کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واوفوا الکیل والمیزان بالقسط	۸	الانعام	۱۵۲
فاوفوا الکیل والمیزان	۸	الاعراف	۸۵
ولاتنقصوا المکیال	۱۲	ھود	۸۴
اوفوا المکیال	۱۲	〃	۸۵
واوفوا الکیل	۱۵	بنی اسرائیل	۳۵
واقیموا الوزن	۲۷	الرحمٰن	۹
ویل للمطففین	۳۰	المطففین	۱/۲

بیع و شراء میں گواہی مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واشھدوا اذا تبایعتم	۳	البقرۃ	۲۸۲

کتابت مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولایضار کاتب	۳	البقرۃ	۲۸۲

سونا اور چاندی لوگوں کے لیے محبوب کر دی گئی۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
زین للناس	۳	اٰل عمران	۱۴

پاکیزہ کمائی سے زکوٰۃ ادا کریں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰایھا الذین اٰمنوا انفقوا	۳	البقرۃ	۲۶۷

تجارت کے لیے زمین کے سفر کی اجازت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لایستطیعون ضربا	۲	البقرۃ	۲۷۳
واٰخرون یضربون فی الارض	۲۹	المزمل	۲۰

تجارت کے لیے سمندری سفر جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولتبتغوا من فضلہ	۱۴	النحل	۱۴
لتبتغوا من فضلہ	۱۵	بنی اسرائیل	۶۶
ولتبتغوا من فضلہ	۲۰	القصص	۷۳
لتبتغوا من فضلہ	۲۲	فاطر	۱۲
لتبتغوا من فضلہ	۲۵	الجاثیہ	۱۲

حج کے زمانہ میں تجارت حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان تبتغوا فضلا من ربکم	۲	البقرۃ	۱۹۸

تجارت خدا کا فضل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وابتغوا من فضل اللہ	۲۸	الجمعہ	۱۰
لتبتغوا من فضل اللہ	۱۵	بنی اسرائیل	۱۲
ان تبتغوا فضلا من ربکم	۲	البقرۃ	۱۹۸
ولا یحسبن الذین	۴	اٰل عمران	۱۸۰
ولتبتغوا من فضلہ	۱۴	النحل	۱۴
ولتبتغوا من فضلہ	۱۵	بنی اسرائیل	۶۶
ولتبتغوا من فضلہ	۲۰	القصص	۷۳
وابتغاؤکم من فضلہ	۲۱	الروم	۲۳
لتبتغوا من فضلہ	۲۲	فاطر	۱۲
لتبتغوا من فضلہ	۲۵	الجاثیۃ	۱۲
واللہ فضل بعضکم	۱۴	النحل	۷۱

مرد اور عورت دونوں تجارت کر سکتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
للرجال نصیب مما اکتسبوا	۵	النساء	۳۲

اُدھار میں کتابت و شہادت مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰایھا الذین اٰمنوا اذا تداینتم	۳	البقرۃ	۲۸۲
ولاتسئموا	۳	البقرۃ	۲۸۲

دست بدست بیع میں کتابت و شہادت مستحب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان تکون تجارۃ	۳	البقرۃ	۲۸۲

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
تنگ دست کو مہلت دیں			
وان کان ذو عسرة فنظرة	۳	البقرة	۲۸۰
کفالت کا بیان			
وکفلها زکریا	۳	آل عمران	۳۷
علیٰ من یکفله	۱۶	طٰه	۴۰
ایهم یکفل مریم	۳	آل عمران	۴۴
یکفلونه لکم	۲۰	القصص	۱۲
وانا به زعیم	۱۳	یوسف	۷۲
عاریت کا بیان			
عاریت نہ دینے پر وعید			
ویمنعون الماعون	۳۰	الماعون	۷
امانت کا بیان			
امانت رکھنا جائز ہے۔			
ان الله یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت	۵	النسآء	۵۸
امانت جس کی ہے اُسے ادا کی جائے گی			
ان تؤدوا الامٰنٰت	۵	النسآء	۵۸
والذین هم لامٰنٰتهم وعهدهم	۱۸	المؤمنون	۸
فلیؤد الذی اؤتمن	۳	البقرة	۲۸۳
خیانت حرام ہے			
وتخونوا امٰنٰتکم	۹	الانفال	۲۷
امانت کا حامل انسان ہے			
انا عرضنا الامانة	۲۲	الاحزاب	۷۲
غصب کا بیان			
ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل	۲	البقرة	۱۸۸
حلال وحرام جانوروں کا بیان			
حرمت علیکم	۶	المائدة	۳
خنزیر حرام ہے			
انما حرم علیکم	۲	البقرة	۱۷۳
ولحم الخنزیر	۶	المائدة	۳
او لحم خنزیر	۸	الانعام	۱۴۵
لحم الخنزیر	۱۴	النحل	۱۱۵
میتۃ حرام ہے			
انما حرم علیکم المیتة	۲	البقرة	۱۷۳
حرمت علیکم المیتة	۶	المائدة	۳
الا ان یکون میتة	۸	الانعام	۱۴۵
انما حرم علیکم المیتة	۱۴	النحل	۱۱۵
منخنقہ (گلا گھونٹا ہوا جانور) حرام ہے			
والمنخنقة	۶	المائدة	۳
موقوذۃ (پتھر لکڑی وغیرہ سے مارا ہوا) جانور حرام ہے			
والموقوذة	۶	المائدة	۳
پہاڑ سے گر کر مرا ہوا جانور حرام ہے			
والمتردیة	۶	المائدة	۳
سینگ سے مرا ہوا جانور حرام ہے			
والنطیحة	۶	المائدة	۳
بھیڑیے وغیرہ کا کھایا ہوا مُردہ جانور حرام ہے			
وما اکل السبع	۶	المائدة	۳
خبیثہ جانور حرام ہے			
ویحرم علیهم الخبائث	۹	الاعراف	۱۵۷
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے حرام کیا وُہ بھی حرام ہے			
الذین یتبعون	۹	الاعراف	۱۵۷
وما اتٰکم الرسول	۲۸	الحشر	۷
من یطع الرسول	۵	النساء	۸۰
مختلف قسم کے جانور حرام ہیں			
حرمت علیکم المیتة	۶	المائدة	۳
غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے			
وما اهل لغیر الله به	۶	المائدة	۳
بتوں پر ذبیحہ حرام ہے			
وما ذبح علی النصب	۶	المائدة	۳
جس ذبیحہ پر خدا کا نام نہ لیا جائے وہ حرام ہے			
ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله	۸	الانعام	۱۲۱
جس جانور پر ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جائے وُہ حرام ہے			
ما اهل لغیر الله به	۶	المائدة	۳
او فسقا اهل لغیر الله به	۸	الانعام	۱۴۵
بحیرہ، سائبہ وغیرہ جانور حرام ہیں			
ما جعل الله	۷	المائدة	۱۰۳
اللہ کے نام پر ذبیحہ حلال ہے			
الا ما ذکیتم	۶	المائدة	۳
وطعامکم حل لهم	۶	المائدة	۵
فکلوا مما ذکر اسم الله علیه	۸	الانعام	۱۱۸
وما لکم الا تاکلوا	۸	〃	۱۱۹
فاذکروا اسم الله	۱۷	الحج	۳۶
لیذکروا اسم الله	۱۷	〃	۳۴
ویذکروا اسم الله	۱۷	〃	۲۸
آٹھ قسم کے جانور حلال ہیں			
ثمٰنیة ازواج	۸	الانعام	۱۴۳
شکار پر اللہ کا نام لے کر جانور چھوڑنا حلال ہے			
وما علمتم من الجوارح	۶	المائدة	۴
قربانی کا بیان			
فصل لربک وانحر	۳۰	الکوثر	۲

آیت	پارہ	سورت	آیت
قربانی صرف اللہ کے لیے ہے			
قل ان صلوتی ونسکی	۸	الانعام	۱۶۲
قربانی کے تین حصے کرے			
فکلوا منہا واطعموا القانع	۱۷	الحج	۳۶
قربانی کا گوشت اور خون اللہ کو پسند نہیں بلکہ تقویٰ پسند ہے			
لن ینال اللہ لحومہا	۱۷	الحج	۳۷
ذبح کے وقت بسم اللہ کے ساتھ اللہ اکبر کہنا			
لتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم	۱۷	الحج	۳۷
اونٹ اور گائے کی قربانی شعائر اللہ سے ہے			
والبدن جعلنٰھا لکم من شعائر اللہ	۱۷	الحج	۳۶
انعام، اونٹ، گائے، بکری وغیرہ کی قربانی کرے			
ولکل امۃ جعلنا	۱۷	الحج	۳۴
واحلت لکم الانعام	۱۷	〃	۳۰
ویذکروا اسم اللہ	۱۷	〃	۲۸
ومن الانعام حمولۃ وفرشا	۸	الانعام	۱۴۲
دنبہ کی قربانی			
وفدینٰہ بذبح عظیم	۲۳	الصّٰفٰت	۱۰۷
اذ قربا قربانا	۶	المائدۃ	۲۷
پرہیزگاروں کی طرف سے قربانی			
انما یتقبل اللہ من المتقین	۶	المائدۃ	۲۷
حظر و اباحت کا بیان			
پاکیزہ چیزیں حلال ہیں			
یایھا الذین امنوا لا تحرموا	۷	المائدۃ	۸۷
وکلوا مما رزقکم	۷	〃	۸۸

آیت	پارہ	سورت	آیت
والطیبٰت من الرزق	۸	الاعراف	۳۲
ورزقنٰھم من الطیبٰت	۱۵	بنی اسرائیل	۷۰
حلال چیزیں حرام کرنے سے بھی حرام نہیں ہوتیں۔			
یایھا النبی لم تحرم	۲۸	التحریم	۱
قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم	۲۸	〃	۲
الگ الگ کھانا جائز ہے۔			
لیس علیکم جناح	۱۸	النور	۶۱
اکٹھے کھانا جائز ہے			
لیس علیکم	۱۸	النور	۶۱
اپنے رشتہ داروں کے یہاں کھانے میں حرج نہیں			
ولا علی انفسکم	۱۸	النور	۶۱
دوست کے یہاں کھانے میں حرج نہیں			
او صدیقکم	۱۸	النور	۶۱
زندگی بچانے کے لیے کھانا فرض ہے			
ولا تقتلوا انفسکم	۵	النساء	۲۹
جان بچانے کے لیے حرام چیز بھی کھانا حلال ہے۔			
فمن اضطر غیر باغ	۲	البقرۃ	۱۷۳
فمن اضطر غیر باغ	۸	الانعام	۱۴۵
فمن اضطر غیر باغ	۱۴	النحل	۱۱۵
آداب معاشرت			
جھوٹے پر خدا کی لعنت			
فنجعل لعنۃ اللہ علی الکٰذبین	۳	آل عمران	۶۱
ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکٰذبین	۱۸	النور	۷
سچ جھوٹ پر غالب ہے			
بل نقذف بالحق	۱۷	الانبیاء	۱۸

آیت	پارہ	سورت	آیت
جھوٹ بولنے والے ظالم ہیں			
فمن افتری علی اللہ الکذب	۴	آل عمران	۹۴
جھوٹ کھلا گناہ ہے۔			
انظر کیف یفترون	۵	النساء	۵۰
جھوٹ بولنے اور سننے والے فتنہ میں مبتلا ہیں اور ان کے دل پاک نہیں			
سمّٰعون للکذب سمّٰعون لقوم	۶	المائدۃ	۴۱
جھوٹے دنیا میں ذلت کا شکار ہیں			
سمّٰعون للکذب	۶	المائدۃ	۴۱
جھوٹ بولنے والے اکثر بے عقل ہیں			
لکن الذین کفروا یفترون	۷	المائدۃ	۱۰۳
جھوٹ بولنے والے کامیاب نہیں			
ان الذین یفترون علی اللہ	۱۱	یونس	۶۹
ان الذین یفترون علی اللہ	۱۴	النحل	۱۱۶
جھوٹے پر عذاب نار ہے			
وتصف السنتھم الکذب	۱۴	النحل	۶۲
اعد اللہ لھم عذابا شدیدا	۲۸	المجادلۃ	۱۵
جھوٹ بولنے والے بے ایمان ہیں			
انما یفتری الکذب	۱۴	النحل	۱۰۵
جھوٹ بولنے والے ظالم ہیں			
ومن اظلم ممن افتری علی اللہ	۲۸	الصف	۷
گالی مت دو			
ولا تسبوا الذین	۷	الانعام	۱۰۸
کسی کو برا نام نہ دو			
ولا تنابزوا بالالقاب	۲۶	الحجرات	۱۱

ایک دُوسرے کو طعنہ نہ دو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتلمزوا انفسکم	۲۶	الحجرات	۱۱

جاسُوسی منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتجسسوا	۲۶	الحجرات	۱۲

غیبت حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولایغتب بعضکم بعضا	۲۶	الحجرات	۱۲

غیبت کرنا اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ایحب احدکم ان یاکل	۲۶	الحجرات	۱۲

حاکم سے کسی کے ظلم کی شکایت کرنا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لایحبّ اللہ	۶	النساء	۱۴۸

غلط باتیں منع ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتقف مالیس لک بہ علم	۱۵	بنی اسرائیل	۳۶

چیخنا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واغضض من صوتک	۲۱	لقمٰن	۱۹

حاسد کے شر سے پناہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن شر حاسد اذا حسد	۳۰	الفلق	۵

کسی مُسلمان کے خلاف حسد ممنوع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتتمنوا ما فضل اللہ بہ	۵	النسآء	۳۲

کفّار مُسلمانوں سے حسد کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ودّ کثیر من اھل الکتٰب	۱	البقرۃ	۱۰۹

منافق مُسلمانوں کو حاسد بتلاتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فسیقولون بل تحسدوننا	۲۶	الفتح	۱۵

غصّہ پی لینا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والکٰظمین الغیظ	۴	اٰل عمران	۱۳۴
ادفع بالتی ھی احسن	۲۴	حٰم السجدۃ	۳۴/۳۵

غصّے کے بعد مُعافی کی فضیلت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا ما غضبوا ھم یغفرون	۲۵	الشوریٰ	۳۷

تکبّر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتمش فی الارض	۱۵	بنی اسرائیل	۳۷
ولاتمش فی الارض مرحًا	۲۱	لقمٰن	۱۸

اللہ تکبّر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اللہ لایحب من کان مختالا	۵	النساء	۳۶
ولاتمش فی الارض	۲۱	لقمٰن	۱۸
لاتفرح	۲۰	القصص	۷۶
ولئن اذقنٰہ نعماء	۱۲	ھود	۲۱۹
وانا اذا اذقنا	۲۵	الشوریٰ	۴۸
لایحب کل مختال	۲۷	الحدید	۲۳

کُفّار نے تکبر سے ایمان قبُول نہ کیا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واقسموا باللہ	۲۲	فاطر	۴۲/۴۳
وانی کلما دعوتھم	۲۹	نوح	۷
افکلما جاءکم	۱	البقرۃ	۸۷
قل ارءیتم	۲۶	الاحقاف	۱۰
ثم بعثنا من بعدھم موسٰی	۱۱	یُونس	۷۵
ثم ارسلنا موسٰی واخاہ	۱۸	المؤمنون	۴۵/۴۸
قال الذین استکبروا	۸	الاعراف	۷۶
وقال الذین لایرجون	۱۹	الفرقان	۲۱

تکبّر کرنے والوں پر عذاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما الذین استنکفوا	۶	النسآء	۱۷۳
والذین کذّبوا	۸	الاعراف	۳۶
ولقد جاء ھم	۲۰	العنکبوت	۳۹/۴۰

تکبّر کرنے والوں کے لیے آسمانوں کے دروازے بند ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین کذّبوا	۸	الاعراف	۴۰

تکبر کرنے والوں کے متبعین پر بھی عذاب ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وبرزوا للہ	۱۳	ابراھیم	۲۱
یقول الذین استضعفوا للذین استکبروا	۲۲	السباء	۳۱/۳۲

مال اور جمعیت پر فخر کرنے والے کی مثال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکان لہ ثمر	۱۵	الکھف	۳۲/۴۲
اعلموا انما الحیٰوۃ الدنیا	۲۷	الحدید	۲۰

تکبر کرنے والے مجرم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واما الذین کفروا	۲۵	الجاثیۃ	۳۱

تکبر کرنے والوں پر مہر لگادی جاتی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
کذٰلک یطبع اللہ	۲۴	المؤمن	۳۵

تکبّر سے مُنہ بگاڑنا منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتصعر خدک للناس	۲۱	لقمٰن	۱۸

متکبّر بخل کرتے ہیں اور بخل کا حکم دیتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واللہ لایحبّ	۲۷	الحدید	۲۳/۲۴

گھوڑ دوڑ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ عرض علیہ	۲۳	صٓ	۳۱
والعٰدیٰت ضبحا	۳۰	العٰدیٰت	۱

دکھاوے کا صدقہ باطل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰایھا الذین اٰمنوا لا تبطلوا	۳	البقرۃ	۲۶۴
والذین ینفقون اموالہم	۵	النساء	۳۸

دکھاوے کے صدقے کی مثال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمثلہ کمثل صفوان	۳	البقرۃ	۲۶۴
ایودّ احدکم ان تکون	۳	〃	۲۶۶

مُسلمانو! ریاکار نہ بنو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولاتکونوا کالذین خرجوا	۱۰	الانفال	۴۷

ریا منافقوں کی صفت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان المنٰفقین یخٰدعون اللہ	۵	النسآء	۱۴۲
الذین ھم یراءون	۳۰	الماعون	۶

ریا شرک خفی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا یشرک بعبادۃ ربہ	۱۶	الکہف	۱۱۰

ریا سے بچے اور خالص اللہ کے لیے عبادت کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت
فاعبد اللہ مخلصا	۲۳	الزمر	۲

ظلم کا بیان
شرک سب سے بڑا ظلم ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
اذ قال لقمٰن لابنہ وھو یعظہ یٰبنی لاتشرک	۲۱	لقمٰن	۱۳

ظالم کو قیامت کے دن سخت افسوس ہوگا

آیت	پارہ	سورت	آیت
ویوم یعض الظالم	۱۹	الفرقان	۲۷

قیامت میں ظالم کا کوئی مددگار نہیں،

آیت	پارہ	سورت	آیت
فذوقوا فما للظٰلمین	۲۲	فاطر	۳۷
ما للظٰلمین من حمیم	۲۴	المؤمن	۱۸

حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والے ظالم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ومن یتعد حدود اللہ	۲	البقرۃ	۲۲۹

مفتری ظالم ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
فمن افتری علی اللہ الکذب	۴	آل عمران	۹۴

کسی کے ظلم کی شکایت حاکم سے جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
لا یحب اللہ الجھر بالسوء	۶	النساء	۱۴۸

مفتی یا حاکم کے سامنے ظالم کی شکایت جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
خصمٰن بغیٰ	۲۳	ص	۲۲/۲۴

ظالموں کا ٹھکانہ برا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وبئس مثوی الظٰلمین	۴	آل عمران	۱۵۱
فکان عاقبتھما	۲۸	الحشر	۱۷

ظالم کامیاب نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
انہ لا یفلح الظٰلمون	۷	الانعام	۲۱

آیت	پارہ	سورت	آیت
انہ لا یفلح الظٰلمون	۸	الانعام	۱۳۵
انہ لا یفلح الظٰلمون	۱۲	یوسف	۲۳
فقطع دابر القوم الذین	۷	الانعام	۴۵

ظالموں پر عذاب قبر

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولو تریٰ اذ الظٰلمون	۷	الانعام	۹۳

ظالموں سے دوستی منع ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا	۱۰	التوبۃ	۲۳

ظالموں کو اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولا تحسبن اللہ	۱۳	ابراھیم	۴۲

اے اللہ! مجھے ظالموں میں نہ کر

آیت	پارہ	سورت	آیت
رب فلا تجعلنی فی القوم الظٰلمین	۱۸	المؤمنون	۹۴

ظالموں پر عذاب نازل ہوتا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
وما کنا مھلکی القریٰ	۲۰	القصص	۵۹
وان الظٰلمین لھم عذاب الیم	۲۵	الشوریٰ	۲۱

قیامت میں ظالموں کے احوال

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولو تریٰ اذ الظٰلمون	۲۲	السبا	۳۱/۳۲
ویوم یعض الظالم علی یدیہ	۱۹	الفرقان	۲۷
ان المجرمین فی عذاب جھنم	۲۵	الزخرف	۷۴

ظالموں کے وعدے جھوٹے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
بل ان یعد الظٰلمون	۲۲	فاطر	۴۰

قیامت کے دن ظالموں پر لعنت ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
یوم لا ینفع الظٰلمین	۲۴	المؤمن	۵۲

ظالموں سے بدلہ لینا جائز ہے اور معاف کرنا افضل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ولمن انتصر بعد ظلمہ	۲۵	الشوریٰ	۴۱/۴۳

ظالموں کو سزا دینا

آیت	پارہ	سورت	آیت
انما السبیل علی الذین	۲۵	الشوریٰ	۴۲

ظالم دُنیا کی طرف لوٹنا چاہیں گے تاکہ توبہ کرسکیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
وتری الظٰلمین لما راوا العذاب	۲۵	الشوریٰ	۴۴/۴۵

ظالموں کے لیے دردناک عذاب

آیت	پارہ	سورت	آیت
انا اعتدنا للظٰلمین نارا	۱۵	الکہف	۲۹
ویوم یعض الظالم	۱۹	الفرقان	۲۷/۲۹
کذٰلک اخذ ربک	۱۲	ھود	۱۰۲

ظالموں کو ہدایت نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت
ان اللہ لا یھدی القوم الظٰلمین	۲۶	الاحقاف	۱۰
واللہ لا یھدی القوم الظٰلمین	۲۸	الصف	۷
واللہ لا یھدی القوم الظٰلمین	۲۸	الجمعۃ	۵

خدایا! مجھے ظالموں سے نجات دے

آیت	پارہ	سورت	آیت
ونجنی من القوم الظٰلمین	۲۸	التحریم	۱۱

حرمتِ شراب
پہلا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت
یسئلونک عن الخمر	۲	البقرۃ	۲۱۹

دوسرا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت
یاایھا الذین امنوا لاتقربوا الصلوٰۃ	۵	النساء	۴۳

آخری اور قطعی حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت
یاایھا الذین امنوا انما الخمر	۷	المائدۃ	۹۰

شراب پینا شیطانی فعل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت
انما یرید الشیطٰن	۷	المائدۃ	۹۱
من عمل الشیطٰن	۷	المائدۃ	۹۰

اشاراتِ حرمت

آیت	پارہ	سورت	آیت
ومن ثمرٰت النخیل	۱۴	النحل	۶۷

قمار بازی
پہلا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونك عن الخمر	۲	البقرة	۲۱۹

ممانعت کا قطعی حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان تستقسموا بالازلام	۶	المائدة	۳
والمیسر والانصاب	۷	〃	۹۰

ان افعال شنیعہ سے عداوت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما یرید الشیطٰن	۷	المائدة	۹۱

شعر و شاعری
شعراء باطل کی مذمت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والشعراء یتبعھم الغاوٗن	۱۹	الشعراء	۲۲۴/۲۲۶

اہل ایمان اور اعمال صالح اور ذکر کی طرف رغبت دلانے والے شعراء کی توصیف

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا الذین اٰمنوا	۱۹	الشعراء	۲۲۷

قرآن مجید شاعری نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما ھو بقول شاعر	۲۹	الحآقة	۴۱

حجامت کے احکام
مردوں کو سر کے بال منڈوانا اور کتروانا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
محلقین رءوسکم	۲۶	الفتح	۲۷

حالت احرام میں
سر منڈوانا اور کتروانا جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فمن کان منکم مریضا	۲	البقرة	۱۹۶

داڑھی بڑھانا سنت انبیاء ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قال یبنؤم لا تاخذ بلحیتی	۱۶	طٰہٰ	۹۴

آداب سفر
سواری پر سوار ہونے کے وقت کی دعا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
سبحٰن الذی سخر لنا	۲۵	الزخرف	۱۳

کشتی پر سوار ہونے کی دعا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
بسم اللہ مجرىھا	۱۲	ھود	۴۱

تجارت کے لیے سمندری سفر

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ربکم الذی یزجی لکم الفلك	۱۵	بنی اسرائیل	۶۶
ولتجری الفلك بامرہٖ	۲۱	الروم	۴۶

شکار کا بیان
حالت احرام میں خشکی کا شکار حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا لا تحلوا	۶	المائدة	۲
یایھا الذین اٰمنوا لا تقتلوا الصید	۷	〃	۹۵
وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما	۷	〃	۹۶

احرام ختم ہونے پر شکار جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا حللتم فاصطادوا	۶	المائدة	۲

سمندر کا شکار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
احل لکم صید البحر	۷	المائدة	۹۶

کتے اور شکاری جانور کا شکار حلال ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسئلونك ماذا احل لھم	۶	المائدة	۴

شکاری بسم اللہ پڑھ کر جانور چھوڑے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکلوا مما امسکن علیکم	۶	المائدة	۴

رہن کا بیان
سفر میں رہن

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان کنتم علیٰ سفر	۳	البقرة	۲۸۳

قصاص کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم القصاص	۲	البقرة	۱۷۸

قصاص زندگی ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولکم فی القصاص حیوٰة	۲	البقرة	۱۷۹

قصاص میں برابری

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکتبنا علیھم فیھا ان النفس	۶	المائدة	۴۵

قتل نفس حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا یقتلون النفس التی	۱۹	الفرقان	۶۸

ایک شخص کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من اجل ذٰلك	۶	المائدة	۳۲

جس نے ایک شخص کی جان بچائی اس نے ساری دنیا کو بچایا۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن احیاھا فکانما احیا الناس	۶	المائدة	۳۲

فساد فی الارض کی سزا قتل ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من اجل ذٰلك	۶	المائدة	۳۲

مومن کو غلطی سے قتل کرنا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا	۵	النسآء	۹۲

مومن کو جان بوجھ کر قتل کی سزا

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یقتل مؤمنا متعمدا	۵	النسآء	۹۳

قتل کے عوض قتل

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من اجل ذٰلك	۶	المائدة	۳۲

حد قذف کا بیان
زنا کی تہمت لگانا گناہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یؤذون المؤمنین	۲۲	الاحزاب	۵۸

زنا کی غلط تہمت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یرمون المحصنٰت	۱۸	النور	۴

تعزیر کا بیان
کسی مسلمان کا مذاق نہ اڑایا جائے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یایھا الذین اٰمنوا	۲۶	الحجرات	۱۱

کسی کو برا لقب دینا حرام ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تنابزوا بالالقاب	۲۶	الحجرات	۱۱

چور کی حد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والسارق والسارقۃ	۶	المائدۃ	۳۸/۳۹

ڈکیتی کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
انما جزاؤا الذین	۶	المائدۃ	۳۳/۳۴

قسم کو نیک کام نہ کرنے کا ذریعہ نہ بناؤ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم	۲	البقرۃ	۲۲۴
ولا یاتل اولوا الفضل منکم	۱۸	النور	۲۲

جھوٹی قسم پر عذاب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان الذین یشترون	۳	آل عمران	۷۷

قسم پورا کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واوفوا بعہد اللہ	۱۴	النحل	۹۱
ولا تتخذوا ایمانکم دخلا بینکم	۱۴	〃	۹۴
وکان عہد اللہ مسؤلا	۲۱	الاحزاب	۱۵
والذین ہم لامنٰتہم وعہدہم	۱۸	المؤمنون	۸

لغو قسم کا کفارہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم	۷	المائدۃ	۸۹

جن قسموں کا کفارہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فکفارتہ اطعام عشرۃ مسٰکین	۷	المائدۃ	۸۹
قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم	۲۸	التحریم	۲

منت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وما انفقتم من نفقۃ او نذرتم	۳	البقرۃ	۲۷۰
یوفون بالنذر	۲۹	الدھر	۷

منت پوری کرنے کی تعریف

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
من المؤمنین رجال صدقوا	۲۱	الاحزاب	۲۳

شرکت کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اما السفینۃ فکانت لمسٰکین	۱۶	الکہف	۷۹
واما الجدار فکان لغلٰمین	۱۶	الکہف	۸۲

غلام آزاد کرنے کا طریقہ

اس قسم کے مسائل کی ہمارے ملک میں ضرورت نہیں لیکن قرآن مجید نے اس زمانے میں جب کہ غلامی کا رواج تھا، انسانی عظمت کو بحال کرنے کے لیے غلاموں کو آزاد کرنے، ان کو مکاتب اور ام ولد بنانے اور کفارہ میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جس کی بنا پر عصر جدید میں غلامی کی رسم بالکل ختم ہو گئی۔

آزاد کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فک رقبۃ	۳۰	البلد	۱۳

مکاتب بنانے کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والذین یبتغون الکتٰب مما ملکت ایمانکم	۱۸	النور	۳۳

قتل خطا میں غلام آزاد کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فتحریر رقبۃ مؤمنۃ	۵	النساء	۹۲
فتحریر رقبۃ مؤمنۃ	۵	〃	۹۲

کفارہ میں غلام آزاد کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
او تحریر رقبۃ	۷	المائدۃ	۸۹

ظہار میں غلام آزاد کرنے کا حکم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فتحریر رقبۃ	۲۸	المجادلۃ	۳

دفن اور قبر کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم اماتہ فاقبرہ	۳۰	عبس	۲۱
الم نجعل الارض کفاتا احیاء	۲۹	المرسلٰت	۲۵/۲۶
من بعثنا من مرقدنا	۲۳	یٰس	۵۲

شہید کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تقولوا لمن یقتل	۲	البقرۃ	۱۵۴
ولا تحسبن الذین قتلوا	۴	آل عمران	۱۶۹

نیکی صرف توجہ الی القبلہ نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لیس البر ان تولوا وجوھکم	۲	البقرۃ	۱۷۷

مرتد کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومن یرتدد	۲	البقرۃ	۲۱۷
یایھا الذین اٰمنوا	۶	المائدۃ	۵۴
قل اباللہ واٰیٰتہ	۱۰	التوبۃ	۶۵/۶۶

صلح کا بیان

صلح اچھی چیز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
والصلح خیر	۵	النساء	۱۲۸

صلح کے لیے سرگوشی جائز ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لا خیر فی کثیر من نجوٰھم	۵	النساء	۱۱۴

میاں بیوی میں مصالحت

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان امرأۃ خافت	۵	النساء	۱۲۸

مسلمانوں میں لڑائی ہو تو صلح کرا دیں۔

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وان طائفتٰن من المؤمنین	۲۶	الحجرات	۹
فاصلحوا بین اخویکم	۲۶	〃	۱۰

اکراہ کا بیان

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا من اکرہ وقلبہ مطمئن	۱۴	النحل	۱۰۶

اگر اکراہ کے بعد بھی کفر نہ کرے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لن نؤثرک	۱۶	طٰہٰ	۷۲/۷۳

اکراہ میں زبانی کفر کر سکتے ہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الا ان تتقوا منہم تقٰۃ	۳	آل عمران	۲۸

جن کو مجبور کیا جائے وہ گنہگار نہیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تکرھوا فتیٰتکم	۱۸	النور	۳۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر

حجر تصرف (روکنے) کا بیان

ولا تؤتوا السفهاء	۴	النسآء	۵

تقسیم کا بیان

واذا حضر القسمة	۴	النسآء	۸
ونبئهم ان الماء قسمة	۲۷	القمر	۲۸

جزیہ

قاتلوا الذین	۱۰	التوبۃ	۲۹

آب پاشی کا بیان

هٰذه ناقة لها شرب	۱۹	الشعراء	۱۵۵
ونبئهم ان الماء قسمة	۲۷	القمر	۲۸

بارش سے چشمے بنائے

الم تر ان الله انزل	۲۳	الزمر	۲۱

بارش سے کھیتی پیدا کی

وانزلنا من المعصرٰت ماء	۳۰	النبا	۱۴/۱۶
اخرج منها	۳۰	النزعٰت	۳۱/۳۲
فلینظر الانسان	۳۰	عبس	۲۴

زیارتِ قبور، منافق کی قبر پر کھڑا نہ ہو

ولا تقم علی قبره	۱۰	التوبۃ	۸۴

ایصالِ ثواب دعائے مغفرت

واستغفر لذنبک وللمؤمنین	۲۶	محمد	۱۹
ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین	۲۸	الحشر	۱۰
ربنا اغفرلی	۱۳	ابراهیم	۴۱
ویستغفرون	۲۴	المؤمن	۷

دعائے مغفرت سے کافروں کو کوئی فائدہ نہیں

استغفرلهم اولا تستغفرلهم	۱۰	التوبۃ	۸۰
ما کان للنبی والذین اٰمنوا	۱۱	التوبۃ	۱۱۳

قانونِ وراثت

میراث کے حقوق کی بنیاد

واولوا الارحام بعضهم	۱۰	الانفال	۷۵
واولوا الارحام بعضهم	۲۱	الاحزاب	۶

متبنّٰی وارث نہیں

وما جعل ادعیاءکم	۲۱	الاحزاب	۴

وراثت کا تمام مال رکھنے کی ممانعت

وتاکلون التراث	۳۰	الفجر	۱۹

وراثت میں قرابت داروں کا حق ہے

للرجال نصیب	۴	النسآء	۷

وراثت پورے ترکے ہیں

واذا حضر القسمة	۴	النسآء	۸

وراثت کی دینی اہمیت

تلک حدود الله	۴	النسآء	۱۳

ورثاء کے حصوں پر وصیت کا اثر

کتب علیکم اذا حضر	۲	البقرة	۱۸۰

وراثت میں عورت بھی حق دار ہے

وللنسآء نصیب مما ترک	۴	النسآء	۷

اولاد کے حصص

للذکر مثل حظ الانثیین	۴	النسآء	۱۱

والدین کے حصص

ولابویه لکل واحد	۴	النسآء	۱۱

تقسیم میراث

فان کان له اخوة	۴	النسآء	۱۱

مروجہ وفات ٹیکس ظلم ہے

ومن یعص الله ورسوله	۴	النسآء	۱۴

منہ بولے رشتہ داروں کا حصہ نہیں

ولکل جعلنا موالی	۵	النسآء	۳۳
وان کان رجل	۴	″	۱۲
یستفتونک قل الله	۵	″	۱۷۶

وصیت کے لیے نصاب شہادت

یایها الذین اٰمنوا شهادة بینکم	۷	المائدة	۱۰۶

اسلامی نظامِ امارت

امارت کے اوصاف

فبما رحمة من الله	۴	اٰل عمران	۱۵۹

نظامِ سمع وطاعت

یایها الذین اٰمنوا اطیعوا الله	۵	النسآء	۵۹

افواہیں پھیلانے کا مفسدہ

واذا جاءهم امر	۵	النسآء	۸۳

شوریٰ کی اہمیت

فبما رحمة من الله	۴	اٰل عمران	۱۵۹

معاشرے میں عناصر کی ترکیب

والذین اٰمنوا	۱۰	الانفال	۷۲

جماعت میں شامل ہونے کی شرط

فان تابوا واقاموا الصلوٰة	۱۰	التوبۃ	۱۱

باہمی تعلقات درست رکھنے کا حکم

واصلحوا ذات بینکم	۹	الانفال	۱

نزاع و اختلاف سے بچنے کا حکم

ولا تنازعوا	۱۰	الانفال	۴۶

اطاعتِ امیر کا حکم

واطیعوا الله ورسوله	۹	الانفال	۱
یایها الذین اٰمنوا اطیعوا الله	۹	″	۲۰
یایها الذین اٰمنوا استجیبوا	۹	″	۲۴
واطیعوا الله	۱۰	″	۴۶

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
غداری و خیانت سے بچنے کا حکم			
یاایھا الذین اٰمنوا لا تخونوا	۹	الانفال	۲۷
فاسقوں کے ساتھ سلوک			
ولا تصل علیٰ احد	۱۰	التوبۃ	۸۴
مشتبہ لوگوں کے طرز عمل پر نگاہ			
وقل اعملوا	۱۱	التوبۃ	۱۰۵
منافقین کے ساتھ برتاؤ			
یاایھا النبی جاھد الکفار	۱۰	التوبۃ	۷۳
یاایھا الذین اٰمنوا قاتلوا	۱۱	〃	۱۲۳
اسلام کا تصور قومیت			
فاما الذین اٰمنوا وعملوا	۲۱	الروم	۱۵
یعبادی الذین اٰمنوا	۲۱	العنکبوت	۵۶
ملکی مفاد کے نام سے بے گناہ افراد کو سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کرنا اور بلا تعیین مدت قید کرنا اسلامی انقلاب کو روکنے کے لیے فرعون کا بنایا ہوا قانون ہے۔			
ثم بدا لھم من بعد	۱۲	یوسف	۳۵
خلافیات			
احکام شرعیہ میں تقلید کا ثبوت			
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا	۳	البقرۃ	۲۸۶/۲۸۷
والسابقون الاولون من المھاجرین	۱۱	التوبۃ	۱۰۰
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول	۵	النساء	۵۹
فاسئلوا اھل الذکر	۱۷	الانبیاء	۷
واتبع سبیل من اناب الیّ	۲۱	لقمٰن	۱۵
ربنا ھب لنا من ازواجنا	۱۹	الفرقان	۷۴
فلولا نفر من کل فرقۃ منھم	۱۱	التوبۃ	۱۲۲
ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر	۵	النساء	۸۳
یوم ندعوا کل اناس بامامھم	۱۵	بنی اسرائیل	۷۱

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ردِ یہودیت			
یہودیت میں نسلی تعصب ہے			
یاھل الکتٰب تعالوا	۳	اٰل عمران	۶۴
ومن اھل الکتٰب من ان تامنہ	۳	〃	۷۵
یہودیوں نے ایمان کے بعد کفر کیا			
کیف یھدی اللہ قوما	۳	اٰل عمران	۸۶
ابراہیم یہودی تھے نہ نصرانی			
ما کان ابرٰھیم یھودیا ولا نصرانیا	۳	اٰل عمران	۶۷
یہودیوں کی روش پر مت چلو			
ود کثیر من اھل الکتٰب	۱	البقرۃ	۱۰۹
ان کا زعم باطل ہے			
وقالوا لن یدخل الجنۃ	۱	البقرۃ	۱۱۱
غلط فہمیاں			
وقالت الیھود لیست النصٰری	۱	البقرۃ	۱۱۳
ان کے فاسد گروہ کا رویہ			
ولن ترضیٰ عنک الیھود	۱	البقرۃ	۱۲۰
علمائے یہود حق بات چھپاتے تھے			
ومن اظلم ممن کتم شھادۃ	۱	البقرۃ	۱۴۰
الذین اٰتینٰھم الکتٰب	۲	〃	۱۴۶
جان بوجھ کر حق کی مخالفت			
وان الذین اوتوا الکتٰب	۲	البقرۃ	۱۴۴
ان کا گمان تھا کہ وہ جہنمی نہیں ہیں۔			
الم تر الی الذین اوتوا نصیبا	۳	اٰل عمران	۲۳

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
آیاتِ الٰہی سے انکار			
یاھل الکتٰب لم تکفرون	۳	اٰل عمران	۷۰
دعوتِ ایمان پر ان کی مکاریاں			
وقالت طائفۃ من اھل الکتٰب	۳	اٰل عمران	۷۲
حق و باطل کو ملانا علمائے یہود کا کام			
یاھل الکتٰب لم تلبسون الحق	۳	اٰل عمران	۷۱
چند سکوں کی خاطر حق کو بیچا			
واذ اخذ اللہ میثاق الذین	۴	اٰل عمران	۱۸۷
کھلی نشانیوں کے بعد کفر کیا			
یسئلک اھل الکتٰب	۶	النساء	۱۵۳
انہوں نے اذان کا مذاق اڑایا			
یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا	۶	المائدۃ	۵۷/۵۸
ان کی کھلی گمراہیاں			
وقالت الیھود عزیر ابن اللہ	۱۰	التوبۃ	۳۰
ان کے ایمان کی خرابی			
ولا یحرمون ما حرم اللہ	۱۰	التوبۃ	۲۹
احکامِ خداوندی کو غلط ضابطوں کی شکل دینا علمائے یہود کا کام			
یاایھا الذین اٰمنوا ان کثیرا	۱۰	التوبۃ	۳۴
معاہدے کی خلاف ورزی			
الذین عٰھدت منھم	۱۰	الانفال	۵۶
ان سے جنگ کا حکم			
قاتلوا الذین لا یؤمنون	۱۰	التوبۃ	۲۹

ان کے گروہ کا آخرت سے انکار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکذٰلک اعثرنا علیھم	۱۵	الکھف	۲۱

موسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے کی سازش

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقال فرعون ذرونی	۲۴	المؤمن	۲۶

اسلامی انقلاب روکنے کے لیے فرعونی قوانین

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ونادیٰ فرعون فی قومہ	۲۵	الزخرف	۵۱
انی اخاف ان یبدل	۲۴	المؤمن	۲۶

اسلام دشمنی یہود کا شیوہ ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
سبح للہ مافی السمٰوٰت ومافی الارض	۲۸	الحشر	۱

یہود و منافقین کی سازباز

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الم تر الی الذین نافقوا	۲۸	الحشر	۱۱

جان بوجھ کر اسلام کا انکار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یسبح للہ مافی السمٰوٰت ومافی الارض	۲۸	الجمعۃ	۱

موسیٰ علیہ السّلام کو ایذائیں دیں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال موسیٰ لقومہ	۲۸	الصف	۵

یہود کی مثال گدھے سے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
مثل الذین حملوا التوریٰۃ	۲۸	الجمعۃ	۵

یہود کے عقائد باطلہ کا رد

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لم یکن الذین کفروا	۳۰	البینۃ	۱

یہود کی دوغلی پالیسی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذا لقوا الذین اٰمنوا	۱	البقرۃ	۱۴
اتامرون الناس	۱	″	۴۴

امراء کے شاخسانے پر قانونِ حق بدل دینا یہودی قانون کا شیوہ رہا ہے

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولا تلبسوا الحق	۱	البقرۃ	۴۲
یایھا الرسول لا یحزنک	۶	المائدۃ	۴۱

دین میں تحریفات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وکیف یحکمونک	۶	المائدۃ	۴۳
وقالت الیھود ید اللہ	۶	″	۶۴

ردِّ عیسائیت

باطل ہونے پر استدلال

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قولوا اٰمنا باللہ	۱	البقرۃ	۱۳۶
قل اتحاجّوننا	۱	البقرۃ	۱۳۹

بنیادی گمراہی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان اللہ اصطفٰک	۳	اٰل عمران	۴۲

معجزانہ پیدائش پر غلطی کا شبہہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قالت الملٰئکۃ	۳	اٰل عمران	۴۲

عقیدہ الوہیت کے اسباب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
اذ قال اللہ یٰعیسیٰ	۳	اٰل عمران	۵۵

عیسائیت بعد کی پیداوار

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰاھل الکتٰب	۳	اٰل عمران	۶۵

واقعہ صلیب

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقولھم انا قتلنا المسیح	۶	النساء	۱۵۷

الوہیت مریم

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
واذ قال اللہ	۶	المائدۃ	۱۶

عقیدہ تثلیث

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
یٰاھل الکتٰب	۶	النساء	۱۷۱
لقد کفر الذین	۶	المائدۃ	۷۲

مسیح کے ابتدائی پیرو

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فلما احس عیسیٰ	۳	اٰل عمران	۵۲

قرآن کی تین تصریحات

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ان مثل عیسیٰ	۳	اٰل عمران	۵۹

عہد شکنی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولقد اخذ اللہ	۶	المائدۃ	۱۲

قانونِ الٰہی کے مطابق فیصلہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولیحکم اھل الانجیل	۶	المائدۃ	۴۷

مسلمانوں کے ساتھ عیسائیوں کا رویہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
لتجدن اشد الناس	۷	المائدۃ	۸۲

مسیح علیہ السّلام نے توحید کی دعوت دی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ما قلت لھم	۷	المائدۃ	۱۱۷

ایمان کی خرابی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
وقالت النصٰری	۱۰	التوبۃ	۳۰

ابن اللہ کہنے کی تردید

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
قالوا اتخذ اللہ ولدا سبحٰنہ	۱۱	یونس	۶۸
امرا فانما یقول لہ کن فیکون	۱۶	مریم	۳۵
قل ان کان للرحمٰن ولد	۲۵	الزخرف	۸۱

انسان کے فطری گنہگار ہونے کا غلط نظریہ

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
فاقم وجھک للدین حنیفا	۲۱	الروم	۳۰

عیسائیوں سے مسلمانوں کو ہمدردی کیوں

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
الٓمّٓ غلبت الروم	۲۱	الروم	۱/۲

تعلیم سے انحراف

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ولما جاء عیسیٰ	۲۵	الزخرف	۶۳

رہبانیت خود ایجادی

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ثم قفینا علیٰ اٰثارھم	۲۷	الحدید	۲۷

الزام کی تردید

آیت	پارہ	سورت	آیت نمبر
ومریم ابنت عمرٰن التی	۲۸	التحریم	۱۲

قرآن نے کس انجیل کی تصدیق کی

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
نزل علیك الكتٰب	۳	اٰل عمران	۳

رہنمائی کا سرچشمہ انجیل تھی

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
وقفینا علی اٰثارھم	۶	المائدۃ	۴۶

دہریت کا رد

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
امن خلق السمٰوٰت	۲۰	النمل	۶۰
امن یبدؤا الخلق	۲۰	〃	۶۴
اولم یتفکروا فی انفسہم	۲۱	الروم	۸
قل سیروا فی الارض	۲۱	〃	۴۲
ما اشہدتہم خلق السمٰوٰت	۱۵	الکہف	۵۱
الذی جعل لکم	۱۶	طٰہٰ	۵۳
ولہ من فی السمٰوٰت	۱۷	الانبیاء	۱۹
ذٰلك بان اللہ ھو الحق	۱۷	الحج	۶
الم تران اللہ یسجد لہ	۱۷	〃	۱۸
یایھا الناس ضرب مثل	۱۷	〃	۷۳
فتبٰرك اللہ احسن الخٰلقین	۱۸	المؤمنون	۱۴
ھو الذی انشا لکم	۱۸	〃	۷۸
الذی لہ ملك السمٰوٰت	۱۸	الفرقان	۲
الم تر الی ربك کیف مد الظل	۱۹	〃	۴۵
اولم یروا الی الارض	۱۹	الشعراء	۷
قال رب المشرق	۱۹	〃	۲۸
وان ربك لھو العزیز	۱۹	〃	۶۸
الذی خلقنی فھو یھدین	۱۹	〃	۷۸
اللہ الذی رفع السمٰوٰت	۱۳	الرعد	۲
خلق اللہ السمٰوٰت	۲۰	العنکبوت	۴۴
ولئن سالتھم من خلق	۲۱	〃	۶۱
یخرج الحی من المیت	۲۱	الروم	۱۹
ومن اٰیتہ ان یرسل	۲۱	〃	۴۶
ان ربکم اللہ الذی	۸	الاعراف	۵۴
قل من یرزقکم	۱۱	یونس	۳۱
قال یٰقوم اعبدوا اللہ	۱۲	ھود	۶۱
والقی فی الارض	۱۴	النحل	۱۵
اولم یروا الی ما خلق اللہ	۱۴	〃	۴۸
واللہ خلقکم	۱۴	〃	۷۰
وخلقنٰکم ازواجا	۳۰	النبا	۸
فلینظر الانسان	۳۰	الطارق	۵

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
واللہ خلقکم من تراب	۲۲	فاطر	۱۱
الم تران اللہ انزل	۲۲	〃	۲۷
قل اللھم فاطر السمٰوٰت	۲۴	الزمر	۴۶
اللہ الذی جعل لکم الیل	۲۴	المؤمن	۶۱
ومن اٰیتہ الیل	۲۴	حٰم السجدۃ	۳۷
ومن اٰیتہ خلق السمٰوٰت	۲۵	الشورٰی	۲۹

منافقین ومرتدین

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
ما کان للنبی والذین	۱۱	التوبۃ	۱۱۳
یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا	۱۰	〃	۲۳

ظالموں سے ملاپ منع

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
ولا ترکنوا الی الذین	۱۲	ھود	۱۱۳

جہاد میں شامل نہ ہونے والوں کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
ضاقت علیھم الارض	۱۱	التوبۃ	۱۱۸

ظالموں کی مجلس سے بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
فلا تقعد بعد الذکرٰی	۷	الانعام	۶۸
یایھا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم	۲۸	المجادلۃ	۹

اللہ ورسول کے دشمنوں سے بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
لا تجد قوما	۲۸	المجادلۃ	۲۲

کفر کی وجہ سے بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
یایھا الذین اٰمنوا لا تتولوا قوما	۲۸	الممتحنۃ	۱۳

ایمان نہ لانے تک بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
اذ قالوا لقومھم	۲۸	الممتحنۃ	۴

پہلی اُمتوں کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
واسئلھم عن القریۃ	۹	الاعراف	۱۶۳

خدا بھی حشر کے روز حضور کے دشمنوں کا بائیکاٹ کرے گا

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
یوم یقول المنٰفقون	۲۷	الحدید	۱۳
وامتازوا الیوم	۲۳	یٰس	۵۹

مداخلت فی الدین کرنے والوں کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
انما ینھٰکم اللہ عن الذین	۲۸	الممتحنۃ	۹

مشرکین سے لاتعلقی کا اِعلان

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
براءۃ من اللہ ورسولہ	۱۰	التوبۃ	۱

منکرین توحید ورسالت کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
فلا تقعدوا معھم	۵	النساء	۱۴۰

نافرمان زوجہ کا بائیکاٹ

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
والّٰتی تخافون نشوزھن	۵	النساء	۳۴
لا یتخذ المؤمنون الکٰفرین	۳	اٰل عمران	۲۸
ان تمسسکم حسنۃ	۳	〃	۱۲۰
یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا	۵	النساء	۱۴۴

ردِ مرزائیت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
وخاتم النبیین	۲۲	الاحزاب	۴۰
انی رسول اللہ الیکم جمیعا	۹	الاعراف	۱۵۸
لیکون للعٰلمین نذیرا	۱۸	الفرقان	۱
وما ارسلنٰك الا کافۃ للناس	۲۲	سبا	۲۸

اسلام کامل ترین دین ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
الیوم اکملت لکم	۶	المائدۃ	۳

حضرت مسیح کو قتل نہیں کیا گیا

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
وما قتلوہ وما صلبوہ	۶	النساء	۱۵۷
وقولھم انا قتلنا المسیح	۶	〃	۱۵۷

حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اُٹھا لیا

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
بل رفعہ اللہ الیہ	۶	النساء	۱۵۸
ورافعك الی	۳	اٰل عمران	۵۵

نزولِ عیسیٰ علاماتِ قیامت میں سے ہے

آیت	پارہ	سورت	نمبر آیت
وانہ لعلم للساعۃ	۲۵	الزخرف	۶۱

آیت	پارہ	سورت	آیت
ردِ شیعیت			
فقولوا اشهدوا بانا مسلمون	۳	آل عمران	۶۴
یایها الرسول بلغ	۶	المائدۃ	۶۷
واذا لقوا الذین آمنوا	۱	البقرۃ	۱۴
اتخذوا ایمانهم جنۃ	۲۸	المنفقون	۲
الم تکن ارض الله	۵	النساء	۹۷
وقاسمهما انی لکما	۸	الاعراف	۲۱
ماهذہ التماثیل التی	۱۷	الانبیاء	۵۲
قل یایها الناس	۱۱	یونس	۱۰۴
فاصدع بما تؤمر	۱۴	الحجر	۹۴
غیر مسفحین	۵	النساء	۲۴
فمن ابتغی وراء ذلک	۲۹	المعارج	۳۱
ولیستعفف الذین	۱۸	النور	۳۳
فضائل اولیاء اللہ			
الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم	۱۱	یونس	۶۲
ان اولیاؤہ الا المتقون	۹	الانفال	۳۴
کرامات اولیاء اللہ کا ثبوت			
کلما دخل علیها زکریا المحراب	۳	آل عمران	۳۷
وهزی الیک بجذع النخلۃ	۱۶	مریم	۲۵
قال الذی عندہ علم من الکتب	۱۹	النمل	۴۰
فانطلقا حتی اذا رکبا فی السفینۃ	۱۵	الکهف	۷۱
فانطلقا حتی اذا لقیا غلما	۱۵	〃	۷۴
فانطلقا حتی اذا اتیا	۱۶	〃	۷۷
بزرگوں کے تبرکات سے بلاء دفع ہوتی ہے،			
اذهبوا بقمیصی هذا	۱۳	یوسف	۹۳
فکلی واشربی وقری عینا	۱۶	مریم	۲۶
ان آیۃ ملکه ان یاتیکم التابوت	۲	البقرۃ	۲۴۸
فقبضت قبضۃ من اثر الرسول	۱۶	طٰہٰ	۹۶
انبیاء اور بزرگوں کے قرب سے دعا قبول ہوتی ہے			
هنالک دعا زکریا ربه	۳	آل عمران	۳۸
ولو انهم اذ ظلموا انفسهم	۵	النساء	۶۴
انبیاء اور اولیاء دور سے سنتے، دیکھتے اور مدد کرتے ہیں،			
انا اتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک	۱۹	النمل	۴۰
انه یرٰکم هو وقبیله من حیث لا ترونهم	۸	الاعراف	۲۷
قل یتوفکم ملک الموت	۲۱	السجدۃ	۱۱
وکذلک نری ابرهیم	۷	الانعام	۷۵

ضروری ہدایت

قرآن پاک کی تلاوت میں زیر، زبر، پیش وغیرہ کی اَدائیگی میں احتیاط کرنا نہایت ضروری ہے۔
قرآن پاک میں بیسؔ مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے میں ذرا بھی بے احتیاطی اور غلطی ہونے سے کلمہ کفر صادر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ زیر، زبر، پیش کی صحیح ادائیگی میں غلطی اور فرق ہوجانے سے ان مقامات پر معنی میں ایسی تبدیلی ہوجاتی ہے۔ جو گناہ کبیرہ شمار ہوتی ہے۔ بلکہ جان بوجھ کر ان مقامات کو غلط پڑھنا کفر کا مرتکب بنا دیتا ہے۔

مندرجہ ذیل فہرست میں وہ بیسؔ مقامات درج ہیں:

نمبر شمار	مقام	صحیح	غلط
۱	سورۃ الفاتحہ	اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ	اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ
۲	〃 〃	اِیَّاکَ نَعْبُدُ	اِیَاکَ نَعْبُدُ (بغیر شد)
۳	〃 البقرۃ ۱۵	وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اِبْرٰهِیْمُ رَبَّهٗ
۴	〃 〃 ع ۳۳	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ
۵	آیۃ الکرسی ۳۴	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اَللّٰهُ (بالمد)
۶	〃 〃 ع ۳۶	وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ	وَاللّٰهُ یُضٰعَفُ
۷	سورۃ نساء ع ۲۳	رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ	مُبَشَّرِیْنَ وَمُنْذَرِیْنَ
۸	〃 توبہ ع ۱	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ	وَرَسُوْلِهٖ
۹	〃 بنی اسرائیل ع ۲	وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ	مُعَذَّبِیْنَ
۱۰	〃 طٰہٰ ع ۷	وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ	اٰدَمَ رَبُّهٗ
۱۱	سورۃ الانبیاء ع ۶	اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	اِنِّیْ کُنْتَ
۱۲	〃 الشعراء ع ۱۱	لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ	مِنَ الْمُنْذَرِیْنَ
۱۳	〃 فاطر ع ۴	یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	یَخْشَی اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءَ
۱۴	〃 صافات ع ۲	فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ	مُنْذَرِیْنَ
۱۵	〃 فتح ع ۴	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ	صَدَقَ اللّٰهَ رَسُوْلُهٗ
۱۶	〃 حشر ع ۳	مُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ
۱۷	〃 حاقۃ ع ۱	اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ	اِلَّا الْخَاطَئُوْنَ
۱۸	〃 مزمل ع ۱	فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ
۱۹	〃 مرسلت ع ۲	فِیْ ظِلٰلٍ	فِیْ ظَلٰلٍ
۲۰	〃 النٰزعٰت ع ۲	اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ	اَنْتَ مُنْذَرُ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل: ۹)
بے شک یہ قرآن سب سے زیادہ سیدھی راہ دکھاتا ہے

تفسیر مدارک التنزیل

تصنیف: علامہ ابوالبرکات احمد بن محمد نسفی، متوفی ۷۱۰ھ
مترجم: علامہ مولانا واحد بخش غوثوی
(سابق مدرس جامعہ نعیمیہ، لاہور)

قرآن مجید اور تفسیر مدارک کا آسان اردو میں عشق و محبت سے لبریز سلیس اور بامحاورہ ترجمہ اور عقائد اہل سنت کی تائید میں حسب موقع مفید حواشی کے اضافہ کے ساتھ ترجمہ

''بنام معارف التنزیل''

زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر عنقریب شائقین کیلئے منظر عام پر آ رہی ہے۔

خصوصیات:

☆ قرآن مجید کی متوسط تفسیر، نہ بالکل مختصر ہو اور نہ بہت طویل کہ اکتاہٹ میں ڈال دے......
☆ عقائد اہل سنت کی ترجمان اور اہل بدعت و ضلالت خصوصاً معتزلہ وغیرہ فرقوں کا قلع قمع کرنے والی بہترین تفسیر......
☆ فقہی مذاہب میں حنفی مذہب کی مؤید عمدہ ترین تفسیر......
☆ مشکل الفاظ کے معانی کی بہترین تشریح......
☆ مدرسین اور دیگر عربی کے ماہر اہل علم حضرات کیلئے صرفی و نحوی (گرائمر) کی ابحاث و تراکیب کا انمول ذخیرہ......
☆ قرآء حضرات کیلئے مختلف قرأت کی جا بجا وضاحت و تفصیل کا مفید ترین معلوماتی ذخیرہ......
☆ تفسیر بیضاوی اور تفسیر کشاف کی عمدہ ابحاث کی جامع تفسیر مگر معتزلیوں کے غلط افکار کی بھرپور تردید
☆ غیر ضروری اسرائیلی روایات سے مبرا تفسیر......
☆ صحاح ستہ اور دیگر کتب سے مستند احادیث مبارکہ اور اقوال اسلاف کی عمدہ ترین جامع تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۝

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل: ۹)

بے شک یہ قرآن سب سے زیادہ سیدھی راہ دکھاتا ہے

علامہ علی بن محمد خازن شافعی المتوفی ۷۲۵ھ

کی مشہور و معروف تصنیف

تفسیر الخازن (مترجم و محشیٰ)

کی جلد اوّل (الفاتحہ تا العمران) عنقریب طبع ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ

مترجم

علامہ مفتی محمد اسماعیل حسین نورانی

(فاضل دار العلوم نعیمیہ، مدرس و نائب انوار القرآن، گلشن اقبال، کراچی)

چند خصوصیات:

☆ تفسیر الخازن میں درج احادیث کا سلیس ترجمہ اور (عمدۃ القاری، فتح الباری، شرح مسلم علامہ نووی اور شرح صحیح مسلم کی روشنی میں) پرکشش تشریح و تحقیق اور مترجم کے ذکر کردہ زائد فوائد اور ان احادیث کی مفصل تخریج

☆ تفسیر الخازن میں درج شوافع کے دلائل کے متین و مفصل جوابات

☆ علامہ خازن کے فقہ حنفی پر کیے گئے اعتراضات کے مسکت جوابات

☆ قرآن مجید کی آیات کے ذیل میں مسلک اہل سنت و جماعت کی تائید و تقویت

☆ گم راہ فرقوں کا مہذب اور شائستہ انداز میں رد اور ابطال

☆ مسائل عصریہ پر مدلل اور سیر حاصل گفتگو

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

سرٹیفکیٹ

میں نے ''تفسیر ابنِ عباس مکمل'' ترجمہ: مولانا شاہ عبدالمقتدر قادری' اور ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت' مطبوعہ فرید بک سٹال' اُردو بازار' لاہور کے پروف بغور پڑھے ہیں۔ میری دانست کے مطابق اس تفسیر کے متن اور تفسیر میں درج ذیل آیاتِ قرآنی کے الفاظ اور اعراب میں کوئی غلطی نہیں ہے' میں نے اطمینان کے بعد یہ سرٹیفکیٹ تحریر کی ہے۔

حافظ محمد فیاض رضوی
حافظ محمد ابراہیم فیضی
حافظ شفیق اللہ اجمل